میں شیطان ہوں

اسماء خان

''بابا۔۔ بابا دیکھیں نا بابا آپکی بیٹی اکیلی رہ گئی ہے بابا'' سرمئی سی دھیرے دھیرے اختتام پذیر ہوتی شام اپنے اندر دکھوں اور آہوں کو لپیٹے ہوئے گزر رہی تھی ماحول میں چھائی کشیدگی وویرانی اپنا زور بازو آزما رہی تھی صحن کے وسط میں لگے پیپل کے بڑے سے درخت کے نیچے چارپائی پڑی ہوئی تھی اور چارپائی پر اس کے باپ کی لاش بے بسی ولاچاری لئے اس کی آہ وبکا سن رہی تھی شاید وہ اکیلی ہی تھی جسے اس کے جانے کا غم تھا بہرحال سردسی

شام کی طرح اس بیچاری کی بڑی بہن کے تاثرات بھی سرد سے تھے شاید وہ شروع سے ہی ایسی تھی یا پھر بعد میں ایسی ہوئی تھی بہرحال اس کے جذبات کیونکر سرد نا ہوتے آخر وہ ملک کے جانے مانے بزنس ٹائیکون حزیفہ ہمدانی کی بہو اور ان کے مینیجر ریان ہمدانی کی بیوی تھی جس کا انکل نعمان ہمدانی ایک منسٹر تھا ان کا خاندان امیر ترین خاندانوں میں سے ایک تھا

ہمارے خیال میں جنازہ اٹھ جانا چاہئے ''اس کے دور پرے کے انکل نے '' اس کی بڑی بہن عطروبہ سے مشورہ طلب کیا تو وہ سر ہلاتی اپنی قیمتی سفید شیفون کی ساڑھی کو سنبھالتے ہوئے نزاکت سے چلتی روتی ہوئی حرمت کے پاس گئی

حرمت اسٹاپ اٹ جانے والوں کے ساتھ جایا نہیں جاتا اٹھو اب '' وہ '' جنازہ اٹھتے دیکھ کر بڑھنے لگی کہ عطروبہ اس کا بازو سختی سے تھام لیتی ہے

آپی۔۔آپی‘‘اس کا آٹھ سالہ گپلو سا معصوم بھائی اس کی ساڑھی کو”
پکڑ کر روتے ہوئے اسے پکارتا ہے تو وہ کوفت کا شکار اس کو بازو سے
پکڑ کر اپنے سامنے کرتی ہے

ڈونٹ کرائنگ مائی لٹل بروبوائز روتے نہیں ہیں چلیں حرمت آپی کو بھی”
چپ کروائیں‘‘ وہ اس کے سامنے بیٹھ کر پیار سے اسے سمجھانے لگی تو وہ
روتے ہوئے بے حال ہوتی حرمت کو ہلانے لگا جو کہ روتی ہوئی اس
کو اپنے گلے سے لگا گئی

حرمت اگر تم ایسے کروگی تو ولی کو کون سنبھالے گا"عطروبہ سختی سے”
کہتی اپنے ساتھ آئے ملازمین کو ہدایات دینے لگی ان کا گھر چھوٹا مگر صاف
ستھرا و خوبصورت تھا اس لئے شام تک وہ گھر کے تمام کام نپٹا کر مہمانوں
کو فارغ کر چکی تھی تین چار خاص رشتے داروں کے علاوہ سب اپنے اپنے
گھر لوٹ گئے تھے ظاہری بات تھی جن سے تعلق ہو وہ نا رہیں تو ان کے
گھر میں کیا رکھا تھا دوسرا عطروبہ کا سخت اور لیا دیا انداز سب کو واپس لوٹنے

کااشارہ کر رہا تھا وہ ولی اور حرمت کو سونے کی تاکید کر کے اپنے کمرے میں آگئی اور ابھی فریش ہو کر ڈھیلی ڈھالی نائٹی پہن کر باہر آئی ہی تھی کہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل گنگنانے لگا اس نے بڑھ کر اسکرین دیکھی تو اوپر 'ریان کالنگ' جگمگا رہا تھا وہ دھیمے سے مسکراتی کال اٹینڈ کر گئی

ہائے بے بی ڈول ابھی تک وہیں پہ ہو" اس کے کال اٹینڈ کرتے ہی ریان" کا بے تابی بھرا سوال ایئر پیس سے گونجا

یس مائی ڈیئر صبح قل وغیرہ کروا کر آؤں گی" وہ انفارم کرتی آہستہ سے بیڈ" پر آبیٹھی

اور ادھر میں تمہاری جدائی میں بھلے جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں" وہ منہ" پھلاتا ہے

اب آپ کو پتہ چلا کہ آپ کے ابروڈ جانے سے مجھ پر کیا گزرتی ہے میں" تو کئی دن تک تنہا رہتی ہوں آپ سے ایک دن برداشت نہیں ہو رہا" وہ محبت سے شکوہ کرتی ہے تو وہ ہنسا

وہ تو مجبوری ہوتی ہے یار'' وہ کان کی لو مسلتا مسکرا کر بولا''

تو یہ کیا مذاق ہے میرے فادر کی ڈیتھ ہوئی ہے ریان'' وہ نروٹھے پن سے''

بولی

رائٹ ویسے کیا ہوا تھا انہیں'' اس کے لہجے سے ہی لاپرواہی ظاہر ہو رہی''

تھی اور شاید ان کے مشینی اور احساسات وجذبات سے مبرا خاندان کا ہی اثر

تھا کہ عطروبہ کا اپنے باپ کی موت پر ایک آنسو نہیں نکلا تھا

انہیں ہارٹ پرابلم تھا'' وہ مختصراً بتا گئی تھی''

ہمم۔۔ بائی داوے تمہاری سسٹر اینڈ برو اکیلے وہاں رہیں گے یا کوئی''

ریلیٹو ان کو اڈاپٹ کرے گا'' وہ پہلی باریوں خود سے اس کی فیملی کا پوچھ

رہا تھا

مجھے اسی سلسلے میں آپ سے بات کرنی تھی اگر آپ مائنڈ نا کرو'' وہ''

اجازت طلب کرتی ہے جانتی تھی کہ ان کے سبھی رشتے دار اچھے بھلے ہیں

مگر کسی جوان لڑکی کی ذمہ داری نہیں لے سکتے اوپر سے حرمت جیسی

ڈرپوک لڑکی نا اکیلی رہ سکتی تھی اور نا ہی کسی رشتے دار کے گھر کیونکہ سب کے بچے جوان اور حرمت کی طبیعت کے خلاف مزاج کے تھے

سویٹ ہارٹ میں اور تمہاری باتوں کو مائنڈ کروں اٹس ناٹ فیئر'' وہ اس کی محبت پر خود پہ ہمیشہ رشک کرتی تھی ابھی بھی اس کا دل ایک بیٹ مس کر تا ریان کی قدر اس کی نظروں میں بڑھانے لگا

ایکچوئیلی میں حرمت اور ولی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہوں ہمارے ریلیٹو'' میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس کو اچھے سے رکھ سکے آئی مین کوئی اس کی ذمہ داری نہیں لے گا''اس کی بات پر ریان کے چہرے پر تناؤ بڑھنے لگا وہ اچھے سے اس کی بات کا مفہوم سمجھ رہا تھا

عطروبہ یو آر کلیئرلی اوئیر اباؤٹ دی سچوئشن اینڈ یو آلسو نو دیٹ کہ تمہاری'' سسٹر کا مزاج کیسا ہے اور پھر تم اس گھر کے لڑکوں کو بھی اچھے سے جانتی ''ہو کہ کس طرح۔۔

اس چیز کی آپ فکر مت کریں میں سب سنبھال لوں گی اور پھر کچھ "
عرصے کی تو بات ہے میں جلد حرمت کی شادی کر دوں گی ڈونٹ وری پلیز
مان جائیں نا" وہ اس کو قائل کرنے لگی جیسا بھی تھا لیکن اس کو اپنی بہن
سے محبت تھی یہی وجہ تھی کہ وہ کسی قیمت پر اس کو اکیلا چھوڑنے کے حق
میں نا تھی

اوکے میں ڈیڈ سے بات کروں گا بٹ اس کی حفاظت تمہیں خود کرنا ہو گی "
اگر کچھ الٹا سیدھا ہو جاتا ہے تو یہ مجھ سے ایکسپیکٹ نا کرنا کہ میں اپنے بھائی
یا کزن کو کچھ کہوں گا آئی ایم ٹیلنگ یو عطروبہ میری نظر میں تمہاری سسٹر
ہی قصوروار ہو گی" وہ اجازت دینے کے ساتھ وارن بھی کرتا ہے مگر اس
کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا

ایسا کچھ نہیں ہو گا مجھے حرمت پر پورا بھروسہ ہے وہ ایک بے ضرر "
اور نیک لڑکی ہے" وہ یقین سے بولی

"آئی نو میں نے حرمت کی تو بات ہی نہیں کی بلاشبہ وہ ایک اچھی اور عزت دار لڑکی ہے مگر یہاں موجود لڑکوں میں سے کوئی بھی سلجھا ہوا اور اچھا نہیں ہے" اس بار وہ اداس سی خاموش ہو گئی کیونکہ وہ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا

"اوکے ڈونٹ بی سیڈ میں میران سے بات کر لوں گا آئی ہوپ وہ سمجھ جائے گا البتہ فارس سے میں کوئی بات نہیں کرنے والا کیونکہ اس کا انداز تمہیں اچھے سے معلوم ہے اس لئے ابھی تم سو جاؤ اور اپنی سسٹر کو یہاں لانے سے پہلے اچھی طرح تیار کر کے لانا" وہ ہدایت کرتا ہے

"تھینک یو ریان تھینک یو سو مچ" وہ جذب کے سے انداز میں کہتی ہے تو وہ مسکرا گیا

"تھینک یو نہیں لو یو ریان بولو" وہ محبت سے کہتا ہے تو وہ کھلکھلائی اس کو یقین تھا کہ ریان اس کا کہا کبھی نہیں ٹالے گا اور ویسا ہی ہوا تھا اس نے حرمت کو ہمدانی پیلس لانے کی اجازت دے دی تھی

اوکے بائے گڈ نائٹ" وہ اس کو الوداعی کلمات کہتی کال بند کر گئی"

چیخوں کی آوازیں ہمیشہ کانوں کی بے سکونی اور دماغ کو گھمادینے کی صلاحیت رکھتیں ہر شخص جہاں چیخوں سے بھاگنے کی کوشش کرتا وہیں وہ ایسا شخص تھا جسے چیخوں کی آواز سے سکون حاصل ہوتا تھا، شاید وہ عام لوگوں سے بالکل مختلف تھا اس کی دراز قامت اس کو دوسروں میں ممتاز کرتی پر غرور ظاہر کرتی تھی تو اس کی آنکھوں کا سرد پن مقابل کی آنکھوں کو جھکنے پر مجبور کر دیتا تھا کچھ لوگوں کی زبانیں اگر زہر اگلتی تھیں تو اس کی زبان شہد میں لپٹے ہوئے زہر کو رگ و پے میں داخل کر ڈالتی تھی بے شک جنہوں نے دنیا دیکھی ہو گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہو وہ دل کا زہر زبان کے شہد میں ملا کر باہر نکالتے ہیں اور وہ انہی لوگوں میں سے ایک تھا ابھی بھی اس کا انداز کسی ذبح کیے جانے والے جانور کے ساتھ پیار بھرا انداز لیے جیسا ہی تھا چیختی ہوئی تیس سالہ لڑکی تڑپتے ہوئے اس سے رحم کی بھیک

مانگ رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے گرم سلاخ اس کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھا ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی البتہ آنسو اور آہ وبکا جی بھر کر کرسکتی تھی

کتنے مہینے کا تھا وہ" ایک آئی برو اٹھا کر سوال کیا"

میری جان بتاؤ نا وہ کتنے منتھ کا تھا" اب کی بار مسکرا کر سوال کیا اور وہ اس" کی گرفت میں تڑپتی روتی رحم کی التجا کرنے لگی

"م۔۔ معاف کر دو پلیز۔۔"

آئی سیڈ کتنے منتھ کا تھا" وہ چلایا تو وہ ڈر کر آنکھیں بند کرتی "ت۔ تین ماہ" کا" بولی اور مقابل کے چہرے پر اذیت پھیلی لیکن وہ اپنے احساسات وجذبات کو قابو کرنا اچھے سے جانتا تھا

بہر حال تمہاری سزا تین ماہ کی ہی ہوگی فکر مت کرو میں لیڈیز کی بہت" ریسپکٹ کرتا ہوں۔۔ ڈونٹ وری جانِ من تمہیں زیادہ تکلیف کا سامنا

نہیں کرنا پڑے گا'' وہ سلاخ پرے پھینک کر مسکراتے ہوئے اس کے پسینے سے شرابور چہرے سے بال پرے کر کے نہایت نرمی و پیار سے بولا

مجھے جانے دو'' وہ التجا کرتی اس کے پاؤں پڑنے لگی تو وہ دلکشی سے مسکرایا''

ساری زندگی تو پاس رکھنے سے رہا تین ماہ اپنے یاروں سے دور رہ لو گی''

تو کیا ہو جائے گا اس کو لے جاؤ بہت پیاری بد شکل لگ رہی ہے مجھے'' وہ اپنے آدمی کو اشارہ کرتا اٹھ کھڑا ہوا کسرتی بدن پر بلیک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ بہت جاذب نظر لگ رہا تھا اس کے سِکس پیک اور مضبوط ورزشی بازو نہایت پر کشش معلوم ہوتے تھے جبکہ اس کے جاننے والے ہی جانتے تھے کہ جتنا وہ دیکھنے میں پر کشش و حسین تھا اسکا دل اتنا ہی سیاہ و سخت قسم کا تھا وہ خوش اخلاقی کے پردے میں لپٹا ہوا ایک بد اخلاق انسان تھا

نصیر الدین کے تین بچے تھے بڑی بیٹی عطروبہ پھر دوسری بیٹی حرمت اور اس کے بعد جب ان کی بیٹیاں جوانی کی دہلیز پار کرنے لگیں تب اللہ

نے ایک بار پھر ان کو اولاد کی نعمت سے نواز دیا تھا ولی ان کے گھر تب آیا تھا جب عطروبہ بی ایس کی اور حرمت سیکنڈ ائیر کی اسٹوڈنٹ تھی لیکن بد قسمتی سے ولی کی پیدائش کے بعد ان کی والدہ کی طبیعت دن بدن گرتی گئی اور جب ولی تین سال کا ہوا تو وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملی تھیں ماں کے گزر جانے کے بعد حرمت نے ہی گھر کی باگ دوڑ سنبھالی اور ولی کو ماں اور بہن دونوں بن کر پالا گھریلو ذمہ داریوں نے اس کو کافی مذہبی اور سنجیدہ مزاج بنا دیا تھا کیونکہ انسان ہو یا چیز جب تک باہر کی ہوا نا لگے تب تک ہی پاک وصاف رہتی ہیں اور وہ بمشکل بی ایس سی کے پیپرز دے پائی تھی جبکہ اس کے مقابلے میں عطروبہ بڑی بہن ہونے کے باوجود لاپرواہ، ماڈرن اور شوخ وچنچل سی لڑکی تھی اس نے گھر اور باپ بھائی کے لئے اپنا آپ اور اپنا مستقبل داؤ پر نہیں لگایا تھا اس نے اپنی بی ایس کی ڈگری مکمل کی تھی اور جب اس کا فائنل چل رہا تھا تب اس کی ملاقات ریان ہمدانی سے ہوئی تھی وہ اپنے فادر کے ساتھ یونی فنکشن میں فنڈ دینے آیا تھا اور پہلی ملاقات

میں ہی وہ دونوں ایک دوسرے کو دل دے بیٹھے تھے وہ اکثر اس سے یونی
ملنے آجاتا تو یونی کی لڑکیاں عطروبہ پر رشک کرتی تھیں جس کا عطروبہ کو
بخوبی پتہ تھا اور وہ خود کو مزید قابل رشک سمجھنے لگتی اور پھر یونی سے آف
ہوتے ہی ریان نے اس کو پرپوز کر ڈالا یوں ان کی پانچ سال پہلے سب کی
رضامندی کے ساتھ لو میرج ہوئی تھی لیکن ہمدانی پیلس میں
جیسا پروٹوکول عطروبہ کو ملا تھا ویسا اس کی فیملی کو نہیں ملا تھا یہی وجہ تھی کہ
حرمت اور ولی ابھی تک اپنی بہن کے سسرال نہیں گئے تھے شادی پر بھی
صرف کچھ خاص لوگوں سے ہی ان کی ملاقات ہوئی تھی سلجھا ہوا ڈیشنگ
ساریان اس کو اپنی بہن کے لئے بہت پسند آیا تھا مگر اس کا سسرال اتنا ہی
ناپسند کیونکہ سب کے سب ایک جیسے ماڈرن اور بے حیا سے تھے جو کہ
حرمت کی نیچر کو گوارا نہیں تھا لہذا اب یہ تو قسمت ہی بتانے والی تھی
عطروبہ اپنی شادی کے پانچ سال بعد اپنی بہن کو اپنے سسرال

لے کر جا رہی تھی تو آگے کیا ہونے والا تھا؟ کیا وہ ایڈجسٹ کر سکے گی؟ یا اڑتی ہوئی دھول کی مانند ریزہ ریزہ ہو جائے گی؟

سوٹڈ بوٹڈ شاندار پر سنیلٹی پر غرور انداز میں بڑھتی ہوئی آفس کی تیسری منزل کی جانب لفٹ کے ذریعے رواں دواں تھی وہ بلیک پینٹ کوٹ میں دراز قدامت لئے بے انتہا پر کشش لگ رہا تھا تو بالوں کو جیل سے سیٹ کئے آنکھوں میں مغروری لئے ہوئے تھا اس کو دیکھ کر سب کو یہی لگتا تھا کہ وہ سنجیدہ و سخت دل طبیعت کا حامل ہو گا مگر اس کو مل کر سب یہی کہتے کہ وہ جس لحاظ سے شان و شوکت اور کلاس رکھتا تھا اس حساب سے وہ بہت کم غصیلا اور نرم مزاج ہے بہر حال اس کی بیوی ہمیشہ اس کی اچھائی سے ناخوش رہی تھی اور جس برائی سے اس کو چڑ ہونی چاہئے تھی اس سے وہ حد درجہ متاثر تھی لیکن اسے کسی بھی لحاظ سے اپنی بیوی کے مطابق

رہنا نہیں آیا تھا وہ اس کی نگاہوں میں کبھی اچھا نہیں بن پایا تھا شاید اس کی حد درجہ محبت ہی اس کی دشمن تھی یا پھر اس کی اچھائی۔۔

وہ لفٹ سے نکل کر اوپن ایریا میں اپنے آفس کی طرف بڑھنے لگا واشنگٹن کی بلند و بالا عمارات میں اس کا ہوٹل انتہائی لگژری و عمدہ ترین حیثیت رکھتا تھا وہ "دی ڈیویلئیر ہوٹیلز" کا مالک ایک کرسچن مگر پرکشش ترین شخص تھا جس کو کامیاب ترین مرد تصور کیا جاتا تھا مگر وہ پھر بھی کامیاب ترین نہیں تھا اس کو جس چیز سے سب سے زیادہ لگاؤ اور محبت تھی وہ کسی اور کی ہونا چاہتی تھی شاید ہر کامیاب شخص کسی نا کسی چیز میں

ہارا ہوا ہوتا ہے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی میں ناکام شخص تھا بہر حال وہ اپنے سیکریٹری اور گارڈز کی زیر نگرانی ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا ہر سو کام میں مصروف لوگ ادھر ادھر جا رہے تھے ایسے میں جو ایمپلائے اس کو دیکھتا فوری سر جھکا کر "گڈ مارننگ سر" بولتا تھا جن میں کسی کو وہ سر ہلا کر جواب دے دیتا تو کسی کو دیکھنا بھی گوارا نا کرتا

کیا تم مجھے ولسن کی معلومات دے سکتے ہو جو ہمارے ہوٹل میں اپنی "

شادی منعقد کرنا چاہتا" وہ اپنے بے انتہا کشادہ و حسین آفس میں داخل ہوتا

صوفے پر جا بیٹھا اور ٹیبل پر پڑی میگزین اٹھا کر دیکھی

جی جناب یہ دیکھیے "ان کی آپسی گفتگو خالصتاً انگلش میں تھی "

رکو "اس کی نگاہیں میگزین کے دوسرے صفحے پر انتہائی پر کشش شخصیت "

کے حامل اپنے حریف پر ٹھہر سی گئیں جس کو بیسٹ بزنس مین کا ایوارڈ دیا

گیا تھا

ڈیم اٹ ہمدانی" وہ غصے سے میگزین میز پر پٹختا ہے اور اپنے سیکریٹری کی "

طرف دیکھا

ڈیانا کاروباری اعزاز پروگرام پہ گئی تھی "اس نے ایک آئی برو اٹھائے "

اپنے سیکریٹری سے سوال کیا جس کی جھکتی ہوئی نگاہیں اس کو بہت کچھ سمجھا

گئی تھیں

"تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی ہمدانی" وہ چیختا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر غصہ کنڑول کرنے لگا مگر اس کا غصے پر کبھی بھی کنڑول نہیں رہا تھا

صبح کا منظر ہمیشہ کی طرح اسے حسین وپر سکون ہر گز نہیں لگ رہا تھا بلکہ آج ویرانی واداسی کا ہر سُو ڈیرہ جما ہوا تھا
"اب تم نے کیا فیصلہ کیا ہے" عطروبہ سلائس پر جیم لگاتی اسے پوچھتی ہے جو ولی کی شرٹ تبدیل کر رہی تھی سرخ سوجی ہوئی موٹی آنکھیں، گلابی کٹاؤدار ہونٹ اور نرم وملائم سفید رنگت کے ساتھ وہ بے انتہا حسین تھی
وہ دونوں بہنیں خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھیں
"کیسا فیصلہ" وہ ولی کو کرسی پر بٹھا کر اس کے سامنے نوڈلز کا باؤل رکھتی دھیمے سے سوال کرتی ہے

میرے ساتھ جانے کا فیصلہ کیونکہ سب مہمان تو جا چکے ہیں اور میں بھی" گھر جانے والی ہوں لیکن تم لوگوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی" وہ اس کی فکر کرتی ہے ساتھ ہی اپنے چہرے پر سلکی بالوں کی لڑھکتی ہوئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا۔۔

"میں۔۔میں کیا کروں آپی اس دنیا کے ڈر سے یہاں اکیلی نہیں رہ سکتی مگر اس جگہ کو بھی چھوڑنے کا دل نہیں کرتا یہاں میرے ماما پاپا کی یادیں ہیں" وہ بھیگی پلکوں اور بھاری آواز میں کہتی ولی کو نوڈلز کھلانے لگی جو کہ بار بار نکھرے کرتا کھانے سے انکار کر رہا تھا

"فار گاڈ سیک حرمت اب دوبارہ رونے مت لگ جانا پاپا کو ہمیں ایسے ہی بھولنا ہوگا جیسے مما کی موت پر صبر کیا تھا کیونکہ یادوں کے سہارے زندگی نہیں گزاری جاتی جو اس دنیا میں آئے ہیں انہوں نے واپس بھی جانا ہے بی پریکٹیکل" وہ سخت لہجہ اپناتی ہے کیونکہ اس کو حرمت کی بار بار رونے کی عادت سے سخت نفرت تھی

"میں جانتی ہوں کہ تم بہت حسین ہو تم کہیں بھی خود کو سیکیور فیل نہیں کرو گی مگر فرق اتنا ہے کہ یہاں گلی کے کتے بھی تم پر بھونکیں گے وہاں کم از کم تم لاوارث نہیں ہو گی میں ہر ممکن حد تک کوشش کروں گی کہ تمہارا جلد کسی اچھی جگہ رشتہ کر دیا جائے میری جان تمہیں کڑوا گھونٹ بھرنا پڑے گا اور اس جگہ کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہنا ہو گا" وہ تلخ حقائق بیان کرتی ہے

"حوصلہ رکھو بس کچھ عرصہ کی بات ہے پھر جو نہی کوئی اچھا لڑکا مل گیا میں تم کو وہاں سے محفوظ طریقے سے رخصت کر دوں گی" وہ ناشتے سے انصاف کرتے ہوئے اس کو بتانے لگی

"مگر آپی میں تب تک شادی نہیں کرنا چاہتی جب تک ولی کچھ بن نہیں جاتا" وہ تڑپ کر کہتی اپنے جان سے پیارے بھائی کو اپنے ساتھ لگاتی ہے جو کہ عام بچوں کی نسبت بہت معصوم و کند ذہن سا تھا شاید ان کے

والدین کی زیادہ عمر اس کی پیدائش کے لئے موزوں نہیں تھی وہ نفسیاتی طور پر عام بچوں سے مختلف تھا

”میں تمہاری کسی بھی بات کو کسی کھاتے میں نہیں لانے والی حرمت بی کا زتم کسی شریف اور اچھے خاندان میں نہیں جاؤ گی جہاں آسانی سے دس پندرہ سال گزار لو۔۔ تم اپنی نیچر سے بالکل اپوزٹ ماڈرن اور اوپن مائنڈڈ خاندان میں جاؤ گی جہاں اپنی عزت کی حفاظت کے لئے پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوں گے میرا دیور تو چلو ریان کی بات مان کر کچھ عقل کر ہی لے گا مگر ریان کا کزن فارس استغفر اللہ۔۔“ وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی اس کی آنکھوں میں خوف لانے لگی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ باپ کے بعد اس کی زندگی اتنی بھیانک سی ہو جائے گی

”اس سے تو جتنا بچ سکو اتنا تمہارے لیے بہتر ہو گا انتہائی بگڑا ہوا امیر زادہ ہے تمہیں دیکھتے ہی فلرٹ شروع کر دے گا اور نائٹ اسپینڈ کرنے سے آگے اس کی کوئی بات نہیں ہوتی اس لئے بی کیئر فل۔۔“ اس کی باتیں

حرمت کو خوف کا شکار کرتی جا رہی تھیں اس جیسی معصوم و نازک مزاج لڑکی کسی بھی قسم کی بری سچوئشن افورڈ نہیں کر سکتی تھی

"اسے اس دنیا میں نا کسی کا ڈر ہے اور ناہی کسی کا احساس صاف اور سیدھے الفاظ میں اتنا کہوں گی کہ جس طرح تمہیں شیطان سے بچنا پڑتا ہے اسی طرح تمہیں فارس ہمدانی سے بھی بچنا ہوگا کیونکہ وہ ایک شیطان ہے" وہ ناشتے کی ٹرے پرے کرتی اس کو بتاتی اٹھ کھڑی ہوئی

"پیکنگ جلد کر لو ہمیں شام تک نکلنا ہے" قیمتی و نفیس نیوی بلو فراک جس کے بازو ہاف تھے اور بنا دوپٹے کے اس کا قیامت ڈھاتا سراپا ملاحضہ کرتی حرمت کو اس سے تھوڑی ناگواری محسوس ہوئی کیونکہ ولی بھی سامنے ہی بیٹھا تھا اس کی بہن پہلے بھی ماڈرن تھی مگر اب تو وہ بہت حد تک بولڈ ہو چکی تھی کیونکہ اس کا سسرال امیر ہونے کے ساتھ بہت زیادہ لبرل بھی تھا جبکہ حرمت کی نظر میں بے حیا بھی تھا

"اینڈ لسن۔۔" وہ جاتے جاتے رکی

وہاں کسی سے بھی فری ہونے کی کوشش مت کرنا اسپیشلی فارس "
اور میران سے تو بات بھی مت کرنا باقی تم خود بہت سمجھدار ہو اتنا یاد رکھنا
تمہارے قدموں کی لغزش سے میرا گھر بھی تباہ ہو سکتا ہے" وہ وارن کرتی
کمرے میں چلی گئی جبکہ حرمت بے بسی سے آنسو بہاتی ولی کے معصوم
چہرے کو دیکھتی ہے

پاپا کی یاد آرہی ہے" وہ اپنا نازک ہاتھ اس کے گال پر رکھتا معصومیت "
سے پوچھتا ہے

نہیں بس تم جلدی سے بڑے ہو جاؤ جیسے میں تمہاری ماں بن گئی تھی اسی "
طرح تم میرے باپ بن کر میرے محافظ بن جانا" وہ یاسیت سے مسکراتی
اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہے جبکہ ولی نا سمجھی سے نوڈلز کی جانب متوجہ
ہو گیا

سگریٹ کا دھواں ہر سو پھیلتا ہوا گلے میں خراشیں ڈال رہا تھا تو مختلف اقسام کی نشہ آور چیزوں کے پیش نظر کمرے میں جا بجا دھواں و کچرا بکھرا ہوا تھا یہ ایک بوائز ہاسٹل کے کمرے کا منظر تھا جہاں چار لڑکے مل کر مختلف اقسام کے نشے کرنے میں مصروف تھے اور باہر کی دنیا ان کی ان سرگرمیوں سے یکسر انجان تھی عام طور پر بوائز ہاسٹل کے کافی رومز کا حال اس جیسا ہی تھا ہر دوسرا تیسرا لڑکا نشے، سگریٹ اور صنف نازک کے چکروں میں پڑا ہوا تھا وہ جب سے یہاں آیا تھا حیران و پریشان نت نئی چیزوں سے واقفیت حاصل کر رہا تھا اس کے بہت سے دوستوں نے اسے بہت سے لوگوں سے ملایا تو کئی بار اس نے بنا قصور بھی سزائیں برداشت کی تھیں لیکن جیسے جیسے اس کو یہاں وقت گزر رہا تھا وہ بھی ان کے رنگ میں رنگتا جا رہا تھا اس وقت بھی وہ شیشے کا نشہ پیتا ہوا ان کے ساتھ دھوئیں کا کھیل بہت خوش اسلوبی اور مزے کے ساتھ کھیل رہا تھا اس کے منہ سے جب دھوئیں کے مرغولے بن کر ہوا میں اڑتے تو اس

کو شاباشی دینے والی کئی آوازیں ہوتیں وہ جب نیا آیا تھا تو ایسی چیزوں

اور لوگوں سے کچھ حد تک خار کھاتا تھا مگر اب اسے برے لڑکے اور ان کی

کمپنی بے حد پسند آتی تھی حتیٰ کہ اب وہ نئے آنے والوں کو بھی ایسی

گھٹیا سرگرمیوں کی دعوت دینے لگا تھا اور جب کبھی پکڑا جاتا تو اسے کوئی

کچھ کہنے والا نا ہوتا کیونکہ وہ امیر ترین گھرانے کا چشم و چراغ تھا

یار ایک بات تو بتا سر داؤد کی بیٹی کل تجھ سے کیا کہہ رہی تھی" اس "

کا دوست اس سے پوچھتا اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ چیٹ کر رہا تھا

وہی جو ہر لڑکی کہتی ہے" وہ مذاق اڑاتا ہنسا اور باقی سب بھی ہنس پڑے "

تو پھر ہر لڑکی کی طرح اس کو بھی مزہ چکھاتے ہیں نا" دوسرے والا آنکھ "

دباتا ہے تو وہ کندھے اچکا گیا

یو نو مجھے ایسی [گالی] عورتوں میں انٹرسٹ نہیں" وہ سگریٹ کا لمبا کش "

بھر کر شعلہ ایش ٹرے میں جھٹکتا ہے

"یار ہمیں تو ہے نا تھوڑی مدد ہی کر دے" وہ منہ بسور کر ہمیشہ کی طرح اس کی منت کرنے لگے اور وہ دھیرے سے سر ہلا گیا اس کے خیال میں جو ڈوبنا چاہتا ہو اس کو روکنا نہیں چاہئے بلکہ ڈوبنے میں اس کی مدد کرنی چاہئے

"السلام علیکم" وہ رات کے وقت وہاں پہنچی تھیں جب سبھی ڈنر کرنے میں مصروف تھے

"وا علیکم السلام" سب کھانے سے کچھ وقت کا وقفہ لیتے مسکرا کر ان تینوں کو دیکھنے لگے

"یہ میری سسٹر حرمت اور بھائی ولی ہے" وہ دونوں کی طرف اشارہ کرتی سب سے مخاطب ہوئی

تعارف بعد میں پہلے آپ ان کو بٹھائیے "نعمان کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہیں تو عطروبہ مسکرا کر کرسی گھسیٹتی ریان کے ساتھ بیٹھ گئی ساتھ ہی ولی اور حرمت کو بھی سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا

"ویسے خوش قسمتی سے آج سب ہی گھر پر ہیں سوائے میران اور فارس کے تو تمہارا سب سے تعارف ہو جائے گا "عطروبہ نے مسکرا کر کہا تو وہ دھیمے سے سر ہلا گئی وہ خود کو انجان لوگوں میں محسوس کرتی بے انتہا نروس ہو رہی تھی

"میں اپنا تعارف خود ہی کروا لیتی ہوں "ایک اسٹائلش سی لڑکی جس نے ڈھیلی ڈھالی ہاف بازو والی شرٹ اور تنگ جینز پہنی ہوئی تھی کھلے شولڈر کٹ بال اور لائٹ سا میک اپ کیئے وہ مکمل طور پر تیار شیار ہوئی ہلا گئے کو دیکھتی بولی باقی سب مسکرا کر اس کو محبت سے دیکھتے ہیں

"میرا نام روما ہے میرے ڈیڈ حذیفہ ہمدانی اور یہ میری مام لبابہ حذیفہ ہیں "اس کے تعارف پر سبھی مسکرا کر سر ہلا گئے

آپ کی فیملی میں میرا ذکر کہاں ہے ''ریان شرارتی ہوا''

ایکچوئیلی آپ کی فیملی علیحدہ ہے تو انٹروڈکشن بھی علیحدہ ہوگا ناسو مس ''

حرمت آپ کی بہن عطروبہ میری بھابھی اور ان کے ہزبینڈ میرے برادر

ہیں اور ان کے برادران لا بھی میرے برادر ہیں ''اس کی فلاسفی پر سبھی

ہنسنے لگے بلاشبہ وہ ایک زندہ دل لڑکی تھی جبکہ حرمت معصومیت سے محض

مسکرا رہی تھی دوسری طرف ولی بھوک کی وجہ سے سامنے پڑی بریانی کی

ٹرے سے چکن نکال کر کھانے لگا جس کو ملاحظہ کر کے لبابہ کے ماتھے پر

سلوٹیں نمودار ہوئیں

اوکے اب میں اپنی فیملی کا بتاتا ہوں ''اس کے ساتھ بیٹھا چھ سالہ اسد ''

شوخی سے ہاتھ بلند کرتا چہکا جو کہ بلیک ٹی شرٹ اور گھٹنوں تک آتی پینٹ

پہنے انتہائی حسین و معصوم اور گلاب کے جیسی رنگت رکھتا تھا اسے دیکھ کر

سامنے والا بے ساختہ ''ماشاءاللہ'' کہہ دیتا تھا

"مائی نیم از اسد ہمدانی اینڈ مائی ڈیئر فادر نیم از نعمان ہمدانی اینڈ

۔۔اینڈ۔۔" وہ مسکرا کر اپنی ماں کو دیکھتا ہے جس کی آنکھوں میں اس

کے لئے بے انتہا چاہت تھی

"مائی بیوٹیفل مدر نیم از امل نعمان اینڈ مائی سویٹ اینڈ چارمنگ برادر نیم از

فارس ہمدانی" وہ رٹو طوطے کی طرح ایک ہی سانس میں بتاتا چلا گیا جس

پر سبھی مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں

"تم غلط کہہ رہے ہو اسد فارس تمہاری فیملی میں نہیں آتا" روما منہ بنا کر بولی

وہ بیس سالہ شوخ و چنچل سی منہ پھٹ لڑکی تھی جس نے آج تک بولنے

سے پہلے سوچنے کی کبھی زحمت نہیں کی تھی اور اس کی اس بات پر نعمان

ہمدانی کی مسکراہٹ سمٹ کر ناگواری میں بدل گئی

"ایکچوئیلی حرمت امل آپی فارس کی اسٹیپ مدر ہیں بٹ دے

لوٹوگیدر" ریان نے نعمان کے بگڑتے ہوئے تیور دیکھ کر روما کو گھورتے

ہوئے حرمت کو وضاحت پیش کی تو وہ لاپرواہی سے سر ہلا دیتی ہے اسے

کوئی دلچسپی نہیں تھی فارس ہمدانی میں کہ اس کے بارے میں صحیح اور غلط کا فرق کرتی مگر تہذیب یہی تھی کہ بس مسکرا کر ان کی باتوں کی تائید کرتی رہتی البتہ اس کو امل کے چہرے پر اذیت نظر آئی تھی جو کہ بمشکل تیس سال کی ہو گی مگر حسن میں بے مثال و دلربا تھی وہ کہیں سے بھی ایک بچے کی ماں نہیں لگ رہی تھی فارس کی اسٹیپ مدر تو دور کی بات۔۔۔

چلیں جی بہت تعارف ہو گیا اب حرمت کو ڈنر کرنے دیں" حذیفہ نے بات سمیٹی

جی بالکل کیونکہ عطروبہ کے بھائی کو کافی بھوک لگ رہی ہے" لبابہ نے طنزاً کہا اور حرمت کی اسی وقت بھوک جھماکے سے ختم ہو گئی باقی سب کوئی بھی نوٹس لئے بغیر اپنے اپنے کھانے میں مشغول ہو گئے جبکہ وہ بھیگی پلکوں سے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر ولی کو کھلانے لگی کبھی کبھار ایک دو لقمے خود بھی زہر مار کر لیتی وہ فطری طور پر بہت حساس لڑکی تھی چھوٹی سی

بات پر گھنٹوں رونے والی۔۔اور یہاں موجود اور کسی نے اس کی کیفیت کو سمجھا ہو یا نا ہو مگر امل ضرور اس کو بار بار نوٹ کر رہی تھی

"بیچاری معصوم سی حرمت ان بے حس لوگوں میں آگئی"

"میرے عزیز میرے پالتو بچے کیا تم جانتے میں اس کو دیکھ کر سب کچھ بھول چکی تھی وہ دیکھنے میں اتناد لنشین ہے محسوس کرنے میں کیا ہو گا" وہ مسکراتی ہوئی سوچوں میں گم اپنے پالتو جانور ڈمی کے سلکی بالوں میں ہاتھ چلا رہی تھی جبکہ وہ پر افسوس انداز لیے سر جھکائے اس کو سن رہا تھا اگر وہ بول پاتا تو یقیناً اپنی محبوب مالکن کو سمجھانے کی کوشش کرتا وہ اسے اس کے پرانے مالک سے لے کر آئی تھی جو کہ حد درجہ ظالم انسان تھا لیکن ڈیانا بہت رحم دل اور محبت کرنے والی لڑکی تھی اس نے ڈمی کو حد درجہ محبت دی تھی یہی وجہ تھی کہ اب ڈمی بھی اس کے لیے جان دینے سے بھی گریز نا کرتا تھا

اس کی آنکھیں ہنٹر بلو ہیں اس کے بالوں کا رنگ گہرا بھورا ہے یقین جانو "
اس کی شخصیت قابل رشک ہے کاش میں ایک دن آنکھیں کھولوں اور وہ
میرا ہو جائے " وہ آنکھیں بند کیے مسکرائی اور ڈمی کو تکلیف ہوئی اسے اس
ان دیکھے انسان سے نفرت محسوس ہوئی جو اس کی مالکن کی تکلیف کا باعث
تھا

کیا تم جانتے اگلے ہفتے کھیلوں کے مقابلے کا انعقاد ہو رہا ہے میں پھر اس "
سے ملنے جاؤں گی اور تم کو ساتھ لے کر جاؤں گی تا کہ تم بھی اس کو دیکھ
سکو " وہ اس کو اطلاع دینے لگی مگر ڈمی کو اس بندے میں کوئی دلچسپی نہیں
تھی

ڈیانا۔۔ڈیانا " اپنے شوہر کی چیخ و پکار پر وہ سمجھ گئی کہ اس نے "
نیوز پیپر دیکھ لی ہو گی
ادھر ہوں " وہ لاؤنج سے ہی آواز لگا گئی اور وہ لحظے بھر کو اس کے سامنے "
کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا

تو تم باز آنے والوں میں سے نہیں کیا تمھیں یہ احساس ہے کہ میری اس "

" شہر میں کافی عزت ہے تم اس دو ٹکے کے شخص کے پیچھے۔۔

تم بھول رہے ہو کہ تمہارے اور اس کے نیٹ ورتھ میں زمین آسمان "

کا فرق ہے" وہ باور کروا گئی

ڈیانا میری بات کو سمجھو تم ایک لاحاصل چیز کے پیچھے ہو تم ایک ذانی، "

نشئی اور بد اخلاق انسان کے پیچھے پاگل ہو رہی ہو جو ایک دن تمہاری تباہی

کا سبب بن سکتا ہے" وہ اس کو نرمی سے سمجھانے کی کوشش کرتا پاس

آیا اور ڈمی فوری اپنی مالکن کی گود سے نکل کر ڈیویلئیر کے پیچھے

کھڑا ہو گیا یوں جیسے اس بار اسی کا ساتھ دے رہا ہو

میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی" وہ ہاتھ اٹھا کر بولتی وہاں سے جانے لگی "

کہ ڈیویلئیر اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے

تم ایک دن پچھتاؤ گی ڈیانا میری محبت ایک دن تمہیں خون کے آنسو" رلائے گی۔۔یقین جانو وہ نام کا مسلمان تمہیں تباہ کر دے گا" وہ اس کے باور کروانے پر سر جھٹکتی انکار کرنے لگی

میرے جیتے جی ہمدانی اور تم ایک ساتھ کسی قیمت پر نہیں" ہو سکتے یاد رکھنا" وہ غصے سے کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور ڈیویلئیر غصے سے بے قابو ہوتا اپنی ٹائی اتار کر نیچے پھینک گیا

یہ منظر تھا کاوالی نائٹ کلب کولمبو کا جہاں پر دنیا جہان کے لڑکے لڑکیوں کا ہجوم نت نئی مصروفیات کو تلاشنے میں مصروف عمل تھا کہیں پہ کوئی بانہوں میں بانہیں ڈالے ڈانس کرنے میں مگن تھا تو کہیں پہ شراب نوشی امرت سمجھ کر کی جا رہی تھی تیز رنگ برنگ کی لائٹنگ آنکھوں میں چبھن لا رہی تھی تو وہیں نیم برہنہ نت نئی حسین و بولڈ صنف نازک آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے درپے تھی اندر کی بہ نسبت باہر کا موسم تھوڑا سرد

تھا یا شاید تھرکتے ہوئے وجود خود میں گرمی کو تحلیل ہوتا ہوا محسوس کر رہے تھے الغرض وہاں آنے والا کوئی بھی شخص عام نہیں تھا کوئی امیر ترین تھا تو کوئی چالاک و تیز طرار، کسی کو پیسہ کمانا تھا تو کسی کو پیسہ اڑانا، کوئی قاتل تھا تو کوئی مقتول ہر طرف گہما گہمی و گھبراہٹ رقصاں تھی ایسے میں وہ سیاہ پینٹ شرٹ پہنے، کندھے تک آتے بالوں کو پونی میں قید کئے، ہاتھوں میں ڈرنک کا گلاس پکڑ کر مغرور چال چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا اس کے جسم کے مختلف حصوں پر مختلف اقسام کے ٹیٹو بنے ہوئے تھے تو دائیں آئی برو میں ہلکا سا کٹ اس کو مزید عیاش و پرکشش شخصیت ظاہر کر رہا تھا چھ فٹ تین انچ قد کے ساتھ کسرتی بدن سامنے والے ہر بندے کو متوجہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا مگر وہ صرف متوجہ کرنے والوں میں سے تھا نا کہ متوجہ ہونے والوں میں سے۔۔۔

"ہے ہینڈ سم لوکنگ ہاٹ" اس کے بزنس فیلو کی بیٹی ڈیزی مسکرا کر کہتی اس کے پاس آئی تو وہ دائیں ہاتھ میں پہنے قیمتی بینڈز کو ہاتھ جھٹک کر گردش کرواتا آنکھوں میں بے پناہ اشتیاق لئے اس کو گھورتا ہے

"یو آلسو بے بی" وہ لبوں پر زبان پھیرتا اسے دیکھ کر آنکھ دباتا آگاہ کرتا ہے اور ڈیزی کی جان جانے والی ہو گئی وہ بڑھ کر زور سے اس کے گال پر لب رکھتی "لو یو بے بی" بولی اور اس سے پہلے اس کے لبوں کا سفر آگے بڑھتا وہ اس کو پرے کرتا گلاس ہونٹوں سے لگا گیا

"ہے ڈئیر واٹس اپ" ایک لڑکا ان کے پاس آکر پوچھتا ہے تو وہ کندھے اچکاتا اس کے ساتھ ڈیزی کو لئے آگے بڑھنے لگا اور کچھ دیر بعد کا والی کلب کے ایک روم میں چار لوگ بیٹھے کسی بزنس ڈیل کو فائنل کر رہے تھے

"پلیز چیک اٹ" کچھ وقت گزرنے کے بعد ایک انتہائی خوبصورت لڑکی مہنگی وائن کا گلاس لئے اس کی طرف بڑھی

شیور" وہ مسکرا کر گلاس تھامنے لگا کہ غلطی سے وائن اس کے کپڑوں "
پر گر گئی

اوہ سوری" وہ شرمندہ ہوتی ہے اسی وقت اس کا ایمپلائے بڑھ کر ٹشو "
پکڑانے لگا کہ وہ اس کو منع کرتا اس لڑکی کو جانثار نگاہوں سے
دیکھتا ہے جو خود اس پر جھکی اس کی شرٹ صاف کر رہی تھی

یو ہیو آ بلیڈ" وہ مسکرایا اور مقابل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ اس کو "
دیکھتی ہے جو مسکراتا اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے

ول یو کٹ مائی بیوٹی بون" وہ ایک آئی برو اٹھائے اس کا ہاتھ اپنے سامنے "
کرتا ہے اور ڈیزی اس لڑکی کے ہاتھ میں چسپاں چھوٹا سا نہایت باریک
بلیڈ دیکھ کر ششدر رہ گئی

"س۔۔سوری۔۔آئی رئیلی۔۔"

اوکے آئی کین اکسیپٹ یور سوری" وہ مسکرا کر کہتا بلیڈ اس کے ہاتھ "
سے نکال کر سیکنڈ سے بھی پہلے بھاگتے ہوئے اس کے باس کی گردن کا نشانہ

لیتا ہے اور وہ تڑپتا ہوا اپنی گردن تھام لیتا ہے جہاں سے خون بھل بھل بہتا اس کے کوٹ کو رنگین کرتا جا رہا تھا

ڈیزی آئی کین ناٹ مرڈر آ ہاٹ گرل بی کاز آئی او نلی نو ٹو کس آ گرل'' وہ'' آنکھ دباتا ڈیزی کو اشارہ کر کے اس لڑکی کو فرش پر مارتا اٹھ کھڑا ہوا اور ڈیزی ہنستی ہوئی اپنی ہائی ہیل یکدم اس لڑکی کے پیٹ میں مارتی ہے اور باریک نوکدار ہیل اس بیچاری کا پیٹ لہو لہان کر گئی جبکہ وہ تڑپتے ہوئے اس آدمی کو ایک نظر دیکھ کر باہر نکل گیا اس کے نزدیک اپنے دشمن کو جان سے مارنا ہرگز نہ تھا بلکہ وہ اپنے دشمنوں کو کمزور کر کے ان کا سر کچل کر راحت محسوس کرتا تھا

سحر کا عالم ایک پر سکون اور امید افزا منظر محسوس ہو رہا تھا جو نیند کی گہرائیوں سے نئی زندگی کی طرف بلاتا ہوا جادوئی ماحول کی سنگت اختیار

کر گیا تھا مشرق کی جانب آسمان ایک ہلکے نیلے رنگ سے سنتری اور گلابی رنگوں میں بدل رہا تھا جیسے کوئی شاندار پینٹنگ تیار ہو رہی ہو افق پر سورج کی کرنیں آہستہ آہستہ نمودار ہو تیں دنیا کو نرم روشنی سے منور کرنے لگیں

چلیں میری جان نماز پڑھ کر پھر سو جایئے گا چلو اٹھو جلدی۔۔ جلدی" وہ" ولی کو بانہوں میں بھرتی اس کا ماتھا چومنے لگی جبکہ وہ منہ بسور گیا

آپ بہت گندی ہو" وہ گلہ کرتا ہے تو وہ ہنسی "

نماز نہیں پڑھو گے تو اللہ پاک ناراض ہو جائیں گے اس لئے نماز تو لازمی " پڑھنی ہے میرے بیٹے نے" وہ پیار سے کہتی اس کا پھولا گال کھینچنے لگی تو وہ منہ بسورے واش روم کی طرف بڑھنے لگا دونوں نے معمول کے مطابق نماز پڑھی پھر ولی دوبارہ بستر میں گھس گیا اور حرمت تسبیح کرتی ہوئی کمرے سے باہر آگئی یہ اس کے معمول میں شامل تھا کہ فجر کی نماز پڑھ کر وہ صبح کی تازہ ہوا لیتی تھی

ماشاءاللہ کتنا بڑا گھر ہے" وہ رشک سے بولی ایک تو گھر کا رقبہ بہت بڑا تھا دوسرا اس کی خوبصورتی دیکھنے والے کو مسمرائز کر ڈالتی تھی سفید سنگ مرمر سے تراشا گیا وہ محل نما بنگلہ کسی سادہ دلہن کی طرح سجا ہوا تھا جبکہ بڑے سے صحن کی ہریالی مزید حرمت کے اندر توانائی بھرنے لگی

ہاؤؤؤ" کوئی اس کے کان کے پاس آکر اسے ڈرا گیا تو وہ کانپ کر سینے پر ہاتھ رکھتی چیختے ہوئے پلٹی

یہ۔۔یہ کیا بدتمیزی تھی" وہ جلد خود کو سنبھال کر ناگواری سے کہتی جاگنگ ٹریک میں موجود اس لمبے چوڑے شخص کو دیکھنے لگی جو اس کے حسن سے چاروں شانے چت ہوتا اسی میں کہیں کھو سا گیا تھا سفید دوپٹے کے ہالے میں اس کا پرنور بڑی بڑی آنکھوں والا دودھیا حسین چہرہ مقابل کو مسمرائز ہی تو کر گیا تھا وہ اپنے چہرے

پر پھیلتی اس کی نگاہوں سے خائف ہو کر جانے لگی کہ وہ یکدم اس کے رستے میں حائل ہو گیا

یقیناً یہ ہی فارس ہو گا" وہ دل ہی دل میں ناگواری محسوس کیے قیاس آرائی کرنے لگی

تمہارا کیا نام ہے کیا تم عطروبہ کی سسٹر تو نہیں" وہ پر تجسس ہوا"

آپ کو اس سے مطلب چھوڑیں میرا رستہ" اس نے غصے سے اس کو گھوری سے نوازا"

حسین ہونے کے ساتھ ساتھ بد تمیز بھی ہو" وہ محظوظ کن انداز میں کہتا اس کو سلگا گیا"

دیکھیں۔۔" وہ انگلی اٹھا کر کچھ کہنے لگی کہ وہ فوری اس کی بات کاٹ گیا"

میران۔۔ میران حذیفہ ہمدانی" اپنا نام بتاتے اس کے لئے آسانی پیدا کی"

"آپ جو بھی ہیں پلیز میرا راستہ چھوڑیں ورنہ۔۔"

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔یہی ڈائیلاگ ہے نا" وہ پھر اس کی "
بات اچک گیا تو وہ مزید سلگی اسے لگا تھا کہ صرف فارس ہی اس گھر میں
بدتمیز ہے مگر اس شخص کے تیور بھی اس کو بگڑے ہوئے لگ رہے تھے
انتہائی ڈھیٹ انسان ہیں آپ مجھے عطروبہ آپی سے بات کرنا ہوگی" وہ اپنی "
طرف سے بہت بڑی دھمکی دے گئی

اوہ میں تو ڈر گیا۔۔" اس نے ایکٹنگ کی "

ہاہاہا۔۔اینی وے تم ہماری مہمان ہو ڈونٹ وری تم کو بالکل تنگ نہیں "
کروں گا تم آزادانہ گھومو پھرو" فراخدلی سے اجازت دی

اوکے بائے سی یو ڈارلنگ" وہ آنکھ دباتا اس کو اوپر تلے دیکھ کر چلا گیا جبکہ "
حرمت کے کان کی لوئیں سرخ سی پڑ گئیں

یہ۔۔یہ اتنا بولڈ اور لوفر ہے تو وہ جو اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے فارس "
ہمدانی وہ کیسا ہوگا۔۔یااللہ مجھے ان شیطانوں سے محفوظ فرما" وہ دل ہی دل
میں دعا کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی

کمپیوٹر سکرین کی روشنی اس کے سنجیدہ تاثرات کے حامل چہرے پر پڑ رہی تھی، اس کی آنکھوں اور ناک کے آس پاس ایک عجیب سا نیلا ہلکا سا عکس پیدا کر رہی تھی وہ عام انٹرنیٹ پر نہیں تھا، جہاں دلچسپ ویڈیوز اور آن لائن شاپنگ ہوتی نہیں، وہ ڈارک ویب کی گہرائیوں میں گم تھا یہاں گمنامی ہی بادشاہ تھی، جہاں صرف ایک خاص ٹور براؤزر کے ذریعے رسائی حاصل کی جاسکتی تھی جو اس کی لوکیشن اور شناخت کو چھپا دیتا تھا وہ خود سے یہاں نہیں آیا تھا اس کو اس دنیا میں دھوکے سے بھیجا گیا تھا اور پھر وہ خود بخود دلچسپی حاصل کرتا جارہا تھا یہ سوچے بنا کہ یہ سب اس کے لیے کس قدر خطرناک اور مضر ہے

سکرین پر عجیب و غریب نشانات اور انجان ایڈریس چمک رہے تھے اس کی انگلیاں کی بورڈ پر ناچ رہی تھیں، ایک عادی سی رفتار جیسے وہ حروف اور اعداد کی ایک پیچیدہ لڑی ٹائپ کر رہا تھا کچھ لمحوں کے کھیل کے بعد

وہاں ایک سیاہ ونڈو نمودار ہوئی، جس میں کوئی جاذب نظر گرافکس یا اشتہارات ہرگز نہیں تھے، صرف خام کوڈ اور پلکیں جھپکاتا ہوا کرسر تھا یہ ایک ایسا چیٹ روم تھا جہاں ان لوگوں کے لیے ایک سایہ دار پناہ گاہ تھی جو معاشرے کے دائرے سے باہر کام کرتے تھے اور کام بھی وہ جو روح کو دہلا ڈالے

اسکرین کے کنارے تیزی سے بدلتے جا رہے تھے "شبح"، "پریت"، "پینڈورا" وہ ان میں سے کسی کو نہیں جانتا تھا اور ان میں سے کوئی اسے نہیں جانتا تھا یہاں وہ صرف "رمز" یعنی سائفر تھا ایک ایسا صارف نام جو اس نے اپنی مضبوطی کے لیے چنا تھا وہ کوئی عام دماغ رکھتا تو یقیناً کبھی کبھی آنکھوں کے سامنے آتی ان ویڈیوز میں سے ایک مقتول ہوتا مگر وہ ایک بہترین آئی کیو لیول کا حامل شخص تھا وہ لگاتار پیغامات کے ذریعے سکرول کر رہا تھا خفیہ زبان اور بار کوڈز کا ایک ملاپ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سنسناہٹ پیدا کر رہا تھا اور پھر اسے ایک کھوپڑی اور ہڈیوں

کے نشان، ایک بریف کیس جو نقدی سے بھرا ہوا تھا، ایک سرنج جس سے ایک مرموز سی لکویڈ ٹپک رہی تھی

وہ یہ سب دیکھتا گلے کو خشک ہوتا محسوس کرنے لگا گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی اور اس کے سینے میں دل زور سے دھڑک رہا تھا اس نے آہستہ سے ٹائپ کرنا شروع کیا "کوئی معلومات فروخت کر رہا ہے؟ خفیہ پیکیج کی ضرورت ہے" اس نے انٹر دبایا اور انتظار کیا کمرے میں خاموشی صرف کمپیوٹر کی گونج سے ٹوٹی پھر سکرین پر ایک لفظ نمودار ہوا "انحصار کرتا ہے" اس کی سانس اٹک گئی شاید یہ محسوسات پہلی بار یہاں آنے تک کے تھے وہ ایک ایسی دنیا میں قدم رکھ چکا تھا جسے وہ سمجھتا بھی نہیں تھا مگر ایسا نہیں تھا کہ وہ سمجھے گا ہی نہیں۔۔۔ایک ایسی دنیا جو ممکنہ انعام کے ساتھ ساتھ خطرے کا وعدہ کرتی ہے اس نے "تھوڑے سے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ٹائپ کیا" کس قسم کی معلومات؟

آگے سے جواب فوری تھا"ایسی معلومات جو حکومتوں کو پریشان کر دیتی ہے"

اس نے محسوس کیا کہ اس کے اندر ایک سنسنی دوڑ رہی ہے دلچسپی و جوش کا ایک زبردست امتزاج عمل میں آرہا تھا وہ اب بہت گہرائی میں چلا گیا تھا لیکن واپسی کا راستہ شاید نہیں تھا ڈارک ویب نے اسے اپنے نامعلوم دھاگوں میں الجھا دیا تھا اور اسکرین کے دوسری طرف کون گھات لگا کر بیٹھا ہے یہ راز ایک ایسی کشش تھی جس کی وہ مزاحمت نہیں کر سکتا تھا

انتہائی شاندار بلند و بالا عمارت باہر سے جتنی شاندار تھی اندر سے اتنی ہی نفرت و بے اعتباری سے بھری ہوئی تھی سیاہ و سفید دھاریوں والا گول مٹول ''ڈمی'' آنکھیں پھاڑے ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھنے لگا اور چیخوں، گالیوں بھری چلانے کی آوازوں کی طرف پیش قدمی کی وہ جان گیا تھا کہ آج پھر اس کی مالکن اپنے شوہر سے لڑ رہی ہے لیکن وہ معصوم

جانور کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا بس تکلیف و دکھ کی کیفیت میں ان کو دیکھ ہی سکتا تھا اور ابھی بھی وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو سامنے ہی وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ چلاتے ہوئے لڑ رہے تھے

تم ایک بزدل اور گھٹیا ترین انسان ہو جس کے ساتھ میں نہیں رہنا چاہتی" آخر تم مجھ کو آزاد کیوں نہیں کر دیتے۔۔ میں عدالت نہیں جانا چاہتی

"کیونکہ۔۔

کیونکہ عدالت تمہاری کسی بھی بات کو نہیں سنے گی میرے پاس اتنی" اہمیت تو ہے کہ تم کہیں بھی چلی جاؤ میری ہی رہو گی" وہ چیخ کر اس کی بات کاٹے باور کروا گیا دونوں لڑتے ہوئے اس وقت کہیں سے بھی نیویارک کے معرز ترین شہری نہیں لگ رہے تھے نرم گو اور سنجیدہ سا ڈیویلئیر اپنی بیوی کی غلط بات کو کبھی بھی برداشت نا کر پایا تھا دوسری طرف ڈیانا کو کبھی بھی اپنے شوہر کا ڈر یا محبت نا رہی تھی وہ اس سے علیحد گی چاہتی تھی جو کہ ڈیویلئیر کو کسی طور قبول نا تھی

میری بات سنو تمہیں اس چیز پر غور کرنا چاہئے کہ تمہاری بیوی کو تم میں "

"کوئی دلچسپی نہیں مجھے ہمدانی سے محبت ۔۔

اپنی بکواس بند کرو اس میں ایسا کیا ہے جو تمہیں مجھ میں نظر نہیں آتا" وہ "

اس بار حد درجہ دکھی ہوا تھا

اس کے پاس وہی سب کچھ ہے جو تمہارے پاس ہے مگر پھر بھی مجھے وہ "

بہت پسند ہے" وہ اس کا ذکر کرتی مسکرا گئی جس سے ڈیویلیئر کو ہمدانی سے

شدید نفرت محسوس ہوئی

وہ مسلمان ہے" اس نے باور کروایا"

میں اس کے لئے مسلمان ہو جاؤں گی" وہ کندھے اچکا گئی اور ڈیویلئیر نفی "

میں سر ہلاتا اس کو دیکھ رہا تھا

میرے خیال میں تمہیں ایک اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے تم ہمدانی "

کے لئے اتنی پاگل ہو چکی ہو کہ تم اپنی شادی شدہ زندگی، اپنے خاندان

و مذہب اور ملک کو چھوڑ کر جانا چاہتی ہو ۔۔ مگر یاد رکھو کہ تم بے شک

میری محبت ہو مگر میں کسی قیمت پر تم کو مذہب اور ڈیویلئیر سے دور نہیں جانے دوں گا تم کبھی ہمدانی کی ہو گی اپنے ذہن سے یہ بات نکال دو" وہ اس کو باور کرواتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اور ڈیانا روتی ہوئی فرش پر بیٹھتی چلی گئی ڈمی بھاگتا ہوا اپنی مالکن کے پاس گیا اور اپنی زبان سے اس کے پاؤں چاٹتا ہوا اس کو حوصلہ دینے لگا وہ روتی ہوئی اس کو گلے لگانے لگی

"ڈمی میری مدد کرو۔ میں۔۔ میں اکیلی ہوں ڈمی میں کیا کروں میں اس شخص سے بے انتہا محبت کرتی ہوں اور۔۔ اور اسی کو حاصل کرنا چاہتی ہوں ڈمی میری مدد کرو خدارا" وہ کرلائی اور ڈمی کی آنکھیں اپنی مالکن کے آنسوؤں پر بھیگ سی گئیں وہ اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور جب اس کی ہمدانی سے پہلی ملاقات ہوئی تھی تب وہ اس کے ساتھ ہی تھا لیکن اس نے ہمدانی کو غور سے نہیں دیکھا تھا وہ اس کو قریبی پارک میں ملا تھا جہاں قریب ہی اس کا اپارٹمنٹ تھا اور وہ اپنے بزنس ٹور کی بنا پر وہاں رہنے آیا تھا ڈیانا کو اسے دیکھتے ہی پہلی نظر کی محبت ہو گئی تھی حالانکہ اس سے پہلے وہ

ڈیویلئیر کے ساتھ اچھی خاصی پرسکون زندگی گزار رہی تھی اگر اس کو ڈئویلئیر سے محبت نا تھی تو نفرت بھی نہیں تھی ڈیویلئیر اس کا کزن تھا اور خاندان والوں کے ساتھ ڈیویلئیر کی پرزور فرمائش پر ان دونوں کی سے شادی ہوگئی تھی ڈیویلئیر نے اس کو زندگی کی ہر خوشی دی تھی وہ اس بے انتہا عشق کرتا تھا مگر پھر بھی ڈیانا کو کبھی اس سے محبت محسوس نا ہوئی تھی اس کو ہمیشہ یہی خواہش رہی تھی کہ کسی ایسے شخص سے ملے جس کو دیکھ کر اس کا دل و دماغ کئی دن ٹراما سے نا نکلے اور جب ایک سال پہلے وہ ہمدانی سے ملی تھی اس کو لگا کہ وہ وہی شخص ہے جو ڈیانا کی محبت کا حقدار ہے وہ بے انتہا حسین تھا جو کہ ڈیویلئیر بھی تھا، وہ ذہین و فطین امیر زادہ تھا جو کہ ڈیویلئیر بھی تھا مگر پھر بھی ڈیانا کو وہ ڈیویلئیر سے کئی گنا زیادہ پسند آیا تھا شاید وہ ڈیویلئیر سے زیادہ اپنی شخصیت میں کشش رکھتا تھا بہر حال وہ ایک سال سے ڈیویلئیر کو شادی ختم کرنے کا کہہ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کا خاندان اس کے سخت خلاف تھا اس کو کورٹ

تک جانے نہیں دیا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کے والدین نے ڈیویلئیر کو یہ تک کہہ دیا تھا کہ اگر وہ اس مسلمان کے پیچھے جاتی ہے تو اس کو زندہ مت چھوڑے مگر ڈیانا نہیں جانتی تھی کہ وہ اس شخص کے پیچھے اتنی کیوں پاگل ہو گئی ہے جو کہ اس کی دسترس میں بھی نہیں تھا حتیٰ کہ وہ اس سے صرف تین بار ملی تھی اور تینوں بار وہ شخص نہایت مہربان رہا تھا جس سے ڈیانا کو بہت حوصلہ ملتا تھا مگر بعض اوقات حوصلے بڑے خطرناک ثابت ہوتے ہیں جو انسان کو اس جگہ پر لا کھڑا کرتے ہیں جس سے واپسی ناممکن ہوتی اور اگر واپسی کا سوچا جائے تو موت کا کنواں کھلا ہوا ملتا ہے

کوئی پرابلم تو نہیں ہو رہی یہاں پہ" امل مسکرا کر اس سے استفسار کر رہی" تھی ریڈ بلاؤز اور ریڈ بارڈر والی پنک ساڑھی میں اس کا قیامت خیز سراپہ دیکھنے والے کی نگاہوں کو چندھیانے کے لئے کافی تھا سفید مرمریں کلائیاں

بریسلٹ اور مہنگی جیولری سے بھری تھیں تو تیز میک اپ اسے مزید پرکشش بنانے میں مددگار ثابت تھا

"نہیں آپی میں بالکل ٹھیک ہوں یہاں" وہ بظاہر مسکرا کر بولی مگر اس کے حلیے پر اندر ہی اندر خائف بھی ہوئی

"ویری نائس" وہ اس کا گال تھپتھپاتی طنزیہ ہنسی تو حرمت کو حیرانی ہوئی

اسی وقت عطروبہ بلیک میکسی میں اسی سج دھج کے ساتھ وہاں آگئ

"عطروبہ اپنی سسٹر کو اچھے سے ڈریسز لا کر دو اس سے اچھے تو ہماری ملازمہ پہن لیتی ہے" وہ مسکرا کر عطروبہ کو بولی تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی

"چلیں ہم کافی لیٹ ہو گئے ہیں" وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکل گئیں

اور حرمت کو پکا یقین ہو گیا کہ اس گھر کا ہر فرد ہی ایک سے بڑھ کر ایک بگڑا ہوا ہے اس کو یہاں صرف بوا جی ہی پسند آئی تھیں جو کہ اس گھر کی پرانی ملازمہ ہونے کی وجہ سے کافی معتبر اور اچھی تھیں مگر اس گھر میں ان کو سب سے زیادہ فارس سے ہی محبت تھی

وہ بہت اچھا ہے میں نے اس کو دو سال پالا ہے جب وہ پاکستان آیا تھا تب "
وہ صرف مجھ سے بات کرتا تھا اور اب اس گھر میں وہ کسی کی بات سنتا ہے تو
صرف میری خیر مانتا تو میری بھی نہیں ہے مگر تھوڑی بہت عزت
تو دیتا ہے "ان کی ساری باتیں اچھی ہوتی تھیں سوائے فارس ہمدانی کے
جسے وہ غیر دلچسپی سے سنتی جاتی ابھی تک اس نے اس شخص کو دیکھا نہیں
تھا مگر اس شخص سے انجانی سی نفرت محسوس ہونے لگی تھی وہ دل سے
دعا گو تھی کہ اس سے سامنا نا ہی ہو تو اچھا ہے وہ بہت مشکل سے میران کو
برداشت کر رہی تھی تو پھر اس شخص کو کیسے کر پاتی

سیاہ رات کی سیاہی میں چاند کی دھیمی سی روشنی نہایت دلفریب منظر پیش
کر رہی تھی جبکہ ہر طرف خاموشی وسناٹے کا راج تھا رات کا ابھی پہلا
پہر ہی اپنے پورے جوبن پر تھا بہر حال وہاں کے مکین زیادہ لیٹ نائٹ ہی
سوتے تھے مگر ان کا اپنے اپنے رومز میں لاک لگا کر دنیا و مافیہا سے

بے خبر ہو جانا عام تھا یہی وجہ تھی کہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آرہا تھا کہ دو نفوس دھیرے دھیرے کسی منزل کی جانب رواں دواں ہیں ایک کے قدم نہایت پر غرور و مضبوط چال کے حامل تھے تو دوسرے کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ و خوف ہچکولے کھا رہا تھا کسی انہونی کا خطرہ سر چڑھ کر بول رہا تھا لیکن اس سے آگے چلتے قدموں کے پیچھے چلنا بھی اس کی مجبوری تھی شاید جن کے اندر خوف ہو ان کو ہی بیرونی خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

"تیز چلو نا" آگے چلتے قدم رک کر اس کو دیکھتے ہیں جو کہ پسینے و خوف سے بھرپور صورت لئے اس کو دیکھ رہی تھی جو وہ کرنے جا رہی تھی وہ ہرگز قابل قبول نہیں تھا لیکن اس کے پاس دوسرا کوئی آپشن بھی نہیں تھا

"م۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے" وہ کرلائی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب امڈ آیا شاید اس نے زندگی میں کبھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ اس قسم کی سچوئشن سے گزرے گی بہر حال زندگی آزمائشوں اور امتحانوں کا امتزاج حاصل کیئے

ہوئے ہے جہاں ہر طرف بے چینی و گھبراہٹ ہے اور بے شک گھبراہٹ وہیں آتی ہے جہاں سکون کی قدر نا کی گئی ہو

گرمی کی لہر ہر طرف سی آ رہی تھی جیسے کوئی آگ کا تندور آسمان پر لٹکا دیا گیا ہو سورج کی تیز کرنیں زمین کو تپش دے رہی تھیں چمکتی ہوئیں روش جلتے ہوئے انگاروں کی طرح محسوس ہو رہی تھیں

"ولی۔ولی بیٹا کدھر ہو" وہ لان میں ولی کو ڈھونڈتے ہوئے قدم رکھتی اسے آواز دیتی آگے بڑھنے لگی کہ ایک ساتھ جڑے ہوئے بڑے سے پودوں کے دوسری طرف سے آتی آوازیں سن کر حیران ہوئی

"یہ اس طرف کیسے گیا اور یہ آوازیں کیسی" وہ حیرانی سے خود کلامی کرتی راستہ تلاش کرنے لگی اور کچھ آگے گئی تو ایک چھوٹا سا پھولوں کا دروازہ نظر آیا وہ لب کاٹتی آہستہ سے اندر قدم رکھے مبہوت رہ گئی ٹھنڈک

کا احساس رگ و پے میں سرایت کر گیا اور نظریں ساکت رہ گئیں

اتنا خوبصورت اور کمال کا گارڈن اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا گارڈن

میں ہی کھیلتے اسد، ولی اور میران اس کو دیکھ کر خاموش ہو گئے جو مسلسل

گارڈن میں کھوئی ہوئی تھی ہر طرف سبز لہلہاتے خوبصورت کٹائی

کیئے پودے، نیچے نرم گدے کی مانند سبز گھاس، ارد گرد ہر رنگ و نسل کا

پودا و پھول اپنے پورے جوبن پر کھلا ہوا تھا ان کی کٹائی اس انداز میں کی گئی

تھی کہ وہ دیواروں کی مانند لگ رہے تھے جبکہ اوپر چھڑیوں کی مدد

سے بیلیں لگا کر چھت بنائی گئی تھی بیلوں سے جڑی باریک ٹہنیاں پھولوں

سمیت نیچے کو لڑھک کر فانوس کی شکل بنا رہی تھیں سب کچھ

اتنا گھنا اور رنگ و خوشبودار تھا کہ سورج کی روشنی نہایت مدھم اور کم سی

اندر آ رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی دوسری دنیا میں آ گئی ہو

"ویسے ہو گیا گارڈن کو گھورنا" میران کی آواز پر وہ اچانک اس پرستان کی

مانند گارڈن کے سحر سے نکلی

"میں۔۔میں گھور تو نہیں رہی" وہ یوں صفائی پیش کرنے لگی جیسے اس کو گھورتی ہوئی پکڑی گئی ہو

"ویسے تم جتنی محبت اور محویت سے ان بے جان پودوں کو دیکھ رہی تھی مجھے دیکھ لیتی تو میں یقیناً اب تک تمہیں پرپوز کر چکا ہوتا" وہ شرارتی لہجے میں بولتا آنکھ دبا گیا جبکہ اس کے الفاظ پر وہ شدید غصے میں آتی اس کو گھوری سے نواز گئی

"اپنی زبان کو لگام دیں میران ہمدانی اگر میں خاموش ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ جو دل میں آئے گا وہ بول دیں گے" اس کی لعنت ملامت پر وہ ہنسنے لگا تو حرمت اپنی اتنیع محنت سے مجتمع کی گئی ہمت والفاظ کو ضائع ہوتے دیکھ کر جھنجلا گئی

"آپ میری آپی کو تنگ کر رہے ہیں کیا" ولی اور اسد گیند چھوڑے ان کے پاس آتے ہیں تو ولی میران سے استفسار کرتا منہ پھلا گیا

نوبے بی آپ کی آپی کو تنگ کرنا ہمارے بس میں کہاں میں تو صرف "

گزارش کر رہا ہوں کہ میری بھی کچھ سن لیں" وہ منہ بسور کر کہتا اس کے

سامنے بیٹھ گیا

میں بتاؤں کیسے سنیں گی" ولی چہکا "

ولی بد تمیزی نہیں اور چلو کمرے میں" وہ اس کا بازو سختی سے پکڑ کر اس کو "

اندر لے جانے لگی تو وہ اسد کو "بائے بائے فرینڈ" بولتا اس کے ساتھ اندر

چلا گیا اس کے بعد میران بھی مسکراتا ہوا باہر نکل گیا تو اسد منہ بسور کر وہیں

گھاس پر اوندھے منہ لیٹ گیا

تمہیں کوئی ضرورت نہیں ان سے فری ہونے کی" وہ اسے صوفے "

پر بٹھاتی تنبیہ کرنے لگی

وہ بہت اچھے ہیں آپی" وہ منہ بنا کر اطلاع دینے لگا "

میں نے کہا نا کہ ان سے دور رہو بحث کیوں کر رہے ہو اور بہت کھیل "

لیا بہت مزے کر لئے ہیں صبح سے تم بھی اسد کے ساتھ اسکول جاؤ گے" وہ

غصے سے اس کو بولتی اس کا بیگ نکالنے لگی وہ ٹو کلاس کا طالب علم تھا دوسرے کاموں کی طرح پڑھائی میں بھی بے انتہا سست، حرمت کی بے انتہا توجہ و وقت سے صرف بمشکل پاس ہو پاتا لیکن پوزیشن ہولڈر وہ کبھی نہیں بن سکا تھا

"گڈ مارننگ ایوری باڈی" ناشتہ کرتے سبھی کے ہاتھ اس آواز پر یکدم رک سے گئے اور سب کے بگڑتے تیور دیکھ کر حرمت کو یقین ہو گیا کہ جس سے وہ بچنا چاہتی تھی وہ آگیا ہے یقیناً وہ فارس ہمدانی ہی تھا لیکن ڈرنے کی بات یہ تھی کہ آواز عین اس کے سر کے پاس سے آئی تھی

"مزے سے بریک فاسٹ کیا جا رہا ہے" سبھی لب دبائے حرمت کو دیکھتے ہیں جو کہ اس کی سیٹ پر بیٹھی تھی یہاں سب کی اپنی اپنی مخصوص کرسیاں تھیں اور جب تک فارس نہیں تھا وہ اس کی سیٹ پر بیٹھتی رہی تھی بہر حال فارس ہمدانی مہینے میں ایک آدھ بار ہی ان سب کے ساتھ کھانا کھاتا تھا

غالباً یہاں میں ہوتا تھا'' وہ کسی دوشیزہ کو اپنی سیٹ پر بیٹھے دیکھ کر اس ''

کا جھکا سر دیکھتا مسکرا کر طنز کر گیا تو حرمت بھیگی پلکیں لئے اس کو دیکھتی

سر اٹھاتی ہے لانبی پلکوں والی بڑی بڑی سیاہ بھیگی پلکیں، مرمریں کانپتے

ہوئے گلابی ہونٹ اور مکمل طور پر پُر سوز و گداز حسن فارس ہمدانی کو ایک

پل کے لئے مکمل طور پر اپنے حصار میں جکڑ گیا اس کی نگاہیں زندگی میں پہلی

بار کسی پر ٹھہری تھیں اور پلٹنے کو انکاری ہو رہی تھیں اس کی آنکھوں

کے پانی میں پہلی بار دل کا ڈوبنا محسوس کرتا وہ جلدی سے سر جھٹکتا لمبا

سانس کھینچتا ہے

''ا۔۔میں غلطی سے بیٹھ گئ'' وہ اٹھنے لگی

''ارے ارے بیٹھو اب اتنی حسین لڑکی کو اٹھاتے ہوئے اچھا لگوں گا'' وہ

مسکرا کر بولتا روما کی خالی کرسی پر جا بیٹھا باقی سب سر جھٹک کر کھانا کھانے

میں مصروف ہو گئے بہر حال کسی کو بھی اس میں دلچسپی نہیں تھی

تو اپنا تعارف تو کرواؤ بیوٹی کوئین‘‘ وہ بے تکلفی کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ سہم کر عطروبہ کو دیکھتی ہے جو اسے مطمئن رہنے کا اشارہ کرتی فارس کی جانب متوجہ ہوئی

’’فارس یہ میری بہن حرمت اور یہ ولی میرا بھائی ہے پاپا کی ڈیتھ کے بعد میں ان کو اپنے ساتھ یہاں لے آئی ہوں‘‘ اس کو اطلاع فراہم کی

’’اوہ نائس بائی دا وے عطروبہ تم تو حسین ہو ہی لیکن تمہاری بہن تم سے بھی زیادہ قیامت ہے‘‘ وہ ساتھ بیٹھی امل کی پلیٹ سے سلائس کا پیس اٹھا کر دانتوں سے کاٹتا شوخی سے بولا تو سب کے چہروں پر ناگواری پھیل آئی جبکہ حرمت کے چہرے پر بے پناہ شرم وگھبراہٹ رقص کرنے لگی جو کہ اس کو مزید پرکشش بنا رہے تھے کیونکہ فارس ہمدانی کا جس دنیا سے تعلق تھا وہاں ہر مرد چالاک وذہین تھا تو ہر عورت بولڈ ونڈر تھی

’’فارس آئی تھنک تمہیں عطروبہ کی سسٹر سے ریزرو ہی رہنا چاہیے‘‘ امل نے بریڈ پر جیم لگاتے اس کو ہدایت کی تو حرمت کو وہ پہلی بار بہت اچھی لگی

اوہ رئیلی مسز امل۔۔'' وہ مصنوعی حیران ہوتا اس کی طرف رخ کر گیا تھا''
آپ کو کب سے یہ خوش فہمی لاحق ہو گئی کہ فارس ہمدانی آپ کی کسی بات
کو کسی خاطر میں لائے گا اور جب میں بات اس لڑکی سے کر رہا ہوں تو آپ
کو اپنی لمٹ میں رہنا چاہئے نا'' وہ بظاہر مسکرا رہا تھا مگر اس کا لہجہ نہایت
سرد سا تھا جس کو محسوس کر کے امل پہلو بدل کر رہ گئی حرمت حیرت زدہ
سی سب کو دیکھ رہی تھی جن میں سے کسی کے تاثرات نہیں بدلے
تھے جیسے یہ سین روز کا معمول ہو نعمان اور حذیفہ نیپکن سے ہاتھ صاف
کرتے اٹھ کھڑے ہوئے

''اوہ آئی تھنک ڈیڈ آپ کو برا لگا۔۔ سو سوری ڈیڈ بٹ آپ کو اپنی ہائی کلاس
وائف کو یہ بات سمجھا دینی چاہئے کہ بلا ضرورت مجھ سے مخاطب نا ہو'' اس
کے چہرے اور آواز میں گہرا سکوت تھا حرمت پُر یقین تھی کہ وہ اب کچھ
بولیں گے مگر وہ خلاف توقع مسکرا کر سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے جس پر وہ
شدید حیرت کا شکار ہوئی

گڈ بائے" ان کے ساتھ ہی ریان بھی وہاں سے باہر نکل گیا"

عطروبہ بس کرو ڈئیر زیادہ کھاؤ گی تو فٹنس خراب ہو جائے گی"

اینڈ یو نو یو ہیو آ امیزنگ فگر" وہ خباثت سے آنکھ دباتا بولا تو عطروبہ غصے

سے چمچ پلیٹ میں پٹختی کوئی بھی بحث کئے بغیر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

شاید کوئی بھی شخص اس کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا دوسری طرف حرمت کو

اس سے شدید گھن محسوس ہوئی

میران بیٹا تم بھی جاؤ آفس فارغ تھوڑی ہو تم" لبابہ نے طنز کیا تو میران"

کے چہرے پر طنزیہ مسکان آئی

آئی تھنک آپ کے بیٹے پر بھی میرا سایہ پڑ رہا ہے خیال رکھا کریں لبابہ آنٹی"

ورنہ بہت کچھ گنوا بیٹھیں گی" شاید وہ بے حس تھا یا انتہا درجے

کا بدتمیز جو اپنے سامنے کسی کو بھی کچھ نہیں سمجھتا تھا

موم آپ کو کتنی بار کہا ہے کہ ان جیسوں کے منہ مت لگا کریں" وہ نیپکن"

سے ہاتھ صاف کرتا پلیٹ میں پٹخ کر اٹھ کھڑا ہوا

"اوہ سوری میران تم تو غصہ کر گئے ویسے میں منہ نہیں گلے پڑتا ہوں" وہ

ہی قابل دید اطمینان جبکہ حرمت کی بس ہو گئی تو ولی کا ہاتھ تھامے وہاں

سے جانے لگی

"مائی بیوٹی کوئین کہاں جا رہی ہو" وہ جان بوجھ کر بے چینی

سے آواز لگانے لگا تو میران فاتح نظروں سے اس کو دیکھتا سر جھٹک

کر باہر نکل گیا اسے یونہی خوش فہمی لاحق ہوئی کہ حرمت اس کی وجہ

سے گئی ہے

"مسز امل اسد کو بھی انسٹی ٹیوٹ جانا ہو گا چلیں شاباش چھوڑ آئیں" اس

نے مسکرا کر امل کی پلیٹ اپنے سامنے کیے ہدایت کی تو وہ چپ چاپ لب

بھینچے اٹھ کر اسد کا ہاتھ تھامے چلی گئی اب اس کا ایک ہی شکار رہ گیا تھا اور وہ

تھی لبابہ۔۔

"ویسے لبابہ آنٹی روما نظر نہیں آ رہی" متجسس سا جان بوجھ کر

ادھر ادھر دیکھنے لگا

یونی گئی ہے فارغ تھوڑی ہے" نحوست سے جواب دیا"

یہ بھی ہے اسٹڈی کر کے کچھ بنے گی تو ہی کوئی اسٹینڈرڈ بلڈ کرے گی فادر" بزنس ٹائیکون ہے پر کوئی خاص اسٹینڈرڈ نہیں اور مدر تو ہے ہی اپر کلاس سے بی لانگ کرتی مڈل کلاس اب میری طرح تو ہے نہیں۔۔"اس کی بکواس پر لبابہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی

ارے بیٹھیے نا غصہ مت کریں میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ میرے باپ کا تو ہائی" اسٹینڈرڈ ہے منسٹر کا بیٹا ہوں اور مدر کی طرف سے تو اتنی پراپرٹی ہے کہ سات نسلیں بھی بیٹھ کر کھائیں تو پیسہ ختم نا ہو بس اتنی سی بات پر آپ غصہ کر رہی ہیں" وہ معصومیت بھرا چہرہ بناتا شکوہ کر گیا

اپنی بکواس بند رکھو۔۔"خفت سے چہرہ سرخ ہوا تو رگیں تن گئیں"

تمہاری ماں جیسا اسٹینڈرڈ تمہارے لئے چھوڑ کر گئی ہے اسے"

یاد رکھو۔۔ تمہارے باپ کے دوستوں کے ساتھ راتیں گزارتی تھی وہ اپنی اوقات یاد رکھا کرو کہ کیسی بدچلن اور حرافہ عورت کے بیٹے ہو غلطی

سے دنیا میں آنے والا مجھے اسٹینڈرڈ کے طعنے دے رہا ہے ارے تمہارے تو باپ کا بھی کنفرم نہیں پتہ'' وہ حلق کے بل چلاتیں سارا حساب بے باق کر گئیں مگر دوسری طرف مکمل اطمینان کے ساتھ سلائس کو دانتوں کے ساتھ کاٹا جارہا تھا

''تو کیا ہوا روما کی طرح اس سے بھی جوانی سنبھالی نہیں جارہی تھی

ویسے انکل کو پتہ ہے روما کے نیو بوائے فرینڈ کا'' وہ کٹ لگا آئی

بر واٹھا کر استفسار کرنے لگا

''جسٹ شٹ اپ فارس ہمدانی گھٹیا ماں کی ناجائز اولاد'' وہ غصے سے گالی دیتی پاؤں پٹخ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی اب ناشتے کی بڑی سی ہمہ قسم کے لوازمات سے بھری ہوئی ٹیبل پر وہ اکیلا حکمران بنا مزے سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا جس دن وہ ان کے ساتھ کھانے کا پلین بناتا تھا اس دن ان بیچاروں میں سے کوئی بھی کھانا نہیں کھا پاتا تھا

اب بالکل سکون ہے ال مینرڈ لوگ بلاوجہ فارس ہمدانی کے ساتھ بحث کرتے ہیں" وہ مسکرایا یعنی آخری درجے کی بے حسی و بے فکری تھی۔۔ !!

آسمان پر بادلوں کا غول گہرے سرمئی رنگ بکھیر رہا تھا جیسے کوئی کالی چادر آسمان پر پھیل گئی ہو ماحول میں ایک عجیب سی نمی تھی یوں جیسے کسی کا خون مٹی میں جذب ہو رہا ہو کہیں کہیں بجلی کی کڑک اور بادلوں کی گرج سنائی دے رہی تھی جو بارش کے آنے کا اعلان کر رہی تھی درخت اور گھاس بارش کے منتظر کھڑے تھے ان کی پتیوں اور تنوں پر بارش کے پہلے قطرے کے گرنے کا انتظار تھا ہوا میں مٹی کی خوشبو پھیل رہی تھی تو سڑکیں سنسان پڑی تھیں لوگ گھروں میں یادوں کے سائے تلے پناہ لیے ہوئے تھے ایسے میں

گھٹا گھوپ اندھیرے نے گلی کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا سناٹے کے سوا اور کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اچانک سے چیخ کی ایک تیز

آواز نے سناٹے کو چیر دیا بادلوں کے اندر سے جھانکتے ہلکی سی روشنی

کے حامل چاند نے ایک عورت کی لاش برآمدے میں پڑی دیکھی تھی اس

کے چہرے پر خوف کا سناٹا تھا اور خون کا ایک وسیع داغ اس کی سفید شرٹ

پر پھیل رہا تھا پاس ہی میں پڑا ہوا پھولوں کا گلدان بتا رہا تھا کہ یہ کوئی منصوبہ

بند قتل تھا غصے میں کیے گئے حملے کا نہیں، پولیس کی گاڑیوں کی آوازیں دور

سے آنے لگیں ان میں ہر کسی کے چہرے پر پریشانی اور تجسس

کے ملے جلے جذبات تھے

آپی آپ ہوش میں تو ہیں میں یہ ڈریسز پہنوں گی" وہ صدمے "

سے اپنے سامنے بکھرے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی جبکہ باہر ڈھلتی ہوئی شام

آسمان کو نارنگی اور گلابی رنگوں سے سجا رہی تھی

تو اور کون پہنے گا اور دیکھو اب ان کو بولڈ مت کہہ دینا سمپل سے "

ہیں" عطروبہ روٹھے انداز میں بولی

یہ دیکھیں گلا کتنا ڈیپ ہے اور کیپری بھی کتنی اونچی اور تنگ ہے" وہ

کپڑے اٹھا کر اس کو دکھاتی شکوہ کرنے لگی جبکہ عطروبہ کوفت کا شکار ہوئی

دیکھو اب نخرے مت کرو حرمت اتنا تو تمہیں بھی پتہ ہے کہ جیسا دیس

ہو ویسا بھیس ہونا چاہئے ہماری کلاس کے مطابق یہ نہایت سمپل

اور ڈیسنٹ ڈریسز ہیں اور جہاں تک بات ہے ڈیپ گلے کی تو تم کونسا دوپٹہ

اتارتی ہو دس گز کا لمبا دوپٹہ ہر وقت ارد گرد لپیٹے رکھتی ہو" وہ اس کو

سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

"لیکن پھر بھی۔۔"

فار گاڈ سیک حرمت مجھے مزید تنگ مت کرو کیونکہ میں تمہاری وجہ"

سے اپنا مذاق نہیں بنوا سکتی اس دن امل کو دیکھا تھا کیسے تمہیں دیکھ

کر کپڑوں پہ کمنٹ پاس کیا تھا میں مزید نہیں چاہتی کہ عطروبہ ریان کی بہن

کو نوکرانی سے تشبیہ دی جائے اینی ہاؤ تمہیں دوپٹہ دیا گیا ہے ایون جہاں

تک کیپری کے اونچا ہونے کی بات ہے تو تم اس کے نیچے لگے پیچ

کو بڑا کروا سکتی ہو سیکنڈلی میں ان سٹچ ڈریسز بھی منگوائے ہیں تم ان کو اپنی مرضی سے سٹچ کروا سکتی ڈیزائنر کل تک آجائے گا" وہ جھنجلا کر اس کو حل بتانے لگی جبکہ حرمت کے پاس سوائے سر اثبات میں ہلانے کے اور کوئی چارہ نا تھا

"اپنی ہاؤ مجھے یہ بتاؤ کہ میران یا فارس میں سے کسی نے کوئی انٹرسٹ شو کیا" اب کے بار اس کا لہجہ معنی خیز و دھیما سا تھا

"کیا مطلب" وہ حیران ہوئی

"مطلب فارس یا میران میں سے کسی نے تمہارے ساتھ فری ہونے کی یا فلرٹ کرنے کی کوشش کی" وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی

"نہیں فارس سے تو نہیں مگر میران سے دو بار بات ہوئی ہے۔۔" وہ آہستہ سے اس کو ساری بات بتانے لگی تو عطروبہ اس کی باتوں پر مطمئن سی سر ہلا گئی

ہمم میران ایک اچھا لڑکا ہے وہ مذاق کرتا ہے تمہارے ساتھ اس " سے زیادہ اور کچھ نہیں۔۔ لیکن فارس۔۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگا گئی

فارس سے جتنا دور ہو سکے دور رہو تو بہتر ہے تمہارے لئے۔۔ وہ انتہائی " گندی نظروں کا مالک ہے جس دن اس کو تم میں انٹرسٹ ہوا اسی دن وہ تم کو استعمال کرنا چاہے گا میں شادی شدہ ہو کر بہت مشکل سے اس کو برداشت کرتی ہوں تم تو پھر ان میرڈ ہو اور بلا کی حسین بھی" وہ اس کے سمجھانے پر سر ہلانے لگی جبکہ فارس کے نام پر ایک بے نام سی ناگواری نے چہرے کا احاطہ کر لیا

اسے کوئی کچھ کہتا کیوں نہیں ہے آپی صبح بھی سب اس کی بدتمیزی کو بہت " تحمل سے برداشت کر رہے تھے ایٹ لیسٹ انکل کو اپنی بیوی کے لئے بولنا چاہئے تھا" اس نے دل کی بات اس کے سامنے پیش کی تو وہ دھیمے سے مسکرا کر اپنے سلکی شولڈر کٹ بالوں میں ہاتھ چلانے لگی

تمہاری سوچ سے بھی کہیں زیادہ پیسہ ہے اس کے پاس دوسرا انکل نعمان ”
کی جان ہے وہ۔۔اپنی پہلی بیوی سے انکل کو محبت تھی اب ظاہری بات
ہے کہ اس سے محبت کی تو اس کے بطن سے پیدا ہونے والے بچے سے بھی
محبت کی جبکہ اس کی ماں نچلے درجے کی بدکردار عورت تھی یو نو واٹ وہ
مریکہ کے ٹاپ بزنس ٹائیکون اور فیمس فلم ایکٹریس کی اکلوتی بیٹی تھی
دونوں نے بیٹی کی مرضی سے اس کی شادی نعمان انکل سے کی اس عورت
کو نعمان انکل سے پہلی نظر کی محبت ہوئی تھی مگر شادی کے کچھ عرصہ بعد
ہی وہ محبت رفو ہو گئی اس کے بعد پھر وہی نائٹ پارٹیز، ڈانس اور نت
نئے لڑکے آنے لگے“ حرمت حیران و پریشان سی منہ پہ ہاتھ رکھ گئی
فارس سے پہلے دو بچوں کا ابارشن کروا چکی تھی وہ تو یہ بے دھیانی میں پتہ ”
نہیں چلا اور جب پتہ چلا تب ابارشن اس کی صحت کے لئے ٹھیک نہیں
تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اس کو پیدا کرنے پر مجبور تھی اور پھر اس شیطان کو جنم
دے ڈالا“ اس کے انداز میں تمسخر و حقارت تھی

اس کی پیدائش کے بعد بھی یہی سلسلہ جاری رہا انکل اس کو"

سمجھا سمجھا کر تھک گئے مگر وہ ناراض ہو کر چلی جاتی اور باپ کی دھمکی

پر دوبارہ واپس آجاتی اس کے والدین بھی اس سے تنگ ہو گئے تھے لٰہذا

جب یہ آٹھ نو سال کا ہوا تب اس کی ماں کو ایڈز ہوئی اور وہ حرام موت مر گئی

وہ کہتے ہیں نا کہ خون کا اثر ہوتا ہے تو یہ اپنی ماں پر ہی گیا ہے وہی نائٹ

پارٹیز، ڈانس، نشہ اور نت نئی برہنہ لڑکیاں "عطروبہ کی صاف گوئی پر وہ

شرم سے سرخ پڑ گئی

گرینڈ پیرنٹس نے اپنی عربوں کھربوں ڈالرز کی جائیداد اس کے نام"

کر دی وہ بھی اس سے بہت محبت کرتے تھے" وہ ایک لمحے کو سانس لینے

کو خاموش ہوئی

وہ اب نہیں ہیں" حرمت نے سوال کیا"

نہیں ان دونوں کی روڈ ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی فارس بچپن"

سے ہی ایسا ہے نعمان انکل کے لاڈ پیار نے اس کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے وہ اس

کی کسی بھی بات کا غصہ نہیں کرتے امل بہت اچھی ہے مگر اس نے کبھی اس کو ماں کا درجہ نہیں دیا اور نا ہی کبھی نعمان انکل کو اس کے قریب ہونے دیا ان میں بھی کئی قسم کی غلط فہمیاں ڈال رکھی ہیں" وہ اس کے دل میں فارس کے لئے شدید قسم کی

نفرت ڈال چکی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کوئی شخص اتنا گھٹیا ہو سکتا ہے

"تم اس سے جتنا دور رہو تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ اگر اس کی تم پہ نظر پڑ گئی تو تمہیں حاصل کر کے ہی چھوڑے گا اور سب سے اہم بات کہ اس کے ساتھ الجھنا بھی مت چیلنج تو دور کی بات ہے اس طرح کے بگڑے ہوئے امیر زادے کسی چیز کا لحاظ نہیں کرتے ادر وائز تم پچھتاؤ گی کیونکہ اتنا تو تم دیکھ ہی چکی ہو کہ اس گھر میں کوئی بھی اس کو روکنے والا نہیں ہے اس لئے تم خود احتیاط رکھو" وہ اس کا گال تھپتھپا کر بولتی اٹھ کھڑی

ہوئی جبکہ حرمت پہلے تو عجیب سی کیفیت کا شکار رہی لیکن پھر سر جھٹکتی
دوبارہ اپنے کپڑے دیکھنے لگی

اوہ مائی بے بی کتنا بیوٹی فل ہو گیا ہے" وہ پیار سے نرم و نازک پھول پر ہاتھ "
پھیرتا اس سے مخاطب ہوا اوپری سطح پر کافی پھول کھل چکے تھے
اوہ کریزی" پھول کی پتی جب اس کے چہرے پر لگی تو اس "
نے مسکرا کر اسے چھیڑا یہ پورا گارڈن اس نے ترتیب دیا تھا اسے گارڈننگ
کا بے حد شوق تھا، پودوں سے باتیں کرنا اس کو بے حد بھلا لگتا تھا اس وقت
بھی وہ گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک جینز کو فولڈ کیے اور سفید ہاف بازو والی
برینڈڈ ٹی شرٹ میں کھڑا ان سے محو کلام تھا بلیک شرٹ بیلٹ کی جگہ جینز
کے ساتھ پیچھے کر کے باندھی ہوئی تھی ہاتھوں میں قیمتی بلیک اینڈ براؤن
بینڈز اور دوسرے ہاتھ میں قیمتی بلیک گھڑی تھی دائیں کان میں ڈائمنڈ

ٹاپس اور پاؤں سفید جو گرز میں مقید تھے جبکہ گلے کی بائیں سائیڈ اور مضبوط بازوؤں پر عجیب قسم کے ٹیٹو بنے ہوئے تھے ڈک ٹیل اسٹائل میں داڑھی اور میسی انڈر کٹ بالوں کے ساتھ وہ دیکھنے میں بے حد ہینڈسم مگر بگڑا ہوا امیر زادہ لگ رہا تھا

اوہ مائی سویٹ ہارٹ تم کیسے ہو" وہ پاس لگے گیندے کے پھول کو جھک "کر چھوتا دلکشی سے بولا اسی اثنا میں کسی کی سڈول کلائیاں اس کی کمر کے ارد گرد پھیل کر اسے اپنے حصار میں لے گئی تھیں وہ ایک پل کو تعجب اور دوسرے پل مسکرا کر آنے والے کو پہچانتا اس کے ہاتھوں کو تھام کر اپنا رخ اس کی جانب کر گیا

جیسے ان کے ساتھ محبت بھری باتیں کرتے ہو کبھی مجھ سے بھی" کرلیا کرو جیسے ان کو کیپٹیوٹینگ وے میں دیکھتے ہو کبھی میری طرف بھی نگاہ کرم کرلیا کرونا" وہ حسب معمول دلبرانہ انداز میں بولتی آنکھوں میں قربت کی خواہش لیئے اس کے مزید نزدیک ہونے لگی سفید ٹائٹس اور ٹی

شرٹ جس کا بائیں کندھے سے گلا نیچے کو گیا ہوا تھا اور اگلے بندے کو مکمل طور پر زیر کرنے کی کوشش میں تھا شولڈر کٹ بال پونی ٹیل میں مقید تھے تو بے داغ نرم و نازک رنگت اس کے حسن میں اضافہ کر رہی تھی

اگر میں نے محبت بھری باتیں شروع کر دیں تو پھر گھبراؤ گی تو نہیں یو نو" فارس ہمدانی کو جھیلنا کسی کے بس کی بات نہیں" وہ اس کے چہرے سے بلا وجہ بال پرے کرتے ہوئے دلکشی سے بولا

تم ایک بار آزما کے تو دیکھو پھر فیصلہ کروں گی" انتہائی گھمبیر آواز میں " گزارش کی گئی

سوچ لو جانِ من" وہ اس کو مکمل طور پر نظروں کے حصار میں لئے اس " کی بانہوں میں بازو حمائل کر کے چہرہ اپنے انتہائی نزدیک لے آیا جبکہ حرمت جو اس دن کے بعد اکثر اوقات اسی گارڈن میں آکر کتاب پڑھتی تھی ابھی وہاں آئی تو سامنے چلتے سین کو دیکھ کر آنکھیں مکمل طور پر کھل گئیں ان دونوں کو ایک دوسرے کے نہایت قریب دیکھ

کر اسے ان دونوں سے شدید گھن محسوس ہوئی وہ جن قدموں سے آئی تھی انہی قدموں سے واپس پلٹ گئی اور فارس ہمدانی کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گئے

بیچاری شرافت کی فینٹانائل [نشے کی قسم]" وہ دل ہی دل میں تمسخریہ ہنستا روما کو دور کر گیا

آج ہم غریبوں کی کہاں یاد آگئی کیا اپنے بوائے فرینڈ سے فرصت مل گئی" وہ طنز کرتا دوبارہ سے پھولوں کی جانب متوجہ ہوا

تم جانتے ہو فارس کے میری زندگی میں تمہاری کتنی اہمیت ہے تمہارا اور اس کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے تم آج کہو میں ابھی بریک اپ کر دوں گی" وہ پیار سے بولتی اس کا ہاتھ پکڑنے لگی

ویل میں کیوں چاہوں گا میری طرف سے تم بوائے فرینڈ بنانے میں سینچری کر لو۔۔اینڈ یو آر رائٹ میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا" وہ اسی لاپرواہ و پُر غرور انداز میں بولتا اس سے ہاتھ چھڑا کر اس بار اس کی طرف

نگاہ غلط ڈالے بغیر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا جبکہ پیچھے روما کف افسوس ملتی اپنے سر پر ہاتھ مار کر رہ گئی خواہشات تو بہت سی ہوتی ہیں مگر اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش فارس ہمدانی ہی تھا

"واؤ بوا جی یہ کیک کتنا مزے کا لگ رہا ہے آئی تھنک آپ نے بیک کیا ہوگا" وہ فریج کھولتی ہے تو اس میں پڑا چاکلیٹ کیک دیکھ کر دلچسپی سے پوچھا اسے چاکلیٹ کیک بے انتہا پسند تھا یہی وجہ تھی کہ پوچھے بنا نا رہ سکی

"ارے نہیں بیٹا مجھے کہاں بنانا آتا یہ تو ولی اور اسد کی ضد پر فارس بیٹے نے بیک کیا ہے" وہ حیرت کے سمندر میں موجزن ان کو دیکھنے لگی تو بوا ہنس پڑیں

"ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ کو شک ہے کیا"

مگر ولی اور اسد کے لئے وہ کیسے" وہ کچھ کہتی کہتی رک گئی کہ شاید ان
کو اچھا نا لگے

"میں جانتی ہوں آپ یہی کہنا چاہتی ہیں کہ وہ تو صدا کے بے حس
اور بد تمیز ہیں ان کو کسی کی کیا پرواہ ہو گی اس لیے انہوں نے کیسے ان
کے لئے کیک بنا دیا اب فارس بیٹا اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا لوگوں نے اس
کو بنایا ہوا ہے وہ اسد کے لئے نت نئی چیزیں بناتا رہتا ہے بہت محبت
کرتا ہے وہ اسد سے" وہ اپنے لہجے میں ہمیشہ کی طرح فارس کے لئے پیار ہی
رکھتی تھیں

"وہ کوکنگ کر لیتے ہیں" وہ حیران تھی کہ وہ لاپرواہ و بگڑا ہوا امیر زادہ کچن
کا کام بھی کر لیتا

"ارے آپ کوکنگ کی بات کرتی ہیں اگر آپ ان کے فارم ہاؤس چلی جائیں
تو دنگ رہ جائیں چلیں کسی دن میرے ساتھ وہاں چلئے گا ایک فارم ہاؤس
میں ہی دنیا گھوم لیں گی" وہ اسے دعوت دیتی متجسس کرنے لگیں

کیاان کا فارم ہاؤس نزدیک ہی ہے" وہ پوچھ بیٹھی "

جی یہ ساتھ ہی ہے یہ والا بنگلہ تو نعمان صاحب اور حذیفہ صاحب "

کا ہے فارس بیٹا کونسا ادھر رہتا ہے اس کا تو ماشاءاللہ سے اس بنگلے سے بھی

بڑا فارم ہاؤس ہے یہ جو اس بنگلے کا لان ہے نا اس میں آپ نے گارڈن

دیکھا ہو گا۔۔" وہ پوچھتی ہیں

ہاں ہاں کیا وہ ان کا فارم ہاؤس ہے" اس نے مذاق کیا تو بوّا جی نے منہ بنایا"

نہیں نا۔۔اس گارڈن کے پچھلی سائیڈ پہ ایک دروازہ ہے جو کہ اس فارم "

ہاؤس میں جاتا ہے سب ادھر سے ہی آتے جاتے ہیں فارس بیٹا بھی

ادھر سے آتا لیکن رات وہ ہمیشہ اپنے فارم ہاؤس پہ ہی گزارتا ہے" وہ اطلاع

فراہم کرتی ہیں جبکہ حرمت پہلی بار فارس سے متعلق کسی چیز میں دلچسپی

لے رہی تھی

ان کے فارم ہاؤس میں دن کے وقت کوئی بھی جا سکتا ہے مگر "

چھیڑ چھاڑ ان کو بالکل پسند نہیں ویسے فارم ہاؤس کو دیکھ کر ہی بندہ دنگ رہ

جاتا ہے چھیڑ چھاڑ کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا'' وہ اس کو بتاتیں اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگیں

''ویسے بوا جی میرا بڑا دل کر رہا ہے کہ وہ فارم ہاؤس دیکھوں میں نے کبھی فارم ہاؤس نہیں دیکھا اور جیسا آپ بتا رہی ہیں اس سے تو مزید اشتیاق پیدا ہو گیا ہے'' وہ بیچارگی سے بولی تو بوا اپنا ماتھا پیٹ گئیں

''لو تو آپ دن کے وقت کبھی بھی میرے ساتھ چلیں کیونکہ صرف رات کے وقت ادھر جانا منع ہے اور پھر آپ نے کونسا روز روز جانا ہے چلو ایک دن کی سیر ہو جائے گی'' وہ ان کی بات پر خوش ہوتی سر ہلا گئی

''ٹھیک ہے تو پھر ہم کل لازمی چلیں گے اور پورا فارم ہاؤس دیکھیں گے'' وہ چہکی

''ویسے وہ بہت بڑا ہے ایک دن میں نہیں دیکھا جانا کیونکہ اس بنگلے سے دوگنا ہے'' حرمت حیرت زدہ رہ گئی کیونکہ یہ عالیشان بنگلہ انتہائی

وسیع وعریض تھا اسے نہیں لگتا تھا کہ اس سے بڑا بنگلہ بھی کہیں وقوع پذیر ہوگا

"ہم ولی اور اسد کو بھی ساتھ لے جائیں گے" وہ بولی تو بوا جی سر ہلا کر دیگچی کا ڈھکن اٹھا کر کھانا دیکھنے لگیں

"بوا جی وہاں فارس صاحب تو نہیں آجائیں گے" اس نے ہچکچا کر سوال کیا تو بوا جی حیرانی سے اس کو دیکھنے لگیں کہ وہ یہ سوال کیوں کر رہی لیکن پھر کسی مصلحت کے پیش نظر ڈھکن واپس دیگچی پر رکھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئیں

"نہیں دن کے وقت وہ بہت کم آتے ہیں خاص طور پر چار بجے سے پہلے ان کے آنے کا امکان ہی نہیں ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں دوسرا میں آپ کے ساتھ ہی ہوں گی" انہوں نے اسے تسلی دی تو وہ سر ہلا کر مطمئن سی باہر نکل گئی گہری شام کے پیش نظر بنگلہ نت نئی لائٹس سے جگمگا رہا تھا اسے ایسا منظر نہایت دلنشین لگا اندرونی منظر بھی نہایت دلفریب تھا یوں محسوس

ہو رہا تھا جیسے کسی ہوٹل میں آگئی ہو وہ اپنے دھیان میں ہی چل رہی تھی کہ کسی کے ساتھ ٹکراتے ٹکراتے بچی

آئی لو یو'' مقابل محبت سے بولتا اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں '' کو دیکھ رہا تھا چہرے پر کمینگی سے بھرپور مسکراہٹ زیرِ رقصاں تھی تو آنکھوں میں بے پناہ اشتیاق و حوس جھلک دکھا رہی تھی

آئی ہیٹ یو'' وہ آنکھ دباتا مذاق کر گیا اور مقابل لڑکی پھر سے ہنسنے لگی ساتھ '' ہی اپنے ہاتھ اس سے چھڑا کر کچھ دور ہو کر بیٹھی

شادی کے بعد تم سے گن گن کر بدلے لوں گی یقین کرو'' وہ وارن کرتی '' اپنے بال ٹھیک کرنے لگی وہ کچھ عرصہ پہلے ہی یونیورسٹی آئی تھی اور اس کے واحیات رنگ ڈھنگ دیکھ کر آدھی یونی کے لڑکے اس کے پیچھے ہو گئے تھے مگر وہ کسی کو بھی لفٹ کروانے کے حق میں نا تھی البتہ وہ واحد لڑکا تھا جس کے ساتھ اس نے خود کو بہترین محسوس کیا تھا وہ اسے دل

وجان سے چاہنے لگی تھی اس بات سے بے خبر کے سامنے والا فقط ایک
شرط پوری کرتے اس کو تباہی کی طرف لے کر جا رہا تھا مگر وہ نادان لڑکی
اس کے لئے اس حد تک پاگل ہو گئی تھی کہ اچھے برے کی بالکل
طور پر سدھ بدھ کھو بیٹھی تھی یہی وجہ تھی کہ جب صبح اس نے اس کو میسیج
کیا کہ وہ اس کے ساتھ تنہائی میں ملنا چاہتا ہے تو پہلے پہل وہ شش و پنج
کا شکار ہوئی مگر پھر فوری مان گئی کیونکہ اس جیسی امیر و بگڑی ہوئی لڑکیوں
کو پیسے اور ظاہری حسن سے پیار تھا ان کے نزدیک عزت کی کوئی حیثیت نا
اس کے اپارٹمنٹ میں آگئی تھی اور دونوں تھی لہٰذا وہ اس کے ساتھ
کے درمیان وہی کچھ چل رہا تھا جو کہ نامحرم مرد اور عورت کی تنہائی
کے دوران چلتا ہے وہ نا ہی اس کو روک رہی تھی اور نا ہی اس کے کسی بھی
عمل کو برا بھلا کہہ رہی تھی اس کے نزدیک ماڈرن سوسائٹی میں اس
چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا اوپر سے سامنے والا بہترین مرد ہو تو اس جیسی

لڑکی کسی بھی چیز کا لحاظ نہیں رکھتی اور ان کے لئے عزت سے زیادہ محبت و سکون ہوتا ہے

تم ساری زندگی میرے ساتھ رہو گے نا دھوکہ تو نہیں دو گے " وہ منہ بسور کر کہتی اس کے گال پر ہاتھ رکھ گئی جو کہ نفی میں سر ہلاتا اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر سرایت کر رہا تھا

یو نو تمہارے لئے میں اپنا سب کچھ قربان کر سکتی ہوں پلیز تم ہمیشہ " میرے رہنا ہم جلد شادی بھی کر لیں گے ہے نا " وہ پھر اس سے یقین دہانی چاہ رہی تھی اور مقابل سائیڈ سمائل کرتا سر ہلا گیا اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کا دوست کمرے میں داخل ہوا

کون ہو تم " وہ پریشان ہوتی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی ساتھ ہی اپنا لباس " ٹھیک کرنے لگی

ڈونٹ وری یہ میرا دوست ہے " وہ اس کو تسلی دیتا اس کا ہاتھ تھام " کر اپنے ساتھ پھر بٹھانے لگا

کیا تم نے اکیلے اس کچی کلی کی خوشبو لے لی‘‘اس کا دوست منہ بناتا ہے ’’

نہیں تمہارا انتظار کر رہا تھا بہر حال تمہارا ہی آئیڈیا تھا‘‘ وہ مکروہ ہنسی ’’

ہنسنے لگے اور اتنی بچی تو وہ بھی نا تھی کہ ان دونوں کی باتوں کو نا سمجھ پاتی اس لئے منہ کھولے ان کو دیکھ رہی تھی

تم لوگوں کے کیا ارادے ہیں جان یہ یہاں کیا کر رہا ہے‘‘ وہ پریشان ہوتی ’’ اس کا بازو تھام کر ساتھ لگنے لگی

تمہیں مجھ سے محبت ہے نا جو میں مانگوں گا تم دو گی یہی کہا تھا نا تم نے‘‘ وہ ’’ اس سے پوچھتا ایک آئی برو اٹھائے ہوئے تھا

‘‘ہاں مگر۔۔’’

تو پھر آج اپنی محبت کا ثبوت دو اور ہم دونوں کو خوش کر دو یقین کرو میں ’’

ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں میں بہت براڈ مائنڈڈ ہوں مجھے اس چیز سے فرق نہیں پڑے گا بلکہ مجھے اچھا لگے گا کہ تم نے میری خاطر اپنی سب سے انمول

چیز قربان کر دی" وہ پیار سے کہتا اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے جو شدید پریشان نظر آرہی تھی

"مگر میں ایسی ویسی لڑکی۔۔"

اوہ جانِ من میں نے کب کہا تم ایسی ویسی لڑکی ہو مجھ سے زیادہ کس کو پتہ " ہو گا کہ تم کیسی ہو اور میں ہی تم کو کہہ رہا ہوں ڈونٹ وری ہم جلد شادی بھی کر لیں گے لیکن یہ بھی میرا بیسٹ فرینڈ ہے میں اس کی خواہش رد نہیں کر سکتا" وہ پیار سے کہتا اس کو برائی کی جانب راغب کرنے لگا اور نیک کاروں میں تو وہ بھی نا تھی

"میری بات سنو۔۔"

ویٹ "اس نے ہاتھ اٹھاتے اپنی پاکٹ سے بجتا ہوا موبائل نکالا جہاں" ڈیڈ کالنگ جگمگا رہا تھا

تم جانتے ہو تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ورنہ تیری تینوں" بہنوں کے ساتھ جو زبردستی ہو گی اس کی فلم چلے گی" وہ اپنے دوست

کو وارن کرتا لب بھینچے کال اٹینڈ کر کے کمرے سے باہر نکل گیا اس کی بلا سے پیچھے ان دونوں کے درمیان جو مرضی ہوتا رہے اس کو کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا

"ارے دھیان سے ایویں گر گئی تو مجھے ہی اٹھانا پڑے گا" وہ مسکرا کر کہتا اس کا معصوم و دلکش حسن ملاحضہ کرنے لگا دل چیخ چیخ کر کہنے لگا کہ اگر وہ دیکھنے میں اتنی حسین و دلکش ہے تو چھونے میں تو روح کو تڑپا ڈالے گی

"آپ کتنا فضول بولتے ہیں" وہ سلگتی تیکھے انداز میں اس کو بولی

"ہاہ۔۔اگر تم محبت سے میری جانب دیکھو اور میرے جذبات کو سمجھو تو تمہیں یہ باتیں فضول نہیں لگیں گی" اس نے آہ بھری

"دیکھیں آپ میرے ساتھ فلرٹ کرنے کی کوشش مت کریں" وہ انگلی اٹھا کر ناگواری سے بھرپور تاثرات لیے اس کو وارن کر رہی تھی

لو میں سمجھا کہ میں فلرٹ کر چکا ہوں لیکن تم اطلاع دے رہی ہو کہ ابھی کوشش کر رہا ہوں" وہ منہ بسور گیا

"آپ انتہائی ڈھیٹ انسان ہیں جنہیں کسی بھی بات کا اثر نہیں ہوتا" وہ منہ بنا کر کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی پیچھے میران کی نظریں دور تک اس کا پیچھا کر رہی تھیں

"ویسے کافی دلربا و تہلکہ خیز حسن ہے" فارس کی آواز پر اس نے چونک کر اس کو دیکھا اور پھر نگاہوں میں ناگواری و نفرت در آئی

"کیا ہوا میں نے کچھ غلط کہا" وہ معصومیت سے بولتا اس کو زہر لگا تھا

"تمہیں کیوں لگتا ہے فارس ہمدانی کے تم ڈبل فیس کے ساتھ سب کو بے وقوف بنا لو گے تمہاری ایکٹنگ اتنی بھی جاندار نہیں ہے" وہ زہر خند ہوا

آہا۔۔" وہ انگلی اٹھاتا مسکرایا"

نومائی سویٹ ہارٹ ڈبل فیس توتم بنتے ہوا سپیشلی اس املی کے ''
سامنے اینڈ آئی ایم شیور تمہاری ایکٹنگ بڑی جاندار ہے" انگوٹھے اور انگلی
کو گول کر کے باقی انگلیاں کھڑی کیے حوصلہ افزائی والا سائن بنایا
ویسے ایک بات بتادوں کہ یہ پھنسنے والی نہیں لگتی اور رسائی تو ناممکن"
ہے'' وہ سر کھجاتا اسے زچ کر رہا تھا
چیلنج مت دو رسائی کا'' میران بھی اب کی بار مسکرا کر اس کو دیکھنے لگا جس ''
کے ماتھے پر آئی ایک سلوٹ میران کو ناممکنات میں سے ایک لگی دل خوشی
سے بھر گیا کہ فارس ہمدانی سریس ہوا تھا اس کے کسی طنز کو محسوس
کر چکا تھا مگر فارس ہمدانی کسی بھی چیز کو زیادہ سر پر سوار کرنے والوں میں
سے نہیں تھا
ویل مجھے کیا میری رسائی تو ہے نا'' وہ آنکھ دباتا اس کو معنی خیز انداز میں ''
بولا اور میران اس کی بات سمجھ کر غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا

”جسٹ شٹ اپ میں تمہیں آخری بار وارن کر رہا ہوں کہ روما سے دور رہو اگر اس کے ساتھ کچھ بھی ایسا ویسا۔۔“

”ارے ارے میں کہاں میری اوقات کہاں جو روما بنت حذیفہ سے کوئی ایسی ویسی حرکت کروں مگر کیا کیا جائے عادت سے مجبور ہوں اگر کوئی پاس آتا ہے وہ بھی ہاٹی گرل تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ حسین عورت کو کون کافر انکار کرے اپنی بہن کو سمجھاؤ نا کہ میں کتنا برا بندہ ہوں“ اس کی آواز میں واضح ٹھہراؤ، سکوت و جمود تھا جبکہ آنکھیں۔۔آنکھیں ہمیشہ کی طرح کین ناٹ ریڈ کا بورڈ لگائے ہوئے تھیں

”ویسے تم کہو تو میں بات کروں روما سے کہ تمہارا بھائی۔۔“

”جہنم میں جاؤ فارس ہمدانی“ وہ غصے سے چیخ کر بولتا وہاں سے باہر نکل گیا اور اس کا قہقہہ بلند ہوا

”واٹ نان سینس شیطان جہنم میں ہی جائے گا اب جنت میں تو جانے سے رہا“ وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا خود کلامی کر رہا تھا

اینی ہاؤ جہاں میں ہوں وہاں کوئی دوسرا کیوں کھڑا ہو" وہ میران کی جگہ جہاں وہ کھڑا تھا وہاں پر پاؤں رکھ کر مسلتا ہوا مغرورانداز میں بولا

تیز دھوپ میں کہیں بھی چھاؤں کا ٹھکانہ نظر نا آرہا تھا ہر طرف سنسان سڑکیں و گرم ماحول کا بسیرا تھا چرند پرند بھی دھوپ میں خود کو آرام فراہم کرتے اپنے اپنے گھونسلوں میں دبکے ہوئے تھے جبکہ اس گرم ترین لو پڑتے موسم میں بھی وہ عورت سڑک کنارے چلتی ہوئی ادھر ادھر دیکھتی اپنا گاہک ڈھونڈ رہی تھی یہ شہر کے بیرونی طرف والی سڑک تھی جہاں پر عام طور پر لوگوں کا آنا جانا کم ہی تھا اور اگر کوئی ادھر سے جاتا بھی تھا تو وہ لٹیرا یا نشئی ہی ہوتا۔۔

"رضیہ بات سنو" وہ اپنی چادر کو ٹھیک کر کے آگے قدم بڑھا رہی تھی کہ پیچھے سے آتی آواز پر رک کر منہ پیچھے کیا اور اپنے ساتھی کو پیچھے سے آتے دیکھ کر مسکرا گئی

"تیرا میرے بغیر دل نہیں لگتا" وہ مسکرائی تو وہ ہنس پڑا اور جیب سے ایک نمبر نکال کر دیا

"اس کو اب قابو کرنا ہے دھیان سے یاد رکھیو کہ اپنی اصل شناخت کسی قیمت پر کسی کے علم میں نہیں آنے دینی" وہ اس کو وارن کرنے لگا تو وہ سر ہلا گئی اسی وقت اس کی نگاہ پیچھے سے آتی ایک گاڑی پر پڑی تو آنکھوں میں چمک آگئی

"پیچھے دیکھ یہ وہی سیٹھ ہے نا جس کو اس دن ہم نے اس شادی پر دیکھا تھا اور یہ امیر ترین کاروباری شخص بھی ہے یہ ادھر کیا کرنے آ رہا ہے" وہ نہایت تیز طرار عورت تھی یہی وجہ تھی کہ دور سے ہی اس کی گاڑی کو پہچان گئی تھی اور نمبر پلیٹ دیکھ کر تو مزید یقین پختہ ہوا

لٹنے آیا ہو گا" وہ ہنسا اور جیب سے ریوالور نکالنے لگا"

نا" وہ ہاتھ اٹھا کر اس کو منع کرتی ساتھ ہی گاڑی کو رکنے کا اشارہ کرنے لگی"

یہ گولی سے نہیں چھوری سے مرنے والا لگتا ہے" وہ مسکرا کر کہتی آنکھ"

دبا گئی اسی وقت ان کے سامنے گاڑی آر کی

رات کی تاریکی نرم روشنی میں پھیل رہی تھی چاروں طرف گہرا سکوت تھا سوائے ہلکی سی ہوا کے سرسراہٹ کے ایسے میں ڈیانا چھت پر بنے ہوئے خوبصورت مصنوعی چھوٹے سے باغ میں کھڑی تھی اس کی آنکھیں شہر کی ٹمٹماتی روشنیوں پر جمی تھیں اچانک اسے پیچھے سے قدموں کی آہٹ سنائی دی وہ چونک کر مڑی تو دیکھا ڈیویلئیر اس کی طرف مسکراتے ہوئے چلا آرہا تھا

کیا سوچ رہی ہو؟"اس نے پوچھا اس کی آواز نرم اور پر سکون تھی"

کچھ نہیں"ڈیانا نے کہا اس کی آواز ہلکی سی کانپ رہی تھی"

پھر بھی۔۔ کیا تم بھول چکی ہو کہ ہم اچھے دوست رہ چکے ہیں اور ہم کزنز بھی ہیں" وہ نرم تھا

بس شہر کو دیکھ رہی تھی "اس کا لہجہ اجنبی سا تھا ڈیویلئیر اس کے پاس آ کھڑا ہوا ان دونوں نے ساتھ مل کر شہر کے نظارے کو دیکھا کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈیویلئیر نے پھر سے خاموشی کو توڑا

تم جانتی ہو تم چاند کی روشنی میں بھی اتنی ہی خوبصورت لگ رہی ہو جتنی دن کی روشنی میں "اس نے اس کی طرف لب سختی سے بھینچ کر دیکھا اور پھر نظریں پلٹ لیں

ڈیانا "اس نے اس کا نام لیا اس کی آواز میں ایک خاص سی شدت تھی مگر سامنے والی اس شدت کا احساس نہیں رکھتی تھی اس کے نزدیک اپنی خوشی زیادہ اہم تھی

میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تم میرے لیے خاص ہو میں تمہیں دکھ سے دوچار نہیں کرنا چاہتا اور نا ہی یوں گھر میں قید رکھنا

چاہتا" ڈیویلئیر نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اس کا لمس گرم اور نرم تھا خلاف توقع ڈیانا نے ہاتھ واپس نہیں لیا

ڈیانا" اس نے دوبارہ کہا اس کی آواز انتہائی نرم تھی "

کیا تم ایک بار پھر مجھے یہ موقع دو گی کہ میں تمہیں اپنی محبت ثابت " کر سکوں ؟" وہ خاموش رہی وہ پچھلے تین دن سے بہت بول چکی تھی بہت رو پیٹ چکی تھی مگر اب دل و دماغ سن ہو چکے تھے وہ اس کی خاموشی پر آہستہ سے آگے بڑھا اور اس کے چہرے پر جھکنے لگا کہ وہ ایک جھٹکے سے اس کو دھکا دے کر پرے کرتی وہاں سے نیچے چلی گئی اور وہ با اختیار سا شخص بے اختیار آنکھوں کو بھیگنے سے روکنے لگا اس کے پاس اس وقت سوائے خاموشی کے دوسرا کوئی راستہ نا تھا اور خاموشی کی ایک زبان ہے، جو غم، خوشی، درد اور ہر قسم کے جذبات کا اظہار کرتی ہے اور آنکھوں سے نکلنے والے شفاف قطرے ہر کسی کے لیے ایک جیسے نہ ہوں لیکن ان کا مطلب ہمیشہ واضح ہوتا ہے خوشی کے آنسو آنکھوں میں چمکتے ہیں، غم کے

آنسو چہرے کو سیراب کر دیتے ہیں اور درد کے آنسو خاموشی سے بہہ جاتے ہیں چاہے وہ کسی پیارے کی جدائی پر ہوں، کسی کامیابی پر فخر کا اظہار ہوں، یکطرفہ محبت کے ہجر میں ہوں یا کسی کی تکلیف میں ہمدردی کا احساس ہوں آنسو ہمارے دل کے احساسات کی ترجمانی کرتے ہیں

ہیلو فلیکچر ہمدانی سے ملاقات رکھواؤ فوری" کچھ دیر بعد اس نے کال" ملائے اپنے پی اے کو ہدایت کی تھی اور لمبا سانس کھینچتے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی

سر ویسے یہ راستہ ٹھیک نہیں ہے یہاں بہت چور اور لٹیرے ہوتے" ہیں"اس کا سیکریٹری اس کو منع کر رہا تھا جس کے پاس دس منٹ تھے اور اس نے جلد از جلد میٹنگ پر پہنچنا تھا یہی وجہ تھی کہ اس نے نیٹ

سے سرچ کر کے شارٹ کٹ راستہ ڈھونڈا تھا جو کہ اس کے پی اے کو کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا اس کے خیال میں یہ کافی خطرناک علاقہ جانا جاتا تھا تو میں بھی تو ٹھیک نہیں مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی لٹیرا ہو گا'' وہ طنزیہ ہنسا اور ونڈ اسکرین سے باہر دیکھا سامنے ہی ایک عورت ہاتھ کر کے لفٹ مانگتی ہوئی نظر آئی اس کے ساتھ ایک قدرے چھوٹے قد کا ایک مرد بھی کھڑا تھا وہ دونوں شکل و حلیے سے کافی شریف اور سیدھے سادھے سے لگ رہے تھے

روکو گاڑی'' اس نے حکم دیا اور پی اے بیچارا ڈرائیور کو بیچارگی سے نا روکنے کا اشارہ کرنے لگا مگر ڈرائیور اپنے مالک کی بات مانتا گاڑی روک گیا اور اس نے شیشہ نیچے کر کے باہر منہ نکالا عورت بے انتہا حسین و دلکش تھی اس پر کسی بھی صنف مخالف کی نظر اور دل بے ایمان ہو سکتا تھا

مجھے لفٹ چاہئے کچھ دور جانا ہے۔۔یہ میرا بھائی ہے'' وہ معصومیت''
سے کہتی چادر کا کونا منہ میں دبا کر شرم والا سین بنانے لگی جو کہ سامنے
والے کو مزید گھائل کرنا چاہتا تھا

افففف حسین عورتوں کو میں انکار نہیں کر پاتا آجاؤ چھوڑ دیتا ہوں''اس''
نے پرے ہوتے ان کو اندر آنے کا کہا اور وہ ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے
اس کی گاڑی میں بیٹھ گئے

حالانکہ آپ چھوڑنے والی چیز نہیں ہیں'' وہ خباثت سے ایک آنکھ دباتا اس''
کو بولا جو کہ اس کو محبت و مشکوک نگاہوں سے دیکھتی مزید شیر کرنے لگی
اس کو تو یہی لگا تھا کہ عام مردوں کی طرح وہ اس کے حسن سے متاثر ہو کر
ایسی بکواس کر رہا ہے اور وہ کچھ دیر بعد اس کے سارے ڈائیلاگ نکال
باہر کریں گے

اتنے سنسان راستے پر کیوں کھڑی تھی'' وہ اس کے ساتھ والے مرد کو پیچھے کر کے اس کی جانب جھک کر پوچھنے لگا اور درمیان میں بیٹھے آدمی نے ہوشیاری دکھاتے پسٹل نکال لی

''گاڑی روکو اور نکالو جو کچھ ہے'' عورت بھی اپنی قمیض میں سے ریوالور نکال کر ڈرائیور کی کنپٹی پر رکھ گئی اور وہ یہ تماشا دیکھتا خلاف توقع ہنس پڑا

''بچپن کی یاد تازہ کروادی جب ہم یہ والا کھلونا لے کر کھیلتے تھے'' وہ دونوں اس کے ہنسنے پر حیران ہونے لگے جبکہ ڈرائیور اور پی اے کی جان جانے والی ہوگئی

''جان سے ماردوں گا اگر تمہاری آواز آئی جلدی سے پیسے نکالو اور اترو گاڑی سے'' وہ آدمی اس کو دھکا دینے لگا اور مضبوط، ٹیٹو سے بھرے ہوئے بازو اوپر اٹھے اور پھر یکدم پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر وہ دو پسٹل نکالتا ان دونوں

کی گردن پر رکھ گیا وہ دونوں ششدر سے اس کو دیکھنے لگے جوان سے بھی

بڑا شکاری نکلا تھا

میں نے تم لوگوں کو لوٹنے نہیں لٹنے کے لئے بٹھایا تھا" وہ پی اے کو"

اشارہ کرتا ہے جو جلدی سے ان کے کانپتے ہاتھوں سے پسٹل لینے لگا تھا

ہمیں معاف کردو ہمارے پاس بس تھوڑی سی رقم ہے" وہ منت کرنے"

لگے تو وہ مسکرایا

رقم تھوڑی ہے لیکن حسن بہت ہے" وہ آنکھ دباتا اپنی طرف کا دروازہ"

کھول کر اس آدمی کو جھٹکے سے دھکا دے کر نیچے گرا گیا

یقیناً تم اب ٹھیک سے ڈرامہ کر سکو گے" ساتھ ہی اس کے پیر کے"

جوڑ پر گولی چلادی جو کہ اس کو عمر بھر کے لئے معذور کرنے کے لئے کافی

تھی

ج۔۔ج۔جانے دو" وہ عورت خوف کا شکار ہوتی اس کو دیکھنے لگی جو شکل "

سے ہی اعلی درجے کا تیز طرار اور منجھا ہوا مرد لگ رہا تھا جوان کو دیکھتے ہی

پہچان گیا تھا

ابھی کل ہی ایک عورت کہہ رہی تھی اس کا جسم اس کی مرضی تم اس چیز "

سے الحاق کرتی ہو" وہ امتحان لینے لگا

ن۔۔نہیں" وہ ڈرتی نفی میں سر ہلانے لگی "

تو تم اپنا جسم میری مرضی پہ چھوڑ دو گی" وہ مصنوعی حیران ہوا تو وہ مزید "

سہم گئی

ن۔۔نہیں میں الحاق کرتی ہوں" وہ فوری اپنا بیان بدل گئی اور مقابل کی "

نظریں بھی بدل گئیں وہ لب بھینچ کر اس کو بالوں سے پکڑتا ڈرائیور کو گاڑی

چلانے کا کہہ گیا اور جو نہی گاڑی چلی اس عورت کا چہرہ وہ سنسان سڑک

پر رگڑتے ہوئے لے جانے لگا اور دو منٹ بعد وہ بھی اپنے ساتھی سے کچھ

دور کراہتی ہوئی سڑک پر گری تھی

"واؤ" اس کے منہ سے یکلخت نکلا اور آنکھیں سامنے کی بلند و بالا عمارت کو دیکھ کر ہی دنگ رہ گئی تھیں اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ کبھی وہ اس قدر بڑا اور عالیشان محل دیکھے گی اس کو تو یہی لگ رہا تھا کہ یہ شاہ جہاں کے نور محل سے بھی زیادہ حسین و وسیع ہے چار منزلہ سنہری و سفید رنگ کا یہ محل اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دیکھنے والے کو دنگ کر ڈالتا تھا جبکہ رقبے کے لحاظ سے تو نگاہیں وہاں تک نہیں جاتی تھیں جہاں تک یہ فارم ہاؤس جا رہا تھا اسے دیکھ کر یوں لگ رہا تھا کہ اس کی چار دیواری نہیں ہے بلکہ وہ کھلا اور لا محدود ہے ہر طرف مختلف اقسام کی سرگرمیاں سر انجام دی ہوئیں تھیں تو صفائی کا بہترین مظاہرہ کیا گیا تھا

"امیزنگ بوا جی" وہ مسکرائی شاید یہاں آنے کے بعد وہ پہلی بار دل سے خوش ہوئی تھی

"اندر سے دیکھیں یا پہلے باہر سے" بوا جی نے پوچھنا چاہا

پہلے باہر سے دیکھ لیتے ہیں پھر اندر سے"اس نے مشورہ دیا تو بوّا جی ”
سر ہلا کر آگے بڑھنے لگیں ہر طرف ہریالی و پھولوں کا بسیرا تھا جگہ جگہ ٹرالی
اور اسٹینڈ میں لدے ہوئے پودے جگمگا رہے تھے وہ اور بوّا مل کر سارے
فارم ہاؤس کا معائنہ کرنے لگیں ولی اور اسد سکول گئے ہوئے تھے یہی وجہ
تھی کہ ان دونوں کو ہی آنا پڑا تھا

یہ اسٹوڈیو ہے جہاں پر ان کے گانے کا سامان رکھا گیا ہے اور خاص ”
طور پر اس فارم ہاؤس پر منعقد ہونے والی پارٹیز کا بھی سامان رکھا گیا ہے، یہ
والی عمارت انیکسی کے نام سے جانی جاتی ہے لیکن عام طور پر یہاں ان کے
دوست ہی نشے کے بعد رہائش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ رات کو یہاں
آنا ممنوع ہے کیونکہ نت نئے مہمان آتے رہتے ہیں۔۔“ وہ اس کے ساتھ
چلتی ہوئیں اس کو جو چیز سامنے آتی اس کے بارے میں آگاہ کرتی جا رہی
تھیں اور حرمت ہر چیز و منظر کو نہایت غور سے دیکھتی ان کے ساتھ چل
رہی تھی

یہ یہاں پہ انہوں نے ہمہ قسم کے پرندے پالے ہوئے ہیں اور ان "
کے ساتھ ہی پالتو جانوروں کے پنجرے ہیں، یہ کمرہ ان کی باغبانی
کے اوزار سے بھرا پڑا ہے، اس کمرے میں بیٹھ کر وہ پینٹنگ کرتے ہیں" وہ
اس کو ساتھ ساتھ حیران کرتی جا رہی تھیں

" یہ انسان ہیں یا کوئی جن بھوت اتنا کچھ آتا ہے ان کو اٹس مین وہ ملٹی
ٹیلنٹڈ ہیں" وہ واقع میں اس سے اس معاملے میں تھوڑا امپریس ہوئی تھی
وہ دیکھنے میں نہایت بگڑا ہوا مگر کمال کا ذہین بھی معلوم ہوتا تھا

" ابھی آپ کو ان کے بارے میں اتنا پتہ نہیں ورنہ ان پر دل آجاتا تھا" بوّا جی
کے مذاق پر وہ ناگواری سے 'توبہ توبہ' کرنے لگی اور بوّا جی ہنسنے لگیں کافی
دیر تک ان دونوں کا چل چل کر برا حال ہونے لگا بہر حال بوّا جی کی عمر
کا بھی معاملہ تھا

اور یہ ان کی لائبریری ہے یہاں پہ دنیا کی تقریباً تمام اچھی کتابیں "
موجود ہیں کیونکہ ان کو اسٹڈی کا بھی بے حد شوق ہے" وہ قدرے
بڑے کمرے کے سامنے آکر اس کو آگاہ کرتی ہیں
میں کتابیں دیکھ لوں" وہ صدا کی کتابوں کی شوقین خوشی سے چہکی "
تو بوّا جی مسکرا گئیں
ضرور بیٹا دیکھو۔۔ باقی کا فارم ہاؤس ہم کل دیکھ لیں گے کیونکہ میرا تھکن "
سے برا حال ہے اور ابھی مجھے امل بی بی کی بھی بات سننی ہے لہٰذا تم کتابیں
دیکھ کر آجانا میں چلتی ہوں اب" وہ جانے لگیں کہ حرمت پریشان ہوگئ
بوّا جی میں اکیلی یہاں نہیں رہ سکتی" وہ کسی خدشے کے تحت گھبرا کر بولی "
حتیٰ کہ باہر ملازمین کا کام کے سلسلے میں کافی آنا جانا لگا ہوا تھا
بے فکر رہیں حرمت بیٹا وہ شام سے پہلے گھر نہیں آئیں گے اور میں جاتے "
ہی اسد ولی کو ادھر بھیج دیتی ہوں وہ سکول سے آگئے ہوں گے اس
وقت" وہ اس کو شش و پنج میں مبتلا ناخن چباتے دیکھتی لب بھینچ گئیں

وہ جیسے بھی ہیں مگر کبھی چھین کر نہیں کھاتے یہ میں آپ کو گارنٹی دیتی"

ہوں اس لئے آپ بے فکر ہو کر کتابیں دیکھ لیں اور جو پسند آئے وہ میز پر رکھ

دیجئے گا میں ان سے پوچھ کر لے جاؤں گی اگر پھر بھی آپ کو بے اعتباری

ہے تو آجائیں"انہوں نے ساتھ ہی اس کو چلنے کا کہا تو وہ کتابوں کے لالچ

میں خطرہ مول لینے کی حامی بھرنے لگی

میں کچھ دیر میں کتابیں دیکھ کر آجاؤں گی آپ امل کی بات سن لیں"

اور پلیز اسد اور ولی کو بھیج دیجئے گا ویسے بھی ابھی دو بجے ہیں ہم ایک گھنٹے

میں آجائیں گے"وہ ان کو تسلی دے گئی تو وہ مسکرا کر سر ہلاتیں وہاں

سے جانے لگیں جبکہ حرمت خوشی خوشی لائبریری کا دروازہ کھول

کر اندر قدم رکھ گئی پوری لائبریری اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی جس کے

پیش نظر اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارتے لائٹ جلائی

اوہ میرے اللہ" اس کی آنکھیں خوشی سے پھٹ گئیں وہ اپنے گالوں

پر دونوں ہاتھ رکھ کر آگے بڑھنے لگی تقریباً دس سے بارہ بڑی بڑی الماریاں

وہاں پر لگی ہوئی تھیں اور سب کی سب کتابوں سے بھری ہوئی تھیں

کمال کا ذوق نظر آرہا ہے" وہ مسکرا کر کہتی کتابوں کو دیکھنے لگی وہاں ہر قسم

کی کتابیں پڑی تھیں

تاریخی، سماجی، معاشرتی، مزاح، شاعری، انسائیکلوپیڈیا، جنرل نالج الغرض

مذہبی کتابیں سب سے زیادہ تھیں جن کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی کہ یہ بندہ

دین کی کتابیں کیسے پڑھ سکتا

"ویسے ہی شو آف کے لئے رکھی ہوں گی ورنہ اس میں اتنی بساط کہاں کہ

دین کو سمجھ سکے" وہ خود کلامی کرتی سر جھٹک کر کتابوں میں مصروف

ہونے لگی اور یہ کتابوں کی محبت اور اچھا مجموعہ ہی تھا کہ اس کو ٹائم کا پتہ ہی

نہیں چلا اور نا ہی ولی اور اسد کا یاد رہا ہوش تو اس کو تب آیا جب باہر

ہلکا سا شور ہوا تھا

ہوں" اس کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ کر فرش پر گری

"اوہ میرے اللہ۔۔ کیا وہ آ گیا" وہ پریشان ہوتی جلدی سے دروازے کے

پاس گئی اور لائٹ بند کر کے باہر جانے لگی کہ وہ سامنے سے ہی کی چین

شہادت کی انگلی میں گھماتا ہوا گنگناہٹ بکھیرتا اس طرف آتا دکھائی دیا

"ا۔۔اب کیا کروں" وہ شدید گھبراہٹ میں دروازہ بند کر کے لب کاٹتی

سوچنے لگی اور پھر جلدی سے الماری کے پچھلی جانب ہونے لگی جبکہ

دوسری طرف رہائش گاہ کی جانب قدم بڑھاتا ہوا فارس لائبریری کے

سامنے سے گزرنے لگا کہ کچھ پل کو ٹھہر گیا اور آنکھوں کو

چھوٹا کر کے لائبریری کے پلین فرش کو دیکھا جہاں دو عورتوں کے پیروں

کے نشان تھے

"ادھر سے ادھر کون عورتیں آئیں حالانکہ روش موجود ہے اس کے

باوجود گھاس کی ہریالی والے پاؤں یہاں لگے ہیں اٹس مین کہ کوئی پورے

فارم ہاؤس کا چکر لگاتا رہا ہے اور ایسا کون کر سکتا سب نے فارم ہاؤس دیکھا تو

ہوا ہے۔۔" وہ دماغ چلاتا اپنے بازو پر بنے ٹیٹو پر اسٹائل کے ساتھ لب پھیرنے لگا اور پھر کچھ سوچ کر مسکرا گیا

"عطروبہ جانی تم املی کو میری طرف مائل کرنا چاہتی ہو بٹ آنے والے دو تھے جانے والا ایک کیوں ہے کیا کوئی اندر ہے" وہ پر سوچ ہوا

"اینی ہاؤ تم کیوں اتنا سوچ رہے بچیوں کو انجوائے کرنے دو" وہ طنزیہ ہنسا اور لائبریری کا دروازہ کھول کر اندر جھانکا جہاں کچھ بھی غیر معمولی نظر نا آرہا تھا وہ لائٹ بند کر کے واپس جانے لگا کہ پھر کچھ پل کو دماغ نے رکنے کا سگنل دیا کیونکہ سامنے ہی دو الماریوں کے درمیان کتاب گری ہوئی تھی

"حسین عورتیں یقیناً بے وقوف ہوتی ہیں" اس نے افسوس سے سر جھٹکا اور اس کی آواز سن کر الماری کے پیچھے دبکی بیٹھی حرمت سہم سی گئی

پورا جسم پسینے سے بھرنے لگا تو آنکھوں کے گوشے نم ہوتے اس کو کسی انہونی کا خوف دلانے لگے

یا اللہ میری مدد کر مجھے۔۔مجھے اس شیطان سے بچاؤ۔۔ولی اور اسد بھی" نہیں آئے اوہ اللہ پلیز ہیلپ می" وہ لب کاٹتی دعا کرنے لگی اور فارس بڑھ کر کتاب اٹھانے لگا کہ اس کو دو الماریوں کے بیچ میں ایک سفید آنچل نظر آیا وہ پہلے حیران اور پھر مسکرا گیا اور کتاب شیلف میں رکھ کر وہاں پڑے میز پر جا بیٹھا پاؤں بیٹھنے والی جگہ کرسی پر رکھ دیئے اور ہاتھوں کی انگلیاں ٹیبل کی سطح پر رقص کرنے لگیں

اللہ جی یہ شخص بیٹھ کیوں گیا" وہ بے بسی سے بڑبڑائی کیونکہ وہ اس" کو واضح نظر آرہا تھا اس کے چہرے پر بلا کی شیطانی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

اوہ مائی گاڈ اس جگہ پر کتنے چوہے اور چھپکلیاں آگئی ہیں اب دوسری کبرڈ" کے نیچے بھی کتنی بڑی لزرڈ جا رہی ہے صبح ہی ملازم سے صفائی کرواؤں

گا‘‘اس نے شرارت کی جبکہ معصوم سی حرمت کی جان پر بن آئی یعنی اس

کی کبرڈ کے نیچے ہی چھپکلی گھس آئی تھی اسے تو ویسے ہی چھپکلی سے بے پناہ

خوف آتا تھا فارس مزید تنگ کرتا ٹیبل پر پڑی چھوٹی باسکٹ سے ریزر نکال

کر اس طرف کھسکا گیا جو کہ حرمت کے پاؤں پر لگی اور وہ نرم سا کچھ لگتے ہی

سمجھی کہ چھپکلی آگئی جس کے پیش نظر وہ چیخ مارتی ہوئی باہر کو بھاگی بد قسمتی

سے اس کا دوپٹہ الماری کے کونے میں لگے کیل سے اٹک کر وہیں رہ گیا

ارے املی تم‘‘ وہ مصنوعی حیران ہوا لیکن حرمت خوف سے پیلی پڑتی ’’

جا رہی تھی

چ۔چھ۔چھپکلی‘‘ ساتھ ہی ادھر دیکھتی اشارہ کرنے لگی اور فارس ’’

کا سارا دھیان اس کے قیامت خیز سراپے پر رقصاں ہونے لگا اس کی

ہنٹر بلو آنکھیں مقابل کے مشرقی حسن کے مالک وجود سے ہٹنے کو انکاری

تھیں بل کھاتی ہوئی کمر پر لہراتے سیاہ بالوں کی گھٹا، سنگ

مرمر سا تراشا ہوا بدن ڈیپ گلے میں مزید تیز دھار تلوار بنتا دو آتشہ حسن

اس کو پاگل کرنے کے درپر تھا وہ اس کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لئے آگے بڑھتا اس کے قریب ہوا

"س۔سچ میں میرے پ۔پاؤں پر لگی تھی" وہ اس کو بتاتی ادھر اشارہ کر رہی تھی

"ڈونٹ وری املی چلی گئی وہ تو" وہ اس کے چہرے سے پسینے کی وجہ سے چپکے ہوئے بال ہٹاتا اس کے وجود کو ایکسرے کرتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور اب کی بار حرمت کو صحیح معنوں میں کرنٹ لگا وہ تڑپ کر پرے ہوئی اور خود کو اس کے سامنے بغیر دوپٹے کے پا کر شرم سے زمین میں گڑ گئی

"م۔۔میرا دوپٹہ" وہ کہتی الماری میں پھنسے دوپٹے کی طرف بڑھنے لگی کہ وہ مسکرا کر اس کا بازو تھامتا اس کو اپنے انتہائی قریب لے آیا جس پر وہ کانپ کر رہ گئی بڑی بڑی جھیل سی ہیزل براؤن آنکھیں اس کی خمار آلود آنکھوں سے ٹکرائیں

دو منٹ تو میرے پاس رکو نا املی تم اتنی حسین ہو کہ بیان سے "
باہر ہے تمہارے وجود کو دیکھ کر تو ہریالی میں آگ لگ جائے اتنی ہاٹ
نظر آتی ہو تم" وہ آنکھ دباتا جذبات کے زیر اثر اس کی کمر میں ایک ہاتھ ڈال
کر اس کو مزید نزدیک کر گیا دوسرے ہاتھ کی انگلی سے اسکی گردن کو مس
کیا جبکہ حرمت روتے ہوئے خود کو چھڑانے کی بھرپور کوشش کرنے لگی
مگر گرفت فارس ہمدانی جیسے مضبوط و توانا مرد کی تھی

چھ۔۔ چھوڑو مجھے" وہ لب بھینچتی غصے سے اس کو بولی اسے اس انسان "
سے شدید نفرت محسوس ہوئی اور یقین ہو گیا کہ سب اس کے بارے میں
بالکل ٹھیک کہتے تھے

کیا تمہیں میں پسند نہیں آیا املی، کیا میرا لائف اسٹائل تمہیں اٹریکٹ نہیں "
کرتا لک ِمی موسٹ ہینڈ سم بزنس مین کا ایوارڈ میرے پاس ہے کیا میری
پرسنیلٹی سے تم متاثر نہیں ہوئی دیکھو یہ اتنا بڑا فارم ہاؤس تمہارا ہو سکتا
ہے، بینک بیلنس، گاڑیاں سب کچھ۔۔" وہ اسے لالچ دینے لگا

"بس ایک دفعہ۔۔"

اپنی بکواس بند کریں اور چھو۔۔ چھوڑیں مجھے ورنہ۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" وہ خود کو چھڑوانے کے لئے مچلنے لگی اور فارس مسکرا کر اس کی طرف جھکنے لگا

م۔۔ میں عطروبہ آپی کو آپ کا ب۔۔ بتادوں گی چھوڑیں مجھے "اس کی آنکھوں میں آنسو مقابل کو مزید قربان کرتے جا رہے تھے

املی جتنا مرضی پیسہ لے لو ایون بلینک چیک بھی دے سکتا ہوں بس ایک بار مجھے اپنا آپ سونپ دو آئی وانٹ ٹو سپینڈ آ نائٹ ود یو" وہ اس کی اس قسم کی گھٹیا بات پر ساکت رہ گئی اور اسے دیکھا جس کی نگاہیں ابھی تک اس کے وجود سے کھیل رہی تھیں

چٹاخ" وہ پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر گئی اور اسکی گرفت ڈھیلی پڑتے ہی بھاگ کر دوپٹہ پکڑتی اپنے سر اور ارد گرد اچھی طرح لپیٹ لیا پھر اس کو دیکھا جو ابھی تک آنکھیں پھاڑے ساکت سا وہیں کھڑا تھا اس

کو دیکھ کر بیچاری حرمت خوف سے پیلی پڑنے لگی اور یکدم عطروبہ کی باتیں یاد آنے لگیں تو دل ڈر سے سکڑ کر رہ گیا

اوہ اٹس سو سویٹ اینڈ امیزنگ سلیپ املی آئی لواٹ" وہ بے پناہ خوش "ہوتا اس کو حیران کر گیا وہ تو سمجھی تھی کہ وہ غصہ ہو گا مگر دوسری طرف وہی مکمل اطمینان و سکون اور نظریں تھیں

سنو املی ۔۔" وہ بھاگنے لگی کہ اس کی آواز پر لاشعوری طور پر ٹھہر گئی "

تمہارا یہ تھپڑ میں اتنی جلدی ہرگز نہیں بھولوں گا جانتی ہو کیسے ۔۔" اس" کی آواز بظاہر پرسکون سی تھی مگر اس کا لہجہ تحکم بھرا اور کسی ضدی بادشاہ کا سا تھا وہ کانپ کر رہ گئی اور اسے دیکھا جس کے چہرے پر مکمل اطمینان تھا یا شاید انتقام وہ سمجھنے سے قاصر تھی

تم یہی تھپڑ مجھے ہر ملاقات پہ مارو گی جب تک میں سیٹیسفائے نہیں "ہو جاتا یا جب تک تم حاصل نہیں ہو جاتی" وہ اس کی بات پر صدمے کی سی کیفیت میں نفی میں سر ہلانے لگی البتہ جب اس کو دوبارہ اپنی طرف بڑھتے

محسوس کیا تو سرپٹ دوڑ لگا کر وہاں سے بھاگی پیچھے فارس ہمدانی قہقہہ
لگا کر ہنستا گال نرمی سے رگڑنے لگا

آئی لائیک اٹ املی آئی ریئلی لائیک اٹ" وہ معنی خیزی سے مسکرایا پہلی"
بار وہ کسی لڑکی سے تھپڑ کھا کر راحت محسوس کر رہا تھا پہلی دفعہ کسی لڑکی
نے فارس ہمدانی کے منہ پر تھپڑ مارا تھا حرمت اس کے دل کو پوری طرح
اپنے حصار میں جکڑ چکی تھی

نعمان" وہ پیار سے ان کا نام لیتی ان کے پاس گئی جو کہ تیار ہوتے"
خود پر پرفیوم اسپرے کر رہے تھے

ہوں" وہ مصروف انداز میں بولتے پرفیوم اسپرے کر کے برش لیئے بال"
بنانے لگے

آپ کو پتہ ہے نا اسد کے انسٹی ٹیوٹ میں سپورٹ ڈے آرہا ہے پیرنٹس"
کو بھی انوائٹ کیا گیا ہے میں سوچ رہی تھی کہ اس بار ہم دونوں چلیں

کیا آپ ایک دن کی مصروفیت ترک کر کے ہمیں ٹائم دے سکتے ہیں" اس کا انداز نہایت مان بھرا تھا

"کوشش کروں گا" وہ کندھے اچکا کر بولتے اپنی رسٹ واچ باندھنے لگے جبکہ امل لب کاٹتی ہوئی ان کو جانثار نگاہوں سے دیکھنے لگی وہ بے حد پرکشش مرد تھے سر سے پاؤں تک ایک پرفیکٹ قسم کی نظر دیکھنے کو ملتی تھی عمر کے اوراق نے ان کی صحت پر کوئی اثر نہیں ڈالا تھا

"یو نو مجھے اس بار آپ کی یاد آرہی تھی اور۔۔"

"کیوں میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کروا تو دیئے تھے مجھے مس کرنے کی کیا وجہ" وہ سنجیدگی کے ساتھ طنز کرتے صوفے پر پڑے اپنے کوٹ کو اٹھانے کے لئے بڑھے جبکہ ان کو حسرت سے دیکھتی امل کی آنکھوں میں مرچیں سی گھل گئیں

"نعمان آخر کب تک آپ مجھ کو پیسے سے ہی بہلاتے رہیں گے میں۔۔ میں ترس گئی ہوں آپ سے دو بول محبت کے سننے کے لئے آخر کب تک اسد ہم

دونوں کی محبت سے محروم رہے گا وہ۔۔ وہ اب انڈر اسٹینڈ کرنے
"لگا ہے ہمارے تعلقات کو کہ ۔۔
اوہ اٹس انف مسز امل میں تمہارا لیکچر سننے کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں"
تمہیں بہت بار یہ بتا چکا ہوں کہ تمہارے لئے نا میرے پاس محبت
ہے اور نا ہی وقت البتہ پیسہ ضرور ہے جتنا لینا چاہو لو اور اسد کی ٹینشن
لینے کی ضرورت نہیں ہے جب فارس ماں باپ کے بغیر پل سکتا ہے تو وہ
بھی پل جائے گا" وہ اس کو سختی سے کہہ کر جانے لگے کہ امل نے بڑھ کر
ان کے بازو کو تھام لیا نعمان حیرانی سے اس کو دیکھنے لگے جس کی بڑی بڑی
گھور سیاہ لانبی پلکوں والی آنکھوں میں موتی سے چمک رہے تھے
آپ کے اسی رویے کی وجہ سے میں آج تک خالی ہاتھ ہوں، آپ کے انہی "
الفاظ کی بدولت فارس مجھ سے دور ہے۔۔ مجھ ۔۔ مجھے پیسے سے زیادہ آپ
کی محبت چاہیے بارہ سال ہو گئے ہیں نعمان مجھے آپ
کے لئے تڑپتے ہوئے لیکن آپ ابھی تک نہیں پگھلے" وہ افسوس سے بولی

تو نعمان لب بھینچے اس کو گھورنے لگے اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے گال پر رکھا امل سکون محسوس کرتی دھیرے سے آنکھیں بند کر گئی تاکہ ان کو محسوس کر سکے

پتھر کبھی نہیں پگھلتے بالکل ویسے ہی جیسے کانچ کبھی نہیں جڑتا میرا دل کانچ" تھا اور اب پتھر ہو گیا ہے" وہ اسی ہاتھ سے اس کا چہرہ سختی سے دبوچ کر سرد لہجے میں باور کروا گئے اور امل سسکاری بھرتی اذیت سے دوچار ہوئی مگر آنکھیں نہیں کھولیں

اور تم جیسی عورت کے لئے اب پگھلنا تو دور کی بات تمہیں دیکھوں بھی" نا" وہ جھٹکے سے اس کو پرے دھکیلتے کمرے سے باہر نکل گئے پیچھے امل روتی ہوئی بیڈ پر جا بیٹھی بیچاری بہت سال ہو گئے تھے ایسا رویہ سہہ رہی تھی اس کا شوہر اگر مہینے میں ایک دو بار گھر سوتا تھا تو وہ بھی اس سے منہ موڑ کر نفرت کا اظہار کرنے کے بعد اس نے عرصہ ہوا تھا اپنے شوہر کے محبت

بھرے الفاظ نہیں سنے تھے اور وہ اپنی ایسی قسمت پر بے بسی کے احساس سے رونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی

وہ لندن کی ایک سرد رات تھی جب شہر کے مشہور علاقے میفر میں ایک شاندار محل نما عمارت کے اندر ایک پُر تعیش پارٹی منعقد ہو رہی تھی عمارت کے باہر قیمتی گاڑیاں قطار میں کھڑی تھیں اور اندر کی دنیا ایک الگ ہی جادوئی ماحول میں ڈوبی ہوئی تھی اس عمارت میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ایک بڑا شاندار ہال نظر آیا ہال کی دیواریں سونے کی نقش ونگار سے مزین تھیں اور چھت پر بڑے بڑے فانوس جھول رہے تھے جو پورے ہال کو روشنی سے نہلا رہے تھے ہر طرف خوشبوؤں کی لپٹیں تھیں جو تازہ پھولوں اور مہنگے پرفیومز کی تھیں مہمان خوبصورت ملبوسات میں ملبوس تھے خواتین نے مختلف اقسام کے چمکدار و اسٹائلش گاؤنز اور قیمتی زیورات پہنے ہوئے تھے جبکہ مرد حضرات بہترین سوٹوں

میں ملبوس تھے ہال میں ہر طرف مسکراہٹیں بکھری ہوئی تھیں لوگ آپس میں خوش گپیاں کر رہے تھے اور کچھ موسیقی کی دھنوں پر جھوم رہے تھے ایک طرف ایک بڑا بینڈ لائیو موسیقی پیش کر رہا تھا مدھر دھنیں اور گلوکار کی سریلی آواز نے محفل کو اور بھی رنگین بنا دیا تھا دوسری طرف ایک عالیشان بار تھا جہاں مختلف اقسام کے مشروبات پیش کیے جا رہے تھے بارٹینڈرز اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف مشروبات تیار کر رہے تھے

ایک اور کونے میں ایک بڑا ڈائننگ ایریا تھا جہاں دنیا بھر کے لذیذ پکوان سجے ہوئے تھے پارٹی میں مشہور شخصیات بھی موجود تھیں جو اپنے حسن اور انداز سے محفل کو چار چاند لگا رہی تھیں ہر کوئی ان کے ساتھ تصویریں کھنچوانے اور بات چیت کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ بھی انہی شخصیات میں سے ایک تھا میڈیا اور مرد و خواتین کا ایک رش تھا جو اس کے گرد منڈلاتے تصویر لینے کو بے تاب تھا حالانکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ کچھ

دور شیمپیئن کا گلاس ہاتھ میں تھامے ڈیویلئیر اس کو نفرت وغصے کی کیفیت میں گھور رہا بہر حال اس کے سیکریٹری نے اس کو پہلے ہی اطلاع دے دی تھی کہ مشہور "ڈیویلئیر ہوٹیلز" کے مالک ڈیویلئیر اس سے ملنا چاہتے جس پہ اسے اعتراض نہیں تھا وہ خود بھی اس سے مل کر اس کی حالت کو انجوائے کرنا چاہتا تھا

ہیلو" وہ اپنے گرد منڈلاتے لوگوں کو پرے کیے اس کے پاس" آچکا تھا جواب تک کئی شیمپیئن کے گلاس چڑھا چکا تھا

ہمدانی "اس کا لہجہ نفرت آمیز تھا وہ مسکرا کر سر ہلاتا اقرار کرنے لگا "

ڈیانا کو کب سے جانتے اور کیوں جانتے "ڈیویلئیر نے سوال کیا"

کون ڈیانا۔۔ تمہاری بیوی ڈیانا" وہ اس کی طرح انگلش میں ہی سوال " کرنے لگا

معصوم بننے کی اداکاری مت کرنا "اس نے انگلی اٹھائی اور مقابل کی" آنکھیں اس کی آنکھوں سے ہاتھ کی انگلی پر گئیں سرد پن بڑھتا جا رہا تھا

یہ میرا شعبہ نہیں اداکاری تو تمہارا باپ کرتا تھا" وہ ہنسا اور ڈیویلئیر کی"

آنکھوں میں خون اتر آیا

تم مجھ سے دشمنی لے رہے ہو۔۔آخر تم چاہتے کیا ہو" وہ اکتایا"

کچھ نہیں" وہ کندھے اچکا گیا"

"پھر ڈیانا سے دور رہو"

میں قریب کب ہوں" وہ مسکرایا"

تم اتنے ذہین بالکل مت بنو کیونکہ تم میرا مقابلہ نہیں کرسکتے" اس"

کے لہجے میں وارننگ تھی

میں ذہین بالکل نہیں بٹ میں چالاک ضرور ہوں اینڈ یو نو۔۔" وہ لہجہ"

دھیما و طنزیہ کیے اس کی طرف بڑھا اور اس کے چہرے کے عین پاس ہوا

شیطان ذہین بالکل نہیں ہوتا وہ چالاک ہوتا ہے اور جو چالاک ہو اس "

سے دور رہنا چاہیے ورنہ بہت نقصان ہوتا" اب کی بار اس کا لہجہ بھی

وارننگ اور سرد پن سمیٹے ہوئے تھا

تمھاری بیوی خود پاگل ہے اسے سنبھالو یا پھر اپنی ذہنیت کو سنبھالو" وہ کہتے " ہی وہاں سے واک آؤٹ کر گیا پیچھے ڈیویلئیر گلاس ہونٹوں سے لگاتا اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا

کل آپ کب آئی تھی ‘‘بوا نے پیار سے پوچھا تو وہ گھبرا سی گئی ’’

ا۔۔میں جلد ہی آگئی تھی کیونکہ مجھے کوئی بک پسند نہیں آئی تھی ‘‘وہ ’’ خود کو نارمل ظاہر کرتی جھوٹ بول گئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ کل والی بات کسی کو پتہ چلے اور باتیں بنیں

اچھا وہاں تو بہت اچھی اچھی کتابیں پڑی ہیں چلو کوئی بات نہیں آج میں ’’ آپ کو اندر سے بھی دکھاؤں گی کل ولی اور اسد نے

تو آنے سے انکار کر دیا تھا ‘‘وہ اس کو مطلع کرنے لگیں تو وہ سر ہلا گئی

بوّا جی میں آپی کی بات سن آؤں ‘‘وہ جان چھڑانے لگی کہ اب تو وہ اس ’’ شخص کے سائے سے بھی بھاگ جانا چاہتی تھی

"ہاں سن آؤ پھر ہم فارم ہاؤس چلیں گے" انہوں نے فراخدلی سے کہا یوں کہ اس سے پہلے ان کو جلدی ہو

"بوّا جی آج نہیں پھر کبھی جائیں گے آج میری طبیعت نہیں ٹھیک" وہ بہانہ بناتی کچن سے باہر نکل گئی

"مجھے اب احتیاط کرنی چاہئے یہاں تو پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہوں گے" وہ خود کلامی کرتی کمرے میں آ گئی

"آپی آپ کو پتہ ہے میں نے بہت سے مور دیکھے ہیں" ولی جو اپنا ہوم ورک کر رہا تھا ہاتھ پھیلا کر موروں کی تعداد بتاتا پر جوش انداز میں بولا

"اچھا کہاں پہ مور دیکھ لئے میری جان نے" وہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی پوچھنے لگی

"یہ جو ساتھ والا فارس بھائی کا فارم ہاؤس ہے نا اس میں دیکھے تھے" اس کے بتانے پر حرمت کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور غصے نے غلبہ حاصل کر لیا

آئندہ تم ادھر نہیں جاؤ گے اور فارس سے دور رہو وہ اچھا انسان نہیں "

ہے" وہ تحکم بھرے انداز میں بولی

"مگر وہ تو بہت اچھے ہیں"

میں نے کہا نا تم اس سے دور رہو" اس نے وارن کیا تو وہ منہ بسور کر

سر ہلا گیا مگر جلد ہی موڈ پہلے جیسا کیا

او کے آپی آپ کو پتہ ہے اسد کہہ رہا تھا کہ میران بھائی تمہاری آپی کو لائیک "

کرتے ہیں تو کیا وہ فارس بھائی کی طرح برے انسان نہیں ہیں" وہ

معصومیت سے پھر ویسا ہی سوال کرنے لگا جس پر حرمت کو مزید غصہ آیا کہ

میران نے بچوں کے ذہنوں میں بھی زہر بھر دیا تھا

بتائیں نا آپی کیا وہ اچھے انسان ہیں" وہ اکسانے لگا اور وہ کیا بتاتی اس "

کے ساتھ میران نے اس حد تک بدتمیزی نہیں کی تھی جو کہ فارس

کر چکا تھا اور اسے میران فارس سے کئی گنا بہتر لگا تھا

پتہ نہیں" وہ سرسری انداز میں بولی تو وہ سر ہلا کر اپنا ہوم ورک کرنے لگا اور دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ اسد کو بتائے گا حرمت آپی اس کے دونوں بھائیوں کے بارے میں کیا کیا رائے رکھتی ہے جبکہ حرمت اپنے بھائی کی شیطانیوں سے لاعلم تھی

کمرے کی ہوا میں ایک عجیب سی سرگوشی تھی جیسے کوئی پنکھا تیز رفتار سے چل رہا ہو دیواروں پر نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی جو دو بڑے کمپیوٹر اسکرینز سے آ رہی تھی ان اسکرینز کے سامنے بیٹھا بائیس سالہ ایک دبنگ چہرے والا لڑکا، جس کی آنکھوں میں ایک خطرناک چمک تھی اس نے سیاہ لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر ایک کاپشن لگا رکھا تھا تاکہ اس کی شناخت چھپی رہے شاید وہ آن لائن ہونے والا تھا اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر رقص کر رہی تھیں وہ کوڈ کی پیچیدہ لائنوں کو ٹائپ کر رہا تھا اسکرین پر فائلوں کا ایک جال ظاہر ہو رہا تھا وہ آہستگی سے ایک

فولڈر پر کلک کر گیا جس پر "حساباتِ بینک" لکھا ہوا تھا اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی شروعات میں اسے کچھ خطرات کا خوف ہوتا تھا مگر اب وہ اس جگہ پر کافی تجربہ حاصل کر چکا تھا

یہ ہے امیر لوگوں کی گاڑیوں کا ٹریفک ان کی کرتوتوں کا ورلڈ "بینک۔۔ لٹرلی حرام کمائی حرام رستے ہی نکلتی" وہ ایک اور ونڈو کھولنے لگا اس پر ایک پیچیدہ سافٹ ویئر چل رہا تھا وہ فائلوں کو ڈریگ کر کے اس سافٹ ویئر میں منتقل کرنا شروع ہو گیا

آج رات کئی لوگوں کے اکاؤنٹ خالی ہونے والے ہیں" زیر لب "مسکراہٹ نے ذہن کی سوچ کا ساتھ دیا اسی وقت دروازے پر ایک تیز گھونگٹ پڑا وہ چونک کر اپنی کرسی پر سیدھا ہو گیا

کون ہے" دروازہ کھلا اور سائے میں کھڑا ایک لمبا آدمی سامنے آیا"

کام ہو گیا" اس نے سوال کیا تو وہ اسکرین کی طرف اشارہ کرنے لگا"

بلکل "اس نے کندھے اچکائے آنکھوں میں اپنی ذہانت کا واضح

غرور نظر آ رہا تھا آدمی نے سر ہلاتے ایک پین ڈرائیو اس کی طرف بڑھائی

شاید چالیس سالوں میں تم سے زیادہ ذہین شخص نہیں ملا تم واقع میں "

گاڈ گفٹڈ ہو "اس نے سراہا

کام نکلوانے کے لیے تعریف کی ضرورت نہیں پیسہ بہت ہوتا" وہ ہنسا"

اینی ہاؤ یہ اچھا کام ہے "ساتھ ہی اپنی دلچسپی ظاہر کی آدمی مسکرا گیا"

تم دلچسپ ہو خیر اس میں سے وہ پیپرز لے لو جو تمہارے لیے اہم "

ہیں "اس نے پین ڈرائیو کی طرف اشارہ کیا تو وہ پین

ڈرائیو لے کر اسے کمپیوٹر میں لگا گیا فائلوں کو منتقل ہوتے دیکھ کر وہ

اطمینان کا سانس لینے لگا یہ کافی جان لیوہ اور محنت طلب کام تھا کیونکہ

ڈارک ویب کوئی عام پلیٹ فارم ہرگز نہیں ہوتا

کل ملتے ہیں "اس نے ہدایت کی تو آدمی سر ہلا گیا اور بغیر کوئی بات کیے "

کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ اسکرین پر واپس آیا لیکن اس کی مسکراہٹ اب

پہلے جیسی نہیں تھی اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے تشویش کا سایہ
گزرا پھر جلدی سے اسے چھپائے کی بورڈ پر دوبارہ کام شروع کر گیا وہ
ہر تاثر کی تبدیلی میں ماہر تھا

ہائے'' وہ جو لاؤنج میں بیٹھا اسد کے لیپ ٹاپ کو ٹھیک کر رہا تھا کہ امل کی''
آواز پر اس کی جانب متوجہ ہوا
فارس زیبا تم سے ملنا چاہتی ہے'' وہ اس کو اگنور مارتے دیکھ کر دوبارہ بولی''
تو وہ اس کے دلکش سراپے کو خباثت بھری نگاہوں سے دیکھتا مسکرایا
اوہ امل ڈارلنگ تم اپنی سسٹر کو سمجھاؤ نا کہ اس عمر میں مجھ پر ڈورے مت''
''ڈالے ویسے بھی میں تو تمہارا۔۔
فارس پلیز'' وہ اسے گھور کر کسی بھی بکواس سے منع کرتی اس کے ساتھ''
ہی صوفے پر بیٹھ گئی

دیکھو وہ تمہاری ایج کی ہی ہے اور ابھی تک ان میرڈ ہے تمہیں دیکھ کر ہی" وہ شادی کے لئے مان گئی ہے دیکھو پہلی بار اس کو کوئی پسند آیا ہے تم ایک دفعہ اس سے مل لو نا پلیز" بات میں اثر لانے کے لئے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر پیار سے کہا تو وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھتا مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا ایک ٹانگ فولڈ کر کے صوفے پر رکھی اور ایک بازو بھی صوفے کی پشت پر رکھ کر دوسرے سے امل کے ائیر رنگ کو سیٹ کرتا اس کو نشیلی آنکھوں سے گھورنے لگا جبکہ لاؤنج میں داخل ہوتی حرمت ان کو ایک دوسرے کے اتنا قریب دیکھ کر حیران ہونے لگی

اوہ امل ڈارلنگ آئی نو وہ مجھ سے مل کر مجھے قائل کرنے کی ہر ممکن" حد تک کوشش کرے گی مگر مجھ جیسے گولڈ اسٹون پر کوئی اثر نہیں ہونے والا ڈویو نو اس کے پاس تم جیسا جادوئی حسن کہاں" آنکھ دباتے گھمبیر انداز میں کہا

”کچھ شرم کرلو فارس میں تمہارے باپ کی بیوی ہوں“ وہ اسے شرم دلانے والے انداز میں بولی

”آئی نو جانِ من مگر ڈیڈ تو گھر آتے ہی نہیں ہیں کبھی اِس کنڑی تو کبھی اُس کنڑی اب مجھے ہی ان کا بیٹا ہونے کے ناطے تمہارا خیال رکھنا چاہیے۔۔ کیا خیال ہے“ وہ اس کے مرمریں گال پر انگلی رب کرتا کٹ لگا آئی بر وسائیڈ سے اٹھا کر سوال کرنے لگا جبکہ ان دونوں کا یہ سین دیکھ کر حرمت شرم سے پانی پانی ہوتی سرپٹ وہاں سے دوڑی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اتنا پاکیزہ رشتہ چاہے سوتیلا ہی سہی مگر ماں کا رشتہ تھا اور وہ اس قدر پست ذہنیت کا حامل تھا کہ اس کے ساتھ بھی فلرٹ کر رہا تھا

”اب یہ ڈرامہ بند کرو گے یا میں جاؤں“ اس نے مسکرا کر پوچھا تو وہ ہنستا ہوا سیدھا ہو بیٹھا اور دوبارہ لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھ لیا

”تو جاؤ نا میں تمہارا اتنا بڑا عاشق بھی نہیں ہوں کہ کلائی تھام کر تمہیں روک لوں گا۔۔“ اسکا لہجہ ہمیشہ کی طرح کھنکتا اور محظوظ کن تھا

اپنی وے تمہاری خاطر اس سے مل لوں گا‘‘ وہ نظریں اسکرین پر

رکھے اس کو مثبت جواب دے گیا اور وہ پیر پٹخ کر اٹھتی اپنی لانگ شرٹ

ٹھیک کر کے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی وہ ابھی صرف تیس بتیس سال کی

تھی اور نعمان ہمدانی کے ساتھ خوب جچتی تھی اسکی بہن زیبا جسے ابھی تک

کوئی لڑکا پسند نہیں آیا تھا فارس کو دیکھ کر ہاں کر چکی تھی اور یہی چاہتی تھی

کہ فارس اس کے عشق میں مبتلا ہو جائے مگر فارس اچھے سے جانتا تھا کہ

لڑکوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرنے والی زیبا سے کس طرح جان

چھڑانی ہے وہ مسکرا کر امل کو جاتا دیکھتا لیپ ٹاپ بند کر کے صوفے پر رکھتا

اپنے ہاتھوں کے پنجے ایک دوسرے میں ڈال کر زوردار انگڑائی

لینے لگا ساتھ ہی گردن کو زوردار بل دیا اس کی ہڈیوں کی چرچراہٹ کافی

اونچی تھی

میری املی تمہیں کیا لگا میں نے تمہارا آنا محسوس نہیں کیا‘‘ وہ’’

اسے آتا اور جاتا دیکھ چکا تھا اور ان کو دیکھ کر وہ کیا سمجھی تھی اور کتنی گھبراہٹ

کا شکار ہوئی تھی یہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں رہا تھا مگر اسے کبھی کسی بات

سے فرق نہیں پڑا تھا اس لئے کمینگی بھری سرگوشی کرتا اٹھ

کھڑا ہوا اور گارڈن کی جانب قدم بڑھانے لگا اور حسب توقع وہ پودوں کی

بلاوجہ دیکھ بھال کرتی ہوئی نظر آئی

ـــــــــــــــــــــــــــــــــ

یونی کے ایک پرانے اور سکونت پذیر علاقے میں شام کا وقت تھا ایک وسیع

کیفے میں جہاں کچھ طلباء بیٹھے چائے اور باتوں میں محو تھے ایک نوجوان

لڑکا ثوبان تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا وہ اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی

جو اسے دوسرے طلباء سے ممتاز کر رہی تھی

آج رات یہ سب کچھ ختم کر دینا ہے" کیفے کی دیواروں پر لگی ہوئی گھڑی"

کا ٹک ٹک کرتے ہوئے گزر ہوا اور اس نے اپنے کمرے میں جا کر ایک

چھوٹا سا ڈبہ نکالا جس میں چابیوں کا ایک گچھا تھا اس نے چابیوں

کا گچھا چمکتا ہوا دیکھا اور اس کی آنکھوں میں بھی ایک چمک نظر آئی باہر آدھی رات کا وقت قریب تھا اس نے کیفے سے نکل کر کالج کے پارکنگ ایریا کی طرف قدم بڑھائے پارکنگ ایریا میں گاڑیاں کھڑی تھیں اور چاندنی کی روشنی میں یہ سنسان منظر کچھ خوفناک لگ رہا تھا اس نے اپنی جیب سے چابیوں کا گچھا نکالا اور اپنی مطلوبہ گاڑی کی طرف بڑھا کچھ تگ ودو کے بعد اس نے چابیوں کا استعمال کرتے ہوئے گاڑی کے لاک کو کھولا اور اندر داخل ہو گیا

تمہیں آج مزہ چکھاؤں گا" وہ شیطانی مسکراہٹ مسکایا کہ اسی لمحے "

اسے پولیس کے ہارن کی آواز آئی

ی۔۔یہ کیسے ہو سکتا" وہ حیران در حیران تھا اور پھر اسپیڈ کے ساتھ "

کار سے باہر نکلا کہ سامنے ہی پولیس کی گاڑی کھڑی تھی اور دو اہلکار اس کی جانب بڑھ رہے تھے مگر ثوبان کی نظر ان کے ساتھ کھڑے اپنے دشمن پر تھی جس کی مہنگی ترین کار وہ چرانے آیا تھا یونی میں یوتھ یونین کے الیکشن

ہو رہے تھے اور اس نے اس کو مکمل طور پر شکست دے دینی تھی یہی وجہ تھی کہ ثوبان اسی کی کار پیچ کر اس کے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ ہوشیار تھا

حرامی "اس کے لبوں کی گردش دور کھڑا شخص نا سن کر بھی سمجھ" گیا تھا اس لیے لبوں پر دل جلی سی مسکان آئی وہ اپنے لیے یہ لفظ بہت بار سن چکا تھا اب تو اسے بھی یقین ہو گیا تھا کہ وہ حرامی اور حرام کی اولاد ہے

ہے مائی املی" وہ اس کی آواز پر بدک کر سیدھی ہوئی اور آفت" اپنے سر پر منڈلاتے دیکھ کر تڑپ اٹھی

تم ادھر ہو اور میں تمہیں ساری دنیا میں ڈھونڈ چکا ہوں" وہ نروٹھے پن" سے کہتا اس کے قریب ہوا جبکہ وہ بیچاری پیچھے بھی نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ پیچھے نازک سے پودے تھے جو اس کے پیچھے ہونے سے یقیناً ٹوٹ جاتے

م۔میں املی نہیں ہوں میرا نام حرمت ہے‘‘اس نے منہ بنا کر تصیح کی مگر اندر سے وہ سہمی ہوئی تھی

’’اوہ یس بٹ آئی ڈونٹ لائیک یور نیم حرمت۔۔تم تو مجھے املی کی طرح لگتی ہو کٹھی میٹھی سی دل کرتا ہے ہتھیلی پر رکھ کر چٹخارے لے لے کر کھا جاؤں‘‘وہ گھمبیر آواز میں کہتا مزید آگے بڑھا جبکہ حرمت نے شرم و ناگواری سے بھرپور نظر اس پر ڈالی جو شکل سے ہی آخری درجے کا ڈھیٹ انسان لگتا تھا

’’ڈو یو نو املی تم میرے لئے کیا بن چکی ہو۔۔ایون تم میرے لئے کیا تھی تمہاری جستجو میں۔۔میں اس قدر بھٹکا ہوں کہ جس کا کوئی حساب نہیں کیا جا سکتا شاید میری زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں تھا کہ محبت میں گزارشیں اور فرمائشیں کس سے کروں‘‘اس کی آواز نہایت دھیما سا سُر بکھیرتی ہوئی کوئی سحر پھونک رہی تھی جس میں حرمت نا چاہتے ہوئے بھی قید ہو رہی تھی شاید اس شخص کا لہجہ و آنکھیں کسی

مقناطیس جیسی طاقت رکھتی تھیں جو کہ سامنے والے کو اپنے شکنجے میں
جکڑنے کی صلاحیت رکھتے تھے

"میری زندگی میں فرمائشیں کرنے والی تو بہت آئی ہیں مگر شکایتیں
کرنے والی تم واحد ہو۔۔ صرف تم ہو جس نے مجھے جھٹلایا ہے اور جب
سے تم نے اپنے ان خوبصورت نازک ہاتھوں سے تھپڑ مارا ہے نا تب
سے میرا ہر دن اور ہر رات تمہاری ہو گئی ہے میرے شب و روز تمہیں
سوچتے ہوئے گزر رہے ہیں یوں لگتا ہے کہ جیسے تم ہر پل ہر لمحہ
میرے قریب ہو اے املی۔۔" وہ اس کا بازو پکڑ کر
قدرے لاڈ سے بولا جبکہ حرمت ساکت سی آنکھوں کے ساتھ اس کی
ہنٹر بلو آنکھوں میں جھانک رہی تھی وہ بولنا چاہتی تھی، چلا
کر اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی مگر کوئی انجانی سی طاقت، اس شخص
کا تحکم و استحقاق بھرا انداز اسے کچھ بھی کرنے سے روکے ہوئے تھا شاید وہ
شخص مقابل کو اپنے حصار میں قید رکھنے کا فن بخوبی جانتا تھا

تم میری ہو املی چاہے کچھ بھی ہو جائے تم میری ہی رہو گی کیونکہ میں"

نے آج تک صرف تم جیسی عورت کا خواب دیکھا تھا مائی گڈ لک کہ

تمہارا وجود ریئلٹی میں میرے سامنے آگیا شاید میری چاہت کی خبر اوپر

والے کے پاس پہنچ گئی تھی اینڈ آئی ایم سو انسپائرڈ املی۔۔" وہ کسی ٹرانس کی

سی کیفیت میں ہاتھ بڑھا کر اس کے مرمریں نازک گال پر انگلی کی پشت

رب کرنے لگا اور حرمت کو لگا کہ جیسے اس کی گال پر سانپ بچھو رینگ

رہے ہوں بے بسی کے احساس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے یکدم اس

کو یہ شخص کوئی بھیانک درندہ محسوس ہوا جو کہ اس کو اپنی قید میں

کر چکا تھا اس شخص نے ایک ایسا حصار بنایا تھا جو اسے مکمل طور پر اپنے

شکنجے میں کر چکا تھا کسی قیدی پرندے کی طرح اس کے جذبات اس کی قید

سے نکلنے کو پھڑ پھڑا رہے تھے مگر اس کا جسم منجمد تھا ساکن تھا

"املی آلویز ریمیمبر دس تمہیں حقیقت میں میرا ہی بننا ہے میری یا نہیں ہی

تمہارا خوبصورت سا گھر ہوں گی۔۔" اس کی انگلی اپنی گردن کی جانب

سفر کرتی ہوئی محسوس کر کے وہ تڑپ کر اس سے دور ہوئی جس سے پیچھے کھڑا نازک سا پودا اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا مگر حرمت کو لگا کہ وہ کسی ظالم قید سے ابھی رہائی حاصل کر پائی ہے

"ا۔اپنی بکواس بند کریں" وہ پھر چلانا چاہتی تھی مگر آواز حلق سے نکلنے کو انکاری تھی کیونکہ حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا ہوا تھا

"میں کب بکواس کر رہا ہوں یہ تو میرے ہارٹ کی پرابلم ہے کہ وہ بکواس کر رہا ہے اسے ہر قیمت پر تم چاہئے وہ بار بار یہی بکواس کر رہا ہے کہ اس کے دھڑکنے کا سبب تمہارے وجود میں پوشیدہ ہے" وہ اسی انداز میں گویا ہوا

"آپ انتہائی بے غیرت انسان ہیں شرم نہیں آتی آپ کو ایسی گھٹیا باتیں کرتے ہوئے" وہ غیض بھری نظر اس پر ڈالتی اپنا دوپٹہ ٹھیک سے لینے لگی جو کہ اس شخص کی گستاخیوں سے اپنے ٹھکانے پر نہیں رہا تھا اور اب سامنے والا اس کو ایکسرے کرتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

یو آر رائٹ املی میں بے غیرتی کے لاسٹ اسٹیج پر ہوں میں نے عورت ''
کو مکمل برہنہ دیکھا ہے مجھے کہاں سے شرم آئے گی'' اس کے لہجے میں اب
کی بار واضح فرق اتنا تھا کہ پہلے گھمبیرتا میں لپٹا ہوا تھا تو اب بے حسی و تلخی کی
آمیزش تھی البتہ ہمیشہ کی طرح سکوت و عجیب جاذبیت اس کے لہجے کا خاصہ
تھی

میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی'' وہ غصے سے کہتی جانے لگی کہ وہ اس ''
کا بازو پکڑ کر اس کو اپنے سامنے کر گیا جس پر وہ غصے و بے یقینی سی کیفیت
میں آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھنے لگی سفید نرم و ملائم سرخی مائل رنگت
پر بڑی بڑی گھور سیاہ لانبی پلکوں والی براؤن آنکھیں اور نرم و ملائم گداز گلابی
ہونٹ فارس ہمدانی کو مدہوش کرنے پر آمادہ تھے

تمہیں منہ مانگی قیمت دوں گا املی بس ایک بار میری بات مان کر میری ''
بانہوں میں آجاؤ'' اس کی اس بات پر حرمت کی برداشت جواب دے گئی
اور اس کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھا اور مقابل کے گال پر ثبت ہو گیا وہ ایک ثانیے

کو حیرت زدہ اپنا گال تھامتا اسے دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں پہلے نفرت وغصہ اور اب خوف وہراس پھیل چکا تھا وہ لحظے بعد ہی کھل کر مسکرایا اس کی مسکراہٹ ہمیشہ ایک جانب کو جھکتی سامنے والے کو جھنجلا کر رکھ دیتی تھی

اٹس ناٹ آبیڈ ٹیسٹ املی یہ تو پچھلے والے سے بھی زیادہ گڈ ٹیسٹ" لگا۔۔"اس کے اس قدر جوشیلے انداز پر وہ جھنجلا کر رہ گئی یہ شخص اس کی سمجھ سے باہر تھا

چلتا ہوں ڈئیر پھر آنے کے لئے" وہ کہتے ہی گارڈن کے دروازے سے" اپنے فارم ہاؤس میں چلا گیا اور حرمت کافی دیر تک حیرت وانبساط کی کیفیت میں وہیں کھڑی رہ گئی

خاموشی بھرے ماحول میں اس کے ڈرائیر کی چلتی آواز بیڈ پر نیم دراز وجود کو زہر لگ رہی تھی لیکن وہ کسی طور اس کو بلا کر اپنی انا و نفرت

کو نیچے نہیں کرنا چاہتے تھے شاید ان کو نہیں یاد انہوں نے آخری بار اس

کو کب پہل کر کے بلایا ہو حتیٰ کہ وہ اپنے سب کام نوکروں سے ہی کرواتے

اس کو کہنے میں ان کو ہمیشہ موت پڑتی تھی ابھی بھی وہ ایک

ہفتے بعد گھر آئے تھے اور ارادہ ایک اچھی نیند لے کر دوبارہ جانے

کا تھا مگر ان کی بیوی صاحبہ کو بھی ابھی اپنے بال سکھانے کا یاد

آیا تھا اوپر سے اس کا دلکش وجاذب نظر وجود ان جیسے رئیس زادے کو متوجہ

کرنے کا باعث بن رہا تھا مگر یہ سچ تھا کہ سات سال سے وہ ایک پتھر دل اور

مضبوط اعصاب کے حامل شخص بن چکے تھے

اگر برداشت نہیں ہو رہا تو چلا جاتا ہوں'' بالآخر غصے سے کہتے سر پر ہاتھ''

رکھا جو درد سے پھٹتا جا رہا تھا ان کو سیاسی طور پر بہت سے مسائل

کا سامنا رہتا تھا حتیٰ کہ ان کا کام اس قدر ہوتا کہ وہ مہینہ مہینہ بھی گھر شکل

نا دکھاتے تھے کچھ انہوں نے خود کو جان بوجھ کر زیادہ مصروف کر لیا تھا

"آئم سوری" وہ فوری ڈرائیر رکھ کر اپنے بال جھٹکتی لپ بام اٹھا کر اپنے پنکھڑی لبوں پر لگانے لگی اس کے بعد اپنے وجود کو مہنگے پرفیوم میں نہلا کر ان کے پاس آ بیٹھی

"سر درد کر رہا تو دبا دوں" نہایت پیار و آس بھرے انداز میں پوچھا

"ضرورت نہیں" ہمیشہ کی طرح دل شکن جواب دیا گیا جس پر وہ صبر کا گھونٹ بھر کر پی گئی

"آپ کو یاد ہے نا کل شام روما کی برتھ ڈے پارٹی ہے کیا آپ پریزنٹ ہوں گے" وہ دوبارہ پوچھتی ان کے ساتھ ہی نیم دراز ہو گئی اور نعمان اس کی قربت پر جھنجلا کر رہ گئے اور دوسری جانب کو کھسکے

"تمہیں اس سے فرق نہیں پڑنا چاہئے" وہ کہتے ہی رخ موڑ گئے اور امل لب کاٹتی افسردہ سی سر جھکا گئی

"سات سال سے معافی مانگ رہی ہوں نعمان" اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ جیسی خصوصیت تھی

کیا میں اٹھ کر چلا جاؤں یو نو میرے پاس ریسٹ ہاؤس بہت سے ہیں"
یہاں ایک دن کے لئے آتا ہوں تو صرف اسد کے لئے" وہ اس
کو باور کرواتے سخت لہجے میں چپ رہنے کے لئے وارن کر گئے اور اس
نے بھیگی پلکوں سے ان کی پشت کو دیکھتے اٹھ کر اپنا موبائل پکڑا اور کچھ
دیر بعد وہ سب کچھ بھلائے اپنی شادی کی تصویریں دیکھ رہی تھی جس
کو دیکھ کر وہ اکثر راحت محسوس کرتی تھی کہ وہ اس کی زندگی کا سب
سے خوشی بھرا و بہترین دن تھا

ایک بڑے اور شاندار گھر کے اندر جس کی ہر دیوار پر قیمتی
پینٹنگز اور خوبصورت سجاوٹ تھی ایک بے بس و مظلوم سا لڑکا ایک کونے
میں بیٹھا رو رہا تھا

"تم نے پھر سے کمرے کو گندا کر کے رکھا ہے میں نے تمہیں کتنی بار
کہا ہے کہ اپنا کام خود اور صحیح طریقے سے کیا کرو آج بھی تم نے ملازمہ

کو اپنی شرٹ پریس کرنے کا کہا اور میرا کام درمیان میں رہ گیا" ابھی کل وہ اس پر بلاوجہ چلا رہی تھی

سوری آنٹی" وہ سر جھکائے ہوئے تھا چہرہ ہتک سے سرخ ہو چکا تھا"

"سوری تمہارا سوری مجھے کچھ نہیں دیتا تم بس نکمے، ہڈ حرام اور بے غیرت ہو کچھ بھی ڈھنگ سے نہیں کر سکتے نا جانے تم جیسا اس دنیا میں کیوں عذاب بن کر نازل ہوا" ان کا چیخنا والفاظ جان لیوہ تھے اور آج کچھ دیر پہلے پھر اس کے ساتھ بلاوجہ زیادتی ہوئی اس کی آنکھوں کے نیر بہاتے ہوئے پردے پر کچھ دیر پہلے اپنی بے بسی و تکلیف کا عکس لہرایا جہاں شام کا وقت تھا اور گھر کے صحن میں دو لڑکے جو آپس میں کزن تھے ایک دوسرے سے جھگڑ رہے تھے اس کے کزن نے اس کا کیا گیا کام پھاڑ دیا تھا جس پر وہ شدید غصے میں تھا

"تم نے میرا ہوم ورک کیوں پھاڑا تم ہمیشہ سب کچھ خراب کر دیتے ہو"

اگر میری پوزیشن نہیں آئے گی تو تمہیں بھی کچھ نہیں ملے گا" اس
کے کزن نے اس کو دھکیل دیا جوابا اُس نے بھی اس کو دھکا دیا دونوں کی
لڑائی شدت اختیار کر گئی تھی اور گھر کے صحن میں شور مچ رہا تھا
اتنے میں اس کی آنٹی باہر آئی اس نے بچوں کی لڑائی دیکھ لی اور فوری
طور پر مداخلت کی اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا
"یہ کیا ہنگامہ ہے تم دونوں کیوں لڑ رہے ہو" اس نے فوری سر جھکایا
"ماما اس نے کلاس میں پھر مجھ سے زیادہ نمبرز لیے ہیں جب سے یہ
آیا ہے ٹیچرز اس کی ہی تعریف کرتی رہتی میں بچپن سے پوزیشن
ہولڈر رہا ہوں اور آج میرے کیریئر کو اس کی وجہ سے کوئسچین لگ
رہا" اس کا کزن چلایا
"اس میں میری کوئی غلطی۔۔"
"شٹ اپ تم نے ہم سب کی زندگی عذاب بنادی ہے تمہارے جیسی گندگی
ہمارے گھر میں ہی آنی تھی" اس کی آنٹی نے اس کو ایک

زوردار تھپڑ مارا جس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ فوراً خاموش ہوتا وہاں سے بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں آ گیا اور اب تک وہ بنا کچھ کھائے پیئے بھوکا لیٹا ہوا تھا اس کو کسی نے کھانے کا نہیں پوچھا تھا اور نا ہی کوئی اس کو حوصلہ دینے والا تھا وہ جس عمر کے دور سے گزر رہا تھا وہاں ایسی صورتحال بہت خطرناک ثابت ہوتی صرف ایک فرد کے لیے نہیں بلکہ معاشرے کے ہر دوسرے فرد کے لیے پھر انجام کا ذمہ دار، غصے و نفرت، بدلے و ظلم کا حقدار صرف ایک نہیں ہوتا جس پر گزری ہو وہ پھر ہر دوسرے انسان کو اپنے جیسی حالت سے گزارنا چاہتا ہوتا۔۔۔!!!

\-

جگمگاتے ہوئے گھر میں ہر جانب رش لگا ہوا تھا کہیں پہ کوئی آ رہا تھا تو کہیں پہ کوئی جا رہا تھا ظاہری بات تھی اس گھر کی اکلوتی و لاڈلی بیٹی روما کی برتھ ڈے پارٹی تھی بہر حال اس گھر میں آئے روز کسی نا کسی بہانے کو لے کر پارٹی منعقد کی جاتی تھی مگر اس بار اس پارٹی کا ٹاپک روما کی برتھ ڈے تھا اور

روما تیار شیار ہو کر سفید میکسی میں بے پناہ دلکش لگ رہی تھی اس کو دیکھنے والا اس کی تعریف سے باز نہیں آ سکتا تھا مگر اس کو جس شخص کی تعریف درکار تھی وہ ابھی تک پارٹی میں ہی نہیں آیا تھا حتٰی کہ دور دور سے بلائے گئے مہمان بھی وہاں موجود تھے حذیفہ ولبابہ سب سے ملتے مبارکباد وصول کر رہے تھے توریان اور عطروبہ ایک ساتھ فوٹو گرافر کو تصویریں دے رہے تھے منسٹر نعمان کی بھتیجی کی برتھ ڈے پارٹی پر کثیر تعداد میں میڈیا بھی آیا ہوا تھا اور ان کی فیملی کے تقریباً سبھی لوگ اپنی پکچرز سوشل میڈیا پر ڈال کر فخر محسوس کر رہے تھے ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب امڈا ہوا تھا تو نت نئے لوازمات نے ماحول کو پر مزہ بنا ڈالا تھا ایسے میں عطروبہ کی ہزار منتوں کے بعد وہ خود کو مکمل لباس میں دوپٹے سے ڈھانپ کر وہاں آئی تھی لیکن وہاں کا ماحول و لوگ دیکھتے ہی اس کا دل گھبرانے لگا تھا اور وہ الٹے پیروں جلد از جلد وہاں سے واپسی کی راہ لینے لگی

ان سے تو ملاؤ یار‘‘ عطروبہ اور ریان وہاں سے گزرنے لگے تو ریان ”

کے دوست نے ان کے ساتھ چلتی حرمت کو دیکھ کر اشتیاق سے پوچھا

یہ میری سسٹر ان لا ہیں اور حرمت یہ میرے دوست احسن ہیں آپ ”

لوگ باتیں کریں میں افان سر (منسٹر) سے مل کر آتا ہوں‘‘ وہ افان صاحب

کو نعمان کے ساتھ مسکرا کر باتیں کرتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے وہاں سے

جانے لگا اور عطروبہ کا بھی اس کے پیچھے جانا ضروری تھا جبکہ حرمت اکیلی

اس کے پاس کھڑی بے پناہ ڈر کا شکار ہوئی ہلکے پھلکے میک اپ اور لائٹ

گرین کلر کے ٹراؤزر شرٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی

تھی لیکن یہاں زیادہ لوگ لبرل قسم کے تھے اس لئے کسی کسی کی نگاہ اس

پر جا رہی تھی اور جس کی جا رہی تھی اس کی حقارت و طنز بھری ہی تھی

کیسی ہیں آپ اتنی سہمی سہمی کیوں لگ رہی ہیں حالانکہ اس شہر کے سب ”

سے امیر ترین خاندان کا حصہ ہیں آپ‘‘ وہ ہنسا جبکہ حرمت

ادھر ادھر دیکھتی خود کو غیر آرام دہ محسوس کرنے لگی

"ا۔۔ایسی بات نہیں ہے" وہ اپنا سر پر ٹکا دوپٹہ بلاوجہ ٹھیک کرتی ہاتھ میں تھامے ٹشو سے چہرے پر آئے پسینے کے قطرے صاف کرنے لگی حالانکہ وہاں گرمی ذرا برابر بھی نا تھی

"ایکسیوزمی سر ون پکچر پلیز" ان کے پاس ایک فوٹو گرافر آتا پکچر کے لئے بولا تو احسن مسکرا کر سر ہلا گیا

"وائے ناٹ شیور۔۔ حرمت پلیز ٹیک آ پکچر" وہ اس کے ساتھ کھڑا ہو کر تصویر کے لئے ہاں کر گیا اور حرمت کی جان جانے والی ہو گئی وہ کسی قیمت پر اس کے ساتھ تصویر نہیں بنوا سکتی تھی اس لئے فوری وہاں سے جانے کے لئے قدم بڑھا گئی کہ سامنے کھڑے فارس کو دیکھ کر قدم اور نگاہیں ساکت ہو گئیں وہ پہلی بار غصے میں آئے ارد گرد کا منظر بھلا کر ان دونوں کو باری باری دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھوں میں جلتا ہوا سگار بالکل اس کے جذبات کی عکاسی کر رہا تھا

حرمت کنزرویٹو ہو کر مت سوچیں اٹس جسٹ آ پکچر ''احسن جو شروع ''
سے ہی فارس کو ناپسند کرتا تھا اسے اگنور کر کے آگے بڑھا اور حرمت
کو سمجھانے لگا
اٹس ناٹ جسٹ آ پکچر کیونکہ اگر وہ کیپچر ہو گئی ہوتی تو وہی ''
پکچر میرے پسٹل میں تمہارے نام کی گولی بنتی '' فارس
سگار کو زور سے بھینچے غصے سے چلاتا اس کو گھورنے لگا اور ان کے پاس
کھڑے کچھ مہمان حیران ہو کر ان کو دیکھنے لگے جس کو نوٹ کر کے فارس
لمبا سانس بھرتا سگار کا کش لے کر اپنے غصے کو کنٹرول کرنے لگا اور احسن تو
اس کے تیور دیکھ کر ہی ڈر کر حرمت سے دو قدم دور ہوا البتہ ایک شخص
ایسا تھا جو یہ سب دیکھ کر اپنے ہونٹوں پر پھیلتی شیطانی مسکراہٹ کو نا روک
پایا کیونکہ وہ سارا معاملہ اچھے سے سمجھ چکا تھا اور اس کے پاس ایک بہت
زبردست قسم کا ہتھیار بھی آچکا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کبھی اس
قسم کا ہتھیار بھی استعمال کرے گا اور وہ بھی اس کے خلاف جس پر کوئی

ہتھیار آج تک کام نا کر پایا تھا البتہ جو بھی تھا وہ بہت باریک بینی و دلچسپی کے ساتھ یہ سب دیکھنے میں مصروف تھا اور دماغ میں ایک سیکنڈ کے وقفے سے منصوبہ ترتیب دیا جا چکا تھا

"کیا ہو گیا مسٹر فارس اس میں اتنی بڑی بات تو نہیں اور یہ آپ کی تو کچھ لگتی نہیں ہیں جو آپ کو برا لگ رہا" احسن نے بالآخر منہ بنا کر شکوہ کیا تو وہ حرمت کو دیکھتا ہے جو وہاں سے جانے کے لئے بے صبری ہو رہی تھی

"یہ میری کچھ لگے یا نا لگے تم مزید اس کو اپنا ٹاپک بناؤ گے تو میرے دماغ کو تمہاری بات ضرور لگ جائے گی اور یہ تمہارے لئے بہتر نہیں ہو گا" وہ مسکرا کر کہتا حرمت کو جانے کا اشارہ کرتا راستہ چھوڑ گیا اور وہ شدید حیران ہوتی اس کو مشکور نگاہوں سے دیکھ کر وہاں سے جانے لگی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ فارس ہمدانی کبھی ایسی مہربانی اس پر کرے گا

"واٹ ایور میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں ان سے" احسن موقع ہاتھ سے کیونکر جانے دیتا اس لئے حرمت کے پیچھے جانے لگا کہ فارس اس

کے سینے پر جلتے سگار والا ہاتھ رکھ کر اس کو سرد نگاہوں سے

گھورنے لگا انداز وارن کرنے والا تھا جسے محسوس کر کے احسن اپنی نگاہوں

کو حرمت سے پیچھے لے آیا

یقین کرو ہم دوبارہ ضرور ملیں گے مگر ایسے مواقع پر کبھی نہیں"

بلکہ۔۔" وہ شیطانی مسکان مسکایا اور احسن ڈر سے کانپا

چلو چھوڑو مل کر بتاؤں گا" وہ کہتے ہی آگے بڑھ گیا اب برتھ ڈے گرل"

کو گفٹ بھی تو دینا تھا جو کہ اس کو دیکھ کر مصنوعی منہ پھلا گئی کیونکہ وہ اس

کی خوشی میں شریک ہونے والا سب سے آخری شخص تھا

ہائے بومب گرل" اس نے آنکھ دبائی ساتھ ہی کش بھرتے دھواں"

چھوڑا جبکہ روما ناراض سی بال جھٹک کر پرے منہ کر گئی

آآآ۔۔مائی بے بی اینگری ہو چکا ہے اپنی ہاؤ مجھے کوئی فرق نہیں پڑنے"

والا اس لئے اپنا موڈ ٹھیک کر واور گفٹ لو مجھ سے اس کے بعد میں

نے میٹنگ اٹینڈ کرنے جانا ہے" وہ بے حسی سے کہتا اپنے پی اے کو اشارہ کر گیا جو اس کے فوری قریب آتا قدرے بڑا سا باکس نکالنے لگا

"تم بہت برے ہو تمہارے سب سے پہلے آنے کی وش تھی میری" وہ منہ بنا کر شکوہ کر گئی جب انسان کو معلوم ہو کہ سامنے والے کو اس کی ناراضگی سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تو پھر ناراض ہونے کو بھی دل نہیں کرتا اور فارس ہمدانی کا ہر چاہنے والا ڈھیٹ بن چکا تھا کیونکہ وہ خود بہت ڈھیٹ تھا

"آئی نواب زیادہ ناراضی دکھاؤ گی تو گفٹ سے ہاتھ دھو بیٹھو گی" وہ شرارت کرتا اپنی مہنگی واچ کو سامنے کر کے ٹائم دیکھنے لگا

"کیا ہے یہ" روما نے مسکرا کر باکس کھولا اور جب نظر سامنے جگمگاتے ہوئے بھاری و قیمتی ڈائمنڈ نیکلس پر پڑی تو ششدر رہ گئی ساتھ ہی گال پر ہاتھ رکھے خوشی سے جھومتی اس کو دیکھنے لگی جو پاکٹ میں ایک ہاتھ ڈالے، بھنوؤں کو سکیڑے، دھواں چھوڑتے ہوئے مغرور انداز

لیے ادھر ادھر کسی کو دیکھتا تلاش کر رہا تھا جو کہ اس وقت اپنے کمرے میں خود کو لاک کر چکی تھی

تھینک یو سو مچ مائی ڈارلنگ لو یو" وہ جذبات میں آتی باکس قریبی ٹیبل" پر رکھ کر اس کے گلے لگ گئی اور کئی کیمرے ان پر کلک کرتے اس تصویر کو ہمیشہ کے لئے خود میں قید کر گئے لیکن ان کی کلاس میں یہ بات عام تھی لہذا سب نے مسکرا کر لحظے کو ادھر دیکھا اور پھر اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے کیونکہ سب کو یہی لگتا تھا کہ وہ دونوں کزن ہونے کے ناطے ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ بھی ہیں

سنبھال کر رکھو یہ ڈائیلاگ پھر کبھی کام آسکتا ہے" وہ آنکھ دبا کر اس" کو مشورہ دیتا پرے کر گیا اور پھر سگار اپنے ملازم کو دے کر کوٹ ٹھیک کر کے ٹائی کی ناٹ بلاوجہ ڈھیلی کرتے ہوئے مغروری کے ساتھ واپس جانے لگا

یار اتنی جلدی جا رہے ہوا بھی تو کیک بھی کٹ کرنا" روما نے اس

کا بازو تھاما

"ٹائم کم ہے ویسے بھی فارس ہمدانی اتنی معمولی پارٹی کو

اٹینڈ کرنے سے رہا گڈ بائے" وہ اس کا گال تھپتھپا کر بولتا وہاں سے واک

آؤٹ کر گیا اور روما بھی سب کچھ بھلائے دوبارہ اپنے فرینڈز میں بزی ہو گئی

اس کو شیخی بھگارنے کے لئے سب سے مہنگا گفٹ تو اب مل گیا تھا اب فارس

کیک کھائے یا نا کھائے اس کو اتنا فرق نہیں پڑنے والا تھا کیونکہ برینڈز سے

انسان کو محبت نہیں ہوتی وہ صرف دکھانے کے لئے پہلا آپشن ہوتے ہیں

اور فارس ہمدانی ایک برینڈ ہی تھا

سردیوں کی ایک سرد رات تھی جب شہر کے ایک پرانے اور ویران علاقے

میں ایک سنسان عمارت کے اندر ایک تاریک حقیقت نے جنم لیا یہ وہ جگہ

تھی جہاں روشنی کا گزر کم ہی ہوتا تھا اور لوگ یہاں آنے سے کتراتے تھے

عمارت کے تہہ خانے میں ایک خفیہ کمرہ تھا جس کی دیواریں موٹی تھیں

اور کوئی کھڑکی بھی نہیں تھی اس کمرے میں ایک بڑا کمپیوٹر اسکرین جگمگا

رہا تھا اور ؛س کے سامنے ایک شخص بیٹھا تھا جس کا چہرہ نقاب

سے ڈھکا ہوا تھا اس کے ہاتھوں میں کالے رنگ کے دستانے تھے اور اس

کی نظریں کمپیوٹر اسکرین پر جمی ہوئی تھیں

یہ شخص ڈارک ویب کے ایک خفیہ فورم کا حصہ تھا جہاں غیر قانونی

سرگرمیاں اپنے عروج پر تھیں اس فورم پر آج رات ایک انتہائی خوفناک

ایونٹ ہو رہا تھا ایک لائیو قتل کا شو جو دنیا کے نا جانے کس حصے میں منعقد

ہو رہا تھا

کمرے میں روشنی کا واحد ذریعہ کمپیوٹر کی اسکرین تھی جس پر ایک ویڈیو چل رہی تھی ویڈیو میں ایک بے بس انسان کو ایک چیئر سے باندھ کرر کھا گیا تھا اس کے آس پاس چند نقاب پوش افراد کھڑے تھے جو مختلف اقسام کے ہتھیاروں سے لیس تھے فورم کے شرکاء نے مختلف نکات پر بولی لگانا شروع کر دی تھی کہ یہ قتل کیسے اور کب ہو گا ویڈیو میں دکھایا گیا آدمی خوف سے لرز رہا تھا اس کی آنکھوں میں بے بسی اور موت کا خوف صاف نظر آرہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کو بھیانک انداز میں موت کے گھاٹ اتارا جائے گا جتنی زیادہ اذیت و بھیانک موت اس کو دی جائے گی اتنا زیادہ ان لوگوں کو پیسہ و مراعات دی جائیں گی نقاب پوش افراد میں سے ایک آگے بڑھا اور اس نے چاقو نکالا فورم پر موجود لوگ اس لمحے کو دیکھنے کے لیے بے چین تھے کچھ نے خوشی سے چیخیں ماریں تو کچھ نے مزید تشدد کے مطالبات کیے قاتل نے چاقو کو آدمی کے قریب لے جا
کر اسے مزید خوفزدہ کیا اور پھر ایک وحشیانہ انداز میں اس پر وار کیا چیخوں

کی آواز کمپیوٹر اسپیکرز سے نکل کر کمرے کی خاموشی کو چیرتی چلی گئی فورم پر موجود لوگ اس وحشیانہ عمل کو دیکھ کر مختلف قسم کے رد عمل دے رہے تھے کچھ خوشی سے جھوم رہے تھے تو کچھ مزید تشدد کی فرمائش کر رہے تھے یوں جیسے سامنے کسی انسان کو نہیں جانور کو ذبح کیا جا رہا ہو قتل کی اس ویڈیو کو دیکھ کر نقاب پوش شخص نے کمپیوٹر کا ہارڈ ڈرائیو نکالا اور اسے تباہ کر دیا تاکہ کوئی ثبوت باقی نہ رہے اس نے اپنے دستانے اتارے اور کمرے سے نکل کر تاریکی میں غائب ہو گیا یہ ڈارک ویب کی وہ خوفناک دنیا تھی جہاں انسانیت کے نام پر سب کچھ بیچا جاتا تھا اور جہاں وحشیانہ اعمال کے لیے بولیاں لگتی تھیں یہ ایک ایسی دنیا تھی جس کی حقیقت عام انسانوں کی نظروں سے اوجھل تھی مگر اس کی خوفناک گونج ہر جگہ سنائی دیتی تھی

تیز گرج چمک کے ساتھ ہوتی ہوئی بارش میں کسی لڑکے کے رونے کی

آزاویں عجیب خوفناک سا منظر پیش کر رہی تھیں گرجتا ہوا بادل نا جانے اس

کے رونے سے لطف لیتا روشنی دکھا رہا تھا یا پھر اس کے رونے سے افسردہ

ہو کر بارش برسانے لگا تھا ایسے میں گرجتی چمکتی ہوئی بجلی کی روشنی لاؤنج

کے کونے میں ٹھنڈے فرش پر سکڑ سمٹ کر بیٹھے لڑکے پر پڑنے لگیں

ٹھنڈی ہوا پردوں کو پرے کر کے اس کی ہڈیوں تک میں ٹھنڈ کو ڈالنے لگی

مگر اس گھر میں کسی کو بھی اس لڑکے کی ذرا برابر فکر نا تھی بلکہ سب اس

قسم کا سلوک اس بدتمیز و جھگڑالو لڑکے کے لئے ٹھیک سمجھ

رہے تھے ہوا کچھ یوں تھا کہ اس نے اپنے کزن کی بائیک

کے پرزے پرزے کر ڈالے تھے صرف یہی سوچ کر کہ اس بائیک کو

کیسے بنایا گیا تھا اور اس کے بعد بائیک کو ٹھیک کرنے کے باوجود اس کے

کزن نے وہ رونا مچایا کہ اس کی آنٹی نے اس کا حشر نشر بگاڑ کر رکھ دیا تھا اب

بھی اس کے جسم پر ہر جگہ نیل اور زخم پڑے ہوئے تھے کہیں موٹی چھڑی

لمبے ناخنوں کی کھرونچ سے خون رس رہا تھا لیکن کے نشان تھے تو کہیں
اس کو ان زخموں سے زیادہ الفاظ کا زہر اپنے رگ و پے میں سرایت
کرتا محسوس ہو رہا تھا اس کو جتنی گندی گالیاں دی جا چکی تھیں اس کا دل
کر رہا تھا کہ وہ اس گھر سے بھاگ جائے اور کسی ٹرین کے نیچے سر دے کر
مر جائے اس کو لگتا تھا کہ اس کی زندگی سے بہتر ہے کہ اس کو موت
آجائے ابھی بھی اس کی اذیت کی اتنی ہی انتہا تھی کیونکہ وہ شدید غصے میں
اپنے ناخنوں سے زخموں کو بے دردی سے کھرونچ رہا تھا اور اپنی ہی اذیت
سے اپنا انتقام لیتا ذہنی سکون حاصل کر رہا تھا ٹھنڈی ہوا کا اثر ہونٹوں کی
نیلاہٹ سے ظاہر ہو رہا تھا مگر اس کو کسی بھی چیز کی پرواہ نہیں تھی اس
کو بس اپنے ارد گرد اپنی ذلت بھری بے عزتی و گالیاں سنائی دے رہی تھیں
ہر سو عورت کا بھیانک روپ نظر آ رہا تھا اور دل چاہ رہا تھا کہ وہ یا تو خود
مر جائے یا پھر ان کو مار ڈالے مگر اس کے بس میں کچھ بھی تو نہ تھا اور جو بس
میں تھا اسے وہ کر رہا تھا خود کو اذیت دینا، کسی کے دیئے گئے زخموں کو مزید

کھرنچ کرادھیڑ ڈالنااوراذیت کی آخری انتہا کو محسوس کرتے ہوئے اس کارونا ہر سمت گونج رہا تھا یا پھر وہ جان بوجھ کراس قسم کا رونا رو رہا تھا کہ اس کو مزید ذلت ومار کا حقدار ٹھہرایا جائے بے قصور کا یہی قصور ہوتا ہے کہ وہ اپنے ناکردہ قصور نہیں مانتا اور جب مان جائے تب کسی کو نہیں چھوڑتا۔

کیا تم نے دیکھا اس معمولی سی لڑکی کے لئے فارس کا رویہ "لبابہ امل" کے ساتھ کھڑی دوسری عورتوں سے باتیں کر رہی تھی جب اس طرف اس کی نظر گئی تھی اور وہ فوری امل سے بولی جو قیمتی وخوبصورت ترین ریڈ ساڑھی میں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی اس کا بیک گراؤنڈ نارمل کلاس تھا مگر یہ اس کی خوبصورتی ہی تھی کہ وہ نعمان ہمدانی کی دوسری بیوی کے لئے منظور کی گئی تھی بہر حال اس خاندان میں اگر پیسہ جی بھر کر تھا تو ان کو خوبصورتی بھی اتنی ہی اٹریکٹ کرتی تھی یہی وجہ تھی

کہ ”ہمدانی خاندان“ کی ساری بہوئیں ایک سے بڑھ کر ایک حسین ترین تھیں

”ہمم بالکل ۔۔ڈونٹ وری دل لگی شروع شروع میں ایسی ہی ہوتی ہے“ وہ طنزیہ بولیں تو لبابہ بھی ہنس پڑی

”یہ تو ہے مگر عطروبہ کو اپنی بہن کو سب بتانا ہوگا کہ فارس کیسا انسان ہے اس سے کچھ بھی بعید نہیں“ وہ کندھے اچکاتی اپنے بالوں کو جھٹکا دے کر پیچھے کرنے لگی

”اٹس جسٹ آون سیکنڈ ویڈیو ڈونٹ وری وہ زیادہ فلرٹ نہیں کرے گا“ امل کے لہجے میں یقین تھا جس پر لبابہ کا طنزیہ قہقہہ بلند ہوا

”تم بھول رہی ہو کہ فارس ایک لڑکی کا ریپ کر کے اس کو موت کے گھاٹ اتار چکا ہے وہ تو اس کے پیسے نے سسٹم کو خرید لیا ورنہ یہ کب کا پھانسی چڑھ چکا ہوتا“ وہ اس کو پرانی بات یاد دلانے لگی

وہ الزام تھا اس پہ۔۔ فارس کے دشمنوں کی سازش تھی" امل نے اس "

کا دفاع کیا اور لبابہ نے بھی بحث چھیڑ نا مناسب نہیں سمجھا اس لئے منہ

بنا کر "ہونہہ" کرتی دوبارہ دوسری عورتوں کی طرف بڑھ گئیں اور ذرا

برابر پرواتو امل کو بھی نہیں تھی اس لئے لب آپس میں بلینڈ کر کے آنکھوں

کو کوفت بھرے انداز میں گھماتی وہاں سے اپنے سرکل کی خواتین کی

طرف جانے لگی وہ سب کے سب اپنے سرکل میں انتہا درجے کے سوشل

اور خوش اخلاق لوگ مانے جاتے تھے مگر وہ حقیقت میں سب کے سب

الٹ تھے ان کی سوشل اور ذاتی زندگی میں واضح تضاد تھا

ایک خوبصورت شام تھی اور لاہور کے ایک مشہور علاقے کے نامور کیفے

میں صمد اور اس کا دوست ریحان بیٹھے تھے دونوں کی نظریں کیفے

کے دروازے پر تھیں جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں ریحان ایک ماہر ہیکر

اور انٹیلیجنس ایجنٹ تھا جبکہ صمد ایک سائبر سیکیورٹی اسپیشلسٹ آج انہیں

ایک اہم ملاقات کرنی تھی جس کے لیے وہ دونوں بہت پر جوش تھے کچھ

دیر بعد ایک سنجیدہ چہرے والا شخص کیفے میں داخل ہوا اس نے ایک

نظر اطراف پر ڈالی اور پھر سید ھا صمد اور ریحان کی طرف بڑھا اس کا نام

میکسویل تھا اور وہ ایک بین الاقوامی انٹیلیجنس ایجنسی کا اہم رکن تھا

میں دیر سے آیا معذرت چاہتا ہوں "میکسویل نے کہا اور سامنے پڑی"

کرسی پر بیٹھ گیا

کوئی بات نہیں ہمیں آپ کی فراہم کردہ اہم اطلاعات کا"

انتظار تھا" صمد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا میکسویل نے ایک فائل نکالی

اور اسے صمد کے سامنے رکھا

یہ وہ معلومات ہیں جو ہمیں خفیہ ایجنسی کی جانب سے ملی ہیں ہمیں یقین "

ہے کہ ایک بڑا سائبر حملہ ہونے والا ہے اور اس کے پیچھے ایک خطرناک

" گروہ ہے

میکسویل کی اطلاع پر صمد نے فائل کو غور سے دیکھا اور پھر ریحان کی طرف مڑ کر کہا

ہمیں فوری طور پر اس کی تہہ تک پہنچنا ہو گا" ریحان نے اپنے لیپ ٹاپ" کو نکالا اور فوراً کام پر لگ گیا صمد نے مارک سے مزید تفصیلات پوچھیں اور ساتھ ہی اپنے ذہن میں ایک منصوبہ تیار کرنا شروع کیا

ہمیں اس گروہ کے سرغنہ کو پکڑنے کے لیے ان کے طریقہ کار کو سمجھنا" ہو گا" صمد نے کہا

وہ کون سے سرورز استعمال کرتے ہیں ان کے ہدف کون سے ہیں ہمیں" ہر چھوٹی سے چھوٹی معلومات درکار ہیں" میکسویل نے مزید معلومات فراہم کیں اور صمد نے اپنے ذہن کی تیز رفتاری سے ایک حکمت عملی تیار کی ہمیں ان کے نیٹ ورک میں داخل ہونا ہو گا اور ان کی حرکات کو ٹریک" کرنا ہو گا" دانش نے ریحان کو ہدایات دیں تو اس نے تیزی سے ٹائپنگ شروع کی اور کچھ ہی دیر میں وہ ان کے نیٹ ورک میں داخل ہو گیا

ہم ان کے قریب پہنچ چکے ہیں لیکن ہمیں احتیاط سے کام لینا"
ہو گا" صمد نے اپنے موبائل پر ایک خصوصی اپلی کیشن کھولی اور انٹیلیجنس
ایجنسی کے ساتھ رابطہ کیا

ہمیں بیک اپ کی ضرورت ہو گی ہم ان کے سرورز کو ٹریک کر رہے ہیں"
اور جیسے ہی ہمیں ان کا لوکیشن ملتا ہے ہمیں فوری کارروائی کرنی ہو گی" صمد
نے ریحان کو ہدایت کی جس کے چہرے پر پہلے مسرت تھی تو اب پریشانی
و تفکر کی لکیریں رقص کر رہی تھیں کچھ ہی دیر بعد اس نے لب کاٹتے نفی
میں سر ہلاتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ کر کہا

انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی ان کے نیٹ ورک کے ساتھ چھیڑ چھاڑ"
"کر رہا

میں تم لوگوں کو آگاہ کر چکا تھا کہ یہ اتنا آسان نہیں ہمارے پاس ایک"
سے بڑھ کر ایک ذہین شخص موجود ہے مگر پھر بھی ان کے اس نیٹ ورک
کو اتنی آسانی سے کوئی ہرا نہیں سکتا" میکسویل نے کہا

"اب کیا کیا جائے میں نے تو اپنی پوری کوشش کی ہے۔۔ مگر جہاں تک میرا تجربہ ہے اس لحاظ سے ان تک ریچ کی جا سکتی اگر کسی ذہین وفطین ہیکر کو ڈھونڈا جائے" ریحان کے تجزیہ پر ان دونوں نے سر ہلایا

"وہ جوابی کارروائی ضرور کریں گے" میکسویل نے آگاہ کیا

"کوئی ڈر نہیں" صمد کی آنکھوں میں بے خوفی تھی

"تو اب کیا کرنا چاہیے۔۔ ہم ماہر ہیکر وانٹیلیجنس میمبر کے ساتھ رابطہ کر چکے ہیں مگر وہ کافی بڑے مگرمچھ ہیں" ریحان پریشان تھا جبکہ صمد کچھ لمحے کے لیے چپ سا پر سوچ رہا اور پھر مسکرا کر سر ہلایا

"انشاءاللہ مل جائے گا مگر تم ہمت نہیں چھوڑنا ٹرائی کرتے رہنا" وہ ریحان کو ہدایت کرتا اٹھ کھڑا ہوا میکسویل اور ریحان صمد کو دیکھ کر مسکرا گئے وہ ایک جانباز سپاہی تھا

رات کی خوبصورتی ایک پر سکون اور سکون بخش ماحول بنا رہی تھی جو حواس کو سکون دیتی روح کو جلا بخش رہی تھی

آسمان گہرے نیلے رنگ کے سمندر کی طرح تھا جس پر ہزاروں چمکتے ستارے جواہرات کی طرح بکھرے ہوئے تھے کہیں کہیں کہکشاں کا دھندلا سا دودھیا راستہ بھی نظر آرہا تھا جو رات کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا ایسے میں چاند کی روشنی راہداری سے گزرتی ہوئی بند دروازہ دھیرے سے کھٹکھٹانے لگی اور کچھ دیر بعد بھوک سے نڈھال حرمت اپنے کمرے سے باہر نکلی چہرہ و وجود اترا ہوا سا تھا کیونکہ اس نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا اور نا ہی کسی نے پوچھا تھا سب کے سب ساری رات پارٹی کے بعد اب بے سدھ سوئے پڑے تھے

عطروبہ آپی آپ بھی اتنی بے وفا نکلی اپنی معصوم بہن کو کچھ بھیج ہی دیتی""""

وہ منہ ہی منہ میں شکوہ کرتی آہستہ سے آگے بڑھ رہی تھی اور جونہی لاؤنج میں قدم رکھا خودکار لائٹس ایک ایک کر کے جلنے لگیں

افففف ڈرا دیا ہاتھ ٹوٹے تو نہیں جو پاؤں والا سسٹم لگا دیا" وہ غصہ ہوتی "
فوری لاؤنج سے راہداری کے رستے ہوئی پیچھے لائٹس بند ہو رہی تھیں
بھوتیا کہانیاں ایسی ہی ہوتی ہیں جہاں ایک معصوم سی لڑکی آگے بڑھ رہی "
ہوتی اور پیچھے سے لائٹس دھیرے دھیرے بند ہو رہی ہوتیں۔۔" وہ
خود ہی سین بناتی کچن میں داخل ہوئی

بیچاری معصوم سی لڑکی جیسے ہی آگے بڑھتی بھوت اس کے سامنے "
آکر اس کو ڈرا دیتا ہوتا اور پھر وہ چیخ مارتی۔۔۔آں مممم" وہ جب اندر آئی
تو فریج سے چھیڑ چھاڑ کرتا فارس منہ نکال کر آنے والے کو دیکھنے لگا
اور حرمت جو ڈراؤنے سین میں بری طرح غرق تھی اس کو سامنے
پاکر چیخنے لگی فارس ایک ہی جست میں اس تک پہنچ کر اس کی چیخ کا گلا
گھونٹ گیا تھا

املی بھوت دیکھ لیا کیا" وہ معصوم شکل بنا کر رہ گیا اور حرمت آنکھیں

ادھر ادھر گھما کر اسے دیکھتی صورتحال سمجھ گئی اور پھر جلدی سے پیچھے

ہوئی ساتھ ہی اپنا دوپٹہ بلاوجہ ٹھیک کرنے لگی

حالانکہ چڑیل بن کر تم گھوم رہی ہو اینی وے بیٹھو میں بھی ڈنر کرنے ہی "

آیا تھا" وہ دل ہی دل اپنی آخری اطلاع پر ہنسا کیونکہ وہ صرف

ڈنر کرنے ہر گز نہیں آیا تھا اس کے ساتھ والے فارم ہاؤس میں اس کی غیر

موجودگی میں بھی ویسا ہی کھانا بنتا تھا جیسا اس کی موجودگی میں بنتا تھا مگر اس

کا پلین حرمت سے ملاقات تھی جو کہ ہو گئی تھی اگر وہ کچن نا آتی تو وہ

یقینا کھانا لیے اس کے کمرے تک جاتا کیونکہ اس کو معلوم تھا حرمت

نے ڈنر نہیں کیا ہو گا

م۔ میں چلتی ہوں" وہ اس سے بچنے کو جانے لگی"

تمہیں شوق ہے میں تمہارا ہاتھ پکڑوں" اس کا لہجہ سرد تھا"

کیا مطلب" وہ حیران تھی"

اگر تم آرام سے یہاں بیٹھ کر ڈنر نہیں کرو گی تو مجھے تمہارا ہاتھ "
پکڑ کر تمہیں یہاں بٹھانا ہو گا اور اس کے بعد اپنے ان پیارے ہاتھوں
سے تم کو کھلانا بھی ہو گا اور اس کے بعد تمہیں روم تک۔۔" حرمت
کے فوری ٹیبل پر ہاتھ رکھے کرسی پر بیٹھنے کے انداز سے وہ کمینگی بھری
مسکراہٹ لبوں پہ لے آیا

گڈ گرل تم ایک اوبیڈینٹ وائف ثابت ہو گی" وہ اس کو سراہتا گرم "
کیا گیا کھانا ٹرے میں رکھ کر اس کے سامنے رکھنے لگا اور خود بھی سامنے ہی
بیٹھ گیا

میرے ساتھ ایسے بات مت کیا کریں میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں" وہ "
اس کو باور کروانے لگی اور اس نے بھنوؤں کی جبنش سے اس
کو کھانے کا اشارہ کیا جس پر فوری عمل ہوا

"تم ایسی ویسی نہیں ہو اسی لیے تو ایسی باتیں کرتا ورنہ اگر تم ایسی ویسی لڑکی

ہوتی تو تم دیکھتی میں ایسی ویسی لڑکیوں سے کیسی باتیں کرتا" وہ اس کے

گھما پھرا کر بات کرنے پر جھنجلائی

""""آپ میرے پیچھے کیوں پڑے ہیں یاد رکھیں آپ کو کچھ نہیں ملنے والا

اس نے باور کرواتے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگایا فارس فی الفور اس کو ہی

دیکھ رہا تھا

"تمہیں کیا پتہ املی کہ میں تمہارے پیچھے کیوں پڑا ہوں یقین کرو جوہری

خزانے کو دیکھ کر اس کی قیمت بتا دیتا ہے اور تمہارے جیسا خزانہ بہت

جلد میرا ہو جائے گا" وہ اوپر تلے اس کو غور سے دیکھ رہا تھا حرمت کے حلق

میں نوالہ پھنسا

"آپی ٹھیک کہتی ہیں۔۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"آپ بالکل اپنی ماں کی طرح بے حیا و بے حس ہیں۔۔ میں کبھی کسی کی

تربیت پہ بات نہیں کی مگر آپ کو دیکھ کر آپ کی تربیت کا پتہ چلتا ہے" وہ

اس کو باور کرواتی وہاں سے جانے لگی کہ فارس سختی سے اس کی کلائی

پکڑ کر اپنے سامنے کر گیا حرمت کانپ کر رہ گئی

تم بہت پولائیٹ بے عزتی کرتی ہو املی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں "

میری ماں تک کیسے پہنچنا چاہیے۔۔" حرمت جو پہلے حیران در حیران تھی

اب شرمندہ ہونے لگی جیسا بھی تھا مگر اسے اس کی مری ہوئی ماں تک نہیں

جانا چاہیے تھا

اٹس ٹرو میں ایک بدکردار وفاحشہ ماں کی بدکردار و ناجائز "

اولاد ہوں۔۔ سو کال می حرامی۔۔" وہ مسکرایا اور حرمت سر جھکا گئی

میں ایک بے حس و بے غیرت باپ کی گندی اولاد ہوں۔۔ کال می "

" بے غیرت۔۔ میں ایک۔۔

آئم سوری" وہ اس کی بات کاٹ گئی"

مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا آئم سوری" وہ واقع میں شرمندہ تھی"

تم بہت معصوم ہو۔۔" وہ ہنسا اور حرمت پھر حیران ہونے لگی یہ شخص"

اس کی سمجھ سے باہر تھا

میری جان یہ الفاظ میں اپنے بارے میں اتنی بار سن چکا ہوں کہ اب تو"

اچھا لگتا ہے۔۔ تم سینٹی مت ہو میں مذاق کر رہا تھا" وہ ہنس

رہا تھا اور حرمت اپنے بے وقوف بن جانے پر منہ پھلا کر اس

سے پرے ہوئی

آپ۔۔ایک نمبر کے۔۔" وہ کوئی گالی دیتے دیتے رکی اور پھر وہاں سے"

واک آوٹ کر گئی فارس ہنستے ہوئے اس کے چھوڑے گئے کھانے کو اپنے

سامنے کر کے کھانے لگا

بیچاری میں ساری زندگی تمہارے جیسے کو برداشت کرنے کا حوصلہ کیسے"

آئے گا۔۔ چیچی مت تنگ کیا کرو چھوٹی بچی ہے وہ۔۔" وہ

مزے سے کھانا کھا رہا تھا

فارس ہمدانی دی لیجنڈ حرامی ۔۔ ہاہاہا نائس" وہ ہنستا ہوا اپنا موبائل سامنے کر گیا جہاں ایک نوٹیفکیشن آیا ہوا تھا

ہر طرف چمکتی ہوئی لائٹس کی ہنگامی صورتحال قائم کرتی حالت اور تیز میوزک میں ناسنائی دینے والی آوازیں وہاں موجود سب کو اس وقت بھلی و خوشگوار محسوس ہو رہی تھیں یا شاید وہ سب کے سب اس طرح کے ماحول کے عادی ہو چکے تھے بہر حال صنف نازک کا دل لبھاتا ہوا وجود وہاں آنے والے ہر مرد کا دل اپنے ہاتھوں میں لے کر ان کے تھرکتے ہوئے وجود کا ہی حصہ بن رہا تھا ایسے میں وہاں داخلی دروازے سے داخل ہوتا ہوا وہ شخص سب کی توجہ کا مرکز بن چکا تھا لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی اس کے بے حد فین تھے اس کی ظاہری کشش و پیسہ اس کو ہر کسی کی نگاہوں میں ممتاز کرتا تھا اور جو گرویدہ نہیں ہوتے تھے ان کا ڈر نا فطری ہوتا

جسٹ آ چاکلیٹی بوائے" کاؤنٹر کے پاس کھڑی ایک لڑکی کے منہ "
سے یکلخت نکلا تو اس کے ساتھ کھڑے لڑکے نے نفی میں سر ہلایا
نو ہی از ناٹ آ چاکلیٹی ہی از اگریسو بلئینز بوائے" اس کی تائید اس کے تمام "
دوستوں نے بھی کی اور وہ سب کے سب اس کو دیکھتے یہ ماننے پر مجبور تھے
کہ وہ پرفیکٹ انسان کمال کا خوش نصیب واقع ہوا تھا اس کا قد چھ فٹ ایک
انچ تھا تو اس کی رنگت گندمی و ملائم تھی، اس کے ہونٹوں کا رنگ گہرا گلابی
تھا تو اس کی آنکھیں ہنٹر بلو تھیں، اس کے بال سیاہ و سلکی تھے تو اس کی
گردن صراحی دار تھی، ہلکی داڑھی و مونچھیں اس کے چہرے کو مزید
نکھار بخشتی تھیں الغرض اس کی باڈی شیپ اس قدر فٹنس واٹریکٹو حیثیت
کی حامل تھی کہ اس کو دیکھتے ہی اگلا بندہ اس کو پرفیکٹ پرسنیلٹی کہنے پر مجبور
ہو جاتا تھا وہ نت نئے بزنس ایوارڈز کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ جات سے
متعلقہ ایوارڈز بھی حاصل کر چکا تھا جس کے پیش نظر وہ کافی مقبول
و معروف شخصیت بن چکا تھا حتیٰ کہ اس کو کئی بار شوبز سے آفرز ہوئیں

مگر وہ سوائے بزنس کے کسی دوسرے کاروبار میں دلچسپی نہیں رکھتا

تھا اسے اپنی ظاہری صورت سے زیادہ اپنی ذہانت پر ہمیشہ غرور رہا تھا وہ

تقریباً ہر ملک میں گیا اور وہاں کے لوگوں کو اپنے ہاتھوں پر

نچا کر آیا تھا اسے کسی بھی ذہین سے ذہین انسان کو بھی بیوقوف بنانے میں

کبھی مشکل نہیں رہی تھی اس نے زندگی میں کبھی کسی چیز پر شکر کیا تھا تو وہ

اس کا دماغ تھا جو کہ غیر معمولی ذہانت کا حامل تھا سب سے بڑھ کر اس کی

ایسی خاصیت جو اگلے بندے کو اس کا گرویدہ بناتی تھی وہ اس کا لاجواب

ناہونا تھا اس کے پاس ہر سوال و بات کا بہتر و منفرد جواب موجود تھا

"از ہی پریزنٹ ہئیر" وہ دائیں کٹ لگی آئی برو اٹھا کر کاؤنٹر پر

کھڑے لڑکے سے سوال کرنے لگا ساتھ ہی اپنے موبائل سے تصویر بھی

کھول کر دکھائی

"یس" لڑکا اثبات میں سر ہلاتا گیا

روم نمبر" وہ اپنے والٹ سے بھاری رقم نکال کر کاؤنٹر پر رکھتا اس "
لڑکے کو خریدنے لگا اور وہ فوری اس کا گرویدہ ہوتا اس کو تفصیل سے سب
کچھ بتا گیا

ہائے" کسی نسوانی آواز پر اس نے چونک کر پیچھے دیکھا ایک طرح "
دار حسین لڑکی اس کو جانثار نگاہوں سے دیکھ رہی تھی وہ اس کو ایک
نظر دیکھ کر اپنا موبائل پاکٹ میں رکھ کر کف لنکس
کھولتا اوپر کرنے لگا جس سے اس کے مضبوط بازوؤں پر بنے ٹیٹو واضح
ہوتے اس کو مزید دلکش دکھانے لگے

کوئی جواب تو دو" لڑکی نے برا منایا "

ابھی تک کسی بھی ڈکشنری میں ہائے کا جواب ایجاد نہیں ہوا" وہ اس "
کو باور کرواتا جانے لگا

میں آئی جی کی بیٹی ہوں تمہارے جیسے میرے آگے پیچھے پھرتے ہیں" وہ "
اس پر اپنی حیثیت واضح کر رہی تھی کہ شاید وہ اس کے بیک گراؤنڈ سے

متاثر ہو جائے جبکہ وہ مسکرایا اور اپنی ہلکی بڑھی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا اسٹائل سے اسے کھجاتے ہوئے اس لڑکی کے آگے پیچھے سرسری وطنزیہ نظر ڈالنے لگا اس کے ایسے انداز ہی سامنے والے کو گھائل کر ڈالتے تھے

"اگر میں اپنی حیثیت واضح کروں گا تو یہ ایک حسین لڑکی کے حسن کی گستاخی ہو گی لہذا مجھے اس وقت صرف اپنے باپ کی حیثیت واضح کرنی چاہیے" وہ اپنے بازو اردگرد لپیٹ کر کہتا اس کے قریب ہوا اور وہ مسکرا کر مغرور انداز میں اپنے دوستوں کو دیکھنے لگی جن سے ابھی شرط لگا کر آئی تھی کہ اس ہینڈسم کو اپنے اشاروں پر نچائے گی

"میں منسٹر نعمان ہمدانی کا بیٹا ہوں جس کے سامنے تمہارے باپ جیسے کئ معمولی آئی جی کانپ جاتے ہیں" وہ اس کو باور کرواتا ششدر کر گیا

"تمہارے لئے نعمان ہمدانی کا تعارف بہت ہے مجھ تک پہنچی تو جان سے جاؤ گی" وہ آنکھ دبا کر کہتا اس کا گال تھپتھپا کر وہاں سے جانے لگا اس کا ارادہ اب تصویر والے شخص کو اتنی اذیت سے دوچار کرنا تھا جتنی اذیت

سے وہ گزرا تھا اس نے اس کی پسندیدہ چیز کو بری نگاہ سے دیکھا تھا وہ کیونکر اس کو بخش دیتا اس نے اپنی آنکھیں اس کی ملکیت پر رکھی تھیں وہ اس کی آنکھیں ہی نوچ ڈالنا چاہتا تھا۔۔ جبکہ پیچھے وہ لڑکی حیرت و انبساط کی کیفیت میں کھڑی رہ گئی

وہ دونوں اپنے ذاتی عالیشان بنگلے کی بالکونی میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے شہر کی روشنیوں کا نظارہ کسی جادوئی منظر سے کم نہ تھا ملازم خصوصی طور پر ان کے لیے مشروب پیش کر رہا تھا

ریان ہاتھ میں کرسٹل کا گلاس پکڑے عطروبہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

یونو واٹ عطروبہ دنیا کی ہر نعمت میرے پاس ہے لیکن "
تمہارے بغیر سب کچھ ادھورا ہے "اس کا لہجہ گھمبیر تھا عطروبہ نے
مسکراتے ہوئے ریان کا ہاتھ تھام لیا
اور میرا ابھی آپ کے ساتھ ہر لمحہ ایک خواب کی مانند ہے یہ دولت "
اور شان وشوکت کچھ بھی نہیں اگر آپ نا ہوں "دونوں ایک دوسرے
کے نہایت قریب کھڑے عہد وپیمان کرنے میں مصروف تھے ریان
نے قریب آکر عطروبہ کی پیشانی پر ایک نرم بوسہ دیا
تمہاری محبت میری زندگی کی سب سے بڑی دولت ہے "اس کے اس "
قدر محبوب انداز و محبت بھری نظروں کو محسوس کرتی عطروبہ نے اس کی
طرف دیکھا اس لمحے کی خاموشی میں بھی ان کے دلوں کی دھڑکن سنائی
دے رہی تھی ریان نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا مخملی ڈبہ
نکالا اور عطروبہ کے سامنے کھول دیا اس میں ایک نئی قیمتی ڈائمنڈ بریسلٹ

تھی عطروبہ کی آنکھیں وچہرہ ایک دم کھل اٹھا تھا وہ مسکرا کر مشکور نگاہوں

سے ریان کو دیکھنے لگی جو کہ اس کو جانثار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

یہ بریسلٹ تمہاری خوبصورتی کے سامنے کچھ بھی نہیں لیکن میں"

چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ اسی طرح چمکتی رہو" عطروبہ نے اپنے آنسو چھپانے

کی کوشش کی

ٹرسٹ می میرا آپ کے ساتھ ہر لمحہ قیمتی ہے آئی لو یو" بارش کی ہلکی ہلکی"

بوندیں بالکونی کے فرش پر گر رہی تھیں اور ان کی محبت کی گرماہٹ

نے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے یادگار بنا دیا تھا لیکن بعض اوقات محبت برستی

ہوئی بارش کے قطروں کی مانند ہی ہوتی ہے جہاں بارش ختم ہوئی وہاں

قطرے گرنا بند ہو گئے اور جہاں قطرے بند ہو گئے وہاں زمین خشک

ہونا شروع ہو گئی اور جہاں زمین خشک ہونا شروع ہو گئی وہاں بنجرپن

پنجے گاڑھنا شروع کر دیتا شاید ان کا رشتہ ایسا ہی تھا جہاں محبت،

ضرورت، شہرت، اعتبار اور حسن مل کر ایک دھاگہ بنائے ہوئے

تھے اور برستی ہوئی بارش دعا گو تھی کہ وہ دھاگہ ٹوٹنے نا پائے

____

وہ کچن میں کھڑی چائے تیار کر رہی تھی آج وہ تھوڑا لیٹ اٹھی تھی اس لئے سب ناشتہ کر کے اپنے اپنے کاموں پر جا چکے تھے اس گھر میں سبھی کی بہت مصروفیات تھیں اس لئے ان سب کا صبح ٹائم سے نو دس بجے اٹھنا معمول تھا لیکن حرمت کی طبیعت تھوڑی ناساز تھی جس کے پیش نظر وہ آج کافی لیٹ گیارہ بجے اٹھی تھی اور اب ناشتہ کر کے چائے بنا رہی تھی

ہائے املی تم یہاں کھڑی ہو اور میں تم کو ساری دنیا میں ڈھونڈ ''

چکا ہوں '' اس کی آواز اس کے کان کے نہایت قریب ابھری تو وہ کرنٹ کھا کر پلٹی اور اس کو اپنے پاس کھڑے پا کر آنکھوں میں خوف در آیا کہ کوئی وہاں نا آجائے بد قسمتی کے ساتھ پیچھے سلیب ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتی تھی

ا۔۔آپ جائیں" وہ بمشکل بولی"

ایکچوئیلی مجھے ابھی امیریکہ کے لئے نکلنا تھا تو میں نے سوچا کہ اپنا گفٹ "

پہلے لینے آجاؤں" وہ معصومیت سے بولا تو حرمت ادھر ادھر دیکھ کر فوری

اس کے منہ پر تھپڑ مار گئی

ا۔۔اب جائیں کوئی آجائے گا" وہ منت زدہ ہوئی"

املی میں بے قصور تھا تم نے کس بنیاد پر میرے منہ پر تھپڑ مارا ابھی تو میں "

نے کچھ کہا ہی نہیں تھا۔۔اینی وے اب اس تھپڑ کا بدلہ تو میں تم سے لوں

گا" وہ اپنی ہنٹر بلوروشن آنکھوں سے اس کو گھورتا ڈرانے لگا

"ن۔۔نہیں میں سمجھی۔۔"

تم سمجھی کہ تمہارے تھپڑ میں کوئی نشہ ہے جو میں روز "

کرنے کے لئے آتا ہوں۔۔یا پھر کوئی سکن کیئر جسے فیس پہ لگوا کر

گلو آئے گا" اس کا چہرہ بے تاثر جبکہ لہجہ نہایت غصیلا اور سرد تاثرات کا حامل

تھا جسے محسوس کر کے چڑیا کی مانند دل رکھنے والی حرمت مزید کانپ کر رہ گئی

”ن۔۔نہیں میں سچ کہہ رہی مجھے لگا کہ۔۔“ وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھتا اس کی آواز بند کر گیا

”تمہیں جو مرضی لگے املی۔۔میں تم کو صرف دو پل کے لئے محسوس کرنا چاہتا تھا تمہارے مہکتے وجود اور حسین چہرے کا دیدار کرنا چاہتا تھا جسٹ لائیک آ ڈریم لو۔۔میں ایک جگنو کی طرح کچھ پل کے لئے تمہارے نزدیک ٹھہر کر پھر نئی اڑان بھر جاتا جس کے عوض تمہیں اچھی پوسٹ، شاندار بنگلہ، مہنگی گاڑی اور جو تم چاہتی وہ سب کچھ دے دیتا مگر۔۔“ اس کا لہجہ ابھی بھی کوئی جذبہ ظاہر کرنے میں ناکام مقابل کی جان ہلکان کرتا جا رہا تھا

مگر اب نہیں املی" اس کا لہجہ حتمی تھا حرمت کو اپنے جسم سے جان نکلتی "
ہوئی محسوس ہوئی اس نے اس کا چہرہ و وجود اتنی مضبوطی سے تھاما ہوا تھا کہ
وہ کسی طور حرکت کرنے کے قابل نا تھی

اب میں تمہاری حسین آنکھوں کا خواب اور دلنشین ہونٹوں کی پیاس بن "
جاؤں گا۔۔ املی میں تمہارے جسم کی ٹھنڈک سے اپنے گرم جذبات
کو بہلانا چاہتا ہوں میں تو بگڑا ہوا ہوں۔۔" اس بار وہ
ہلکا سا مسکرایا تھا یا شاید اس کی آنکھیں مسکرائیں تھیں جبکہ حرمت کو اس کی
باتوں سے بے پناہ شرم محسوس ہو رہی تھی اوپر سے کسی کے آنے کا ڈر علیحدہ
جان کو آرہا تھا

تم اپنی محبت سے مجھ کو قابل کر دو گی خود کو میرے حوالے کر کے مجھ "
کو مکمل کر دو آئی وانٹ ٹو کمپلیٹ مائی سیلف املی" اس کا لہجہ جذبات کی
شدت سے بھیگا ہوا سا تھا

چھ۔۔ چھوڑیں مجھے" وہ اپنا پورا زور لگا کر اپنے منہ سے اس کا ہاتھ"

ہٹا کر بولی بڑی بڑی ہیزل براؤن آنکھیں چھلکنے کو بے تاب ہو گئیں مگر وہ

اس بے حس انسان کے سامنے رو کر خود کو کمزور ظاہر نہیں کر سکتی تھی

املی اب تم خود چل کر اس گارڈن میں آؤ گی میں سنڈے کو لنچ کے بعد وہاں"

تمہارا ویٹ کروں گا اور تم کو ضرور آنا ہے یہی تمہارے اس تھپڑ کی

سزا ہے" وہ حتمی انداز میں کہتا اس سے تھوڑا فاصلے پر ہوا

میں نہیں آؤں گی" اس نے غصے سے مطلع کیا"

تم آؤ گی املی۔۔ تم ضرور آؤ گی تمہاری کمزوری دو چیزیں ہیں تمہارا بھائی"

اور تمہاری عزت۔۔ اینڈ آئی پرامس اگر تم نا آئی تو۔۔" وہ کمینگی

سے بولتے بال کھجاتا ایک آنکھ بند کیے بھنوؤں کو سکیڑے اس کو ڈرانے لگا

تمہارا بھائی روز گارڈن میں کھیلتا ہے اور تم موسٹلی اپنے بیڈ روم میں ہوتی"

ہو۔۔ دِیز ٹو پلیسز کین ڈسٹرائے یو املی اس لئے تم ضرور آؤ گی" وہ

کہتا جانے لگا کہ پھر مسکراتے ہوئے رکا

میں نے آج تک کسی کو دھمکی نہیں دی املی مائنڈاٹ۔۔ تمہیں ''

دے رہا ہوں تو یہ مذاق نہیں ہے'' اس کا لہجہ نہایت سنجیدہ و بر فیلا تھا البتہ

آنکھوں میں مسکراہٹ و شرارت لئے وہ دروازے کے پاس پہنچا کہ کچن

میں داخل ہوتی روما سے ٹکرایا

اوہ مائی سویٹ ہارٹ یہاں کیسے'' وہ چہک کر بولی لیکن اس ''

کے پیچھے گھبرائی سی حرمت کو دیکھ کر حیران رہ گئی

ایکچوئیلی اس کے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا تمہیں کوئی پرابلم ہے ''

روما ڈارلنگ'' وہ حرمت کی طرف دیکھ کر روما کے بالوں کو چھیڑنے لگا جس

پر روما التفات حاصل کرنے کی غرض سے مسکراہٹ سے بھرپور نظر اس

پر ڈالنے لگی

بہت پرابلم ہے اور اس پرابلم کو صرف تم ہی حل کر سکتے ہو'' اس کا لہجہ "

معنی خیز تھا جبکہ حرمت کی برداشت جواب دے گئی تو وہاں سے بھاگتی ہوئی

کمرے میں آگئی اور ضبط کے تمام بندھن توڑتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

"میرے ساتھ ہی ا۔ ایسا کیوں ہوا۔۔ وہ۔۔ وہ درندہ میرے پیچھے کیوں پڑ گیا یا اللہ م۔۔ میری مدد کر۔۔ مجھے محفوظ فرما اس شخص سے۔۔ م۔ میری عزت کو بچالیں" وہ بے بسی کے احساس سے بیڈ کی چادر مٹھی میں دبا گئی سمجھ سے باہر تھا کہ اپنا دکھ بتاتی تو کس کو بتاتی ابھی اس کو یہاں آئے کچھ عرصہ ہی گزرا تھا وہ کس منہ سے عطروبہ کو بتاتی کہ وہ محفوظ نہیں رہی جس بات کا ان کو ڈر تھا وہ ہو چکی ہے

"وہ گندا۔۔ حوس کا پجاری میری جان نہیں چھوڑے گا۔۔ مجھے عطروبہ آپی کو بتا دینا چاہئے۔۔ ب۔۔ بلکہ یہاں سے چلے جانا چاہیے۔۔ مگر کہاں اور۔۔ اور عطروبہ آپی نے مجھ کو غلط سمجھ لیا تو" وہ شش و پنج کا شکار کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی لہذا اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی تاکہ اللہ سے مدد مانگی جا سکے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جو انسان اس کے پیچھے پڑا ہے اس کو اللہ کے

سوا کوئی قابو نہیں کر سکتا تھا وہ فارس ہمدانی کی طاقت و گھٹیا پن سے بہت اچھی طرح واقف ہو گئی تھی

جسٹ شٹ اپ۔۔ سب تمہاری طرح بگڑی ہوئی اولاد نہیں ہوتے جن کے ماں باپ نے ان کو پیدا کر کے پھینک ڈالا ہو میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں یہاں ہر شخص کی زبان پر یہی ہے کہ تمہاری کیا حیثیت ہے" وہ غصے سے اس پر چیخے

"سر میں نے کچھ نہیں کیا۔۔"

آئی سیڈ شٹ اپ" وہ اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر گئے اور پوری کلاس حیران و پریشان سی ان دونوں کو دیکھنے لگی اس کے ساتھ کبھی کسی نے ایسے بات نہیں کی تھی حتیٰ کہ یونی کے سی ای او نے بھی نہیں لیکن یہ واحد سر تھے جنہوں نے اس پر شاؤٹ کیا تھا اور ہاتھ بھی اٹھا دیا تھا

تمھیں تو میں بتاؤں گا کہ کیسے سدھرنا ہے امیروں کی گھٹیا اولادیں یہاں "
آجاتی ہیں اور اس قسم کے کام کرتی ہیں" وہ ٹیبل پر پڑی سفید پاؤڈر والی
پُڑیا کی طرف اشارہ کر رہے تھے جسے اس کے مخالف لڑکے نے جان بوجھ
کر اس کے بیگ میں رکھ دیا تھا اور پروفیسر کو خبر کر دی تھی جبکہ
پروفیسر جانتے بوجھتے بھی اس کو پھنسا چکے تھے کیونکہ اس لڑکے نے ان کو
پیسہ بھی دیا تھا

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور جلد تمھیں یونی سے بھی نکال دیا جائے گا ڈیم اٹ "
تمھیں دیکھ کر تمھارے ماں باپ کی کرتوتیں شو ہو رہی ہیں" وہ خاموشی
سے سر جھکائے ان کو سن رہا تھا اس کے چہرے سے کوئی بھی ری ایکشن
ظاہر نہیں ہو رہا تھا جو کہ مزید سب کو پریشان کر رہا تھا جو اس
کو جانتے تھے وہ اس کے اس قسم کے رویے کا ری ایکشن
اچھے سے جانتے تھے اور پھر سب نے ہی دیکھا تھا کہ کچھ دن بعد اس
پروفیسر کی بیٹی کسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور دو دن بعد لٹی پٹی سی واپس

آئی تھی پروفیسر کو شدید قسم کا جھٹکا لگا اور وہ ہسپتال جا پہنچا تھا سب کو یقین تھا کہ اس میں اس کا ہاتھ ضرور ہو گا مگر کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کیونکہ وہ لڑکی کہہ رہی تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ہی گئی تھی اور اپنی مرضی سے ہی واپس آئی ہے

کیسے ہیں آپ" وہ پھولوں کا بکے ان کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر مسکرا کر ان" کو دیکھنے لگا جو بیڈ پر لیٹے آکسیجن ماکس لگائے ہوئے تھے وہاں کا منظر ایسا ہی تھا جب ایک طاقتور کسی کمزور کے سرہانے کھڑا ہوا

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ میں کیا ہوں۔۔ لیکن فکر مت کریں میں" نے آپ کی کسی بھی بات کا کوئی غصہ نہیں کیا بلکہ آپ کو معاف کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کی بیٹی پریگنینٹ نا ہو" وہ آنکھوں میں غرور و تکبر لائے لب بھینچے اس کے پاس ہوا اور مقابل کی آنکھوں میں بے بسی کے احساس سے آنسو آ گئے

"م۔۔ معا۔ف کر دو۔۔"

جن کو معافی نا دی گئی ہو وہ پھر کبھی کسی کو معاف نہیں کرتے۔۔آئی گیس" آپ ساری زندگی یہی گیس لگاتے رہیں گے کہ آپ کے نواسوں کا باپ کون ہے" وہ ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا یہاں تک کے اس کی آنکھوں میں کچھ موتی سا چمکا تھا جبکہ پروفیسر کو اپنا دماغ پھٹتا ہوا محسوس ہوا آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں

"گڈ لک سر آپ کی اولاد بھی میرے ماں باپ کی اولاد جیسی ہی بن گئی۔۔آپ کے نواسے بھی میری طرح حرام کی اولاد ہوں گے" وہ سرد لہجے میں کہتے ہی ہاسپٹل کے کمرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے پروفیسر رونے و پچھتانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تھے دوسروں کو طعنے دینا، ان کے کمزور پہلو کو پکڑ کر ان کی عزت پر حملہ کرنا بہت آسان لگتا لیکن جب انسان کے خود پر بات آئے تو وہ خود کو مظلوم و فرشتہ سمجھتا اگر شیطان قابل نفرت ہے تو پھر شیطان نما انسان قابل مذمت ہونے چاہیے

نیویارک کی ایک خوبصورت سی شام اپنے پورے جوبن پر رات کی طرف مائل ہونے کی کوشش کر رہی تھی ہلکی ہلکی بوندا باندی اور ٹھنڈی ہوا نے موسم کو اور بھی خوشگوار بنا دیا تھا ایسے میں انجوائے منٹ کے نام پر شہر کے وسط میں واقع ایک پرانی ریسنگ ٹریک پر ایک بڑا کار ریسنگ مقابلہ منعقد ہو رہا تھا ریسنگ کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں ہر طرف شائقین کا جم غفیر تھا لوگ جوش و خروش سے اپنے پسندیدہ امیدواروں کو سپورٹ کر رہے تھے گاڑیاں ایک لائن میں قطار بنائے کھڑی تھیں انجنز کی گونج اور لوگوں کی ہوٹنگ نے فضا کو ہلا کر رکھ دیا تھا ریس کا آغاز ہونے میں کچھ ہی لمحے باقی تھے امیدوار ڈرائیور جن میں مرد و خواتین دونوں تھے اپنی گاڑیوں میں بیٹھے ہیلمٹ پہنے نظریں ٹریک پر جمائے ہوئے تھے اور جیسے ہی ہری روشنی جلی سب گاڑیاں بجلی کی تیزی سے آگے بڑھ گئیں انجنز کی گرج اور ٹائروں کی چرچراہٹ نے ماحول سے مڑ رہی کو سنسنی خیز بنا دیا تھا ٹرننگ پوائنٹس پر گاڑیاں بڑی ہی مہارت

تھیں ہر ڈرائیور اپنی پوری طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کر رہا تھا سب کی نگاہیں نمبر ون پوزیشن پر مرکوز تھیں جیسے ہی ریس اپنے عروج پر پہنچی مقابلہ اور بھی تیز ہو گیا آخر کار فائنل لیپ شروع ہو گیا شائقین کی چیخ و پکار اور جوش و خروش اپنے عروج پر پہنچ گیا تھا دو گاڑیاں ایک سرخ اور دوسری نیلی سب سے آگے تھیں دونوں ڈرائیورز پوری کوشش کر رہے تھے کہ وہ پہلا نمبر حاصل کر سکیں ریس کا اختتام قریب تھا اور دونوں گاڑیاں تقریباً برابر چل رہی تھیں لیکن آخری لمحے میں سرخ گاڑی نے گیئر بدلتے اسپیڈ تیز کر کے فائدہ حاصل کیا اور فائنل لائن کو پار کر گئی شائقین کی طرف سے زبردست تالیاں اور شور بلند ہوا اور جب سرخ گاڑی سے سیاہ و سفید جاگرز اور ٹریک پہنے ہینڈسم سا شخص نیچے اترا وہاں موجود اس کے سارے فین دل تھام گئے کیونکہ وہ نظر لگ جانے کی حد تک دلکش و پرفیکٹ تھا

فارس ہمدانی آلویز ونز"وہ کندھے اچکا کر خود کلامی کرتا ہیلمٹ"
اتار کر اپنے ایمپلائے کو پکڑا گیا اور خود ریسنگ آنر کی جانب بڑھا جس نے
تصویریں بنواتے ہوئے اس کو گولڈ میڈل سے نوازا اور ایسے کئی گولڈ
میڈل اس کے لیے کسی اہمیت کے حامل نا رہے تھے لیکن وہ اپنے مقابلے پہ
لوگوں کو واضح کروانے کے لیے اس کو پہنے ہوئے تھا

ہائے"وہ گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اسے نسوانی آواز سنائی دی وہ"
مسکرا کر"ڈیانا"بولتا پلٹا

تم بن دیکھے بھی مجھے پہچان سکتے ہو کیا میری خوشبو اور آواز اتنی جانی پہچانی"
اور عزیز ہے"وہ مسکرائی اور اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے لگی

بالکل ڈیانا تمہاری خوشبو اور آواز مجھے سوتے ہوئے بھی سنائی دیتی"وہ"
اس کے لہجے کا طنز اور چہرے کا تمسخر اپنی محبت کی عینک میں دیکھ نہیں رہی
تھی

آج کہاں لے جا رہے۔۔کیا تم جانتے بہت مشکل "

سے اپنے شوہر سے جان چھڑوا کر آئی ہوں وہ مجھے قید کر چکا ہے" وہ افسردہ

تھی جبکہ فارس لاپرواہ انداز میں جیب سے سگریٹ نکال کر لائٹر کے ساتھ

جلانے لگا

پہلی بات میں تمہیں تمہارے گھر لے جا رہا کیونکہ تمہارے "

شوہر نے مجھے تم سے دور رہنے کا کہا ہے دوسری بات۔۔اگر تم ایسی

حرکتیں کرو گی تو یقیناً وہ تمہیں قید ہی کرے گا" وہ پھر اس کو دبے لفظوں

میں سمجھا رہا تھا ساتھ ہی سگریٹ کا ایک لمبا کش بھرتے دھواں گاڑی

سے باہر چھوڑا مگر اس بار بھی ڈیانا اپنی محبت میں سمجھی کہ وہ اس

کے شوہر کے دباؤ میں آچکا ہے اس بیچاری کی غلط فہمیاں۔۔۔

کیا تم میری مدد نہیں کرو گے تم میری اس سے جان چھڑا سکتے ہو" اس "

کا لہجہ پرامید تھا

ہاں۔۔فارس ہمدانی کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں مگر بات یہ ہے کہ تم "
اتنی بھی حسین نہیں کہ میں تمھارے لیے کچھ گھنٹے ویسٹ کروں۔۔جس
کو جس سے محبت ہے وہ اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے اپنے طور پر
کوشش کرے۔۔اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو اپنی مدد آپ کرو"وہ
کندھے اچکا کر رہ گیا اور گاڑی سے باہر نظر دوڑائی نیویارک کی سڑکیں اتنی
شفاف تھیں کہ چہرہ نظر آجائے

توکیا تم کو مجھ سے محبت نہیں"ڈیانا کی آنکھوں میں آنسو آئے"

تمھارے آنسوؤں کی خوش نصیبی ہے کہ وہ میری وجہ سے بہہ"
رہے۔۔مذاق کر رہا ہوں یار فکر مت کرو کچھ سوچتے ہیں"وہ جو پہلے ظالم
محبوب بنا ہوا تھا اب ہنسا اور گاڑی ڈیانا کے شاندار بنگلے کے سامنے رکی

تم بہت ظالم ہو تمہیں میری آنکھوں میں آنسو نظر نہیں آتے"وہ گال "
صاف کرتی شکوہ کر گئی

تم خون کے آنسو نکالو شاید پھر ریڈ کلر کے نظر آجائیں یہ بلیک اینڈ وائٹ "

آنسو واقع نظر نہیں آرہے۔۔اینی وے چلو شاباش جاؤ مجھے ابھی کام

پر جانا ہے" وہ مسکرا کر کش بھرتا پھر اس سے مخاطب ہوا تو وہ منہ بگاڑ کر اس

کے کندھے پر مکا مارتی گاڑی سے باہر نکلی

ظالم شخص۔۔ تمہیں تو شادی کے بعد بتاؤں گی" وہ منہ پہ ہاتھ پھیرتی "

اس کو وارن کر کے بنگلے کے اندر چلی گئی

چچچ۔۔نائنٹی پرسنٹ گرلز کی غلط فہمی وڈائیلاگ" اس نے افسوس"

سے سر جھٹکا اور ڈرائیور گاڑی اسٹارٹ کیے آگے بڑھانے لگا

یہ ایک لبرل قسم کی پارٹی کا منظر تھا جہاں ہائی کلاس کے لڑکے لڑکیاں

اپنے والدین کی دی گئی ناجائز و بے جا آزادی کا استعمال بہت اچھے طریقے

سے کرنے آتے تھے یہاں پر موجود ہر نوجوان اپنی مرضی و خواہشات

کا غلام تھا ایسے میں کاؤنٹر کے پاس مشروب سے لطف

اندوز ہوتے دو لڑکے آپس میں گفتگو کرنے میں مصروف تھے دونوں کی باتوں میں شرارت و سازش اور آنکھوں میں بے خودی کی جھلک تھی نائل نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے میران کی طرف دیکھا

یار میران وہ نازک سی لڑکی بڑی معصوم لگتی ہے "اس کا تجزیہ درست تھا"

ہاں بالکل معصومیت تو اس کی پہچان ہے لیکن وہ ہمارے کھیل میں شامل ہونے کی کوئی قیمت نہیں جانتی "اس نے کندھے اچکاتے مسکراہٹ کے ساتھ کہا" ہمیں اس کے بھولے پن کا جلد فائدہ اٹھانا چاہیے ایسا موقع بار بار نہیں آتا "نائل بے صبرا تھا

میں تمہارے جتنا کمینہ ہوں کیا "اس نے طنز کیا تو نائل ہنس پڑا"

پھر بھول جا ہم کبھی بدلہ لے پائیں گے "اس کی بات پر میران نے ایک" لمحے کے لیے خاموشی اختیار کی

ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ کوئی ہمارے ارادے کو بھانپ نہ "سکے ورنہ مشکل میں پڑ سکتے ہیں" وہ تھوڑا کمفیوژ تھا جس پر نائل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

فکر نہ کر بھائی سب کچھ پلان کے مطابق ہوگا ہم نے پہلے بھی بہت" سے رسک لیے ہیں اور ہمیشہ کامیاب ہوئے ہیں اس بار بھی ایسا ہی ہوگا" دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے سگریٹ کے آخری کش لیے

وسیع و عریض، بلند و بالا عمارت کی تیسری بلڈنگ میں ایک کشادہ کانفرنس روم میں تمام کمپنیاں ایک اہم اور پیچیدہ کاروباری معاہدے پر بات چیت کرنے کے لیے جمع تھیں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی کیونکہ معاہدے کی شرائط سخت تھیں اور ہر کوئی اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے پرعزم تھا ماحول میں تناؤ کی فضا محسوس کی جا سکتی تھی رامش ایک پرجوش

نوجوان اور ذہین بزنس مین کونے میں بیٹھا سب کی باتیں سن رہا تھا اس کی خاموشی سے سب کو لگ رہا تھا کہ وہ معاہدے کی پیچیدگیوں میں الجھ گیا ہے لیکن رامش کے چہرے پر ایک خاص اطمینان تھا جیسے وہ کوئی بڑا کارڈ کھیلنے والا ہو جب سب نے اپنی بات کہہ دی تو اس نے اپنی باری کا انتظار کیے بغیر کہا

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں کچھ کہنا چاہوں گا" دنیا کے کافی کاروباری" اشخاص ہونے کی بنا پر میٹنگ مکمل طور پر انگلش زبان میں تھی اس لیے اس کے بولنے پر سب کی نظریں اس پر مرکوز ہو گئیں جو اپنی فائل کھول رہا تھا پہلی سیٹ پر بیٹھا فارس اس کو نہایت غور سے دیکھ رہا تھا شاید اس کو وائیبز آ رہی تھیں

ہم سب یہاں منافع اور کامیابی کے لیے جمع ہیں لیکن یہ نہیں" بھولنا چاہیے کہ ہمارا اصل مقصد ایک دوسرے کی مدد سے ترقی حاصل

کرنا ہے میں نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے جو ہم سب کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے"

ایک سینئر بزنس مین جو کافی مشہور اور سخت مزاج تھا نے تیکھی نظروں سے رامش کی طرف دیکھا

رامیش آپ جیسے نئے کھلاڑی کو کیا پتا کہ یہ کھیل کیسے کھیلا جاتا ہے "کچھ بزنس مین طنزیہ مسکراہٹ اچھالنے لگے

"جناب میں نے اس منصوبے پر بہت محنت کی ہے اگر آپ سب برا نہ مانیں تو میں اسے پیش کرنا چاہوں گا" اس نے پر سکون انداز میں فارس کو دیکھتے جواب دیا یوں جیسے وہ اسی کو متاثر کرنا چاہتا ہو اور فارس کے سر خم کرنے پر مسکراتے ہوئے ایک چپ نکال کر دیوار گیر پروجیکٹر پر لگائی اور سب کے سامنے مختلف کاروباری حکمت عملیوں اور اعداد و شمار کی تفصیل ظاہر ہوئی تھی رامش نے نہایت مہارت سے ہر پہلو کو واضح کیا اور اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ کوئی بھی فریق نقصان میں نہیں

رہے گا اس کے بولنے کا انداز، اس کا مضبوط لہجہ اور اس کے ذہانت سے بھرپور دلائل فارس کو کچھ سوچنے پر مجبور کر گئے

"یہاں ایک پوائنٹ پر سب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اگر ہم اس منصوبے کے مطابق چلیں تو نہ صرف ہم اپنی موجودہ پوزیشن کو مضبوط کریں گے بلکہ مستقبل میں بھی ہمارے پاس بے شمار مواقع ہوں گے" وہ پر یقین تھا

"اور کیا ضمانت ہے کہ آپ کا منصوبہ کامیاب ہو گا" آخری کرسی پر بیٹھے فرد کی تمسخریہ آواز آئی رامش نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر نرم مسکان لیے جواب دیا

"اگر آپ کو شک ہے تو میں اپنا ذاتی سرمایہ اس منصوبے میں لگانے کے لیے تیار ہوں یہ میرا یقین اور عزم ہے" سب نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جبکہ فارس مسکرا کر اس کو دیکھ رہا تھا جس نے یہ بات اس کو دیکھ کر بولی تھی اس کی خوداعتمادی نے سب کو متاثر کیا تھا

آپ نے واقعی ہمیں حیران کر دیا ہے آپ کی پیشکش نہایت عمدہ اور قابل"

عمل ہے۔۔ لیکن ہم یونہی اتنا بڑا سرمایہ نہیں لگا سکتے" سبھی متامل تھے

میرا پی اے آپ سے دستخط لے لے گا۔۔اس پروجیکٹ پر تمام سرمایہ"

فارس انڈسٹری لگائے گی شکریہ" سبھی حیران سے اس کو دیکھ

رہے تھے جو کہ معاہدہ طے ہوتے ہی اٹھ کر کانفرنس روم

سے باہر نکلنے لگا تھا اس کی چال و نگاہ میں واضح غرور تھا

تھینک یو" وہ اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا کہ رامش کی آواز پر"

ٹھہرا اور مسکرا کر پلٹا

وار واٹ"اس نے ایک آئی برو اٹھایا"

" آپ نے میرے دلائل کو سمجھا اور اس پروجیکٹ پر سرمایہ۔۔"

ا۔ا۔ا۔"وہ انگلی نفی میں ہلاتے اس کو خاموش کروا گیا رامش تھوڑا حیران"

ہوا

جو دلائل تم نے پیش کیے تھے ایون اتنا زیادہ سرچ کر کے وہ میٹیریل"

بنایا تھا میں اسے ایک نظر دیکھ کر سمجھ چکا تھا مجھے سرچ یا کسی کے سمجھانے

کی ضرورت نہیں تھی وہ میٹنگ ایک فارمیلٹی تھی اور جہاں تک بات ہے

تمہاری۔۔ تو میں سمجھ چکا تھا تم وہاں صرف مجھے ہی کنوینس کرنا

چاہتے تھے" رامش حیران در حیران تھا

یہ شخص تو میری سوچ سے بھی آگے ہے سر" وہ بال کھجاتا دل ہی دل میں"

بولا

ا۔آپ کو کیسے پتہ۔۔ پھر تو آپ کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ میں ایسا کیوں"

کرنا چاہتا تھا" وہ پھیکے پن سے مسکرایا

آف کورس" اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ریلیکس انداز میں"

سر خم کیا

افففف سر آپ کو کیا بتاؤں گا کہ یہ شخص دماغ اور حسن دونوں میں مالا مال"

ہے" وہ پھر تصور میں کسی سے مخاطب تھا

تمہیں میری کمپنی کا ایم ڈی بننا ہے اور اس پروجیکٹ کا شئیر ہولڈر۔۔میں "
جب لفٹ سے نیچے آرہا تھا تب تمہاری کمپنی کو سرچ کیا دیوالیہ
ہو رہا تمہاری کمپنی کا اور تم میرے ساتھ کام کر کے

"اسے اوپر لے جانا چاہتے

ماں قسم سر۔۔آپ کو کیسے پتہ کیا۔۔کیا آپ نے میرے پیچھے کسی "
کو لگایا تھا جو آپ کو یہ سب پتہ یا پھر آپ کوئی جن بھوت ہیں" وہ ایک قدم
آگے آکر اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا کہ رافع نے اس کے سینے
پر ہاتھ رکھ کر روکا

تیری تو بچے چھٹی کروا دوں گا" وہ دانت پیس کر پھر منہ میں بڑبڑایا"
مجھے آج پتہ چلا رامش نامی ایک بچہ اس دنیا میں ہے اس لیے تیری پہلی "
بات کینسل۔۔اور جہاں تک بات ہے جن بھوت کی تو ڈونٹ وری یہ
قیاس آرائی تھی" اس نے مطلع کیا اور گارڈ کے گاڑی کا دروازہ
کھولنے پر بیٹھنے لگا

کب آؤں سر "نہایت نرمی سے پوچھا"

تم ذہین ہو دیٹس وائے آئی لائیک یو۔۔اینڈ یو نو واٹ۔۔"وہ گاڑی کے" دروازے پر کہنی رکھے اس کو دیکھتا ایک پاؤں گاڑی کے اندر رکھے ہوئے تھا

فارس ہمدانی کو لڑکے ذہین اور لڑکیاں حسین بہت پسند ہیں "آنکھ" دبا کر کہتے وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی کے جاتے ہی رامش مسکراتے ہوئے کمر پر دونوں ہاتھ ٹکا گیا

لڑکے ذہین اور لڑکیاں حسین۔۔واؤ گریٹ کمبینیشن سر۔۔"

ہائے جو بھی ہے مزہ آنے والا ہے ہی از آ ویری انٹرسٹنگ مین لوگ اس کے بارے میں کچھ زیادہ نیگیٹو ہیں" وہ اپنا تجزیہ بیان کرتا کوٹ ٹھیک کر کے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا وہ شاید کچھ زیادہ امیدیں وابستہ کر رہا تھا

کیا میں اندر آسکتا ہوں جناب "وہ گہری سوچ میں مستغرق اپنے سیکریٹری" کی آواز پر چونکا اور سر ہلا کر اس کو اندر آنے کا اشارہ کیا

کیا تم نے میرا کام کردیا "اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تو وہ سر ہلا کر فائل" اس کے سامنے رکھ گیا

جی جناب ۔۔ان کا پورا خاندان پاکستان میں رہتا ہے ان کو اپنے "
گھر والے سخت ناپسند مگر دلچسپ و بے حیا لڑکیاں کافی پسند ہیں میرا مطلب ان کی کمزوری عورت ہی ہے ۔۔ لیکن صرف ایک رات کے لیے وہ کسی کے ساتھ مخلص ہونے والا آدمی نہیں ہے "سیکریٹری نے کندھے اچکائے تو ڈیویلئیر سر ہلا کر مسکرا گیا

تو کیا مجھے تمہیں سمجھانا چاہیے کہ تمہیں اب کیا کرنا چاہیے "اس " کا انداز دلکش تھا سیکریٹری مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگا

نہیں جناب ۔۔ میں سمجھ گیا کہ اب کیا کرنا ہے یقین کیجیے تین دن بعد ان" کا نیو یارک سیمن ہوٹل میں ٹھہراؤ ہے اور اسی رات ہوٹل میں ہمدانی صاحب کی ویڈیو بن کر وائرل ہو جائے گی"ڈیویلئیر اس کے منصوبے پر ہنسنے لگا اس کا سیکریٹری بے شک اس کو مکمل طور پر سمجھتا تھا

ہمم ۔۔ یقیناً اس کی کافی بے عزتی ہو گی ویسے بے عزت انسان" کو کیا بے عزتی لگنی مگر پھر بھی تھوڑا سا جھٹکا تو اسے لگنا چاہیے ۔۔ جہاں تک فیملی کی بات ہے تو وہ ہم بنائیں گے فوری اس کو محبت کے چکر میں ڈالو مجھے اس کو محبت کے غم میں روتے ہوئے دیکھنا ہے تا کہ اسے میرے درد کا علم ہو"اس کی آنکھیں سلگیں اور سیکریٹری کو ڈیویلئیر سے ہمدردی ہوئی تو سر ہلا کر سینے پر ہاتھ رکھتا آگے کو تعظیماً جھکا

کیا بات ہے" وہ اپنے موبائل پر مصروف کب سے اس کا پاس" بیٹھنا محسوس کر رہی تھیں اور اس کے انداز یہی بتا رہے تھے کہ وہ کوئی بات

کرنا چاہتا مگر کر نہیں پارہا لہذا وہ خود ہی موبائل سے ایک پل
کو نظر ہٹا کر اس کو دیکھتی پوچھنے لگیں

مجھے بات کرنی تھی آپ سے" وہ ان کے رد عمل سے ڈرتا کان کھجانے لگا"

وہی تو پوچھ رہی ہوں کہ ایسی کون سی بات ہے جس کو کرنے کے"
لئے میران صاحب گھبرا رہے ہیں" وہ طنزیہ مسکرائیں تو میران

دھیما سا ہنسا

مجھے شادی کرنی ہے" بالآخر وہ اپنا مدعا بیان کر گیا"

اچھی بات ہے اب لڑکی بتاؤ" وہ اس کے تیور سمجھ کر ڈائریکٹ لڑکی"
پر آئیں

حرمت" وہ یک لفظی جواب دیتا ان کو ششدر کر گیا وہ موبائل"
سائیڈ پر رکھے اس کو دیکھنے لگیں اور یقین کرنے کی کوشش کرنے لگیں کہ
انہوں نے ٹھیک سنا ہے یا نہیں۔۔

کیا تم ہوش میں ہو" بالآخر سوال کر ڈالا"

جی'' وہ اثبات میں سر ہلانے لگا اور لبابہ سر پکڑ کر لب کاٹنے لگیں ان''
کے دل و دماغ کو شدید قسم کا جھٹکا لگا تھا
اوہ میرے خدا تم دونوں بھائیوں کو وہی مڈل کلاس بہنیں ملی تھیں'' ان''
کا انداز نحوست بھرا تھا
ماما آپ یہ مت دیکھیں نا کہ وہ مڈل کلاس ہیں آپ یہ دیکھیں کہ وہ''
خوبصورت کتنی ہیں. بیلیو می کینڈل لے کر بھی ڈھونڈیں گی تو ایسی بہو نہیں
ملے گی اور پھر ہمارے پاس اتنی دولت ہے آپ مڈل کلاس کو اتنی
''امپارٹینس مت۔۔
میں دوں گی میران'' وہ تلخ انداز میں اس کی بات کاٹ گئیں''
عطروبہ کو میں نے صرف ریان کی ضد کے آگے مجبور ہو کر قبول''
کیا تھا یون وہ ہماری کلاس میں مِس میچ بھی نہیں لگتی اور تم سوچ بھی نہیں
سکتے کہ اس وقت میرا سر فارس ہمدانی کے آگے کتنا جھکا تھا جانتے ہو اس
نے کیا کہا تھا۔'' ان کی آواز شدت جذبات سے بلند ہونے لگی

اس نے کہا ارے واہ لبابہ آنٹی آپ تو مڈل کلاس تھیں ہی آپ نے تو"
بہو بھی اپنے جیسی پسند کر لی وہ دو ٹکے کا امیر زادہ، حرام کی
اولاد مجھے اسٹینڈرڈ کے طعنے دیتا ہے۔۔" وہ غصے میں حلق کے بل چلائیں
آنکھوں میں اہانت کے احساس سے آنسو چمکے میران کو ان پر ترس آنے
کے ساتھ ساتھ فارس پر شدید غصہ آنے لگا

"اسے میں مڈل کلاس لگتی ہوں دو فیکٹریاں، ایک بنگلہ اور شاندار و بیش
بہا جہیز لے کر آئی تھی میں۔۔ میرا باپ کروڑوں کا مالک تھا مگر پھر بھی وہ
مجھ کو مڈل کلاس ہونے کے طعنے دیتا ہے میران وہ۔۔ وہ کیسے مجھے مڈل
کلاس کہہ سکتا۔۔" وہ بالآخر رو پڑیں میران بوکھلاہٹ کا شکار فوری ان
کے پاس ہو کر ان کو اپنے ساتھ لگا گیا

"مما بی بریو اس گھٹیا شخص کی یہی اوقات ہے کہ وہ خود جیسا ہے اسے سب
ویسے نظر آتے ہیں" وہ ان کو تسلی دینے لگا جبکہ وہ اس کا ہاتھ پرے
کر کے آنسو صاف کرنے لگیں

مگر میران میں برداشت نہیں کر پاتی اس کو اور اس کی باتوں کو۔۔ "تم نہیں جانتے وہ میری روما کو یوز کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ ۔۔ کہ میری بدصورت بیٹی اس جیسے حسین رئیس زادے کے قابل نہیں ہے میران میری پھول جیسی حسین بیٹی اسے بدصورت لگتی ہے مگر میں نے بھی قسم کھائی ہے جس لڑکی سے وہ شادی کرے گا میں اسے بدصورت کر دوں گی تیزاب ڈال دوں گی اس کے چہرے پر" وہ انتقام کی آگ میں جلتی میران کو مزید سلگانے لگیں

"اور ایک طعنہ تم مجھے دلواؤ گے عطروبہ کی بہن سے شادی کر کے وہ ملّانی کہیں کی۔۔ کسی طور ہمارے ساتھ میچ نہیں کرتی وہ اس بار پھر مجھ کو ڈی گریڈ کرنے سے باز نہیں آئے گا" وہ اپنے آنسوؤں سے تر گال صاف کر کے بالوں کو سیٹ کرنے لگیں

"ایسا کچھ نہیں ہوگا ماما ڈونٹ وری میں پہلے ہی اس فارس ہمدانی کا بندوبست کر لوں گا آپ دیکھئے گا کہ میں اس کا کیا حال کروں گا وہ کسی کو منہ دکھانے

لائق نہیں رہے گا‘‘اس کا لہجہ معنی خیز تھا جس کو محسوس کر کے لبابہ حیرت واستعجاب کی کیفیت میں اس کو دیکھنے لگیں

’’اور تمہیں لگتا ہے کہ وہ آسانی سے تمہاری چال کا شکار ہو جائے گا اس کو شکست دینا ناممکنات میں سے ہے اس کے پاس ہائی آئی کیو لیول ہے امریکہ کی یونیورسٹیوں کو اپنے ہاتھوں پر نچا کر آیا ہے وہ ایسا بندہ ہے کہ اگلے بندے کو زہر دینے کے لئے اپنے ہونٹوں کا استعمال کرے گا کسی فاحشہ کی حرام اولاد خود تو مر گئی دنیا پر ایک جیتا جاگتا شیطان چھوڑ گئی‘‘وہ زہر اگل رہی تھیں جبکہ میران ہنس پڑا

’’وہ تنہا بادشاہ اس لئے بنا ہوا ہے کیونکہ اس کو معزول کرنے کی کسی نے کوشش نہیں کی ڈونٹ وری اس بار بہت کمال کا پلین بنایا ہے میں نے‘‘وہ ان کا ہاتھ تھام کر نرمی سے بولا جبکہ وہ ابھی ناسمجھی سے اس کو دیکھ رہی تھیں

سیاہ رات کے نقاب پوش چاند کی دھیمی سی روشنی نے ایک نقاب پوش شخص کو گلی کے کونے میں کھڑی ایک سیاہ گاڑی کی طرف قدم بڑھاتے دیکھا تھا گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی کو اسٹارٹ کیا اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا اس کی منزل ایک خفیہ مقام تھی جہاں ڈارک ویب کے مزید ارکان اس کا انتظار کر رہے تھے کچھ ہی دیر میں وہ شہر کے ایک اور سنسان علاقے میں پہنچا یہاں ایک پرانا ملبے میں تبدیل ہوتا ہوا گودام تھا جسے ایک خفیہ میٹنگ پوائنٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا گاڑی کو اندر لے جا کر اس نے دروازے بند کیے اور گودام کے اندر چلا گیا گودام کے اندر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں مختلف مانیٹرز لگے ہوئے تھے مانیٹرز پر مختلف ویڈیوز اور لائیو اسٹریمز چل رہی تھیں جن میں غیر قانونی و فحش سر گرمیاں دکھائی دے رہی تھیں کمرے میں چند اور لوگ موجود تھے جنہوں نے اپنے چہرے نقاب سے ڈھانپ رکھے تھے

سب کچھ ٹھیک رہا" ایک شخص نے نقاب پوش سے پوچھا"

ہاں سب کچھ منصوبے کے مطابق ہوا" نقاب پوش نے مختصر جواب دیا وہ "
سب ایک میز کے گرد بیٹھ گئے جس پر ایک بڑا نقشہ
پھیلا ہوا تھا نقشے پر مختلف مقامات نشان زدہ تھے جہاں اگلے ایونٹس
منعقد ہونے تھے یہ لوگ ڈارک ویب کی دنیا میں خوف اور دہشت
پھیلانے کے ماہر تھے اور ان کے ہدف عام طور پر ہمیشہ وہ لوگ ہوتے
تھے جو کسی نہ کسی وجہ سے ان کے راستے میں آتے تھے وہ ابھی اپنی
سرگرمیوں کا مطالعہ کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک کمپیوٹر اسکرین پر
ایک نئ میسج آئی یہ ایک اور ڈارک ویب فورم سے تھی جہاں ان
سے اگلے ایونٹ کی ڈیمانڈ کی جا رہی تھی فورم کے ممبران نے ایک
اور لائیو قتل کی فرمائش کی تھی اور اس بار ان کا ہدف ایک مشہور صحافی
تھا جو ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کر رہا تھا
نقاب پوش شخص نے کمپیوٹر کی اسکرین پر نظریں جمائیں اور ایک پل
کے لیے سوچنے لگا اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا" ہمیں اسے

جلدی اور صاف طور پر انجام دینا ہو گا کوئی ثبوت نہیں چھوڑنا چاہیے "سب نے سر ہلایا اور منصوبہ بندی شروع کر دی یہ لوگ بغیر کسی خوف کے اپنے منصوبے بناتے اور انہیں عملی جامہ پہناتے تھے کیونکہ ان کو بین الاقوامی امداد حاصل ہوتی تھی ان کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی بس ایک اور شو ایک اور ایونٹ اور ایک اور خوف کی لہر۔۔!!

یہ تاریک دنیا کی وہ حقیقت تھی جو عام لوگوں کی نظروں سے او جھل تھی یہ وہ لوگ تھے جو اندھیرے میں چھپ کر انسانی زندگیوں سے کھیلتے تھے اور ان کے اعمال کی گونج کبھی کبھار ہی سنائی دیتی تھی مگر جب سنائی دیتی تو خوف اور دہشت کی لہر پھیلا دیتی تھی کیونکہ ڈارک ویب کی ویڈیوز عام انسان کی پہنچ سے دور ہوتیں ان کو کوئی بھی عام بندہ دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا اور ان تک رسائی تو ناممکنات میں سے ہوتی

جو ایک بار ڈارک ویب کے دروازے تک گیا وہ دستک دینے سے پہلے ہی اپنی موت کا دروازہ کھول لیتا

"تمہاری سسٹر کو کوئی پریشانی تو نہیں ہو رہی یہاں پہ" ریان نے بالوں میں برش کرتی عطروبہ کو مخاطب کیا البتہ خود وہ لیپ ٹاپ لئے صوفے پر بیٹھا آفس کا کوئی اہم کام کر رہا تھا

"واہ آپ کو آج یاد آیا پوچھنے کا اس کو ایک مہینہ ہو چکا ہے یہاں آئے" وہ اس کا حرمت کے متعلق اب بات کرنا محسوس کر کے حیرانی ظاہر کرتی طنز کر گئی تو وہ جھینپ کر ہلکا سا مسکرایا

"چلو آج پوچھ لیا تمہارے سامنے ہی میری ٹف روٹین ہے" وہ ساتھ ہی کلئیر کرنے لگا

ہوں۔۔اچھا محسوس کر رہی ہے اور اس گھر میں پریشانی صرف ایک ہی ”
رہے جس سے اس کا ابھی تک کلیش نہیں ہوا“ عطروبہ کا اشارہ فارس کی
طرف تھا جس پر ریان ہنسنے لگا

ہاں البتہ میران سے تھوڑی سیٹسفائی ہے اس نے بتایا ہے کہ اس ”
سے دو دفعہ ملاقات ہوئی ہے اور وہ فلرٹی ہے آپ کو تو پتہ ہے کہ حرمت
تھوڑی زیادہ شائے گرل ہے تو وہ مذاق پسند نہیں کرتی“ وہ برش ٹیبل
پر رکھ کر باڈی لوشن اٹھا کر بازوؤں پر نرمی سے لگانے لگی

خیر میران نے بھی جنت کی چابیاں نہیں لی ہوئیں اس سے بھی محتاط ”
رہے“ ریان نے مخلصی سے مشورہ دیا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی

باقی ڈونٹ وری میران کو گھر کی عزت کا پاس ہے وہ حد سے بڑھنے والوں ”
میں سے نہیں ہے“ ساتھ ہی اپنے بھائی کا دفاع بھی کیا

ہمم۔۔آپ سنائیں ملائشیا جو ڈیلیگیشن گیا تھا وہ کیسا رہا“ وہ دلچسپی لیتی ”
لوشن لگا کر پرفیوم کی بوتل اٹھا کر خود پر اسپرے کر رہی تھی لوگ جا گئے

کے بعد جتنی تیاری کرتے ہیں عطروبہ سونے سے پہلے اتنی تیاری کرتی تھی اس کی روزانہ کی یہی روٹین تھی وہ ہئیر سے لے کر سکن کئیر غرض ہر چیز کو مین ٹین رکھنے کے حق میں تھی

اے ون رہامائی سویٹ ہارٹ اور تم کو مس بھی بہت کیا" وہ محبت سے پر لہجے میں بولا تو عطروبہ اٹھ کر اس کے پاس آگئی اور پیچھے سے اس کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر چہرہ اس کے کندھے پر رکھ کر جھک گئی اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوگئی تو کوفت زدہ سی "ڈیم اٹ" بولتی پیچھے ہوگئی

کم ان" ریان نے اجازت دی تو لبابہ مسکراتی ہوئیں اندر داخل ہوئیں"

موم۔آپ ہمیں بلا لیتیں" عطروبہ نے اوپری دل سے شکوہ کیا"

نہیں بات میں نے کرنی ہے تو مجھے ہی آنا چاہئے" وہ بھی اسی کے انداز میں" کہہ کر ریان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں جو لیپ ٹاپ بند کر کے میز پر رکھتا ٹانگیں ٹھیک کر کے سیدھا ہو بیٹھا اور مکمل طور پر ان

کی طرف متوجہ ہوا وہ شادی سے پہلے کبھی اتنا فرمانبردار نارہا تھا اس کو ساری سمجھداری عمر کے ساتھ ساتھ ہی آرہی تھی

مجھے کچھ بات کرنی تھی تم دونوں سے" وہ ناخن آپس میں رگڑ کر کچھ دیر کا توقف لینے لگیں

ایسی کیا بات ہو گئی موم جس کے لئے آپ کو تمہید باندھنے کی ضرورت پڑ گئی" ریان ہلکے پھلکے انداز میں بولا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا گئیں

بات دراصل یہ ہے عطروبہ کے مجھے حرمت کے بارے میں تم سے بات کرنی ہے" انہوں نے ڈائریکٹ مدعے پر آنا مناسب سمجھا

جی جی کیجیے بات۔۔ کیا آپ کو کوئی شکایت ہے حرمت سے" اس نے خدشہ بیان کیا

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے حرمت اتنی اچھی ہے اس سے کیا شکایت بات یہ ہے کہ میران کو حرمت بہت پسند آئی ہے اور اس نے حرمت سے

شادی کا فیصلہ کیا ہے میں نے سوچا کہ تم دونوں سے پہلے بات کر لی
جائے‘‘ان کی بات پر وہ دونوں حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ان
کو دیکھنے لگے اور ان کی حیرانی کا سبب بھی وہ بخوبی جانتی تھیں اس لئے ان کی
حیرت کو ختم کرنے کے لئے دھیمے انداز میں ان کو سمجھانے لگیں
دیکھو جس کلاس سے ہم بی لانگ کرتے ہیں وہاں پر یہ سب ‘‘
چلتا رہتا ہے میں جانتی ہوں کہ عطروبہ کو اپنی بہن کے حوالے سے بہت
تحفظات ہوں گے مگر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ شادی
کے بعد میران بدل جائے گا ایون ریان بھی شادی سے پہلے بہت لاابالی
اور میران جیسا ہی تھا مگر ایج کے ساتھ سیٹ ہوتا گیا اور اب
تمہارے سامنے ہے میران بھی ایسا ہی ہے وہ سدھر جائے گا اور اس
نے جذباتی ہو کر فیصلہ نہیں کیا کافی سوچ بچار کرنے کے بعد یہ فیصلہ
کیا ہے اسے حرمت ہر لحاظ سے اپنی بیوی کے طور پر پسند آئی ہے‘‘ وہ
تفصیل کے ساتھ بولتی ان کو سمجھا رہی تھیں

”وہ سب تو ٹھیک ہے موم مگر حرمت کی بھی مرضی پوچھنی ہو گی“ ریان نے پہلو بچاتے ہوئے بات حرمت پر ڈال دی

”ہاں تو پوچھونا منع کس نے کیا ہے مگر ایک بات یاد رکھنا کہ میران کافی سنجیدہ ہے اس معاملے میں بلاوجہ انکار اس کو ہرٹ کر سکتا“ وہ اس کو وارن کر رہی تھیں ساتھ ہی عطروبہ کو دیکھا جو کشمکش کا شکار تھی

”میران کی وائف تمہاری سسٹر ہو گی تو تمہیں فیوچر میں پرابلم نہیں ہو گی پھر گھر کی بات گھر میں رہ جائے گی تم تینوں بہن بھائی ایک ساتھ رہو گے“ وہ دبے لفظوں میں اس کو بھی قائل کرنے پر بضد ہوئیں

”جی آپ فکر مت کریں میں حرمت سے پوچھوں گی اس بارے میں اگر وہ مان جاتی ہے تو اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے ویسے بھی میں نے اس کی کہیں نا کہیں شادی تو کرنی ہی ہے تو میران میں کوئی کمی نہیں“ اس نے خوشدلی سے کہا مگر اندر سے اس کو خطرہ بھی تھا کہ اگر اس نے انکار کر دیا اور اگر میران شادی کے بعد نا بدلا تو۔۔

ہمم۔۔ پھر کرلو بات اور ایک دو دن میں مجھ کو انفارم کر دینا تاکہ ہم منگنی کا گرینڈ فنکشن رکھ سکیں" وہ ہدایت کرتیں اٹھ کھڑی ہوئیں

"او کے گڈ نائٹ"

گڈ نائٹ موم" وہ جواباً بولے اور ان کے جانے کے بعد ایک دوسرے کو دیکھا

کیا تمہاری سسٹر راضی ہو جائے گی" اس نے خدشہ بیان کیا تو وہ کندھے اچکا کر لاعلمی ظاہر کر گئی

اوہ مائی بے بی کتنا سوفٹ ہو گیا ہے" وہ للی کا پودا پیار سے ہاتھ میں تھام کر اس سے مخاطب تھا اور پھر جس کا انتظار تھا وہ گھاس پر سر گوشی کرتے ہوئے قدموں کے ساتھ وہاں آنے لگا جس کو جان کر وہ مسکرا گیا اور ایک پل کو آنکھیں بند کر کے اس کو محسوس کیا

املی میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہاری ایک زبردست سی پکچر پینٹ کروں"
اب جب تم میسر نا ہو تو تمہاری حسین چہرے والی پینٹنگ تو میری آنکھوں
کی ٹھنڈک بنے گی" وہ پلٹے بغیر آہستہ سے بولا جانتا تھا کہ پیچھے وہی ہے
ج۔۔ جلدی بات کریں۔ مجھے جانا ہے اگر کوئی آگیا تو بہت برا ہو گا" وہ
غصے و گھبراہٹ سے بھرپور انداز لئے بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے پلٹ
کر اسے دیکھا بلیک قمیص پر سرخ کڑھائی کا کام کیا ہوا تھا تو سرخ پاجامہ اس
کے متناسب سراپے پر دلنشین لگ رہا تھا سیاہ دوپٹہ حجاب کے سے انداز میں
ارد گرد لپٹا ہوا تھا وہ اس کے حسن سے متاثر ہوتا گھائل انداز میں بالوں میں
ہاتھ پھیرتا سانس اندر کھینچنے لگا

"املی میں تمہیں کیسا لگتا ہوں"

اس دنیا کا سب سے گھٹیا و بے حس انسان" وہ بلا خوف و خطر سچائی بیان
کر گئی تو وہ دلکشی سے مسکرا گیا

املی تمہارا آئی کیو لیول کافی ہائی ہے۔۔"اس کی نظریں و لہجہ فوری "
سے بیشتر بدل کر تلخ اور غصیلا ہوا
واقع میں اتنا بے حس اور گھٹیا انسان ہوں کہ تمہیں یہاں سے "
اپنے فارم ہاؤس لے جا کر کچھ بھی کر لوں ترس نہیں کھاؤں گا"اس
کے سرد لہجے پر وہ خوف زدہ سی اس کو دیکھنے لگی جو منٹ میں اپنا فیس ری
ایکشن چینج کرتا اب دوبارہ ایک طرف کو جھکتی مسکراہٹ کو لئے اس
کو جانثار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا
تم بہت حسین ہو املی۔۔بہت معصوم ہو۔۔" وہ آگے بڑھتا اس کا ہاتھ "
زبردستی اپنے ہاتھ میں لے گیا اور وہ تڑپتی ہوئی اپنی کلائی
کو جھٹکے دے کر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی
تمہیں معلوم ہے املی تم کون ہو۔"اس نے حرمت کے سر سے "
سرکتے ہوئے دوپٹے کو نرمی سے چھوا جو کہ سر اٹھائے بھیگی و پھٹی آنکھوں
سے اسے دیکھ رہی تھی

تم حور عین ہو اینڈ یو نو واٹ حور عین کون ہوتی ہیں۔۔"اس نے نرمی سے سوال کیا جبکہ وہ لاشعوری طور پر نفی میں سر ہلا گئی فارس دھیمے سے مسکرایا

حور کا مطلب ہے ایسی آنکھ جس کی پتلیاں نہایت سیاہ اور اس کے اطراف" نہایت سفید ہوں اینڈ آن دا ادر ہینڈ عین کا مطلب ہے بڑی بڑی آنکھوں والی۔۔یہ جنت میں مومنین کی بیویاں ہوں گی جو نا انسان، نا جن اور نا ہی فرشتہ ہوں گی۔۔وہ اتنی خوبصورت ہوں گی کہ اگر ان کی جھلک دنیا میں نظر آئے تو مشرق اور مغرب کے درمیان نور ہی نور ہو جائے گا۔۔اینڈ آئی ایم وری اباؤٹ دس یار۔۔"وہ جو ایک جذب کے سے انداز میں بھاری لہجہ استعمال کرتا اس سے محو کلام تھا آخر پر پھیکا سا ہنسا حرمت کو اس کی آنکھوں میں کچھ چمکتا ہوا نظر آیا

تم نے تو مجھے جنت میں ملنا تھا تو یہاں کیا کر رہی ہو اوہ۔۔دیکھو تمہاری" جھلک دیکھ کر مجھے نور ہی نور نظر آ رہا۔۔"وہ ہنستا ہوا آنکھیں بلاوجہ مسلتے

ہوئے اس کو اب غصہ دلانے لگا وہ اپنے ہونٹوں کو کچھ کہنے پر اکسانے لگی کہ وہ مسکراتا ہوا کیٹ لگا بایاں آئی برو اور شہادت کی انگلی اٹھا کر اس کو کچھ بھی کہنے سے روک گیا

آئی نو۔۔آئی نو املی میں تو شیطان ہوں مجھے کہاں جنت ملنی۔۔ مگر وہ" کیا ہے نا اوپر والے نے ابھی تک شیطان کو کھلا چھوڑا ہوا ہے۔۔"وہ پھر ہنسا نا جانے کیوں حرمت کو اب کی بار اس کا یوں منہ پھاڑ کر اپنی بے عزتی پر ہنسنا اچھا نہیں لگا مگر وہ خاموش رہی

دیٹس وائے دنیا کی حور عین مجھے مل گئی ہے اور میں قیامت" سے پہلے پہلے تمہیں حاصل کر لوں گا ڈز ناٹ میٹر املی تم دیکھو گی۔۔"اس نے اس کی آنکھوں کو چھونا چاہا اور حرمت آنکھیں زور سے بند کر گئی تم دیکھو گی فارس ہمدانی جیسا شیطان قیامت آنے سے پہلے پہلے تمہیں" پا لے گا۔۔ تمہارے لیے فنا ہو جائے گا۔۔آئی لو یو املی"اس کا لہجہ نہایت گھمبیر تھا حرمت کو اپنا آپ ہوا میں معلق ہوتا ہوا محسوس ہوا

ہاں کر دو نا املی ۔۔ صرف کچھ وقت کی تو بات ہے "اس دفعہ لہجہ جذبات کی شدت سے بو جھل تھا جبکہ حرمت کا ضبط جواب دے گیا تو وہ جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس سے کچھ قدم دور ہوتی ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی اس نے ہر ممکن حد تک کوشش کی تھی کہ وہ اس بے حس

کے سامنے نا روئے مگر وہ آج منت کرنے پر مجبور ہو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی تھی بہر حال وہ کچھ اور بھی تو نہیں کر سکتی تھی

"میرے ۔۔ میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو ۔۔ میں ۔۔ میں نے کیا بگاڑا ہے آپکا جو یوں آپ میرا جینا حرام کئے ہوئے ہیں ۔۔ پلیز مجھے تنگ مت کریں آپ کو تو لڑکیوں کی کمی نہیں ہے اس لئے میرا ۔۔ میرا پیچھا چھوڑ دیں میرا اس گھر کے سوا کو ۔۔ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے" وہ حیران سا اس کو دیکھ رہا تھا جو بچوں کی طرح روتی دوپٹے سے اپنا چہرہ اور ناک صاف کر کر کے ہچکیاں بھر رہی تھی وہ اتنا حسین قسم کا رونا پہلی بار دیکھتا لطف اندوز بھی ہو رہا تھا

میں۔میں جانتی ہوں میری عزت کا محافظ ابھی بہت چھوٹا ہے وہ آپ "
ج۔۔جیسے درندوں سے مجھے نہیں بچا سکتا مگر۔۔مگر میں پھر بھی ہاتھ
جوڑتی ہوں آپ کے سامنے مجھے بخش دیں۔۔میری عزت کی دھجیاں مت
بکھیریں میں نے بہت بڑی غلطی کی آپ کو تھپڑ مار کر پلیز مجھے معاف
کر دیں۔۔" وہ بے بسی کے آحساس سے اپنے ہاتھ باندھ گئی اور فارس
پھرتی سے اس کے ہاتھوں کو کھولتا اس کے آنسو صاف کرنے لگا چہرے
پر بلا کی فکر و محبت رقص کر رہی تھی

اب تمہیں تنگ نہیں کروں گا ڈونٹ وری۔پلیز روتو مت "اس کی بات "
پر حرمت نے خوشی سے ہمکنار بھیگی آنکھیں مکمل طور پر کھولے اس
کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اس کے لئے بے پناہ فکر و تڑپ تھی

مگر اتنا یاد رکھنا املی کہ تم صرف میری ہو۔۔صرف میری" وہ اس "
کے کان کے قریب ہونٹ لے جا کر سرگوشی کر رہا تھا اور حرمت کی

ساری خوشی رفو چکر ہو گئی یعنی وہ اس کا پیچھا کبھی نہیں
چھوڑنے والا تھا حقیقتاً فارس ہمدانی ایک بے حس انسان تھا
کسی اور کی طرف دیکھنا بھی مت املی تم صرف فارس ہمدانی کی ہو تمہاری"
محفوظ پناہ گاہ یہ گھر ہے مگر میری محفوظ پناہ گاہ تمہاری بانہیں ہیں۔۔ تمہیں
تمہاری پناہ گاہ ملی ہوئی ہے مگر مجھے ابھی حاصل کرنی ہے" وہ اس
کے ہاتھوں پر اتنی زور کا دباؤ ڈالنے لگا کہ حرمت کو اپنے ہاتھ
ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے مگر اس کا لہجہ اور چہرہ ایک دوسرے سے مختلف
قسم کے جذبات کا اظہار کر رہا تھا
میری دنیا صرف تم تک محدود ہو گئی ہے املی اور تمہیں مجھے میری دنیا میں"
گھیرے رکھنا ہے کیونکہ میری دنیا میں صرف تمہاری ہی گنجائش
ہے اور اگر تم نے میری دنیا سے نکلنے کی کوشش بھی کی تو یاد رکھنا املی میں
تمہاری دنیا کو بھی آگ لگا دوں گا" وہ اس کو وارن کرتا اس کے بالوں کو سختی
سے مٹھی میں قید کر کے اس کا چہرہ نزدیک کر گیا اور حرمت کو اپنی جان

نکلتی ہوئی محسوس ہوئی فارس ہمدانی کا ڈر مزید اس کے دل و دماغ

پر چھانے لگا

آہ" اس نے سسکاری بھرتے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھ کر"

خود کو چھڑوانا چاہا

تمہاری دنیا بسانے کے لئے جب تم سے پوچھا جائے گا تو تم نے انکار"

کرنا ہے ورنہ فارس ہمدانی سب کچھ اجاڑ ڈالے گا۔۔ میں تمہارے پاؤں کی

ایسی زنجیر بن چکا ہوں جو تمہیں زخمی تو کر دے گا مگر چھوڑے گا نہیں" وہ

حتمی انداز میں کہتا اسے جھٹکے سے چھوڑ گیا تو وہ روتے ہوئے بال سہلاتی

پیچھے ہونے لگی

شش۔۔ رونا مت ورنہ بہت برا حشر کروں گا" اس نے منہ پر انگلی رکھ"

کر سختی سے وارن کیا اور اس کو سانس روکے گھبرائے دیکھ کر جلد ہی اپنا موڈ

چینج کر کے مسکرا گیا

آئندہ تھپڑ نہیں لوں گا تم سے چلو بھاگو اتنی جلدی روتا ہے میرا ”

پیارا بے بی“ وہ حوصلہ دینے کو آگے آنے لگا کہ وہ دوڑ لگا کر وہاں

سے بھاگنے لگی فارس ہمدانی کا قہقہہ اس کے پیچھے کسی زہریلے سانپ کی

طرح رینگتا ہوا بھاگ رہا تھا

وہ کمرے میں آکر جی بھر کر رو رہی تھی اپنے باپ کی موت کے بعد وہ آج

پہلی بار اتنا زیادہ بے بسی و لاچاری محسوس کر کے ہچکیوں سے رو رہی تھی وہ

سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کبھی اس قسم کے سنگین حادثات

سے گزرے گی جہاں خود کو لاوارث و لاچار دیکھے گی

یہ۔یہ کیا ہو گیا۔۔اللہ پاک پلیز ہیلپ یور حرمت "وہ گرنے کے سے "

انداز میں بیڈ پر بیٹھ رہی تھی

وہ۔۔وہ میرا پیچھا کیسے چھوڑے گا۔م۔۔مجھے لاوارث جان کر ہی وہ یہ"

سب کر رہا ہے" وہ سینے پر ہاتھ رکھتی گھبراہٹ و غم کا شکار تھی

ٹھک ٹھک" دروازہ دھیرے سے ناک ہوا تو اس نے جلدی سے منہ پر"

ہاتھ پھیر کر اپنے آنسو صاف کرتے دروازے کی سمت دیکھا

آ۔آجائیں" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور سامنے عطروبہ کو دیکھ"

کر تھوڑا اطمینان ہوا

کیسی ہو۔۔تم تو باہر ہی نہیں نکلتی" وہ مسکرا کر پوچھتی شکوہ بھی کر گئی"

اور اس کے پاس آبیٹھی جبکہ حرمت محض مسکرا سکی کہ اب اس کو کیا بتائے

کسی چیز کی ضروت تو نہیں حرمت تم کو" وہ حتی المقدور لہجہ شیرینی میں"

ڈبو چکی تھی

نہیں" حرمت محض نفی میں سر ہلا سکی اب تو بولنے کو بھی دل نہیں"

کر رہا تھا

پریشان لگ رہی ہو ایوری تھنگ ازاوکے "اس نے اس کا گال سہلایا"

حرمت کا دل بھر آیا مگر وہ اپنی وجہ سے عطروبہ کا رشتہ ڈسٹرب نہیں کر سکتی تھی اس لیے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر نفی میں سر ہلاتے "کچھ نہیں آپی" کہا عطروبہ بھی زیادہ سنجیدہ لینے والوں میں سے نہیں تھی اس لیے کندھے اچکائے وہ اس وقت بلیک پینٹ شرٹ پہنے کافی جاذب نظر اور ماڈرن لگ رہی تھی اب تو حرمت کو ان سب کو اس قسم کے کپڑوں میں دیکھنے کی عادت ہو چکی تھی

تم سے ایک بات کرنی تھی" وہ سنجید گی اختیار کرتی اس سے بات کا آغاز کرنے لگی

جی جی کیجیے" حرمت نے زبردستی مسکرا کر اجازت دی"

میں نے تمہاری شادی کا فیصلہ کر لیا ہے حرمت "عطروبہ کی بات پر اسے فارس کی طرف سے اطمینان اور ولی کی طرف سے پریشانی ہوئی

تم ولی کی ٹینشن نا لو اگر تم اس گھر سے باہر کہیں جاتی تو بھی وہ میرے پاس "
اچھے طریقے سے رہ سکتا تھا مگر اب تو تمہاری شادی اسی گھر میں ہو رہی
ہے تو تمہیں ولی کی طرف سے مکمل طور پر مطمئن رہنا چاہئے "اس کی بات
پر اسے خطرہ لاحق ہوا

ک۔۔ کیا مطلب آپی آپ۔۔ آپ کس کی بات کر رہی ہیں "وہ آہستہ سے
بولی تو عطروبہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نزدیک ہو گئی

میران کی۔۔ وہ تم سے بہت محبت کرنے لگا ہے اور شادی کا خواہاں "
ہے "اس انکشاف پر وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

"مگر آپی۔۔ "

کیا مگر حرمت۔۔ میں جانتی ہوں کہ تمہارے کچھ تحفظات ہیں "
مگر ڈونٹ وری ریان بھی شادی سے پہلے ایسے ہی تھے مگر اب دیکھ
لو ہر وقت میرے آگے پیچھے ہی منڈلاتے ہیں میران بھی شادی
کے بعد سیریس ہو جائے گا پھر نا ہی تم مجھ سے یا ولی سے دور جاؤ گی۔۔ "وہ

اس کے چہرے پر پریشانی کو دیکھتی اس کو سمجھانے لگی بہر حال اس کو حرمت کی خوشی بھی عزیز تھی وہ اپنی بہن کی مرضی کے خلاف کبھی یہ رشتہ نا کرتی۔۔

وہ لاکھ برا سہی مگر تمہارے بارے میں سیریس ہو گیا ہے باقی اگر تم" انکار کرنا چاہو تو اٹس اوکے میں لبابہ آنٹی کو ریفیوز کر دوں گی۔۔یہ "تو شکر ہے کہ ابھی فارس کی تم پر نظر نہیں پڑی ورنہ۔۔

میں۔۔میں راضی ہوں آپی مگر میری ایک شرط ہے کہ جتنی جلدی" ہو سکے میرا نکاح کر دیں کیونکہ۔ف۔فارس کی نظر کب کی مجھ پر پڑ چکی ہے میں۔۔میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ کہیں آپ پریشان نا ہو جائیں۔۔"وہ جو اس کو بتانے میں متامل تھی ایک ہی سانس میں سب بتا گئی کہ کیسے فارس ہمدانی اور اس کا سامنا ہوا اور وہ اس کے پیچھے کافی دنوں سے تھا اور سب سے بڑھ کر اس سے محبت کا دعویدار بھی بن رہا تھا

وہ۔۔وہ اپنی حوس پوری کرنا چاہتا ہے آپی مجھے اس پر ایک فیصد بھی اعتبار نہیں پ۔۔پلیز آپی مجھے اس شیطان سے بچا لیں" وہ روتے ہوئے التجا کر رہی تھی تو عطروبہ بڑھ کر اس کو گلے لگا گئی

" تم فکر مت کرو میری جان میں ہوں نا وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا میں اس کو اب دیکھ لوں گی" وہ اس کو ساتھ لگائے تسلی دینے لگی جبکہ ہونٹوں پر حقیقت کو سمجھتے ہوئے شاطرانہ مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی

" چیچ مائی ڈیئر اینیمی فارس ہمدانی۔۔اب تم میرا انتقام دیکھو گے تم نے مجھے بدکردار کہا، مڈل کلاس کہا یون بدصورت بھی کہا۔۔اب یقین کرو میں تم کو ان سب کا مطلب سمجھا دوں گی میں تم سے بہت اچھے طریقے سے انتقام لوں گی۔۔میں تمہیں تمہاری محبت سے کبھی نہیں ملنے دوں گی میں تمہیں حرمت کا بال تک نہیں دینے والی" وہ کسی زخمی ناگن کی طرح ڈسنے کو تیار تھی اسے اپنی بہن سے بے حد پیار تھا مگر اب اس پیار میں انتقام کی بھی آمیزش آ گئی تھی

”ہائے مسز امل اتنی ایمرجنسی میں بلانے کا کیا مقصد ہے میں فائر بریگیڈ ر تو ہے نہیں جو آگ بجھانے جلد آؤں گا“ وہ ان کے ٹیبل کے پاس آکر مسکراتے ہوئے بہت گہرا طنز کر گیا تھا جسے وہ دونوں مسکرا کر بمشکل ہضم کر گئیں

”زیبا سے ایک بار بات کر لو وہ تم سے کچھ کہنا چاہتی“ امل نے سامنے بیٹھی زیبا کی جانب اشارہ کیا جو تنگ وائٹ پینٹ شرٹ میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے مغروری کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی تیز میک اپ اور آنکھوں پر سیاہ گوگل لگائے اس کی پرسنیلٹی نہایت اٹریکٹو لگ رہی تھی

”اوہ مائی ڈارلنگ زیبا اس دن بھی تو بات کی تھی نا اب میں بزی پرسن ہوں روز روز ڈیٹ کروں گا تو سڑک پر آجاؤں گا“ وہ مسکرا کر کہتا امل کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا

"تو پھر تم مجھ کو کوئی پازیٹو سائن بھی تو دونا" وہ لاڈ پن سے بولی تو فارس امل کو مسکرا کر دیکھتا گھنے براؤن سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

"کیسے پازیٹو سائن دوں یار میرا تو بلڈ گروپ بھی اے بی نیگیٹو ہے" اس کے فوری جواب پر وہ دونوں ہنس پڑیں بہر حال وہ کمال کا حاضر جواب تھا

"بی سیریس فارس اینڈ آنسر ڈمی ول یو میری می۔۔ یو نو لاکھوں مجھ پر مرتے ہیں مگر میں نے صرف تم کو شادی کے لئے چوز کیا ہے" وہ دلکشی سے مسکراتی اس کو دیکھ رہی تھی گہرے نیلے رنگ کے پینٹ کوٹ اور سفید شرٹ پہنے وہ کافی جاذب نظر لگ رہا تھا شاید وہ امل کی کال پر آفس سے سیدھا ادھر ہی آیا تھا زیبا مان گئی تھی کہ وہ کمال کا ہینڈسم وذہین تھا اس کی آنکھوں میں کشش تھی جو سامنے والے کو اپنے شکنجے میں جکڑ لیتی تھی

"اوکے آئی ایم سیریس۔۔" وہ مصنوعی سنجیدہ ہوا اور پھر یکدم مذاق اڑانے والے انداز میں دانت نکالتا ادھر ادھر دیکھنے لگا ہر کوئی اپنی اپنی کمپنی میں بیٹھا انجوائے کر رہا تھا ان سب کی جانب کوئی بھی متوجہ نہیں تھا

ان لاکھوں میں سے ہی کوئی چوز کر لو نا جانِ من۔۔ کیونکہ فارس ہمدانی ”
جیسا برینڈ تو اب بُک ہو چکا ہے“ وہ بغیر لگی لپٹی لئے بولا وہ دونوں اس
کے الفاظ پر حیران ہوئیں

کیا مطلب تم کہیں اٹیچ ہو“ امل نے سوال کیا”

بعد میں بات کریں گے امل ڈارلنگ آخر میری راز دار تم سے بہتر کون ”
ہو سکتی ہے“ وہ آنکھ دبا کر اس کو دیکھتا ساتھ ہی اس کا
کندھا تھپتھپا گیا اور پھر اپنا کٹ لگا آئی بر و اٹھا کر زیبا کی جانب دوبارہ متوجہ
ہوا

ہاں ایک شرط پر میں مان سکتا ہوں“ وہ اتنی آسانی سے کسی کو کہاں ”
چھوڑنے والا تھا

.بیفور میرج اِف یو سپینڈ نائٹ وِد می دین آئی کین ڈیسائیڈ شُڈ آئی میری ”
یو آر ناٹ“ اس کی اتنی واحیات بات پر دونوں کی مسکراہٹ سمٹی
اور چہرے پر غم و غصے کے تاثرات ابھرے

فارس" امل نے اس کا بازو پکڑ کر التجائی انداز میں زبان بند رکھنے کی "

درخواست کی

جی میری جان ایسا کیا کہہ دیا میں نے۔۔یہ کونسا پہلی بار کرے "

گی" ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ فارس باز آجاتا

بکواس بند کرو فارس ہمدانی" زیبا غصے سے چلائی تو ریسٹورنٹ میں "

بیٹھے بہت سے لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے

اوہ سو سوری زیبا اگر تم کو برا لگا۔۔" چہرے کو افسردہ سا بنایا "

میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ان لاکھوں نے تمہیں چیک "

کر کے شادی نہیں کی تو مجھے بھی چیک کر لینا چاہئے شاید تمہاری شادی

"نا ہونے کی وجہ۔۔

فارس پلیز" امل مسلسل اس کی منتیں کرتی اس کے کندھے کو "

تھامے جھنجوڑ رہی تھی

اوہو ایسا کیا کہہ رہا ہوں میں ۔۔اور اگر اتنا برا لگ رہا تو ڈزناٹ میٹر لڑکی "
بھی مجھے چیک کر سکتی میں کوئی شکوہ نہیں کروں گا کہ .بیفور میرج میں کسی
لڑکی کو اپنی پاکیزگی کا ثبوت دے رہا ‘‘ مصنوعی بیچارگی بھرا ڈرامہ
کرتے کوٹ کو منہ میں لے کر افسردہ چہرہ بنایا اور پھر اس کی آنکھیں طنز
برسا رہی تھیں تو ہونٹوں پر کسی کو مزہ چکھانے والی مسکراہٹ تھی

تم میرے ساتھ ایسے بات نہیں کر سکتے فارس تم ابھی مجھے جانتے نہیں ’’
ہو ‘‘ زیبا غصے سے چلائی

نرمی سے بولو زیبا ورنہ تم مجھے جان جاؤ گی کہ میں کیا ہوں ۔۔ ویسے بھی ’’
میں تم جیسی بدصورت ، مڈل کلاس اور واحیات لڑکی سے بالکل شادی نہیں
کرنے والا لاسٹ ٹائم تمہیں پیار سے سمجھا دیا تھا مگر تم اس قسم کا انکار سن
کر ہی سیٹیسفائی ہونے والی ہو ‘‘ اس بار اس کا لہجہ سرد اور غصیلے تاثرات
کا حامل تھا زیبا کا اہانت کے احساس سے چہرہ سرخ ہو گیا

میں بھی تم جیسے ریپسٹ اور مانسٹر سے شادی کے لئے مرتی نہیں جارہی ”
جو کسی کی ناجائز اولاد ہے اور نا جانے کتنی ناجائز اولادوں کا باپ بھی ہوگا اینڈ
لسن۔۔“ وہ اٹھ کر اپنا بیگ کاندھے پر ڈالنے لگی تھی

میں اپنی انسلٹ کا بدلہ تم سے ضرور لوں گی بلڈی باسٹرڈ“ وہ پیر پٹخ ”
کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی اور امل جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی
اور گاڑی کے پاس جا کر شکوہ کناں نگاہوں سے فارس کو دیکھا جو کہ اپنے
پورے دانتوں کی نمائش کرتا اس کو فلائنگ کس دے گیا

فارس ہمدانی کتنی لڑکیوں کا دل توڑو گے۔۔ کتنے اور دشمن بناؤ گے“ وہ ”
خود سے ہم کلام تھا

بائی داوے زیبا تم پہلی بات تو ٹھیک کی مگر دوسری۔۔ "وہ پہلے مصنوعی "
افسردہ اور پھر دھیرے سے مسکراتا ٹیٹو بنی گردن پر خارش کرنے لگا
یار میں ناجائز اولاد کا باپ نہیں بننے والا میری املی ایسی ویسی نہیں "
جو بیفور میرج میرے ساتھ نائٹ اسپینڈ کر لے "منہ پھلا کر شکوہ کیا

اپنی ہاؤز یبا تمہاری انسلٹ مجھے بہت پسند آئی اتنی کہ امل کی وجہ "

سے صرف تمہیں ایک ہاتھ سے معذور ہونا ہو گا اگر امل نا ہوتی

تو یقیناً تمہاری جان جاسکتی تھی یار۔۔آآآمائی سویٹ ہارٹ "وہ کرسی کی

پشت سے ٹیک لگاتا ڈرامے کر رہا تھا کہ اسی وقت اس کا فون گنگنایا

ہوں ارفع۔۔اوکے آئی ایم کمنگ پکڑ کر رکھو اس کو۔۔آئی وانٹ ٹو"

سیلیوٹ ہم جس نے مجھ کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔۔ہمم بائے" وہ

فون بند کرتا پاکٹ میں رکھ کر انگڑائی لینے لگا حسب معمول ہڈیوں

سے کڑاک کی زوردار آوازیں آئی تھیں اور پھر سکون حاصل

کرنے کے لئے ایک پل کو آنکھیں بند کر کے کسی کی حسین و معصوم

صورت ملاحضہ کی

ہائے میری کھٹی میٹھی املی آج رات نیویارک جانے سے پہلے اس"

سے میٹنگ تو بنتی۔۔دو دن سے ہم ملے نہیں" وہ پہلے چٹخارے لیتا

پھر مصنوعی اداس ہونے کے بعد ہنسنے لگا آخری حد کی بے حسی تھی

"یہ میں کیا سن رہا ہوں لبابہ کہ تم میران کا ڈائریکٹ نکاح کرنا چاہتی ہو پہلے تم نے بنا کچھ ڈسکس کیے حرمت کو بہو بنانے والا دھماکہ کیا اور اب یہ سب" حذیفہ ہمدانی کل ہی بزنس ٹور سے لوٹے تھے اور آج لبابہ سے بازپرس کر رہے تھے ساتھ ساتھ موبائل پر کرنٹ ایشو پر مشتمل ڈاکومنٹری بھی پڑھ رہے تھے

"جی ایکچوئیلی بات یہ ہے کہ فارس نے حرمت کو تنگ کر رکھا ہے اور عطروبہ چاہتی ہے کہ منگنی کی بجائے سیدھے نکاح کی سیریمنی رکھ دی جائے اور کچھ عرصہ بعد ریسپشن دے کر رخصتی کر دی جائے یہ ہم سب کے لئے ہی بہتر ڈیسژن ہو گا کیونکہ فارس تو باز آنے والا نہیں اور نا ہی کوئی اس کو روکنے والا ہے" وہ ہاتھوں پر لوشن لگاتیں ان کو کن اکھیوں سے دیکھنے لگیں جن کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے وہ شروع میں مڈل کلاس حیثیت رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ نعمان کی بہ نسبت

تھوڑے سخت مزاج اور کنزرویٹو سمجھے جاتے تھے اسی لیے لبابہ نے جان بوجھ کران کو آگ لگانا چاہی

کیوں فارس کو کیا پرابلم ہے وہ حرمت کو کیوں تنگ کر رہا ہے‘‘ وہ غصے سے بولے تو لبابہ کا دل بلیوں اچھلنے لگا

حذیفہ آپ کو تفصیل بتاؤں گی تو آپ ہمیشہ کی طرح فارس کو اچھا اور مجھے برا سمجھیں گے۔۔اینی ہاؤ وہ آپ کا چہیتا رہا ہے‘‘ وہ ایکٹنگ کو جاندار بنانے کے لئے نروٹھے پن سے شکوہ کر گئیں جبکہ حذیفہ کی گھوری پر فوری ٹریک پر آئیں کہ بہرحال وہ اپنے مزاج کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کرتے تھے

حذیفہ۔ایکچوئیلی بات یہ ہے کہ فارس کی حرمت پر بری نظر ہے وہ چاہتا ہے کہ حرمت اس کی گرل فرینڈ بن کر اس کی ناجائز باتوں کو مانے اور حرمت کے منع کرنے پر وہ اس کو زبردستی۔۔‘‘ وہ جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتیں خاموش ہو گئیں

فارس اس حد تک کیسے گر سکتا ہے“ حذیفہ کو حسب معمول بے”
تحاشا غصہ آیا

آپ کو یقین نہیں تو آپ عطروبہ سے پوچھ لیں کہ وہ کس حد تک”
گر چکا ہے بیچاری حرمت اپنی عزت بچانے کے لیے کمرے سے باہر نہیں
نکل پاتی“ وہ اٹھ کر اپنی نائٹی ٹھیک کرتی بیڈ پر آ بیٹھیں اور کھلے سلکی بالوں
میں ہاتھ پھیرنے لگیں

کل نعمان آسٹریلیا سے واپس آتا ہے تو اس سے بات کرتا ہوں کہ”
اپنے بیٹے کو سمجھائے گھٹیا پن کے مظاہرے باہر ہی رکھے تو بہتر ہے گھر کی
عزت کا تھوڑا خیال رکھے“ ان کے الفاظ لبابہ کے دل پر ٹھنڈی پھوار بن
کر برسے

چھوڑیں نعمان اپنے بیٹے سے بہت پیار کرتا ہے وہ اس کی ہی”
سائیڈ لے گا ویسے بھی بدکردار ماں کی بدکردار اولاد ہی ہوتی ہے وہ بھی کسی
دن اپنی ماں کی طرح مر جائے گا اگنور کریں اور اپنے بیٹے کی شادی

کوانجوائے کیجئے گا نعمان سے کوئی امید مت رکھیں کہ وہ اس کو کچھ کہے گا" وہ مزید آگ لگاتیں خود پر بلینکٹ ڈالنے لگیں

مگر اس بار نعمان کو میری بات ماننی ہو گی جو بھی ہے حرمت عطروبہ کی" بہن اور ہماری ہونے والی بہو ہے" وہ موبائل بند کر کے اپنا چشمہ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگے

اور اگر فارس نے اپنی خواہش ظاہر کر دی کیونکہ اولاد، اولاد ہوتی" ہے نعمان جان دے کر بھی اپنے بیٹے کی بات مانے گا جو انسان اپنی بیوی" کو کسی کے بستر کی زینت بنتا دیکھ کر بھی خاموش رہا تھا وہ اپنے بیٹے۔۔

تم اپنی ایسی باتیں اپنے پاس رکھو کیونکہ نعمان جتنا بھی فارس" کو چاہتا ہو مگر اسے اچھے اور برے کی تمیز ہے" وہ سختی سے بولے جبکہ لبابہ مسکرا کر سر ہلاتی لیٹ گئیں اور فارس کی متوقع درگت کا سوچ کر دل میں لڈو پھوٹنے لگے وہ اپنے پلین میں کامیاب ہو رہی تھیں

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

گہری ہوتی شام کے وقت حسین امتزاج کے حامل بنگلے کا ماحول انتہائی خوبصورت اور شاندار تھا سورج غروب ہو رہا تھا اور اس کی روشنی بڑے بڑے شیشوں سے گزر کر بنگلے کے اندر ایک خوبصورت چمک پیدا کر رہی تھی باغیچے میں نصب لائٹس ہلکی ہلکی روشنی بکھیر رہی تھیں اور بہتے ہوئے فوارے کی آواز فضا کو مزید دلکش بنا رہی تھی اندرونی حصے میں خوبصورت فانوس جل اٹھے اور تمام کمروں میں ایک نرم روشنی کا ماحول بنتا جا رہا تھا جو آرام دہ اور خوشگوار ہوتا تھا خوبصورت فرنیچر اور عمدہ آرائش وزیبائش کا سامان اس شام کو مزید جاذب نظر بنا دیتا تھا اس لگژری بنگلے میں شام کا وقت ایک خوابناک منظر پیش کر رہا تھا حرمت کا دل اندر جانے کے لیے ہر گز نہیں مان رہا تھا اس کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی پارک میں آئی ہوئی اور واپس گئی تو اچھی یادیں لے کر جائے گی مگر واپس نہیں آ پائے گی اس لیے وہ خوبصورت سی شام کو خوبصورت جذبات میں لپیٹے لطف اندوز ہو رہی تھی نرم و ملائم سبز گھاس پر ننگے پاؤں چلتے ہوئے بے پناہ

اچھا لگ رہا تھا ساتھ ہی اس کا دل پھولوں سے سجے ہوئے اس

دروازے کو دیکھ کر للچا رہا تھا جو کہ "فارم ہاؤس" کی طرف جاتا تھا

کاش میں پورا فارم ہاؤس دیکھ پاتی ۔۔ اتنی حسرت تھی میری اوپر سے فارم"

ہاؤس ہے ہی اتنا پیارا" وہ آگے بڑھنے لگی کہ دو تین مردوں کی اکٹھی آواز

آئی شاید وہ اس طرف ہی آرہے تھے

ی ۔۔ یہ ادھر کیا کرنے آرہے" وہ خود کلامی کرتی جانے لگی کہ وہ دونوں"

لڑکے اس کے سامنے آکھڑے ہوئے

واؤ حسن کی مورتی انڈیا سے پاکستان کیسے آگئی" ایک مذاقاً ہنسا جبکہ"

حرمت کو پچھتاوا ہوا کہ وہ وقت سے پہلے رہائشی حصے میں کیوں نہیں گئی

اور لو مزے" دل ہی دل میں خود کو کوسا"

ہائے ہم فارس کے فرینڈز ہیں اور آپ کون" دوسرے والا کچھ تمیز"

سے بولا

آپ کو اس سے کیا اور یہ فارس صاحب کا گھر نہیں تو آپ کو اس"

" دروازے سے ان کے فارم ۔۔

ہم جانتے ہیں اور ادھر ہی جا رہے بائی داوے ہم پارٹی پہ آپ"

کو دیکھا تھا" ساتھ والے نے بات بڑھانی چاہی جبکہ حرمت سانس خشک

ہوتا پا کر فوری ان کو پرے دھکا دے کر بھاگنے لگی کہ پودوں

کو دیئے گئے پانی سے پاؤں پھسلا اور اس سے پہلے کہ وہ برے

طریقے سے گرتی کسی نے اس کو فوری کمر میں ہاتھ دیتے تھام لیا اس

کے ہاتھ مقابل کے ہاتھ پر تھے جبکہ نگاہیں دھیرے سے اپنی

مدد کرنے والے پر گئیں اور سامنے فارس کو مسکراتے اپنی جانب دیکھتے

دیکھ کر اس کی جان ہتھیلی پر آ گئی

فارس سے ہمیشہ بچ کر رہنا حرمت تم نہیں جانتی اس نے اپنے دوستوں"

کے ساتھ مل کر ایک معصوم سی لڑکی کا ریپ کیا اور پھر اس کو مار دیا تھا"

عطروبہ کی آواز کان کے آس پاس گونجی اور حرمت کی نگاہیں فارس کی

نگاہوں سے اپنی کمر پر گئیں جس کو فارس نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا اور اس کے ہاتھوں پر وہ ہاتھ رکھے ہوئے تھی ان دونوں کی بے حد نزدیکی شام کے منظر کو کسی کڑکتی ہوئی بجلی جیسی روشنی دکھانے لگی تھی ارد گرد گھنٹیاں سی بجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں حرمت آنکھیں پھاڑے ادھ کھلے گلابی ہونٹ لیے پھر سے اس کو دیکھنے لگی جو شاید آج اس کو حفظ کر لینا چاہتا تھا

"کمال کی چیز ہے یہ تو۔۔ کیا یہ ابھی تک تیرے بستر۔۔"

چ۔۔چپ" فارس کی سرخ آگ برساتی آنکھوں کو پہچان کر پہلا لڑکا اپنے دوست کا بازو پکڑ کر اسے وارن کرنے لگا دوسری جانب حرمت اس کی اس قسم کی گھٹیا بات پر اپنے آنسو روکتی فارس کے ہاتھوں پر ناخن مارتی خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی

"ہم۔۔ ہم چلتے ہیں"

ایکزیکٹلی بی کاز اس کے بعد تم دونوں کبھی چل نہیں پاؤ گے" اس

کا انداز و لہجہ برفیلا تھا جبکہ وہ ڈرتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر باہر کو بھاگے وہ

تو اس طرف صرف میران کے بلانے پر آئے تھے اور یہ لڑکی مصیبت بن

کر سامنے آگئی تھی

چھ۔۔۔ چھوڑیں مجھے" وہ اس کے ہاتھوں پر اچھے خاصے زخم کر چکی تھی"

تم دس منٹ میرے ساتھ بات کرو گی" فارس کا لہجہ حتمی تھا"

بالکل نہیں مغرب کی اذان ہونے والی مجھے وہ پڑھنی" وہ صاف انکار کر گئی"

مغرب کی اذان میں بیس منٹ پڑے ہیں اوہ کیا تم بیس منٹ بعد یہاں"

سے جانا چاہتی" وہ مذاق اڑانے لگا جبکہ حرمت گرنے سے

بچنے کے لیے اس کے ہاتھ ابھی بھی ناخنوں سے کھرونچ رہی تھی مگر فارس

مسلسل درد سے بے پرواہ مسکرا رہا تھا

میں چیخنے لگوں گی" اس نے منہ پھلا کر دھمکی دی اور فارس ڈرنے"

کا ڈرامہ کرنے لگا

اوہ رئیلی ایسا مت کرنا پلیز سب ۔۔ سب ہمیں ایسے دیکھیں "

گے تو کیا سمجھے گے تمہاری ہونے والی شادی کینسل ہو جائے گی اوہ

پلیز نہیں ایسا مت کرنا ۔۔ میری عزت کا سوال ہے کہ میں اتنی شام کو کسی

کی بانہوں میں کیوں کھڑا ہوں اور کتنی دیر سے کھڑا ہوں " وہ شاید اس

کو مکمل طور پر خوفزدہ کر گیا تھا حرمت کو اس کی دھمکی صاف نظر آرہی

تھی کہ وہ یہ اپنے لیے نہیں اس کے لیے بول رہا

لیکن اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو ۔۔ تو چیخ لو تم ۔۔ "بچوں کی طرح منہ "

بسورا حرمت کا دل اس کے منہ پر تین چار لگانے کا کیا جو حد درجہ ڈرامہ

باز تھا

آنٹی ۔۔ عطروبہ آپی ۔۔ " وہ اس کی نقل اتارنے کو چیخنے لگا کہ حرمت "

ڈر کر نفی میں سر ہلاتی اس کے منہ پر فوری ہاتھ رکھ گئی

پ۔۔پلیز کسی کو مت بلائیں" ساتھ ہی منت کی کیونکہ وہ اپنی شادی" سے پہلے تک ایسا کوئی ڈرامہ نہیں بنوا سکتی تھی جبکہ مقابل فرمانبرداری کے ساتھ سر ہلا گیا

کتنے منٹ دو گی" کٹ لگا آئی برو اٹھا کر سوال کیا"

د۔دس منٹ" وہ ہچکچا کر سر جھکائے مرتی کیا نا کرتی کے مصداق سر ہلا گئ" اور فارس مسکرا کر سر ہلاتا اس کو چھوڑ گیا حرمت فوری خود کو ٹھیک کرنے لگی

تو تم نے میران سے شادی کا فیصلہ کیا ہے" وہ قریبی بنچ پر بیٹھا اور اس" کا ہاتھ زبردستی پکڑ کر اسے بھی بنچ پر بٹھایا حرمت دانت پیستی مٹھیاں بھینچے اس سے دور بنچ کے کونے پر ہوئی

لک کسی کو سمجھانے کے تھری ویز ہوتے ہیں فرسٹلی اسلامک" وے، سیکنڈلی سائنٹفک وے اینڈ تھرڈلی سوشل وے۔۔میں تمہیں ان" تینوں ویز سے سمجھانا چاہتا۔۔

پہلے خود کو سمجھالیں پھر میری فکر کیجیے گا۔۔اور مجھے اچھی طرح معلوم"

ہے کہ آپ کس قسم کے انسان ہیں"اس نے حقارت آمیز انداز میں اس

کو کہاتو وہ کندھے اچکاتا کچھ پل پر سوچ ہوااور اس کے بعد ایک لمبا سانس

لیتا جیب سے سگریٹ اور لائٹر نکال کر سموکنگ کرنے لگا

آپ کو تو اتنا نہیں پتہ کہ یہ کتنی مضر صحت ہے"اس نے سگریٹ کا حوالہ"

دیا

اتنی فکر کرتی ہو میری"اس کا لہجہ گھمبیر تھا حرمت ایک لمحے"

کے لیے گہری شام کے سائے میں اس کا چمکتا ہوا چہرہ و آنکھیں دیکھ

کر ٹھہر سی گئی وہ دیکھتا تھا تو مقابل کی آنکھیں و دل قید کر لیتا تھا

آپ جیسے کی میت پر میں مصنوعی آنسو نا بہاؤں فکر تو دور کی بات"

ہے"اس نے زہر خند انداز میں کہتے چہرہ دوسری جانب موڑا اور فارس

ہنسا کچھ دیر تک مسلسل ہنستا رہا حرمت کو بے پناہ حیرانی ہوئی کوئی بھی انسان

اپنے بارے میں اس قسم کے الفاظ برداشت نہیں کر پاتا اور وہ ہنس رہا تھا وہ

منہ اور آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی جو اپنے ہاتھ میں اب دو سگریٹ ایک ساتھ پی رہا تھا اس کا چہرہ دھوئیں کے مرغولے میں چھپ رہا تھا

آپ کا دماغ ٹھیک ہے "اس نے اس کے ہاتھ سے سگریٹ چھیننی چاہی "

جبکہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کو دیکھنے لگا جو ساکت ہوتی اس کی آنکھوں کے درد میں کہیں کھو سی گئی تھی

محبت کرتا ہوں تم سے "لہجہ بھیگا سا تھا"

میری شادی ہو رہی ۔۔ب۔۔ بھول جائیں "اس نے سمجھانا چاہا ایسا نہیں " تھا کہ اس کو اس کی باتوں پر یقین تھا وہ بس اپنی بات کا اثر زائل کرنے کی وجہ سے نرم پڑی تھی

تم دماغ میں ہوتی تو یقیناً بھول جاتا تم تو دل میں ہو اور بھولنے کی بیماری " صرف دماغ کو ہوتی ہے دل کو نہیں "اس نے پھر سے اس کو لاجواب سا کر دیا تھا جبکہ حرمت جلدی سے ہاتھ چھڑاتی اٹھ کر جانے لگی کہ فارس کے ٹانگ اڑکانے پر دھڑام سے نیچے گری

اہہ "فوری اٹھ کر ہاتھ اور گھٹنے مسلنے لگی ساتھ ہی منہ بگاڑ کر اس"

کو دیکھا جو نشیلی آنکھوں کا انداز لیے اس کو مسلسل دیکھ رہا تھا

یہ کیا بد تمیزی ہے "منہ بگاڑ کر اس کو ڈانٹنا چاہا"

دس منٹ سے پہلے اٹھ رہی تھی تو یہی ہو گا نا۔۔املی میری جان ایسا مت"

کیا کرو۔۔" وہ واپس اپنی ٹون میں آ کر اٹھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یکدم اس

کے ساتھ ہی دھڑام سے گرنے کا ناٹک کیا

اوہ اللہ آپ نے میرا بدلہ لیا" وہ اوپر منہ کیے ہنستی ہوئی تالی بجا گئی ساتھ ہی"

منہ چڑھا کر اس کو دیکھا جیسے اس سے بدلہ لے لیا ہو اور وہ اپنی معصوم سی

حرمت پر دل و جان سے فدا ہوا

اسلام میں گرے ہوئے کو اٹھانا اچھی بات ہوتی چلو اٹھاؤ مجھے "وہ لاڈ پن"

سے بولا سگریٹ ختم ہوئی تو نیچے پھینک دی

ہوش میں تو ہیں میں آپ کو کیسے اٹھا سکتی "تیکھے پن سے سوال کیا"

ہاں یار تم کیسے مجھے اٹھا سکتی۔۔ بائی داوے میں تو اٹھا سکتا ہوں نا" وہ آخر پر بخوشی اسے اٹھانے لگا

ی۔یہ۔۔یہ کیا بدتمیزی" وہ غصے سے اس کو پرے کرنے لگی اسی وقت لبابہ کی آواز آنے لگی

حرمت۔۔ حرمت "ان کو حرمت سے ڈریسز اور جیولری ڈسکشن کرنی تھی یہی وجہ تھی کہ عطروبہ نے بتایا تھا کہ وہ گارڈن میں گئی اور لبابہ وہیں آگئی تھیں

ا۔آنٹی۔۔میں۔۔اوہ اللہ اب کیا ہوگا" وہ شدید پریشان ہوئی کیونکہ پہلے کی بات اور تھی اب وہ اس کی ساس بن رہی تھیں اس کو فارس کے ساتھ دیکھ کر برداشت نا کر پاتیں

کام ڈاؤن املی میں ہوں نا ایک منٹ لگے گا تمہاری نا ہونے والی مدران لا بھاگ جائے گی "اس نے چٹکی بجائی حرمت شدید حیران سی بھیگی پلکوں سے اس کو دیکھنے لگی

حرمت "لبابہ جیسے ہی اندر آئی فارس کو دیکھ کر حلق تک کڑوا ہو گیا"

یہاں میری بہو تھی کہاں ہے وہ "انہوں نے غصے سے سوال کیا"

تمیز کے ساتھ بات کریں ورنہ بہو کے ساتھ بیٹا بھی ڈھونڈنا"

پڑے گا" فارس کا لہجہ بھی تلخ تھا

فارس۔ میری بہو کہاں ہے "اس بار انہوں نے تمیز کا مظاہرہ کرتے"

لہجے کو نرم بنایا

میک اٹ مور پولائٹ اینڈ سافٹ "اس کا ابھی بھی وہی انداز تھا لبابہ کا دل"

اسے گولی مارنے کو کیا مگر برداشت کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا

"فارس یہاں میری بہو۔۔"

کال ہر جسٹ حرمت "اس نے دانت بھینچے"

بھاڑ میں گئی حرمت اور بھاڑ میں گئے تم" بالآخر ضبط جواب دے گیا تو منہ"

بگاڑ کر کہتی وہاں سے چلی گئیں اور فارس کے پیچھے پیچھے حرمت فوری

سامنے آئی

"یہ کیا بد تمیزی تھی۔۔ بڑوں سے ایسے بات کرتے مانا کہ آپ کی ماں نہیں ہے مگر آپ کو اتنی تمیز تو ہونی چاہیے نا کہ۔۔"

"تمہاری ماں نے تمہیں بیس سال تربیت دی تھی حرمت تم بھی تو اپنے سے بڑے کے ساتھ بد تمیزی کر رہی ہو نا" اس کا اشارہ اپنی طرف تھا اور حرمت مان گئی کہ وہ اس حاضر جواب انسان سے کبھی نہیں جیت سکتی اس لیے دونوں ہاتھوں سے کنپٹیاں سہلا کر لمبا سانس لیے خود کو ریلیکس کیا

"دس منٹ سے اوپر کا ٹائم ہو گیا میں چلتی ہوں اگر کچھ دیر اور آپ کے ساتھ بحث چلی تو۔۔"

"تو تم بھی میرے جیسی ہو جاؤ گی ہے نا۔۔ ویسے ایک سگریٹ تو میں تمہیں پینے دے سکتا ہوں" وہ مسکرا کر پھر سے سگریٹ نکالے دھواں چھوڑنے لگا

"بھاڑ میں جائیں آپ" وہ مزید برداشت نا کرتی وہاں سے جانے لگی

"تھینکس تو بول دو" پیچھے سے شکوہ سنتی اس نے آنکھوں کو کوفت بھرے انداز میں الٹا کیا

"فار واٹ"

"ابھی ایک چڑیل سے ایک جادو گرنی کو بچایا ہے" اس کے جواب پر وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی پلٹی

"آپ جیسا بد تمیز اور منہ پھٹ انسان میں آج تک نہیں دیکھا۔۔لبابہ آنٹی آپ کو چڑیل لگتیں اور میں جادو گرنی" وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے سوال کر رہی تھی اور فارس کے اپنی سمت قدم بڑھاتے ہی ساری بہادری ہوا ہو گئی آنکھوں میں خوف در آیا

"قسم اٹھاتا ہوں۔۔ایک دن تم مان جاؤ گی کہ یہی سچ تھا وہ چڑیل اور تم جادو گرنی بن کر آئی ہو میری زندگی میں" وہ پیار سے کہتا جلی ہوئی سگریٹ کو نیچے پھینک کر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہاں سے جانے لگا

کیا آپ کو پچھتاوا نہیں ہوتا کہ لوگ آپ سے نفرت کرتے ۔۔اللہ آپ "
سے نفرت کرتا" حرمت کا دل نا جانے کیوں شکوہ کرنے کو کیا وہ ایک پل
کو رکا اور پھر مسکرا گیا

آر یو شیور اللہ مجھ سے نفرت کرتا" اس نے کٹ لگا آئی برو اٹھایا"

نہیں ۔۔ سوال ہے "اس نے نفی میں سر ہلایا اور اس سے پہلے وہ کچھ "
بولتا مغرب کی اذان بلند آواز میں ایک سحر ساطاری کر گئی وہ دونوں ایک
دوسرے کی جانب مسلسل دیکھ رہے تھے

تمہارا جواب یہی ہے املی" وہ مسکرا کر کہتے وہاں سے چلا گیا"

اور پیچھے حرمت لب کاٹتی دماغ کی سوچوں کو جھٹکنے کی کوشش کرنے لگی
جو کہ وہ جلد کامیاب ہوئی کیونکہ اس کو مغرب کی نماز ادا کرنی تھی

\------------------

ون ٹو تھری۔۔ون ٹو تھری۔۔"وہ اپنے ورزش خانے میں بھاری مشینری کے ساتھ کافی دیر سے ایکسر سائز کر رہا تھا اور اب لفٹنگ کرتا ہوا ساتھ ساتھ کاؤنٹنگ بھی کرتا جا رہا تھا سورج کی تیز روشنی کھلی ہوئی کھڑکی سے چھن کر اندر آتی ہوئی اس کے ورزشی پسینے سے بھرے جسم کو چمک فراہم کر رہی تھی سیاہ جالی دار بنیان اور گھٹنوں تک آتے ٹراؤزر میں اس کا کسرتی بدن بہت پر کشش لگ رہا تھا بالوں کو بگاڑے ہوئے، آئی برو کو لگے کٹ، گندمی رنگت کی کشش اور مختلف اشکال کے ٹیٹو اسکی شخصیت کو مزید قابل غور بنا رہے تھے

اٹس بورنگ ایکسر سائز" وہ اکتا کر کہتا اٹھ بیٹھا اور پھر دماغ میں آتے خیال" پر عمل پیرا ہوتا کمانڈو لفٹنگ کرنے لگا یعنی دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو یکدم اٹھا کر اوپر جانے اور پھر نیچے آنے

والی لفٹنگ کرنی شروع کر دی جو کہ نہایت مشکل تھی

ٹھک ٹھک“ دروازہ ناک ہو کر کھلا اور اندر کوئی داخل ہوا وہ جان ”
چکا تھا کہ کون ہو سکتا بہر حال اس وقت اس کی دیوانی اکثر اوقات اس کے
پیچھے پیچھے چلی آتی تھی
یو نو تم کتنے ہاٹ لگتے ہو ایکسر سائز کرتے ہوئے“ رومانے ہنس ”
کر کہا اور بڑھ کر شرارت کرتی اس کے اوپر بیٹھ گئی
آئی نو“ وہ مسکرا کر کہتا اس کو اپنی کمر پر لٹائے لفٹنگ کر رہا تھا اور روما اس ”
پر دل و جان سے قربان ہونے لگی
یو نو میر ان بھائی اس مڈل کلاس لڑکی سے شادی کرنے لگے ہیں میں ”
تو پھر اتنی حسین و امیر ہوں تمہیں بھی اب سوچنا چاہئے مائی لو“ وہ منہ
بنا کر کہتی اس کے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی اور فارس یکدم اس
کو نیچے پھینکتا اٹھ بیٹھا چہرے پر مکمل اطمینان ہی تھا مگر اس کے تاثرات
نہایت برفیلے سے تھے
مجھے چوٹ لگی ہے“ رومانے منہ بسورتے اپنی کہنی مسلی ”

"تمہیں کیوں لگتا ہے میں تم سے شادی کروں گا روما ڈارلنگ بھول جاؤ کہ فارس ہمدانی کبھی پگھلے گا اینڈ ڈونٹ وری میران کی بھی شادی نہیں ہونے والی" وہ کہتا اٹھ کر ٹاول سے پسینہ پونچھنے لگا

"کیوں" وہ حیران ہوئی

"کیونکہ میں ہونے نہیں دوں گا" وہ ہنسا جبکہ روما اس کی بات کو مذاق میں لیتی مسکرا گئی

"اچھا سنو تمہیں کس نے بتایا یہ سب کہ میران حرمت سے جلد نکاح کرنے والا ہے" اس نے کن اکھیوں سے اس کو دیکھا

"عطروبہ بھابھی نے انہوں نے ہی جلد شادی کرنے کا کہا ہے ورنہ میران بھائی تو صرف منگنی کرنا چاہتے تھے" وہ سادگی میں بتا گئی اور فارس مسکرا گیا

"گڈ بائے داوے تمہیں تو فرینڈز کے ساتھ ٹور پر نہیں جانا تھا" وہ سرسری سا بولا

ہاں جانا ہے بھائی کے نکاح سے ایک دن پہلے آجاؤں گی" وہ مزید اطلاع دیتی اپنے بال جھٹکنے لگی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ فارس ہمدانی کے دماغ میں کیا کھچڑی پک رہی رومابنت حذیفہ جیسی بھی تھی لیکن وہ کمال کی سیدھی تھی

"ہاؤؤؤ" کسی نے یکدم اس کے کان کے پاس آکر ڈرانا چاہا تو وہ جو سونے کے لئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی ہڑبڑا کر پیچھے منہ کیا اور سامنے کھڑے میران کو دیکھ کر تھوڑا مطمئن ہوئی

"آپ" وہ سر جھکاتی ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی اور میران اس کا شرمانا نوٹ کر کے مسکراتا ہوا بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

"تھینک یو" وہ گھمبیر آواز میں کہتا اس کے پاس قدم بڑھا رہا تھا اور وہ اس کو حیرانی سے دیکھتی ایک قدم پیچھے ہوئی

کس لئے" وہ اس کی آنکھوں کے چاہت سے بھرپور سمندر میں دیکھ

کر جلدی سے نگاہیں جھکا گئی بہرحال اس جیسی معصوم لڑکی کے لئے اتنا ہی

کافی تھا کہ سامنے کھڑا شخص اس کا ہونے والا شوہر تھا

"مجھ سے شادی کے لئے ہاں کرنے پر۔۔تم نے مجھ کو بہت بڑی خوشی دی

ہے حرم میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھلا سکتا" وہ اس کا ہاتھ تھام

کر جذبات کی شدت سے مخمور نگاہیں لئے اظہار کرنے لگا اور اس

کے چہرے پر بکھرے رنگ دیکھ کر مسکراہٹ لبوں پر بکھر گئی

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں آئی لو یو۔۔آئی لو یو سو مچ" اس کا

انداز جاذبیت کا احساس لئے ہوئے تھا

"آ۔۔آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں" وہ بچوں کی طرح بولی

"ابھی نہیں شادی کے بعد ٹھیک سے تنگ کروں گا" وہ معنی خیزی

سے چھیڑتا اس کو مزید کنفیوژ کر گیا

"میران"

جی میران کی جان" وہ اس کے بالوں کی لٹ کو چھیڑتا محبت سے بولا تو وہ "
اس کو ہلکا سا دھکا دے کر کمرے کی طرف بھاگی اور آتے ہی دروازہ لاک
کر کے اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو ہموار کرنے کے لئے سینے پر ہاتھ
رکھتی بیڈ پر آبیٹھی پاس ہی ولی نیند کی وادیوں میں کھویا بے فکری
کو انجوائے کر رہا تھا

یہ۔۔۔ یہ کیا تھا" وہ شرماتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی اور سامنے ہی فارس "
کا غصے سے لال چہرہ لہرایا تو جلدی سے آنکھیں کھول دیں

یہ میری جان نہیں چھوڑے گا" منہ بنا کر شکوہ کیا کہ اسی وقت اس "
کا موبائل بجنے لگا وہ ولی کی نیند سے ڈر کر جلدی سے موبائل پکڑے ٹیرس
پر آگئی اور دیکھا تو انجان نمبر تھا

یہ کون ہے کہیں میران تو نہیں" اس کے دماغ نے کہا تو وہ دھیرے "
سے کال ریسیو کر گئی

ہ۔۔۔ ہیلو" دھیمی سی آواز میں کہا "

املی تمہارے بالوں کی پہلی لٹ کو میران نے چھوا ہے اسے فوراً"

کاٹو" فارس کی آواز پر اس کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ فارس اس کو کال کر کے بھی تنگ کرے گا اور اوپر سے اس کی فرمائش حیران کن تھی شاید اس نے ان دونوں کو باہر باتیں کرتے دیکھ لیا تھا

تم نے میری اجازت کے بغیر فون بند کیا تو میں تمہارے روم میں آکر ایسی" فلم ریلیز کروں گا کہ باکس آفس پھٹ جائے گا" وہ فون بند کرنے لگی کہ اس کی دھمکی پر منہ بگاڑ کر رہ گئی اب کچھ حد تک اس کا ڈر کم ہو چکا تھا کہ اب وہ اکیلی نہیں رہی تھی اس کا ساتھ دینے والے بہت لوگ تھے

املی جلدی سے کٹ کرو بال" اس نے دوبارہ حکم جاری کیا"

میں آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں" وہ غصے سے بولی"

املی تمہارا بھائی دائیں کروٹ لیٹا ہے نا" اس نے پوچھا تو وہ حیرانگی سے منہ" اندر کر کے دیکھنے لگی واقع ولی دائیں کروٹ لیٹا ہوا تھا حرمت کی آنکھوں

میں خوف در آیا وہ ماتھے پر ابھرتے پسینے کے ننھے منھے قطروں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ وہ کہاں سے ان کو دیکھ رہا مگر تمام کھڑکیاں بند اور ہر جانب سنسانی تھی

اگر تم نے وہ لٹ نا کاٹی تو وہ دائیں بازو سے معذور ہو جائے گا" اس کے لہجے میں ایسا تاثر تھا کہ وہ کانپ کر رہ گئی

میں۔۔ میں کاٹتی ہوں" وہ ادھر ادھر دیکھ کر فوری ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا بیٹھی اور دراز کھول کر قینچی نکال کر ٹیبل پر رکھ دی

م۔۔ میں نے کاٹ دیئے" اس نے جھوٹ بولا

املی میری جان مت تڑپاؤ نا مجھے۔۔ سیزر کو بالوں سے لگاؤ گی تو بال کٹ ہوں گے نا سیزر تو ٹیبل پر پڑی ہے" اس کی بات پر وہ پھر حیران سی ادھر ادھر دیکھتی اس کو تلاش کرنے کی کوشش کرنے لگی

اور پھر مرتا کیا نا کرتا کے مصداق بے بسی محسوس کرتی قینچی پکڑ کر اپنی وہی لٹ کاٹ ڈالی جس کو میران نے چھوا تھا

"ویری گڈ میری جان نیکسٹ ٹائم میران تمہیں چھونا پائے دھیان رکھا کرو اعتبار مت کیا کرو املی ۔۔ اگر تم بنا سوچے سمجھے اعتبار کرنے لگو گی تو تمہارے پاس کچھ نہیں بچے گا ۔۔ تم نے دنیا نہیں دیکھی میں نے تو محسوس کی ہے دیٹس وائے آئی سجیسٹ یو ایون آئی آرڈر ڈیو دیٹ کہ تم کسی پر بھی اعتبار نہیں کرو گی اسپیشلی میران ۔۔ میران قسم بھی اٹھائے تو اس کا یقین مت کرنا" وہ پیار سے کہتا اس کو نصیحت کر رہا تھا جبکہ حرمت غصے سے بل کھا کر رہ گئی دل کیا اس کا منہ نوچ لے

"اپنی بکواس بند رکھیں تو آپ کے لئے بہتر ہے ۔ میران میرے ہونے والے شوہر ہیں مجھے آپ جیسے انسان سے زیادہ ان پر اعتبار ہے وہ بے شک اتنے اچھے نہیں مگر کم از کم وہ آپ کی طرح گھٹیا کام تو نہیں کرتے ان کی نظریں میرے وجود کو نہیں چھیدتیں جس طرح آپکی غلیظ نظریں مجھ کو دیکھتی ہیں ان کی باتیں اتنی گندی و واحیات نہیں ہوتیں جتنی آپ کی ہوتی ہیں ۔ اور آخری بات لٹ کو تو آپ نے کٹوا دیا انہوں نے تو میرا ہاتھ بھی

پکڑا تھا وہ بھی کاٹ دوں کیا" وہ غصے سے بلا تکان بولتی گئی جبکہ دوسری طرف فارس خاموشی کے ساتھ اس کی ساری تقریر سنتا جارہا تھا

"میری جان املی غصہ کروگی تو چہرے پر داغ پڑ جائیں گے اور میں نہیں چاہتا میری حسین املی کی بیوٹی میں کمی واقع ہو۔۔اور ہاں یاد بھول گیا۔۔جاؤ املی جلدی سے جا کر اپنا ہینڈ واش کرو۔۔جاؤ املی جلدی" وہ معصوم بنتا اس کو بے صبری دکھانے لگا

"کیا" وہ اچھل پڑی یعنی اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار لی تھی

"املی جاؤ پلیز اب تمہیں فون نہیں کروں گا بالکل تنگ نہیں کروں گا" وہ اسی انداز میں بولا تو حرمت خوشی سے آنکھیں پھاڑے خود کو سامنے آویزاں آئینے میں دیکھنے لگی

"یعنی۔۔یعنی آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں گے اگر میں نے ہینڈ واش کر لیے" اس نے پوچھا تو وہ مسکرا گیا

”املی ہاتھ دھو لو میری جان مت تنگ کرو۔۔اینڈ پلیز ڈیٹول لازمی یوز کرنا“ وہ لجاحت بھرے انداز میں بولا تو وہ منہ پھلا کر کرسی گھسیٹ کر اٹھتی واش روم جانے لگی البتہ موبائل مسلسل کان سے لگا یا ہوا تھا

”دھو لئے ہیں اب آپ مجھے بالکل تنگ نہیں کریں گے“ وہ ہاتھ دھونے کے بعد منہ پھلا کر اس کو بولی

”یس آف کورس اب تو بالکل تنگ نہیں کروں گا یہ نمبر تو تم اپنے موبائل میں دیکھو گی ہی نہیں“ وہ وعدہ کر رہا تھا تو حرمت چہکی

”تھینک یو سو مچ۔۔اللہ پاک آپ کو اس کا صلہ دیں گے اب۔۔اب میری سکون سے میران کے ساتھ شادی ہو گی“ وہ واش روم سے باہر آتی ٹاول سے اپنے ہاتھ صاف کر کے واپس کرسی پر آ بیٹھی

”ہاہ۔۔املی میں اس دن تمہارے کان میں کیا کہا تھا کہ تم صرف میری ہو اور میری ہی رہو گی میران درمیان میں کہاں سے آ گیا“ اس کی بات

پر حرمت کی ساری خوشی ملیامیٹ ہو گئی وہ نفرت سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی ثابت ہوا تھا کہ وہ انسان واقع میں بے حس و ظالم تھا

میری زندگی کے آگے سوالیہ نشان آیا ہوا ہے املی اور تم نے میری زندگی میں آکر اس سوالیہ نشان کو مٹانا ہے میں یہاں تمہاری یاد میں تڑپتا جا رہا ہوں اور تم میری باتوں کو سرے سے اگنور کر دیتی ہو اٹس ناٹ فیئر۔۔اور یہ بھول جاؤ کہ میران تم سے نکاح کرے گا ہی از مائی کزن آئی نو ہم وہ کسی طور تم سے محبت کی شادی نہیں کرنے والا دیٹس وائے فارس ہمدانی خاموش ہے" اس کے دعوے پر حرمت کا دل کیا اس کو منہ توڑ جواب دے مگر وہ نہیں چاہتی تھی کہ مزید بات بڑھے اور وہ اپنی جھوٹی محبت کی داستانیں کھولے اس لئے خاموش ہی رہی

اوکے املی گڈ نائٹ اب تمہارے خواب میں ملاقات ہو گی" وہ اس کو کہتا فون بند کرنے لگا

س۔۔سنیں" وہ جلدی سے بولی مبادا وہ کال نا کاٹ دے"

آآآ۔۔میری کٹھی میٹھی املی کیا مجھ سے مزید بات کرنے کو دل"

کررہا ہے" وہ شرارتی انداز میں بولا تو وہ ناک منہ پھلا گئی

"خوش فہمی ہے آپکی۔۔میں آپ کے مرنے کے بعد آپکی قبر کے پاس

سے نا گزروں بات کرنا تو دور کی بات ہے میں صرف یہ پوچھنا چاہتی تھی

کہ آپ مجھ کو کہاں سے دیکھ رہے ہیں" اس کے اس قسم کے الفاظ پر فارس

ہمدانی مسکراتا ہوا دل مسلنے لگا شاید ضبط کرنے کا یہ انوکھا انداز تھا

"میں تو نیویارک اپنے کمرے میں بیٹھا ہوں" پیار سے مطلع کیا

"جھوٹ مت بولیں ابھی آپ نے ولی کا بتایا کہ وہ دائیں کروٹ

لیٹا ہے اور پھر سیزر کا کہ وہ ٹیبل پر پڑی ہے" وہ غصے سے بولی اور حسب

معمول وہ ہنس پڑا اس کی املی نہایت معصوم و بیوقوف تھی

"املی ولی کو ساری تربیت تم نے دی ہے تو تم نے اس کو یہ تو بتایا ہوگا کہ

اسلام میں دائیں کروٹ لیٹ کر سونا چاہیے تو بس میں نے یونہی قیاس آرائی

کی تھی۔۔" وہ اس کی چالاکی پر منہ کھولے حیران رہ گئی یعنی کہ اس نے اس کو دھوکہ دیا تھا

اور جہاں تک بات ہے ٹیبل والے جھوٹ کی تو جب تم نے سیزر "نکالا تھا تو دراز کھلنے کی آواز مجھے آئی تھی اور دو سیکنڈ کے اندر تم نے کہہ دیا کہ بال کاٹ دیئے۔۔ میری جان دو سیکنڈ میں تو بال پکڑے نہیں جاتے اور تم نے کاٹ بھی دیئے اس لئے یہاں بھی قیاس آرائی کی تھی" وہ مزے سے کہتا اس کو اشتعال دلا گیا اس لئے وہ غصے سے لال بھبھوکا جلدی سے کال کاٹ گئی اور بیڈ پر آبیٹھی

میں۔ میں اس گھٹیا وڈھیٹ انسان کا کیا کروں یہ میری جان کب "چھوڑے گا" اس کی آواز رندھ گئی ساتھ ہی ولی کو دیکھا جو ابھی تک دائیں کروٹ لیٹا ہوا تھا اس نے اسے بچپن سے عادت ڈالی ہوئی تھی کہ دائیں کروٹ لیٹ کر سونا سنت ہے اور وہ ہمیشہ سے حرمت کی باتوں پر عمل

کرتا آیا تھا لیکن آج حرمت کو اس کے دائیں کروٹ لیٹنے پر غصہ آیا جس کی وجہ سے اسے فارس جیسے چالاک انسان کی بات ماننا پڑی تھی

گودام میں بیٹھے نقاب پوش افراد نے اپنے اگلے ہدف کے بارے میں تفصیلات جمع کرنا شروع کیں مشہور صحافی فائم آفریدی کا نام اب ان کی فہرست میں شامل ہو چکا تھا فائم نے حال ہی میں کچھ مقالات شائع کیے تھے جن میں ڈارک ویب اور اس کے مجرموں کی تفصیلات سامنے آئیں تھیں وہ ایک بے خوف اور بااصول صحافی تھا جس نے کئی بار خطرات کے باوجود سچائی کو منظر عام پر لانے کا عزم کیا تھا
ہمارا نیا ہدف فائم آفریدی ہے" نقاب پوش نے اعلان کیا کمرے میں" موجود افراد نے اس کی بات سنی اور اپنے اپنے آلات نکال کر فائم کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کیں چند منٹوں میں ان کے

پاس فائم کی روزمرہ کی روٹین، اس کے گھر کا پتہ، اور اس کے معمولات کے بارے میں مکمل تفصیلات آچکی تھیں

ہمیں اسے ایک ایسی جگہ پر پکڑنا ہوگا جہاں کوئی گواہ نہ ہو" ایک دوسرے نقاب پوش نے کہا

کل رات وہ اپنے ایک دوست کے ساتھ شہر کے مضافاتی علاقے میں" ڈنر کے لیے جا رہا ہے یہ ہمارا بہترین موقع ہو سکتا ہے" تیسرے نقاب پوش نے تفصیلات فراہم کیں منصوبہ تیار ہو چکا تھا اگلی رات جب فائم اپنے دوست کے ساتھ ڈنر کے لیے نکلا تو وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کا پیچھا کیا جا رہا ہے نقاب پوش افراد نے فائم کی گاڑی کو شہر کے مضافاتی علاقے تک تعاقب کیا جہاں سڑکیں سنسان اور روشنی بہت کم تھی

جیسے ہی فائم نے اپنی گاڑی ایک ویران جگہ پر روکی نقاب پوش افراد نے اچانک اس پر حملہ کر دیا فائم کو باندھ کر ایک وین میں ڈال دیا گیا اور تیزی سے وہاں سے روانہ ہو گئے اس کے دوست نے

مدد کے لیے چیخنے کی کوشش کی لیکن نقاب پوشوں نے اسے بھی قابو کرلیااور بے ہوش کر دیافائم کوایک خفیہ مقام پر لے جایا گیا جہاں ایک کیمرہ پہلے سے تیار تھانقاب پوش افراد نے اس کوایک کرسی سے باندھ دیااور کیمرے کے سامنے لاکر بٹھادیاڈارک ویب کے فورم پر لائیو سٹریم شروع ہو چکی تھی اور ہزاروں لوگ اس وحشیانہ عمل کو دیکھنے کے لیے آن لائن ہو چکے تھے

آج کی رات ہم ان لوگوں کے لیے ایک پیغام بھیجیں گے جو ہمارے" راستے میں آتے ہیں" نقاب پوش نے کیمرے کی طرف دیکھ کر کہافائم کی آنکھوں میں خوف اور بے بسی نظر آرہی تھی وہ جانتا تھاکہ اس کی زندگی کے آخری لمحات قریب ہیں نقاب پوش

افراد نے اسے مزید ڈرانے کے لیے مختلف ہتھیار دکھانے شروع کیے فورم کے شرکاء نے مختلف تجاویز دیناشروع کیں کہ فائم کو کس طرح مارا جائے آخر کار نقاب پوش نے ایک تیز دھار چاقو نکالااور فائم کے قریب

آیا اس نے فائم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا" یہ سچائی کی قیمت ہے جو تم نے جاننے کی کوشش کی۔۔اور اب تم دیکھو گے کہ تمہارے گوشت کا پارسل بطور تحفہ تمہارے گھر بھیجا جائے گا اور تمہارے گھر والے تمہارے گوشت کو مزے لے لے کر کھائیں گے "فائم کو لگا اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی ہو مرنے سے زیادہ اپنی فیملی کی فکر لاحق ہوئی اپنے بھائی کا خیال آیا جس کا وہ باپ اور بھائی دونوں تھا اپنی بیوہ ماں پر ترس آیا جس نے بہت مشکلات کا سامنا کر کے اس کو پال پوس کر بڑا کیا اور جب وہ ان کو پالنے لائق ہوا تو وہ اس کے ٹکڑوں کو بطورِ تحفہ پائیں گی

تمہارے انجام کو دیکھ کر تمہاری ٹیم یقیناً سبق حاصل کرے گی "اس" نے زہر اگلا اور اگلے ہی لمحے چاقو فائم کے جسم میں پیوست ہو گیا فائم کی چیخیں اور فورم پر موجود لوگوں کی خوشی کی آوازیں ایک ساتھ گونجنے لگیں نقاب پوش نے خون آلود چاقو کو ہٹایا اور فائم کا سر جھک گیا اس کے بعد اپنی

اطلاع کے مطابق کچھ نقاب پوشوں نے فائم کو ایک سلیب پر لٹا دیا اس کے بعد وہ کسی جانور کی طرح ایک انسان کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے گوشت بنانے والے ہتھیار مسلسل چل رہے تھے یوں جیسے قربانی کا گوشت بنانے کو کئی قصائی اکٹھے ہو گئے ہوں لائیو سٹریم اپنے پورے جوبن پر تھی سب خوشی و مسرت سے جھوم رہے تھے جبکہ جن کو انسانی گوشت کی لت تھی ان کے منہ میں پانی آ رہا تھا کہ کسی طرح ایک ٹکڑا ان کو مل جائے اور وہ مزے لے لے کر کھائیں لائیو سٹریم کچھ ہی دیر میں ختم کر دی گئی نقاب پوش افراد نے جلدی سے کمرہ صاف کیا اور فائم کے ٹکڑوں کو خوبصورت سجے ہوئے ڈبے میں نہایت نفاست کے ساتھ پیک کر دیا انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کوئی ثبوت نہ چھوڑا جائے ویسے بھی ڈارک ویب کے جرائم تک پہنچنا کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں اور فائم جیسے بہادر لوگ اگر ان تک رسائی حاصل کر بھی لیں تو سسٹم کی نااہلی و سپورٹ کی کمی ان کی جان لے لیتی اور معاملہ پھر دبا کا دوبارہ

جاتا بہر حال یہ ایک اور وحشیانہ واقعہ تھا جس نے ڈارک ویب کی خوفناک دنیا کی حقیقت کو اور بھی واضح کر دیا یہ ایک ایسی دنیا تھی جہاں انسانی جان کی کوئی قیمت نہ تھی اور ہر رات کسی نہ کسی کی زندگی کے خاتمے کا اعلان ہوتا تھا

رات کی روشنیوں میں لپٹے نیویارک کے شہر کی سڑکیں ہر ذی نفس کے لئے نئے تجربات کا وعدہ کر رہی تھیں ایسے میں نیویارک سیمن ہوٹل میں کاؤنٹر کے پاس کھڑا وہ لمبا چوڑا وجود اپنی بے پناہ وجاہت کے ساتھ ڈرگز کی ہلکی ہلکی ڈوز کو اپنے اندر زہر کی صورت سرایت کرتا جا رہا تھا کچھ دور کھڑی لڑکی اس کو گھورتے ہوئے پاس آرہی تھی بلاشبہ وہ پیسے کے لیے یہاں آرہی تھی مگر اسے سامنے والا شخص کافی حد تک پسند بھی آیا تھا لڑکی نے اس کے پاس جا کر اس کا ہاتھ پکڑا

ہائے بے بی "اس کا انداز لبھانے والا تھا"

ہائے" وہ کونسا کچھ کم تھا فوری اس کی طرف پیش رفت کی"

کیا آپ رات بہترین انداز میں گزارنے کے حق میں ہے" وہ مسکرائی "

بالکل" وہ ڈرگ والی سگریٹ ایش ٹرے میں پھینک کر کاؤنٹر "

پر پڑے دو شیمپئین کے گلاس منہ کو لگا گیا

چلیے میں آپ کو اپنی پسندیدہ جگہ لے چلتی ہوں" اس کا لب ولہجہ فرنچ تھا"

میں تیار ہوں" اس نے اعتماد سے جواب دیا انہوں نے مین ہیٹن کی گلیوں"

میں چلنا شروع کیا ہر قدم کے ساتھ ان کی بات چیت میں مزید گہرائی آتی

جارہی تھی لڑکی اس کو سیمن ہوٹل کے خوبصورت روم میں لے آئی

یہاں میں اکثر آتی ہوں یہ جگہ بہت پر سکون ہے" اس کا انداز عاشقانہ "

تھا وہ مکمل طور پر اس کی بانہوں میں بکھر چکی تھی

یہ واقعی بہت خوبصورت جگہ ہے" فارس نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے "

کہا

یہاں آکر مجھے ہمیشہ سکون ملتا ہے اور آج آپ کے ساتھ یہاں آکر یہ "
جگہ اور بھی خاص ہو گئی ہے "لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا ساتھ ہی فارس
کی شرٹ کا اوپری بٹن کھولا

آپ جانتے ہیں نیو یارک کی راتیں صرف کلب تک محدود نہیں ہوتی "
یہاں بہت کچھ ہے جو آپ کو دیکھنے کو ملے گا" وہ اپنے بالوں کو گردن کی
ایک طرف کر کے اپنا حسن اس پر عیاں کرنے کی کوشش کر رہی تھی
فارس کی نگاہیں مسلسل اس کو دیکھتی جارہی تھیں

جیسے کیا" اس نے دلچسپی سے پوچھا"

"آیئے میں آپ کو دکھاتی ہوں"

لڑکی نے کہتے اس کو قریبی صوفے پر بٹھا کر سائیڈ ٹیبل سے ڈرنک
کے گلاس بنانے لگی فارس کی نگاہیں مسلسل اس کے عریاں ودلکش وجود پر
رقصاں تھیں

"آپ کا ساتھ بہت اچھا لگ رہا ہے"

وہ مسکراتے ہوئے ایک گلاس میں پاکٹ سے چھوٹی سی گولی نکال کر ڈال گئی

تم بھی بہت دلکش ہو" اس کا لہجہ گھمبیر تھا لڑکی نے ایک "

لمحے کے لئے سوچا اور پھر دونوں گلاس پکڑے اس کی طرف بڑھی

کیا آپ کو رقص کرنا آتا ہے "لڑکی نے پیار سے پوچھا"

تھوڑا بہت لیکن اگر تم سکھاؤ گی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا" لڑکی نے "

ہاتھ بڑھا کر اسے گلاس پکڑایا

چلیے پینے کے بعد ایک کوشش کرتے ہیں" وہ اپنا ڈرنک پینے لگی اور فارس "

مسکراتا ہوا گلاس ہونٹوں کو لگا گیا وہ لڑکی مکار مسکراہٹ ہونٹوں

پر سجائے چھت پر لگے کیمرے کی طرف دیکھنے لگی اس کا آدھے سے زیادہ

کام ہو چکا تھا ڈرنک کے بعد

دونوں نے کمرے میں موجود ڈانس فلور کی طرف قدم بڑھائے

اور موسیقی کی دھن پر رقص کرنے لگے ان کے قدموں کی ہم آہنگی

اور ان کی مسکراہٹیں اس لمحے کو اور بھی جادوئی بنا رہی تھیں رقص کے

بعد لڑکی نے اس سے کہا

"یہ رات واقعی یادگار بن جائے گی"

بالکل لیکن تمہارے لیے "اس کا لہجہ بدلا"

سب ٹھیک ہے "لڑکی نے کچھ محسوس کرتے ہوئے پوچھا تو فارس"

نے نرمی سے اس کے بالوں کو ایک طرف کیا

ہاں سب ٹھیک ہے "پھر اچانک اس نے اپنے جیب سے ایک چھری نکالی"

اور لڑکی کی طرف بڑھادی لڑکی نے گھبرا کر پیچھے ہٹنے کی کوشش کی

یہ تم کیا کر رہے ہو "وہ ششدر تھی اور فارس سنجیدگی کے تاثرات"

کو بدلتا قہقہہ لا کر ہنسنے لگا

یہ وہ ہے جو تمہاری قسمت میں لکھا تھا بائی داوے تمہارے پاس گولیاں"

تھیں تو میں نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں "وہ معصوم بنا جبکہ لڑکی کی

جان جانے والی ہو گئی

میں فارس ہمدانی ہوں شیطان بھی مجھ سے پناہ مانگتا ہو گا اور تمہیں لگا تم "

مجھے آسانی کے ساتھ ٹریپ کر لو گی۔۔میرے بہت سے دشمن ہیں آئی

"ڈونٹ نو تمہیں کس نے بھیجا مگر تم نے غلطی کی

وہ مصنوعی افسوس زدہ بولا

" م۔۔مجھے معاف کر دو۔میں۔۔مجھے اس نے۔۔"

کس نے" وہ اس کی بات کاٹ گیا"

جناب جیک مارٹن۔۔ان۔انہوں نے کہا تھا ایسا کرنے کو مجھے معاف"

کر دو" وہ ہاتھ جوڑ گئی اور کیمرے کی ریکارڈنگ دیکھتا جیک مارٹن

غصے سے لال بھبھوکا سا ہاتھ پر ہاتھ مار کر رہ گیا

گڈ جیک مارٹن۔۔" وہ چھری سے گردن مسلتا اس نام کو یاد"

کرنے لگا اور سیکنڈ لگا اسے سمجھنے میں کہ جیک مارٹن ڈیویلئیر کا سیکریٹری تھا

ہمم گڈ" اس نے سر جھٹکا اور"

پھر یکدم چھری اس لڑکی کے سینے میں اتار دی لڑکی نے ایک دل دہلا دینے والی چیخ ماری لیکن کمرے کی دیواریں اس چیخ کو بباہجانے سے روک رہی تھیں خون کی لکیریں اس کے لباس کو سرخ رنگ سے بھگو رہی تھیں وہ زمین پر گر گئی اور اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھیں

ویسے تو میں ہاٹ گرلز کو سختی سے چھوتا تک نہیں مگر تمہارا مرنا" بہتر تھا کیونکہ ۔۔"اس کا لہجہ سخت سے نرم ہوتا مسکراہٹ میں ڈھل گیا کیونکہ تم نے میری املی کی جگہ لینے کی کوشش کی تھی"وہ" ہنسا اور پھر ہنستا چلا گیا اسے اس لڑکی پر شک ہو گیا تھا یہی وجہ تھی کہ اس نے چالاکی کے ساتھ اس کی میڈیسن کو بدل دیا تھا جو وہ اس کو دینے والی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آفس کا وقت شروع ہو چکا تھا ہر کوئی اپنے اپنے کام میں بری طرح مشغول عمل تھا ایسے میں وہ ورکرز کو ہدایات دینے میں مشغول تھا اور ابھی وہ

اپنا کام کرنے میں مصروف ہی تھا کہ جہاں وہ کھڑا تھا اس کیبن کے پاس سے فارس گزرتا ہوا اپنے آفس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ موقع دیکھ کر اس کو آواز دے گیا

سر آپ کو ایک ضروری بات بتانی ہے "اس نے شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

" بالکل ضروری باتیں مجھے بور کر دیتی ہیں مگر آپ بتایئے "وہ کونسا کم تھا گھما کر طنز کیا

" سر وہ جو فائل آپ نے دستخط کے لیے دی تھی وہ میں نے سنبھال کر رکھی تھی لیکن ایک چھوٹا مسئلہ ہو گیا "رامش نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا

" کیا مسئلہ ہو گیا "اس نے سنجیدہ ہو کر پوچھا کیونکہ وہ کافی بڑے پروجیکٹ کی فائل تھی

سر مسئلہ یہ ہوا کہ میں نے وہ فائل چائے کے کپ کے نیچے رکھ دی"

تھی"اس کے انکشاف پر قریبی سٹاف کی دبی دبی ہنسی چھوٹی جبکہ فارس لب

کاٹتا کٹ لگا آئی برو مسلتا ہوا طنزاً مسکرایا

تم بہت ذہین ہو بہرحال کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے ذہین وفطین"

دماغ میں یہ خیال کیسے آیا اور تم نے وہ اہم فائل چائے کے کپ

کے نیچے کیوں رکھی"وہ اب اس کے پاس آکر بولا

سر تاکہ فائل گرم رہے اور چائے ٹھنڈی نہ ہو"اس نے ہنستے ہوئے مطلع"

کیا

مجھے یقین تھا تم واقعی نااہل ہو"وہ پھر طنزیہ مسکراتے اس کو تھپکی"

دے گیا اور رامش خوامخواہ شرماتا ہوا سر جھکا گیا

وہ فائل اب کہاں ہے تم جانتے بھی ہو کہ وہ کتنی اہم تھی"پاس کھڑا رافع"

غصے سے استفسار کر رہا تھا

سر آپ خود ہی کہا تھا کہ اس فائل کو اپنی جان سے بھی بڑھ کہ سنبھال "
کر رکھوں اور چائے میری جان ہے سر میں اس کے نیچے سنبھال کر رکھ دی
"لیکن بے فکر رہیں وہ بس تھوڑی سی گیلی ہوئی ہے
مسٹر رامش تمہیں سنبھالنا مشکل ہے جلدی سے وہ فائل لے آؤ" رافع "
نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جبکہ فارس رامش کو نوٹ کر رہا تھا وہ
جیسا دکھا رہا تھا ویسا بالکل نہیں لگ رہا تھا
کچھ نہیں بہت کچھ غلط ہے "اس کے دماغ نے اس کو سگنل دیا"
جی سر ابھی لاتا ہوں" وہ تیزی سے باہر گیا اور کچھ لمحوں بعد فائل لے "
آیا رافع نے جلدی سے فائل کھولی تو وہ بالکل ٹھیک تھی "یہ فائل تو ٹھیک
"ہے
سر ڈرانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن آپ کا چہرہ دیکھنے کے قابل "
ہوتا ہے جب آپ گھبرا جاتے ہیں ویسے فارس سر سے زیادہ بزنس کی
فکر آپ کو ہے "اس کا لہجہ معنی خیز شرارت سے بھرپور تھا

بی ہیواٹ۔۔"اس بے گھورا جبکہ فارس وہاں سے جانے کے پر تولنے لگا"

تیری بہن کی۔۔ کمینے مجھے فارس سر سے بات کر لینے دے۔۔ بائی"

داوے یہ خاموش کیوں ہیں آج" وہ دل ہی دل میں بولا

کیا سوچ رہے ہو میں کہا وہ رپورٹ بھی لے آؤ جو میں نے صبح مانگی"

تھی" رافع مسلسل اس سے مخاطب تھا

"جی سر وہ رپورٹ میں نے آپ کی ٹیبل کے دراز میں رکھی تھی"

نہیں میں خود دیکھا دراز میں تو وہ نہیں تھی" رافع حیران تھا

سر آپ کو سرپرائز دینے کا میرا ارادہ تھا دراز کے اوپری جگہ پر دیکھیں"

گے تو رپورٹ وہاں چپکی ہوئی ہے" فارس اس کی ذہانت

پر مسکرا کر سر ہلاتا داد بھرے انداز میں اس کو دیکھنے لگا جس نے آتے ہی

رافع کی جان عذاب میں ڈال دی تھی

سر فارس جیسے باس ہوں تو پروفیشنلزم میں مزہ آجاتا ہے" اس نے کن

اکھیوں سے جاتے ہوئے فارس کو متوجہ کیا اور وہ ایک آئی

بر و اٹھائے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہلکا سا پلٹا

اور شاید تم جیسے پارٹنرز ہوں تو ہر دن ایک نئی کہانی بن جاتی ہے" وہ

ثابت کر گیا کہ اس کے پاس ہر بات کا بہتر جواب ہے

سر کہانیاں ہی تو زندگی کا حسن ہیں اور پھر کچھ کہانیان تو ایسی ہوتی ہیں"

کہ۔۔" وہ جو مسکرا رہا تھا دھیرے سے آنکھوں میں آنسو چمک اٹھے فارس

اس کی ہر حرکت کو بہت غور سے نوٹ کر رہا تھا

بعض کہانیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کو یاد کر کے جگر کا خون سیاہ پڑ جاتا" وہ

اپنے آنسو چھپانے کو فوری وہاں سے نکل گیا

پیچھے سب اس ہنستے ہوئے لڑکے کی حالت کو دیکھ کر حیران و پریشان

ہوئے لیکن فارس بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا

"کون" حذیفہ ہمدانی نے کتاب سے نظریں ہٹا کر دروازے کی سمت دیکھا

"بھائی صاحب نعمان ہوں" نعمان کی آواز پر وہ ٹھیک ہو کر بیٹھتے اجازت دے گئے ان کے ساتھ امل بھی تھیں

"آؤ نعمان آؤ کیسے ہو" انہوں نے خوشدلی سے پوچھا نعمان مسکرا کر سر ہلا گئے

"میں ٹھیک ہوں۔۔آپ سنائیں کوئی بات کرنا چاہتے تھے آپ" وہ امل کے ساتھ قریبی صوفے پر بیٹھ کر ان سے مخاطب ہوئے اسی وقت لبابہ، عطروبہ اور ریان کو بھی ساتھ لے آئی تھیں

"میں نے سوچا کہ جب اس کی بہن کی بات ہے تو اس کو بھی ساتھ ہونا چاہیے" وہ امل اور نعمان کو حیرت زدہ دیکھ کر مطلع کرنے لگیں

تو نعمان نا سمجھی کے عالم میں سر ہلا گئے البتہ امل کے چہرے پر کوفت رقصاں تھی

"بات دراصل یہ ہے نعمان کہ ہم نے میران اور حرمت کے نکاح کا فیصلہ کیا ہے ایون جلدی نکاح کا" ان کی اطلاع پر نعمان دھیمے سے مسکرائے ان کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا بلکہ خوشی ہی ہوئی تھی

"نیکسٹ ویک ڈائریکٹ ان کا نکاح کیا جائے گا اور دو تین منتھ کے اندر ان کی شادی بھی کر دی جائے گی تمھیں یہاں بلانے کا مقصد یہ ہے کہ تم فارس کو سمجھاؤ کہ وہ اس تمام عرصے میں اپنی حرکتوں سے باز آجائے" فارس کے نام پر نعمان کے لبوں سے مسکراہٹ سمٹی تو امل کی دلچسپی بڑھ گئی

"وہ کچھ دنوں سے حرمت کو بے پناہ تنگ کر رہا ہے بلکہ عطروبہ کے مطابق اس کو فارس سے اپنی عزت کا بھی خطرہ ہے۔۔ لہذا میں نہیں چاہتا کہ شادی سے پہلے کوئی بدمزگی ہو تمھیں فارس کو سمجھانا چاہیے" ان کا لہجہ

دھیما مگر نحوست آمیز تھا جو کہ نعمان کے دل و دماغ پر کسی ہتھوڑے کی گہری ضرب جیسے لگا تھا

"دیکھیے بھائی صاحب آپ جانتے ہیں کہ فارس مجھے کس قدر عزیز ہے دوسری بات کہ ہم سب فارس کی نیچر کو اچھے سے جانتے ہیں وہ عورت ذات پر محنت کرنا پسند نہیں کرتا شاید آپ کی بہو ہی اس پر فدا ہو گئی ہو" ان کا لہجہ نرم ہی تھا

"دیکھیں انکل میری بہن باحیا اور پاکیزہ لڑکی ہے وہ کوئی ایسی ویسی نہیں ہے فارس خود اس کو انسسٹ کرتا ہے ایون ایک دو بار تو اپنے فارم ہاؤس لے جانے پر بھی زبردستی کی ہے آپ خود اس سے پوچھ سکتے ہیں البتہ وہ نا مانے تو یہ الگ بات ہے" عطروبہ نے بھی دھیمی مگر تلخ آواز میں شکوہ کیا تو امل کے ماتھے پر بل پڑے

"تمہارا مطلب کہ سینکڑوں اس پر مرتی ہیں وہ ایک تمہاری معمولی سی بہن پر فدا ہو گیا ہاؤ فنی" وہ آخر پر طنزیہ ہنسی تو عطروبہ و لبابہ نے اسے گھور کر دیکھا

اپنی حد میں رہو امل ہم نے تم لوگوں کو یہاں فارس کی سائیڈ "
لینے کے لئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ تم لوگ اس کو سمجھالو" لبابہ
غصے سے بولیں

تم خاموش رہو لبابہ میں بات کر رہا ہوں" حذیفہ نے معاملے کی نزاکت "
کو سمجھتے ان کو ٹھنڈا کیا اور نعمان کو دیکھا جو کہ ضبط کرتے لب
بھینچے ہوئے تھے

تمہیں اس بار انصاف سے کام لینا ہو گا نعمان ہر بار اولاد کی ناجائز حرکتوں "
پر چپ نہیں بیٹھنا چاہئے فارس کو اپنے طریقے سے سمجھاؤ" وہ پھر ان
کو ہدایت کرنے لگے

آپ چاہیں تو حرمت سے بھی پوچھ سکتے ہیں نعمان انکل کہ فارس کس "
قدر بے حس وہ ہے" کب سے خاموش بیٹھا ریان آہستہ سے بولا

انکل یقین کریں میری بہن راتوں کو ڈر کر مجھے پکارتی ہے اتنا فارس "
نے اس کو خوفزدہ کیا ہوا ہے وہ بہت برا انسان ہے جو کہ ہر ٹائم حرمت

کو مینٹلی ٹارچر کر رہا" عطروبہ نے ان کو مزید بھڑکانے کی کوشش کی

اور امل نے جھنجلا کر نعمان کو دیکھا کہ وہ کچھ کہہ کیوں نہیں رہے

"آئی ایم سوری۔۔" وہ اٹھ کھڑے ہوئے جس کی تقلید امل نے بھی کی

"میں اپنے بیٹے سے ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا کیونکہ وہ جو کرتا

ہے جیسا کرتا ہے درست کرتا ہے اور جہاں تک بات ہے آپ کی بہو کی تو وہ

اس کو اچھی لگی ہو گی ورنہ دو منتھ ہو چکے ہیں اس کو یہاں آئے کب کی تباہ

ہو چکی ہوتی اس لئے جو عورت اس کو اچھی لگتی ہے وہ اس کو عزت

دیتا ہے چھینتا نہیں ہے" ان کا حتمی انداز دیکھ کر سب ان کو دیکھتے ضبط

کرنے لگے نعمان واقع میں اپنے بیٹے کے خلاف جانے والے نہیں تھے

"آپ کا بیٹا دودھ کا دھلا ہوا نہیں ہے انکل" ریان نے طنز کیا جبکہ حذیفہ

اور لبابہ خاموشی سے غصہ ضبط کر رہے تھے

"آئی نو ریان بیٹا اینڈ آئی آلسو نو دیٹ کہ اس گھر میں کوئی بھی فرد دودھ

کا دھلا ہوا نہیں ہے بٹ کیپ ان مائینڈ اگر آپ فارس کو خراشیں دیں

گے تو وہ واپس آپ کو زخم ضرور دے گا'' ان کے لہجے میں رعب تو چہرے پر نرمی تھی ریان پہلو بدل کر رہ گیا

تو پھر ٹھیک ہے نعمان'' حذیفہ اٹھ کھڑے ہوئے تو سبھی ان کو دیکھتے اپنی'' نشستیں چھوڑ گئے

اگر تمہارے اس ہونہار بیٹے نے میری بہو کے ساتھ کچھ بھی غلط'' کرنے کی جرأت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا'' وہ غصے سے بولے تو نعمان کے ماتھے پر سلوٹیں نمودار ہوئیں

میری ایک بات یاد رکھیے گا بھائی صاحب میرا بیٹا جتنا مرضی غلط ہو میں'' ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔۔آپ کی بہو کے ساتھ جو مرضی ہو اٹس ناٹ مائی میٹر۔۔ہاں اگر میرے بیٹے کا بال بھی بیکا ہوا یا کسی نے اس کو نقصان پہنچانے کی جرأت بھی کی تو آپ سب جانتے ہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں'' ان کے سرد انداز پر سب ساکت و صامت رہ گئے ان

کے چہرے کو دیکھ کر ہمیشہ ""بی اوبیڈینٹ"" کا خیال آتا تھا اسی لئے جو بھی ان سے بات کرتا سوچ سمجھ کر کرتا اب بھی ان کا انداز ویسا ہی تھا

آپ اپنی منسٹری کی دھمکی دے رہے ہیں"لبابہ نے تنک کر سوال کیا تو وہ دھیرے سے مسکرا گئے آخر فارس ہمدانی کے باپ تھے رنگ بدلنا فطرت میں شامل تھا

نہیں بھابھی جی میں صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ فارس میرا بیٹا میرا عشق ہے بس آپ اس کو نقصان مت پہنچایئے گا باقی آپ سمجھدار ہیں اتنا تو جانتے ہی ہیں کہ چھین کر کھانا فارس کی فطرت میں شامل نہیں سیکنڈلی آپ کی بہو بھی کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہے کہ اس کے جال میں ایزیلی پھنس جائے گی۔۔"ان کا لہجہ تھوڑا سخت مگر انداز نرم و ٹھہراؤ رکھتے تھے

میری اگر کوئی بات بری لگی ہو تو معاف کیجیے گا بھائی صاحب کیونکہ میں اپنے بیٹے کے لئے بہت پاگل ہوں اس لئے اس کی برائی کرنے والے کو برداشت کرنا میری برداشت سے باہر ہو جاتا ہے"وہ ان

کو کہہ کر دروازے کی سمت بڑھے اور پھر لحظے بھر کو رک کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا

آئی ایم کریزی فار مائی سن ٹوٹلی کریزی" ان کو باور کرواکر وہ دروازہ" کھولتے باہر نکل گئے امل بھی ان کے پیچھے ہی تھی جبکہ باقی سب منہ اور آنکھیں کھولے ان کو دیکھتے رہ گئے

نیویارک کی بلند عمارت کی نویں منزل پر کشادہ و نفیس آفس کے اندر توڑ پھوڑ جاری تھی وہ غصے سے بھرا ہر چیز کو تہس نہس کر دینا چاہتا تھا

وہ گھٹیا انسان خود کو بہت تیز طرار سمجھتا ہے لیکن میں اس کا وہ حال" کروں گا کہ یاد رکھے گا" ڈیویلئیر کو بے حد غصہ آرہا تھا جیک مارٹن اس کو تمام تفصیل بتا چکا تھا کہ فارس نے کس طرح اس لڑکی کی جان لی وہ ایک ذہین ترین شخص تھا آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں تھا

جناب آپ فکر مند مت ہوں میں مزید کوئی منصوبہ بنانے کی کوشش "
"کرتا ہوں

نہیں ابھی انتظار کرو" ڈیویلئیر نے اس کو منع کیا"

میں ابھی اس کو مزید ڈیانا کے قریب نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ڈیانا ہمارے "
اس منصوبے پر ہی بہت آگ بگولا ہو گی" وہ پر سوچ انداز لیے کرسی پر آ بیٹھا

جی جناب جیسے آپ کو اچھا لگے" جیک نے سر ہلایا اسی وقت دروازہ "
دھماکے کے انداز میں کھلا اور ڈیانا غصے سے سرخ اس کی جانب بڑھی
ڈیویلئیر اپنی شامت آنے پر سر تھام کر رہ گیا یقیناً فارس نے اس کی بجائے
ڈیانا کو آگ لگائی تھی

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو کیا تم اپنے کیے پر بالکل نادم نہیں" وہ چیختی "
آگے بڑھی جیک فوری ڈرتے ہوئے فائلز سمیٹ کر باہر بھاگنے لگا وہ ان
دونوں میاں بیوی کے درمیان فٹ بال نہیں بننا چاہتا تھا

ڈیانا میں تمہیں بتا چکا ہوں وہ لڑکا مجھے پسند نہیں "اس" نے کندھے اچکاتے رائے دی

ڈیولیئیر یہ نیویارک ہے یہاں سب کی اپنی زندگی ہے تم کیوں نہیں سمجھتے کہ مجھے اپنی زندگی جینے کا پورا حق ہے" وہ ٹیبل پر جھکی غصے سے فائلز کو پرے دھکیل گئی

تمہاری وجہ سے میری زندگی تنگ ہو رہی ہے "اس کی آنکھیں جھلملائیں"

اور تمہاری وجہ سے میری زندگی اجیرن ہو رہی ہے ڈیانا تم ایک بے وفا دھوکے باز اور بد کردار لڑکی ہو جسے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے مرد کی چاہ ہے" وہ بھی ٹیبل پر ہاتھ مارتا غصے سے چلایا

میں کب تک تمہاری قید برداشت کروں یہ شہر جتنا بڑا ہے تم اتنے چھوٹے دماغ کے ہو گئے ہو" ڈیانا نے انگلی اٹھائی

دماغ کا چھوٹا ہونا نہیں ڈیانا بات اصولوں کی ہے" وہ اٹھ کھڑا ہوا

کونسے اصول؟ وہ جو تم نے خود بنا رکھے ہیں" وہ طنزیہ ہنسی"

ہاں وہ اصول جو ہمارے رشتے کو محفوظ رکھتے تھے مگر تمہاری بیوفائی سب "
کچھ ختم کررہی" ڈیویلئیر کا لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا
تم بات کو سمجھو میں بیوفائی نہیں اپنی زندگی کا سکون چاہتی ہوں اور وہ "
فارس ہمدانی ہے میں اس کے ساتھ ہی خوش رہ سکتی" وہ آخر پر منت زدہ
ہوئی
مگر میں ہمارے رشتے کو بچانا چاہتا ہوں تمہیں جہنم میں جاتے نہیں دیکھ "
سکتا کیونکہ جس کے پیچھے تم ہو وہ بہت سی منزلوں کا مسافر ہے شادی
سے پہلے تم جیسا چاہتی ہو جاتا مگر اب ناممکن ہے تم میری بیوی ہو" وہ
پتھر دل بنتا کوٹ ٹھیک کرکے جانے لگا
ڈیویلئیر بات ختم نہیں ہوئی ہے تم فارس سے دشمنی بند کرو گے "
یا نہیں" اس نے اس کا ہاتھ تھاما
تمہیں اندازہ بھی ہے کہ تمہاری یہ حرکتیں ہمارے رشتے کو کس حال میں "
لے آئی ہیں" وہ بے یقین تھا

تم ایک بے حس، احسان فراموش اور خود غرض لڑکی ہو ڈیانا" وہ اس "کو جھٹک کر آفس سے باہر نکل گیا اور ڈیانا سر تھامے کرسی پر ڈھے گئی اسے کہیں بھی کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا حتیٰ کہ جس کو وہ منزل سمجھ رہی تھی وہ بھی ایک سراب کے سوا کچھ نا تھا

یونیورسٹی کے ہائر بلاک میں شام کا وقت تھا کینٹین کے باہر کچھ لڑکے گروپ میں کھڑے تھے وہ تمام کے تمام یونیورسٹی کے بدنام طلباء میں شمار ہوتے تھے جو اپنے مذاق اور واحیات حرکتوں کے لئے مشہور تھے

یار آج تو مزہ آئے گا وہ نیا لڑکا علی اس کو دیکھا ہے کیسے معصوم "بنا گھومتا ہے" اس کا دوست منہ بگاڑ کر دور بیٹھے علی کو دیکھ رہا تھا

ہاں میں بھی نوٹ کیا کہ وہ ہم سے نفرت کرتا ہے اور پروفیسرز "سے ہماری شکایت بھی لگاتا" دوسرے نے سگریٹ جلا کر اس کو دیتے ہوئے کہا

"کیوں نا آج اس کا مذاق اڑائیں اسے کچھ سبق سکھاتے ہیں"

بالکل اس کی ہمت ہمارے سامنے کہاں ہو گی" وہ چاروں مسکراتے" ہوئے علی کی طرف چل پڑے جو اپنے نوٹس کے ساتھ ایک بینچ پر بیٹھا تھا

اوئے علی کیا کر رہے ہو" علی نے طنزیہ ور عب دار آواز پر سر اٹھا کر" دیکھتے چشمہ درست کیا

کچھ نہیں بس پڑھائی کر رہا ہوں "معصومیت سے کہا"

پڑھائی۔۔ تمہیں نہیں معلوم یہاں پڑھائی سے کچھ نہیں ہو گا تھوڑا مزہ" کرو زندگی کو انجوائے کرو" ایک ہنستے ہوئے اس کے پاس نیچے بیٹھا

ہاں دیکھو ہم کیسے مزے میں ہیں تم بھی ہماری طرح بن جاؤ" دوسرا اس" کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پنجوں کے بل بیٹھا

نہیں مجھے پڑھنا ہے "اس نے سر جھکایا اور وہ جو کافی دیر سے خاموش ان" کے ساتھ کھڑا تھا سنجیدگی کے ساتھ آگے بڑھا اور علی کے نوٹس اٹھا کر کہا

یہ سب فضول ہے ان چیزوں سے کچھ نہیں ملے گا" اس نے نوٹس الٹ پلٹ کر کے دیکھے جبکہ علی اس سے بے پناہ ڈرتا تھا کیونکہ اس کا رعب ہر جگہ تھا وہ ذہین ترین، امیر ترین اور مقبول ترین شخصیت تھا

یار اسے دکھاؤ کہ یہاں کیسے انجوائے کیا جاتا ہے" اس کا دوست کمینگی سے بھرپور انداز میں بولا تو اس نے علی کے نوٹس کو پھاڑتے ہوئے کہا

یہ لو اب تم بھی ہمارے ساتھ ہو سکتے ہو" اس کی پیشکش پر"

علی نے مایوسی اور ہلکے سے غصے کا اظہار کیا

"یہ کیا کر رہے ہو یہ میرے اہم نوٹس تھے"

یہ سب فضول ہے علی تمہیں ہمارے ساتھ مزہ کرنا چاہیے" اس کے" پاس بیٹھا لڑکا بولا

نہیں مجھے تم لوگوں کے ساتھ کچھ نہیں کرنا مجھے میری پڑھائی کرنی" ہے" وہ صاف انکاری تھا

اوئے یہ تو بڑا دلیر بن رہا ہے اسے تھوڑا سبق سکھاتے ہیں" دوسرے

نے مشورہ دیا اور پھر سوائے اس کے ان تینوں نے علی کو دھکا دے کر زمین

پر گرا دیا اور اس کے نوٹس کو مزید پھاڑنے لگے اس کا لیپ ٹاپ، بیگ حتیٰ

کہ موبائل بھی ادھر ادھر پھینک دیا علی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس

نے مدد کے لئے ادھر اُدھر دیکھا مگر کوئی بھی ان بدمعاش وقماش لڑکوں

کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا

"اگر قریب نہیں آنا چاہتے تو نیکسٹ ٹائم کوئی کنسرن بھی مت رکھنا ورنہ

میں دھمکی نہیں دیتا" وہ اپنے ساتھیوں کو چلنے کا اشارہ کرتا علی کو دھمکی

دیتے ہوئے وہاں سے چلا جس کو وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا اور اس کے ساتھی

بھی سر ہلا کر اس کے پیچھے وہاں سے چلے گئے اور علی نے اپنے بکھرے

ہوئے نوٹس کو سمیٹنا شروع کیا

"ٹوں ٹوں" موبائل وائبریٹ ہونے پر وہ چونک اٹھی نظریں خودبخود گھڑی پر گئیں تو وہ رات کے بارہ بجارہی تھی اس نے آج ایک کتاب پڑھنا شروع کی تھی یہی وجہ تھی کہ اپنے دھیان میں ٹائم کا پتہ ہی ناچلااور اب حیران سی کتاب سائیڈ پر رکھ کر موبائل سامنے کیااور میران کی کال دیکھ کر مزید حیرانی و پریشانی میں اضافہ ہوااس نے کبھی دن میں زیادہ فون ناکیا تھاآج رات میں ناجانے کیوں کر لیا تھاابھی کچھ دن پہلے ہی میران نے اس کے موبائل میں اپنا نمبر سیو کیا تھااور وہ کبھی کبھار فقط میسج کر دیتا تھالیکن حرمت اس کو بھی شادی سے پہلے زیادہ ریپلائے نہیں دینا چاہتی تھی اس لئے اب اس کا کال کرنااس کی حیرانی کا سبب بن رہا تھا

"ہیلو" وہ بالآخر دوبار کال آنے پر اٹینڈ کرتی دھیمے سے بولی

"حرم جلدی سے گارڈن میں آؤ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے" اس کے پریشانِ حال انداز پر وہ ایک بار پھر وال کلاک کو دیکھ کر حیران و پریشان ہوئی

"کیا۔۔اس وقت آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا میران رات کے بارہ بج رہے ہیں" وہ بالآخر شکوہ کر گئی

"میری طبیعت تو ٹھیک ہے مگر جو خبر میں تم کو سناؤں گا اسے سن کر تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک نہیں رہے گی اس لئے جلدی آجاؤ" وہ تلخ انداز میں بولا

"ک۔۔کیوں کیا ہوا" اس کا سانس خشک ہوا

"فارس نے تمہاری پکچرز کو بولڈ کر کے اپنے دوستوں کو۔۔" وہ چپ سا ہو گیا اور حرمت کی جان نکلنے والی ہو گئی

"ک۔۔کیا مطلب مجھے۔۔مجھے پوری بات بتائیں جلدی کیا کیاہے فارس نے میری پکچرز کے ساتھ" وہ بدک کر بیڈ سے اٹھ بیٹھی ساتھ لیٹا ولی تھکا ہارا سویا ہوا تھا

"تم پہلے گارڈن میں آؤ تا کہ ہم ٹھیک سے بات کر سکیں پھر میں تم کو تفصیل سے بتاؤں گا کہ فارس آج رات تمہارے ساتھ کیا کرنے لگا ہے" وہ اس

کو اطلاع دے کر جھٹکے سے فون بند کر گیا اور حرمت بیچاری ''ہیلو ہیلو'' کرتی رہ گئی

یا اللہ۔۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا میں۔ کیسے اس وقت جاؤں۔۔ کیا آپی کو بتا دوں۔۔ نہیں نہیں ابھی ایسا نہیں کر سکتی آپی مجھے جان سے مار دیں گی اور ان کے سسرال والوں کو اگر برا لگا تو آپی کا گھر تباہ ہو جائے گا مجھے۔۔ مجھے میران سے بات کرنا ہو گی پہلے ان کی بات سننی ہو گی اس کے بعد ہی کچھ کرنا ہو گا'' وہ شدید ٹینشن میں شش و پنج کا شکار ہو رہی تھی اور پھر جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کرتی گارڈن کی طرف بڑھنے لگی سبھی دس سے گیارہ کے درمیان اپنے کمروں میں چلے جاتے تھے البتہ جن کو پارٹی اٹینڈ کرنا ہوتی وہ اس وقت بھی باہر ہی ہوتے تھے یہی وجہ تھی کہ ہر طرف خاموشی و نیم اندھیرے کا راج تھا کچھ لائٹس جو کہ زیرو پاور ڈیکوریشنز کی تھیں وہی جل رہی تھیں حرمت نہایت دھیان کے ساتھ چل رہی تھی کہ کوئی اٹھ نا جائے اسے ہر صورت فارس کی حرکت

کے متعلق جاننا تھا کیونکہ کل ہی عطروبہ نے فارس کے خلاف اس کا دماغ مزید بھر ڈالا تھا اس لئے اب اس کو فارس سے کسی بھی گھٹیا کام کی امید تھی

"یونو حرمت اس کی ماں جیسے گندگی بھرے فوٹوشوٹ کرواتی تھی یہ بھی ویسا ہی ہے یہ لڑکیوں کو استعمال کر کے ان کا مس یوز کرتا تمہیں اس سے ہر ممکن حد تک بچ کر رہنا ہے ورنہ وہ تمہیں تباہ و برباد کر دے گا" عطروبہ نے اس کو پہلے ہی خبردار کر ڈالا تھا

"اللہ غارت کرے تمہیں" اس کے دل سے فارس کے لئے بددعا نکلی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ فارس اس کی زندگی میں آکر کہرام مچا دے گا اس کے دل میں مزید اس کے لئے نفرت پیدا ہو چکی تھی وہ گارڈن میں آئی تو میران کو پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹتے ہوئے دیکھ کر اس کی طرف بڑھی

”وہ کس کو میری میران کیا کر ڈالا ہے فارس نے جلدی بتائیں وہ۔۔
تصویریں دکھانا چاہتا ہے اور کونسی تصویریں“ وہ پریشانی سے بولتی اس
کے پاس آئی تو وہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا اس کا حسین و پریشان چہرہ دیکھنے لگا
”حرمت اس نے مجھے کہا ہے کہ اس نے تمہاری بولڈ تصویروں کی پینٹنگ
بنائی ہے اور وہ آج رات اس کو اپنے دوستوں کو دکھائے گا اور ہو سکتا ہے کہ
سوشل میڈیا پر بھی وائرل کر دے کیونکہ وہ ہم دونوں سے بدلہ
لینا چاہتا ہے“ وہ اس کا ہاتھ تھام کر بھاری و بھیگی آواز میں مطلع کر رہا تھا
اور حرمت کے پیروں تلے سے زمین نکل گئ

”میران۔۔ میران میں مر جاؤں گی“ اس کی آنکھیں فوری برس پڑیں
کیونکہ اتنا تو وہ بھی فارس کو جانتی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے ان کی شادی
برداشت کرنے والا نہیں تھا وہ اس سے کسی بھی قسم کی امید رکھتی تھی

پارٹی شروع ہو چکی ہو گی یقیناً وہ لاسٹ پر ہی اپنے فرینڈز کو انٹرٹین "
کرے گا ہمارے پاس بہت کم وقت ہے" وہ دوسرے ہاتھ سے
شدید پریشانی میں اپنا سر پکڑ گیا اور حرمت مزید کانپ اٹھی
م۔ میران۔۔ پلیز کچھ کریں میں۔ میں مر جاؤں گی اگر اس نے وہ "
تصویریں اپنے دوستوں کو دکھا دیں۔۔ پلیز کچھ کریں" وہ منت کرتی اس
سے ہاتھ چھڑا کر اپنے آنسو دوپٹے سے صاف کرنے لگی
حرم ٹیک اٹ ایزی وہ ایک شرط رکھ رہا ہے کہ اگر ہم وہ پوری کر دیں "
گے تو وہ تمہاری تصویریں ہمیں واپس کر دے گا" اس کے الفاظ نہایت دل
شکن تھے
نہیں میران آپ نہیں جانتے وہ کیسی ملاقات چاہتا ہے میں اس وقت اس "
سے کسی قیمت پر نہیں ملوں گی" وہ حتمی انداز میں کہتی پرے ہوئی مبادا وہ
اس کو کھینچ کر نا لے جائے

تو تمہیں کس نے کہا کہ ہم اس کی شرط مانیں گے میرے ہوتے ”
ہوئے میں تم پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا“ وہ مسکرایا جبکہ وہ شدید حیران سی آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھنے لگی

“کیا مطلب ”

مطلب ان کی پارٹی سوئمنگ پول کے پاس والے گراؤنڈ میں ہے ”
اور پینٹنگ اسکے کمرے میں ہے سوئمنگ پول سے چل کر اس کے کمرے میں آیا جائے تو پندرہ منٹ لگ جاتے ہیں اس لئے دیکھا جائے تو ہمارے پاس پندرہ منٹ ہیں ہم اس کے کمرے سے وہ پینٹنگ چرا کر لا سکتے ہیں اس لئے ہمیں جلد نکلنا ہو گا“ اس نے جانے کا اشارہ کیا مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی

نہیں میران میں ایسے کیسے آپ کے ساتھ اس وقت جا سکتی ہوں“ وہ نفی ”
میں سر ہلا گئی کیونکہ وہ میران کو بھی اچھے سے جانتی تھی بے شک وہ اس کا

ہونے والا شوہر تھا مگر وہ پھر بھی رات کے اس پہر اس پر اعتبار نہیں کر سکتی
تھی

تو تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں تمہیں اس شیطان پر اعتبار ہے اٹس او کے تم ''
جاؤ اپنے کمرے میں اور میں چلتا ہوں اپنے کمرے میں مجھے کیا ضرورت
پڑی ہے اکیلے اتنا خوار ہونے کی مگر میری بات یاد رکھنا اگر تمہاری وہ
پینٹنگ وائرل ہو گئی تو میں تم سے کسی قیمت پر شادی نہیں کروں گا'' وہ
کرخت انداز میں بولتا اس کو دھمکانے لگا مقابل مسلسل ہچکیاں بھر رہی
تھی

پلیز میران سمجھنے کی کوشش کیجیے میں کیسے رات کے وقت اس کے فارم ''
''ہاؤس جا سکتی ہوں اور۔۔اور پھر۔۔

حرمت اپنے کمرے میں جاؤ کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں مجھ ''
پر اعتبار کرنے کی'' وہ کہتا گارڈن سے نکلنے لگا اور حرمت کے پاس اب کوئی

آپشن نہیں رہا تھا ایک تو ٹائم کم تھا دوسرا یہ ایسی بات تھی کہ کسی کو بتائی جاتی تو وہ ان کو ہی غلط سمجھتا

میران بات سنیں"" وہ اس کو آواز دینے لگی جو کہ گارڈن سے نکل رہا تھا""

کیا بات سنوں تمہیں مجھ پر نہیں اس فارس پر اعتبار ہے""اس نے غصے سے اس کو گھورا تو وہ ہچکیوں سے روتی مر جانے کی خواہش کرتی ہے

ن۔۔نہیں مجھے آپ پر اعتبار ہے۔میں آپ۔۔آپ کے ساتھ چلوں گی۔۔"" وہ بالآخر اپنی زندگی کا سب سے کٹھن مرحلہ عبور کرنے کے لئے مان گئی کیونکہ اس کے پاس دوسرا کوئی آپشن رہا ہی نا تھا اور میران جس اسپیڈ سے گیا تھا اسی اسپیڈ میں واپس آیا

میری عزت کی حفاظت کیجیے گا میں آپ پر اعتبار کر رہی ہوں""

پلیز مجھے دھوکہ مت دیجیے گا"" وہ منت کر رہی تھی جبکہ میران مسکرا کر اس کے آنسو صاف کرنے لگا

ٹرسٹ می میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اسی ہفتے ہمارا نکاح ہے میں "

تمہاری حفاظت نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا میں

تمہارا ہونے والا شوہر ہوں حرمت مجھ سے زیادہ تمہارے لئے کوئی

اچھا نہیں سوچے گا اس لئے جلدی چلو میرے ساتھ ہمیں جلد واپس بھی

آنا ہوگا اور رونا بند کرواسے پتہ نہیں چلنا چاہئے اس کے بعد ہم دیکھیں

گے کہ فارس جیسی بلا سے کیسے جان چھڑانی ہے" وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے

فارم ہاؤس کی طرف لے جانے لگا جبکہ حرمت ڈرتے ہوئے اس سے ہاتھ

چھڑا کر اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی چھوٹے چھوٹے قدم بڑھانے لگی پورے فارم

ہاؤس کا بھی وہی حال تھا جو کہ "ہمدانی پیلس" کا تھا نیم اندھیرا و سنسانی

سر چڑھ کر بول رہی تھی البتہ ڈیکوریشن لائٹس ماحول کو خوابناک

و پرسکون بنا رہی تھیں

املی میرا دل چاہتا ہے کہ تمہاری پینٹنگ بناؤں اب تم میسر نہیں "

ہو تو کیا ہوا تمہاری تصویر تو میری محبت کی داستان سنے گی نا" اس کے کانوں

نے فارس کی بات کو یاد کیا تو قدم پھر تیزی اختیار کر گئے کچھ ہی دیر میں وہ

عمارت میں داخل ہو گئے وہ جو کب سے اپنے آگے چلتے خاموش میران

کو محسوس کر رہی تھی ڈر کر اس کو مخاطب کر گئی

م۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میران" اس کی بات پر وہ حیرانی سے پلٹ "

کر اسے دیکھنے لگا

کچھ نہیں ہو گا میری جان بی بریو" وہ ایک کمرے کے سامنے رک کر اس "

کو حوصلہ دیتا اس کا ہاتھ تھام گیا اور پھر جو نہی دروازہ کھولا حرمت کو یکدم

کمرے میں دھکا دے دیا گیا

ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

آہ" وہ فرش پر اوندھے منہ گرتی چیخی اس کی کہنیوں اور گھٹنوں پر بری "
طرح سے ضرب آئی تھی

واؤ یہ تو اس سے بھی زیادہ حسین ہے جیسی تم نے بتایا تھا" سامنے بیٹھے "
دو لڑکوں میں سے ایک خباثت سے ہنستا ہوا بولا جبکہ حرمت کو ایک سیکنڈ لگا
!! تھا اپنی غلطی کا احساس ہونے میں۔۔

وہ صدمے سے آنکھیں پھاڑے میران کو دیکھنے لگی جو کمینے پن کا مظاہرہ
کیے مسکراتا ہوا دروازہ لگا کر اپنے دوستوں کی جانب بڑھ رہا تھا جو کہ شراب
کے نشے میں دھت گندی نظروں سے حرمت کو گھور رہے تھے

م۔میران یہ۔۔ یہ سب کیا ہے" وہ بمشکل بولتی اپنا دوپٹہ مضبوطی "
سے تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی

یہ بدلہ ہے میری جان۔۔" وہ نفرت سے بولا جبکہ اس کے دوست "
واحیات قسم کا قہقہہ لگا گئے خوف کے مارے حرمت کی جان نکلنے والی ہو گئی

"یونو یہ کمرہ فارس ہمدانی کا ہے جو آج رات اپنے دوست کی برتھ

ڈے پارٹی میں بزی ہے اور اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں کہ

اس کا کمرہ کسی کی چیخوں کو محسوس کرنے والا ہے" اس کا لہجہ و نظر یکسر بدل

اچکے تھے حرمت ان کی غلیظ نظروں کو خود میں پیوست ہوتا دیکھ کر کانپنے

لگی دل و دماغ شدید دباؤ کا شکار ہوتا مزید امتحان میں ڈالتا جا رہا تھا

"املی اعتبار مت کیا کرو اسپیشلی میران پر تو بالکل اعتبار مت کرنا" فارس

کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ اپنی سنگین غلطی پر شدت سے ہچکیاں

بھرتی رونے لگی اور اس کا رونا دیکھ کر وہ تینوں ہنسنے لگے

"م۔۔میران میں آپ کی فیانسی۔۔"

"اوہیلو کہاں کی فیانسی۔۔کہاں کی شادی میں نے سب کی نظروں میں

اچھا بننے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا تھا تاکہ کسی کا شک مجھ پر نا جائے تم

سے شادی نہیں بلکہ آج تمہارا مرڈر ہوگا" اس کے سختی سے کہے الفاظ

پر حرمت کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی

ع۔۔عطروبہ آپی۔چھ۔۔چھوڑیں گی نہیں آپ کو" وہ ہچکیوں سے روتی"
ان کو دھمکی دینے لگی تو وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر آنکھ دباتے ہنسے
ہمیں نہیں حرمت فارس کو۔۔کیونکہ ہم تو کل سے مری گئے ہوئے ہیں"
یہاں تو فارس اور اسکے فرینڈز ہیں اور صبح نیوز چینلز پہ چلتی یہ خبر فارس
ہمدانی اور اس کے باپ پر بجلی بن کر گرے گی کہ فارس ہمدانی اور اس کے
فرینڈز نے ایک لڑکی کا ریپ کر کے اسے قتل کر ڈالا" اس کا پلین سن کر وہ
ساکت نگاہوں سے اس کو دیکھتی جا رہی تھی جواب ڈرنک

کرتا بیڈ پر جا بیٹھا تھا

لاسٹ ٹائم تو وہ بچ گیا تھا بیچاری لڑکی غریب تھی مگر اس بار عطروبہ کی"
بہن ہوگی اور عطروبہ کیسی چڑیل فطرت کی ہے تم جانتی" وہ پھر ہنسا اور
جب اس کا دوست حرمت کو بالوں سے پکڑ کر بیڈ پر لے جانے لگا تو وہ ہوش
میں آتی اس کو دھکا دے کر دروازے کی سمت بھاگی اسی وقت

دوسرا لڑکا پیچھے سے اس کا دوپٹہ کھینچ کر اسے جھٹکے سے پیچھے کر گیا حرمت

کا گلا دوپٹے کی رگڑ سے بے پناہ سرخ ہوتا اس کا سانس بند کرنے لگا جبکہ وہ دونوں مل کر اس کو قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ نازک اندام سی لڑکی ان مضبوط توانا مردوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اس لئے بالآخر روتے ہوئے التجا کرنے لگی

"ا۔اللہ کا واسطہ میران۔۔م۔۔میں آپ کی بھابھی کی بہن ہوں۔۔م۔مجھ پر رحم کریں۔۔پلیز میران۔۔جانے دیں" وہ ہاتھ جوڑ گئی مگر وہ انہوں نے سنی کئے اسے بیڈ پر دے مارا کھینچا تانی میں اس کی گردن و چہرے پر کافی خراشیں آئی تھیں تو بازو بھی کندھے سے پھٹ چکا تھا

"م۔میرے پاس مت آنا گھٹیا شخص" وہ پیچھے کو ہوتی غصے سے چیخی تو وہ ہنستے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ مارتے اس کی طرف بڑھے

"د۔۔دور رہو" وہ روتی ہوئی ان کو دور رہنے کا اشارہ کرنے لگی اور ان میں سے ایک اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچتا اس کو قریب کر گیا وہ چیختی ہوئی خود کو چھڑوانے کے لئے مسلسل ہاتھ پاؤں مار رہی تھی

چٹاخ" لڑکے نے زور کا تھپڑ اس کے گال پر لگایا اور حرمت کو لگا اس کے کان کا پردہ پھٹ گیا لبوں سے خون بہہ کر تھوڑی پر گرا اور کانپتے ہوئے ہاتھ پاؤں سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

تجھے کیا لگتا ہم اپنا پلین فیل کر دیں گے یہ دیکھ رہی ہو۔۔" دوسرے نے چاقو سامنے کیا

اس سے تیرا گلا کاٹیں گے کیونکہ فارس ہمدانی سے بدلہ لینے کے لئے ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں" وہ چیخا جبکہ حرمت ان کے غلیظ ہاتھوں کو خود سے دور کرنے کے لئے مچلنے لگی دل شدت سے اپنے رب کی بارگاہ میں فریاد کرتا جا رہا تھا اس کے پاس سوائے دعا کے اور کوئی راستہ نہیں تھا

یا اللہ۔۔م۔۔میری مدد کریں م۔۔مجھے ان شیطانوں سے بچا لیں" اس کا دل چیخ چیخ کر دعا کر رہا تھا اور اس کے رب نے اس کی التجا سن لی تھی کہ یکدم کوئی دروازہ توڑ کر اندھا دھند اندر داخل ہوا تھا وہ تینوں بوکھلا کر اس کو

دیکھنے لگے جو نہایت غصے میں ان کی طرف بڑھا تھا اور میران پر مکوں کی برسات کر دی تھی

"تجھے لگا میں اتنا بے خبر ہوں۔۔ پاگل ہوں" وہ چیختا ہوا اس کو مارنے لگا جبکہ اس کے دوست پیچھے سے اس پر حملہ کر چکے تھے اور وہ میران کو چھوڑ کر ان پر اپنا غصہ اتارنے لگا جس کا فائدہ اٹھا کر میران جلدی سے باہر کو بھاگا دوسری طرف حرمت ہچکیوں سے روتی بیڈ کراؤن سے چپک کر سکڑی سمٹی بیٹھی ہوئی تھی خوف سے اس کا انگ انگ تھر تھرا رہا تھا جبکہ ذلت کا احساس اس کو سر اٹھانے قابل نہیں چھوڑ رہا تھا وہ سر جھکائے ہچکیوں سے روتی جا رہی تھی اور میران کے دوستوں کی دلخراش چیخیں سنتی جا رہی تھی

"مما۔۔ مما پلیز اوپن داڈور۔۔ ہری اپ" وہ پے در پے دروازہ بجائے جا رہا تھا اور اندر گہری نیند سوئی لبابہ حیران و پریشان سی اٹھ کر دروازہ کی سمت

بڑھیں حذیفہ کسی میٹنگ کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے اور رات گزار کر ہی آنے والے تھے

کیا ہوا میران ۔۔سب ٹھیک تو ہے نا'' وہ پریشانی سے بولتیں اس کو دیکھ رہی تھیں

''نو مما سب ٹھیک نہیں ہے پلیز کچھ کریں'' وہ بوکھلایا سا کمرے میں داخل ہوا

''بیٹھو میران کیا ہو گیا ہے'' وہ اس کو پکڑ کر قریبی کرسی پر بٹھانے لگیں اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی لے آئیں اتنی دیر میں میران کا سانس میں سانس آیا

''کیا ہو گیا ہے میران کیوں اتنا اوری ہو رہے ہو'' وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر پوچھنے لگیں تو وہ ایک ہی سانس میں ان کو سب بتا گیا جسے سن کر لبابہ کا ششدر ہونا فطری تھا انہیں فارس سے مزید نفرت و پرخاش محسوس ہوئی جو ہر بار جیت جاتا تھا

"تم پاگل تھے میران جو اتنا سنگین قدم اٹھایا تم نے تو مجھے یہ کہا تھا کہ تم فارس سے انتقام لینے کے لئے حرمت کا استعمال کرو گے اور شادی والے دن اس کو فارس کی کسٹڈی میں دے کر اس پہ کڈنیپ کا الزام لگاؤ گے اور پھر حرمت جیسی مڈل کلاس لڑکی کو فارس کے پلے بندھوا دو گے مگر تم نے پلین کو کیا سے کیا کر ڈالا" وہ سر تھامے اس کے ساتھ بیٹھ گئیں کیونکہ میران نے ان کو بتائے گئے منصوبے میں بہت سنگین قسم کی تبدیلی لائی تھی میران نے روما کی برتھ ڈے پارٹی پر فارس کی نگاہوں میں حرمت کو دیکھ لیا تھا اس کا حرمت کی حفاظت کرنا اور پھر احسن کے ساتھ بحث کرنا وہ سب کچھ نوٹ کر چکا تھا اور اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ فارس سے اسی لڑکی کے ذریعے بدلہ لے گا اس نے سوچا تھا کہ وہ حرمت سے منگنی کر کے فارس کو جیلنس کر دے گا مگر جب اس کی منگنی ہو گئی تو فارس کا کوئی بھی ری ایکشن سامنے نا آنا اس کو اپنے پلین میں تبدیلی لانے پر اکسا گیا اور اس نے یہ منصوبہ بنایا کہ وہ حرمت کو کڈنیپ

کروا کر الزام فارس پر لگا دے گا لیکن پھر اس کے دوستوں نے اس کو مشورہ دیا کہ اسے فارس کو مکمل طور پر ہلا دینا چاہیئے معمولی سا کڈنیپ اس پہ کوئی فرق نہیں ڈالنے والا تھا اس لیے حرمت کا استعمال کر کے فارس

سے بہتر انداز میں انتقام لیا جا سکتا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ فارس ان کو موقع پہ پکڑ لے گا اور ان کا پلین فیل ہو جائے گا ان کو تو یہی معلوم ہوا تھا کہ فارس دوسرے شہر اپنے دوست کی پارٹی میں ہے

"مما۔۔ مما پلیز کچھ کریں ورنہ فارس۔۔"

"یو ڈونٹ وری اب یہ معاملہ میرے ہاتھ میں آ چکا ہے میں اچھے سے جانتی ہوں کہ اس کو کیسے ہینڈل کرنا ہے" وہ ہاتھ اٹھا کر کہتیں سرد انداز میں بولیں میران کو ان کی ناراضگی کا واضح تدارک ہو گیا تھا مگر فی الحال اس کو صرف اپنی فکر تھی

"تم فوراً اسے پہلے یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ تم نے تو سب کو یہی بتایا ہوا ہے کہ تم مری گئے ہوئے ہو اس لئے جاؤ یہاں پر اس معاملے کو میں

دیکھ لوں گی ابھی جلدی جاؤ" وہ اس کو ہدایت کرتیں اپنے شاطر دماغ میں سارا پلین ترتیب دے چکی تھیں

"لیکن مما فارس اور۔۔"

میران میں فارس کو اچھے سے جانتی ہوں اگر وہ حرمت میں انٹرسٹڈ تھا تو وہ کسی طور پر ثبوت نہیں چھوڑے گا اور حرمت کی بھی ٹینشن نالو اس کا کوئی یقین نہیں کرنے والا کیونکہ تم سب کے سامنے مری گئے ہو۔۔اب جلدی نکلو یہاں سے" وہ اسے ہدایت کر کے جلدی سے اٹھیں اور اپنے کمرے سے نکل کر بھاگنے کے سے انداز میں عطروبہ کے کمرے کی طرف بڑھیں اور اس کے کمرے کا دروازہ زور زور سے بجانے لگیں

کیا ہوا لبابہ آنٹی ایوری تھنگ از اوکے" وہ دروازہ کھول کر ان کو دیکھتی" پریشانی سے بولی وہ کچھ دیر پہلے چینج کر کے سفید نائٹ پہنے سونے کی تیاری کر رہی تھی ایسے میں لبابہ کا یوں آنا کافی تشویشناک تھا

ف۔۔فارس۔۔فارس کو میں نے حرمت کو لے جاتے ہوئے دیکھا ہے"

جلدی چلو وہ اس کو زبردستی اپنے فارم ہاؤس لے کر گیا ہے" وہ ہانپتی کانپتی

سی ان کو اطلاع دینے لگیں اور عطروبہ کی جان ہتھیلی پر آگئی

و۔واٹ "اپنی معصوم بہن کی عزت کا خیال آتے ہی وہ جلدی سے کمرے"

میں جاتی ریان کو جگانے لگی اسد اور ولی کا کمرہ اوپر تھا اس لئے وہ دونوں

سوئے ہوئے تھے جبکہ امل ڈپریشن سے بچنے کے لئے نیند کی گولیاں

کھائے سوئی پڑی تھی۔۔جو وہ اکثر استعمال کرتی تھی

لے جاؤ انہیں اور بیسمنٹ میں ڈالو ان کے ساتھ تفصیلی میٹنگ ایک"

بار پھر ہو گی" وہ انہیں مار مار ادھ موا کر کے باہر گھسیٹتا

ہوالے آیا اور اپنے سرونٹس کو حکم دیا اور پھر اسی غصے کے ساتھ دوبارہ

کمرے کی طرف بڑھا اور بیڈ کے ساتھ سکڑ سمٹ کر بیٹھی روتی ہوئی

حرمت کو بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا

بولا تھا کہ مت اعتبار کرنا۔۔تم نے پھر میران پر اعتبار کیا" وہ"
غصے سے چیخا تو وہ روتی ہوئی آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں
غصے کی زیادتی سے خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھیں بازو میں شدت سے
ہوتی درد پر وہ کسمسانے لگی

اس نے تمہیں چھوا کہاں کہاں سے چھوا۔آخر اس نے تمہیں چھو"
کیسے لیا۔۔چٹاخ" وہ رکھ کر اس کے بائیں نازک گال پر تھپڑ رسید کر گیا وہ
سُن ہوتی تیورا کر بیڈ پر گری اور پھر گال پر ہاتھ رکھے ہچکیوں کے ساتھ
زوروشور کے ساتھ رونے لگی

کہا تھا کہ مت اعتبار کرنا کر لیا۔۔کیوں کر لیا" اس نے اسے بالوں سے"
پکڑ کر پھر اپنے قریب کیا وہ سسکاری بھر گئی کہنے کو کچھ رہا ہی نہیں تھا بلکہ
اس کو اب اس شخص سے بھی خطرہ لاحق ہو گیا تھا وہ بھی کسی سے کم نا تھا

فارس ہمدانی چھوڑو اسے" ریان کی غصے بھری آواز ابھری تو اس "
نے پھرتی سے سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر اپنا پسٹل باہر نکال لیا اور سبھی
ششدر سے اس کو دیکھنے لگے

ایک قدم بھی آگے مت آنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا" وہ وارن کرنے لگا جبکہ "
حرمت کی جان میں جان آگئی تھی اب لگا تھا کہ وہ محفوظ ہو چکی ہے اس
کے اللہ نے اس کی دعا سن لی ہے

ورنہ کیا تم ہماری ہونے والی بہو کے ساتھ جو مرضی کرتے پھرو اور ہم "
خاموش بیٹھے رہیں گے کیا ابھی تمہارے باپ کو فون کر کے تمہاری
کرتوتیں بتاتی ہوں" لبابہ نے غصے سے کہا

فارس ہمدانی میری بہن کو چھوڑ دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں "
ہو گا" عطروبہ آگے بڑھتی ہوئی غصے سے بولی تو حرمت فارس سے اپنا آپ
چھڑا کر اس کی جانب بھاگنے لگی مگر اس سے ہی پہلے فارس اس کے گلے میں

بازو ڈال کر اس کی پشت کو سینے سے لگا گیا جو کہ روتے ہوئے خود کو
چھڑوانے میں ناکام ہو رہی تھی

"فارس میں بول رہا ہوں کہ چھوڑ دو اس کو ورنہ صبح تک تم
برباد ہو جاؤ گے انکل کی منسٹری بھی جائے گی جب یہ خبر نیوز پیپر میں
لگے گی کہ نعمان ہمدانی کا پاگل بیٹا ایک معصوم لڑکی کو
اغوا کرتا ہوا پکڑا گیا" ریان غصے سے دھمکی دے گیا اور یہی وقت تھا جب
فارس کا تمام تر غصہ ٹھنڈا ہو چکا تھا اور اس کے چہرے پر کمینگی بھری
مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی

"ن۔۔نہیں ریان بھائی مجھے ف۔۔فارس نہیں بلکہ۔۔بلکہ میران یہاں
لائے ہیں انہوں نے م۔میرے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی
تھی" حرمت روتے ہوئے سچائی بیان کرنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ
فارس لب بھینچ کر اس کے گلے پر اپنے بازو کی گرفت سخت کر گیا حرمت

کو لگا اس کا سانس بند ہو چکا ہے باقی سب ششدر سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

کیا بکواس کر رہی ہو لڑکی میرے بیٹے پر یونہی الزام لگاتی جا رہی ہو وہ تو کل کا مری گیا ہے" لبابہ کے صاف جھوٹ پر وہ مسکرا اتا کٹ لگا آئی

بر و جھٹکتے سر ہلا کر انہیں دیکھنے لگا

ن۔نئیں" وہ کرلائی"

"یہ سب تم اپنے یار کو بچانے کے لئے کر رہی ہو نا دیکھ لیا ریان یہ ہے ان مڈل کلاس بہنوں کی ذہنیت مجھے تو یہ لگتا ہے کہ یہ خود اس کے ساتھ یہاں آئی تھی اور اب پکڑی گئی ہے تو خود کو معصوم ظاہر کرتی میرے بیٹے پر الزام لگا رہی ہے ارے اس کو کیا پڑی اپنی ہی فیانسی کے ساتھ ایسا کرنے کی اور وہ بھی فارس کے فارم ہاؤس پر" لبابہ نے مزید زہر اگلا اور فارس کا دل ان کا منہ چومنے کو کیا (ہائے میری پیاری لبابہ آنٹی کس قدر فکر ہے آپ کو میری بائی داوے یار والی بات پر دل سے لویو) وہ دل ہی دل میں ان پر ہنسا

"ن۔۔نہیں جھوٹ۔ہے یہ
سب۔م۔۔مجھے میران۔۔اہ۔۔" گلے پر مزید ہوتی گرفت پر اس
سے بولا نہیں جارہا تھا جبکہ چہرہ بالکل سرخ ہو چکا تھا عطروبہ کو اپنی بہن پر
ترس آنے لگا ظاہری بات تھی وہ سگی بہنیں تھیں انہوں نے بچپن ایک
ساتھ گزارا تھا وہ ایک دوسرے کو اچھے سے جانتی پہچانتی تھیں مگر لبابہ کی
باتیں بھی جھٹلانے لائق نا تھیں

"ر۔۔ریان میری بہن جھوٹ نہیں بولتی آ۔آپ ایک بار میران۔۔"
شٹ اپ عطروبہ" ریان بے پناہ غصے میں چیخا تو وہ سہم کر ایک قدم"
پیچھے ہوئی

"میں نہیں جانتا تھا کہ تمہاری سسٹر اتنی گری ہوئی لڑکی ہے میں نے
تمہیں پہلے ہی وارن کر دیا تھا مگر تمہیں اپنی سسٹر کی پارسائی پر پورا ابھروسہ
تھا یہ ہے وہ لڑکی جو دو دو لڑکوں کو اپنے پیچھے لگائے ہوئے تھی۔۔" ریان
کے سنگین الفاظ لبابہ کے دل پر ٹھنڈک، عطروبہ کو شرمندگی اور حرمت

کے لیے تکلیف بن کر لگے تھے وہ ساکت سی صدمے سے بھرپور نگاہیں لئے ان سب کو دیکھ رہی تھی جبکہ فارس کے اندر اس کے الفاظ نے آگ لگادی تھی مگر وہ اس وقت کچھ بول کر حالات کو اپنے مخالف نہیں کر سکتا تھا (تم فکر مت کرو ریان ہمدانی تمہاری کمپنی کا نیکسٹ ٹینڈر تم کبھی بھی حاصل نہیں کر سکو گے یقیناً یہ تمہارے لئے کروڑوں کا نقصان ہو گا ہونہہ الو کا پٹھا میری املی کو برا کہہ رہا ہے) وہ دل ہی دل میں بدلہ سوچ چکا تھا

شکر ہے میرا بیٹا شادی سے پہلے ہی بچ گیا اگر جو یہ لڑکی اس کی زندگی میں " آجاتی تو اس کی تو زندگی برباد ہو جانی تھی شکل سے معصوم نظر آنے والی کی کرتوتیں تو دیکھو۔۔ میں حیران ہوں تم کتنی بے شرمی سے کسی کے پہلو میں بیٹھی تھی اور جب پکڑی گئی تو میرے ہی بیٹے کو قصوروار بنا دیا تاکہ تمہارا گناہ چھپ جائے" لبابہ نے اس کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا وہ مسلسل روتی ہوئی نفی میں سر ہلا رہی تھی وہ اتنی نفرت و غصے سے بول

رہے تھے کہ حرمت کو اپنی صفائی میں بولنے کا موقع ہی نا مل رہا تھا اوپر سے

فارس نے اس کا گلا دبا کر اس کو کسی بھی لفظ کی ادائیگی سے روکا ہوا تھا

مجھے تم دونوں سے یہ امید نہیں تھی ایون میں تمہارا یقین کر بھی "

لیتا اگر ریان کل مری کے ٹرپ پر نا جاتا شیم آن یو عطروبہ تم اور تمہاری بہن

نے میرے اعتبار کا خون کیا ہے۔۔اور اگر تم ابھی میرے ساتھ نہیں

چلو گی تو میں سمجھوں گا کہ تم بھی اپنی بہن کے ساتھ شامل تھی اور

شاید میں تم کو نیکسٹ کبھی ایکسپٹ نا کر سکوں تمہیں مجھے یا پھر اپنی بہن میں

سے کسی ایک کو چوز کرنا ہو گا کیونکہ اس لڑکی نے ہمارے خاندان کی بہت

انسلٹ کروادی ہے" وہ غصے سے کہتا اس کی جان نکال چکا تھا

تمہاری بہن کی یہی سزا ہے کہ وہ اپنا بویا ہوا بیج خود کاٹے۔۔کیونکہ اس "

نے بے بنیاد میرے بیٹے پر الزام لگایا ہے اور ریان اپنی محبت میں تم دونوں

کو معاف کر سکتا میں نہیں اتنی ڈھیٹ و کریکٹر لیس لڑکی کے ساتھ

ہمارا کوئی تعلق نہیں" لبابہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا

چلو عطروبہ "ریان اس کا ہاتھ تھامے وہاں سے جانے لگا"

ر۔۔ریان بات سنیں۔۔ایسا کچھ نہیں ہے ریان پلیز ریان۔۔"عطروبہ"

منت سماجت کرتی اسے روکنے کی کوشش کرتی اس کے ساتھ گھسیٹتی

جانے لگی اور حرمت کی روح پرواز ہونے والی ہوگئی اس کی بہن ہی تو اس

کا واحد سہارا تھی وہ اس کے پیچھے جانے کے لئے فارس سے خود کو

چھڑوانے کی ہر ممکن حد تک کوشش کرنے لگی مگر اس کی گرفت

سے نکلنا ناممکن تھا۔۔

آپی۔۔آ۔آپی" وہ کرلائی کہ وہ اس کو اکیلا چھوڑ کرنا جایا جائے"

مگر عطروبہ کو بھی اس وقت اپنا گھر بچانے کی پڑ گئی تھی

سو مسز حذیفہ ہمدانی شیطان کی چھوٹی سی چمچی۔۔"اس نے"

ہنستے ہوئے گردن کو خم دے کر جبڑے کو زوردار حرکت دی جس

سے نکلتی کڑاک کی آواز زوردار تھی

اب تم جو بھی پلین بناؤ تو خود بنانا کیونکہ تمہارا ابیٹا تو میرے "
سنیکرز کے جتنا اسٹینڈرڈ بھی نہیں رکھتا۔۔اینڈ ناؤ یو کین گیٹ آؤٹ اب
جو بھی کرنا صبح کرنا کیونکہ تم اکیلی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی بائی داوے تمہاری
سات نسلیں بھی آجائیں تو فارس ہمدانی کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتیں" وہ
مسکراتا اسٹائل کے ساتھ پسٹل سے ہی اپنی گردن پر خارش کرتے ہوئے
ان کو سلگانے لگا اگلے بندے کو جھنجلا کر رکھ دینے کا فن فارس ہمدانی
کو اچھے سے آتا تھا

"تمہیں تو میں ایسا مزہ چکھاؤں گی فارس ہمدانی کہ تم یاد رکھو گے۔۔"
میری یادداشت کمزور ہے" وہ بات کاٹتا ہنسا اور لبابہ کو مزید غصہ آیا"
ابھی جتنا اس لڑکی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اٹھالو مگر بعد میں تمہارا وہ"
"حشر ہوگا کہ تم اپنی شکل دیکھنے سے بھی جاؤ گے ابھی اس بدچلن لڑکی۔۔
جسٹ شٹ اپ لبابہ اپنی گندی صورت یہاں سے لے کر دفع ہو جاؤ"
اور نیکسٹ ٹائم اگر املی کے بارے کوئی بکواس کی تو زندہ زمین میں گاڑھ

دوں گا" وہ غصے سے چیخا اور لبابہ ڈر کر کانپتی ہوئی دو قدم پیچھے ہوئیں اس نے آج تک ان سے اس قدر بد تمیزی کے ساتھ بات نہیں کی تھی مگر آج۔۔؟؟؟

نکلو یہاں سے" وہ پسٹل والے ہاتھ سے ہی ان کو دروازہ دکھا رہا تھا جس پر لبابہ غصے سے پیر پٹخ کر وہاں سے نکل گئیں ویسے بھی ان کا پلین کامیاب ہوا تھا میران کو بچانے اور فارس کو پھنسانے کا حرمت سے ان کو کوئی دلی لگاؤ نہیں تھا کہ اس کو بچاتیں اور پھر میران کو حرمت سے دور کرنے کا یہ عمدہ بہانہ تھا

آ۔آنٹی رکیں پلیز اللہ کا واسطہ۔۔۔مجھے۔۔۔ب۔۔۔بچالیں۔۔" وہ مچلتی ہوئی ان کو آواز دینے لگی تو فارس پسٹل والا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اس کی زبان بند کر گیا اور دوسرا ہاتھ اس کے گلے سے ہٹا کر اپنی پینٹ سے موبائل نکالنے لگا وہ مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس کو کئی مضبوط رسیوں سے باندھ دیا گیا ہو

"ہاں منیب دس منٹ اونلی ٹین منٹس ہیں تیرے پاس قاضی اور کچھ گواہوں کو لے کر میرے فارم ہاؤس آجا۔۔ہوں اوکے۔۔ہری اپ۔بائے" وہ فون بند کر کے دوبارہ اپنی پاکٹ میں رکھ کر اس کو سامنے کرنے لگا جو ششدر سی آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہی تھی اس نے مسکرا کر اس کو بیڈ پر بٹھا دیا

"حرام زادے نے میری املی کا کیا حال کر دیا اس سے تو میں اس تھراپی کا بدلہ لوں گا ہی۔۔مگر تمہاری طبیعت بھی صاف کروں گا میری جان، میری املی کیوں آئی تھی یہاں" اس نے پیار سے پوچھتے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا اور پھر زور سے دبایا تو حرمت درد کی شدت سے دوبارہ روتی ہوئی اس کو دیکھنے لگی ساتھ ہی خود کو چھڑوانا چاہا

"بتاؤ جانِ من ورنہ پھر بال پکڑ لوں گا" مسکرا کر ڈرانا چاہا اور وہ فوری نفی میں سر ہلانے لگی

ا۔اس نے۔ج۔۔جھوٹ بولا تھا کہ۔۔" وہ اسے ساری بات شروع

سے لے کر آخر تک بتانے لگی اور وہ مسکراتے ہوئے اس کا معصوم پاکیزہ

چہرہ دیکھتا جارہا تھا جہاں پہ انگلیوں کے نشان واضح تھے ہونٹ بھی پھٹ

کر سوجن کا شکار تھا بکھرے بال، پسینے میں نہایا ہوا دلکش

وجود، بنا دوپٹے کے ہچکیاں بھرتی ہوئی وہ حال سے بے حال ہو چکی تھی

فارس کے اندر انتقام کی آگ مزید بڑھی وہ آہستہ سے اٹھ

کر دروازے کے پاس گرا اس کا دوپٹہ اٹھا لایا لحظے بھر کے لیے دوپٹے کی

خوشبو کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کی اور پھر وہی دوپٹہ اس

کے سر پر دینے کے ساتھ ساتھ اس کے ارد گرد بھی اچھی طرح پھیلا دیا

حرمت آنکھیں پھاڑے اس کو بے یقین نظروں سے دیکھنے لگی کہ اس

جیسا شیطان بھی یہ سب کر سکتا ہے کیا۔۔؟؟؟

"یہ دنیا ہے میری جان یہاں کے مرد ایک جوہری کی طرح حسین عورت

کی تلاش میں نکلتے ہیں آئندہ کسی پر بھی اعتبار مت کرنا اور پھر مجھ

جیسے بندے پر تو بالکل بھی مت کرنا بس یہ نکاح ہو جائے پھر دیکھنا میں تمہاری طبیعت سیٹ کر دوں گا۔۔میران جیسے تھرڈ کلاس ولن پر اعتبار کر کے تم سزا کی مستحق ہو" وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا بولا

میں۔۔میں آپ سے نکاح نہیں کروں گی" وہ حتمی انداز میں کہتی اٹھنے لگی" کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو واپس بٹھا گیا

تم کرو گی املی کیونکہ تم نہیں چاہو گی کہ تمہارا بھائی اتنی چھوٹی عمر میں" در در کی بھیک مانگتا پھرے یا۔۔پھر آٹھ سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ کر جائے۔۔اور نا ہی تم یہ چاہو گی کہ تمہاری عزت تم سے چھن جائے بیلیو می۔۔"اس نے ڈرامہ کرتے انداز ہمدردانہ بنایا مگر اس کے اس لہجے سے بھی حرمت کو خوف آ رہا تھا کیونکہ اس کی باتیں جان لیوہ تھیں

بیلیو می املی میران سے تمہیں کوئی بھی بچا سکتا تھا مگر مجھ" سے بچانے کے لئے اوپر والے کو فرشتے بھیجنے پڑیں گے" وہ طنزیہ مسکرا کر کہتا اٹھ کھڑا ہوا اس کے چہرے کی طرح اس کے لہجے میں بھی

برفیلا وسرد پن موجزن تھا حرمت کانپتے ہوئے اس کو دیکھتی نفی میں سر ہلانے لگی

یونو صبح کو سب کچھ تباہ ہو سکتا ہے میرا کیا ہے میں تو اپر کلاس رئیس زادہ، امیریکن نیشنلٹی ہولڈر میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا مگر یہاں بات آگئی ہے میرے بابا کی ان کی منسٹری کو کچھ ہو یا ان کی طرف کوئی دیکھے یہ میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا اور پھر نا ہی یہ برداشت کر پاؤں گا کہ تمہیں میران نے کڈنیپ کیا تھا سب کچھ فارس ہمدانی نے کیا ہے اور وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے" وہ آخر پر گھمبیر آواز میں کہتا اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر قریب ہوا اور وہ ڈر کر یکدم پیچھے ہونے لگی

اس لئے چپ چاپ یہ نکاح کرو میری بیوی بن جاؤ گی تو کسی ایکس وائے زیڈ کی ہمت نہیں ہو گی تم پہ انگلی اٹھانے کی اور نا ہی تمہارے کردار پر کوئی حرف آئے گا" اس کی بات میں وزن محسوس کرتی وہ سوچ میں پڑ گئی یہ اس کے لئے بھی نا قابل قبول تھا کہ کوئی اس کے کردار پر انگلی

اٹھائے یا پھر اس کے بھائی کی زندگی خطرے میں ہو فارس ہمدانی اس کی کمزوری جانتا تھا اس لئے ہر بار اسے اس کے بھائی اور عزت کی دھمکی ہی دیتا تھا

اس لئے مائی ڈول مولوی آئے گا تین بار قبول ہے کہنا ہے اس کے بعد" تین بار اپنے ان خوبصورت ہاتھوں سے تین بوند سیاہی ضائع کرتے ہوئے سائن کرنے ہیں بی کاز آئی کین ناٹ افورڈ اینی اسکینڈل ود یو املی" وہ حتمی انداز میں بولتا اپنی پاکٹ میں دونوں ہاتھ اڑس گیا

م۔۔ مگر میری کچھ شرطیں ہیں" وہ جلدی سے بولی تو وہ مسکرا" گیا اور اپنے موبائل کی رنگ ٹیون پر اسکرین کی طرف دیکھا جہاں پر "نعمان بابا کالنگ" جگمگا رہا تھا

منظور ہیں تمہاری ساری شرطیں" وہ ایک نظر اسے دیکھتا کمرے سے باہر" نکل گیا البتہ جاتے ہوئے لاک لگانا نہیں بھولا تھا جس پر حرمت ضبط سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی

یہ۔۔یہ شخص مجھے ایک منٹ کے لئے نہیں قبول کجا کہ ساری زندگی برداشت کرنا یااللہ یہ کیسی آزمائش ہے" وہ بے بسی سے سر تھام کر رہ گئی

آخر میرے نصیب میں ہی اس جیسا بدکردار اور شیطان لکھا تھا"

آخر میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔۔ا۔اور ولی۔۔ولی نا جانے کیسا ہوگا۔یااللہ ہماری حفاظت فرما" وہ بھیگی پلکوں سے التجا کر رہی تھی اب تو رو رو کر آنسو بھی خشک ہونے کے قریب تھے مگر اس کو رہ رہ کر اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ کبھی زندگی میں اتنی بے بسی کے مقام سے گزرے گی جہاں نا چاہتے ہوئے بھی اس کو وہ کرنا پڑے گا جس کے لئے اس کا دل و دماغ راضی نا ہوں گے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"ہیلو مائی ڈئیر سٹ فادر نعمان ہمدانی" وہ گیلری میں آکر مسکراتے ہوئے 'ہیلو' پر خاصا زور دے کر بولا تو دوسری جانب نعمان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی

"مینی مینی کانگریچولیشنز مائی جینئس سن" ان کی مبارکباد پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

"ابھی کہاں یار ابھی کہاں۔۔ابھی تو شو ختم ہوا ہے مولوی صاحب کو بلالیا ہے کچھ دیر میں نکاح ہو جائے گا اس کے بعد یہ ورڈز چاہیئے مجھے" اس نے اطلاع دی تو وہ سر ہلا گئے

"گڈ اور اب حذیفہ ہمدانی کو قابو کرنا تمہارا کام ہے یو نو مجھے کسی بھی بندے کی کوئی فکر نہیں مگر وہ میرے بڑے بھائی ہیں میں ان کو ناراض نہیں کر سکتا تمہیں ان کو ہر قیمت پر خوش کرنا ہے" وہ باور کروا رہے تھے

"ابھی آپ نے مجھے جینئس کہا ہے تو پھر ڈونٹ وری جینئس لوگوں کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔۔ٹرسٹ می حذیفہ ہمدانی کو کس طرح

ہینڈل کرنا ہے میں اچھے سے جانتا ہوں" وہ انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنے لگا تو وہ مسکرا گئے

ویسے مان گیا تمہیں یار" وہ رشک سے بولے"

نو ڈیڈ مجھے نہیں امل کو۔۔ویسے اب آپ کو امل کے ساتھ نارمل ہو"

"جانا چاہئے اور اپنی زندگی۔۔

اچھا یہ بتاؤ حرمت کو کوئی چوٹ تو نہیں لگی" وہ اسکی بات"

کو سرے سے نظرانداز کر کے دوسری طرف دھیان لائے اور فارس کو بھی امل سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اس لئے کندھے اچکاتا مسکرا گیا

نہیں زیادہ گہری چوٹ نہیں آئی البتہ میں نے اس کی ضرور تھوڑی سی" پٹائی کر دی ہے اب ظاہری سی بات ہے بچی ڈرے گی سہمے گی تب ہی جو میں کہوں گا وہ کرے گی" وہ کمینگی سے کہتا نعمان کو ہنسنے پر مجبور کر گیا وہ ہر بار نئے سرے سے اپنے بیٹے سے متاثر ہوتے تھے

میری بہت خواہش تھی کہ میں تمہارے نکاح میں شرکت کروں"

مگر شاید یہ قسمت میں نہیں تھا" وہ افسوس سے بولے تو فارس

نے سر ہلاتے لب کاٹے اس نے ان کو یہاں آنے سے منع کیا تھا کیونکہ اس

کے خیال میں فی الحال ان کا یہاں سے غائب ہونا ہی بہتر تھا

صبح بریک فاسٹ پر میں وہاں سب کچھ مینیج کرلوں گا اس کے بعد آپ"

کسی بھی وقت آسکتے ہیں اور اپنی بہو سے مل سکتے" وہ فراخدلی سے اجازت

دے گیا تو وہ آسودگی کے ساتھ مسکرا گئے

فارس" ان کی آواز میں یکدم معمولی سی لرزش آئی تو اس کا بھی انگ انگ"

ان کی آواز کو سننے کے لئے بے تاب ہوا

جی بابا" وہ دھیرے سے بولا"

آئی ایم سوری بیٹا مصروفیات کی بنا پر میں تمہیں ٹائم نہیں دے پایا یون آج"

تمہاری زندگی کے اتنے اہم دن پر بھی تمہارے ساتھ نہیں شاید میں

اچھا باپ نہیں بٹ آئی سوئیر میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اس عورت

"کے بعد۔۔

"اس عورت کا نام بھی مت لیں بابا وہ آپکی محبت تھی مگر میرے لئے ایک

کریکٹر لیس وومن تھی، ہے اور رہے گی۔۔اینی ہاؤ مجھے آپ کے ٹائم کی

اب ضرورت رہی بھی نہیں ہے آپ کے ٹائم کی ضرورت اسد کو ہے وہ

میرا بھائی ہے بابا اور میں اس کو خوش رکھنے کی ہر ممکن حد تک کوشش

کرتا ہوں آپ کو بھی اپنے بیٹے کو ٹائم دینا چاہئے کیونکہ میں تو برا انسان بن

گیا مگر یہ کبھی نہیں چاہوں گا کہ اسد بھی میرے جیسا بنے" وہ تھوڑا تلخ

ہو گیا اور نعمان بھی شرمندہ ہوتے خاموش ہو گئے وہ واقع میں امل

کے ساتھ اپنے بیٹے کو بھی صرف پیسہ دے کر بہلا رہے تھے ٹائم ان دونوں

کے لئے ان کے پاس نہیں تھا

"اور اگر آپ مجھ سے محبت کی بات کرتے ہیں تو میں آپ سے بڑھ کر آپ

سے محبت کرتا ہوں ڈیٹس وائے اپنی ماں کی طرح ایڈز سے نہیں مروں

گا‘‘ وہ فون بند کر گیا اور یہ سچ تھا کہ اس نے نعمان کی محبت میں کسی بھی قسم کا کسی کے ساتھ جنسی تعلق نہیں بنایا تھا اس ایک برائی کے علاوہ وہ شراب نوشی، سگریٹ، افئیرز، پارٹیز الغرض اس میں ہر برائی موجود تھی کیونکہ وہ انتہا کا بے حس بگڑا ہوا بد تمیز انسان تھا

اب بس بہت ہو چکا ڈیویلئیر میں اور نہیں کر سکتی مجھے تم سے طلاق چاہیے "وہ کھانے کو چباتے ہوئے آرام سے اس کو مشتعال کرنے لگی مقابل نے حیرت اور غصے سے لحظے بھر کو کھانے سے ہاتھ کھینچ کر اس کو سرد نگاہوں سے گھورا

طلاق صرف اس لیے کہ تمہیں کوئی اور پسند آگیا ہے اور وہ بھی ایک نام نہاد مسلمان "اس کا لہجہ طنز بھرا تھا

یہ صرف اتنا سادہ نہیں ہے میں خوش نہیں ہوں۔۔ میں نے بہت"
کوشش کی لیکن میں اب اور نہیں جی سکتی اس جھوٹ کے
ساتھ "ڈیانا آنسو ضبط کرتے ہوئے بولی

کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں جب ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے"
وعدے کیے تھے ہر مشکل میں ساتھ دینے کا وعدہ "ڈیویلئیر نے دل گرفتہ
ہو کر سوال کیا وہ دن بدن تھکتا جا رہا تھا

وہ وعدے تھے ڈیویلئیر حقیقت یہ ہے کہ اب وہ وعدے نبھانے کا کوئی"
فائدہ نہیں جب دل ہی تمہارے ساتھ نہیں ہے "ڈیانا نے کڑوی ہنسی
کے ساتھ کہا

تو بس یہ ہے ایک دوسرے بے وفا مرد کے لیے تم سب کچھ ختم"
کرنے جا رہی ہو ہمارا رشتہ ہماری سالوں کی محنت "ڈیویلئیر نے مایوسانہ
انداز میں پوچھا

"یہ فیصلہ صرف کسی اور کے لیے نہیں میرے لیے بھی ہے میں اب اس زندگی میں قید ہو کر نہیں رہ سکتی جس میں میری کوئی خوشی نہیں"اس نے سخت لہجے میں باور کروایا

"اور میری خوشی تم نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ اس سب کا مجھ پر کیا اثر ہو گا"ڈیویلئیر نیپکن سے ہاتھ صاف کرتا دردآمیز انداز میں بولا ڈیانا کو ایک پل کے لیے افسوس ہوا مگر پھر سر جھٹکتی خود غرض بنی

"سوچا ہے ڈیویلئیر بہت سوچا ہے لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ یہ رشتہ کب کا ختم ہو چکا ہے صرف نام کا رہ گیا ہے"اس نے کندھے اچکاتے سلائس کا بائٹ لیا

"تم کہتی ہو کہ یہ ختم ہو چکا ہے لیکن میں نے آج تک تمہیں چھوڑنے کا سوچا بھی نہیں میں کیسے تمہیں چھوڑ دوں جب کہ میں تمہیں ابھی بھی.."

محبت، یہ محبت نہیں ہے ڈیویلئیر یہ عادت ہے یا شاید ڈر کہ لوگ کیا کہیں "
گے ڈیویلئیر کی بیوی ایک مسلمان کے پیچھے ڈیویلئیر کو چھوڑ گئی لیکن یاد
رکھو یہ کسی کے لیے بھی صحیح نہیں ہے" ڈیانا نے تلخی سے بات کاٹتے
ہوئے کہا

مگر میں تمہیں طلاق نہیں دے سکتا" اس کا لہجہ حتمی تھا"

پلیز سمجھنے کی کوشش کرو یہ تمہارے اور میرے دونوں کے لیے "
بہتر ہے" وہ مایوس سی نظریں نیچی کرتے ہوئے بولی

بہتر تمہیں چھوڑ کر کیسے بہتر ہو سکتا ہے" وہ ہلکی آواز میں بولا "
جیسے خود سے بات کر رہا ہو

ہم دونوں آزاد ہو جائیں گے میں اپنی زندگی جی سکوں گی اور تم بھی اپنے "
لیے کوئی بہتر راستہ تلاش کر سکتے ہو" وہ مشورہ دینے لگی

جس کے لیے یہ سب کر رہی ہو کیا وہ راضی ہے میرا مطلب ہے فرض" کیا میں تمہیں چھوڑ چکا ہوں تو کیا وہ تم کو اپنا لے گا تمہیں یقین ہے" اس کا انداز چیلنجنگ تھا

بالکل" وہ پر اعتماد تھی"

کال کرواسے" اس نے حکم جاری کرتے دونوں ہاتھ میز پر ٹکائے"

کیوں" وہ حیران تھی"

اس نے ایک بار قسم اٹھا کر کہہ دیا کہ وہ تم سے شادی کرے گا تو میں تم" کو طلاق دے دوں گا" اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جیتنے والا ہے

" مگر۔۔"

کال کرو" سختی سے کہا تو ڈیانا سر ہلا کر لب بھینچے کال ملانے لگی لیکن تین" چار کالز جانے کے بعد بھی فارس نے کال نہیں اٹھائی تھی ڈیویلئیر طنزیہ ہنستا اٹھ کھڑا ہوا

تم ناکام ہو اور رہو گی ڈیانا" وہ باور کرواتا ڈائننگ روم سے باہر نکل "
گیا پیچھے ڈیانا روتی ہوئی کھانے کے لوازمات اٹھا اٹھا کر پرے مارنے لگی
کونے میں کب سے ان کو دیکھتا ڈمی بھی افسوس سے سر جھکائے ہوئے تھا

خاموش ماحول میں ہلکی ہلکی سرگوشیاں ان کو باہر سنائی دے رہی تھیں
مگر ان کے قدموں کی چاپ بھی اتنی آواز ضرور رکھتی تھی کہ ادر گرد ہلچل
مچ رہی تھی وہ آگے بڑھتے ہوئے تھوڑا حیران بھی تھا کیونکہ اس کا دوست
اس کو یہاں لے کر آیا تھا اور کہا یہی تھا کہ یہاں اس کے لئے ایک بہترین
قسم کا گفٹ تھا

تمہیں معلوم ہے کہ تم کتنی بڑی موج مستی کرنے والے ہو آج کا دن تم "
کو ہمیشہ یاد رہے گا کیونکہ آج ہی تو تم اپنی پوری زندگی کو جی لو گے" وہ
کہتا حویلی نما گھر کے اندرونی بالکونی میں اس کو لے آیا تھا اور یہاں آ کر اس
کو لگا تھا کہ اس نے کسی دوسری دنیا کو دیکھ لیا ہو ہر طرف رنگ و بو کا سیلاب

آیا ہوا تھا ارد گرد چلتی پھرتی حسینائیں ان کو ایک نظر دیکھ کر اشارے کرنے لگیں کہ کون کس کے پاس جائے گا اور کس کو منافع ہو گا بہر حال اس کا دوست اس کو کسی کے پاس بھی نہیں چھوڑنے والا تھا

کیسی ہیں آپ" وہ مسکرا کر سامنے سے آتی ایک طرح دار عورت "
کو بولا جو کہ مسکرا کر اس کے ساتھ ملتی کن اکھیوں سے اس کو دیکھ رہی تھی جو کہ لاپرواہی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا نگاہیں بار بار صنف نازک کے وجود سے کھیل رہی تھیں تو دل و دماغ میں شیطانی سوچ آنے لگی بہر حال یہاں پر موجود سبھی کے دماغ میں شیطان بھرا پڑا تھا

کیا یہ ہے تمہارا دوست جس کا تم کہہ رہے تھے" عورت نے نزاکت "
آمیز انداز میں اس کی جانب اشارہ کیا تو اس کا دوست مسکرا کر سر ہلا گیا

جی یہی امیر ترین خاندان کا واحد چشم و چراغ ہے اک بار گاہک بن "
گیا تو سمجھو وارے نیارے آپ کے مگر شرط یہ ہے کہ اس کا دل خوش کر کے بھیجا جائے" وہ آنکھ دبا کر کہتا ہنسا اور وہ عورت بھی قہقہہ لگا کر ہنسی

آجاؤ تم کو ایک ہیرے سے ملواؤں گی" وہ کہتی آگے جانے لگی تو وہ دونوں" ایک دوسرے کو دیکھ کر اس کے پیچھے گئے جو کہ ایک سجے ہوئے کمرے میں داخل ہو چکی تھی اور سامنے بیڈ پر بیٹھی لڑکی ان دونوں کو کسی حور سے کم نا لگی تھی اوپر سے اس کی ادائیں نہایت دل لبھا دینے والی تھیں وہ ان دونوں کو دیکھتی اٹھ کر ان کے پاس آئی اور پھر اپنے مہندی لگے ہاتھوں سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے آنکھ مارتی لب سکیڑ کر اشارہ کرنے لگی وہ پہلے پہل تھوڑا کنفیوژ سا ہوا دل و دماغ اس چیز کو غلط کہنے لگے

مگر پھر دوسرے پل ہی وہ سب کچھ بھلائے اس عورت میں مگن ہونے لگا

تم دونوں یقیناً اچھا وقت گزارو گے" اس کا دوست مسکرا کر کہتا انجمن" آرا کے ساتھ کمرے سے باہر نکلنے لگا کہ اسی وقت ایک ہانپتا

کانپتا ہوا لڑکا وہاں بھاگا ہوا آیا اور انجمن سے مخاطب ہوا

باجی۔۔پ۔۔پولیس نے یہاں چھاپہ مار دیا ہے وہ۔۔وہ اندر ہی آرہے" ہیں" اس کی اطلاع پر وہ سب آنکھیں پھاڑے شدید پریشان

ہوئے مگر بھاگنے کے لئے ان کو ایک سیکنڈ کا بھی ٹائم نا ملا اور پولیس ان کے سر پر آن پہنچی تھی

توکل والا آرڈر تم نے دیکھ لیا تھا" کافی کا سپ لینے کے بعد صمد نے سوال کیا

یس سر سب سیٹ ہے بس وہ ایک بندہ ذرا دیر کر رہا ہے باقی سب کلیئر ہے" ریحان نے جلدی میں کی بورڈ پر ٹائپ کرتے ہوئے کہا

کون سا بندہ؟ اور کیوں دیر کر رہا ہے" صمد نے آنکھیں سکوڑتے ہوئے پھر سوال کیا

وہ جو لاسٹ اٹیک کا پیمنٹ کرنے والا تھا اس نے کہا ہے کہ ابھی تھوڑا مسئلہ ہے لیکن رات تک کر دے گا اس کے بعد ہماری مرضی کے علاقے و لوگوں کے ساتھ وہ سب ہو گا جو کہ ہمارے دشمن

ہمارے معصوم لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں انہیں ان کے اپنے ہی

مار سکتے "ریحان پرجوش تھا

"کہ اسے بتادو کہ ہیں سکتے ڈال میں مشکل مزید ہمیں مسئلے یہ ؟ مسئلہ

یاتو وقت پر ہمارا کام کرے یا پھر ہم کوئی اور راستہ نکالیں گے زیادہ دیر کی گئی

تو بہت سے معصوم بچے اپنی جان دے دیں گے "صمد نے گہری سانس لی

اور خالی کپ میز پر رکھ دیا

"ٹھیک ہے سر میں اسے ابھی میسج کر دیتا ہوں "ریحان تھوڑا متامل

تھا لیکن فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا

"اور یہ چیک کرو کہ ہمارے سرورز ٹھیک سے چل رہے ہیں کوئی بھی

ٹریس نہیں ہونا چاہیے سمجھ گئے "وہ چائے کے بعد سگریٹ جلاتا ہوا بولا

"ڈونٹ وری سر میں نے تمام سسٹم کو کنڑول کیا ہوا ہمارے پاس کوئی عام

ہیکرز اور آئی ٹی ایکسپرٹ نہیں۔۔ ہم سب نے سب کچھ کور کیا ہوا ہے کوئی

بھی ہمیں نہیں پکڑ سکتا "وہ پر اعتماد تھا

گڈ لیکن یاد رکھو یہ کھیل بڑا خطرناک ہے ایک غلطی اور سب ختم جب"
تک ہم اس انسان کو کنوینس نہیں کر لیتے تب تک ہمیں ہر قیمت پر پھونک
پھونک کر قدم رکھنا ہو گا" صمد نے پہلے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ
کہا اور پھر لہجہ سنجیدہ ہو گیا

میرے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہو گا سر" ریحان شرارت بھری"
مسکراہٹ کے ساتھ بولا لیکن صمد سنجیدہ طبیعت کا حامل شخص تھا اس
لیے فقط مسکرا کر سر ہلا یا

ٹھیک ہے لیکن ہمیشہ ایک قدم آگے سوچو یہاں صرف وہی بچتا"
"ہے جو اپنے ہر قدم پر نظر رکھے

بالکل" ریحان کی نظر گھڑی پر پڑی اور وہ اٹھ گیا"

اوکے سر سی یو چھوٹی بہن کی برتھ ڈے ہے جلدی جانا ہو گا" وہ اس "
کے ساتھ مصافحہ کرتا جانے لگا

شیور گڈ بائے "صمد مسکرایا اور اس کے جانے کے کچھ دیر بعد وہ آہستہ "

سے اٹھتا دروازے کی طرف بڑھا اور جونہی دروازہ کھولا ایک ماسک

پہنا شخص اندر داخل ہوا

تمہارا ہی انتظار تھا آجاؤ" وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا آفس "

جانے لگا

تو بالآخر تم اس تک پہنچ گئے "وہ مسکرایا"

نہیں اس کے نیٹ ورک تک پہنچ گیا" اس نے تصیح کی تو صمد "

کندھے اچکاتا سر ہلا کر کرسی پر بیٹھا ارد گرد خاموشی بتا رہی تھی کہ وہ کھل

کر بات کر سکتے ہیں

گڈ مارننگ "اس کی آواز پر سب کے کھانا کھاتے ہوئے ہاتھ اور منہ رک "

سے گئے اور وہ سب شدید حیران ہوتے اس کو دیکھنے لگے

جو مسکراتے ہوئے حرمت کا ہاتھ تھامے بڑھ کر کرسی گھسیٹ گیا

”تم۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو“لبابہ غصے سے چیخیں جبکہ حذیفہ خاموشی سے کھانا چھوڑ کر وہاں سے جانے لگے کہ فارس نے ان کا ہاتھ تھام لیا اور وہ حیرت سے ہمکنار اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگے

”میری ایک بار بات سن لیں انکل حذیفہ“وہ یاسیت و بیچارگی سے کہتا ان کو کرسی پر بٹھا گیا حرمت ابھی تک کھڑی تھی عطروبہ دل ہی دل میں اس کو صحیح سلامت دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی

”میرے پاس سننے کے لئے اور کچھ رہ گیا ہے کیا“وہ افسوس زدہ تھے لبابہ نے ابھی ان کو ساری بات بتائی تھی کیونکہ وہ لیٹ نائٹ گھر آئے تھے

“میرا اعتبار کیجیے انکل میں۔۔”

”تم وہ توڑ چکے ہو فارس تم نے میرا اعتبار توڑ ڈالا ہے مجھے تم سے اس قدر گھٹیا پن کی امید نہیں تھی کہ تم میری بہو کے ساتھ اتنا غلط کھیل کھیلو گے“ان کے لہجے میں آج دکھ ہی دکھ تھا

"ایسا کچھ نہیں ہے انکل یہ میری بیوی ہے نکاح کر چکے ہیں ہم اور یہ سب اس کی مرضی اور اس کی خوشی سے ہوا ہے" وہ صاف جھوٹ بولتا حرمت کو زہر لگا

"کیا" لبابہ اور عطروبہ بے یقین سی چیخی

"ف۔۔فارس ٹھیک کہہ رہے ہیں انہوں نے مجھ سے نکاح میری مرضی سے کیا ہے" اس کے اعتراف پر سب کو مزید جھٹکا لگا لبابہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس طرح منہ کے بل گریں گی فارس اس بار بھی ان پر بازی لے گیا تھا مگر حیرانی والی بات یہ تھی کہ فارس جیسا شخص کس طرح نکاح کر سکتا ہے

"کیا بکواس کر رہی ہو حرمت صاف صاف کہو نا کہ اس نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔یا پھر تم بھی بک گئی ہو اس کے ہاتھوں" عطروبہ کو آگ سی لگ گئی اس نے رات ریان کو بمشکل منایا تھا اور اب یہ لڑکی پھر اس

کو برباد کرنے کا پلین تیار کیے ہوئے تھی اوپر سے ریان کی نگاہیں اب بھی اس کو تیکھے پن سے گھورنے لگی تھیں

"یہ۔۔یہ سچ ہے آپی میں ان کو۔پ۔پسند کرتی ہوں۔۔ا۔اور میں پہلے بھی ان سے ہی شادی کرنا چاہتی تھی" وہ انگلیاں مروڑتی کانپتے ہوئے فارس کو دیکھنے لگی تو وہ مسکرایا یہ سب اس کی دھمکی کا ہی نتیجہ تھا کہ اگر اس نے یہ سب الفاظ نا بولے تو اس کا بھائی ان کے ساتھ ہرگز نہیں رہے گا جبکہ اگر وہ اس کی بات مان کر یہ الفاظ بول دے گی تو وہ اس کے بھائی کو ساتھ بھی رکھے گا اور اس کی شرط مانتے ہوئے اس کی مرضی کے خلاف اس کو چھوئے گا بھی نہیں اور وہ نا چاہتے ہوئے بھی یہ سب الفاظ بولنے پر مجبور تھی

"تو پھر تم نے میران کے لئے کیوں ہاں کی۔۔رات وہ ڈرامہ کس لیے لگایا" ریان غصے سے بولا تو وہ ڈر کر تھوک نگلتی آہستہ سے بولی

وہ۔۔وہ سب آپی کے ڈر کی وجہ سے کہ ان کا گھر تباہ "

نا ہو جائے۔۔ا۔۔اور نا یہ فارس کے لئے مانتیں ورنہ۔۔ورنہ میں شروع

سے فا۔فارس کو پسند کرتی آئی ہوں رات بھی میں۔۔میں اپنی مرضی

سے فارس کے پاس گئی تھی" یہ سب بولنے میں اس کو خود سے شرم آرہی

تھی وہ بہت مشکل سے ان الفاظ کی ادائیگی کر رہی تھی،لبابہ سمیت عطروبہ

اور ریان اس کو نفرت سے دیکھ رہے تھے جس نے ان کو ہی گناہ گار

ٹھہرا دیا تھا

دیکھ لیا نا میں رات بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی یہ لڑکی ہے ہی ایسی "لبابہ"

نے طنز کیا جبکہ حرمت اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی سر جھکا گئی

اب تو آپ کو یقین ہو گیا نا انکل کہ میں نے کوئی زبردستی نہیں کی اور نا ہی "

ہم دونوں نے کوئی گناہ کیا ہے یہ دیکھیں ہمارا نکاح نامہ۔۔"اس نے پاکٹ

سے پیپر نکال کر ان کو دیا تو وہ چپ چاپ اس کو دیکھنے لگے البتہ غصہ نکاح

والی بات پر کافی حد تک کم ہو چکا تھا

آئی نو مجھ سے تھوڑی غلطی ہوئی ہے مگر یہ لازمی تھا میں ان سب " کو روک بھی رہا تھا کہ آپ لوگ ہمارا نکاح اٹینڈ کر کے جائیں مگر یہ غصے میں کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے" اس کی معصوم شکل میں ہوتی ایکٹنگ سب کو منہ پہ ہاتھ رکھوا گئی "اینڈ اسپیشلی آئی وانٹ ٹو ریکوئسٹ یو ڈیٹ کہ ڈیڈ کو اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں اس لئے آپ ان سے ناراضگی مت رکھیے گا وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں" وہ بیچارگی سے کہتا ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا حزیفہ اس سے پہلی بار اتنی عزت افزائی ملنے پر اندر ہی اندر خوش اور حیران بھی ہو رہے تھے دوسری طرف ریان غصے سے عطروبہ کو گھور کر آفس کے لئے نکل پڑا عطروبہ بھی اس کے پیچھے باہر کو بھاگی کہ حرمت کو بعد میں دیکھ لے گی پہلے ریان کا غصہ ٹھنڈا کر دے

فارس تم سب کو اعتماد میں بھی لے سکتے تھے اب اگر میران کو پتہ "
چلا تو اس کو کتنا دکھ ہو گا پھر ہماری سوسائٹی میں بھی یہ بات آچکی تھی کہ
حذیفہ ہمدانی کے بیٹے کا نکاح ہونے والا" وہ ابھی بھی کچھ حد تک خفا تھے
سوسائٹی کی بات ہے تو میں بھی تو آپ کا بیٹا ہوں نا آپ لوگ اسی ڈیٹ "
کو ہمارا ریسپشن رکھ لیجیے گا اور جہاں تک بات ہے میران کی تو آپ فکر مت
کریں کیونکہ اس کو سب پتہ ہے وہ مری جانے سے پہلے ہم کو اجازت
دے چکا تھا کیونکہ اسے حرمت کی نیچر سے پرابلم ہو رہی تھی" وہ نہایت
نرمی و پیار سے بولا اور حرمت کو اس کے جھوٹ پہ جھوٹ بولنے پر کانوں
سے دھواں نکلتا ہوا محسوس ہوا

بکواس کر رہا ہے یہ حذیفہ اس کی باتوں پر بالکل یقین مت کیجیے گا اس "
" نے میران۔۔

تو آنٹی کیا میران گھر پر ہے جو آپ یقین سے کہہ رہی ہیں آئی تھنک وہ "
تو مری جا چکا ہے نا ابھی کل رات ہی یا پھر آپ کی بات ہوئی تھی عالیان

سے۔۔اور اگر آپ کو کوئی شک ہے تو ہم میران کو یہاں بلا لیتے ہیں کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو لے کر آؤں" وہ دبے لفظوں میں انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر گیا جسے لبابہ بخوبی سمجھ گئی تھیں اور غصے و بے بسی سے مٹھیاں اور ہونٹ دونوں بھینچ گیئں دوسری طرف مسلسل کانٹے سے سلائس کاٹ کر کھاتی امل تمسخریہ انداز میں مسکرا گئی

تم اپنے کمرے میں جا کر پیکنگ کر لو" اس نے ساتھ ہی حرمت کو ہدایت کی تو وہ جلدی سے سر ہلا کر کمرے کی طرف بڑھنے لگی ولی سے ملنے کو دل بے تاب تھا

ایسے چوری چھپے نکاح کرنے کا کیا مقصد تھا فارس ہم مل بیٹھ کر بھی اس مسئلے کا حل نکال سکتے تھے" وہ نکاح نامہ اس کو پکڑاتے ہوئے بولے

سو سوری انکل مگر لبابہ آنٹی حرمت کا نکاح میران سے کرنے والی تھیں اس لئے میں مجبور تھا ادر وائز یو نو میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔۔" اس کے جھوٹ پر وہ حیران ہوئے بہر حال اس نے آج

سے پہلے ان سے کبھی سیدھے منہ بات تک نا کی تھی عزت تو دور کی بات

ہے۔۔!!

"اگر اب بھی آپ کو ہم پہ یقین نہیں تو پھر جو آپ فیصلہ کریں گے ہم
کو منظور ہو گا" وہ ایکٹنگ کے عالمی ریکارڈ توڑتا ہوا بھیگی پلکوں
سے سر جھکا گیا حزیفہ ہمدانی تڑپ کر اس کا چہرہ تھام گئے جو شدت ضبط
سے لال ہو چکا تھا

"میں تمہیں معاف کرتا ہوں فارس یہ ایک غیر اخلاقی حرکت تھی مگر تم
معافی مانگ رہے ہو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا تم جیسے بھی
ہو میرے بھائی کے بیٹے ہو میں چاہ کر بھی تم کو کچھ نہیں کہہ پاتا۔۔" وہ
پیار سے کہتے لبابہ کو سلگا کر رکھ گئے ان کا پلین پھر سے ناکام ٹھہرا تھا
بہر حال ان کو اپنے شوہر کی فارس کے ساتھ اندھی محبت سے ہمیشہ نفرت
رہی تھی

"اچھا چلو اب ایموشنل مت ہو اور جا کر آرام کرو اتنی ٹف روٹین ہوتی ہے تمہاری چلو جاؤ نعمان آتا ہے تو ہم دھوم دھام سے تمہارا ریسپشن رکھیں گے" وہ مسکرا کر اس کو کہتے اٹھ کھڑے ہوئے تو وہ سر ہلا گیا کچھ لوگوں کی زبان سے الفاظ نہیں جادو بھرے حکم نکلتے سامنے والا ناچاہتے ہوئے بھی قائل ہو جاتا

"ڈونٹ وری میں اب ناراض نہیں ہوں تم سے۔۔ کیونکہ تم نے محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ سب کیا تھا ڈونٹ وری" وہ پیار بھرے انداز میں بول کر اپنے کمرے میں چلے گئے کیونکہ رات کے جاگے ہوئے اب آرام کرنا چاہتے تھے اور ان کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھے اس شیطان کے چہرے پر تاثرات بدلنے لگے

"چچ چچ۔۔ لبابہ ڈارلنگ ناؤ یو آر اگین ڈیفٹڈ بائے یور گریٹ اینیمی۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنی چھوٹی انگلی سے آنکھ کے کنارے صاف کرتا پھونک

مار کر اسے اڑاتا اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی ایکٹنگ پر لبابہ غصے سے لال پیلی ہونے لگیں امل مسلسل مسکرائے جا رہی تھی

"اب تم یہ سوچو کہ اپنی بیٹی کو کیسے ہینڈل کرنا ہے جو ٹور پر گئی ہوئی ہے اور فارس ہمدانی کی شادی کا سن کر آپے سے باہر ہو جائے گی اس بیچاری کا دل ٹوٹ جائے گا نا" وہ مصنوعی انداز میں اداس ہوا

"گھٹیا ماں کی گھٹیا اولاد۔۔ تمہاری تو شکل پہ بھی حرام کی اولاد لکھا ہے" وہ گالی دیتیں وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں جبکہ فارس اور امل ہنسنے لگے

"مان گئے فارس ایکٹنگ کرنا تو کوئی تم سے سیکھے" وہ تالی بجانے لگی

"ضروری تھا مسز امل۔۔ ضروری تھا۔۔" وہ مصنوعی سنجیدگی لئے کمینے پن سے بولا

"اب لبابہ اکیلی کچھ عرصہ کچھ نہیں کر پائے گی کیونکہ میران اتنی جلدی مری سے نہیں آئے گا اور وہ اپنی بیٹی کو ہینڈل کرتی تھک جائے گی" وہ معنی

خیز انداز میں اس کو میران کا سمجھتا ہے اور اتنی بچی تو امل بھی نہیں تھی کہ یہ نا سمجھتی کہ فارس میران سے ہر قیمت پر بدلہ لے گا اس کو آج بھی یاد تھا جب اس نے فارس کے کہنے پر میران اور لبابہ پر نظر رکھی تھی اور اس کی خاص ملازمہ نے اس کو خبر دی تھی کہ میران اپنے دوستوں سے فون پر بات کر رہا تھا کہ وہ مل کر فارس کے فارم ہاؤس پر ایک کھیل رچائیں گے جو کہ فارس سے بدلہ ہو گا اور امل تو کچھ نہیں سمجھی تھی مگر جب اس نے یہ بات فارس کو بتائی تھی تو وہ سب سمجھ گیا تھا اسے معلوم تھا میران کے لیے فارم ہاؤس کے کیمرے خراب کروانا مشکل نہیں اس لیے اس

نے اپنے روم کے دروازے پر ایک وائبریٹ الارم فٹ کروا دیا تھا جس کا کنیکشن اس کے موبائل سے تھا اس کے روم میں کوئی بھی انجان شخص جاتا تو اس کو معلوم ہونا تھا اور کل رات بھی وہ شہر سے باہر جا رہا تھا جب اس کو الارم سنا تھا اور وہ واپسی کے لئے فوری عمل کر چکا تھا اور یہ اس کا گڈ لک تھا کہ وہ وقت پر پہنچ کر حرمت کو بچا چکا تھا

روما وہ تمہاری شادی کا سن کر کتنا ہنگامہ کھڑا کرے گی اس بارے میں ”
کیا سوچا ہے کیونکہ صرف لبابہ نہیں تمہارا بلڈ پریشر بھی بڑھ سکتا“ امل نے روما کا بتایا تو وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس جا کر اس کے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹ کر سرگوشی کرنے لگا

اس کا کالج ٹور ختم ہونے میں چار دن رہ گئے ہیں اور ان چار دنوں میں ”
چار لڑکے اس کے پیچھے لگ چکے ہیں یقیناً ایک تو اس کو امپریس کر ہی لے گا اور بائی چانس اسے پھر بھی مجھ سے ہی امیدیں لگیں تو پھر اس کا بندوبست بھی کر لوں گا“ وہ امل کو پھر ہمیشہ کی طرح حیران کر گیا

او کے امل چلتا ہوں فی الحال کوئی میرا ویٹ کر رہا ہے“ وہ اس کا گال ”
تھپتھپا کر وہاں سے سیدھا سرونٹ کوارٹر کی طرف بڑھنے لگا اور پھر وہاں پر موجود کافی دروازوں میں سے ایک کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا دیا

آ جاؤ“ اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوا تو سامنے بوا جی پلنگ پر بیٹھے اپنی بیٹی ”
کا قیمتی جہیز دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے مسکرائیں

ویلڈن بوا جی اب آپ کو سارا کام وائنڈ اپ کرنا ہے اور وہ چِپ میران " کے روم سے اتار لیں اور یہ ۔۔" اس نے ایک آڈیو ریکارڈنگ ان کو پکڑائی " یہ ریان کو یوں دینی ہے کہ وہ سن لے سو آر یو ریڈی فار دا نیکسٹ اسٹیپ "اس نے مسکرا کر تائید چاہی تو وہ سر ہلا گئیں فارس سر ہلا کر "گڈ بائے" بولتا روم سے باہر نکل آیا اور ٹھنڈی ہوا میں ایک لمبا سانس کھینچتے اپنی پاکٹ سے سگریٹ کی ڈبیا نکال کر لائٹر کے ساتھ سگریٹ جلائی

اوہ شٹ فارس ہمدانی زیدی سے حساب کتاب تو کیا ہی نہیں بہت " بھلکڑ ہو گئے ہو تم" وہ گردن کو بل دے کر اسٹائل سے اس پر ہاتھ پھیرتا اپنے بزنس حریف کو یاد کرنے لگا دوسرے ہاتھ سے سگریٹ کو لبوں سے لگاتے ایک لمبا سا کش بھرا تھا وہ کبھی کسی کو نہیں بخش سکتا تھا اس لئے مسکرا کر موبائل نکال لیا

ویلکم ویلکم۔۔"وہ اس کے سامنے الٹے پاؤں چلتا بانہوں کو پھیلا کر"

اسے خوش آمدید کرنے لگا

املی آج سے یہ فارم ہاؤس تمہارا ہو گیا" وہ مسکرا نہیں رہا تھا مگر اس کی"

آنکھیں مسلسل مسکرا رہی تھیں

ولی کہاں ہے" وہ غصے سے بولی کیونکہ ولی اس کے پیکنگ کرتے"

ہوئے کہیں غائب ہو گیا تھا

وہ۔۔وہ تو اپنے کمرے میں آرام سے بیٹھا لیپ ٹاپ پہ گیمز کھیل"

رہا ہے" اس نے آسانی سے کہتے اس کی حیرانی میں اضافہ کیا

کیا" وہ شدید حیران تھی"

میں بے وقوف تھوڑی ہوں املی۔۔بچوں کو دو چیزیں اٹریکٹ کرتی ہیں"

محبت اور کھلونے یا پھر دیگر دلچسپیاں جب وہ میرے گارڈن میں آتا تھا تو میں

بہت پیار سے اس کو سمجھا دیتا یعنی اس کا مائنڈ سیٹ کر دیتا کہ اس کی بہن عنقریب میری دلہن بن جائے گی اور پھر میں نے اس کی دلچسپی ڈھونڈی تو اسے ٹوائز پسند نہیں ہاں گیمز اور موویز ضرور پسند ہیں اب میرے پاس کہاں اس کے لئے وقت سو اس کو اس کا لیپ ٹاپ لے دیا ہے اب وہ آرام کے ساتھ اپنا وقت اچھا گزار سکتا ہے" وہ آرام سے اس کو آگاہ کرتا اس کے چودہ طبق روشن کر گیا

"آپ کو ذرا شرم نا آئی آٹھ سال کے بچے کو لیپ ٹاپ لے دیا"

تمہیں اپنی تربیت پر یقین نہیں املی۔" وہ چیلنج دیتے انداز میں کہتا اس کو خاموش کروا گیا اور پھر ملازم کو اشارے سے پاس بلا کر بیگ اٹھانے کا کہا

"میں ولی کے ساتھ رہوں گی" وہ نروٹھے پن سے کہتی اس کو انفارم کر گئی تو وہ اس کو ایک نظر دیکھ کر ملازم سے مخاطب ہوا

میرے روم میں بیگ چھوڑ آؤ" اس کے حکم پر حرمت بے پناہ غصے سے اس کو گھورنے لگی جو کمال لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا اب فرصت سے اس کی جانب متوجہ ہو گیا تھا

"فرسٹ آف آل تمھیں اب ولی کی ماں بننے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں اس کو ٹوٹلی گائیڈ کر چکا ہوں کہ اب اس کی آپی کی شادی ہو چکی ہے اور وہ میرے ساتھ روم شئیر کریں گی پھر کچھ عرصے کے بعد اس کے ساتھ کھیلنے کے لئے ایک ننھا سا بےبی آجائے گا تم بھی ولی کی

بجائے میرے بچوں کی ماں بننے کی کوشش کرو" اس کی بےباکی پر حرمت کے کان کی لوئیں تک سرخ پڑ گئیں

"آپ۔۔آپ کو ذرا شرم نا آئی ایسی بے ہودہ و گھٹیا بات اس سے کرتے ہوئے۔۔اور۔۔اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ میری مرضی کے خلاف میرے پاس بھی نہیں آئیں گے اب۔۔اب اگر وعدہ توڑیں گے تو جہنم میں جائیں گے" وہ منہ پھلا کر لڑنے پر آمادہ تھی کیونکہ اتنے دنوں

کا غبار نکالنے کے لئے اب اس کے پاس نکاح نما لائسنس موجود تھا جانتی تھی کہ اب وہ اس کا کوئی نقصان نہیں کر سکتا۔۔

"ارے تمہاری مرضی تو یہ بھی ہو گی کہ میں تم کو ہاتھ تک نا لگاؤں

واہ۔۔ اتنا نیک نہیں ہوں میں املی دوسری بات میں بالکل وعدہ نہیں توڑوں گا اور تیسری بات تمہارا اسید ھا سادھا بونگا سا بھائی کہاں میری باتوں کو سمجھے گا اسی لئے تو اس کو نیٹ دیا ہے تا کہ کچھ ہوشیار ہو جائے" وہ مزے سے کہتا بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سیٹی نما انداز میں ہونٹوں کو گول کرنے لگا ہئیر اسٹائل پھر چینج ہو چکا تھا

"میں خود بند کرواؤں گی اس کا نیٹ۔۔" وہ سلگی

"ہونہہ آپ جیسا انسان نہیں بننے دوں گی کیونکہ گھٹیا ترین حرکات آپ کی ہی روش ہوں گی میرا بھائی نیک بنے گا آپ کی طرح لوفر اور گندی نظروں والا نہیں" وہ دل کی بھڑاس نکال گئی

تم بہت پارسا ہو جیسے املی بہت نیک بنتی ہو اتنا نہیں پتہ کہ اسلام میں "
گالیاں دینا کتنی بری بات ہے "اس کا لہجہ روٹھا ہوا تھا جبکہ چہرے پر مکمل
سکون و شرارت تھی

ہاں ں۔۔ "وہ سٹپٹائی"

"م۔۔ میں کب گالیاں دے رہی ہوں"

گھٹیا، بے غیرت اور لوفر یہ کیا پھول کی پتیاں ہیں جو تم مجھ پر ان "
کا چھڑکاؤ کر رہی ہو اوپر سے تم کسی اور کو نہیں بلکہ اپنے شوہر کو گالیاں
دے رہی ہو توبہ توبہ اتنا بڑا گناہ کہ مجازی خدا کو گالیاں دی جا رہیں "وہ جان
بوجھ کر ایموشنل ہوتا اس کو شرمندہ کرنے لگا اور حرمت بات کو سمجھتی
ہوئی حقیقت میں بے پناہ شرمندہ ہوتی سر کھجانے لگی

میں۔۔ میں صرف حقیقت بیان کر رہی تھی سمجھے آپ۔۔ "وہ فوری"
اپنے جذبات جھٹک کر دوبارہ ہٹ دھرم بنی

آپ نے اتنی لڑکیوں سے دوستیاں پال رکھی ہیں تو لوفر ہی ہوئے "

نا" اپنا دفاع کرنے کو مزید طنز کیا

میں صرف ان لڑکیوں کی طرف بڑھتا ہوں جو مجھے اشارے کرتی ہیں "

شریف لڑکیوں کی میں بہت عزت کرتا ہوں" وہ مزے سے کہتا پینٹ کی

جیبوں میں ہاتھ ڈالے اندر کی طرف بڑھنے لگا

آپ کا مطلب میں بدمعاش ہوں" اس نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے "

غصے سے پوچھا تو وہ حیرت سے اس کو دیکھنے لگا جس کا یہ روپ بھی کمال

کا تھا وہ محبوبہ اور بیوی میں فرق کو آج سمجھ رہا تھا اور نہایت دلفریب

و پرسکون جذبات محسوس کر رہا تھا

میں نے کب کہا یہ" وہ کندھے اچکا کر بولتا بڑھ رہا تھا دونوں ہاتھ مسلسل "

پینٹ کی جیبوں میں تھے دراز قدامت، ٹیٹو سے مزین

سفید دودھیا رنگت، ہنٹر بلو آنکھیں، مضبوط ورزشی جسم الغرض وہ کمال

کا ہینڈسم لگ رہا تھا اگر یہاں حرمت کے علاوہ کوئی اور ہوتی تو یقیناً اس پر فدا ہو چکی ہوتی

ابھی آپ نے کہا کہ آپ شریف لڑکیوں کی بہت عزت کرتے ہیں جبکہ " جو اشارے کرتی ہیں۔۔" باقاعدہ آنکھوں سے اشارہ کیا

ان کو تنگ کرتے ہیں اس کا مطلب ہوا کہ میں نے بھی آپ کو " اشارے کیئے تھے جو آپ میرے پیچھے پڑ گئے اور میری مرضی کے خلاف مجھے ہاتھ لگانے لگے اور۔۔ اور بھی بہت سا تنگ کرتے رہے" وہ شکایت کرتی اس کو بہت معصوم لگی تو وہ مسکرا کر اس کے سامنے کھڑا ہوتا اس کو بھنوئیں سکوڑ کر دیکھنے لگا

ہاں تو تم نے واقع میں مجھے اشارہ کیا تھا" اس کے الفاظ حرمت " کو صدمے سے دوچار کر گئے

کب۔۔ اللہ قسم میں نے کب اشارہ کیا" وہ بھنوئیں اٹھاتی ہاتھ " پھیلا کر حیرانگی و صدمے کا اظہار کر رہی تھی

جب تم نے پہلی بار اپنی خم دار تیکھی شربتی آنکھوں سے مجھے دیکھا تھا تب "
تم آنکھوں کو بہت بھلی لگی تھی تمہاری قاتلانہ نگاہوں کا جادو دیکھ کر میں
پہلی ملاقات میں ہی گھائل ہو گیا تھا مگر محبت۔۔ محبت تم سے تب ہوئی تھی
جب تم نے اپنے ان خوبصورت ہاتھوں کا تھپڑ بنا کر میرے منہ
پر مارا تھا" وہ حیران ہوئی کہ تھپڑ کھا کر بھی کسی کو محبت ہوتی ہے کیا۔۔؟؟
املی۔۔" وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسکے بے پناہ نزدیک ہوا"
مجھے یقین تھا کہ تم کہیں نا کہیں کبھی نا کبھی مجھے ضرور ملو گی عورت ذات "
کے اتنے بھیانک روپ دیکھ کر بھی مجھے یقین تھا کہ میری زندگی میں ایک
عورت ضرور ایسی آئے گی کہ جس کا وجود میرے لئے باعث راحت
ہو گا جب بھی تمہارا خیال آتا تھا تو یہی خیال ہوتا کہ اس کو ڈھونڈو۔۔" وہ آج
پھر کسی ظالم دیوتا کی طرح اس کے سامنے تن کر کھڑا اس کو اپنے سحر میں
قید کر رہا تھا پر آج نا جانے کیوں حرمت کے دل میں ڈر کی بجائے اطمینان
اور کراہیت کی بجائے خفگی پھیلی ہوئی تھی آج وہ اسے عزت کا لٹیرا نہیں

بلکہ اپنی عزت کا محافظ لگ رہا تھا میران سے اس کو بچا کر اور اس کے بعد نکاح کر کے اس نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ کم از کم حرمت کے ساتھ کوئی کھیل نہیں کھیل رہا تھا مگر پھر بھی اس کا دل اس سے خار کھائے ہوئے تھا وہ اپنے دماغ میں پھیلتی اس کے لئے بدگمانی کے ہاتھوں اس سے نفرت کرنے پر مجبور تھی

اور پھر میں نے تم کو ڈھونڈ لیا تمہارے ساتھ نکاح کر کے تم کو" اپنا بنا لیا ہے بس اب تمہیں دریافت کرنا باقی ہے جو میں جلد کر لوں گا۔۔ تمہاری مرضی سے تمہاری خواہش سے" وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے گال پر انگلی سے مس کر رہا تھا اور آج یہ انگلی حرمت کو کسی رینگتے سانپ جیسی نہیں لگ رہی تھی بلکہ آج یہ لمس اسے تحفظ کا احساس دلا رہا تھا کہ اب حرمت کا بھی اس دنیا میں سب سے قریبی رشتہ موجود ہے وہ کہیں بھی اکیلی نہیں رہی وہ اس کا شوہر اس کا محافظ بن چکا تھا یہ خوابوں جیسا فارم ہاؤس اس کا ہو گیا تھا۔۔

تمھیں پتہ ہے املی جو مرد بہکا ہوا ہوتا ہے نا۔۔اس کے آس پاس،اس ”

کے ارد گرد حشر کا سا سماں ہوتا ہے وحشتیں اس کو بے تاب کیے رکھتی ہیں وہ

بن پانی مچھلی کی طرح تڑپتا ہوا ایک وفا پرست عورت کو ڈھونڈتا ہے اور جس

کو مل جاتی ہے ناوہ خوش نصیب ہوتا ہے جسٹ لائیک می۔۔تم میری محبت

کی شدت، میری اپنے لئے دیوانگی کا اندازہ نہیں لگا سکتی۔۔تم

میرے پیار کو ماپنے کے لئے کوئی پیمانہ ایجاد نہیں کر سکتی۔۔ایون تم پلینی

میٹر بھی لے آؤ تو بھی اس محبت کی گہرائی کو نہیں ماپ سکتی۔۔تم کیا جانو کہ

تم میرے لیے کیا تھی، کیا ہو اور کیا رہو گی۔۔کسی مضبوط دھاگے کی سخت

ترین گانٹھ کی طرح تم میرے دل کو جکڑ چکی ہو ڈیونو۔۔“وہ اس کا چہرہ

اپنے ہاتھوں کے پیالے میں قید کر کے اس کے نزدیک ہوا اور حرمت

کو لگا تھا کہ وہ مکمل طور پر اس کے حصار میں گئی ہوئی وہ اس

کو پرے کرنا چاہتی تھی اس کو جھٹکنا چاہتی تھی اس کی کسی بھی بات کا یقین

نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ بے بسی کے احساس میں مبتلا خاموشی سے اس کو دیکھتی جا رہی تھی

"ہر عورت کا پتہ معلوم کرتے کرتے میں تمہاری محبت میں لاپتہ ہو گیا ہوں۔۔ تمہاری تلاش میں میں کہاں کہاں نہیں بھٹکا، کس کس کا دل نہیں توڑا میں اپنے ٹوٹے ہوئے دل کے ہزاروں ٹکڑوں کو ہزاروں دلوں میں پیوست کر چکا ہوں اینڈ ناؤ آئی وش تم مجھے سدھار دو گی، سنبھال لو گی کیونکہ تم اچھے سے جانتی ہو کہ کسی کی آس پہ رہنا کسی کی آس پہ جینا کس قدر مشکل ہے اور میں نے اپنی زندگی۔۔ اپنی پوری لائف اسی آس پہ گزاری ہے کہ وہ جو اوپر بیٹھا ہے۔۔" اس نے ہاتھ سے اوپر اشارہ کیا جبکہ حرمت صرف اور صرف اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہی تھی

"وہ ایک عورت تو میرے نصیب میں حیادار لکھ دے گا۔ ایک عورت کو تو صرف میرے لئے۔۔ صرف میرے لئے بنائے گا اور تمہیں دیکھ

کر، تم سے مل کر میری تلاش ختم ہو گئی تھی املی۔۔" وہ آہستہ سے اس

کا ہاتھ چھوڑتا پرے ہونے لگا

"تمہیں دیکھا تو اوپر والے کا معجزہ نظر آگیا تھا اینڈ آئی ایم شیور تم اپنی محبت

سے میرے خالی سے کرچی کرچی دل کو جوڑ دو گی، بہت ایڈیٹ ہوں میں

تم اوبیڈینٹ بنا دو گی۔۔" وہ مسکرایا تھا یا پھر آنکھوں نے ہی دھوکہ کھایا تھا

"تم سب کر لو گی املی آئی ایم شیور مجھے یقین ہے یو کین ڈو اٹ" وہ

باور کرواتا وہاں سے چلا گیا اور حرمت بے حس و حرکت بس اس کی پشت

کو دیکھتی جا رہی تھی وہ شخص واقع میں لفظوں کا کھلاڑی تھا اگلے بندے کو

مسمرائز کرنے اور دل جیتنے کا فن بخوبی جانتا تھا

آفس کے اندر پر سکون ماحول تھا لیکن فائلوں کی گڑبڑ اور فون کالز

کے مسلسل شور نے کاروباری دن کے ہلچل زدہ ہونے کو واضح کر دیا

تھا ایسے میں رافع اپنی کرسی پر بیٹھا گہری سوچ میں گم تھا اس کی میز پر مختلف

فائلیں پھیلی ہوئی تھیں اور وہ غور و فکر کر رہا تھا کہ کون سا فیصلہ ان کے بزنس فوائد کے لیے بہترین ثابت ہو گا اسی اثنا میں رامش دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوا

مسٹر رافع آپ نے جس بزنس ڈیل کی تفصیلات مانگی تھیں وہ میں" لے آیا ہوں یہ وہی ڈیل ہے جس پر ہم کافی دنوں سے غور کر رہے تھے "اس کی اطلاع پر رافع نے اس سے فائل پکڑ کر دیکھی

کیا تم نے اس ڈیل کی تمام تفصیلات کا جائزہ لیا ہے مجھے اس کے بارے" میں مکمل رپورٹ چاہیے "رامش لب کاٹتا بھنوئیں سکیڑ گیا

"سر فارس۔۔"

ان کی ریسپشن ہونے والی ہے وہ کچھ دن تک آفس نہیں آئیں گے ان کی" جگہ میں ہوں گا "رافع کی بات نے رامش کو کافی حد تک حیران کیا

"اتنی اچانک شادی اور میڈیا۔۔"

اٹس سیکرٹ فار فیوڈیز ڈونٹ وری جلد ریویل کر دیں گے" وہ پھر بات کا ٹتا فائل کو غور سے دیکھ رہا تھا

ہم کیا بات کر رہے تھے" وہ اسے خاموش پا کر پوچھنے لگا جبکہ رامش اس " کو بتانے میں ناگواری محسوس کرنے لگا

میں نے تفصیلی جائزہ لیا ہے یہ ڈیل ہمیں فوری منافع فراہم کر سکتی" ہے لیکن اس کے ساتھ کچھ خطرات بھی جڑے ہوئے ہیں خاص طور پر جوائنٹ وینچر کے شراکت داروں کے ساتھ طویل مدتی تعلقات پر اثر پڑ سکتا ہے" رافع اس کے لہجے کو نوٹ کرتا لب بھینچ گیا اسے یہ لڑکا پہلے دن سے مشکوک لگ رہا تھا مگر وہ اب تک فارس کی وجہ سے خاموش تھا

ہاں یہی بات مجھے بھی پریشان کر رہی ہے ہم نے اس بزنس میں سالوں" سے ایک خاص مقام بنایا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ ہم کوئی بھی فیصلہ جلد بازی میں کریں کیا تم نے متبادل آپشنز پر غور کیا" اس کا انداز چیلنج دیتا

تھا رامش کوٹ ٹھیک کر کے اس کے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھا اور رافع سلگ کر رہ گیا

"میں نے دو مزید آپشنز پر تحقیق کی ہے ایک دوسری کمپنی کے ساتھ بھی کنور سیشن جاری ہے جو کہ ہمارے موجودہ بزنس پرنسپلز کے زیادہ قریب ہے اگرچہ اس سے منافع کم ہو گا لیکن ہمارے تعلقات اور ساکھ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا" وہ پر اعتماد تھا مقابل نے گہری سانس لی اور کرسی سے ٹیک لگا کر سر دبانے لگا فارس ہمدانی جیسے ہائی کلاس بزنس مین جس کے سینکڑوں دشمن بھی تھے اس کا سیکریٹری ہونا کافی مشکل ترین تھا اور رافع پانچ سال سے اس مشکل کام میں پھنسا ہوا تھا

"ٹھیک ہے ہم اس پر مزید غور کریں گے میں کل فارس سر کے فارم ہاؤس جانا ہے ان سے ملنے تو ان سے بات کر کے پھر کوئی حتمی فیصلہ کریں گے" وہ مثبت جواب دیتا فائل میز پر رکھ گیا

ا۔آئی تھنک مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا چاہیے "رامش فوری دماغ "
دوڑانے لگا

نو پرابلم میں دیکھ لوں گا تھینک یو "رافع کے لفٹ نا کروانے پر رامش "
کا دل اس کا منہ توڑنے کو کیا مگر وہ فقط گھور ہی سکا

ڈونٹ وری ایک دن تمہاری جگہ میں ہوں گا "وہ دل میں آئے خیال "
پر طنزاً مسکراتا اٹھ کھڑا ہوا رافع بری طرح کام میں مصروف تھا

کیونکہ میں بھولا نہیں ہوں وہ سب جو میرے اور میری فیملی کے ساتھ "
ہوا میں کسی کو چھوڑنے والا نہیں میں۔۔میں آپ کا انتقام ضرور لوں
گا بھائی۔۔"وہ اپنی سیٹ پر بیٹھتا بھیگی پلکوں سے خود کلامی کر رہا تھا
اور آنکھوں نے ذہن کی گردش کو دیکھتے ہوئے ماضی کی لہروں میں
جانا شروع کر دیا جہاں ایک تاریک اور سرد سی رات تھی گھر کے دروازے
پر ہلکی سی دستک ہوئی وہ جو اپنے بھائی کی غیر موجودگی سے پہلے ہی پریشان
تھا دروازے کی طرف بڑھا اور دھیرے سے دروازہ کھولا باہر کوئی نہیں

تھا صرف ایک بڑا بھاری سا نفیس ڈبہ رکھا ہوا تھا اس کی پیشانی پر تشویش کی لکیریں نمودار ہوئیں مگر اس نے کچھ توقف کے بعد ڈبہ اٹھالیا اور اندر لے آیا ڈبہ بالکل سادہ تھا نہ کوئی تحریر نہ کوئی نشان۔۔!!

گھر کے اندر خاموشی تھی سوائے اس کی والدہ کے ہلکے ہلکے رونے کے جو اپنے شوہر کے بعد اپنی پوری دنیا اپنے بڑے بیٹے کو سمجھے بیٹھی تھی جس کی گمشدگی کو دو ہفتے ہو چکے تھے، کسی کو کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا جن کے پاس وہ کام کرتا تھا وہ بھی اس کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھا رہے تھے جو زیادہ تکلیف دہ تھا وہ ہر لمحہ امید اور خوف کے درمیان جھول رہے تھے اس نے ڈبہ کھولا تو ایک عجیب سی بدبو پھیل گئی اندر کا منظر دیکھ کر وہ پتھر کی طرح جامد ہو گیا ڈبے میں گوشت کے ٹکڑے تھے اور ساتھ ہی خون سے لتھڑا ہوا ایک کاغذ تھا جس پر ایک پیغام لکھا تھا

"یہ اس کی قیمت ہے جو ہم سے ٹکرانے کی ہمت کرتا ہے" اس کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے جبکہ اس کی والدہ بھی قریب آ گئیں اور جب انہوں

نے ڈبے کے اندر دیکھا تو ایک چیخ ان کے گلے میں ہی دب گئی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر تیورا کر گر پڑیں ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی اور آنسو چہرے پر بہنے لگے جبکہ وہ فوری اپنی ماں کے قریب بیٹھے ان کے ہاتھ کو پکڑ کر سہلاتے ہوئے ہلکا سا رونے لگا حالانکہ خود کا چہرہ زرد ہو چکا تھا اس کی آنکھیں نم تھیں اور اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ یہ ان کے فائم کے جسم کے ٹکڑے ہیں ان کے دل میں بے بسی، غصہ اور دکھ کا سمندر ابل رہا تھا ان کی زبان سے کوئی لفظ نہیں نکل رہا تھا وہ بس چپ چاپ آنسو بہا رہے تھے میرے بچے یہ کیا ہو گیا" وہ اسے پرے کر کے رینگتی ہوئی آگے بڑھی" اور پھر آہستہ سے زمین پر بیٹھ کر ڈبے سے ٹکڑوں کو نکال کر سینے سے لگائے رونے لگیں یہ منظر اتنا خوفناک اور دل دہلا دینے والا تھا کہ ایک ماں اپنے جگر گوشے کا گوشت سینے سے لگائے دھاڑیں مار مار رو رہی تھی ایک چھوٹا بھائی اپنے باپ جیسے بڑے بھائی کے جسم کے ٹکڑے گن

رہا تھا کہ کہیں کوئی کم تو نہیں وہ یتیم لڑکا ایک بار پھر یتیم ہو گیا اور وہ بیوہ ماں ایک بار پھر بے سہارا ہو گئی

"تو اس ۔۔ میرا فائم ر۔ رامش میرا فائم تو بہت نیک اور اچھا تھا نا تو۔۔ تو اس کے ساتھ یہ کیوں ہوا۔۔ رامش میرا بچہ میں۔۔ میں کتنی مشکلوں سے گزر کر اتنے پیار سے۔۔ ا۔ اس کو پالا تھا۔ اللہ یہ۔۔ یہ کس نے میری گود اجاڑ دی۔۔ رامش میرے لخت جگر کو اتنی بے دردی سے مار ڈالا۔۔ ہائے ماں قربان میرا سہارا چھین کر کسی کو کیا ملا۔۔ رامش جا۔۔" وہ اس کو دھکا دیتی کوئی ذہنی مریضہ ہی لگ رہی تھیں یا شاید وہ بن گئی تھیں ایک عورت سب کچھ برداشت کر سکتی مگر اپنی اولاد کے ٹکڑوں کو دیکھ کر دل کے ٹکڑے نہیں سنبھال سکتی تھی

"۔۔ ج۔ جا زہر لے کر آ ہم۔۔ ہم اپنے فائم کے ساتھ ہی مر جائیں گے۔۔ ہائے ہائے میرا بچہ۔۔ ماں قربان کوئی اتنا بے درد کیسے ہو گیا میرے۔۔ میرے بچے کی لاش تک کو نا چھوڑا۔ اللہ میں تیرا کیا بگاڑا تھا م۔۔ میرے

بچے نے تیرا کیا بگاڑا تھا۔۔اللہ یہ کیسا انصاف ہے میرا معصوم نیک بچہ تو تیری راہ میں نکلا تھا۔۔اس۔۔اس کو ایسی موت کیوں دی۔۔"وہ ٹکڑے زمین پر رکھے دھاڑیں مار مار روتی خود کو بھی پیٹنے لگی جبکہ بیس سالہ رامش ہچکیوں سے روتا اپنی ماں کو روکنے کی طاقت خود میں ناپید پا رہا تھا

میں منع کیا تھا اسے۔۔"ان کے لہجے میں اشتعال آیا"

کہا تھا مت مدد کر ان ظالموں کی یہ۔۔یہ تجھے پھنسا کر بھاگ جائیں" گے۔۔اس ملک میں تجھے تجھ جیسے نہیں ملنے۔۔مگر اس نے میری بات نہیں مانی۔۔اب۔۔اب خوش ہے ماں کو اس حالت میں دیکھ

کر۔۔تجھے کیا ملا فائم۔۔تجھے ان گھٹیا آفیسرز کی مدد کر کے کیا ملا"وہ اپنا سر اس کے سر کے پاس زمین پر مارتی خود کو زخمی کرنے لگی اور رامش روتا ہوا ان کو تھامنے بڑھا

م۔۔ماں"وہ کرلایا"

تجھے کیا ملا میرے لال" وہ چیخ رہی تھیں آس پاس کے گھروں کے لوگ" چھت سے یہ منظر دیکھتے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے

جنت۔۔جنت مل گئی اسے ماں" رامش نے حوصلہ دینا چاہا جبکہ وہ" غصے سے اس کو پرے دھکا دے گئیں

جس کے پیروں تلے جنت اس کو۔۔اس کو تباہ کر کے وہ جنت" لینے چلا گیا۔۔م۔ماں کی ساری دنیا اندھیر کر دی اور۔۔اور وہ جنت۔۔ہا۔۔ہا۔۔جنت۔ہاہا میرا بیٹا جنت میں ہے" وہ اپنے بال نوچتی سر پٹختی کبھی ہنسنے تو کبھی رونے لگی

ماں" رامش بے پناہ فکر مند ان کی طرف بڑھا باپ کے بعد بھائی" اور بھائی کے بعد ماں کو کھونے کا حوصلہ اس میں نا تھا

ماں" وہ ان کی بگڑتی حالت سے گھبراتا چیخا جبکہ پڑوس میں اس" کے دو دوست فوری اس کی مدد کو بھاگتے آئے اور اس کی ماں کو سنبھالنے لگے جو چیختی خود کو نوچنے کے ساتھ پاگلوں جیسی حرکتیں

کرنا شروع ہو گئی تھی شاید وہ حیقیقتاً اپنے حواس کھو بیٹھی تھی زمین

پر بکھرے ہوئے فائم کے خون آلود ٹکڑے اپنی بے بسی پر ماتم کناں

تھے اس رات کی تاریکی میں اس خاندان کی زندگی بھی تاریکی میں ڈوب گئی

تھی ان کے پیارے کا نام و نشان مٹا دیا گیا تھا دنیا سے ایک نیک انسان

کا خاتمہ کر دیا گیا تھا اور جو کچھ رامش کے پاس بچا تھا وہ صرف

درد، غم، اور ایک ڈبہ تھا جس میں اس کے بھائی کے جسم کے ٹکڑے تھے وہ

خیالوں کی دنیا سے واپس آیا تو اس کے سامنے میز پر آنسوؤں کے ان گنت

قطرے پڑے ہوئے تھے شاید وہ ہچکیوں کے ساتھ بے پناہ

روتا رہا تھا کیونکہ وہ واقعہ اس کے لیے ایک زندہ خواب بن

گیا تھا جو شاید کبھی نہ ختم ہو ایک ظلم، ایک غیر انسانی فعل، بے حس سسٹم

کی نا اہلی اور قسمت کی ستم ظریفی جس نے اس کی زندگی کو ہمیشہ کے

لیے بدل دیا تھا

اس کے آس پاس کھڑے پولیس والے اس کو غصے سے گھور رہے تھے جو کہ غرور و تکبر کا مظاہرہ کرتا ان کو مسلسل منہ بگاڑ کر دیکھتا پھر سر جھکا لیتا تھا وہ کئی بار اس کو پوچھ چکے تھے کہ اپنے گھر کا بتائے تا کہ اس کے والدین کو کال کر کے اس کی کرتوتیں بتائی جائیں مگر وہ کسی قیمت پر ان کو اپنے باپ کا نام نہیں بتا رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کا احسان لے چاہے اس کا باپ ہی کیوں نا ہو

"تو تم نہیں بتاؤ گے ہمیں مجبور کر رہے ہو کہ تمہاری طبیعت سیٹ کی جائے" ایک غصے سے اس کا گریبان پکڑ کر چیخا تو وہ بے حس و حرکت آنکھیں الٹا کر بے زار شکل بنا گیا اس کی شکل پر صاف الفاظ میں لکھا تھا کہ "جاؤ جو مرضی کر لو نہیں بتانے والا" جس کو دیکھ کر پولیس والوں کو مزید غصہ آیا وہ پے در پے اس کے منہ پر مکے مارتا اس کا چہرہ خون سے بھرنے لگا مگر وہ بھی ثابت کر رہا تھا کہ وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا

بے غیرت گندی اولاد۔۔ حرام زادے ایک تو وہاں گناہ"
کے اڈے پر مزے کر رہا تھا اوپر سے اپنی عمر دیکھ پوری طرح داڑھی مونچھ
بھی نہیں آئی اور تجھ کو غلط کاموں کی پڑ گئی تیرے ماں باپ کا تو پتہ چل ہی
جائے گا کہ کس کی تو گندی بگڑی ہوئی اولاد ہے" پولیس والا چیخا مگر وہ منہ
سے نکلتے خون کو انگوٹھے سے صاف کر کے مسکرایا
دیکھ تو سہی یہ ہمارا کیسا مذاق بنا رہا ہے" انسپکٹر نے غصے سے بے"
قابو ہوتے ہاتھ میں پکڑی چھڑی اس کی کمر پر ماری ان کو کوٹھے سے بہت
سے لوگ ملے تھے مگر ان سب نے ہار تسلیم کر کے ان کو اپنا اپنا پتہ
دے دیا تھا کچھ پر تو پرچہ بھی کٹ چکا تھا مگر یہ واحد تھا جو کہ ان کو کچھ نہیں
بتا رہا تھا اور اس کے ساتھ والوں کا کہنا تھا کہ وہ بہت
بڑے امیر گھرانے سے ہے یہی وجہ تھی کہ اس پر ابھی تک پرچہ نہیں
کٹا تھا البتہ اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی تھی جس کا اس پر ذرا برابر اثر نہیں
ہو رہا تھا اور اس کا ایٹیٹوڈ پولیس والوں کو غصہ دلا رہا تھا جس کے پیش نظر وہ

اس پر ہاتھ اٹھا چکے تھے اس کے بدن کے کافی حصے زخمی ہو کر نیل زدہ ہو گئے تھے منہ اور سر سے خون بھی بہہ رہا تھا مگر اس کو کسی بھی مار یا الفاظ کا اثر نہیں ہو رہا تھا

سر مجھے تو لگتا ہے کہ یہ کوئی حرام کی اولاد ہے اس کو اپنے باپ کا معلوم نہیں اسی لئے کچھ بول نہیں رہا'' سب انسپکٹر نے اپنے

آفیسر کو جھنجلا کہا اور یہ لمحہ تھا جب اس کے دماغ میں ''حرام کی اولاد'' والی گالی لگی تھی اس کو لگا اس کا دماغ گھوم گیا ہے اور وہ اپنا سارا غصہ ارد گرد بھٹکتے ہوئے وجود کے ساتھ اس سب انسپکٹر پر اتارنے لگا دماغ کے نہاں خانوں میں وہ مناظر آنے لگے جب شراب کے نشے میں دھت لڑکھڑاتی ہوئی، گالیاں دیتی مارتی ہوئی، چیخ چیخ کر اس کی طرف اشارے کرتی ہوئی الغرض بیلٹ کے نشانوں کو خود پر ابھی تک برستا محسوس کر کے وہ ہر چیز بھلا بیٹھا تھا

میں تمہیں اپنے باپ کا بتاؤں۔۔ہاں میں حرام کی اولاد ہوں"

مگر۔۔ مگر مجھے معلوم ہے میرا باپ کون۔ میری ماں کون۔۔تجھے بھی

بتاؤں کیا تیرا باپ کون ہے" وہ چیخا جبکہ پولیس والے اس پر ٹوٹ پڑے

تھے باہر کھڑے بھی اندر آکر اس کو بے تحاشا مارنے لگے دس منٹ میں ہی

اس کو برے طریقے سے وہ حال سے بے حال کر گئے تھے وہ کہیں سے بھی

پہلے والا خوش شکل لڑکا نہیں لگ رہا تھا جسم کا ہر عضو بے تحاشا درد کا

شکار زخموں سے چور تھا فرش اس کے خون سے بھرتا ہوا تمام پولیس والوں

کو پریشان کر گیا ان کو لگا کہ وہ مر جائے گا کیونکہ زمین پر اوندھے منہ لیٹا وہ

پورا کا پورا خون سے بھرا ہوا تھا اس کی زندگی کی نوید صرف اس کی آنکھیں

دے رہی تھیں جن میں ابھی بھی غصہ واکڑ ہچکولے کھا رہی تھی

سر ڈی ایس پی صاحب آئے ہیں" حوالدار نے اندر آکر افسر کو"

اطلاع دی تو وہ سر ہلا گیا

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں" وہ جانے لگا کہ اسی وقت ڈی ایس پی کچھ پولیس والوں کے ساتھ اندر آ گئے

"ڈیوٹی ہو رہی ہے" وہ مسکرائے کیونکہ وہ کافی اچھی طبیعت کے حامل نیک دل شخص تھے اپنے سے نچلے طبقے کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ تعلقات رکھتے تھے

"جی سر آئیں بیٹھیں آپ" وہ اپنے ساتھیوں کو اسے اٹھا کر لے جانے کا اشارہ کرتا ڈی ایس پی کو اپنی سیٹ پر بٹھانے لگا جس نے سرسری سی نظر اس پر ڈالی اور پھر اچھل کر سیٹ سے اٹھا

"یہ۔۔ تم جانتے بھی ہو یہ کون ہے" وہ جلدی سے اس کی طرف بڑھے جو کہ اتنی چوٹوں کے باوجود ان کو جھٹک کر کھڑا ہو رہا تھا آنکھیں بند ہونے لگیں مگر وہ ہمت دکھاتا خود کو بے ہوش ہونے سے بچانے لگا

"نو سر ہم اس سے یہی پوچھ رہے۔۔"

شٹ اپ" وہ چیختے اس کو اپنے ساتھ لگاتے اٹھانے لگے سپاہی ان کی مدد کرنے آگے آئے جبکہ وہ طنزیہ مسکراہٹ سے انسپکٹر کو دیکھ رہا تھا جیسے یوں کہہ رہا ہو کہ "تم مجھے جلد جان جاؤ گے" دوسری طرف جس جس نے اس کو مارا تھا سب کا پریشان ہونا بنتا تھا

رات کا پرسکون اور پر مسرت سا وقت تھا اور روشنیوں سے جگمگاتے ہوئے ریسلنگ کے ارینا کا ماحول شائقین کے جوش سے بھرا ہوا تھا ہزاروں کی تعداد میں لوگ اپنے پسندیدہ ریسلرز کو دیکھنے آئے تھے ارینا کے چاروں طرف بڑی بڑی اسکرینیں لگی ہوئی تھیں جہاں پر ریسلنگ کے ہر لمحے کو قریب سے دکھایا جا رہا تھا ارینا کے وسط میں ایک بڑا مستطیل رِنگ تھا جس کے چاروں طرف مضبوط لوہے کی زنجیریں لگی ہوئی تھیں یہ زنجیریں نہ صرف رِنگ کی حدود متعین کر رہی تھیں بلکہ ریسلنگ کے خطرے اور شدت کو بھی ظاہر کر رہی تھیں روشنیوں

کا فوکس رنگ پر ہوا اور اچانک دھماکے کے ساتھ تیز موسیقی بج اٹھی اسٹیج سے ایک لمبے مضبوط جسم والے ریسلر نے انٹری لی جس کا نام ریسلنگ کی دنیا میں 'بلیک شیڈو' تھا اس کا لباس سیاہ رنگ کا تھا آنکھوں پر کالا ماسک اور اس کے ہاتھوں پر لوہے کے دستانے تھے جو اس کی خطرناک طبیعت کو ظاہر کر رہے تھے

کیا یہ ہمارا ہدف ہے "وہ چہرے پر رومال باندھے مسلز سے بھرپور" بازوؤں کو اپنے گرد لپیٹے سنجیدہ تاثرات کا حامل نظر آرہا تھا کہ عدن نے لب کاٹتے سوال کیا

ہمم مگر ہمیں سامنے نہیں آنا فینکس یہ کام کر لے گا "اس کا لہجہ پر یقین تھا" جی یہی بہتر ہے ویسے بھی کچھ دن تک آپ کا ریسیپشن ہے ایویں منہ " پر ڈینٹ پڑ گئے تو۔ "اس کی گھوری پر عدن نے فوری منہ پر ہاتھ رکھا وہ ال لیگل خفیہ کاموں میں اس کے ساتھ ساتھ ہوتا تھا

تمہارے چہرے کے ڈینٹ ایسے ہوں گے کہ ساری زندگی مٹنے سے"
جائیں گے اس لیے اپنی زبان کو بند رکھو"اس نے گھورتے باور کروایا
سر میری تو شادی ہو گئی مجھے کیا" وہ ڈھیٹ پن سے مسکرایا تو فارس کی"
نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی

ہائے بے بی" ڈیزی پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی دوستانہ"
انداز میں بولی

بے بی تو آپ ایسے کہہ رہی ہیں جیسے فارس سر کو گود لیا ہو" عدن کی زبان"
پھسلی تو ڈیزی نے اس کو دھکا دے کر منہ چڑایا جبکہ فارس مسلسل ارینا کی
جانب دیکھ رہا تھا جہاں پہ بلیک شیڈو نے رنگ میں قدم رکھا اور تماشائیوں
کی طرف شدت بھری نگاہ ڈالی شائقین کا شور اور نعرے اس
کے لیے بے معنی تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر اپنے چاہنے والوں کو حوصلہ
اور نفرت کرنے والوں پر دبدبہ ظاہر کیا اکڑ کر چلتے ہوئے رِنگ کے بیچ
کھڑا ہو گیا

ہونہہ یہ ایسے اکڑ رہا جیسے یہاں کا سلطان ہو اب اس کو کیا پتہ کہ یہ مائی"

ڈارلنگ کے ایک ہاتھ کی مار ہے" ڈیزی نے فارس کی گردن پر لپ اسٹک

سے رنگین سرخ لب رکھ کر خمار بھری آواز میں کہا

کمال۔۔ بائی داوے لپ اسٹک پرمانینٹ نالگایا کرو" اس نے ایک آنکھ "

دباتے گردن پر انگلی پھیری

ہاہ" عدن نے منہ پر ہاتھ رکھا"

سر میری بیوی میری جان لینے آجاتی اگر میں کسی عورت کو آنکھ "

اٹھا کر بھی دیکھ لوں آپ تو پیاں تک لے کر مزے لے رہے اور کوئی

ڈر نہیں" وہ دل کی بات زبان پر لے آیا اور ڈیزی سمیت فارس ہنسنے لگے

دوسری طرف پھر اچانک روشنیوں کا رخ اسٹیج کی دوسری طرف

ہوا اور دوسرے فریق کی انٹری کا اعلان ہوا جس کا نام فینکس تھا فینکس کی

انٹری کے ساتھ ہی پورا ارینا جوش میں بھر گیا وہ سرخ اور سونے کے لباس

میں ملبوس تھا اس کے چہرے پر اعتماد کی چمک تھی اس کی جسمانی ساخت

طاقت اور مہارت کی عکاسی کر رہی تھی فینکس نے رنگ میں چھلانگ

لگائی اور دونوں ہاتھ اٹھا کر تماشائیوں کا جوش بڑھایا شائقین

کے نعرے اور تالیوں کی گونج پورے ارینا میں سنائی دینے لگی

تو بلیک شیڈو نے تمہارے شئیرز کو ہڑپ لیا اسی لیے تم اس کا کام تمام "

کروا رہے ہے" ڈیزی نے کہا

ہم اس نے شئیرز ہڑپ کیے تھے میں اس کو ہڑپ جاؤں گا" فارس "

کمینگی سے مسکرایا تو وہ دونوں ہنسے جبکہ رنگ میں دونوں

ریسلرز آمنے سامنے آئے بلیک شیڈو نے فینکس کو دھمکاتے ہوئے کہا" آج

"میں تمہیں تباہ کر دوں گا اور کوئی مجھے روک نہیں سکے گا

آج تمہارے ظلم کا خاتمہ ہو گا بلیک شیڈو تمہارا وقت ختم ہو "

چکا ہے" فینکس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور گھنٹی بجتے ہی دونوں

ریسلرز ایک دوسرے پر جھپٹے بلیک شیڈو نے طاقتور مکوں سے فینکس پر حملہ

کرنے کی کوشش کی لیکن فینکس نے بڑی مہارت سے اس کے حملوں کو

روکا اور فوری رد عمل کے طور پر اسے پیچھے دھکیل دیا فینکس نے تیزی سے بلیک شیڈو کو پکڑا اور اسے زبردست پلکس کے ذریعے زمین پر دے مارا بلیک شیڈو کو یہ حملہ غیر متوقع لگا اور وہ فوراً سنبھل نہ سکا فینکس نے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر مزید داؤ آزمائے اس نے بلیک شیڈو کو اٹھا کر زوردار پاور بام مارا جس سے بلیک شیڈو کی کمر میں درد کی لہر دوڑ گئی

کمال" عدن نے کمنٹ دیا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بازی پلٹ گئی تھی فینکس" اب بلیک شیڈو کی جگہ تھا کیونکہ بلیک شیڈو اس پر حملے پہ حملہ کر رہا تھا

ڈیم اٹ منحوس" فارس نے عدن کو کہنی ماری اور اسے لگا اس کا بازو ٹوٹ" گیا ہو

سر آپ چلیں جائیں ایک مکے سے مر جانا اس نے" عدن نے بیچارگی" سے کہا اور ڈیزی فارس کی کمر کے ساتھ چپکی مسکرا گئی سامنے فینکس نے زخمی حالت میں اٹھنے کی کوشش کی لیکن بلیک شیڈو نے اسے ایک

آخری زوردار فنیشر موو کے ذریعے رنگ کے فرش پر پٹخ

دیا پورا ارینا دونوں کے نام کے نعرے لگا رہا تھا مگر شاید فینکس کو مکمل

طور پر شکست ہو چکی تھی

کوئی ہے جو بلیک شیڈو کا مقابلہ کر سکے۔۔مجھے کوئی نہیں ہرا سکتا" اس"

نے اپنی چمکتی طاقتور باڈی لہرا کر پر غرور انداز میں شائقین کو چیلنج دیا

عدن تم جاؤ مجھے ڈر لگتا ہے" فارس نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ"

اسے چھیڑا

اللہ معاف کرے سر میں اپنے بچے کو اس دنیا میں آنے سے پہلے یتیم نہیں"

کر سکتا دوسری بات ڈریں اور آپ دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ" وہ فوری

پیچھے ہوا دوسری طرف بلیک شیڈو تڑپتے لوئے فینکس پر لاتوں کی بارش

کرتا مسلسل بھڑک رہا تھا ریفری نے گنتی شروع کی اور جیسے ہی وہ تین

پر پہنچنے لگا پورے ارینا میں کسی کو تیزی کے ساتھ رنگ میں داخل

ہوتے دیکھ کر شور بلند ہو گیا تمام شائقین پہلے سے بھی پر جوش ہوتے اس انوکھے سین کو انجوائے کرنے لگے

کون ہو تم "بلیک شیڈو شدید حیران ہوا"

تیرا ناجائز باپ" وہ کہتے ہی اس پر جھپٹ پڑا اور یکے بعد دیگرے اس کا منہ مکوں سے لال کرنے لگا شائقین مسلسل چیخ رہے تھے فینکس کے ساتھ والے خوش اور بلیک شیڈو والے شدید پریشان تھے مگر فارس بلیک شیڈو کو سانس بھی نہیں لینے دے رہا تھا اور یہ کچھ منٹ کا کھیل تھا بلیک شیڈو بھی فینکس کے ساتھ رنگ میں تڑپتا ہوا نظر آرہا تھا تمام شائقین منہ پر رومال لپیٹے اس دلکش و طاقتور مرد کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے

ک۔۔کون۔ہو تم "بلیک شیڈو کراہا"

فارس ہمدانی" وہ اس کا بازو پکڑ کر سہلاتا اسے مطلع کر گیا جو اس کا نام سن کر شدید حیران تھا اور پھر دل ڈر سے بھر گیا فارس نے ایک جھٹکے میں اس

کا بازو توڑ دیا بلیک شیڈو کی چیخیں پورے ارینا میں پھیل گئیں اور تمام شائقین اس چھلاوے کو دیکھنے لگے جو جیسے آیا تھا ویسے رنگ سے نکل کر اندھیرے میں گُم ہو گیا تھا وہ اپنی اس قسم کی شناخت نہیں کروانا چاہتا تھا

کمرے میں مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی صرف ایک بیڈ سائیڈ لیمپ کی ہلکی روشنی تھی جو آس پاس کے ماحول کو تھوڑا روشن کر رہی تھی کھڑکی سے آنے والی ہلکی ہوا پردوں کو ہلا رہی تھی اور رات کی کھلنے والی پھولوں کی مدھم خوشبو کمرے میں پھیل رہی تھی بیڈ پر ڈیانا اپنی ٹانگیں سمیٹے بیٹھی تھی اُس کے ہاتھ میں فون تھا جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی اُس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں وہ بار بار اُس خبر کو پڑھ رہی تھی جیسے وہ چاہ

رہی ہو کہ الفاظ بدل جائیں نظر آتی خبر زوروں سے چمک رہی تھی

"""" مسٹر فارس ہمدانی کی شاندار شادی کا اعلان

سننے میں آیا ہے کہ منسٹر نعمان ہمدانی کے بیٹے اور کامیاب بزنس مین "

" فارس ہمدانی رشتہ ازدواج میں بندھنے والے ہیں

اُس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا حالانکہ وہ جانتی تھی کہ یہ سب جھوٹ ہو گا یہ صرف میڈیا میں فارس کو برا بنانے اور ہلچل مچانے کے لیے پھیلائی گئی افواہیں تھیں لیکن یہ جھوٹی خبر بھی اُس کے لیے ایسی تھی جیسے کسی نے اُس کے دل کو نوچ کر نکال دیا ہو اُس کی آنکھوں میں

آنسو بھر آئے اور الفاظ دھندلا گئے اُس کی سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں جیسے دنیا اُس کے ارد گرد سکڑ رہی ہو اور کمرے کی دیواریں اُس پر تنگ ہو رہی ہوں

"یہ کیسے ہو سکتا ہے نہیں یہ جھوٹ ہی ہے وہ تمہارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا" اس کی آواز لرزتی ہوئی نکلی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہنے لگی اور لبوں سے دبی دبی سسکیاں نکلنے لگیں

"میں جانتی ہوں کہ یہ سب جھوٹ ہے لیکن پھر بھی میرا دل کیوں ٹوٹ رہا ہے یہ۔۔ یہ بلاوجہ کیوں ڈر رہا ہے" اُس کی آواز بوجھل اور رندھی ہوئی تھی

"تمہیں کیا ہو گیا ہے فارس تم۔۔ تم میری کال بھی نہیں اٹھا رہے ہو کیا تمہیں میری محبت کی بھی پرواہ نہیں" آنسو اس کے گالوں پر بہتے چلے گئے اس کا دل جیسے ٹکڑوں میں بٹ رہا تھا اور وہ بس ایک ہی بات دہرائے جا رہی تھی

"میری کال اٹھاؤ فارس پلیز۔۔ پلیز کال اٹھاؤ" وہ بار بار اس کو کال کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ اس کی کسی بھی کال کو نہیں اٹھا رہا تھا

\---------------

پوری دنیا کو اجالا دیتا سورج اپنی کرنیں بکھیرتا ہوا اک نئے دن کو جنم

دینے لگا اندھیرے سے نکل کر ہر چیز نئی امید و طاقت کو اپنے اندر موجزن

کئے ہوئے تھی تو چہچہاتے ہوئے پرندے خاموش ماحول میں سکون وتازگی

بھرنے لگے وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے فارم ہاؤس کے بڑے سے

گراؤنڈ کے آخری حصے پر صبح کے وقت تالاب کا پانی ٹھنڈ کا احساس

دلا رہا تھا تو اس کے قریب ہی اسٹائلش و مہنگی ترین کرسیوں پر براجمان

مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد اس کو مسلسل دیکھ رہے

تھے جو کہ اپنے سیکریٹری کے ہاتھ میں تھامی فائل پر پے در پے سائن

کرتا جا رہا تھا ان سب کو مختلف اقسام کے لوازمات پیش کئے گئے تھے اور ان

کے ہاتھوں میں بلیک کلر کی فائلز تھامی ہوئی تھیں جن پر وہ پہلے ہی سائن

کر چکے تھے اب اس کے سائن لینے باقی تھے بہرحال یہاں پر موجود سبھی

افراد ایک سے بڑھ کر ایک ماہر و مہنگے ترین آرٹسٹ تھے جن کو

اپنے اپنے کام میں مہارت حاصل تھی

فائنلی تم میری جان چھوڑ چکے ہو" وہ اتنے سائن کر کے اپنے سیکریٹری کو طنز کرتا ہاتھوں کی انگلیوں کو دبانے لگا رافع مسکرا کر سر ہلاتا" تھینکس سر" بولتے اس کی کرسی کے سائیڈ پر کھڑا ہو گیا اب وہ مکمل طور پر ان افراد کی طرف متوجہ ہوا

"سو مسٹر فادی آپ نے مجھے جو کلپس بھیجے تھے کمال لگے آئی نو آپ میری ریسپشن کو چار چاند لگا دیں گے" اس نے مسکرا کر اس کی تعریف کی تو فادی مسکراتے ہوئے سر ہلا گیا

"اٹس مائی اونر سر اینڈ بیلیو می آپ کی شادی کا وینیو ہر طرف آگ لگا دے گا" وہ پر اعتماد تھا

"گڈ یو نو مجھے ہر چیز اپنی پسند کی چاہیئے جو جو آپ کو کلپ بھیجے ہیں صرف وہی وہی ارینجمنٹس کرنی ہے اپنی ہاؤ اپنی مرضی سے تبدیلی لائی جا سکتی ہے" وہ اس کے ہاتھ سے فائل پکڑتا نظر دوڑا رہا تھا لاکھوں کی مالیت کا سیٹ اپ اور چار جز نظر آرہے تھے

بائی داوے سر آپ کی مسز کی پسند کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہو گا کیونکہ میں بہت سی گرینڈ میر یجز کی ڈیکوریشن کو آرگنائز کر چکا ہوں ہزبینڈ وائف دونوں کے اوپینینز کو دیکھا جاتا" وہ سرسری سا بولا جبکہ فارس اسپیڈ کے ساتھ سائن کرتا مسکرا گیا

"یونو آئی ایم دا بلئینز فارس ہمدانی جب وائف میری پسند کی ہے تو سب کچھ میری پسند کا ہو گا دیٹس وائے اس کی پسند میٹر نہیں کرتی کیونکہ وہ خود میری چوائس ہے" اس کے لہجے میں ٹھہراؤ اور غرور تھا فادی مئودب سا سر ہلا گیا اتنا بڑا پروجیکٹ ملنا خوشی کا باعث بھی تھا

"تم بزی پرسن ہو گے اس لئے جا سکتے ہو مائنڈ اٹ تمہارے پاس صرف چار دن ہیں" وہ مسکرا کر اس کو بولا جو کہ ہنستا ہوا سر ہلا گیا اس کی ریسپشن میں صرف چار دن رہ گئے تھے اور سب کو ایمرجنسی میں ہی بک کیا جا رہا تھا جو کہ ایکسٹرا چارجز حاصل کر رہے تھے مگر فارس ہمدانی کے خیال میں

وہ زندگی میں پہلی اور آخری شادی کر رہا ہے تو اس کو پیسہ پانی کی طرح

بہانا ہے تاکہ پوری دنیا اس کی شادی کا ریسپشن یاد رکھے

آپ کے کھانوں کی تعریفیں ہر جگہ سنی ہیں میں سوچا چلو سنی ہوئی "

تعریفوں کو ٹیسٹ کر لیا جائے" وہ مسکرایا حالانکہ شیف ثوبان

کے کھانے انٹرنیشنل طور پر بھی جانے جاتے تھے ان کا ہوٹل دنیا کے تمام

مشہور ترین کھانوں پر عبور حاصل رکھتا تھا اور کل رات وہ انہی کے ہوٹل

سے کھانا کھا کر آیا تھا

یو کین ناٹ ڈس اپائینٹڈ فرام اس سر" شیف ثوبان کے لہجے میں یقین تھا"

آپکے مینیو کو نوٹ ڈاؤن کرنا چاہتا ہوں" وہ کندھے اچکا کر کہتا "

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے جبڑے کو بل دے گیا جس سے کڑاک کی

آواز نکلی اور پاس کھڑے رافع نے گلا کھنکارا

سر ایکچوئیلی ہمارا میرج مینیو ڈفرنٹ کیٹیگریز میں ڈیوائیڈ کیا جاتا جیسے "

ہمارا جو اسٹارٹر ہوتا ہے وہ عام طور پر سمال بائٹ سائز ڈشز پر مشتمل

ہوتا ہے جنہیں کھانے کی شروعات کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے فار ایکز مپل کباب، سی فوڈز، سالاد، تکہ وسموسہ پکوڑا کی ورائٹیز ہوتی ہیں، سیکنڈلی مین کورس ہوتا ہے اس میں وہ چیزیں ہوتی ہیں جو کہ کھانے کا مین پارٹ ہوتا ہے فار ایکز مپل بریانیز، کیوریز، پاستاز اور گرلڈ میٹس وغیرہ کی ورائٹیز ہوتی ہیں، تھرڈلی کیٹیگری میں سویٹ ڈشز آجاتی ہیں فار ایکز مپل سویٹس، آئسکریم، کیکس اور حلوہ وکھیر وغیرہ کی اقسام ہوں گی، فورتھلی کیٹیگری میں ڈرنکس شامل ہوتی ہیں۔۔"سب ہونٹوں کو گولائی میں لائے بھنوؤں کو اوپر کرتے ان کے کام کو سراہنے والے انداز میں دیکھتے ہیں

لائیک جوسز، موکٹیلز، سافٹ ڈرنکس اینڈ ٹی ٹائپس کی ورائٹیز ہوتی" ہیں، ففتھلی وہ آئٹمز آتی ہیں جو کہ میل کے ساتھ سرو کی جاتی ہیں جیسا کہ رائتہ، چٹنی، پیکل اور دوسری ورائٹیز ہوتی ہیں ان کیٹیگریز کو پلین کرنے کا مقصد یہی ہے کہ گیسٹس اپنے پریفرینس کے حساب

سے کھانے کو انجوائے کر سکیں" اس نے تفصیل کے ساتھ اس کو بتایا تو وہ سر ہلا گیا

گڈ" وہ اس کے ہاتھ میں تھامی فائل کو لینے کے لئے ہاتھ بڑھا گیا"

یقیناً آپ مایوس نہیں ہوں گے آپ کی شادی کا مینیو ہر سمت آگ لگا دے گا کیونکہ میں اس سے پہلے بہت سے مینسٹرز اور امیر ترین سیلیبریٹیز کی ریسپشن کا مینیو پریزنٹ کر چکا ہوں" وہ اس کو دوبارہ آگاہ کرتا فائل دینے لگا اور وہ اس پر سائن کرنے کے بعد میوزک بینڈ کے اونر کو دیکھنے لگا جو کہ ایک آرٹسٹ پلس ڈی جے بھی تھا اس کے ساتھ میوزک کے ارینجمنٹس پر بات کر کے سائن کئے الغرض اس نے سب کے ساتھ تھوڑی بات کر کے ان کے ساتھ چار دن بعد تک کا ایگریمنٹ کیا کیونکہ وہ ملک کے جانے مانے بزنس مینز تھے ان سب کو وہ پہلے سے جانتا تھا اور اس نے کافی سرچ بھی کیا تھا اس لئے یہاں ان کو

صرف سائن کرنے کے لئے بلایا گیا تھا اس نے سب کو فارغ کر کے لاسٹ

پر بیٹھے تین افراد کو دیکھا جو کہ اسپیشل حرمت کی تیاری کے لئے تھے

یونو میں لہنگا، میکسیز وغیرہ کو بالکل لائیک نہیں کرتا اب ہر شادی پر ایک "

ہی قسم کا لباس دیکھنے والے کو فیڈ اپ کر دیتا ہے میرے خیال میں مجھے اپنی

وائف کی لک تھوڑی ڈفرنٹ رکھنا ہو گی بٹ ہو گی پردہ میں بی کاز شی از ٹو

انوسینٹ اینڈ اسلامک گرل "اس نے ان کو دیکھا جن کے چہرے پر

مسکراہٹ آئی تھی

میں اپنی وائف سے ریلیٹ کسی کی نارمل سمائل بھی بئیر نہیں کرتا سو بی "

سیریس" وہ سنجیدگی سے ان کو آگاہ کر گیا کیونکہ وہ آج کے فیشن ڈیزائیز

تھے جن کے نزدیک پردہ فیشن سے باہر تھا

سو آئی وانٹ آگاؤن جس کی قیمت کروڑوں میں ہونی چاہیئے اور اس کو آپ "

نے تین دن میں ڈیزائین کرنا ہے لکھ۔۔" وہ اپنے موبائل سے پکچر نکال

کر ڈریس ڈیزائیز کو دکھانے لگا

"یہ گاؤن اور حجاب میں خود ڈیزائن کیا ہے بٹ اس کو ملائم اور فیبر کس

پر آپ نے لے کر آنا ہے اس پر تمام کام گولڈ اینڈ سِلر کا ہونا چاہئے جو کہ اس

کی قیمت کو چار چاند لگادے گا اپنی ہاؤ آپ کو تین دن میں یہ ڈیزائن کرنے

کے لئے ٹو ہنڈرڈ پلس ڈیزائنر ریکوائر ہوں گے جو کہ میرا درد سر نہیں میں

آپ کو منہ مانگی رقم دوں گا بس یہ گاؤن حجاب ایسا ہی ہونا چاہئے اسپیشلی

ہمدانی فیملی کا سٹیٹس سمبل یہ لہنگا بڑھائے گا تو مجھے کسی بھی قسم کی کوتاہی

برداشت نہیں ہو گی" وہ اس کو بولا تو وہ مئودب سا سر ہلا گیا جبکہ وہ تینوں

دل ہی دل میں بے پناہ شاکڈ تھے کیونکہ ان سے آج تک کسی نے اتنا مہنگا و

قیمتی ڈریس ڈیزائن نہیں کروایا تھا

"اینڈ مسز الیگزینڈر آپ کو گاؤن اور حجاب کے اکارڈنگ ہی جیولری ڈیزائن

کرنا ہو گی بہر حال میں آپ کے کام سے بہت سیٹیسفائے ہوں" وہ ساتھ

ہی جیولری آرٹسٹ کو دیکھ کر تعریف کر گیا اور وہ سر جھکا کر مسکراتی

ہوئی "تھینک یو سر" بولیں اب کی بار فارس کا رخ میک اپ آرٹسٹ کی

طرف تھا جو کہ بہت سی سلیبریٹیز کو تیار چکی تھیں اور نہایت مہنگی ترین آرٹسٹ تھیں

"آپ آج ہی میری وائف سے مل لیجے ڈین ان کا سکن کیئر اور میک اپ ایکسیسریز ڈیسائیڈ کر لیجے گا بٹ آپ کی ہر چیز امپورٹڈ ہونی چاہئے ایون آپ کو ہر چیز مجھے چیک کروا کر ان کے فیس پر اپلائے کرنا ہو گی آئی ایم آلسو این آرٹسٹ میں ایک سیکنڈ میں آپ کو پراڈکٹ کا بائیو ڈیٹا دے سکتا ہوں ڈیٹس وائے آپ کو اپنا کام اونسٹ ہو کر نا ہو گا" وہ ہدایت کرتا ان تینوں سے فائل پکڑ کر اس پہ سائن کر رہا تھا اور جب سب کو فارغ کر دیا تو صبح اپنے آخری سانس لے کر دوپہر میں شامل ہو رہی تھی

"رافع بات سنو" وہ بھنوئیں سکیڑے گراؤنڈ کو دیکھتے بولا تو رافع پاس ہو گیا

"یس سر"

کچھ دن تک میں شادی میں بزی ہوں گا تو تمہیں بزنس اور میرے "
دوسرے معاملات کو ہوشیاری سے دیکھنا ہو گا اپنی ہاؤ تم مجھے بھی کہہ سکتے
ہو اور ہاں اس ہوٹل کا کیا بنا جس میں ہم ریسپشن آرگنائز کرنا چاہتے" اس
نے اس کو دیکھتے پوچھا تو وہ سر ہلا گیا

سر اس ہوٹل کو بک کروالیا ہے ڈونٹ وری تمام گیسٹ وہاں بہت "
اچھا فیل کریں گے" وہ مسکرا کر اس کو مطلع کر گیا تو وہ سر ہلاتا اپنا موبائل
نکال کر اٹھ کھڑا ہوا

ہائے سر" پیچھے سے آتی یکدم رامش کی آواز رافع کو ناگوار اور "
اسے چونکا گئی

میں سوچا آپ کی کچھ مدد کر دوں اتنی بڑی ریسپشن کو آپ اکیلے ہینڈل "
نہیں کر پائیں گے" وہ فرضی کالر جھاڑتا مسکرا کر بولا اور فارس نے
مسکرا کر پہلے اسے اور پھر خالی کرسیوں کو دیکھا

صبح سے دوپہر آرہی میرے خیال میں ۔۔میں اکیلا ہینڈل کر چکا ہوں "

رہے نا رافع "اس نے طنز میں رافع کو ملانا چاہا جو مذاق اڑانے والے انداز میں

رامش کو دیکھ کر سر ہلا گیا

ان جیسوں کو آپ کا نہیں پتہ ناسر "وہ طنز کرنے سے باز نا آیا رامش "

مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

سر آپ ایک بار مجھے موقع دیجیے میں لوگوں کی زبانوں کو ایسے تالا لگاؤں "

گا کہ یاد رکھیں گے "وہ بظاہر مسکرا کو بولا لیکن وہ دونوں اس کا طنز سمجھ

گئے تھے جس پر رافع منہ بگاڑ گیا اور فارس مسکرا کر سر خم کر گیا

ریسپشن پر سیکیورٹی ریلیٹڈ رسپونسبلیٹیز تمہاری ہو گئیں "وہ اسے سب "

سے مشکل کام دے کر وہاں سے نکل گیا اور رافع کی رامش کو دیکھ کر نا

چاہتے بھی ہنسی نکل گئی

تم سرفارس کو مایوس نہیں کر سکتے لیکن وہ بخوبی تمہیں مایوس"

کر سکتے "رافع طنز کرتے باہر کی جانب بڑھا اور رامش معنی خیزی سے اس

کی پشت کو گھورتا خود کلامی کرنے لگا

نہیں وہ مجھے مایوس نہیں کریں گے بلکہ کر ہی نہیں پائیں گے "اس

نے سر جھٹکا

آجائیں" وہ لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا کہ دروازہ ناک ہونے پر اجازت "

دے گیا اور بوا جی ادھر ادھر احتیاط سے دیکھتیں کمرے میں داخل ہوئیں

یہ آپ کی چائے" وہ سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھتی پیار سے بولیں تو وہ "

مسکرا کر سر ہلا گیا البتہ لیپ ٹاپ سے نگاہیں نا ہٹائیں بوا جی کمرے

کے چاروں طرف کن اکھیوں سے دیکھنے لگیں کہ عطروبہ کہیں آس پاس

نا ہو

کوئی بات کرنی ہے آپکو" وہ ان کو شش و پنج میں مبتلا اپنے پاس کھڑا دیکھ کر سرسری انداز میں بولا وہ کافی پرانی ملازمہ تھیں اور تمام بچوں کو انہوں نے بچپن سے سنبھالا تھا اسی لئے سب ان کی عزت کرتے تھے اور وہ کچھ حد تک اس گھر میں اہمیت کی حامل ملازمہ تھیں

وہ ریان بیٹا ایک بات بتانی تھی آپ کو" وہ انگلیاں مروڑتی خود میں ہمت پیدا کر رہی تھیں

جی" اس نے مصروف انداز میں کہا"

وہ بیٹا عطروبہ بیٹی کا فارس سے کوئی مسئلہ چل رہا ہے کیا" ان کے الفاظ" کا چناؤ اور ہوم ورک فارس بالکل تیار کروا چکا تھا

کیوں کیا ہوا۔ فارس نے کچھ کہا ہے کیا" وہ بھنوؤں کو سکیڑ کر" تیکھے لہجے میں استفسار کرتا ان کی جانب مکمل طور پر متوجہ ہوا

یہ تو میں نہیں جانتی میں نے صرف ان کو فارس سے کال پر بات" کرتے سنا تھا وہ ان کو کسی چیز کی دھمکی دے رہی تھیں کہ وہ اپنی بے عزتی

کابدلہ لے گی" وہ دوپٹے سے ماتھے پر پسینے کو صاف کرتی خود میں ہمت پیدا کر رہی تھیں

اوہ اس میں کونسی بڑی بات ہے وہی حرمت والا معاملہ ہوگا" وہ لاپرواہی سے کہتا دوبارہ لیپ ٹاپ پہ کام کرنے لگا

نہیں کوئی اور معاملہ ہے آپ اس دراز میں دیکھیں یہاں پر انہوں نے کچھ چھپا کر رکھا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ جلد ان ثبوتوں کو ختم کر دیں گی۔۔ میرے خیال میں اس دراز میں ہی وہ پڑے ہیں" وہ مطلع کرتی اسے پھر حیران کر گئیں

بوا جی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی اس کا اور فارس کا جو بھی معاملہ ہے مجھے اس سے کیا ڈونٹ وری آپ بھی اپنے کام سے کام رکھیں پلیز" وہ کندھے اچکاتا چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگا گیا

اسی لئے بتا رہی ہوں میرے بیٹے آپ میرے سامنے جوان ہوئے ہو میں اپنے بچوں کی طرح آپ لوگوں کو پالا ہے اور میں یقین سے کہہ سکتی ہوں

کہ اس ثبوت میں کوئی سچائی ہے معاف کرنا بیٹا مگر ان ثبوتوں کو ایک بار دیکھ لو گے تو ششدر رہ جاؤ گے آپ کو بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ ساری زندگی کسی دھوکے میں مت رہیئے گا" وہ کہتیں اس کو حیران چھوڑ کر باہر نکل گئیں اور ریان لب کاٹتا کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر سر جھٹک کر چائے پینے لگا وقت دھیرے دھیرے گزرتا گیا اور وہ لیپ ٹاپ پہ اپنا کام ختم کر کے ریسٹ کرنے کی غرض سے بیڈ پر نیم دراز ہو گیا

آپ کو بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ ساری زندگی کسی دھوکے میں" مت رہیئے گا" بوا جی کے الفاظ یاد کر کے وہ تھوڑا حیران و پریشان سا اٹھ بیٹھا اور لاشعوری طور پر دراز کھول کر دیکھا تو اندر فائلز کے نیچے ایک فلیش کارڈ پڑی ہوئی تھی وہ مزید پر تجسس سا فلیش کارڈ کو لیپ ٹاپ میں لگا کر دیکھنے لگا اور جب ڈیٹا اوپن کیا تو بے پناہ حیران و پریشان رہ گیا نت نئی فارس کی تصاویر جن پر محبت بھرے پیغامات درج تھے میسیجز کی

بھر مار تھی اور کافی سارے وائس نوٹ بھی تھے وہ ایک ایک کر کے سب کو سننے لگا

فارس آئی لو یو پلیز بات کو سمجھو مجھے تم سے محبت ہے ریان سے صرف "اٹریکشن فیل ہوئی تھی اور میں اس سے شادی کر بیٹھی"

تم بکواس مت کرو فارس مت بھولو کہ تم خود میری طرف بڑھے تھے تم "نے میری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کیا تھا"

آر یو میڈ۔۔ فارس میں نے صرف تمہاری دولت کے لئے تمہیں "پروپوز کیا تھا تم اس طرح میری انسلٹ نہیں کر سکتے"

فارس پلیز ایسے مت کرو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی تم ریان "سے مجھے طلاق دلوا کر مجھ سے شادی کر لو"

دیکھو فارس تم اپنا ایٹی ٹیوڈ درست کر لو کیونکہ میں اب تم سے کوئی تعلق "نہیں رکھنا چاہتی میں صرف ریان سے محبت کرتی ہوں"

"شٹ اپ فارس میران میرا شوہر ہے اور میں جیسی بھی ہوں بدکردار نہیں ہوں تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ سے اتنی گندی بات کرنے کی آئندہ مجھے کال کرنے کی جرات مت کرنا" وہ ششدر سا سب سن رہا تھا اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی محبت، اسکی بیوی عطروبہ اس کے ساتھ ایسا کر سکتی اس کو دھوکہ دے کر بھی کتنی ڈھٹائی سے اس کے ساتھ رہ رہی تھی ہر ریکارڈنگ مختلف ڈیٹس کی تھی اور صرف عطروبہ کی ہی سیو تھی ایک آخری ریکارڈنگ ہفتہ پہلے کی تھی وہ لب کاٹتا بھیگی پلکوں سے اس پر کلک کر گیا

"تمہیں کیا لگا فارس تم ہمیشہ میری بے عزتی کرتے جاؤ گے اور میں سہتی جاؤں گی مت بھولو کہ میں جان چکی ہوں تم میری بہن کی طرف بھی دلچسپی لے رہے مگر میں تم کو کبھی اس میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی میں حرمت کے دل میں تمہارے لئے اتنی نفرت بھر دوں گی کہ وہ تم سے شدید نفرت کرنے لگے گی میں اس کے دل میں میران کی محبت ڈالوں

گی اور یقین کرو اسی ہفتے میں اس کا نکاح میران سے کر کے اسے تمہاری پہنچ سے دور کر دوں گی۔۔ہاہاہا۔۔جل جاؤ فارس تمہاری تڑپ میرا سکون ہے یقیناً تم حرمت کے نکاح میں آکر اچھا فیل کرو گے۔۔میں پچھتا رہی ہوں اس وقت پہ جب تمہاری چال میں پھنسی تھی مگر اب تمہارا دل مسل ڈالوں گی ڈیم اٹ" ریان نے اپنا سر تھام لیا اور پھر شدید غصے میں لیپ ٹاپ بند کرتا سائیڈ ٹیبل پر پٹخ گیا اس کے جیسی ہی بکھری حالت ہوتی جب انسان کسی کو چاہے، اس کی خاطر خود کو بدل ڈالے، پورے جہان سے لڑ کر اس کو حاصل کرے مگر پھر بھی وہ شخص اسے دھوکہ دے جائے بے وفائی کر جائے ریان کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا تھا اسے آج عطروبہ کے ساتھ محبت اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی لگی تھی

"آئی ایم بھائی صاحب فارس کی طرف سے میں بہت شرمندہ ہوں۔۔ سوری" نعمان مصنوعی بیچارگی دکھاتے سر جھکا کر بولے مگر حذیفہ تو فارس

سے ملی عزت پر ہی پھولے نا سمارہے تھے وہ کل سے یہی سوچ سوچ کر خوش ہو رہے تھے اس میں کوئی شک نا تھا کہ ان کو اپنے بھتیجے کے ساتھ ساتھ اس کی دولت سے بھی بے حد پیار تھا

''کیسی شرمندگی نعمان فارس اور حرمت مجھے سب کچھ بتا چکے ہیں تم ایسے گلٹ فیل مت کرو'' وہ پیار سے کہتے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئے نعمان سمیت امل بھی دل ہی دل میں ہنسنے لگے

''تم فکر مت کرو ہم دھوم دھام سے فارس کا ریسپشن کریں گے کیونکہ وہ مجھے سب کلیئر کر چکا ہے کہ وہ اور حرمت ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے تھے اور اس رات ان دونوں کی رضامندی سے نکاح ہوا تھا۔۔اب تم اس سے اس بارے میں کوئی بازپرس نا کرنا وہ پہلے ہی ڈس ہارٹ ہے'' وہ نرمی سے بولے تو وہ معصومیت سے سر سر ہلاتے نگاہیں جھکا گئے

''ویسے نعمان آپ تو بہت شیور تھے کہ آپ کا بیٹا جو کرتا ہے صحیح کرتا ہے اب اس کا چوری چھپے نکاح کرنے کا کیا جواز تھا ویسے سوری

ٹو سے بٹ آپ کو تو اپنی پہلی محبت کی نشانی بڑے بیٹے کے نکاح میں شرکت کا موقع بھی نا ملا" ایسا کیونکر ہو سکتا تھا کہ لبابہ کے تن بدن میں آگ لگتی اور وہ اس آگ لگانے والوں پر شعلے نا پھینکے

لبابہ" حذیفہ نے ان کو کن اکھیوں سے گھور کر منع کرنا چاہا جبکہ نعمان" اور امل لب بھینچ کر رہ گئے تھے

سب جانتے ہیں کہ کس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور کون گناہ گار" ہے مگر خیر پیسے کی پاور ہے میری دعا ہے کہ آپ کی پہلی بیوی کی طرح یہ "بیٹا حرام کے تعلق کی بجائے حلال رشتہ۔۔

بی ہیو یور سیلف لبابہ" حذیفہ غصے سے ان کو دیکھتے تنبیہ کر گئے تو وہ منہ" بنا کر رہ گئیں

میرا بیٹا حلال کا ہے یا حرام کا ڈونٹ وری آپ سے ان کے بارے میں کسی" نے جسٹیفیکیشن نہیں مانگی اینی وے آپ کو بہت مبارک ہو آپ کے ہر دل عزیز فارس ہمدانی کا نکاح ہوا ہے" وہ پہلے تلخ انداز میں

اور پھر مسکرا کر طنز کر گئے جس پر امل ہنس پڑیں حذیفہ بھی مسکرا گئے جبکہ لبابہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا وہ دونوں باپ بیٹا انتہا کے ڈھیٹ تھے

آپ کا ریسپشن پر آنا ہمارے لئے بہت امپارٹنس رکھے گا'' امل '' کیونکر طنز نا کرتی اور لبابہ اس کو گھور کر رہ گئیں جس کا دماغ پیچھے کی فلیش بیک آن کر چکا تھا جب کچھ دن پہلے فارس نے زیبا کا دل توڑ کر اس کو اپنا راز بتایا تھا اسے لگا وہ دماغ کو اسی منظر پر لے گئی ہو جہاں وہ اور فارس بات کر رہے تھے

کیا بات ہے'' وہ خفگی بھرے انداز میں اس کو دیکھتی اپنے سلکی بالوں میں '' ہاتھ چلا رہی تھی جبکہ وہ اس کو تیار شیار حسین مجسمہ بنی دیکھ کر مسکرا گیا لکنگ گارجئیس'' وہ آنکھ دباتا اس کی تعریف کرنے لگا امل کو فت '' کا شکار ہوئی

کام کی بات کرو فارس پلیز میں پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہوں مجھے مزید تنگ '' مت کرو'' وہ غصے سے بولی تو وہ ہنسا

آئی لو حرمت" وہ واقع میں سیدھا کام کی بات پر آیا تھا اور امل اک پل
کو حیران ہوتی دوسرے پل ہنس پڑی
کوئی نئی بات بتاؤ آئی نو بہت سے لو ہیں تمہارے" وہ کندھے اچکا کر بولتی"
اس کے ساتھ بیٹھی
آئی ایم سیریس حرمت وہی لڑکی ہے جس کی مجھے تلاش تھی میں اس"
سے ہی شادی کرنا چاہتا ہوں اور یہ بات سب سے پہلے میں نے تمہیں بتائی
ہے" وہ منہ بنا گیا اور اب کی بار امل شدید حیران ہوئی کہ فارس ہمدانی محبت
کر چکا تھا
"کیا واقع۔۔"
افف امل میری جان یقین کرو بلکہ یقین کرنا پڑے گا کیونکہ مجھے تمہاری"
ضرورت ہے" وہ رازداری سے کہتا اس کا ہاتھ تھام کر اس کے نہایت
نزدیک ہوا جبکہ وہ ابھی تک حیران و پریشان تھی حسین سے حسین لڑکی کو
بدصورت کہنے والا، رئیس و امرا کی بیٹیوں کو مڈل کلاس کہہ کر

ٹھکرانے والا ایک معمولی سی یتیم لڑکی کا دیوانہ ہو گیا تھا جو بھی سنتا اس کے لئے یہ مقام حیرت ہی تھا

"کیا مطلب"

تمہیں میران اور لبابہ پر نظر رکھنا ہو گی ایون عطروبہ پر بھی میں جانتا ہوں" وہ حرمت کو مجھ سے دور کرنے کے لئے کوئی نا کوئی چال ضرور چلیں گے بوا جی نے مجھے بتایا ہے کہ لبابہ اور میران حرمت سے نکاح کی بات کر رہے تھے اینڈ آئی ایم شیور پارٹی پہ میران میری حرمت کے لیے کیئر دیکھ کر بہت کچھ سمجھ چکا تھا اور وہ مجھ سے بدلہ لینے کے لئے ہی حرمت کو استعمال کرنا چاہتا تمہارا کام صرف یہ ہے کہ تم ان پر نظر رکھو اور جیسے ہی کوئی غیر معمولی بات معلوم ہو مجھے بتاؤ" وہ سنجیدہ تھا جو کہ امل کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کر گیا

ڈونٹ وری تمہارا کسی ایک کا ہو جانا میرے لئے بہت خوشی کا باعث" بنا ہے" وہ واقع میں خوش ہوئی تھی

اب ایسا بھی نہیں کہا عورت کا حسن میری کمزوری ہے اب تمہیں دیکھ ”
“کر دل چاہ رہا کہ ۔۔

تم بدزبان کی بجائے بے زبان ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا“ وہ مسکرا کر طنز کرتی ”
اس کا قہقہہ بلند کر گئی

بات سنو نعمان“ حذیفہ کی آواز پر وہ اپنے ذہن کو واپس اسی مقام پر لائی ”
سر جھٹک گئی وہ اس وقت ان سب کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی اور ٹاپک
وہی تھا

اس بات کو یہیں دفن کر دو اور آگے کا لائحہ عمل دیکھو میران سے میری ”
بات ہو چکی ہے وہ مری میں ہی ہے اور وہ اس نکاح سے مطمئن ہے اس
کا بھی یہی کہنا ہے کہ وہ یہ نکاح وقتی پسند کی وجہ سے کرنا چاہتا تھا مگر فارس
اور حرمت کی اٹیچمنٹ کا سوچ کر وہ پیچھے ہٹ چکا ہے اس لئے لبابہ تم اب
سب کچھ بھول جاؤ تو بہتر ہے“ حذیفہ نے سب کی صلح کروانے کی کوشش
کی مگر جن کے دلوں میں نفرت بھری ہوئی ہو وہ کبھی بھی محبت کو

اپنے اندر موجزن نہیں ہونے دیتے خاص طور پر رشتے۔۔غیروں کو محبت دے کر اپنا بنایا جا سکتا خود سے محبت کروائی جا سکتی مگر جب اپنوں کے دلوں میں نفرت آجائے تو پھر کوئی محبت اور حسنِ سلوک کام نہیں آتا جسم کا حصہ گل جائے تو اس کو وجود سے الگ کر دیا جاتا اور نیا غیر حصہ جوڑا جاتا بالکل اسی طرح جب اپنوں میں کوئی اپنا نا ملے تو غیروں سے ہی رجوع کیا جاتا

اوکے بھائی صاحب اب مجھے اجازت دیں انشاءاللہ جلد فارس کی ریسیپشن" پر ملاقات ہو گی" وہ اجازت لیتے اٹھ کھڑے ہوئے تو حذیفہ بھی سر ہلا کر اٹھتے ان کے ساتھ ملے بہر حال وہ کبھی کبھار ہی گھر ٹکتے تھے ورنہ بیرونی دوروں پر ہی رہتے تھے

ہمم۔۔جلد ملتے اب فارس پر ڈیپینڈ کرتا کہ وہ کب ریسپشن رکھتا" وہ" بولے تو نعمان سر ہلا کر کمرے سے باہر نکلے اور قدم اسد کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے تھے امل بھی ساڑھی سنبھالتی ان کے پیچھے پیچھے چلتی حیران ہو رہی تھی

ڈیڈ آپ" اسد ان کو دیکھ کر خوشی سے جھومتا بھاگتے ہوئے ان سے لپٹ گیا نعمان اور امل اس کی محبت پر دھیمے سے مسکرا گئے

"ہاؤ آر یو مائی سن" وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئے امل بھی سامنے پڑے صوفے پر براجمان ہو گئی

"فائن ڈیڈ یو نو ابھی فارس بھائی اور ولی میرے کمرے سے گئے ہیں انہوں نے میرے ساتھ بہت سا پلے کیا پھر ہم چاکلیٹ کیک بھی کھایا اور۔۔اور انہوں نے میرے روم کو بھی ڈیکور کیا۔۔" وہ کسی رٹو طوطے کی طرح ان سے اپنی باتیں شئیر کرنے لگا اور وہ مطمئن سے بغیر اپنے قیمتی وقت کا احساس کئے اس کی طرف دیکھتے اس کو سننے لگے اور دوسری جانب امل ان کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل کی پیاس بجھانے لگی مگر انہوں نے ایک غلطی بھری نظر بھی ان پر نا ڈالی تھی جو کہ نہایت دل شکن احساس تھا جو صورت قربان نگاہوں سے دیکھے جانے کی

حقدار ہوا اس پر کسی کی نگاہ التفات کی ایک شعاع کا بھی ناپڑنا دل
کو ہزار ٹکڑوں میں تقسیم کر ڈالتا اور امل کے ساتھ بھی یہی سب کچھ تھا

رات کی تاریکی نے چاروں طرف اپنی چادر پھیلا رکھی تھی ایک ویران
گودام کے اندر، زنگ آلود لوہے کے دروازے کی آواز گونجتی ہوئی
فضا کو مزید خوفناک بنا رہی تھی گودام کے اندر صرف ایک مدھم بلب جل
رہا تھا جو جھولتے ہوئے روشنی کو کبھی تیز اور کبھی دھندلا بنا رہا تھا سامنے
ایک پرانا خستہ حال میز تھا جس کے پاس دو لڑکے دو دن سے زخمی حالت
میں بندھے ہوئے تھے ان کے چہروں پر خوف اور درد کے آثار واضح تھے
تو سانسیں بے ترتیب تھیں اور آنکھوں میں وحشت کا سایہ تھا دونوں کی
نگاہیں گودام کے کونے میں کھڑے اُس شخص پر تھیں جس کے ہاتھ میں
تیز دھار خنجر تھا اور آنکھوں میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی وہ

اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ان لڑکوں کے پاس آیا

"تم دونوں نے میری املی کو تکلیف دی اس پر ہاتھ اٹھایا لیکن آج تم دونوں کو وہی درد ملے گا" اس نے سرد لہجے میں کہا

"نہیں.. پلیز ہمیں جانے دو ہم... ہم سے غلطی ہو گئی.." پہلا لڑکا خوفزدہ آواز میں بولا لیکن اس کے چہرے پر ذرا بھی رحم کا نشان نہ تھا اس نے خنجر کو لڑکے کے ہاتھ پر زور سے مارا اور وہ چیخنے لگا

"میں دشمن کو مارتے ہوئے بہت انجوائے کرتا ہوں تم دونوں کو لگتا تھا کہ مجھ سے بچ جاؤ گے نیور میں اپنی املی کو درد دینے والے ہر شخص کو قبر سے نکال کر مارنے تک کا حوصلہ رکھتا ہوں" اس کے ہاتھ میں پکڑے خنجر نے لڑکے کی بازو کے گوشت کو چیرتے ہوئے ایک گہرا زخم دیا اس کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلیں تو آنسو گالوں پر بہنے لگے دوسرا لڑکا درد کے مارے کراہتے ہوئے بولا

"ہمیں معاف کر دو ہم کبھی ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے وہ۔۔وہ تو میران نے کہا تھا"اس کی بات پر وہ ہونٹ سکوڑے کٹ لگا آئی بر واٹھا کر اس کی جانب متوجہ ہوا

"معافی۔۔تم نے اس دن میری املی کو معافی نہیں دی تھی جب وہ چیخ رہی تھی رو رہی تھی"اس نے خنجر کو اس کی ران میں گھونپتے ہوئے کہا جو گہرائی تک گھس گیا اور اس کی چیخیں گودام کے اندر گونجنے لگیں جبکہ خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور اس کی سانسیں اکھڑنے لگیں

"تم۔۔تم اچھا ن۔نہیں کر رہے میرے پاپا تم کو چھوڑیں گے ن۔۔نہیں"پہلے والا بازو پکڑے تڑپتا ہوا بولا اور فارس کا قہقہہ بلند ہوا

"تمہیں پتہ ایک جرمن کہاوت ہے کہ۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اس کے زخم میں خنجر کو مارتے ہوئے بولنے لگا لڑکے کی درد سے بھرپور چیخیں سننے والا کوئی نہیں تھا

"خچر ہمیشہ فخر کرتے ہیں کہ ان کے آباؤ اجداد گھوڑے تھے"وہ ہنسا

"تمہارا باپ اس کے باپ کا دشمن نا بنا یا تو مجھے فارس ہمدانی کون

کہے گا اوہ۔۔اوہ سوری ڈائیلاگ مس ہو گیا اگین کرتے ہیں۔۔" وہ

دوسرے والے کا زخم پھاڑنے لگا ان کی چیخوں کے ساتھ فارس بھی اپنی

آواز بلند کر رہا تھا

"تمہارا باپ تمہاری لاش کو اس کے باپ کی کسٹڈی سے نکالے گا

تو یقیناً دشمنی کی بنیاد رکھی جائے گی۔۔ تم دونوں کے فادرز کی دشمنی

نا کروائی تو میں بھی دی شیطان فارس ہمدانی نہیں" اس کی سانسیں بھاری

تھیں اور ہاتھ خون سے رنگین ہو چکے تھے اس کے سامنے وہ دونوں لڑکے

درد سے کراہتے ہوئے آخری ہچکیاں لے رہے تھے گودام میں خون کی

بو اور خاموشی کا ایک عجیب امتزاج تھا جس نے فضا کو مزید بوجھل بنا دیا تھا

"تمہاری آخری سانسیں میری املی کے درد کی ایک معمولی قیمت ہیں تمہیں

وہی انجام ملے گا جو تمہارے اعمال کے مطابق ہے" اُس نے خنجر

کو دھیرے دھیرے لڑکے کے گلے پر پھیرتے ہوئے کہا اور خنجر کی نوک

نے لڑکے کی گردن کی رگیں کاٹ دیں تھیں خون کا فوارہ اس کے ساتھ ہی نکل آیا تو لحظے بھر میں لڑکے کی آنکھوں میں خوف اور زندگی کے ختم ہونے کی جھلک نظر آئی اور پھر وہ دھیرے دھیرے زندگی کی قید سے آزاد ہو گیا دوسرے والا شدید خوف کا شکار ہاتھ پاؤں مار رہا تھا لیکن اس کی ران کا زخم ابھی تک خون برساتا جا رہا تھا

تم پہلی بار مرنے والے ہو یار خوشی مناؤ ڈر کیوں رہے "وہ"

مسکرا کر کہتا دوسرے والے کی کلائیاں پکڑ گیا

ہائے ان خوبصورت کلائیوں میں چوڑیاں کتنی سجتی تھیں مگر افسوس۔۔"

"وہ جھٹکے سے اس کی نبض کاٹ گیا جو درد کی شدت سے آواز بھی نہیں نکال پا رہا تھا

ان کو کاٹ چکا ہوں میں "گودام میں اب صرف فارس کی بھاری" آواز اور ان لڑکوں کے مرنے کے بعد کا سکوت باقی تھا

"میں نے اپنا بدلہ لے لیا میری جان املی میں نے انہیں اس تکلیف سے کئی گنا بڑھ کر تکلیف دہ موت دی ہے جو انہوں نے تمہیں دینے کی کوشش کی تھی" فارس نے اپنے خونی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہا اور خنجر کو نیچے پھینکتا گودام سے باہر نکلتا رات کی تاریکی میں گم ہو گیا عجیب بات ہے نادلوں کو پتھر بنانے والے بھی پتھر دل لوگوں سے نفرت کرتے ہوتے۔۔

____

انتہائی خوبصورت شام کا منظر اپنے اندر بہت ہی سکون بخش کیفیت رکھ رہا تھا ڈھلتا ہوا سورج اپنے رنگین رنگوں کو چھوڑتا ہوا ستاروں و چاند کو چمکنے کی مہلت دینے لگا وہ مسکرا کر ڈھلتے ہوئے سورج کو دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا ارادہ اپنی بیوی کو تھوڑا بہت تنگ

کرنے کا تھا کیونکہ وہ دو دن سے گھر نہیں آیا تھا ان دو دنوں میں وہ بزنس، سوشل سرکل، دشمنیوں اور اپنی ریسپشن کو لے کر بے حد بزی رہا تھا آج وہ گھر آیا تھا تو سید ھا ولی کے ساتھ اسد کے پاس گیا تھا اور اب وہ ولی کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا اس کو یقین تھا کہ اس کی بیوی اس وقت کمرے میں ہی ہو سکتی اور پھر اس کی لائبریری سے کتاب نکال کر پڑھنے میں مگن ہو گی اور حسب توقع وہ کتاب ہی پڑھ رہی تھی دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کرسی سے نیچے جا رہا تھا کھلے بال واضح کر رہے تھے کہ وہ کچھ دیر پہلے ہی نہا کر آئی تھی اور اب اس کا نکھرا نکھرا دلکش روپ، حسین و معصوم چہرہ اور سلکی کمر سے نیچے تک آتے بال فارس ہمدانی کی نگاہوں کو خیرہ کرنے لگے تھے الغرض اس کو لگتا تھا کہ حرمت دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے اور وہ اس کو حاصل کر چکا تھا

آئی تھنک تمہیں مجھ سے شادی کرنے کا یہی فائدہ ہوا ہے جب دل ”کیا کتابیں چوری کر لیں“ وہ مسکرا کر طنز کرتا اس کے بالوں کو چھیڑ کر اس

کی کرسی کی سیٹ کو سائید سے پکڑے اپنی طرف کھینچتا سامنے بیڈ پر بیٹھا اور

حرمت ڈر کر اس کو دیکھتی اپنی کرسی کے بازو پکڑ گئی

یہ۔۔یہ کیا طریقہ ہے" وہ اس کا یوں خود کو گھسیٹ کر پاس کرنا"

برا محسوس کرتی منہ بنا گئی

اور میں چوری نہیں کرتی سمجھے آپ" وہ مزید اس کو باور کروا گئی دو دن"

سے اس کا غائب ہونا حرمت کے لئے ڈر کا باعث بھی تھا اس کو یہی خوف

رہتا تھا کہ کہیں "ہمدانی پیلس" سے کوئی آکر اس کو پکڑ نا لے اور پھر میران

کا الگ خوف طاری تھا کہ وہ واپس آکر بدلہ نا لے۔۔

میرا دل تو ڈس کاؤنٹ پر لگا تھا نا جو خرید لیا۔۔میرے دل کی بھی چوری"

ہی کی ہے تم نے" وہ پہلے طنز کرتا پھر خمار آلود آنکھوں سے اس کو دیکھ کر اس

کی ٹانگوں پر ہاتھ رکھ گیا حرمت کا تن بدن کانپ کر رہ گیا وہ کتاب

بند کر کے اس سے دور ہونا چاہتی تھی مگر وہ اس کی کوشش کو ناکام بناتا

مسکرا کر اس کو دیکھتا جا رہا تھا

"د۔۔دور رہیں آپ وعدہ خلافی کر رہے ہیں" وہ چیئر کے اندر ہی گھس جانا چاہتی تھی

"جرمانہ کر دو پھر" آنکھ دبا کر کہا تو وہ مزید گلنار ہوتی اس کو گھوری سے نواز گئی

"ف۔۔فارس دور رہیں" آنکھیں جھلملا سی گئیں اور فارس قہقہہ لگاتا ہوا اس سے پرے ہوتا بیڈ پر سیدھا لیٹ گیا اور ایک پل چھت کو دیکھ کر پھر ٹیڑھے رخ لیٹا اس کو دیکھنے لگا جو ابھی تک پُر خوف نگاہوں سے اس کو دیکھتی اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"معصوم بلی کاٹتی بھی ہے اور پھر ڈر کر بھاگتی بھی ہے جانِ من ہماری ریسپشن میں دو دن رہ گئے ہیں تین ہزار گیسٹ انوائیٹڈ ہیں تم ان سب خاص شخصیات کے سامنے کیسے دلہن بن کر سروائیو کرو گی کیونکہ میں تو سوچ رہا تھا کہ میں تمہاری برائیڈل اینٹری پر ایک کِس سین بھی

کیپچر کرواؤں" وہ اپنے بڑھے ہوئے سلکی و براؤن بالوں کو دونوں ہاتھوں سے کنگھی کرتا مسکرا کر اس کو چھیڑنے لگا اور حرمت ناگواری سے اس کو گھور گئی

"ایسا سوچیۓ گا بھی نہیں میں پہلے ہی بتا رہی ہوں اگر آپ نے روایات و اسلام سے ہٹ کر مجھے کسی چیز پر مجبور کیا نا تو میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی آپ سے دور جانے میں چاہے مجھے اپنی جان ہی کیوں نا دینی۔۔اہہ" وہ اس کا گلا دباتا اس کی آواز بند کر گیا حرمت اس کی سرخ آنکھوں کی جنونیت و تڑپ دیکھ کر ششدر رہ گئی تھی

"تم جب تک میری نہیں تھی اپنی مرضی کی مالک تھی لیکن اب تم میری ہو اللی تم کیا پہنو گی، کیا کھاؤ گی، کب سوؤ گی، کب جاگو گی سب کچھ میری مرضی سے ہوگا مرنا تو بہت دور کی بات ہے تم مرنے کا سوچو گی میں تمہیں مرتے کیسے ہیں وہ دکھاؤں گا" وہ اس کو چھوڑ کر اپنے بال پکڑ کر لمبا سانس

لیتا کنٹرول کرنے لگا اور اس کو ایسے دیکھ کر حرمت ڈر کر خود میں سمٹتی اپنے الفاظ پر پچھتانے لگی

"مجھے جو مرضی کہہ دو املی، گالی دو، برا کہو حتیٰ کہ مار بھی سکتی ہو میں برا نہیں منانے والا مگر تم مرنے کی بات مت کرنا ورنہ میں مر جاؤں گا" وہ جذباتی ہوتا بیچارگی سے بولا اور وہ اب کی بار مزید حیران ہو رہی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ وہ اس کی معمولی سی بات کو اتنا سیریس لے جائے گا

"آئی ایم سوری" وہ سر جھکا کر فوری اپنی غلطی مان گئی

"آئی لو یو بولو پھر مانوں گا" وہ نروٹھے پن سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ اس کو ہوٹل جا کر وہاں کی ڈیکوریشن دیکھنی تھی پھر حرمت کے ڈریس کو بھی دیکھنا تھا

"ناراض رہیں ہو نہہ میں تو نہیں بولنے والی" وہ کندھے اچکا کر کہتی اس کے لبوں پر مسکراہٹ لے آئی

"ٹھیک ہے پھر میں ناراض ہو کر جارہا ہوں تم خوش ہو جانا کہ تم نے اپنے شوہر کو نارض کر کے بھیجا" وہ مصنوعی بیچارگی سے کہہ کر جانے لگا اور حرمت منہ کھولے اس کو دیکھتی رہ گئی وہ شخص اگر ہار بھی جاتا تو مقابل کی جیت کی خوشی کو ملیامیٹ کر کے۔۔!!

"ر۔۔ریان میری بات کا یقین کیجیے پلیز۔۔میں صرف آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔پلیز ریان ٹرسٹ می" وہ اس کا ہاتھ تھامے روتے ہوئے اس کو اپنا یقین دلانے لگی مگر وہ اب کہاں اس کا یقین کرنے والا تھا ریان نے اس کو صرف وہ ریکارڈنگ سنائی تھی اور وہ سب سمجھ چکی تھی کہ فارس ہمدانی ایک بار پھر اس کو ٹھوکر لگا چکا تھا وہ اس سے بہت بھیانک قسم کا بدلہ لے چکا تھا مگر وہ ہر قیمت پر اپنا گھر بچانا چاہتی تھی اور یہ سچ بھی تھا کہ اب وہ ریان سے بے حد محبت کرتی تھی

میں اب تمہارا کبھی یقین نہیں کرنے والا عطروبہ تم نے مجھے دھوکہ دیا تم"
نے صرف میری دولت سے پیار کرکے مجھ سے شادی کی تھی اور جب
یہاں آکر تمہیں معلوم ہوا کہ فارس ہمدانی توریان سے بھی زیادہ امیر ہے تو
تم اس کے پیچھے پڑ گئی" وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی
"نئیں ریان وہ۔۔وہ خود۔۔"
"آئی نو وہ خود ہر لڑکی کی طرف بڑھتا ہے کتے کی عادت ہے بھونکنا
تو کیا کتے پر واپس بھونکا جاتا ہے آئی ہیٹ یو۔۔آئی ریئلی ہیٹ یو عطروبہ
میرا جی چاہ رہا ہے زمین پھٹے اور میں اس میں سما جاؤں میں۔۔"اس کی آواز
میں نمی گھلی اور وہ ہچکیوں سے روتی سر جھکائے ہوئے بے پناہ شرمندہ تھی
"تمہاری خاطر میں نے سارے برے کام چھوڑ دیئے تم تک خود کو
پابند کر لیا سب کے مخالف جا کر سب کی ناراضگی کو سہتے ہوئے تم
سے شادی کی اور تم۔۔تم نے میرے ساتھ کیا کیا۔۔عطروبہ تم۔۔" وہ
ضبط کر کے رہ گیا

ریان۔م۔۔مجھے معاف کر دیں میں بہک گئی تھی مگر۔مگر اب ایسا نہیں ہے میں نفرت کرتی ہوں اس شخص سے۔۔آئی سوئیر میں اب صرف آپ سے محبت کرتی ہوں اس سے تو شدید نفرت۔۔"

"اور اب اسی نفرت کی وجہ سے تم پھر اسے کال کر کے دھمکیاں دیتی ہو اپنی بے عزتی کا اپنے ٹھکرائے جانے کا بدلہ چاہتی ہو تا کہ وہ پیار سے نا سہی دھمکی سے مان کر تمہیں اپنا لے" اس کے سنگین الفاظ عطروبہ کی روح تک کو چھلنی کر گئے وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی اس کے پاس آئی

"نہیں ریان۔م۔۔میرا مقصد یہ نہیں تھا میں صرف اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتی تھی جو وہ ہر روز سب کے سامنے میری کرتا ہے مجھے مڈل کلاس، بدصورت کہتا ہے خدا کی قسم ریان میں اس کے میٹھے الفاظ پر بہکی ضرور تھی مگر میں اب مکمل طور پر صرف آپ کی ہوں" وہ اس کا ہاتھ تھامنا چاہتی تھی مگر وہ اس کو جھٹک کر پیچھے ہوا

تم اب صرف اس لئے میری ہو کیونکہ اس نے تمہیں ٹھکرا دیا تھا۔" وہ "
غصے سے چیخا تو وہ سہم کر ایک قدم پیچھے گئی

اگر وہ تمہیں نا ٹھکراتا تمہاری بے عزتی نا کرتا تو تم آج بھی اسکے ساتھ ہوتی "
اس کے ساتھ گھناؤنا کھیل کھیلتی مجھے دھوکہ دے رہی ہوتی" وہ
خود پر سے اختیار کھونے لگا

نہیں ریان۔۔مجھے جان سے مار دیں مگر۔ مگر پلیز ایسا مت کہیں میں ایسی "
نہیں ہوں میں نے کبھی اس کے ساتھ حد سے تجاوز نہیں کیا میں صرف
پاکیزہ تعلق چاہتی تھی مگر اب ایسا کچھ نہیں ہے میں تب بے شک آپ کی
دولت میں انٹرسٹڈ تھی مگر اب مجھے آپ کی دولت سے بھی زیادہ آپ
سے محبت ہے" وہ تڑپ کر اپنی صفائی پیش کر رہی تھی

جو بھی آرگیو کرو عطروبہ مگر اب میں تمہیں ایکسپٹ نہیں کرنے والا" وہ "
حتمی انداز میں کہتا جانے لگا اور عطروبہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی
محسوس ہوئی

ریان پلیز بات سنیں" وہ اس کو تھامتی آگے بڑھی مگر ریان اس"

کو زور سے جھٹک گیا اور عطروبہ اپنا بیلنس برقرار نا رکھتی قریبی

میز سے ٹکرائی

آہ" وہ کراہتی نیچے بیٹھ گئی"

عطروبہ" وہ شدید پریشان سا اس کی طرف بڑھ کر اس کا پاؤں"

دیکھنے لگا جو کہ انگوٹھے سے کافی زخمی ہو چکا تھا مگر عطروبہ اپنے زخم کی

پرواکئے بغیر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی اس کو ہر قیمت پر ریان کو منانا

تھا کیونکہ وہ اس سے بے حد محبت کرتی تھی اس کا اس دنیا میں سب کچھ وہی

تو تھا

میں گری ضرور تھی ریان مگر۔۔ مگر میں گندگی میں لتھڑی"

نہیں۔۔ میرا۔۔ میرا یقین کیجئے میں فارس سے شدید نفرت کرتی ہوں

میرا آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔۔ مجھ سے آپ سے بڑھ کر کوئی محبت نہیں

کر سکتا۔۔ ریان۔آ۔آپ کو آپکی محبت کا واسطہ صرف ایک بار معاف کر دیں

اگر کبھی میرے لبوں پر دوبارہ فارس کا نام بھی آجائے تو مجھے مار دیجئے گا۔۔ریان پلیز مجھے ایک موقع مزید دیں۔۔" وہ التجا کرتی بے تحاشا رو رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں آنسو نا دیکھنے والا ریان آج اس کو روتا دیکھ کر اپنے دل کو پگھلتا ہوا محسوس کرنے لگا

"میں اس سے شدید نفرت کرتی ہوں میں۔ میں نے آپکو کبھی اس چیز کا طعنہ نہیں دیا ریان کہ آپ۔۔آپ شادی سے پہلے کتنی لڑکیوں سے افئیر رکھتے تھے۔۔میں۔ میں آج تک آپ کو یہ نہیں کہتی کہ آپ کس کس لڑکی سے کب ملتے ہیں تو۔۔تو پلیز مجھے بھی میری ایک خطا پر معاف کر دیجئے پلیز ریان آئم سوری۔۔میں مر جاؤں گی میرے ساتھ ایسا مت کریں" وہ ہچکیاں بھر رہی تھی

"عطروبہ پلیز" وہ محبت کے ساتھ اس کو اپنے ساتھ لگا گیا

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا اور اپنی اسی محبت کی خاطر تم کو ایک موقع اور دوں گا میں کوشش کروں گا کہ تم

کو پہلے جیسی محبت دے سکوں" وہ اس کے آنسو صاف کرتا اس کے ماتھے پر پیار بھرا بوسہ دے گیا اور عطروبہ کو لگا اس کی سانس میں سانس آگئی ہو مگر شاید ایسا ممکن نا ہو میں تمہارے دھوکے کو کبھی بھول نا پاؤں" وہ اس کو چھوڑے کمرے سے باہر نکل گیا اور عطروبہ روتی ہوئی اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی

"کس قدر بری ہوں میں۔۔ میں نے اس شخص کے ساتھ بے وفائی کی جو مجھ سے بے حد محبت کرتا ہے اگر۔۔ اگر فارس مجھ کو نا ٹھکراتا تو میں واقع اس شخص کو کھو دیتی اس۔۔ اس نے بہت اچھا کیا مجھے دھتکار کر۔۔ مجھے میری اوقات یاد دلا کر" وہ روتے ہوئے بڑبڑائی اور سامنے پڑی فلیش اٹھا لی وہ جانتی تھی کہ یہ فلیش فارس نے ہی یہاں رکھوائی تھی اس سے بدلہ لینے کی غرض سے اور وہ ہمیشہ کی طرح کامیاب رہا تھا

میں اس بار تم سے کوئی بدلہ نہیں لوں گی میں تم سے نفرت تک کا تعلق ''
بھی نہیں رکھنا چاہتی'' وہ فلیش کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی ارادہ فلیش
کو توڑنے کا تھا وہ ہر چیز، ہر نشان ختم کر دینا چاہتی تھی

واٹ'' وہ چیخی اور لبابہ جانتی تھیں کہ وہ ایسا ہی ری ایکشن دے گی اس''
لئے وہ پہلے سے ہی اپنا پلین تیار کئے ہوئے تھیں ان کو معلوم تھا کہ ان کی
بیٹی بے شک بہت سے بوائے فرینڈ بنائے ہوئے تھی مگر وہ کسی کے ساتھ
اتنی سیریس نہیں تھی جتنی فارس کے ساتھ تھی اس کی دلی خواہش تھی کہ
اگر وہ کسی سے شادی کرے تو وہ فارس ہی ہو مگر اب ان کا یہ بتانا کہ فارس
ہمدانی تو پہلے ہی اس کی ہونے والی بھابھی سے نکاح کر چکا ہے اس
کے لئے کسی قیامت سے کم نا تھا

"ماما وہ ایسا کیسے کر سکتا یہ نہیں ہو سکتا۔۔میں۔۔میں اس سے بے حد محبت کرتی ہوں" وہ تڑپ کر کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی اور لبابہ نے اس کے پاس بیٹھتے اپنے قیمتی ڈریس کو ٹھیک کیا

"تم کیوں فکر کرتی ہو میری جان" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے لگیں "یو نو وہ پلے بوائے ہے کچھ عرصے میں اس کو بھی چھوڑ دے گا" جس کو روما جھٹک گئی

"مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے ماما کہ وہ اس کو چھوڑتا ہے یا نہیں مجھے۔۔مجھے یہ بتائیں وہ مجھ کو کب اپنی زندگی میں شامل کرے گا آئی وانٹ ٹو میری ہم" اس کا لہجہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا

"تم ابھی بہت چھوٹی ہو روما میری جان فی الحال اپنی اسٹڈی پر فوکس کرو جہاں تک بات ہے حرمت کی تو ڈونٹ وری جب فارس اس کو چھوڑ دے گا تو میں تمہارے پاپا سے بات کروں گی وہ نعمان سے بات کریں گے اور تم کو رسپیکٹفل وے میں فارس کی دلہن بناؤں گی ابھی

پورے سرکل میں تمہارے پاپا کی ریسپکٹ کے پیش نظر ہمیں خاموشی کے ساتھ فارس کی ریسپشن دیکھنا ہو گی" وہ اس کو سمجھانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھیں بہر حال وہ انتہائی تیز طرار عورت تھیں اگلے بندے کو قائل کرنے کے سبھی گر آتے تھے

"لیکن ماما اگر وہ واقع میں اس سے محبت کر بیٹھا تو۔۔"

تو میں اس سے حرمت کو چھین لوں گی تم اپنی ماما پر بھروسہ رکھو اور شادی اٹینڈ کر و یوں جیسے عام سی بات ہو ویسے بھی تم جانتی تو ہو وہ بہت سی لڑکیوں کے ساتھ کھیل چکا ہے یہی سمجھنا کہ حرمت بھی انہی لڑکیوں میں سے ایک ہے تم فارس کی عارضی شادی کو سیریس مت لو" وہ اس کو پیار سے کہتیں اس کے بال بلاوجہ ٹھیک کرنے لگیں اور وہ بھیگی پلکوں سے چپ چاپ اٹھ کر واش روم چلی گئی وہ کسی حد تک اپنی ماں کی باتوں کی قائل ہو گئی تھی اسے فارس چاہیئے تھا چاہے وہ بیک وقت کسی اور کا ہی کیوں نا ہو

شام کا وقت فطرت کا ایک حسین تحفہ نظر آرہا تھا تو سورج کی زردی مائل

روشنی آہستہ آہستہ غروب ہو رہی تھی اور آسمان پر رنگوں کا جادو شروع

تھا بادلوں کے پیچھے چھپتا سورج انہیں سنہری، جامنی اور سرخ رنگوں میں

رنگ رہا تھا ہوا میں ایک نرم سی کیفیت پیدا ہو رہی تھی جو دل کو سکون

پہنچانے کا باعث تھی درختوں کی شاخیں خاموشی سے ہلکی پھلکی ہوا

کے ساتھ جھومنے لگتیں دور دراز سے اذان کی دلنشین آواز سنائی دے رہی

تھی جو دل کو رب کی یاد دلا رہی تھی وہیں کمرے میں بیٹھی حرمت کا

غصے سے برا حال تھا وجہ باہر فارم ہاؤس مینیجر کا ایمپلائز کے ساتھ مل

کر فارم

ہاؤس کو بے انتہا سجانا اور پھر اذان کا احترام نا کرتے ہوئے شور و غل

کرنا تھا جبکہ اس کا سر درد سے پھٹتا جا رہا تھا وہ تھوڑا ابخار بھی محسوس کر رہی

تھی

ان کو بالکل شرم نہیں مجھے تو پہلے ہی یہ بہت زہر لگتا تھا اب تو دل کرتا میں "
اس کا قتل کر دوں" وہ اذان کے بعد کی دعا پڑھ کر منہ بناتی اٹھ کھڑی ہوئی
ارادہ وضو کر کے نماز پڑھنے کا تھا

ہاہ" باہر سے زوردار اسپیکر پہ میوزک لگنے کی آواز پر وہ منہ پہ ہاتھ رکھ گئی"
شاید وہ پریکٹس کے لیے اذان کے ختم ہونے کا ہی انتظار کر رہے تھے

اہ۔۔ میرا سر پھٹ جائے گا اور ان کو ناچ گانے کی پڑی ان کا تو میں وہ حال "
کروں گی کہ یاد رکھیں گے" وہ سر پر ہاتھ رکھ کر کمرے سے باہر نکلتی
غصے میں فارم ہاؤس کے وسیع لان میں جانے لگی جہاں پر تمام تیاریاں کی
جا رہی تھیں

سارا ملک اکٹھا کر لیا ہے" وہ اتنے ورکرز کو دیکھ کر منہ بناتی سیدھی ہاؤس "
کیپر کے سامنے جا کھڑی ہوئی

یس میم" وہ اس کا خود کو گھور کر دیکھنا برا محسوس کر گیا"

آئی تھنک آپ غلط جگہ پہ آگئی ہیں آپ کو اپنا سکن ٹریٹمنٹ اپنی بیوٹیشن "
کو دکھانا چاہیے" وہ اس کے منہ بنا کر دیکھنے پر چوٹ کر گیا

شٹ اپ بد تمیز انسان مجھے بخار ہو رہا میرا سر درد سے پھٹ رہا اور تمہیں "
میوزک کی پڑی" وہ چیخی آس پاس کے ورکرز میم کو غصے میں دیکھ کر حیران
و پریشان کھڑے رہ گئے

اوہ میم سوری۔۔ عبدالہادی کم ہئیر" وہ ڈی جے کی سیٹ پر بیٹھے لڑکے "
کو بلانے لگا

کال آور فیملی ڈاکٹر ہری اپ" وہ منہ کھولے اس کو دیکھتی رہ گئی وہ تو سمجھی "
تھی کہ وہ میوزک بند کرے گا مگر اس کو تو اس کے درد کو ختم کرنے کی
پڑ گئی تھی

آپ کو سمجھ نہیں آ رہی میں کہا بند کریں یہ ڈرامہ جب ریسپشن ہوٹل میں "
ہونی تو فارم ہاؤس کی ڈیکوریشن پہ اتنا خرچہ کیوں کرنا" اس نے انگلی اٹھائی

آپ کے اپ کمنگ ہز بینڈ کا حکم ہے آئی تھنک پیسے بھی ان کے ہی لگ" رہے" وہ کان کھجاتا طنز کر گیا جو حرمت کو مزید آگ لگانے لگا

تمہیں میری بات ماننا ہو گی ورنہ میں فارس کو بتاؤں گی کہ تم بہت" بدتمیزی کی میرے ساتھ" وہ بلیک میل کرنے لگی جبکہ ہاؤس کیپر سر ہلا کر کال ملا گیا

اگنور می" وہ حیران ہوئی جبکہ ہاؤس کیپر کو فارس کے ساتھ بات" کرتے پا کر مزید سلگی

اے اے تم میری شکایت لگا رہے" اس کا سب فارس کو بتانا اسے آگ" لگا گیا

اوکے سر" وہ مسکرا کر سر ہلاتا موبائل پاکٹ میں ڈال گیا اسی وقت" عبدالہادی پین کلر لے آیا

آپ کے سر میں درد ہے میم ڈاکٹر نے یہ پین کلر ریکمنڈ کی ہے" وہ پانی" کے ساتھ پین کلر ٹرے میں رکھے اس کے سامنے آیا

ہاہہ۔ جیسا تم لوگوں کا باس ویسے تم لوگ ہو۔۔ بد تمیز، بے حس"
اور گھمنڈی" وہ چلاتے دو قدم آگے ہوئی
میم سر آرہے ہیں" وہ پیچھے فارس کو مسکراتے ہوئے اپنی بیوی"
کے غصے کو دیکھ کر آتے پا کر بولا ہاؤس کیپر کی جب کال آئی تھی تب اس کی
گاڑی گیٹ سے اندر آرہی تھی
دھمکی دے رہے ہو میں ڈرتی ہوں کیا تمہارے سر سے بند کر و یہ"
واحیات ڈرامہ" وہ غصے سے اس کے اوپر چڑھنے کو تھی
اوہ مائی سویٹ ہارٹ املی ہی از بے چلَر اتنا آگے مت جاؤ" وہ ہنسا ہاؤس"
کیپر بھی مسکرا گیا
میں بھی بیچلر شدہ ہی ہوں مجھ سے زیادہ نمبر نہیں آئیں ہوں گے" وہ اس"
کو گھور کر اپنی پڑھائی کا رعب جھاڑ گئی فارس منہ
کھولے پہلے اسے اور پھر ہاؤس کیپر کو دیکھنے لگا جو بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول
کرتا" ایکسیوزمی سر" کہہ کر وہاں سے جانے لگا تاکہ تیاریوں کو دیکھ سکے

املی میری جان یو آر میرڈ تم کہاں سے بےَچلَر ہو گئی "وہ منہ "

بنا کر آگے جانے لگا ظاہری بات تھی اس کی بیوی بحث کرتے ہوئے اس

کے پیچھے لازمی جاتی تھی

میں سچ میں بی اے نفسیات کیا تھا" وہ یقین دلانے لگی "

وہ بیچلر ہوتا میں بےَچلَر کہہ رہا نالائق بیوی بےَچلَر مینز ان میرڈ" وہ "

پھر بے عزتی کرتا پاکٹ میں ہاتھ ڈالے شولڈر کٹ بالوں میں

بے انتہا ہینڈسم لگ رہا تھا آنکھوں میں بے پناہ کشش تھی تو ٹیٹو سے مزین

مضبوط جسامت اسے نمایاں کر رہی تھی

ہاہ اتنی گاڑھی انگلش بولنے کی کیا ضرورت تھی ہونہہ۔۔اور تم میرے "

پیچھے ہی ہو" وہ اس کو سنانے لگی کہ عبدالہادی کو ٹرے سمیت

اپنے پیچھے آتے دیکھ کر منہ بگاڑ گئی ساتھ ہی درد سے تنگ آکر میڈیسن

لے لی

اب جاؤ" وہ میڈیسن لینے لگی کہ فارس نے اس کے ہاتھ سے میڈیسن لے لی

"میرا سر درد کر رہا" وہ غصے سے بولی نا جانے کیوں وہ جب سے نکاح شدہ ہوئی تھی غصہ ناک پر ہی بیٹھا رہتا تھا

"مجھے تو چیک کرواؤ" وہ اس کو گھور کر میڈیسن دیکھنے لگا جس کا فارمولا کچھ مختلف تھا

"چلو آپ ڈاکٹر ہیں کیا ڈاکٹر نے یہ پین کلر ریکمنڈ کی ہے تو ٹھیک ہی ہو گی نا" وہ منہ بنا کر میڈیسن لینے لگی کہ فارس پرے ہوتا موبائل نکال کر فارمولا سرچ کرنے لگا

"تم کبھی بھی میڈیسن مجھے دکھائے بغیر مت کھانا ڈاکٹر جنید از ویری نائس ڈاکٹر بٹ آئی تھنک سرچ لازمی کرنا چاہیے" وہ اسے باور کرواتا سرچ کر کے اس کو میڈیسن دے گیا اس کا فارمولا کافی بہتر تھا

ہونہہ امیروں کے چونچلے کم از کم ڈاکٹر پر تو اعتبار کر لینا چاہیے" وہ پانی کے ساتھ پین کلر لے گئی

قابل اعتبار تو انسان خود نہیں ہوتا تم اوروں کی بات کرتی اینڈ آئی "

سیڈ یو مینی مینی ٹائمز ڈونٹ ٹرسٹ اینی ون" وہ اس

کو باور کروانے لگا اور حرمت کو میران کے حوالے سے اس کی بات بالکل ٹھیک لگی اس لیے اس بار سر ہلا دیا مگر دل پھر بھی نرم ہی تھا کہ اس کے خیال میں لوگ اتنے بھی بے اعتبار نہیں ہوتے

بات سنیں میری" وہ کمرے میں اس کے پیچھے آئی"

کھول لیے کان اب بولو" وہ کان میں انگلی مار کر اسے چھیڑتا موبائل" دور سے ہی بیڈ پر پھینک گیا اس کی یہ حرکت ہمیشہ حرمت کو زہر لگتی تھی کہ اتنا مہنگا موبائل ٹوٹ بھی سکتا تھا

آپ ہاؤس کیپر کو ابھی فارغ کر دیں وہ بد تمیز انسان ہے میری بات نہیں" مانتا ایون وہ دو دن سے میرا سر کھا رہا کبھی کوئی شوشہ چھوڑتا کبھی

کوئی۔۔آپ کو پتہ ابھی اذان ہوتے ہی اس نے میوزک

لگا دیا تھا پھر اتنا شور کرتے ہیں اوپر سے بد تمیزی" وہ پوری طرح اس

کو شکایت لگا رہی تھی فارس مسکراتا ہوا بیڈ پر بیٹھ کر بوٹ کھولنے لگا

آپ ابھی اس کو سمجھائیں کہ میرے ساتھ تمیز کے ساتھ رہے۔۔"

مجھے پہلے دن سے وہ زہر لگتا" اس نے ناک منہ چڑھایا فارس فقط لب

سکوڑے سر ہلاتا واچ اور ٹائی اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخ گیا اب رخ باتھ روم

کی طرف تھا جبکہ حرمت اپنا اگنور کیا جانا برداشت نا کرتی اس کی جانب

تیزی سے بڑھی

آپ کو ہم میں سے ایک چننا ہو گا" وہ مان سے بولی"

ہائے املی۔۔تم جانتی تو ہو میں کس کو چوز کروں گا" وہ نظریں بدلتا اس"

کو تھام کر باتھ روم کی دیوار ساتھ لگا گیا اور حرمت کی بولتی بند ہو گئی وہ

جانتی تھی کہ وہ بالکل بہادر نہیں

ک۔کس کو" پلکیں لرزیں"

ہاؤس کیپر کو" وہ آنکھ دباتا شرارت کر کے پرے ہوا کیونکہ حرمت "

غصے سے پاس پڑا افیس واش اس کی طرف پھینک گئی جسے فارس قہقہہ

لگاتے کیچ کر گیا

آئی ہیٹ یو آپ ہیں ہی بے حس اور۔۔" وہ کچھ کہتی کہتی رک گئی "

شیطان" فارس نے جملہ مکمل کیا اور حرمت نے غصے سے منہ پرے کر لیا"

آآ مائی املی ڈونٹ وری میں اس کو سمجھا دوں گا میری املی کو انڈرسٹیمیٹ "

نا کرے تم اس کو سیریس مت لو اوکے مائی لو وہ ہے ہی بلڈی منگُوز" وہ اس

کو مطمئن کرنے کے لیے چُن کر گالی دے گیا جو ایک بار پھر حرمت کے

سر سے گزری

منگوز کیا ہوتا" وہ انجان تھی اور فارس آنکھیں و سر مسلتا آنکھ "

دبائے سر کھجا کر اس کو دیکھنے لگا

نیولا" ساتھ ہی شرٹ اتارنے لگا"

اوہ ایکچوئیلی اسٹڈی چھوڑے کافی عرصہ ہو گیا ہے نا تو اس لیے کبھی"
کبھار مس انڈرسٹینڈنگ ہو جاتی۔۔ورنہ میرے نمبرز بہت
اچھے آئے تھے" وہ پھر خود کا دفاع کرنے لگی
ہمم میں کل فائنل پیپر دے کر آیا ہوں" وہ مسکرا کر طنز کرتا اس کو آگ"
لگا گیا لیکن اس کو شرٹ لیس دیکھ کر جلد وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی اب
یاد آیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ باتھ روم میں کھڑی ہے
چھیی بے شرم بے حیا" وہ منہ بنا گئی اور فارس کا قہقہہ بلند ہوا"
لک تم میرے پیچھے اتنی پاگل ہو کہ میرے پیچھے باتھ روم تک گھس آئی"
ہو۔۔آہ املی مجھے اپنی عزت کے معاملے تم سے بہت خطرہ ہو رہا ابھی
تو ہمارا ریسپشن بھی نہیں ہوا" وہ منہ میں انگلی دیئے چھیڑتا اس کی جانب آیا
جو کہ اس کو دھکا دے کر فوری کھلے دروازے سے باہر کو بھاگی پیچھے فارس
کا قہقہہ بے ساختہ تھا اس کی بیوی اس دنیا میں اونلی ون پیس ہی تھی

املی دی گریٹ سِلی۔۔آئی ہیٹ فولش پیپل بٹ وائے آئی لو املی" وہ سوچتا پھر سر جھٹک کر شاور آن کر گیا تھا

ایک تاریک کمرہ جس میں صرف کمپیوٹر کی اسکرینوں سے روشنی آرہی تھی چار مرد نقاب پہنے ہوئے مختلف کمپیوٹرز کے سامنے بیٹھے تھے اسکرینوں پر کوڈز، نقشے اور مختلف ویڈیوز چل رہی تھیں ایک بڑی اسکرین پر ایک شاندار شادی کی تقریب کا ویڈیو چل رہا تھا جہاں امیر لوگوں کی بھیڑ نظر آرہی تھی

"تو یہ ہے ہمارا ٹارگٹ ان امیروں کی دنیا جہاں پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے یہ لوگ اپنی دولت پر اتراتے ہیں لیکن انہیں خبر نہیں کہ ان کی دنیا کب اجڑ جائے" دائیں جانب بیٹھا مرد سگریٹ کا کش لیتے ہوئے بولا

یہ شادی وینیو یہاں پر سیکورٹی تو ہے لیکن ہمارے پاس سب کی تفصیلات موجود ہیں سب کچھ اندر سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے" دوسرا آدمی اسکرین پر کھلے ہوئے نقشے کی جانب اشارہ کرتا بولا

"دیکھو یہاں ان کے سیکیورٹی کیمرے ہیں ہم ان سب کو ہائی جیک کر سکتے ہیں ایک بار ہم سسٹم میں گھس گئے تو پھر جو چاہے کر سکتے ہیں" تیسرا ہیکنگ کے ذریعے شادی وینیو کی لائیو فیڈ دکھاتے ہوئے بولا

"یہاں اس جگہ پر ہم دھماکہ خیز مواد رکھیں گے جب یہ لوگ اپنے عیش و عشرت میں مصروف ہوں گے تب ہم انہیں ان کی اصل حقیقت یاد دلائیں گے" پہلا جو دھماکہ خیز مواد کا ماہر بھی تھا اپنے بیگ سے کچھ نکالتے ہوئے بولا "یاد رکھو ہمیں صرف پیسوں کی ضرورت نہیں ہمیں ایک پیغام بھی دینا ہے کہ اس دنیا میں ہم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں یہاں کوئی بھی بے خوف نہیں رہ سکتا یہ امیر لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ محفوظ ہیں لیکن

آج رات جب ہم انہیں ان کی شادی پر مار ڈالیں گے تو وہ جان لیں گے کہ ہم کون ہیں" سرغنہ نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

سسٹم ہیک ہو چکا ہے آج رات کا وقت طے ہے اور ان کے لیے کوئی" بھاگنے کا راستہ نہیں ہو گا" دوسرے والا کمپیوٹر اسکرین پر کچھ کوڈ ٹائپ کرتے ہوئے بولا

تو تیار رہو آج رات ہم انہیں ان کی حقیقی طاقت دکھائیں گے ان امیروں" کی دنیا میں ہم ان کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کو خوف میں بدل دیں گے "سب سر ہلا کر سرغنہ کی بات کا جواب دے گئے اور کمرے میں ایک خطرناک خاموشی چھا گئی تھی جہاں بس کمپیوٹر کی اسکرینوں کی روشنی چمک رہی ہے

رنگین و مسرت بھرے ماحول میں زرق برق کا لباس پہنے مختلف طبقے، مختلف ذات، مختلف مذاہب، مختلف سٹیٹس حتیٰ کہ مختلف حسن

کے مالک لوگ بھی وہاں موجود تھے مہنگے و حسین ترین ہوٹل کو مکمل طور پر بک کروالیا گیا تھا حسین ترین زیب و آرائش میں ہر کوئی اپنا سٹیٹس واضح کر رہا تھا تو ریسپشن کا ماحول بھی کسی ریاست کے امیر ترین شہزادے کی شادی سے کم نا تھا گیٹ نما آر وے پر مہمانوں کو ویلکم کرنے کے لئے حسین ترین لڑکیاں کھڑی تھیں تو پھولوں و سبزے کی سجاوٹ آگے کی جانب بڑھتی ہوئی مین حال کا منظر پیش کرنے لگی تھی جہاں ہمہ قسم کے مہنگے و قیمتی فرنیچر کو مہمانوں کی خدمت میں سجایا گیا تھا پھولوں، سبزے و رنگ برنگی لائٹس کی سجاوٹ ہوٹل کو ایک شاہانہ اور لگژری عکس فراہم کر رہا تھا مین حال سے آگے جاتے ہوئے نظر سٹیج پر ٹھہر جاتی تھی جو کہ مکمل طور پر لائٹس اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا سٹیج کے درمیان میں دلہا دلہن کے لئے فینسی صوفے پڑے تھے تو کونے میں ایک بڑے سے فانوس کے نیچے قدرے چھوٹا سٹیج بنایا گیا تھا یعنی کہ ڈانس فلور کا نقشہ کھینچا گیا تھا کچھ فاصلے پر

بہترین میوزک کا انتظام محفل کو چار چاند لگا رہا تھا ہال میں جگہ جگہ پر لگے ایل ای ڈی سٹر پس سٹیج کی رونق و امارت کو ہر شخص پر واضح کر رہے تھے مجموعی طور پر فارس ہمدانی کی شادی کا ریسپشن ہر دیکھنے والے کو ایک لمحے کے لئے مسمرائز کر ڈالتا تھا میڈیا کی کوریج اس بات کو واضح کر رہی تھی کہ اس لگژری شادی کی دھوم کافی دن تک سوشل پلیٹ فارمز پر مچی رہنی تھی حتیٰ کہ وہاں پر ویٹرز تک کا مہنگا ترین گیٹ اپ تھا بہر حال اس سب کے باوجود سب کی نظریں اس انسان کو ڈھونڈ رہی تھیں جو کہ اس شاندار محفل کو منعقد کروانے والا تھا جس کا پیسہ اپنی مثال آپ قائم کرتا سب کے منہ اور آنکھیں کھول رہا تھا لیکن کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ شخص یعنی کہ دلہا بذات خود اپنی دلہن کو تیار کروا رہا ہو گا

"ایل 'لوریل اچھا برینڈ ہے مگر میں نے آپ کو SKYA

TRANDER MIC کا کہا تھا" وہ اس کو گھور کر بیس کی ڈبیا ہاتھ میں پکڑ کر فارمولا دیکھنے لگا اور پاس بیٹھی حرمت منہ کھولے اس کو دیکھتی

جارہی تھی جو میک اپ کی ہر پراڈکٹ کو غور سے چیک کر رہا تھا اور میک

اپ آرٹسٹ سے زیادہ میک اپ کی ہاؤ ناؤ رکھتا تھا

سر رئیلی سوری عین ٹائم پہ میری پی اے سے غلطی ہو گئی اور وہ میک اپ "

پراڈکٹس کا سارا سامان گم کر بیٹھی دیٹس وائے ایمر جنسی میں یہ لانا پڑا مگر یہ

بھی بیسٹ ہے میم کی سکن کے ساتھ سوٹیبل بھی ہے اینڈ یہ میک اپ

برینڈ ٹاپ ٹو میک اپ برینڈ ان دی ورلڈ ہے" میک اپ آرٹسٹ نے اس

کو مرعوب کرنا چاہا تو وہ مسکرا کر بیس کو اپنے ہاتھ کی پشت پر لگا کر دیکھنے لگا

"SKYA TRANDER MIC

ٹاپ ون ہے" وہ اس کو باور کرواتا بیس کی کوالٹی سے کافی حد تک مرعوب

ہوا ظاہری بات تھی وہ بھی ایک اچھا و مہنگا ترین برینڈ تھا

لیٹس اسٹارٹ" وہ ان کو میک اپ اسٹارٹ کرنے کا کہتا اپنا رنگ "

کرتا موبائل سامنے کر گیا اس کو دو منٹ بعد کسی نا کسی کی کال آ رہی تھی

نعمان اس کو کئی بار بول چکے تھے کہ وہ فنکشن میں آ جائے بہت سے لوگ

اس کا پوچھ چکے تھے مگر وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا حرمت کے میک اپ کو لے کر کوئی رضک نہیں لینا چاہتا تھا حالانکہ میک اپ آرٹسٹ انٹر نیشنل کلاسز سے لے کر امیر ترین شخصیات و ماڈلز کو تیار کر چکی تھی لیکن فارس ہمدانی اس کے سر پر کھڑا ایک ایک اسٹیپ کو غور سے دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کو بتا بھی رہا تھا کہ یہ کیسے کرنا اور یہ نہیں کرنا اس کو دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ وہ ایک ماہر میک اپ آرٹسٹ بھی تھا

اللہ معاف کرے یہ شخص کیا کیا ہنر رکھتا ہے "حرمت دل ہی دل میں " حیران ان کے سہارے تھی اور فارس کچھ دیر بعد جب فائنل لک آنے والی تھی تب وہاں سے چلا گیا تھا تاکہ فنکشن کو اٹینڈ کیا جا سکے اور جب وہ حال میں پہنچا تھا تو ہر طرف گہما گہمی کا سماں ہو گیا تھا میڈیا سمیت گیسٹس بھی اس کی طرف لپکے اس کو مبارکباد دے رہے تھے اور وہ مسکرا کر سر ہلاتا سپائیکی ہئیر کٹ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کی مبارکباد وصول کرنے لگا تھا

فارس پی ایم آئے ہیں" نعمان نے اس کے پاس آتے اس کو مطلع کیا تو وہ سر ہلاتا ان کے ساتھ جانے لگا بہر حال امیر لوگوں کو امیر لوگ ہی مرعوب کرتے

حرمت کب آئے گی" عطروبہ اس کے پاس آکر پوچھنے لگی تو وہ ایک پل کو رکا

جب اس کی مرضی ہو گی" وہ کندھے اچکا کر الٹا جواب دیتا آگے بڑھ گیا بہر حال وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ فارمل ہونا چاہتے تھے جو کہ ناممکن ہی تھا

ریسپشن کی رونق عروج پر تھی ہر طرف روشنی اور خوشیاں تھیں مگر ایک کونے میں کھڑے وہ دونوں خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے ریان کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا جبکہ عطروبہ کے چہرے پر خوف اور بے بسی کے آثار تھے

"شادی کے اس موقع پر بھی تم نے اپنی حرکتیں نہیں چھوڑیں اس کے ساتھ ابھی بھی خوش گپیاں کی جا رہی تھیں "اس نے غصے میں دبی آواز میں کہا

"وہ بس ایک معمولی سی بات تھی آپ غلط سمجھ رہے ہیں ریان "وہ بیچارگی سے بولی "معمولی بات.. وہ تمہاری نظر میں معمولی ہو سکتی ہے عطروبہ مگر میرے لیے نہیں بی کاز آئی نو یور ریلیشن "اس نے غصے سے آگے بڑھتے ہوئے کہا

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا قسم سے وہ سب بس ایک غلطی تھی جس کی معافی کئی بار مانگ چکی ہوں اب بھی صرف حرمت کا پوچھ رہی تھی "وہ آنکھوں میں آنسو لیے باور کروانے لگی "معافی تمہارے لیے معافی آسان حل ہو گی میرے لیے نہیں تمہاری نظر میں اس رشتے کی کوئی وقعت نہیں تھی تم نے میرے بھروسے کو توڑ دیا تھا اور اس کا انجام تمہیں بھگتنا پڑے گا "اس نے تلخی سے ہنستے ہوئے کہا

میں صرف آپ سے محبت کرتی ہوں ریان "اس کے دل میں ٹیس سی" اٹھی

محبت.. محبت کا یہ حال ہو گیا ہے کہ تمہارا کردار اس پر بوجھ بن گیا" ہے اب اس رشتے میں کچھ بھی باقی نہیں رہا" وہ غصے سے کہتا وہاں سے چلا گیا جبکہ عطروبہ آنسو ضبط کرتی ٹشو سے گال اور بھیگی آنکھیں صاف کر کے زبردستی مسکراہٹ بکھیرتی مہمانوں سے ملنے آگے بڑھی اسے یقین تھا کہ ریان جلد ٹھیک ہو جائے گا وہ بہت محبت کرتا تھا اس سے شاید محبت کی بارش فی الحال رکی ہوئی تھی اسے یقین تھا کہ بادلوں کی دوبارہ آمد ہو گی اور اس کا تن من محبت کی بارش میں بھیگ جائے گا

سب لوگ اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف عمل ڈانس فلور پر رقص کرتے آرٹسٹس کو دیکھنے کے ساتھ بہترین قسم کے کھانے سے بھی لطف اندوز ہو رہے تھے کہ یکدم ہر طرف اندھیرا چھا گیا سب ایک پل کو حیران و

پریشان سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر کمال کا ساؤنڈ وائبریٹ کرتا ہوا لائٹس کو دھیرے دھیرے جگمگانے لگا اور سب کی نگاہیں سامنے اسٹیج پر پھولوں، رنگوں، گریزی ولائٹس سے جگمگاتے جھولے میں بیٹھی ایک پری پر ٹھہر سی گئیں جو کہ خود کو کسی دوسری دنیا میں آتا ہوا محسوس کر رہی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی زندگی اتنی بدل جائے گی اور اس کی شادی اتنے شاہانہ انداز میں ہو گی سب کی نگاہیں اس پر تھیں جو کہ ٹی پنک لہنگا نما گاؤن، جس کے فیبر کس پر لاکھوں کی مالیت لگی تھی البتہ نگاہوں کو خیرہ اس کے ڈریس پر لگے سونے وچاندی سمیت دوسرے قیمتی جواہرات کا موتیوں کی شکل میں ہونا کر رہا تھا اس کا حجاب مکمل طور پر اس کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھا صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں لیکن اس کی آنکھوں سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کس قدر حسن کی مالک تھی

اللہ یہ۔۔یہ سب کیا ہے“ وہ دل ہی دل میں حیران و پریشان سی ایک ”
سے بڑھ کر ایک بڑی شخصیت کو اپنی طرف مسکرا کر دیکھتا ہوا محسوس
کر رہی تھی ایسے میں نگاہیں اس شخص کو تلاشنے لگیں جس نے یہ سب
سجاوٹ اس کے لئے کی تھی ایک پل کو حرمت کو اپنی خوش نصیبی پر رشک
آیا مگر پھر دوسرے ہی پل اپنے شوہر کے برے اعمال اس کو اندر تک غم
میں ڈھال گئے

میٹ مائی وائف۔۔لائیک مائی پرنسز، لائیک مائی ہارٹ۔لائیک مائی ”
سول“ ڈانس فلور پر کھڑے فارس نے اس کو جانثار نگاہوں
سے دیکھتے کہا اس کی آواز پورے ہال میں گونجی تھی کیونکہ ساؤنڈ سسٹم
وسیع پیمانے پر تھا

لو یو مائی لو۔۔اٹس آل فار یو، ایوری تھنگ از فار یو“ وہ ہاتھ پھیلا کر کہتا اس ”
کی طرف بڑھنے لگا جس کو دو تین لڑکیوں نے سنبھالتے ہوئے اسٹیج
پر صوفے کے پاس کھڑا کر دیا تھا اور وہ بے حد کنفیوژ سی اے سی کی شدید

ٹھنڈک میں بھی خود کو پسینے میں بھیگتا محسوس کر رہی تھی یوں لگا کہ جیسے وہ کسی رنگوں والی بھیانک سی دنیا میں آگئی ہو یہ سچ تھا کہ اس نے کبھی اس قسم کی شادی کا نہیں سوچا تھا وہ خود سادہ رہی تھی اور سادگی ہی پسند کرتی تھی اس کے لئے یہ سب اتنی آسانی سے دیکھنا آسان نہیں تھا

"ف۔۔فارس" وہ اس کا ہاتھ تھام گیا تو وہ بھیگی پلکوں سے اس کو دیکھتی پکارنے لگی اور جب اپنی آواز کو پورے ہال میں گونجتا محسوس کیا تو مزید آنکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھا بہت سے کیمرے بیک وقت ان کی پکچرز کو لیتے جا رہے تھے فلیش لائٹس نے ماحول کو مزید رنگین بنا ڈالا تھا

"مائی بیوٹیفل وائف۔انو سینٹ ڈول آئی وانٹ ٹو سنگ آ سونگ فار ہر" وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر اپنے کوٹ کو اسٹائل سے جھٹکتا بالوں کو بلا وجہ سنوارتا ہوا آگے آیا جبکہ حرمت کو صوفے پر بٹھا دیا گیا تھا وہ بس چپ چاپ سب کچھ دیکھتی یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ کیا یہ سب کچھ سچ

ہے بہر حال وہ دل ہی دل میں تہیہ کر چکی تھی کہ اس کو اچھی خاصی سنائے گی جس نے اتنی نمود و نمائش کی تھی

دس از فاریو" وہ اس کی طرف انگلی کر کے آنکھ دباتا بولا اور ایک ساتھ ہال میں تالیاں و سیٹیاں گونجیں وہ پرفیکٹ نظر آنے والا شخص ہر کسی کو گھائل کر ڈالتا تھا

"When I first saw you

my heart skipped a beat

In that moment, I knew my search was complete

You smiled at me

and the world felt right

Now I stand here ready to love you for life

You are my sunshine, my moon, and my stars
My forever, no matter where we are
In your eyes, I see my home
With you my love I’ll never be alone
I vow to cherish, to honor, and to stand by you
Forever and always our love will stay true
Through every trial, every joy we’ll face
Hand in hand, we’ll find our place
I promise you with all my heart
In this journey we’ll never be apart

You’re my heart, my soul, my guiding light
I love you my bride every day, every night
I love you my bride, every day, every night"

سب تالیاں بجاتے ہوئے ہنستے مسکراتے حرمت کی قسمت پر رشک کر رہے تھے جو کہ فارس ہمدانی کی محبت بن چکی تھی دلوں پر راج کرنے والے شخص کے دل پر راج کر چکی تھی لیکن کوئی بھی حرمت کی کیفیت سے واقف نہیں تھا جس کو اس وقت یہ سب بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ جلد از جلد وہاں سے جانا چاہتی تھی اس کا دل وہاں سے بھاگ جانے کو کر رہا تھا

\-

تقریب اپنے پورے عروج پر تھی مہمان ہنسی خوشی باتوں میں مصروف تھے لیکن رامش اور اس کے گارڈز کی نظریں ہر جگہ گھوم رہی تھیں رافع بھی وینیو کے مختلف مقامات کا معائنہ کر رہا تھا سیکیورٹی کا جائزہ لینے کے بعد وہ رامش کے پاس آیا تھا

رامش کسی بھی صورت حال کے لیے تیار رہو ہمارے پاس اطلاعات ہیں" کہ ہمارے مخالف ہائی ٹیک ہتھکنڈوں کا استعمال کر سکتے ہیں کیا تم نے آؤٹ ڈور پیرامیٹرز کی نگرانی کی ہے"اس نے سرگوشی میں سوال کیا

جی سر ہم نے ہر اینگل سے نگرانی کی ہے ڈرونز سے لے کر موبائل" سگنلز تک سب کچھ مانیٹر کیا جا رہا ہے میں نے ایک ٹیم کو چھت پر بھی تعینات کیا ہے تاکہ اگر کوئی اوپر سے حملہ کرنے کی کوشش کرے تو فوراً روکا جا سکے" رامش پر اعتماد تھا رافع فقط سر ہلا گیا

اسی دوران ایک مشکوک شخص وینیو کے پچھلے دروازے سے اندر داخل ہونے کی کوشش کررہا تھا ایک سادہ لباس میں ملبوس گارڈ اس پر نظر رکھتے ہوئے اس کے قریب آیا

"ایکسیوزمی سر آپ کہاں جارہے ہیں یہاں پر کوئی انویٹیشن دکھائیں" اس نے نرمی سے سوال کیا

"جی میں یہاں کام کرنے والوں میں سے ہوں میں نے اپنا پاس گم کردیا ہے اندر جانا ہے کچھ سامان لینے" وہ فرمانبرداری کے ساتھ سر جھکائے بولا

"سوری لیکن اس طرح سے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے آپ کو متعلقہ آفیسر سے بات کرنی ہو گی" وہ پھر اسی انداز میں بولا تھا اور فوراً پیغام بھیج دیا

"ہمیں فوری طور پر پچھلے دروازے پر پہنچنا ہوگا یہ مشکوک ہوسکتا ہے" رامش جلدی سے حرکت کرتے ہوئے بولا تو رافع اور مزید اہلکار جلدی سے وہاں پہنچے

کہاں ہے وہ"رامش کراہتے ہوئے گارڈ کو زمین سے اٹھاتا فکر مندی "

سے بولا

وہ۔۔وہ اندر چلا گیا ہے سر"وہ سینے پر ہاتھ رکھے خون کو روکنے کی کوشش"

کر رہا تھا جہاں پر بلیڈ سے کٹ لگا تھا

لیٹس گو"رامش سیکنڈ سے بھی پہلے اندر کی طرف بھاگا اس کی نظریں "

ادھر ادھر دوڑتی ہوئیں اس شخص کو تلاشنے لگیں اور جلد ہی اس کی عقابی

نگاہوں نے کچھ دور مشکوک انداز میں بھاگتے ہوئے شخص کو دیکھا جو کہ

اس کو دیکھ چکا تھا اور کام کر کے جلد نکلنا چاہتا تھا رامش لب

بھینچے غصے سے اس کے پیچھے بھاگنے لگا مہمانوں کے رش میں کوئی ان کو

زیادہ نوٹس نہیں کر رہا تھا ورنہ لازمی تماشہ لگ جاتا

تمہاری تو بینڈ بجادوں گا"وہ اسے میوزک روم میں داخل"

ہوتے پا کر مسکرایا کیونکہ وہ شخص اس بار غلطی کر چکا تھا کیونکہ میوزک

روم کی چابی ڈی جے کے پاس موجود تھی رامش کو کچھ ہی دیر لگی تھی

اندر جانے میں اور پھر اس شخص کا حلیہ بگاڑنے میں گارڈز کو اس کے سامان کی تلاشی لینے پر کچھ الیکٹرانک ڈیوائسز اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ کچھ نقشے ملے تھے

"یہ ہے وہ جلدی سے اس کے دیگر ساتھیوں کو ڈھونڈو انہیں ہماری نظر سے بچنے کی غلطی مہنگی پڑے گی" رامش نے غصے سے کہا تو تمام نفری فوراً حرکت میں آئی اور پوری جگہ کا کونا کونا چیک کرنے لگی اور مزید مشتبہ افراد کو تلاش کرنے لگی

"سروینیو کے قریب ایک گاڑی کھڑی ہے جو کافی دیر سے مشکوک نظر آرہی ہے اس کی تلاشی لینا ضروری ہے" اہلکار نے دوڑتے ہوئے اس کو اطلاع دی

"فوراً اسے چیک کرو ہو سکتا ہے یہ گاڑی ہی ان کا بیس ہو" وہ بھی ان کے ساتھ باہر جانے لگا ہوٹل کے اندر مہمان بے خبر تھے کہ ان کی حفاظت کے لیے کس طرح کا آپریشن جاری تھا

ہوں‘‘موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا اور وہ منہ ’’
کھولے غائب دماغی سے چھت کو دیکھنے لگی اس کی ساری خوشی اور خوش
فہمیاں ریت کی مانند اسکے ذہن و دل سے پھسلتی چلی گئیں اور ہر سُو
سناٹا سا چھا گیا اس کے پہلو میں سویا ہوا اس کا شوہر نہیں جانتا تھا کہ وہ کس
کرب سے گزر رہی تھی اور کچھ دیر بعد وہ خود بھی کس کرب
سے گزرے گا

تو تم۔۔تم جھوٹے تھے تم۔۔مجھ سے محبت نہیں کرتے تھے بلکہ۔۔بلکہ ’’
تم نے تو کبھی مجھ سے محبت کا اظہار کیا ہی نہیں اور نا ہی میں نے کبھی تمہاری
حقیقت جاننے کی کوشش کی اوہ میرے خدا یہ مجھ سے کیا ہو گیا‘‘ وہ سر
پر ہاتھ رکھے اٹھ بیٹھی

شاید وہ۔۔وہ میرے شادی شدہ ہونے کی بنا پر اظہار نا کر پایا ہو اور۔ ’’
شا۔۔شاید ڈیویلئیر کی وجہ سے وہ ہار گیا ہو۔۔مگر۔۔مگر اس کا محبوب رویہ

ہمیشہ میرے لئے خاص رہا اوہ مجھے جانا چاہیئے میں پاکستان جا کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کروں گی میں اس کو بتاؤں گی کہ ہم۔۔ ہم ایک دن ضرور ملیں گے۔۔ وہ۔۔ وہ بے وفائی نہیں کر سکتا وہ۔۔ لیکن وہ شادی کر چکا ہے" وہ خود سے ہی سوال جواب کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور چپل پہن کر الماری کی طرف بڑھی تاکہ جلد از جلد یہاں سے نکل سکے

یقیناً وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے گا جب اس کو معلوم ہو گا کہ میں اس" سے اتنی محبت کرتی ہوں۔ کہ سات سمندر پار اس کے لیے آگئی ہوں۔ میں ہار نہیں مانوں گی میں اس کو ہر قیمت پر حاصل کر کے ہی رہوں گی اور اگر یہ میرا وہم ہوا کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا۔۔ وہ دھوکے باز تھا تو میں اس کو بھی مار دوں گی۔۔ میں۔۔ میں سب کو مار دوں گی جو میرے اور اس کے درمیان آیا" وہ کسی پاگل عورت کی طرح قریبی ٹیبل پر پڑی فروٹ باسکٹ سے چاقو اٹھا کر اپنی پینٹ کی جیب میں رکھ گئی تاکہ ڈیویلئیر اس کو روک نا پائے اور خود جلدی سے اپنا بیگ تیار کرنے لگی

اس کو ہر قیمت پر صبح تک پاکستان پہنچنا تھا تاکہ ہمدانی سے مل کر سب کلئیر کر سکے وہ جانتے بوجھتے بھی خود کو دلاسہ دے رہی تھی لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ ٹائم پاس بنائی جاچکی تھی وہ جانتی تھی کہ فارس ہمدانی نے کبھی اس سے محبت نہیں کی مگر اس کے ذہن نے ثابت کیا تھا کہ محبت اندھی ہوتی وہ سب کچھ جان کر بھی کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی

تم کہاں جارہی ہو" ڈیویلئیر کی آواز پر اس کے بیگ میں کپڑے رکھتے" ہوئے ہاتھ تھم سے گئے وہ پہلے سہم کر اور پھر بے خوفی لئے اس کو دیکھتی سیدھی کھڑی ہوگئ

میں پاکستان جارہی ہوں" اس نے باور کروایا اور وہ حیران و پریشان" سا اٹھ کر اس کی جانب بڑھنے لگا

"کیوں"

تم جانتے ہو کہ کیوں۔۔ کیونکہ پینسی کو تم نے ہی کہا تھا کہ ہمدانی کی" شادی کا ڈیانا کو بتادینا۔۔ میں۔۔ میں جان چکی ہوں کہ ہمدانی شادی

کر چکا ہے اور میں اتنا بھی جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا مگر میں اس کو جا کر بتاؤں گی کہ میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں اس کی خاطر سب کچھ چھوڑ آئی ہوں" وہ اس کو کہتے ہی دوبارہ بیگ میں کپڑے رکھنے لگی

کیا تم ابھی بھی نہیں سمجھی کہ وہ تم میں بالکل دلچسپی نہیں رکھتا اس" نے محبت کی شادی کی ہے ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ اپنی شادی پر بے پناہ خوش ہے اسے اپنی بیوی سے بے پناہ محبت ہے" ڈیویلئیر نے اس کو کہتے بیگ اٹھا کر پرے پھینکا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی پاکٹ سے چاقو نکال کر پرے پھینک دیا اب ڈیانا مکمل طور پر اس کے قابو میں تھی

نہیں وہ۔۔ وہ میرا ہے میں نے دو سال اس سے محبت کی ہے میں۔ وہ مجھ" سے فلرٹ نہیں کر سکتا" وہ روتی ہوئی نفی میں سر ہلانے لگی جبکہ ڈیویلئیر کو ہمدانی سے شدید نفرت محسوس ہوئی اپنی ہی بیوی کو کسی کے لئے روتا ہوا دیکھنا اس کی برداشت سے باہر تھا

وہ کر چکا ہے میری جان بہادر بنو اور جان لو کہ وہ ایک سراب اور "
"دھوکے باز تھا۔۔ میں تم سے بے حد پیار کرتا ہوں کیا تم میرا یقین۔۔
نہیں تم جھوٹ کہہ رہے ہیں۔۔ میں صبح جاتے ہی اس سے سب کچھ "
درست کروالوں گی تم میرے رستے میں مت آؤ تو بہتر ہے میں ہمدانی کی
بھی جان لے لوں گی جس نے مجھے دھوکہ دیا" وہ اس کو سناتی
خود کو چھڑا کر دوبارہ بیگ لینے لگی مگر وہ اس کو پھر سے روک گیا اور ان کی
لڑائی کو پھر سے محسوس کر کے قریبی صوفے پر سوئے ہوئے ڈمی کی آنکھ
کھل گئی ڈیانا اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھتی تھی حتیٰ کہ جب
ڈیویلئیر گھر نا ہوتا تو وہ اس کے ساتھ سوتا تھا اور جس دن
ڈیویلئیر گھر ہوتا اس دن وہ قریبی صوفے پر سو جاتا تھا
میں تمہارے تمام رستے بند کرتا ہوں ڈیانا بات کو سمجھو وہ مسلمان "
ہے اور تم عیسائی تم دونوں اب شادی شدہ ہو میری بات کا یقین کرو وہ
تمہیں کسی قیمت پر نہیں اپنائے گا" وہ نرمی سے بولا حالانکہ اس کو ڈیانا کا

کسی کے لئے ایسا رویہ کسی طور قبول نہیں ہو رہا تھا اس کو دل ہی دل میں

ڈیانا پر بھی بے انتہا غصہ آ رہا تھا

"تم مجھے روک نہیں سکتے میں جاؤں گی یہ سب تمہاری وجہ سے

ہوا ہے اگر تم پہلے مجھے چھوڑ دیتے تو میں اور ہمدانی ایک ہوتے" وہ طیش

کے عالم میں اس کو زور کا دھکا دے گئی اور ڈیویلئیر کو بھی بے پناہ غصہ آیا

"میں کہہ رہا ہوں رک جاؤ" وہ جھٹکے سے اس کا بازو تھام کر اس

کو بیڈ پر گرا گیا اور ڈیانا نے سائیڈ

ٹیبل سے لیمپ اٹھا کر اس کو دے مارا

"تم نامرد گھٹیا اور بے غیرت انسان ہو جس کو میں بارہا سمجھا چکی ہوں کہ

مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں اگر تم مرد ہو تو مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتے" وہ

چیخی اور مقابل کے ضبط کی انتہا ہو چکی تھی وہ اپنے ہاتھ سے نکلتے خون

کو خون آشام نگاہوں سے دیکھتا واپس ڈیانا کو دیکھنے لگا جو بیڈ سے اٹھ

کر بھاگ رہی تھی فرش پر پڑا ہوا چاقو چمکتے ہوئے باور کروانے لگا کہ اس کی محبت کو زیادہ تکلیف کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا

مسکراہٹ بکھیرتا ہوا وہ کپل بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا تھا لیکن ان کے ذہن کہیں اور بھٹک رہے تھے اور جونہی وہ مہمانوں سے کچھ پل کو دور ہوئے ان دونوں کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوئے

میں کچھ دنوں سے میران کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ کہاں ہے لبابہ کئی" دنوں سے وہ گھر میں نظر نہیں آیا یون آج فارس کی ریسپشن پر بھی نہیں آیا" وہ واپسی کے لیے قدم بڑھاتے ہوئے لبابہ سے مخاطب ہوئے جو کہ بے انتہا فکرمند تھیں

مجھے بھی بہت فکر ہو رہی ہے حذیفہ ریسپشن پر سب نے اس کی "
غیر موجودگی محسوس کی تھی ایون کال بھی نہیں اٹھا رہا" ان کو مسلسل
فکر مندی تھی اتنے دن سے اپنے بیٹے کی کوئی خیر خبر نہیں مل رہی تھی
اوپر سے فارس کا خشک رویہ ان کو مزید پریشان کر رہا تھا کہ کہیں اس نے
کچھ کر نا دیا ہو

ہاں کافی لوگ اس کے بارے میں پوچھ رہے تھے فارس کے لیے یہ "
کتنا خاص دن تھا اور میران کا ابسنٹ ہونا اسے بہت ڈس ہارٹ
کر گیا ہے" لبابہ کو فارس کے ذکر پر بے پناہ غصہ آیا مگر فی الحال بحث
سے احتراز کیا

میں نے اسے کئی بار فون کرنے کی کوشش کی لیکن وہ فون بھی نہیں "
اٹھا رہا ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا آپ ایک بار ہوٹل کا پتہ کروا کر کال کریں
نا" نہایت نرمی سے کہا

آئی ایم ناٹ انٹرسٹڈ تمہارے بیٹے کی عیاشیوں سے میں اچھی طرح"
واقف ہوں اس کی مرضی ہے جب مرضی آئے۔۔چھوٹا بچہ نہیں کہ باپ
ڈھونڈنے میں ہلکان ہو"ان کالاپرواہ انداز لبابہ کے دل ودماغ
پر زور کے ساتھ لگا تھا مگر وہ رات کے آخری پہر لڑائی کر کے اپنا موڈ مزید
خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں اس لیے ان کے ساتھ گاڑی میں آبیٹھیں

ــــــــــــــــــــــــــ

رات کے اندھیرے ہر سو چھائے ہوئے تھے،آسمان میں لائٹس کی طرح
جگمگاتے ہوئے ستارے دل کوپر سکون کردینے والا منظر پیش کر
رہے تھے تو چاند مسکراتا ہوا کھڑکی کے رستے کمرے میں داخل ہورہا
تھا جہاں وہ غصے سے منہ کو پھلائے ہوئے اپنی جیولری اتار رہی تھی کمرے
کی سجاوٹ دیکھنے والے کو کچھ لمحے کے لیے تو مسمرائز کر رہی تھی بیڈ پر اعلیٰ
معیار کی ریشمی چادریں بچھائی گئی تھیں جو نرم مخمل کی طرح محسوس ہوتی
تھیں ان چادروں پر ہاتھ سے کی گئی باریک کڑھائی اور دھاگوں کا کام بیڈ

کو ایک پر تعیش اور جدید انداز دے رہا تھا بیڈ کے گرد سفید اور سنہری پردے نصب کیے گئے تھے جو چھت سے لے کر فرش تک ایک نرم سی جالی کی طرح لٹک رہے تھے اس سے مسہری کو ایک رومانوی ماحول مل رہا تھا کمرے میں جدید طرز کی خوشبودار موم بتیاں روشن کی گئی تھیں جن کی خوشبو کمرے میں ایک میٹھی سی مہک بھر رہی تھی

بیڈ کے ارد گرد مختلف اقسام کے پھولوں کی جدید ترتیب دی گئی تھی جس میں گلاب، آرکڈ اور ٹیولپ شامل تھے جو رنگوں اور خوشبو کا حسین امتزاج پیدا کر رہے تھے بیڈ کے اوپر ایک نفیس، شفاف سی چھتری نما کینپی نصب کی گئی تھی جس پر نرم روشنیوں کے ساتھ پھولوں کی لڑیوں کو اس طرح باندھا گیا تھا کہ وہ رات میں جگمگاتی ہوں

بیڈ کے ساتھ نصب سمارٹ لائٹنگ سسٹم، جو اشاروں پر کام کرتا کمرے کے ماحول کو فوری طور پر تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا اس سے روشنیوں کی شدت اور رنگوں کو بدلا جا سکتا تھا جس کا مقصد ایک

رومانوی اور دلکش ماحول کو تخلیق کیا جاناتھا جبکہ حرمت کو اس سب سے بے انتہا غصہ آرہا تھا وہ کسی قیمت پر فارس کا انتظار کر کے اس کو خوش نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ آج اس کو فارس پہ بے حد غصہ آیا ہوا تھا جس نے اتنی نمود و نمائش کرتے ہوئے اس کو سب کے سامنے شوپیس کی طرح لا کھڑا کیا تھا حرمت کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے آدھے ملک کو دیکھ ڈالا ہو، جانے مانے بزنس مین، طاقتور وامیر ترین سیاستدان، شوبز سلیبریٹیز الغرض ہر شعبے میں عروج پر پہنچا ہوا شخص وہاں پر موجود تھا سب سے زیادہ غصہ اس کو اس چیز پر تھا کہ فارس نے سب کے سامنے اس کے لئے اتنے الفت بھرے الفاظ بولے جن کو سن کر اسے ابھی تک شرم آرہی تھی

"یہ۔۔یہ شادی کم کسی فلم کی واحیات شوٹنگ زیادہ لگ رہی تھی وہاں پر عورتوں کے کپڑے دیکھے تھے اللہ معاف کرے۔۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتی خود کلامی کر رہی تھی

پھر مردوں کا حال بھی کسی سے کم نہیں تھا ٹھرکی کہیں کے۔۔اوہ"
مجھے تو یہی سوچ سوچ کر شرم آرہی کہ میری ویل والی پکچر بھی فارس
کے ساتھ سوشل پلیٹ فارمز پہ لگے گی اف حرمت یہ شخص
کیا ہے، کیسا ہے اس کو سمجھنا ناممکن ہے"اس نے منہ بگاڑتے سامنے پڑی
مہنگی ترین جیولری کو دیکھا

مجھے سمجھنے کے لئے تمہارا سمجھدار ہونا بھی تو ضروری ہے ناملی"فارس کی"
آواز پر وہ بدک کر سیدھی ہوئی وہ ابھی تک سوٹڈ بوٹڈ سا نہایت ہینڈسم لگ
رہا تھا البتہ کوٹ اتار کر ہاتھ میں تھاما ہوا تھا

ہونہہ"وہ ناک منہ چڑھاتی بیڈ سے آہستہ آہستہ اپنا بھاری بھرکم گاؤن"
سمیٹ کر اٹھنے لگی

میری پرنسز نے میرے آنے سے پہلے ہی اپنی جیولری اتارلی"وہ مصنوعی"
ناراضگی بھرے انداز میں کہتا آگے بڑھا اور اس کو سنبھال کر اترنے میں
مدد دی

آپ میرے ساتھ کم از کم آج کا دن بات مت کریں'' وہ انگلی اٹھا کر اس ''
کو وارن کرنے لگی اور وہ ڈرامیٹک انداز میں آنکھیں پھاڑے، ہونٹ
لٹکائے اس کو دیکھنے لگا

آآآ۔۔املی میں تمہارے لئے کروڑوں ریسپشن پر لگا گیا اور تم آج مجھ ''
سے بات نہیں کرنا چاہتی ایون میں تمہارے لئے منہ دکھائی بھی
لے کر آیا ہوں حالانکہ میں کئی بار تمہارا منہ دیکھ چکا ہوں'' وہ مذاق
کرتا بڑھ کر سائیڈ ٹیبل دراز سے ایک قدرے بڑا ساڈبہ نکال گیا

آپ کا کروڑوں کی مالیت کا وہ سیٹ اپ مجھے ایک آنکھ نہیں بھایا اگر آپ ''
مجھ سے میری خوشی پوچھتے تو مجھے زیادہ اچھا لگتا یقین کریں میں آپ سے کسی
قیمت پر یہ گفٹ نہیں لینے والی۔۔میں آپ کی دولت سے ہر گز متاثر نہیں
ہونے والی'' وہ حتمی و بے خوف لہجے میں بولتی جیولری اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل
پر رکھ گئی

ڈیم اٹ۔۔فارس ہمدانی یو پلے انگ رونگ" وہ سر پر ہاتھ مارتا باکس"

واپس سائیڈ ٹیبل دراز میں رکھ کر اس کی طرف بڑھا جو کہ

اپنے ہئیر اسٹائل سے پنز کو نکال رہی تھی

حکم کرو تمہیں کیا چاہئے ریسپشن میری خوشی تھی اب فیس ریویل"

کا گفٹ اور ہنی مون تمہاری پسند کا ہو گا بولو کیا چاہتی ہو" وہ آئینے میں

نظر آتے اس کے حسین عکس کو جی بھر کر نگاہوں میں جذب کرتا پیار سے

بولا اور حرمت نے چپ چاپ اپنا کام جاری رکھا

املی۔۔" وہ اس کو دونوں بازوؤں سے تھام کر اس کے نہایت قریب"

ہوتا خمار آلود آواز میں بولا اور حرمت کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

د۔۔دور رہیں" وہ اس کو پرے کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی"

تم بتاؤ کیا گفٹ لینا ہے اپنی جان دے کر بھی اسے تمہارے قدموں میں"

لاؤں گا" وہ اپنے لب اس کے حجاب پر پھیرتے ہوئے اس کی خوشبو

کو خود میں جذب کرنے لگا وہ اس سے کافی چھوٹی تھی یہی وجہ تھی کہ اس کو حرمت کے لئے بے پناہ جھکنا پڑتا تھا

قدموں میں نہیں ہاتھوں میں چاہئے" وہ آہستہ سے کہتی اس کی طرف چہرہ کر گئی اور فارس مسکرا کر اس کی کمر پر دونوں ہاتھ مضبوطی سے رکھتا اس کو یکدم اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر بٹھا گیا اور اتنے میں ہی حرمت کو اپنا ایک کلو خون کم ہوتا ہوا محسوس ہوا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا

حکم کروا ملکہ۔۔فارس ہمدانی کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی چیز تمہارے قدموں میں لا دے گا" وہ اس کو باور کرواتا خود اس کے حجاب سے پن نکالنے لگا

سوچ لیں فارس میں بہت مہنگی چیز مانگوں گی آپ سے" وہ چیلنجنگ انداز میں بولی اور اب کی بار تو فارس کو بھی ایڈونچر ہوا

آئی سیڈ حکم کرو" وہ پنز نکالنے کے بعد اس کے گھٹا کی مانند سیاہ بالوں
کو ہاتھ میں پکڑ کر ان پہ اپنا چہرہ پھیرنے لگا جو کہ اس کے لیے نہایت سکون
بخش جبکہ حرمت کے لئے شرم و ناگواری کا باعث تھا
میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔۔ کیونکہ پیسے سے ہر چیز خریدی"
جا سکتی" وہ باور کرواتا اب اس کے ناخنوں سے نیل پالش
کو ریموو کرنے لگا تھا اور حرمت ہچکچاہٹ کا شکار اپنے نزدیک اس کا حسین
ترین چہرہ دیکھتی کچھ دیر سوچتی رہی اور پھر اس کا مضبوط ہاتھ تھام کر اس کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں فارس ایک پل کو مسمرائز و ساکت سا ہو کر اس
کو دیکھتا رہا نا جانے وہ کیا مانگنے والی تھی
مجھے اللہ کا گھر آپ کے ساتھ دیکھنا ہے، مجھے منہ دکھائی میں مکہ مدینہ "
کے ٹکٹ چاہیئے مجھے۔۔ مجھے ہنی مون میں اللہ کے گھر آپ کے ساتھ
جانا ہے" وہ بالآخر اس کے چہرے کو غور سے دیکھتی اپنے دل کی خواہش

بیان کر گئی اور حسب توقع فارس کے چہرے پر آتے جاتے ہوئے رنگ یہ ثابت کر گئے کہ وہ واقع میں اس سے بہت مہنگی چیز مانگ چکی تھی

آپ دیں گے نا مجھے" وہ مسکرا کر کہتی اس کا ہاتھ مضبوطی "

سے پکڑے ہوئے تھی جو کہ لب کاٹتا اس سے ہاتھ چھڑا کر گردن مسلتا پیچھے ہو گیا یوں جیسے لاتعلق ہو چکا ہو

شیور میں تمہیں وہاں لے جاؤں گا مگر۔۔اندر صرف تم جاؤ گی میں "

تمہارے ساتھ اندر نہیں جاؤں گا" وہ لمبا سانس کھینچتا دوسرے پل مسکرا کر اپنے تئیں اس کو خوشی کی نوید سنا گیا مگر وہ بھیگی پلکوں سے مسکراتی نفی میں سر ہلا گئی تھی

میں کہا نا مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے" وہ باور کروانے لگی تھی فارس "

اپنے دونوں ہاتھوں سے بال سیٹ کر کے شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تا کہ فریش ہونے جا سکے حرمت خود کا اگنور کیا جانا بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی

آپ تو دنیا کی ہر شے مجھے پیش کرنے والے تھے فارس مگر میری اتنی سی "
"خواہش۔۔

اتنی سی خواہش" وہ طنزیہ ہنسا اور اس کو دیکھا یہ پانچ منٹ "
پہلے نظر آنے والا خوش باش و عاشق فارس ہمدانی ہرگز نا تھا

املی میری جان تم شیطان کو کہہ رہی کہ وہ کعبے کے چکر کاٹے۔۔ سوری "
ڈارلنگ تم اکیلی جانا چاہتی جتنی دفعہ جانا چاہو جاؤ میں نہیں جانے والا
کیونکہ۔۔" وہ اس کے پاس آیا اور اس کی بھیگی کانچ سی خمدار پلکوں والی
آنکھوں میں اپنی ہنٹر بلو آنکھیں ڈال کر دھیمے لہجے میں بولا

کیونکہ میں شیطان ہوں" وہ باور کرواتا فوری ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ "
گیا پیچھے حرمت اپنے آنسوؤں پر بند باندھتی ضبط کر کے رہ گئی اس
کا شوہر ایک فیصد بھی اس کی امیدوں پر پورا نہیں اترا تھا

رک جاؤ ڈیانا ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی'' وہ غصے سے اس

کو رکنے کا کہنے لگا جو کہ اپنا پاسپورٹ پرس میں ڈال چکی تھی

''میں کسی بھی بات پر غور نہیں کرنا چاہتی مجھے جانا ہے اور میں جاؤں گی تم

مجھے روک نہیں سکتے سمجھے اور اگر تم نے مجھے روکنے کی کوشش بھی کی تو

میں تمہارے ساتھ وہ کروں گی کہ تم یاد رکھو گے'' وہ پاس گرے

چاقو کو ہاتھ میں لئے اس کو دھمکی دے گئی

''میں ایک مسلمان سے شادی کر کے مسلمان مروں گی۔۔ میں جا رہی

ہوں یاد رکھنا کہ میں اسلام قبول کروں گی میں تم جیسے کافر کے ساتھ ہمیشہ

نہیں رہنے والی'' وہ اس کو طیش دلاتی جانے لگی کہ ڈیویلئیر شدید غصے میں

اس کی طرف بڑھا سہا ہوا ڈمی بھاگ کر اس کے پیروں میں گر پڑا کیونکہ وہ

معصوم جانور بہت کچھ محسوس کر چکا تھا جو کہ اس کی برداشت سے باہر تھا وہ

کسی صورت ڈیویلئیر کو ایسا کرنے نہیں دے سکتا تھا

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ڈیانا تمہارے لئے جان تک دے سکتا ہوں مگر یاد رکھو کہ اپنے مذہب اور عزت کے معاملے میں کوئی نرمی نہیں میں۔۔اس کے لئے تمہاری جان بھی لے سکتا ہوں" وہ سیکنڈ سے بھی پہلے ڈمی کو لات مار کر پرے کرتا گھبرائی ہوئی ڈیانا کے ہاتھ سے چاقو جھپٹ چکا تھا اور وہ منہ کھولے ششدر سی اس کو دیکھتی رہ گئی جس کی آنکھوں میں نفرت وغصے کا جہان آباد تھا اس نے ڈیویلئیر کو کبھی بھی ایسا نہیں پایا تھا جیسا آج پا رہی تھی

"مجھے معاف کر دینا میں نے دو سال تم دونوں کے ساتھ بہت نرمی اختیار کیئے رکھی تمہاری ہر کوتاہی اور بات کو برداشت کیا مگر آج میں تمہیں یہاں سے نہیں جانے دوں گا میں یہ برداشت نہیں کروں گا کہ تم مجھے چھوڑ کر ہمدانی کے پاس جاؤ اپنا مذہب وخاندان چھوڑ کر ایک مسلمان کے پیچھے لگ جاؤ مجھے معاف کرنا ڈیانا مگر تم مسلمان نہیں مرو گی" وہ

نفرت سے کہتا اس کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگا گیا اور ڈیانا ڈرتی ہوئی آنکھوں کو بھیگتا ہوا محسوس کرنے لگی

کیا تم جانا چاہتی ہو" اس نے محبت سے اس کے بالوں پر مہر ثبت کرتے پوچھا

ہ۔ہاں" وہ روتی ہوئی ابھی بھی اپنی محبت پر قائم تھی "

کیا تم مسلمان ہونا چاہتی ہو" وہ پھر سوال کر گیا"

ہاں" اس کا جواب ابھی بھی وہی تھا"

کیا ہمدانی ہم سب سے بڑھ کر ہے" اس کا تیسرا سوال بھی جان لیوہ ہی تھا"

ہاں" ڈیانا ابھی بھی ڈر کے ساتھ سر ہلاتی بولی اور پھر ایک جھٹکا لگا تھا اس " کو بے یقینی ہوئی اور پاس کھڑے ڈمی کی روح تک کانپ اٹھی وہ غرّاتا ہوا نفی میں سر مارتے فرش پر لوٹنے لگا جبکہ ڈیویلئیر کی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبوب جان سے عزیز بیوی کو مار دیا تھا اس کے ہاتھ میں تھاما ہوا تیز دھار کا چاقو ڈیانا کی

کمر سے آر پار تھا اور وہ منہ سے نکلتے خون کے ساتھ آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں بیک وقت نفرت

و درد کا سمندر موجزن تھا اور کچھ پل بعد جسم نے ایک زور کا جھٹکا کھایا اور اس کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا تھا

ڈیانا میری جان مجھے معاف کر دو مگر ہم سب کے لئے یہی بہتر تھا'' وہ معافی مانگتا اس کے چہرے پر جا بجا اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے لگا جس کی سانس کب کی ختم ہو چکی تھی اور اپنی طرف ساکت نگاہیں لئے اپنی مالکن کو دیکھ کر ڈمی روتا ہوا کمرے سے باہر بھاگ گیا شاید وہ ہمیشہ کے لئے بھاگتے رہنا چاہتا تھا اس بلند و بالا شاندار عمارت میں اس کے لئے کچھ نہیں بچا تھا

میں صرف تمہارے ساتھ ہی انصاف نہیں کیا ڈیانا میں۔۔ میں ہمدانی" کے ساتھ بھی پورا پورا انصاف کروں گا۔ میں اچھا تھا تو معاف کرتا رہا مگر اب میں۔۔ میں ہمدانی سمیت اس کا کوئی بھی رشتہ نہیں

چھوڑوں گا۔۔میں۔۔میں سب کو چھین لوں گا جس

نے میرا گھر اجاڑا میں۔۔میں اس کی پوری دنیا اجاڑ دوں گا اسے اتنی اذیت

ناک موت دوں گا کہ کسی کو اس کی قبر تک نہیں ملے گی" وہ نفرت

و غصے سے سرخ چہرہ لیے ڈیانا کے مردہ وجود کو بیڈ پر پٹخ گیا

میں قسم اٹھاتا ہوں تمہارے اندر کے شیطان کو مہا شیطان بن کر ڈسوں "

گا تم دیکھو گے کہ تمہاری حالت پر دنیا ہنسے گی" وہ خون آلود چاقو کے ساتھ

اپنے ہاتھ پر زخم کرتا قسم اٹھا رہا تھا وہ کوئی پاگل دیوانہ ہی لگ رہا تھا جو کہ

انتقام کی آگ میں مکمل طور پر جھلس چکا تھا

میرے پاس اب کھونے کے لیے کچھ نہیں بچا میں تمہارے پاس بھی "

نہیں رہنے دوں گا اس کے بعد ہو گی ایک شیطان کی ایک شیطان کے ساتھ

دلدوز جنگ اور دیکھا جائے گا کہ کون جیتے گا کون ہارے گا" وہ ہاتھ

پھیلائے اتنی زور سے چلایا کہ در و دیوار کانپ اٹھے تھے

رات کا وقت اختتام کی جانب رواں دواں تھا ایسے میں ان کے کمرے میں خاموشی اور مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی نعمان اپنے موبائل پر جھکے ہوئے یوں ظاہر کر رہے تھے جیسے کوئی اہم کام کر رہے ہوں زیادہ دیر ہونے کی وجہ سے وہ امل کے ساتھ ہی 'ہمدانی پیلس' آ گئے تھے اور اب فون پر لگے ہوئے تھے امل کچن سے چائے کا کپ لے کر کمرے میں داخل ہوئی خوبصورت سی براؤن میکسی، کھلے سٹائل کے ساتھ سیٹ کیے گئے بال اور نرم میک اپ میں اس کی دلکشی اور زیادہ نکھر کر سامنے آ رہی تھی اس کے چہرے پر ایک نرم سی مسکراہٹ تھی لیکن نعمان نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی

چائے لے لیں آپ کافی تھک گئے ہوں گے "وہ مسکراتے ہوئے بولی"

نعمان نے سرسری طور پر اس کی طرف دیکھا اور فوراً نظریں ہٹا لیں جیسے اس کی موجودگی کا کوئی خاص اثر نہ ہوا اور اپنی توجہ موبائل پر مرکوز رکھتے ہوئے ہلکی سی آواز میں جواب دیا

رکھ دو میز پر ابھی نہیں پی سکتا" امل ان کے سرد رویے سے کچھ "
لمحے کے لیے چپ لیکن پھر مسکراہٹ قائم رکھتے ہوئے چائے کا کپ
میز پر رکھ گئی

نعمان آج پورا دن ہم کوئی بات نہیں کر سکے میں سوچ رہی تھی کہ شاید "
ہم آج رات ساتھ بیٹھ کر کچھ باتیں کریں مجھے آپ کو فارس کی ریسپشن کی
مبارکباد بھی دینی تھی" وہ نرمی سے بولی

میں بہت تھکا ہوا ہوں" انہوں نے خشک لہجے میں کہا امل کا چہرہ ایک "
لمحے کے لیے اتر گیا لیکن وہ پھر بھی اپنے جذبات کو چھپانے کی کوشش کرتی
ان کے پاس آ بیٹھی مہنگے و نفیس پرفیوم کی دلفریب مہک ان
کو اپنے حصار میں جکڑنے لگیں

ٹھیک ہے میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کروں گی" وہ نرم اور مایوسی "
بھرے لہجے میں بولتی ان کے مزید نزدیک ہوتی بلاوجہ ان
کا کالر چھیڑنے لگی اس کی نظروں میں اب بھی امید کی ایک کرن تھی کہ

شاید نعمان اس کی طرف متوجہ ہو جائے لیکن نعمان اپنے دل کے جذبات کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے وہ اس کے دلکش وجود، اس کے نرم لہجے اور اس کی محبت میں ڈوبے الفاظ سے بے پناہ متاثر ہو رہے تھے مگر اس کے باوجود وہ اپنی توجہ موبائل پر مرکوز رکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ان کے دل میں خواہش تھی کہ وہ اسے بتائیں کہ وہ کتنا خوبصورت لگ رہی ہے

سو جایئے نعمان تھک گئے ہوں گے آپ کی چائے بھی ٹھنڈی ہو چکی "وہ" اپنی نرم و ملائم انگلیاں ان کے کالر سے گردن اور گردن سے کنپٹی کے سفید بالوں پر لائی وہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ مزید بے انتہا ہینڈسم ہوتے جا رہے تھے شاید دولت انسان کو کبھی بوڑھا نہیں ہونے دیتی

ڈونٹ ٹچ می امل "تنبیہ بھرے انداز میں کہا امل ایک لمحے کے لیے رکی" اس کی نظر نعمان پر ٹکی شاید وہ ان کے رد عمل کا انتظار کر رہی تھی

آئی لو یو" وہ ان کا چہرہ تھام کر اپنی طرف جھکاتی پیار سے بولی اور نعمان" اس کی خم دار پلکوں کے جادو میں قید ہوتے ساکت رہ گئے وہ انسان ہونے کے ساتھ ایک بااختیار مرد بھی تھے مگر انہوں نے اپنی ساری جوانی ادھورے پن اور بے سکونی میں ہی گزار دی تھی وہ امل کے ساتھ ساتھ خود کو بھی اذیت دیتے تھے

جبکہ امل تھوڑی مایوس ہو کر بیڈ سے اٹھتی چینج کرنے واش روم چلی گئی نعمان نے ایک لمحے کے لیے اس کی جانب دیکھا ان کی نظریں امل کے وجود پر تھم سی گئیں لیکن وہ فوراً اپنے جذبات کو دباتے ایک گہری سانس لیتے موبائل بند کر کے اے سی کی اسپیڈ تیز کیے سپیڈ تیز کرتے ہی سونے کی تیاری کرنے لگے

\-

شام کا منظر نہایت حسین عکس فراہم کرتا ہوا جسم و جان کو کسی گہرائی میں لے جاتا ہوا بے خود کر رہا تھا یہی وجہ تھی کہ شام کا منظر بعض لوگوں کو

دیکھنا نہایت پسند ہوتا لیکن شاید وہاں پر کوئی بھی قدرت کے ساتھ

اتنا گہرا لگاؤ نہیں رکھتا تھا کہ ٹائم نکال کر ڈوبتے ہوئے سورج کو دیکھ

سکے سبھی اپنی اپنی دنیا میں مگن ایک دوسرے کے ساتھ مصروف

نظر آرہے تھے ایسے میں روش پر چلتا ہوا وہ شخص دنیا و مافیہا سے بے خبر

ہوٹل کی جانب بڑھ رہا تھا وہ آج جلدی ہوٹل واپس آرہا تھا کیونکہ طبیعت

تھوڑی ناساز تھی اس لئے دوستوں کا یہی مشورہ تھا کہ ہوٹل

چلا جائے جہاں پر وہ اتنے دن سے رہ رہا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی

نہیں تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کرتا ہوا ساتھ ساتھ فون پر بھی بات

کر رہا تھا بہر حال وہ ہوٹل آکر اپنے بک کئے گئے روم میں آگیا کوٹ

اتار کر دور پھینکا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے واش روم میں داخل

ہو گیا

افف یہاں اتنی ٹھنڈ ہے مجھ سے تو فریش بھی ٹھیک سے نہیں ہوا ”

جاتا“ وہ خود کلامی کرتا گنگناتے ہوئے اپنی شرٹ اتارنے لگا کہ یکدم

نظر سامنے پڑی اور اس کو ہر سو اندھیرا چھاتا ہوا محسوس ہوا پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی کیونکہ سامنے ہی وہ بلیک فارمل ڈریس جس کی شرٹ کے پہلے دو بٹن کھلے ہوئے تھے، سلکی براؤن بالوں کو جیل سے پیچھے سیٹ کئے، گردن اور بازوؤں پر بنے مختلف اقسام کے ٹیٹو کو ظاہر کرتے واش ٹب کے پانی میں سرخ رنگ کو مکس کرنے میں مصروف تھا

تم۔۔تم" وہ انگلی اٹھائے اس کی طرف اشارہ کرنے لگا"

یس آئی ایم پلیز کم ہئیر آئی وانٹ ٹو ہیو آ شاور ود یو" وہ مسکرا کر اس" کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتا پانی میں بینڈز پہنا مضبوط ہاتھ مار رہا تھا اور اس کا ہاتھ مکمل طور پر یوں سرخ ہو گیا جیسے خون سے لتھڑا ہوا ہو جبکہ میران خوف زدہ سا تھوک نگلتا پیچھے ہونے لگا کہ یکدم دروازہ لاک ہونے پر پیچھے دیکھا جہاں رافع دروازہ لگا کر مسکراتے ہوئے اس کو دیکھ رہا تھا

"تم۔۔تم کیا چاہتے ہو"

تمہیں" وہ ہنسا اور اٹھ کر اس کے پاس جانے لگا جو کہ پیچھے ہوتا نفی میں

سر ہلاتا جا رہا تھا

آئم سوری پلیز فار گیو می۔۔یو نو آئم یور کزن" وہ معافی مانگنے لگا مگر وہ نفی

میں سر جھٹکتا اس کو کالر سے پکڑ کر واش ٹب کے پانی میں اس کا منہ ڈبو گیا

میران تڑپتا ہوا خود کو چھڑانے لگا مگر اس کی گرفت مضبوط تھی

وہ میری تھی۔۔میری پسند تھی۔۔تم اسے میرے ہی کمرے میں"

لا کر بے عزت کرنا چاہتے تھے" وہ چیخ کر کہتا اس کا سر زور زور سے واش

ٹب کے کنارے پر مارنے لگا جس سے میران کا خون بھی سرخ رنگ میں

شامل ہونے لگا

اپنے باپ کی وجہ سے تمہیں جان سے نہیں مار سکتا لیکن۔۔میں"

تمہارا آج وہ حال کروں گا کہ تم میری املی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں

دیکھ سکو گے" وہ غصے سے بے قابو ہوتا ایک بار پھر اس کو بالوں

سے پکڑے پانی میں ڈبو گیا میران کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا رنگ ملا کڑوا پانی اس کے حلق میں جاتا ہوا قے دلانے لگا جبکہ رافع اس کی حالت کو دیکھتا فکر مند تھا میران کی ساری شرٹ، چہرہ اور جسم سرخ رنگ سے بھر گیا تھا

ا۔۔ا۔۔آئم۔۔س۔سو۔۔سوری۔ی" وہ بول نہیں پا رہا تھا کیونکہ فارس ہمدانی مسلسل اس کو مارتا جا رہا تھا

رافع شیونگ ریزر دو" میران ڈر کر تڑپتا ہوا نفی میں سر ہلائے خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ فارس جیسے توانا و مضبوط شخص سے کسی صورت خود کو نہیں چھڑا سکتا تھا

جی" رافع جلدی سے اس کو شیونگ ریزر اٹھا کر دے گیا"

بہت جوانی چڑھی ہوئی ہے نا۔۔ کسی بھی بے گناہ لڑکی کے ساتھ کچھ بھی غلط کر دو تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔۔ ہے نا" وہ اس کی پینٹ کی زپ

کھولنے لگا اور میران کو صحیح معنوں میں اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی

محسوس ہوئی

م۔۔معاف کر دو پلیز“ وہ ہاتھ جوڑ کر خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا”

تو اپنے جیسی زناکار عورت کے ساتھ جو مرضی کر بھلے اس کا ریپ”

کر کے گلا کاٹ دے مجھے کوئی فرق نہیں پڑنے والا مگر تجھے اتنی بار کہا کہ

بے گناہ و معصوم عورت کی طرف آنکھ بھی مت اٹھانا مگر تو پھر نہیں

مانا۔۔لیکن جب سے تو نے میری املی کے ساتھ بدتمیزی کی ہے

میرا صبر جواب دے گیا ہے میں اپنے باپ کا لحاظ بھی نہیں کرنے والا“ وہ

چیخا

ف۔۔فارس۔۔پلیز لاسٹ۔۔لاسٹ ٹائم۔۔م۔معاف کر دو پلیز“ وہ”

بے بسی کے احساس سے رونے لگا تو فارس نے مسکراتے ہوئے رافع

کو دیکھا جو ترس بھری نگاہوں سے میران کو دیکھ رہا تھا

سر میٹنگ شروع ہونے میں بیس منٹ رہ گئے ہیں تو چلتے ہیں اتنا بہت ہے نا" بالآخر رافع نے اس کو منع کرنا چاہا

"ڈونٹ وری ROLLS-ROYCE CULLINAN

کی ٹاپ اسپیڈ 250 KM/H ہے اور مری سے ہمارے آفس تک کا ڈسٹینس ستاسٹھ کلومیٹر ہے یہ سولہ منٹ آٹھ سیکنڈ میں طے کر لے گی سو بے فکر ہو کر اس سین کو انجوائے کرو" وہ مسکرا کر کہتا میران کو روتے ہوئے دیکھنے لگا جو مرنا پسند کرتا لیکن ایسی ذلت کبھی نہیں

ڈیم اٹ" وہ شیونگ ریزر پھینک گیا اور میران کو سکون آیا"

میرے بابا نے کہا تھا کہ تمہیں گہری چوٹ نہیں آنی چاہیے ورنہ آج" تجھے تھرڈ ورژن بنا کر واپس جانا تھا مجھے" وہ اس کو باور کرواتا بالوں سے پکڑ کر زور سے اس کا سر گیلے فرش پر مار گیا اور میران ہوش و حواس سے مبرا بے ہوش ہو گیا وہ اس سے بڑھ کر درد برداشت نہیں کر سکتا تھا

بلڈی باسٹرڈ" وہ گالی دیتا رافع کے ساتھ باہر نکل گیا"

ایمبولینس کو کال کرو" باہر کھڑے ویٹر کو پیسے تھماتے ہوئے" رافع نے اسے ہدایت کی اور فوری مغروری کے ساتھ کف لنکس لگاتے ہوئے چلتے فارس کے پیچھے بھاگا

وسیع و عریض فارم ہاؤس کے اندرونی حصے میں نرم موسیقی کی ہلکی آواز گونج رہی تھی یہ ایک پر تعیش جگہ تھی ہر چیز اپنے مقام پر ہر کونہ فنکارانہ حسن کا مظہر دیواروں پر قیمتی پینٹنگز اور فرش پر عمدہ قالین بچھے ہوئے تھے کھڑکی سے نظر آتے باہر لان میں ہریالی کا حسین منظر تھا جہاں دور دور تک پھول کھلے ہوئے تھے کمرے میں ایک شاندار اسٹائلش میز کے پاس صوفے پر بیٹھے وہ موبائل پہ نیوز پڑھ رہے تھے وہ ہمیشہ ایک معزز اور بارعب شخصیت کے مالک انسان لگتے تھے ان کے چہرے پر عمر کی

سنجیدگی اور زندگی کا تجربہ عیاں تھا وہ گہری توجہ لیے نیوز میں گم تھے جب
دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی

کم ان ڈور از اوپن "اپنی جگہ سے ہلتے ہوئے جواب دیا اور دروازے "
سے آہستہ آہستہ لوازمات سے بھری ٹرالی لے کر آتی حرمت اندر داخل
ہوئی وہ پرپل اور سی گرین لباس میں ملبوس تھی اس کی سادگی میں بھی
ہمیشہ ایک خاص وقار ہوتا تھا اس نے سر پر دوپٹہ سلیقے سے لے رکھا تھا اور
چہرے پر احترام کے ساتھ خوف کا ہلکا سا سایہ تھا کیونکہ وہ ان سے پہلی
بار بحیثیت بہو مل رہی تھی ظاہری بات تھی کہ وہ رعب و دبدبے، رشتے کی
نزاکت اور سب سے بڑھ کر ان کے منسٹر ہونے سے گھبرا رہی تھی

السلام علیکم انکل" وہ سر جھکائے بولی ساتھ آئی ملازمہ لوازمات ٹیبل "
پر سجانے لگی

وعلیکم السلام بیٹا آؤ یہاں آکر بیٹھو" وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے موبائل "
سائیڈ پر رکھتے اس کی جانب متوجہ ہوئے تو وہ سر ہلاتی ان کے پاس

صوفے پر بیٹھ گئی وہ جانتی تھی کہ وہ اپنا قیمتی وقت نکال کر اس سے ہی ملنے آئے ہیں

کوئی بات ہے تم کچھ پریشان لگ رہی ہو" نعمان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے محسوس کیا کہ وہ تھوڑی گھبرائی ہوئی ہے

نہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے بس تھوڑی سی گھبراہٹ ہے یہ سب" کچھ میرے لیے نیا ہے۔۔اور پھر آپ سے تھوڑا ڈر لگتا" وہ ہاتھ مسلتی مسکرا کر بولی تو نعمان دھیما سا ہنس پڑے حرمت نے دیکھا ان کی ہنسی بے حد کھوکھلی و مصنوعی تھی

آئی نو یہ گھر اور یہ ماحول تمہارے لیے نیا ہے ایون سب کچھ" جیسے سر کمسٹانسز میں ہوا وہ سب بہت مشکل سے ایکسپٹیبل ہے لیکن یاد رکھو یہ سب تمہارا ہی ہے یہاں تمہیں ہمیشہ سکون اور محبت ملے گی اگر کوئی بھی بات ہو کوئی بھی مسئلہ تو بلا جھجک مجھے بتانا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" انہوں نے اسے حوصلہ دیا

تھینکس انکل" وہ پیار سے بولی"

مجھے خوشی ہے کہ تم اس گھر میں آئی ہو فارس کی بیوی بن چکی"

ہو مجھے امید ہے کہ تمہاری موجودگی سے۔۔" وہ ٹھہرے لب کاٹ کر کچھ

سوچا اور پھر سر جھٹک کر پھیکا سا مسکرا گئے

آپ چپ کیوں ہو گئے" اس نے حیرانی سے پوچھا"

کچھ نہیں چلتا ہوں بچے کافی ٹائم ہو گیا" وہ اٹھ کھڑے ہوئے"

آپ چپ کیوں ہوئے" وہ ان کے پاس ہو کر پوچھتی دوبارہ وہی سوال"

کر گئی کیونکہ اسے ان کا لہجہ محرومی سے بھرا ہوا کچھ التجا کرتا لگا تھا

آئی وش میرا گم شدہ فارس میرا معصوم بیٹا تم واپس لے آؤ گی۔۔ا۔ آئی"

ریکوئسٹ یو حرمت تم میرے فارس کو ہدایت کی جانب لے آؤ کیونکہ وہ تم

سے بہت محبت کرتا ہے اور جہاں محبت ہو وہاں کچھ بھی ناممکن نہیں

ہوتا" وہ کوٹ ٹھیک کر کے وہاں سے نکلتے چلے گئے جبکہ حرمت منہ

کھولے ان کی پشت کو دیکھتی رہ گئی یہ پہلے والے رعب دار نعمان ہمدانی ہر گز نہیں لگے تھے ان کا لہجہ سوالی و درد آمیز محسوسات رکھتا تھا

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی بار بار فارس کی ریسپشن پکچرز دیکھ رہی تھی دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو وہ جس کے ساتھ اس نے اپنی پوری زندگی گزارنے کے خواب دیکھے تھے کسی اور کے ساتھ شادی کر چکا تھا اس نے دل میں اٹھنے والے درد اور غصے کو قابو کرتے ہوئے فارس کو فون کیا اور کچھ لمحوں کے بعد فارس نے فون اٹھا لیا

ہاں روما ڈارلنگ کیا بات ہے "اس نے بے پرواہی سے کہتے میز پر بکھری" ہوئی فائلز کا جائزہ لیتے لکھنا شروع کیا فون کان اور کندھے کے درمیان اٹکا یا ہوا تھا

کیا تمہیں واقعی لگتا ہے کہ تم یہ سب کچھ یوں ہی کر سکتے ہو تم "
نے مجھے ڈی گریڈ کر دیا ہے فارس یو میک می فولش "اس نے سرد لہجے میں
کہا

ہاں تو کونسا پہلی بار بنایا ہے "وہ لاپرواہی سے ہنستے ہوئے طنز کر گیا"
کیا تمہیں کبھی احساس ہوا کہ میں کیا محسوس کر رہی ہوں "وہ دکھ"
سے بولی اس کے تمام فرینڈز فارس کی شادی کو لے کر اس کا بہت
سارا مذاق بنا چکے تھے

آآآ۔۔مائی سویٹ ہارٹ ایموشنل ہو رہی۔۔دیکھو روما بچے میں اپنی "
زندگی میں آگے بڑھ چکا ہوں تمہیں بھی یہی کرنا چاہیے باقی رہی بات ٹائم
پاس کی تو کیری آن میں پہلے والا فارس ہی ہوں اینڈ یو نو فارس ہمدانی
کے دل کی ریم ٹریلین ملین میں ہے تم سپیس کی ٹینشن مت
لو اور میرے دل میں باآسانی رہو ڈونٹ وری میں ابھی بھی تمہیں
اگنور نہیں کر سکتا حرمت تو گھر کے لیے ہے "وہ پہلے دکھی، پھر سمجھانے

والے انداز میں اور پھر طنز سے مذاق کی طرف آیا وہ باتوں کو گھمانے کا ہنر بخوبی جانتا تھا

"تم مجھے ایسے قائل نہیں کر سکتے تمہیں احساس بھی ہے کہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے تم نے میری زندگی برباد کر دی ہے فارس میں نے تم پر بھروسہ کیا اور تم نے بس یوں ہی مجھے چھوڑ دیا اور اب یوں بات کر رہے جیسے میں کوئی کال گرل ہوں" وہ چلائی فارس موبائل پرے ہٹا کر کان میں انگلی مارتا ایک آنکھ دبائے ہوئے تھا

"میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ایسا ہی رہا ہوں روما ڈونٹ بی سلی اوکے مائی ڈارلنگ اینڈ ٹیک اٹ ایزی" وہ پیار سے کہتا موبائل ٹیبل پہ رکھ کر آواز اوپن کر گیا اور پوری توجہ سے فائل پر لکھنے لگا روما نے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کی

"مائی فیلوز میکنگ فن۔۔دے بلی ایٹ می کہ تم مجھے دھوکہ دے چکے ہو تم اب میرے نہیں رہے"

ڈونٹ وری ان کے ساتھ میں تفصیلی میٹنگ رکھوں گا جو میری روما کو تنگ کرتے۔۔بائی داوے تم بتارہی تھی کہ تمہارا ٹرپ پہ تین لڑکوں کے ساتھ چکر چلا تھا" وہ چالاکی کا مظاہرہ کرتا بات پلٹ گیا

ا۔۔ا۔۔نو فارس وہ میرے پیچھے پڑے تھے میں کوئی ان کو لائیک نہیں کرتی" وہ منہ بنا کر بولی

ڈیم اٹ گدھے ایک لڑکی نہیں پٹا سکے" وہ منہ بگاڑ کر بولا"

جو بھی ہے تم اچھا نہیں کیا۔۔بائی داوے تم اسے کب چھوڑو گے اور مجھ سے شادی کب کرو گے" وہ پھر آس لیے بولی فارس جھنجلا کر رہ گیا

دونوں سوالات کا ایک جواب کبھی نہیں" وہ مسکرا کر طنزیہ بولا"

آئی ہیٹ یو فارس مجھ سے کبھی بات مت کرنا" وہ غصے سے فون بند کر گئی" کیونکہ اس کے بوائے فرینڈ کی کال آرہی تھی اب فارس سے لڑائی بعد میں کرنی تھی

روما ایسا مت کرو میں تم سے بات نا کر پایا تو میری سانس "
بند ہو جائے گی۔۔یار۔۔" وہ گلا تھامے سانس نا آنے کی ایکٹنگ
کرنے لگا اور پھر زور کا قہقہہ بلند ہوا

میرے دل کے اتنے ٹکڑے ہو چکے ہیں کہ اب ہر ٹکڑا کسی نا کسی کے دل "
پر زخم کرتا جا رہا ہے" وہ سر جھٹک کر روما کو لو ایموجی والا میسج بھیج گیا تاکہ وہ
اپنی ناراضگی کم کر سکے

"فولش گرل "

اندھیری رات تھی اور شہر کے ایک سنسان علاقے میں واقع ایک خفیہ تہہ
خانے میں کچھ آدمی جمع تھے یہ جگہ کسی خوفناک فلم کے سیٹ کی طرح
دکھائی دیتی تھی کمرہ نیم تاریک تھا جہاں صرف چند دھیمی روشنیوں
کے بلب جھول رہے تھے دیواروں پر خون کے دھبے اور مختلف جگہوں
پر دھول جمی ہوئی تھی ایک طرف چند کمپیوٹرز اور مانیٹرز لگے ہوئے تھے

جن پر مختلف ویب سائٹس کھلی ہوئی تھیں دوسری طرف ایک لمبی میز کے گرد چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے یہ لوگ دنیا کے سامنے عام شہریوں کے روپ میں تھے لیکن ان کی اصل شناخت ڈارک ویب پر موجود ان خونیوں کی تھی جنہوں نے کئی بے گناہ لوگوں کی زندگیاں بھیانک انداز میں چھین لی تھیں

اگلا شکار کون ہو گا ہمیں اسے جلدی منتخب کرنا ہو گا وقت بہت کم ہے""""

ایک گھمبیر آواز میں بولا

میں نے ایک نئے لڑکے کے بارے میں سنا ہے جو زیادہ اچھل رہا ہے اسے" خاموش کر دینا چاہیے" دوسرے والا سگریٹ کا کش لیتے ہوئے بولا

ٹھیک کہتے ہو لیکن ہمیں اسے انجام دینے کے لیے ایک بہترین منصوبہ" چاہیے وہ لڑکا آسان ہدف نہیں ہو گا" تیسرے نے کمپیوٹر کی اسکرین پر نظریں جماتے ہوئے کہا

ہم نے اس سے پہلے بھی مشکل کام کیے ہیں یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں "

ہو گا بس سب کو اپنے حصے کا کام کرنا ہے" پہلا سخت لہجے میں بولا

" یہ ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں اسے ایسے انجام دینا ہے کہ کوئی سراغ نہ مل

سکے ہم نے کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کیا اور اب بھی نہیں کریں گے "

" یہ دیکھو اس کی پروفائل ہمیں معلوم ہے کہ وہ کہاں جاتا ہے

کس سے ملتا ہے ہمیں بس اسے صحیح وقت اور جگہ پر پکڑنا

ہے" چوتھے والا کمپیوٹر اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

" لیکن اس بار ہمیں زیادہ محتاط رہنا ہو گا یہ لڑکا ہمارے خلاف ثبوت

اکٹھا کر رہا ہے اگر وہ کامیاب ہو گیا تو ہم سب مشکل میں پڑ جائیں

گے" پہلا محتاط انداز میں بولا

" ہمیں ناکام نہیں ہونا ہے یہ ہمارا کھیل ہے اور ہم ہی اسے ختم کریں

گے" دوسرے نے سرد لہجے میں کہتے اپنا سگریٹ بجھایا اور اپنے ساتھیوں

کی طرف دیکھا

تو پھر طے ہو گیا کل رات کو اس کا کام تمام کر دیں گے کوئی نشان، کوئی "ثبوت پیچھے نہیں چھوڑیں گے" ساتھ ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا

"یہ کام ہمیں مزید مضبوط بنائے گا ہم دنیا کو دکھا دیں گے کہ ڈارک ویب کے کنگز سے کوئی نہیں بچ سکتا" سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ایک خاموش معاہدے کے تحت انہوں نے اگلے دن کے منصوبے کو حتمی شکل دی ان کے دلوں میں کوئی خوف نہیں تھا بلکہ وہ اس مہم جوئی کا انتظار کر رہے تھے ان کے چہروں پر ایک خوفناک اطمینان تھا جیسے موت کا کھیل ان کے لیے محض ایک تفریح ہو کمرے کی روشنی مزید مدھم ہو گئی اور ان کے خطرناک ارادے رات کی تاریکی میں مزید گہرے ہوتے چلے گئے

\-

مجھے رات پارٹی پہ جانا ہے اس لئے بالکل ڈسٹرب نا کرنا" وہ اسے ہدایت کرتا بیڈ پر اوندھے منہ گر گیا اور وہ جو بیڈ پر آرام سے بیٹھی کتاب پڑھنے میں منہمک تھی ناگواری سے اٹھ کھڑی ہوئی

"مغرب کی نماز کے بعد نہیں سوتے" ساتھ ہی منہ بنا کر باور کروایا

"میں نے مغرب کی نماز ہی نہیں پڑھی سو نو پرابلم" وہ مزے سے کہتا آنکھیں موند گیا تو وہ چپ چاپ کرسی پر جا بیٹھی اور کتاب سامنے کر لی ولی کو فارس نے اسد والے ٹیوشن سینٹر میں اڈمٹ کروادیا تھا اور وہ دونوں مغرب کے بعد ڈرائیور کے ساتھ آتے تھے جس پر حرمت فارس سے شدید نالاں تھی کہ جب وہ پڑھا سکتی تو اسے اتنی مہنگی ترین ٹیوشن رکھوانے کی کیا ضرورت تھی مگر فارس تو پھر فارس تھا ڈھیٹ ابن ڈھیٹ۔۔

"ہہہ" وہ لمبا سانس بھرتی کندھوں کو دبانے لگی جو کہ کتاب پر جھکے رہنے سے تھک چکے تھے اس لئے وہ کتاب پرے رکھ کر اٹھ کھڑی

ہوئی آج ولی تھوڑا لیٹ ہو چکا تھا اس لئے وہ اسے دیکھنے

کے لئے باہر جانے لگی کہ یکدم اس کی نظر فارس کی ہنسلی پر پڑی اور اس

کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی

"ب۔۔ بچھو فارس" وہ منمنائی اس کی گردن سے پوری طرح شرٹ ہٹی

ہوئی تھی

"فارس" وہ جلدی سے ادھر ادھر ہتھیار ڈھونڈنے لگی اور کچھ تو نظر نہیں

آیا اس لئے اپنی چپل ہی اتار لی

"مانا کہ نفرت کرتی ہوں مگر پھر بھی میرے شوہر ہیں اگر ڈنک مار دیا تو میں

تو بھری جوانی میں بیوہ ہو جاؤں گی" وہ پریشانی سے کہتی چپل زور سے اس

کی ہنسلی پر مار گئی اور وہ بدک کر اٹھتا اس کو دیکھنے لگا جس نے شاید قتل کا ارادہ

لئے پھر گردن پر حملہ کیا

"پاگل ہو گئی ہو کیا۔ اتنی نفرت انگریز ہو گئی کہ سوتے ہوئے مار

دینا چاہتی" وہ اس کی کلائی پکڑتا اسے روک کر حیرانی سے بولا

بچھو فارس آپکی گردن پر بچھو" وہ پریشانی سے بولی تو وہ منہ پھلا کر چپل اس
کے ہاتھ سے پکڑ کر نیچے پھینک گیا
"کدھر ہے۔۔ ٹیل می وئیر از" وہ اس کی کمر کے گرد دونوں بازو حمائل
کرتا اس کو بے حد قریب کر گیا
"یہ" وہ ڈرتی ہوئی ہاتھ اس کی گردن پر لگانے لگی اور خلاف توقع وہ حقیقی
نظر آنے والا بچھو کا ٹیٹو تھا حرمت کو لگا تھا کہ وہ بچھو ہے کیونکہ وہ
دور سے مکمل طور پر حقیقی لگ رہا تھا نزدیک آ کر تھوڑا ٹیٹو محسوس ہوتا تھا
"ہاں بتاؤ اب لے دے کر نیند حرام کر دی اوپر سے گردن پر تشدد بھی
کر دیا اتنے شوق سے کل ہی اسے بنوا کر آیا ہوں۔ اور۔ املی شملی
شوہر کو چپل سے مارتی ہو شرم کہاں سیر کرنے چلی گئی" وہ اسی انداز میں
گرفت سخت کرتا بولا حرمت کے پاؤں زمین سے اونچے ہو گئے مگر فی الحال
اس کو فارس کی فکر تھی جس کی گردن پوری طرح سے سرخ ہو چکی تھی
اور چپل کا واضح نشان بنا ہوا تھا

"میں سمجھی سچ مچ کا ہے اب مجھے کیا پتہ آپ ایسی خرافات میں اس حد تک پڑے ہوئے ہیں یہ گھٹیا چیز بنوا کر آپ کو کیا ملا۔۔آپ کو پتہ اس پہ کتنا گناہ ملے گا" وہ غصے سے بولی

"ساری بوڈی کو کم گندا کیا ہوا تھا جو یہ بھی بنوا لائے" وہ منہ پھلا گئی کیونکہ اس نے کافی حد تک بوڈی پر ہمہ قسم کے ٹیٹو بنوائے ہوئے تھے

"اوئے ہوئے اتنی میری بوڈی کی فکر ہے میری جان کو" وہ آنکھ دباتا اس کی کمر پر مزید سختی کر رہا تھا اور حرمت غصے سے خود کو چھڑانے لگی

"چھوڑیں مجھے" جب ناکام ٹھہری تو غصے سے حکم صادر کیا

"ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری ٹھیک ہے املی تم پیار سے اپنی غلطی ایکسپٹ نہیں کرنے والی نا تو اب تمہارے بھی یہی چیز بناؤں گا" وہ اس کو ڈراتا اپنا فون نکال گیا

"ن۔۔نہیں" وہ اپنی گردن پر جلدی سے ہاتھ رکھتی منمنائی

بھئی سزا تو ملے گی نیند جو حرام کی" وہ اس کو چھیڑتا فون پر اپنے ایمپلائے کو ہدایت کرتا کچھ منگوانے لگا

"فا۔۔فارس آپ ایسا نہیں کر سکتے" وہ التجا کرنے لگی تو وہ حظ اٹھاتا مسکرا گیا

"آئی کین ڈو اٹ املی" وہ اس کو چیلنج دیتا کمرے سے باہر نکل گیا اور کچھ منٹ بعد کمرے میں واپس آیا ہاتھ میں مہندی کی کون تھامی ہوئی تھی

حرمت ڈر کر جلدی سے پیچھے ہونے لگی کہ وہ اس کو رنگین کر چھوڑے گا

"فارس پلیز۔۔معاف کر دیں نا" وہ منت کرتی منہ بسور گئی تو وہ ہنسا

"میری املی کا اتنا ہی غصہ ہے اپنی ہاؤ ڈونٹ وری تمہارے ایسی چیزیں نہیں بنانے والا کیونکہ تم پھولوں جیسی ہو تمہارے ہاتھوں پر پھول ہی اچھے لگیں گے" وہ اس کو مطمئن کرتا بیڈ پر آ بیٹھا اور اسے قریب آنے کا اشارہ کیا

"اگر آپ نے میرے ہاتھ پر کوئی گندگی پھیلائی تو پھر میں بھی آپ سے بدلہ لوں گی" وہ وارننگ دیتی اس کے سامنے بیٹھی ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے گئی

آف کورس آئی ایم ویٹنگ فار یور ریو ینج" وہ مزے سے کہتا اس کے ہاتھ پر مہارت کے ساتھ مہندی سے پھول بنانے لگا اسی وقت ولی نے کمرے میں جھانکا

"آپی بھوک لگی ہے" وہ انہیں مصروف دیکھ کر ان کے پاس آگیا اور جب فارس کو حرمت کے ہاتھ پر انتہائی خوبصورت مہندی لگاتے دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔

"واؤ۔۔آپی کتنی زبردست مہندی لگا رہے ہیں فارس بھائی" وہ چہک کر بولا جبکہ حرمت خود حیران و پریشان ہو رہی تھی کہ وہ شخص کیا کیا کر سکتا تھا۔۔

"ولی بیٹا کسی کے روم میں اینٹر ہو تو ہمیشہ ناک کر کے آتے ہیں و د آؤٹ پرمیشن کسی کے روم میں اینٹر ہونا غیر اخلاقی حرکت ہوتی ہے" اس نے نظریں نیچے کئے ہی اس کو سمجھایا

مگر فارس بھائی آپی تو میرے روم میں ویسے ہی گھس آتی ہیں" وہ منہ بنا کر اس کو شکایت لگا گیا تو فارس نے حرمت کو دیکھا جو شرمندہ سی زبان دانتوں تلے دبا کر نگاہیں نیچی کر گئی تھی وہ مسکرا کر ولی کی طرف متوجہ ہوا

" فریش ہو کر خانساماں سے کہیں وہ آپ کو کھانا دے دیں ہم یہ کمپلیٹ کر کے آتے ہیں دوسرا جو چیزیں میں نے آپ کو ڈاؤنلوڈ کر کے دی تھیں ان کو یاد کر لیجیے گیمز صرف ٹو ٹائم ہی پلے کرنی ہیں انڈر اسٹینڈ" وہ بظاہر مسکرایا تھا مگر اس کی آواز کا رعب ولی کو "اوکے فارس بھائی" کہنے پر مجبور کر دیتا حرمت حیران ہوتی تھی کہ وہ فارس سے محبت کرنے کے ساتھ اس کی عزت کرتا اور ڈرتا بھی تھا یہی وجہ تھی کہ فارس اس کو کافی چیزیں سکھا چکا تھا

" ویسے آپ ولی کو غیر اخلاقی حرکت کا بتا رہے تھے مگر آپ خود تو غیر اخلاقی حرکتیں کرنے سے باز نہیں آتے" ولی کے جانے کے بعد حرمت اس سے مخاطب ہوئی

فار ایکز مپل‘‘ وہ پوچھ گیا’’

چھوڑیں آپ کونسا ان عادتوں کو درست کر لیں گے‘‘ وہ ٹال گئی’’

آئی کین ڈوا یوری تھنگ املی‘‘ وہ مسکرا کر ٹشو کے ساتھ کون کی نوک’’

صاف کر کے ٹیبل پر رکھنے لگا اور اس کے ہاتھوں پر پھونک مار

کر پیار سے پوچھا

مجھے اتنے بڑے گھر میں اکیلا چھوڑ کر ساری رات پارٹی پہ جانا اخلاقی’’

حرکت ہے کیا، بیوی کے ہوتے ہوئے نامحرم لڑکیوں کے ساتھ

افئیر چلانا، ڈانس کرنا اور رومینس کرنا اخلاقی حرکت ہے کیا، ساری رات

ڈرنک کرنا، لوگوں کو بُلی کرنا، تنگ کرنا کیا اخلاقی حرکت ہے‘‘ وہ حیران

سا اس کو دیکھ رہا تھا جو کہ سر جھکائے ہوئے تھی

نہیں جاتا پارٹی پہ۔‘‘ حرمت نے خوش ہو کر اسے دیکھا جس کے’’

چہرے پر سنجیدگی جبکہ آنکھوں میں چمک تھی

کیا بیوی ٹائم دے گی، کیا بیوی میرے ساتھ ڈانس اور رومینس "

کرے گی، کیا بیوی ڈرنک سے منع کرتے ہوئے میری ضروریات کو پورا

کرے گی" وہ اسے چیلنج دینے لگا جو کہ سُن بیٹھی تھی

سچ میں نہیں جاؤں گا بس بیوی یہ سب کر لے۔۔ٹوڈے نائٹ تم "

مجھے خوش کر دو میں تمہیں خوش کر دوں گا" اس کی آنکھوں کی چمک

بڑھنے لگی اور حرمت کے چہرے پر پسینے کے ننھے ننھے

قطرے نمودار ہونے لگے وہ بھیگی پلکوں سے اس کو دیکھ رہی تھی

مشکل ہو گا نا۔۔" دانت نکالتے آنکھ دبا کر کہا ساتھ ہی ہنسلی سے شرٹ "

کو ٹھیک کرنے لگا" دوسروں کو کہنا آسان ہوتا ہے املی۔۔ گناہ کا ثواب میں

بدلنا بہت آسان لیکن صرف دوسروں کے لیے خود پر بات آئے تو موت

کے مترادف پڑتا" وہ مسکرا کر طنز کرتا اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے انگلیوں

کو دباتے کڑاک کی آوازیں نکال رہا تھا

اگر۔۔اگر میرے یہ سب کرنے سے آپ۔۔آپ وہ گناہ چھوڑیں"

گے تو۔۔تو میں یہ سب کرلوں گی" وہ یکدم روپڑی تو فارس بوکھلا کر اس

کا چہرہ تھامتا اس پہ جھکا

مائی لائف لائن املی۔۔بی کوائیٹ مذاق کررہا تھا یار" وہ اس"

کے آنسو صاف کرتا محبت سے اس کو دیکھنے لگا جس کا ناک اور گال سرخ

انار سے دل کو گھائل کررہے تھے لمبی بھیگی پلکیں اس کی قربت میں کانپ

رہی تھیں

بیوی اور محبوبہ میں یہی تو فرق ہوتا ہے میری جان۔۔بیوی ہمیشہ ساتھ"

رکھنے کے لئے ہوتی ہے جبکہ محبوبہ لباس کی طرح بدلی جاتی جو جیسے ہی

گندا ہوا اتار دیا۔۔" وہ اس کے گال سہلاتے ہوئے اس

کو دھیرے سے سمجھانے لگا جبکہ وہ خفا نگاہوں سے اس کو دیکھتی خاموش

ہوچکی تھی

بیوی کے ساتھ ڈانس اور رومینس تو کیا جاسکتا مگر ڈرنک نہیں اس "
کے باوجود وہ عزت رہتی جبکہ محبوبہ کرے گی ڈانس، ڈرنک، رومینس
سب کچھ کرے گی اس کے باوجود وہ بازاری ہی رہتی۔۔ یاد رکھنا املی
بازاری عورت کے آنسو مرد کے اندر کی سیٹیسفیکیشن ہوتے ہیں تو بیوی
کے آنسو دل پر اثر کرتے غمگیں کر دیتے ہیں جسٹ لائیک یو تمہیں پتہ
ہے کہ آنسو بہا کر فارس ہمدانی کو قابو کیا جاسکتا ہے اس لئے میری کٹھی
میٹھی املی اب اپنی یہ چالاکی ختم کر دو" وہ حیران ہوئی کہ کونسی
چالاکی۔۔ آنسو تو خود بخود آپڑے تھے
بائی داوے مجھ جیسے کامیاب شیطان کا برا وقت تب شروع "
ہو گیا تھا جب تم جیسی حور مجھ سے ملی تھی۔۔ نہیں جارہا آج رات پارٹی پہ بی
کاز آئی لو یو" وہ مسکرا کر کہتا بیڈ سے ٹیک لگا گیا اور وہ خوشی سے ہمکنار اس
کو بے یقین نگاہوں سے دیکھنے لگی کیا واقع میں وہ اس سے اتنی محبت
کرتا تھا وہ حیران تھی مگر یقین کرنے میں متامل تھی

کبھی کبھار خاموشی اپنے اندر بہت سی چیخوں اور باتوں کو دفن کئے ہوئے ہوتی مگر انسان اس خاموشی کو صرف اس لئے نہیں توڑ پاتا کہ کہیں اس کے رشتے ناٹوٹ جائیں اور جن کے لب سلے ہوں ان کی آنکھیں بہت سے الفاظ کہہ ڈالتی ہیں وہ اپنے باپ کو دوسری بار اپنی وجہ سے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا پہلی بار شاید وہ بے قصور تھا مگر اس بار وہ گناہ گار تھا اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی مگر وہ اس غلطی کو بھی غلطی نہیں مان رہا تھا اس کے خیال میں وہ اس گناہ کو کر کے کسی بھی پچھتاوے کا شکار نا ہوتا مگر اس کا باپ جو کہ بے حد ڈرا ہوا تھا آج اس کا ڈر سچ ثابت ہوا تھا اس کے سامنے اس کا جوان بیٹا اسٹریچر پر زخمی حالت میں پڑا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر ذرا برابر شرمندگی کے اثرات نا تھے۔۔اس کو اس مقام پر لانے والے تمام انسپکٹرز کو کچھ عرصے کے لئے سسپینڈ کر دیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے بنا پرچہ کاٹے ملزم پر بے انتہا

تشدد کیا تھا دوسرا وہ اپنے بیٹے کی طرف انگلی اٹھانے والے کی انگلی کاٹ ڈال دیتے تھے یہاں تو اسے بے حد تشدد کا نشانہ بنا کر خون سے بھر دیا گیا تھا ان کا وارث ان کا بیٹا خون سے لت پت تھا وہ کیونکر ان پولیس والوں کو معاف کر دیتے اور اب اس کے پاس بیٹھے وہ سر تھامے ہوئے تھے کہنے کے لئے کچھ نہیں تھا مگر بہانے کے لئے آنسو ضرور تھے جس چیز سے ان کو ڈر لگتا تھا وہ چیز ان کے سامنے ہر بار سب سے زیادہ آتی تھی

"آپ تو ایسے کر رہے جیسے میں کسی طوائف کو گھر لے آیا ہوں" وہ منہ بگاڑ کر گلہ کر گیا کیونکہ اسے اپنے باپ سے بے حد پیار تھا وہ ان کو اپنی وجہ سے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا

"تم طوائف کے گھر گئے یہ کم ہے کیا میرے مرنے کے لئے اتنا کافی نہیں کہ میرا بیٹا سب سے بڑا گناہ کرنے جا رہا تھا" وہ بھیگی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھنے لگے جو کہ کوفت کا شکار نگاہیں دوسری جانب کرتا اٹھنے کی کوشش کرنے لگا تھا انہوں نے اس کی مدد کرنے کی ذرا بھر کوشش نا کی

”کیسا گناہ۔۔میرے ہاسٹل میں یہ کامن ہے ایون آپ گناہ ثواب کا کانسپٹ مجھے نادیں میں بچپن سے سب کو گناہ ثواب کا فرق پس پشت ڈالتے ہوئے دیکھ رہا ہوں میں اپنے کسی بھی عمل پر گلٹ فیل نہیں کروں گا اور نا ہی ان کاموں سے باز آؤں گا آپ بھلے مجھے اپنا بیٹا نا مانیں۔مجھے اب کسی بھی چیز سے کوئی فرق نہیں پڑے گا“ وہ سیدھا ہو بیٹھا اور وہ سمجھ گئے کہ پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا اب وہ چاہ کر بھی اپنے بیٹے کو راہ راست پر نہیں لا سکتے تھے

”مت تنگ کرو۔۔میں۔۔میں پہلے بہت ستایا ہوا ہوں میری روح پہلے ہی بہت ریزہ ریزہ ہے مجھے۔۔مجھے مزید دکھ مت دو پلیز۔۔“ وہ ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھ گئے آنکھوں سے بے بسی بھرے آنسو بہنے لگے انہوں نے بہت دکھ دیکھے تھے اولاد کا دکھ سب دکھوں پر بھاری پڑا تھا

میں۔۔میں تمہیں تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا میں۔۔میں تمہیں اس"
عورت کی طرح ذلت بھری موت مرتے نہیں دیکھ سکتا میں
کیا۔۔کیا کروں۔۔م۔میں بدنصیب شخص نا تمہیں کوئی خوشی دے سکا
اور نا خود کو مجھے معاف کر دو۔۔"وہ روتے ہوئے ہاتھ باندھے
سر جھکا گئے اور مقابل کا دل پھٹنے کے قریب تھا وہ بھیگی پلکوں
اور رندھے گلے کے ساتھ ان کے ہاتھ تھامے اپنے لبوں سے لگا گیا

"کیا چاہتے ہیں"

"تمہیں"

میں بے بس ہوں میں اب اس دلدل سے چاہ کر بھی نہیں نکل"
سکتا کیونکہ شیطان جب رب کی بارگاہ سے نکلا تو پھر واپس نہیں آیا تھا میں
بھی ویسا ہی بن چکا ہوں میں کبھی اچھی اولاد یا اچھا انسان نہیں بن
سکتا۔۔میں کبھی بھی اس راستے پر نہیں چل سکتا کیونکہ میں شیطان بن
چکا ہوں آ۔۔آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں میں ہر دن ہر رات اذیت

محسوس کرتا ہوں مجھے مزید مت آزمائیں ورنہ۔۔ورنہ میں اتنا ڈپریشن میں

جاؤں گا کہ کسی دن اپنی کنپٹی پر پوری پسٹل خالی کردوں گا" اس کا لہجہ

سرد و حتمی تھا وہ کانپ کر رہ گئے

"تم میری بات سمجھنے۔۔"

آئی ایم سوری۔۔میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم"

ہو چکا ہوں۔۔میں۔۔میرے اندر کا انسان کب کا مر چکا ہے" وہ

کندھے اچکاتا پھر پرے منہ کر گیا اور وہ سمجھ گئے کہ وہ واقع میں

پتھر ہو چکا ہے اس پر ان کی کسی بات کا اثر نہیں ہونے والا۔۔

"ایڈز سے مر جاؤ گے"

مرنے دیں حرام کی اولاد کی یہی سزا ہے کہ وہ حرام موت مرے۔۔مجھ"

جیسے گندی ماں کے گندے بچے کا یہی انجام ہونا چاہیے آئی وش میں حرام

موت مروں آئی وش میری موت اذیت ناک ہو" وہ

بے حد ششدر تھے کیا وہ اتنا لاپرواہ وسنگدل ہو چکا تھا اپنے بارے ایسا کون

کہتا مگر شاید اس دنیا نے اس کے اندر سے ہر احساس و نرمی نکال دی تھی

خدارا ایسا مت کہو تم میرے بیٹے ہو۔۔" وہ ہچکی بھر گئے"

جسٹ لیو می۔۔ میں گندا ہوں، میں شیطان ہوں، میں گناہگار جہنمی "

ہوں، میں حرامی ہوں ایون میں دنیا کا سب سے بد صورت انسان

ہوں۔۔ جسٹ لیو می۔۔ آئی سے جسٹ لیو می۔۔" وہ چیختا ہوا اپنے بال

نوچنے لگا اس کے کانپتے ہاتھ پاؤں اس کی ذہنی حالت بیان کر رہے تھے کہ

وہ کس قدر ڈپریشن کا مریض تھا

میرا بچہ۔۔ میرا۔ میرا معصوم بچہ۔۔" وہ روتے ہوئے اس کو اپنے ساتھ "

لگا گئے جو رو نہیں رہا تھا مگر اس کی اڑی ہوئی رنگت، کانپتے ہاتھ پاؤں

وہونٹ اس کی اندرونی کیفیت دکھا رہے تھے اپنے بیٹے کو ایسی حالت میں

دیکھ کر ان کا دل پھٹنے کے قریب تھا

تم رو لو نا" وہ کرلائے تاکہ اس کے دل کا غبار نکل جائے"

بہت رو لیا اب ۔۔اب رلاؤں گا ایک ۔۔ایک کو تڑپاؤں گا۔۔میں شیطان "

ہوں نا تو ہر پارسا و نیک بندے کو ور غلاؤں گا۔۔میں کسی کو نہیں چھوڑوں

گا ۔۔میں ۔۔میں خود تو حرام موت مروں گا ہی کسی دوسرے کو بھی حلال

نہیں رہنے دوں گا۔۔م ۔مجھے ۔۔مجھے ۔۔"وہ لمبا سانس لینے لگا کیونکہ

شاید اس کو سانس نہیں آرہا تھا

" پلیز ۔۔پلیز خود کو سنبھالو۔۔"

جسٹ لیو می ۔۔د ۔دور رہیں مجھ سے ۔۔"اس کی موٹی آنکھیں پوری

آنسوؤں سے بھری تھیں یوں جیسے وہ ان کے گلے لگ کر رونا چاہتا ہو مگر وہ

رو نہیں رہا تھا وہ ضبط کر رہا تھا جو زیادہ تشویش ناک تھا جو رو لیتے ہیں وہ

خطرناک نہیں ہوتے لیکن جن کے آنسو دل پی جائے وہ دنیا اجاڑ ڈالتے ۔۔

اور وہ ویسا ہی تھا

تمہیں میری قسم ۔۔تمہیں مجھ سے اتنی سی محبت بھی ہے نا تو تم میری "

بات مانو گے میں ۔۔میں زندگی میں تم سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گا کبھی کوئی

بازپرس نہیں کروں گا بس یہ ایک کام نا کرنا۔۔م۔۔میں ہاتھ جوڑتا ہوں اس ایک گناہ کو مت کرنا" وہ سر جھکا کر پھر ہاتھ جوڑ گئے تو وہ لب کاٹتا نہیں دیکھنے لگا

زندگی میں صرف آخری بار یہ۔۔یہ ایک بات مان لو۔۔اگر تم مجھے زندہ دیکھنا چاہتے پلیز۔۔پلیز بھیک مانگتا ہوں تم سے کبھی۔۔کبھی زنا مت کرنا۔۔کسی معصوم لڑکی کی عزت سے مت کھیلنا۔۔تمہیں اپنے اس بدنصیب بابا کی قسم۔۔تمہیں میری قسم ہے اپنے مرد ہونے پر غرور مت کرنا۔۔کسی کی عزت کے ساتھ مت کھیلنا پلیز" وہ اس کے پاؤں پڑنے لگے کہ وہ فوری پرے ہوتا ان کے ہاتھ تھام گیا

قسم اٹھاتا ہوں آپ کی پہلی بیوی کی طرح نہیں مروں گا" وہ بھیگی پلکوں کے ساتھ کہتا ان کی روح تک کو خوشی دے گیا وہ روتے ہوئے اس کو گلے لگا گئے اور پے در پے اس کے چہرے و گردن پر بوسے لینے لگے باپ بیٹے کی اتنی سی محبت ہی ارد گرد کے منظر کو تازگی و مسرت بخش گئی تھی

لیکن اس کی آنکھوں میں آج تک وہ آنسو اٹکے ہوئے تھے وہ ان بھری

ہوئی آنکھوں کو آج تک بہا نہیں سکا تھا نا جانے کب وہ آنسو باہر آکر اس

کے دل کو سکون دیتے

سیاہ رات کی سیاہی میں نیلا آسمان گہرا جامنی عکس دکھا

رہا تھا تو ارد گرد ٹمٹماتے ہوئے ستارے چاند کی روشنی کے ساتھ مقابلہ

کرنے میں مصروف عمل تھے مگر ستارا کتنا ہی بڑا کیوں نا بن جائے وہ کبھی

بھی چاند کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہی وجہ تھی کہ اس وقت آسمان پر چاند

تنہا بادشاہ بنا ہوا ستاروں کو اپنی غلامی پر لگائے ہوئے تھا ایسے میں فارم ہاؤس

کا مین گیٹ اوپن ہوا اور ایک بڑی سی لگژری کار داخل ہونے لگی وہ دو دن

پہلے کسی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں باہر گیا تھا اور اب اس کی واپسی رات

کے ایک بجے ہو رہی تھی وہ جانتا تھا کہ اس کی دلربا محبوب بیوی اس وقت

نیند کے مزے لوٹ رہی ہوگی اور اس کے آنے کو محسوس نہیں کرے گی

مگر صبح کو اس کی کلاس ضرور لے گی کہ وہ چوری چھپے رات کو کیوں آیا بہر حال اس کی بیوی تھوڑے پرانے خیالات کی حامل تھی جس کے نزدیک رات کے وقت گھر سے باہر نہیں رہنا چاہیے

سر"ڈرائیور نے ڈور اوپن کیا تو وہ جو موبائل پہ مصروف تھا سر ہلا کر باہر نکلا اب اس کا رخ اپنے کمرے کی ہی جانب تھا البتہ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی شاید اس کی پریکٹس ہو چکی تھی کہ وہ بہت کم سوتا تھا زیادہ تر کسی نا کسی چیز میں مصروف عمل ہی ہوتا ابھی بھی وہ موبائل پہ مصروف آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اندر کی جانب بڑھ رہا تھا کہ ولی کے کمرے کی طرف نگاہ گئی اس نے پہلے دروازہ ہلکا سا کھول کر اس کو دیکھا جو کہ لائٹ بند کیے ہوئے نیند میں تھا وہ مطمئن ہو کر اپنے کمرے میں آگیا اور حسب توقع وہ مکمل طور پر نیند کی وادی میں گئی ہوئی تھی سیاہ بال سفید تکیے پر بکھرے ہوئے تھے اس کے بال انتہائی

لمبے و گھنے اور سیاہ تھے جس کو دیکھ کر فارس کو کسی گھٹا کا سا گمان ہوتا اور وہ
اس کے بالوں پہ اپنا دل قربان ہوتا ہوا محسوس کرتا تھا
مائی لٹل ڈول" وہ مسکرا کر موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ پر اس "
کے چہرے کے نزدیک جھکا اور اس کا بے داغ نرم و نازک رنگت کا حامل
چہرہ دیکھا آنکھوں میں محبتوں کا جہان آیا تو وہیں اس پری
پیکر کو چھونے کا احساس جاگا
دوسروں کو بے بس کر دینے والا تمہارے آگے بے بس ہو جاتا ہے "
املی" وہ مسکرا کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا اس سے ہم کلام ہوا جو ٹس
سے مس نا ہوئی تھی فارس کو معلوم ہوا کہ وہ بہت گہری نیند سوتی
تو ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آئی
ہائے تمہارے جیسی نیند ہماری ہوتی تو کیا ہوتا املی۔۔ کچھ بھی "
ہو سکتا تھا مگر فارس نہیں ہو سکتا تھا یو نو اتنی گہری نیند تو فارس مر کر بھی
نا لے" وہ ہنسا اور ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کر کے بڑھتے ہوئے گھنے سیاہ بالوں

میں ہاتھ پھیر کر کہنیوں سے بازو فولڈ کرتا واش روم جانے لگا اور کچھ منٹ بعد وہ فریش سا باتھ گاؤن میں بالوں کو ٹاول سے رگڑتا ہوا کمرے میں واپس آیا اور اس کو نگاہوں کے حصار میں لئے ڈریسنگ روم سے چینج کر کے ڈھیلی ڈھالی نائٹی پہنے واپس کمرے میں آتا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑے ہو کر بال برش کرنے لگا

"کیوں نا تھوڑی شرارت کی جائے" وہ کمینگی سے مسکراتے خود پر پرفیوم لگا کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ڈیپ ریڈ لپ اسٹک کو اٹھا گیا اس نے حرمت کے لئے ہمہ قسم کی فیشن ایبل و مہنگی کاسمیٹکس لا کر رکھی تھیں مگر وہ ڈھیٹ سی کچھ بھی استعمال نہیں کرتی تھی

"سوری مائی املی" وہ مسکرا کر بیڈ پر اس کے ساتھ کمبل میں آگیا اور لپ اسٹک کو اس کے نازک مرمریں ہونٹوں پر لگانے لگا جبکہ دل کی دھڑکن یونہی تیز ہونے لگی خواہشیں و حسرتیں سر چڑھ کر بولنے لگیں لیکن وہ اچھے سے جانتا تھا کہ جذبات کے طلاطم پر بندھ کیسے باندھنا ہے اس

لئے خود کو کنٹرول کرتا سر جھٹکے پھر شاطر دماغ کو ایکٹو کرتا اپنا منصوبہ ترتیب دینے لگا وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ اس کا حشر بگاڑ دے گی جب اس کو سچائی کا علم ہوا لیکن وہ واحد شوہر تھا جس کو بیوی کے ہاتھوں بے عزتی کروا کر مزہ آتا تھا وہ لڑتی جھگڑتی اسے بہت اچھی لگتی تھی

رات کا پہلا پہر گزر چکا تھا جب ایک پراسرار سایہ شہر کے ایک سنسان علاقے میں موجود پرانے متروک اپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہا تھا اس کے قدموں کی آواز بمشکل سنی جا سکتی تھی اور وہ بڑی مہارت سے اندھیرے میں گھل مل رہا تھا اس کے چاروں طرف رات کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر ایک گہری سنجیدگی اور عزم کی جھلک تھی وہ اپارٹمنٹ کے قریب پہنچ کر ایک لمحے کے لیے رکا اپنے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیا اس نے سیاہ دستانے پہنے ہاتھوں سے اپنے ہلکے وزن

کے بیگ کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا جس میں اس مشن سے متعلق تمام
ضروری دستاویزات اور آلات موجود تھے اپارٹمنٹ کی دیوار کے ساتھ
لگے ہوئے ایک چھوٹے دروازے پر اس کی نظریں ٹھہریں جو خفیہ
راستے کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اس نے دھیرے سے دروازہ
کھولا دروازے کے پٹ چرچراہٹ کے بغیر کھل گئے جیسے یہ جانتے ہوں
کہ آنے والا کوئی غیر معمولی شخص ہے وہ دروازے سے اندر داخل ہوا اور
خود کو ایک لمبے نیم تاریک ہال میں پایا اندر کا ماحول کسی قدیم بھولی بسری
دنیا کا سا تھا جہاں فرش پر بکھری دھول اور پرانے لکڑی کے کریٹ اس
کے قدیم ہونے کی گواہی دے رہے تھے ہال کے آخر میں ایک روشنی کی
ہلکی سی لکیر نظر آ رہی تھی اس نے احتیاط سے قدم اٹھائے اور اس روشنی کی
سمت بڑھنے لگا جیسے جیسے وہ قریب پہنچتا گیا اس کے ذہن میں تمام ماضی
کے واقعات کی تصویریں گھومنے لگیں تھیں روشنی کی لکیر کے قریب پہنچ
کر اس نے دیکھا کہ ایک چھوٹے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا اس

نے دروازے کے کنارے پر ہاتھ رکھ کر اسے تھوڑا ساد ھکیل

کر کھولا اور کمرے میں داخل ہوا صمد اور ریحان یہاں

پہلے سے موجود تھے ان کے چہرے پر گہری تفکر کی پرچھائیاں تھیں اور ان

کی نظریں اس شخص پر مرکوز تھیں جس نے ابھی کمرے میں قدم

رکھا تھا نے

یس سر" اس نے مختصر مگر پرُ عزم لہجے میں کہا صمد نے جواب میں ہلکی سی "

سر سراہٹ کی اور اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

بیٹھو مجھے امید ہے کہ تم خالی ہاتھ نہیں آئے" مقابل نے اپنی جیکٹ کی "

جیب سے ایک چھوٹی سی ڈرائیو نکالی اور میز پر رکھ دی

سر یہ وہ معلومات ہیں جن کا ہمیں انتظار تھا وہ شخص ہماری سوچ سے بھی "

زیادہ ذہین و فطین ہے سر ڈارک ویب پر نقش چھوڑ کر وہ نا جانے کیوں وہاں

سے لیفٹ کر گیا یہ اس میں اس کی ڈارک ویب جرنی کی انفارمیشن ہے بہت

محنت سے جان پر کھیل کر اسے حاصل کر پایا ہوں "اس کی اطلاع

پر صمد نے ڈرائیو کو اٹھا کر غور سے دیکھا جیسے وہ اس کی اہمیت کا اندازہ لگا رہا ہو

مجھے معلومات ملی ہیں کہ مجھے نقصان پہنچانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں "

یقیناً ان کا اگلا ہدف میں ہوں گا کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ ڈیٹا صحیح ہے اور وہ

"ہمارا کام کر لے گا

جی سر لیکن اسے منانا دنیا کا مشکل ترین کام ہو گا "اس "

نے سر ہلایا تو صمد نے گہری سانس لی اور ایک لمحے کے لیے سوچا

ناممکن کو ممکن بناؤ میرے پیارے ۔۔ فائم کی موت کا بدلہ لینے "

کے لیے ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ان معصوم جانوں کو بچانے کے لیے ہم

زیادہ نہیں تو اپنے ملک کا کچھ حصہ تو پاک صاف کر سکتے اسے مناؤ کیونکہ

اس مشن میں اب کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جا سکتی "وہ سختی سے بولا

بالکل وقت ہمارے ہاتھ سے نکل رہا ہے خدا تمہارا حامی و ناصر ہو """"

ریحان نے بھی عزم بھرے لہجے میں کہا

میں اپنی پوری کوشش کروں گا سر"اس نے اجازت لی اور کمرے"

سے باہر نکل گیا اس کے دل میں ایک نیا عزم اور ولولہ تھا اس کی چال میں تیزی اور مقصدیت تھی جیسے وہ جانتا ہو کہ اس کا ہر قدم اپنی منزل کی تکمیل کی طرف بڑھ رہا ہو

ہہہہ "وہ اپارٹمنٹ سے باہر آکر جو نہی اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا کسی نے اس" کی کنپٹی پر پستول رکھ دیا وہ ششدر سا وہیں رک گیا دل کی دھڑکن نا جانے رک گئی تھی یا تیز ہو گئی تھی۔۔

صبح کی اسپیدی نے اپنے سُر بکھیرتے ہوئے ارد گرد کی آب وہوا کو معطر کر ڈالا تھا تو وہیں پرندوں کی چہچہاہٹ نے اس کی بند آنکھ کو روشنی کا احساس دلا کر کھلنے پر مجبور کر دیا وہ ہوش کی دنیا میں آتی انگڑائی لے کر اٹھنا چاہتی تھی کہ پھر خود کو کسی کی مضبوط گرفت میں پا کر حیران سی آنکھیں پھاڑ گئی اور خود کو فارس کی پناہوں میں پا کر پہلے خوشی ہوئی کہ وہ واپس

آگیا ہے لیکن اس کو دیکھ کر ششدر رہ گئی کیونکہ اس کا پورا چہرہ اور گردن
سرخ لپ اسٹک سے بھرے ہوئے تھے وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی
تو فارس نے فوری نیند سے جاگتے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا

کیا ہوا" وہ حیران ہوا جبکہ حرمت غصے سے اس کا ہاتھ جھٹک کر اٹھ بیٹھی "
اور یکلخت نظر دیوار گیر آئینے پر پڑی تو اپنے ہونٹوں کو سرخ لپ اسٹک سے
بھرا ہوا دیکھ کر مزید آنکھیں پھٹ گئیں

ی۔۔یعنی یہ۔یہ سب میں نے کیا ہے۔۔مگر میں کیسے۔۔اوہ کہیں "
نیند میں۔۔اللہ یہ کیا ہو گیا فارس تو میری اتنی ٹرولنگ کریں گے" وہ نئی
ٹینشن میں آگئی

کیا ہوا ملی" وہ اٹھنے لگا تو حرمت بوکھلا کر جلدی سے اس کے سینے پر ہاتھ "
رکھتی اس کو لیٹنے کا کہنے لگی

آپ۔۔آپ کب آئے تھے۔۔بتایا ہی نہیں اور۔۔ریسٹ کریں نا ابھی"""
وہ مسکرا کر اس کو ہدایت کر رہی تھی کہ وہ اٹھ کر شیشے میں خود کو نا دیکھ

لے اور فارس دل ہی دل میں اپنی بیوی کی معصومیت و بے خبری سے لطف اندوز ہونے لگا

"لیٹ نائٹ آیا تھا بٹ تم کیوں اتنی لپ اسٹک لگا لی رات کو تیار ہو کر کون سوتا جانم" اس نے جھوٹ بولا اور حرمت کو پکا یقین ہو گیا کہ اس نے نیند میں رات لپ اسٹک لگائی ہو گی

"م۔۔میں۔وہ بس۔۔بس یونہی" وہ سر کھجاتی ہاتھ سے لپ اسٹک صاف کرنے لگی جو کہ مزید پھیل کر اس کے چہرے کا نقشہ بگاڑنے لگی

"نو پرابلم املی۔۔مجھے اب اٹھنا چاہیئے" وہ پھر مسکراتا ہوا اٹھنے لگا کہ حرمت اس کو پھر سے بیڈ پر دھکا دے گئی

"آپ۔۔آپ ابھی ریسٹ کریں فارس اتنی لیٹ نائٹ آئے ہیں اور اب پھر سے کام پر جانا چاہتے" مصنوعی فکر مندی دکھائی تو وہ ہنسا

املی تم کچھ اور تو نہیں چاہتی۔۔میری جان بتادو میں حاضر ہوں" وہ آنکھ "
دباتا اس کا بازو پکڑ کر اسے نزدیک کر گیا اور حرمت بیچاری صبح صبح
خود کو مصیبت میں گرفتار پا کر رونے والی ہو گئی

فا۔۔رس۔۔بد تمیزی نئیں کریں" وہ خود کو اس سے دور کرتی منہ پھلا "
گئی اور وہ ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھا

اااففف" وہ سر پکڑ کر رہ گئی کیونکہ فارس خود کو آئینے میں دیکھ "
چکا تھا اور اب اس کو حیرانی سے منہ کھولے دیکھ رہا تھا

املی یہ کیا ہے" اس نے اپنے چہرے اور گردن کی طرف اشارہ کیا"

فارس قسم سے یہ میں نہیں کیا" وہ شہ رگ پر ہاتھ رکھ کر اپنی صفائی پیش "
کرنے لگی

پھر کوئی چڑیل آکر یہ کر گئی ہے یونو یہی لپ اسٹک تم رات لگائی تھی "
اور ابھی بھی تمہارے ہونٹوں پر ہے۔۔اف املی تم نے چوری چھپے میری
عزت لوٹ لی۔۔اوہ مجھے معلوم بھی نہیں ہوا کہ میرے ساتھ

کیا ہو گیا" وہ مصنوعی بیچارگی بھری ایکٹنگ کرتا حرمت کو شرم سے زمین میں گاڑھ گیا وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

نئیں۔۔ نئیں فارس میں نے ہوش میں نہیں کیا۔۔ مجھے۔۔ مجھے نہیں پتہ" یہ کیسے ہو گیا بٹ. بیلیو می یہ سب میں نے نہیں کیا" وہ پھر اپنی صفائی میں بولی کیونکہ وہ یہ ماننے کو تیار نا تھی کہ وہ نیند میں بھی اس قسم کی حرکت کر سکتی جبکہ فارس آج اپنی بیوی کو جی بھر کر تنگ کرنا چاہتا تھا وہ کھلے بالوں میں نظر لگ جانے کی حد تک کیوٹ لگ رہی تھی

نہیں املی مان جاؤ کہ تم میری گہری نیند کا فائدہ اٹھا چکی ہو او مائی گاڈ یہ" میرے ساتھ کیا ہو گیا" وہ بیڈ پر اوندھے منہ افسوس بھرے انداز میں گرتا ہلکے ہلکے مکے مارنے لگا اور بیچاری حرمت اس کو یوں دیکھتی مزید ٹینشن میں آ گئی

فارس. بیلیو می" وہ شرمندہ سی سرخ انار ہوتی آنکھوں میں آنسو لے آئی"

تمہیں مداوا کرنا ہوگا املی اس چیز کا ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا" وہ

اب کی بار سرد لہجے میں کہتا اس کو بازو سے پکڑ کر اپنے انتہائی قریب کر گیا

ک۔۔کیا مطلب" وہ سہم گئی"

مطلب تم اچھے سے سمجھ جاؤ گی جب میں اپنی یہی پکچرز سوشل میڈیا پہ"

پوسٹ کروں گا" وہ مزید اس کی دھکتی رگ پر ہاتھ رکھ گیا

"آپ کو شرم نہیں آئے گی"

نہیں بالکل نہیں میں سب کو بخوشی بتاؤں گا کہ میری بیوی مجھے ساری"

رات کِسز کرتی رہی ہے ایون لو بائٹس بھی کی ہوں گی" وہ مزید اس کی

جان خشک کرنے لگا

آئی ہیٹ یو فارس آپ کتنے برے ہیں" وہ اس کے کندھے پر مکا مار گئی"

جلدی سے میری کِسز مجھے واپس دو ورنہ میں ابھی پکچرز لینے لگا" وہ"

سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل لے کر کیمرہ کھولنے لگا اور حرمت جلدی

سے اس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹنے لگی

نہیں فارس پلیز‘‘ وہ منت کرنے لگی مگر ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ فارس ’’

باز آجائے

کیا چاہتے ہیں آپ‘‘ بھیگی پلکوں سے کہا’’

میری کِسز واپس دو‘‘ انتہائی اہم مطالبہ پیش کیا’’

وہ کیسے‘‘ وہ حیران ہوئی’’

ایسے‘‘ وہ اس کے گال کو چومتا پیار سے بولا اور حرمت شرم سے دوہری ’’

ہونے لگی

نئیں۔۔نئیں فارس‘‘ نفی میں سر ہلا کر اس کو منع کیا مگر وہ ڈھیٹ بنتا اس ’’

سے موبائل واپس لیتا اپنی پکچرز لینے لگا اور اتنا تو حرمت برداشت نہیں

کرسکتی تھی کہ سوشل میڈیا پہ لاکھوں لوگ ان کی پرسنل لائف کو دیکھیں

ویسے بھی فارس کی ملین میں فین فالونگ تھی حرمت کا تو شرم

سے برا حال ہو جانا تھا

جلدی فیصلہ کرو جانِ من ورنہ پوسٹ ہونے لگی اور کیپشن تم دیکھو گی "

تو تین دن منہ چھپاتی رہو گی" وہ دھمکی دیتا اس کو زہر لگا وہ منہ

پھلا کر سر جھکا گئی

خود تو مزے لے لئے میری بار شرم آرہی" وہ اس کو طعنہ دیتا سلگا گیا"

میں مان ہی نہیں سکتی کہ میں ہوش میں یہ سب کر سکتی" وہ انکاری ہوئی"

او کے فائن" وہ اپنے اکاؤنٹ میں جا کر پکچرز پوسٹ کرنے لگا تو حرمت "

فوری اس کو روکنے لگی

او کے او کے آپ ایسا نہیں کریں گے" وہ جلدی سے ہار مان گئی کہ کوئی "

اور راستہ بھی نا تھا اور فارس کا دل بلیوں اچھلنے لگا وہ دل ہی دل میں اس

پر بے پناہ ہنس رہا تھا ساتھ ہی اپنے شاطر دماغ کو شاباشی دی

او کے کلوز یور آئز" اس نے اس کو ہدایت کی "

ا۔۔آپ زیادہ بد تمیزی نہیں کریں گے" وہ سہمی ہوئی تھی "

تم سے کم کروں گا" وہ آنکھ دبا کر کہتا اس کو شرمندہ کر گیا حرمت منہ "

پھلا کر آنکھیں بند کر گئی شرم و گھبراہٹ سے رنگت سرخ انار ہو چکی تھی

تو پلکیں و ہونٹ لرز رہے تھے اس کی سانسوں کی مہک اپنے چہرے پر پڑتی

محسوس کر کے وہ بے پناہ سہم رہی تھی دل بار بار بیٹ مس کر رہا تھا فارس

مسکرا کر اس کا یہ دلکش روپ ملاحضہ کرتا اس پر سایہ فگن ہو گیا اور یکے بعد

دیگرے اس کے چہرے کے ہر نقش کو اپنے ہونٹوں سے مہکا ڈالا بے شک

دھوکے سے ہی مگر وہ اس کی تھوڑی سی قربت کو حاصل کر چکا تھا اس کی

بے پناہ نزدیکی و حسن فارس کا اندر تک سرشار کر گیا تھا اس نے زندگی میں

کبھی اتنے سکون بھرے لمس کی امید نہیں رکھی تھی اسے نہیں لگتا تھا کہ

اس جیسا گناہگار شخص کبھی حرمت جیسی پاکیزہ لڑکی کو چھو پائے گا

ف۔۔ف۔فارس بس" وہ اس کی گردن پر جھکنے لگا تو حرمت جلدی "

سے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتی اس کو روک گئی اور وہ

مسکرا کر سر ہلا گیا بیچاری نازک سی بیوی کے لئے اتنا امتحان ہی بہت تھا

تمھیں ایک مزے کی بات بتاؤں "ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ فارس اپنی "

کرتوت نا بتائے اور اگلے بندے کو آگ نا لگائے

"کیا"

یونو رات کیا ہوا تھا" وہ آہستہ سے اس کو مطلع کرتا شدید صدمے میں ڈال "

گیا کیونکہ رات فارس نے اس کے لبوں پر لپ اسٹک لگا لگا کر سینچ

کے ساتھ ہونٹوں کا سائز لے کر اپنے چہرے و گردن کو لپ اسٹک

سے بھر لیا تھا اور یونہی لگ رہا تھا کہ حرمت نے خود بوسے لیے ہوں

آپ نے مجھے بے وقوف بنایا" وہ منہ کھولے اس کو دیکھتی پوچھنے لگی تو وہ "

مصنوعی معصوم چہرہ بنائے اثبات میں سر ہلانے لگا

اچھا خاصا بے وقوف بنا کر اپنا مطلب نکال چکا ہوں یعنی رات بھی میری "

ہی موجیں تھیں اور اب بھی" وہ آسانی سے کہتا اس کو مشتعال

کر گیا اور بیڈ سے ٹیک لگا لی حرمت شدید غصے میں اس پر جھپٹ پڑی

میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں۔۔ دھوکے باز۔ فراڈیے ٹھرکی'' وہ اس پر تھپڑ اور مکوں کی بارش کر چکی تھی جس کا فارس ہمدانی پر کوئی اثر نہیں تھا وہ قہقہہ لگاتا ہوا اس کے کسی بھی قسم کے ری ایکشن سے بے پرواہ تھا بلکہ اس کو اس بار بھی لطف ہی آرہا تھا کہ وہ لڑتی ہوئی ہی سہی اس کے قریب آرہی تھی بہر حال فارس ہمدانی جیسا چالاک انسان ہر طرف سے اس معصوم سی شہزادی کو اپنے حصار میں قید کر چکا تھا

کیا مصیبت ہے اتنے دن ہو گئے ہیں اور اس لڑکے کا کوئی اتا پتہ نہیں'' وہ پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹتیں خود سے ہم کلام ہوئیں جبکہ آفس کے لئے تیار ہوتے حذیفہ ان کو پریشان سا دیکھتے ہیں

کیا ہوا کال نہیں اٹھا رہا آپ کا لاڈلا'' ان کا طنزیہ انداز لبابہ کو غصہ دلا گیا''

''جب آپ اپنی اولاد کی پرواہ نہیں کریں گے تو ان کو ہماری پرواہ کیا ہو گی''

"ان کی پرواہ ہے تو اتنا بڑا بزنس امپائر کھڑا کیا ہے کس چیز کی کمی ہے ان کو ہر چیز مانگنے سے پہلے سامنے ہوتی یہی وجہ ہے کہ تمہارے تینوں بچے انتہا کے بگڑے ہوئے ہیں نا ان کو بات کرنے کی تمیز اور نا ہی کسی کی پرواہ" وہ ٹائی باندھتے ان کو باور کروا رہے تھے

"صرف میرے ہی بچے نہیں ہیں آپ کی بھی اولاد ہے اور جہاں تک پیسے کی بات ہے تو صرف پیسہ ہی کافی نہیں ہوتا ٹائم از مور امپارٹنٹ" وہ باور کرواتیں پھر سے میران کا نمبر ملانے لگیں

"کہہ کون رہا ہے جس کا ایک سوٹ دو تین لاکھ سے کم نہیں ہوتا" وہ طنزیہ ہنس کر باہر جانے لگے

"اینی ہاؤ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو جب آنا ہو آجائے گا ویسے بھی اس کے فیلوز ابھی دو دن پہلے ہی واپس آئے ہیں سو ڈونٹ وری" وہ ان کو تسلی دے کر باہر نکل گئے اسی وقت لبابہ کی کال میران نے اٹھا لی تھی

"ہیلو" وہ پر جوش ہوئیں

ہیلو ماما کیسی ہیں آپ" مقابل کی دھیمی سی آواز سنائی دی "
میں ٹھیک ہوں میران تم کہاں ہو، کیسے ہو ابھی تک گھر واپس نہیں "
آئے اور کال تک نہیں اٹھا رہے تھے" وہ استفسار کرتیں بیڈ پر جا بیٹھیں
اور دائیں کان سے فون ہٹا کر بائیں کان سے لگا لیا
میں۔۔ بھی ٹھیک ہوں ماما بس تھوڑی سی طبیعت خراب ہو گئی ہے تو اس "
لئے فیلوز کے ساتھ واپس نہیں آسکا ڈونٹ وری میں کچھ دنوں تک آجاؤں
گا" وہ بتانے لگا تو لبابہ کو تھوڑی تسلی ہوئی
ہمم اوکے تم آرام کرو باقی باتیں تم واپس آؤ گے تو کریں گے کیونکہ "
مجھے بھی جم جانا ہے" وہ مصروف انداز میں بولتی اٹھ کھڑی ہوئیں
جی مجھے واقع ریسٹ چاہئے فی الحال" وہ جان چھڑانے والے انداز میں "
کہہ کر کال بند کر گیا لبابہ کو اس کے انداز پر تھوڑی حیرانگی تو ہوئی تھی مگر وہ
ایک دوسرے کو اچھے سے سمجھتے تھے اس لئے کندھے اچکا
کر تیار ہونے لگیں

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا جب وہ عمارت کے اندر داخل ہو کر نیم

تاریک راہداری سے گزرا اور بالآخر اس کمرے تک پہنچا جہاں پر اس

کا قیدی کل سے موجود تھا اس نے دروازے پر کی چین سے لکیر سی کھینچ

کر بھنوؤں کو آپس میں ملایا اور پھر سر جھٹک کر اندر داخل ہوا مقابل حسب

توقع خود کو چھڑوانے میں لگا ہوا تھا اس کے چہرے پر ایک عجیب سی

خاموشی اور بے دلی کی کیفیت تھی اس نے اس کے

سامنے آکر کھڑے ہوتے ہوئے گہری سانس لی ساتھ ہی سگریٹ لائٹر

سے جلاتے ہوئے دھواں فضا میں چھوڑا

س۔ سر فارس "وہ محض بڑبڑا سکا آنکھیں شدت حیرانی سے پھٹ گئیں"

میری آنکھیں دیکھو ہنٹر بلو ہیں نا۔۔"وہ حیرانی و معصوم شکل "

بنائے سامنے پڑی کرسی پر جا بیٹھا اور اس کی حیران شکل دیکھ کر سائیڈ سمائل

دی

تمہیں میری آنکھوں کو دیکھ کر ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ جو سیونٹین "

پرسنٹ بلو آئز والے ذہین ہوتے ہیں میں ان میں سے ہی ہوں۔۔ نا میں

چنے بیچ کر یہاں تک پہنچا ہوں اور نا ہی میں نے بیوقوفی میں فرسٹ ڈیویژن

لی ہے" وہ باور کرواتا اپنی ایک ٹانگ کرسی سے نیچے زمین پر گرائے مسلسل

ہلاتا جا رہا تھا جبکہ سگریٹ ایک کی جگہ دو ہو گئی تھیں

ک۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔ میں سمجھا نہیں" وہ انجان بننے لگا"

تم سمجھ گئے ہو اسی لیے تو زبان وائبریشن پہ آگئی ہے۔۔ بائی داوے الماں "

ہاسپٹل میں تمہاری مینٹل مدر کیسی ہیں اب" وہ مصنوعی

فکر مند ہوتا پھر ہنسا جبکہ رامش کی آنکھوں میں اذیت بھری سرخی آئی

ویسی ہی جیسی ایک جوان بیٹے کی لاش کے ٹکڑے دیکھ کر ایک ماں ہو سکتی "

"کیونکہ اس دنیا میں واحد ماں۔۔

بس بس ماں ٹاپک پر کوئی لیکچر نہیں اچھے سے جانتا ہوں کہ ماں کیسی ہوتی "

ایون عورت کیسی ہوتی" وہ تمسخریہ ہنسا

ہر ماں آپکی ماں جیسی نہیں ہوتی سر جیسے مردوں میں بہت کم "
مرد اچھے ہوتے اسی طرح عورتوں میں بہت کم عورتیں بری ہوتی
ہیں "اس نے گہری چوٹ کی تھی جو کہ فارس کے دل ودماغ پر ہلکا سا نقش
ڈال کر مٹ گئی اور وہ طنزیہ ہنسا
" یار اتنی گہری بات مت کرو کہ میں ڈوب جاؤں۔۔اینی ہاؤ میں
تمہارے بارے میں سب جان چکا ہوں باقی مجھے تم سے یہ جاننا ہے کہ تم
مجھ سے کیا چاہتے ہو تمہارے بھائی کی جب موت ہوئی میں تب تک ڈارک
ویب کو چھوڑ چکا تھا "پوچھنے کے ساتھ کلئیر کرنے لگا
" ہمیں آپ کی مدد کی اشد ضرورت ہے "رامش نے اپنے لہجے میں
سنجید گی کا اظہار کرتے ہوئے کہا
" ہیکر کم پڑ گئے کیا "وہ مذاقاً ہنسا
" نہیں مگر آپ اس اندھیری گلی سے کامیاب واپس آنے والے واحد ذہین
ہیکر ہیں "اس بار وہ بھی ہلکا سا مسکرایا تھا

یونو میں اس دنیا کو چھوڑ چکا ہوں میں اب ان تاریکیوں میں دوبارہ قدم "
نہیں رکھنا چاہتا" اس نے اپنی تھائی پر ہاتھ پھیرتے رامش
کو دیکھے بغیر سرد لہجے میں جواب دیا

مجھے معلوم ہے لیکن آپ کو سمجھنا ہوگا کہ آپ کے سوا کوئی اور نہیں "
ہے جو یہ کام کر سکتا ہے آپ نے کبھی اس اندھیرے کا حصہ بن کر بہت
کچھ سیکھا ہے اور اب وہی مہارتیں ہمارے دشمنوں کو شکست
دینے کے لیے ضروری ہیں" وہ التجائی انداز میں بولا فارس نے سگریٹ
پیتے نظریں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں ماضی کے زخموں
کی جھلک تھی

تم نہیں سمجھو گے میں نے وہ زندگی ترک کر دی ہے میں وہاں "
دھوکے سے گیا تھا جب کالج لیول پر تھا تب کسی دوست نے میرے ساتھ
غداری کرتے میری ای میل ان کو سینڈ کر دی تھی اس کے بعد اس
کے میری آئی ڈی کے ذریعے ڈارک ویب پر لیے گئے پنگوں کے نتیجے میں

میں وہاں پہنچا ٹرسٹ می وہ دنیا کافی دلچسپ و اندھیری ہے کہ رستہ ڈھونڈنے میں ہی بندہ فنا ہو جاتا مجھے کافی انٹرسٹ ہوا تھا اس میں یہی وجہ تھی کہ میں ڈارک ویب کا حصہ بنا لیکن وہ لوگ جن کے ساتھ میں کام کرتا تھا وہ سب مجھ سے بڑھ کر درندے و شیطان تھے میں نے ان کے ساتھ جتنا وقت گزارا وہ میری زندگی کا سب سے دلچسپ و خطرناک دور تھا میں نے اپنی روح کو مکمل ان اندھیروں میں کھو دیا تھا اور اب جب میں اس سب سے باہر آیا ہوں تو دوبارہ وہاں جانے کا مطلب ہو گا کہ میں بیوقوف ہوں یونہی کسی کے لیے مجھے کیا پڑی ہے" وہ بے رحمی سے بولا اور رامش کو پہلی بار اس بے حس انسان سے نفرت محسوس ہوئی جو اپنے مزے کے لیے تو ڈارک ویب کی سیر کر آیا تھا مگر کسی کی مدد کے لیے نہیں کچھ کرنا چاہتا تھا

"میرے بھائی کے سینکڑوں ٹکڑے کیے تھے انہوں نے میری ماں آج تک پاگل ہو کر ہاسپٹلائز ہے سر ۔۔م۔میں آج تک انتقام کی آگ میں جل رہا ہوں ۔۔اور ۔۔اور ان معصوم لوگوں کا کیا قصور ۔۔"

"تم سمجھتے ہو کہ یہ اتنا آسان ہے میں ان لوگوں کو جانتا ہوں ان کے طریقے ان کی وحشیانہ سوچ وہ کبھی نہیں بدلیں گے اور نا جانے کس گروہ نے تمہارے بھائی کو مارا تھا یون تمہارے بھائی کو کیا پڑی تھی ان سے پنگا لینے کی میں تمہاری مدد کروں تو یہ ایک شہر پاک ہو سکتا ۔۔"

"ایک شہر تو پاک ہو جائے گا نا سر ۔۔اور ۔۔اور میرے بھائی کو اسی شہر میں قتل کیا گیا تھا یعنی اسی شہر کا گروہ تھا" اس نے بات کاٹتے ایک لمحے کے لیے خاموشی اختیار کی پھر دھیرے سے کہا

"آپ کو صرف اپنے علم اور صلاحیتوں کو صحیح سمت میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے یہ آپ کے لیے کفارہ کا موقع ہے وہ لوگ جو اندھیروں میں قید ہیں جن کے اپنوں کو بے دردی سے مارا جا رہا آپ کے ایک قدم

سے آزاد ہو سکتے ہیں" اس نے التجا کی اور فارس نے گہری سانس لیتے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا

مجھے کیا ملنے والا۔۔میں کوئی نیک نائیک ہیرو نہیں ہوں آئی ایم دی" ڈیول۔۔آئی لو دیٹ کہ لوگ مریں ان کی زبانیں کاٹی جائیں۔۔آئی لو کہ دنیا تباہ ہو جائے جو شیطان ہوتے ہیں لوگ ان کو ہی ڈیزرو کرتے" وہ سنگدل تھا رامش کو اس کی سوچ پر بے حد افسوس ہوا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ ایسا کیونکر تھا

پلیز سر پلیز۔۔ایک بار انسان بن کر سوچیں نا کہ شیطان" وہ التجائی" انداز میں کہنے لگا اور فارس ختم ہوئی سگریٹ نیچے پھینک کر جاگرز سے مسلتا اپنی جیکٹ کو جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا

میں انسان بن کر ہی سوچ رہا ہوں لیکن میری انسانیت چھینی جا چکی" تھی۔۔اور میں شیطان یا فرشتہ میں سے شیطان بننا ہی چاہوں گا کیونکہ فرشتوں کا اس دنیا پہ گزارا نہیں" وہ باور کرواتا جانے لگا

رافع سے اپنے بزنس شئیرڈ سکس کر کے چلتے بنو آئندہ میرے آس پاس "
بھی مت آنا" وہ دروازے کے پاس پہنچا کہ رامش کی آواز پر رکا
جو میرے بھائی کے ساتھ ہوا اگر وہ آپ کے محبوب انسان کے ساتھ "
ہو گیا تو بھی آپ شیطان بن کر سوچیں گے۔۔" فارس نے اپنی مٹھی کو سختی
سے بند کیا اس کے چہرے پر شدید غصے کی جھلک آئی
آ۔۔آپ بہت محبت کرتے ہیں ناسر وہ کیا نام ہے آپ کی وائف کا ہاں "
" حرمت ہے نا۔۔
ایہہ " وہ غصے سے انگلی اٹھاتا اس کی طرف بڑھنے لگا اور رامش "
کو اپنا تیر نشانے پر جاتا لگا
فرض کریں سر کسی دن آپ کی حرمت کی کسی نے بے دردی سے "
بے حرمتی کر دی تو۔۔تو آپ کیا کریں گے۔۔ااااہہہ " وہ اپنے منہ پہ
پڑتے پے در پے مکوں پر ڈھیٹ پن سے قہقہہ لگانے لگا

س۔۔سوچیں سر تب آپ کا کیا بنے گا آپ۔۔آپ عورت"

"کو برا کہنے والے ایک عورت کے لیے پاگل ہو جائیں گے۔۔اہہ۔۔

بکواس بند کرو" وہ چیخا"

آپ۔۔اہہ۔۔آپ خود کو شیطان کہنے والے جس دن اپنی محبوبہ"

کے ٹکڑے اپنے ہاتھوں سے سمیٹیں گے اس دن

آپ۔۔ااہہہ۔۔آہ۔۔اس دن آپ۔فرشتوں کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔۔"

اس کا چہرہ مسلسل خون سے بھر چکا تھا لیکن وہ اپنی زبان بند نہیں کر رہا تھا

اور فارس پہلی بار بے حد ششدر سا کسی کی زبان کے چلنے پر اپنے دل

کو ہزار ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا ہوا محسوس کر رہا تھا

مجھے مار کر۔۔اہہ۔۔مجھے مار کر آپ سچائی کو جھٹلا نہیں سکتے۔۔میری۔۔"

میری ماں کا دکھ آپ۔ت۔تب سمجھیں گے جب۔۔جب آپ کے باپ

کو بھی ویسا ہی دھچکا لگے گا۔۔جو۔۔جو دوسروں کے غم پر بے حس

" بنے رہتے اللہ۔۔اللہ ان کے غموں پر۔۔

"شٹ اپ۔۔مجھے یہ سب نہیں سننا۔۔"وہ چیخا اور آنکھوں میں آنسو لائے ہوئے رامش کے منہ پر آخری مکا مار کر پیچھے ہٹ گیا ساتھ ہی ہاتھ کو جھٹکتے لب زور سے کاٹتے اس کے الفاظ کا اثر دل سے زائل کرنے کی کوشش کرنے لگا

"ایک۔۔ایک بار سوچیے سر پلیز۔۔پلیز وہ۔۔وہ کچھ دن تک بڑا پلین تیار کرنے والے ہیں بہت سی جانیں جائیں گی۔۔آپ۔۔آپ کو آپ کی چاہت آپ کی وائف کی قسم ہے سر پلیز ہماری مدد کریں۔۔"وہ کرلایا اور فارس لمبا سانس لیتا ایک پل کو آنکھیں بند کر کے پھر تھوک نگلتا سر اثبات میں ہلا گیا

"یو نو تم غلط کہا میں۔۔میں اپنی محبوبہ کی تکلیف کے بعد فرشتوں کو نہیں حقیقی شیطان کو پیچھے چھوڑ ڈالوں گا قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں اپنی بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والے کا دل نکال ڈالوں گا صرف دل"وہ نہیں

جانتا تھا کہ اس کے الفاظ حقیقت پر مبنی ہو جائیں گے بلکہ وہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ قبولیت کی گھڑی ان کے آس پاس ہی گھوم رہی تھی

آل رائٹ میں تمہاری مدد کروں گا لیکن یاد رکھو یہ صرف ایک دفعہ " کا معاملہ ہے اس کے بعد میں ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤں گا اور تم مجھ سے پھر کبھی رابطہ نہیں کرو گے " اس کے حامی بھرنے پر رامش کو اطمینان و مسرت کا سانس آیا

" یہی کافی ہے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ ہمارے لیے بہت اہم ہے "

رامش کی بات پر فارس نے گہری سانس لی

الو کا پٹھا۔۔ خامخواہ بلڈ پریشر تیز کر دیا " وہ اس کو گھور کر باہر نکل " گیا تو رامش ہنس پڑا

آپ یقیناً ابلیس کی طرح فرشتے سے شیطان بنے ہیں سر لیکن میری " دعا ہے کہ آپ فرشتے و شیطان سے نکل کر صرف انسان بن جائیں آپ

کاانجام ابلیس جیسانا ہو جو قیامت تک دھتکارا جاچکا ہو" وہ دل سے اس کے لیے دعا کر گیا

تم تو پلین ماسٹر نکلے مگر سوری سرفارس سے بڑھ کر نہیں۔۔"رافع " کمرے میں داخل ہوتا اس سے مخاطب ہوا

ان کو تم پہ پہلے ہی شک ہو گیا تھا مگر کل تمہارا ان آدمیوں سے ملنا شک کو" یقین میں بدل گیا اسی لیے تمہیں ادھر مہمان بنا کر لائے تھے "وہ مزید مطلع کر گیا اور رامش اس کو دیکھ کر مسکرا گیا

میں کہا تھا نا کہ سرفارس مجھے مایوس نہیں کر سکتے "اس نے پچھلی بات " کا حوالہ دیا اور رافع منہ بنا کر اس کو رسیوں سے آزاد کرنے لگا

____

اٹھ جائیں۔۔نماز پڑھ لیں توڑ دیں قسم کے کافر ہی رہنا ہے" وہ منہ " پھلائے اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچنے لگی

”کیا املی یار تنگ مت کرو“ وہ آنکھیں بند کیئے ہی بڑبڑایا کیونکہ ابھی
دو گھنٹے پہلے دو بجے تو وہ بزنس پارٹی اٹینڈ کر کے گھر آیا تھا
”ہاہ۔۔میں نے کب تنگ کیا میں تو یہ کہہ رہی ہوں کہ اٹھ جائیں منہ ہاتھ
دھولیں۔۔اٹھ جائیں نا“ وہ آرام سے کہتی اس کے پاؤں کا
انگوٹھا زور زور سے گھمانے لگی
”املی ی ی ی“ وہ کوفت زدہ سا اپنا پیر جھٹکنے لگا جبکہ حرمت مسکراتی ہوئی
اس کے پاؤں کے نیچے گدگدی کرتی اسے اٹھنے پر مجبور کر گئی
”تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے املی“ منہ پھلا کر کمبل پرے جھٹکا تو حرمت
سمجھ گئی کہ وہ اب مکمل طور پر اٹھ چکا ہے
”چلیں نماز پڑھیں وضو تو آپ کو کرنا نہیں آتا ہو گا تو آئیں میں آپ
کو سکھادوں“ وہ شاہانہ انداز میں کہہ کر واش روم کی طرف بڑھنے لگی لیکن
اس کی آواز پر قدم رک گئے
”آتا ہے وضو کرنا بھی، نماز پڑھنا بھی اور قرآن کی تلاوت بھی“

کیا" وہ حیران سی اس کی جانب دیکھتی پلٹی جو کہ آنکھیں "
مسلتا بیڈ سے نیچے اترنے لگا تھا
کیا آپ نے کبھی نماز پڑھی ہے" وہ نا چاہتے ہوئے بھی یہ سوال کر گئی "
ہاں اکثر پڑھتا ہوں جب دل کرتا ہے" وہ اٹھ کر انگڑائی لیتے ہوئے "
اپنے جسم کو ادھر ادھر حرکت دینے لگا اور جب حرمت کو خوشی
سے ہمکنار اپنی طرف مسلسل دیکھتے پایا تو مسکرا گیا
تمہارے نزدیک میں کافر ہوں، گنہگار ہوں اور جہنمی ہوں املی "
مگر میرے نزدیک میں بے بس ہوں میں کوئی عام بندوں کی طرح نمازیں
پڑھ پڑھ نیک نہیں بننے والا، میں ڈرنک کرتا ہوں آئی نو میری نماز قبول
نہیں ہونے والی، میں لوگوں کو ستاتا ہوں آئی نو کسی کو میری قبر بھی یاد نا ہو
گی، میں بہت گناہ کرتا ہوں آئی نو مجھے جنت نہیں ملنے والی اس لئے جس دن
اوپر والے کا حکم ہو گا اسی دن مجھے ہدایت آسکتی ہے اور شاید میں نیک بن

جاؤں۔۔"اس کی تکلیف دہ باتیں حرمت کو احساس ندامت سے سر

جھکانے پر مجبور کر گئیں

جب انسان پیدا ہوتا ہے نا املی تب ہی اس کی قسمت لکھ دی جاتی ہے کہ وہ"

نیک ہوگا یا گنہگار۔۔کچھ لوگوں کو نیکی وراثت میں ملتی ہے اگر تم میری جگہ

ہوتی تو آئی ایم شیور مجھ سے زیادہ گنہگار ہوتی۔۔تم لکی ہو کہ تم کو نیکی

وراثت میں ملی کیونکہ تمہارا باپ، تمہاری ماں، تمہارے گھر کا ماحول سبھی

نیک و پرہیزگار تھے اینڈ لک می جس کو بچپن سے حرام کی

اولاد بتایا جائے جس کے گھر میں صبح و شام گناہوں کا گڑھا بنایا جائے وہ

حلال کام تو کرنے سے رہا"اس کی بے حسی کا یہ عالم تھا کہ اس کا لہجہ بالکل

نہیں لڑکھڑایا تھا اور نا ہی اس کی آنکھوں کے تاثرات بدلے تھے وہ اس

کو آئینہ دکھا کر واش روم میں گھس گیا تھا پیچھے حرمت شرم سے زمین میں

گڑ گئی آنکھیں جھلملا سی گئیں

میں کتنی۔۔ کتنی گناہگار ہوں کہ خود پر غرور کرنے لگی۔۔ میری نماز کس"

کام کی جب میں اپنے خدا کے دوسرے بندے کو، اپنے شوہر کو کافر کہہ رہی

ہوں شاید وہ اللہ کا نیک بندہ بننے والا ہو یا اللہ مجھے معاف فرمائیں نیکسٹ ٹائم

کبھی فارس کو اس حوالے سے ڈی گریڈ نہیں کروں گی" وہ بھیگی پلکیں

لیے معافی مانگنے لگی اور کچھ دیر بعد اس کے باہر آنے پر جلدی

سے خود کو ٹھیک کرتی اس سے مخاطب ہوئی

"آئی ایم سوری فارس مجھے معاف کر دیں میں اب کبھی بھی آپ کو۔۔"

املی اب تم مجھے اشارے کر رہی ہو کہ میں نماز نا پڑھوں اور تمہارے پاس"

آجاؤں اینڈ سیریسلی میں نماز چھوڑ کر تمہارے پاس آجاؤں گا" وہ جائے نماز

اٹھاتے ہوئے پیار سے بولا تو وہ پہلے منہ کھولے اس کو دیکھنے لگی اور پھر منہ

بنا کر تیزی سے باہر نکل گئی فارس اس کے ایسے انداز دیکھ کر ہمیشہ آسودگی

محسوس کرتا مسکرا دیتا تھا

اچھا کرتی ہوں میں ان کے ساتھ۔۔ ہونہہ" ساتھ ہی خود کو حق بجانب"
سمجھا کہ وہ اپنی تلخ زبان کی وجہ سے ہی نفرت کا سامنا کرتا تھا
واؤ" وہ فارم ہاؤس کے صحن میں آگئی اور سورج کی پھیلتی ہوئی شعاعیں"
دور تک پھیلے سبزے پر پھیلتیں انتہائی حسین منظر پیش کر رہی
تھیں، پرندوں کا جوش و خروش کے ساتھ صبح کی ہوا کو خوش آمدید کہتے
چہچہانا، ٹھنڈی ہوا سے لہلہاتے ہوئے پودے اس کے اندر تازگی و آسودگی
کا احساس بھر گئے وہ اپنے جوتے اتار کر ٹھنڈے شبنم گرے گھاس پر چہل
قدمی کرنے لگی ایک سکون سا اس کے رگ و پے میں سرایت
کرتا ہوا محسوس ہوا گلاب، سنبل، گلدستہ، سوسن، گل مہدی الغرض ہمہ
قسم کے پھول وہاں پر مہکتے ہوئے ماحول کو شاندار بنا رہے تھے
آئی تھنک ان کی کٹنگ ہونے والی ہے" وہ کیاریوں میں نفاست کے ساتھ"
کاٹے ہوئے پودوں کی کٹنگ کو غلط قرار دیتی ادھر ادھر دیکھنے لگی
اور پھر سامنے ہی ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آگیا

میں ابھی سیزر لا کر تم سب کے پیارے پیارے ہئیر اسٹائل بناتی ہوں۔۔فارس کے پاس تم لوگوں کے لئے کہاں ٹائم" وہ جلدی سے قریبی کمرے میں گئی اور پھر ایک بڑی سی قینچی اپنے نازک ہاتھوں میں ایسے پکڑ کر لائی جیسے چاقو ہاتھ میں پکڑ کر دشمن پر وار کیا جانے والا ہو

دیکھنا کتنا زبردست ہئیر اسٹائل بناؤں گی" وہ انہیں پیار سے پچکارتی ان کی کٹنگ شروع کر گئی اور جہاں سے شیپ غلط ہوتی مزید وہاں سے کٹ کر دیتی یونہی ان کو ٹھیک کرنے کے چکر میں وہ سب پودوں کو گنجا کر گئی اور وہ اپنے خوبصورت لہلہاتے ہوئے سبز پتوں سے محروم ہو گئے

ہاہ۔۔یہ کیا" وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی کہ اب کیا ہو گا فارس تو اسے زندہ نہیں چھوڑنے والا کیونکہ وہ جانتی تھی فارس اپنے پودوں کے لیے بہت محبت رکھتا تھا

"اوہ مائی گاڈ املی یہ کیا کر دیا" فارس کی آواز پر وہ بدک اٹھی

"ف۔۔فارس وہ۔۔وہ میں نے ان کا اچھا سا ہئیر اسٹائل بنانے کی کوشش کی تھی مگر۔۔" وہ لب کاٹتی معصومیت سے سر جھکا گئی جبکہ فارس صدمے سے اپنے مہنگے ترین پودوں کو دیکھتا جا رہا تھا جو کہ گنجے ہو کر اس کو ملامتی نظروں سے گھور رہے تھے

"ایکٹنگ بند کر و املی اس بار تمہاری چالاکی نہیں چلنے والی۔۔کیونکہ تم نے میرے سارے فرینڈز کو گنجا کر ڈالا ہے تمہارے بالوں کی بھی کٹنگ ہونے والی ہے چلو آؤ ان کی بھی ایسی ہی کٹنگ کرتا ہوں" اس نے بڑھ کر اس سے قینچی پکڑ لی اور حرمت ڈر کر جلدی سے اپنی چٹیا کو مضبوطی سے ہاتھ میں تھام گئی جس کے نتیجے میں اس کا دوپٹہ شانے پر جھول گیا

"ن۔نہیں فارس میں تو لڑکی ہوں نا" وہ دہائی دے گی

"تو یہ بھی سارے میرے فرینڈز تھے" وہ پودوں کی طرف افسوس سے دیکھتا اس کو مزید تنگ کرنے لگا

"میں ۔۔میں نے تو آپ کی مدد کرنا چاہی تھی کہ چلیں کچھ کام کر لیتی ہوں مفت میں تھوڑی آپ کے گھر رہ سکتی" اس کی بڑی بڑی بھیگی آنکھیں مقابل کو پھر سے گھائل کر گئیں

"املی میری جان جس کا کام ہوتا ہے اس کو ہی کرنا چاہیئے" وہ سمجھانے لگا

"تو پھر سارے کام آپ کے ہی ہیں بزنس مین آپ ہیں، آرٹسٹ آپ ہیں، پینٹر آپ ہیں، سنگر آپ ہیں، کک آپ ہیں، مالی آپ ہیں ایون پارلر والی بھی آپ ہیں" وہ منہ بسور کر ہاتھوں پہ اپنے شوہر کے آدھے ٹیلنٹس کو گنتی کرنے لگی اور فارس قہقہہ لگا کر ہنسا

"مجھے آتا سب کچھ ہے مگر میرے پاس ٹائم نہیں ہوتا میری جان اس لئے یہ کٹنگ میں نہیں کی اور جس نے کی ہے وہ مالی بابا تم کو گالیاں دیں گے" وہ

اب کی بار تھوڑا نرم پڑا آگے بڑھ کر اپنے خراب کیے گئے پودوں

کو چھوتا پیار کرنے لگا یوں جیسے ان کو حوصلہ دے رہا ہو

ہاں تو انہوں نے جیسے بہت اچھی کی تھی اتنے پتے لٹک رہے تھے ہو نہہ "

میں بھی سناووں گی کوئی ڈھنگ کا کام آتا بھی ہے انہیں دھوبی

کا کتا گھر کا نا گھاٹ کا" وہ لڑنے پر آئی

کٹنگ ٹھیک نہیں کی، غلطی ٹھیک سے نہیں مان رہی ایٹ لیسٹ محاورہ "

تو ٹھیک سے بول لو" وہ طنز کرتا نیچے گرے پتوں کو پاؤں

سے سائیڈ پر کرتے ٹرالی آگے کرنے لگا

میں ٹھیک بولا ہے آپ جیسے انگریزوں میں رہنے والے کو کیا پتہ ٹینتھ "

کلاس کی اردو میں پورے نمبر آئے تھے میرے" وہ پھر امپریشن

جھاڑنے لگی اور فارس نے اس کو یوں دیکھا جیسے سوائے افسوس کے کچھ

نا کر سکتا ہو

تم دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا میں پر وناؤ نسیشن "کتا" بول رہی "

ہو انفیکیٹ یہ لفظ کتا نہیں بلکہ کتکا ہے اٹس مین کپڑے دھونے کا وہ

ڈنڈا جسے دھوبی ساتھ لیے پھرتا ہوتا کا من سینس کی بات ہے دھوبی

کے پاس کتے کا کیا کام "اس نے آنکھیں گھما کر کوفت

بھرا انداز اپنایا اور حرمت منہ کھولے اس کو دیکھ رہی تھی جسے ہمیشہ اپنی

بیوی کو تفصیل کے ساتھ سمجھانا پڑتا تھا

رئیل ورڈ کتکہ ہے جو بگڑ کر کتا بن گیا اور آپ جیسوں کے لیے کتا بن "

گیا" وہ طنزیہ ہنسا

فارس آپ جان بوجھ کر مجھے نالائق ثابت کرتے ہیں" وہ منہ بسور کر اس "

کی مدد کرنے آگے آئی اور پتے اٹھا کر ٹرالی میں ڈالنے لگی اور فارس ایک

ہاتھ منہ پہ اور دوسرا کمر پر رکھے شدید حیران اس کو دیکھنے لگا اور حرمت کی

ناچاہتے ہوئے بھی کھسیانی سی ہنسی نکل گئی

تم ڈھیٹ پن میں میرا ریکارڈ توڑ دو گی اور پیچھے ہو جاؤ میں خود کر لوں"

گا تمہارے مبارک ہاتھ ہر کام بگاڑنے کا ہنر رکھتے ہیں" وہ طنز کرتا اس کا دل

جلا گیا

میں بھی کام کرنا چاہتی ہوں پورے فارم ہاؤس پر اس۔۔اس"

چوہے ہاؤس کیپر نے قبضہ کیا ہوا میں اپنی کرسی تک کی سیٹنگ اپنی مرضی

سے نہیں کر سکتی۔کچن میں خانساماں، پودوں پہ مالی حتٰی کہ مجھ پہ بھی آپ

کی اجارہ داری میں کیا کروں میں بڑی محنتی لڑکی ہوں مجھے اپنے ہاتھ

سے کام کر کے کھانا ہے" وہ شکوہ کرتی اس کو معصوم بچی ہی لگی تھی فارس

مسکراتے ہوئے جگہ صاف دیکھتا ڑالی کو پرے کر گیا تاکہ بعد میں مالی

لے جائے

املی تم مفت میں تھوڑی نا میرے گھر رہ رہی ہو کچھ عرصے بعد معاوضہ "

دے دو گی" وہ معنی خیزی سے کہتا اس کی طرف بڑھا تو وہ نا سمجھی

سے اسے دیکھنے لگی اور پھر سمجھ آنے پر سرخ انار سی شرماتے ہوئے وہاں

سے جانے لگی

اچھار کو۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھام گیا جس کو حرمت نے ہرگز چھڑایا"

ناتھا کیونکہ اب وہ ہاتھ کرنٹ کی صورت اس کے احساس وجذبات

کو جھنجوڑ کر نہیں رکھ رہا تھا نا جانے یہ لمس اذیت و گھٹن سے سکون

واطمینان کی جانب کیسے سفر کر گیا تھا

اب تم ادھر آہی گئی ہو تو آؤ میں تم کو اپنی فیملی سے ملواتا"

ہوں" وہ حیران ہوئی جبکہ فارس اس کا ہاتھ تھامے اس کو فارم ہاؤس میں

ہی بنے ایک چھوٹے سے زُو میں لے جانے لگا چھوٹا سا دروازہ کھول کر وہ

اندر داخل ہوئے جہاں کافی قسم کے جانور و پرندے اپنے اپنے پنجرے میں

قید صاف ستھرے سے نہایت پیارے لگ رہے تھے ان کی دیکھ بھال

کرتے تین مرد فارس کے اشارے پر وہاں سے چلے گئے جبکہ حرمت تو اس

سیٹ اپ پر ہی منہ کھولے ارد گرد دیکھ رہی تھی

لک مائی کیوٹ کیٹس" وہ ایک چھوٹا سا پنجرہ ہلکا سا کھول گیا تو نہایت "
حسین وصاف ستھری مختلف اقسام کی پرشین، سیامی، بنگالی، پرسی اور
ایگزوٹک شورٹ ہئیر بلیاں باہر نکلیں تھیں

اوہ مائی لٹل گرل فرینڈز کیسی ہو سب" وہ ان کے پاس بیٹھتا ان کے نرم "
ونازک گال پر اپنے ہونٹ رکھنے لگا حرمت بھی اس کے ساتھ بیٹھتی ان
کا پیار دیکھنے لگی کیونکہ کافی ساری خوبصورت آنکھوں والی بلیاں
پنجرے سے نکل کر فارس کو چمٹ گئی تھیں اور اس کو چٹاچٹ چومنے لگیں
املی یہ ساری میری گرل فرینڈز ہیں اینڈ مائی ڈارلنگز یہ میری وائف "
ہے" اس انوکھے تعارف پر وہ ہنسی تو کچھ بلیاں اس کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے
لگیں اور کچھ ابھی تک فارس کو پیار کرنے میں ہی گم تھیں

یہ اتنی محبت کرتی ہیں آپ سے" وہ حیران سی سوال کر گئی اور فارس اپنی "
فیورٹ رشین بلی کو اٹھائے مسکرایا جو کہ اس کی ٹیٹو سے مزین گردن
کو زبان سے پوری طرح گیلی کر چکی تھی مگر اس کا پیار ختم نہیں ہو رہا تھا

نام نہاد انسان نہیں ہیں نا جن کو نفرت آتی ہو اینڈ سیر یسلی جانور محبت " کرتے ہوئے کسی کے اعمال جج نہیں کرتے۔۔"اس کی گہری بات حرمت کو ایک ثانیے کے لیے خاموش سی کروا گئی

اور میں کافی عرصے بعد ان سے ملنے آیا ہوں تو اداس ہو گئی " تھیں۔۔آ۔۔آڈارلنگ۔۔"وہ بلی کو اپنے چہرے پر آتے پا کر ہنستے ہوئے پرے کر گیا

میری وائف پاس ہے یار مجھے ڈر لگتا کیوں مار پڑوانی"وہ چھیڑتا حرمت " کو مسکرانے پر مجبور کر گیا ساتھ ہی اس نے اس جھوٹ پر اس کے کندھے پر دھپ رسید کی

اوکے سویٹیز اب اپنے روم میں جاؤ" وہ انہیں ایک ایک کر کے " پنجرے میں رکھنے لگا کیونکہ ان کا خود سے اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

"یہ آپ سے اتنا پیار کرتی ہیں پھر آپ ان کو پنجرے میں کیوں قید کرتے

ہیں" وہ اسے لاک لگاتا دیکھ کر حیرانی سے بولی تو وہ مسکرا کر اس

کو دیکھتا آگے بڑھنے لگا حرمت بھی اس کے ہمراہ تھی

"یہ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جا سکتیں مگر کوئی انہیں زبردستی بھی

تو لے جا سکتا ہے نا بالکل تمہاری طرح تمہیں بھی

تو قید کر کے رکھا ہوا ہے میں نے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم کہیں نہیں

جاؤ گی" وہ اس کی بات پر کچھ سوچتی لب دبا گئی

"آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہوں گے نا میں اس رات میران پر

اعتبار کر کے۔۔"

"املی جب تم کم بولتی ہو تو کتنی اچھی لگتی ہو نا" اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے کہہ

رہا ہو کہ "بکواس بند کرتی ہو تو بہت اچھی لگتی ہو" وہ منہ بنا گئی

"اور ان سے ملو یہ ہیں میرے سویٹ بڈیز" وہ بڑا سا پنجرہ کھول کر اس

کے ساتھ اندر داخل ہوا یہ بھی پچھلے پنجرے کی طرح کافی بڑا و فرنشڈ قسم کا

تھا جس میں تین خوبصورت مور ادھر ادھر گھوم رہے تھے ان کو دیکھ کر حرمت کا موڈ یکدم فریش ہوا وہ پر جوش سی ان حسین پنکھ والے موروں کے پاس جانے لگی کہ وہ بھاگ کر فارس کے پاس پناہ لے گئے

دفع ہو بد تمیز" وہ منہ بنا کر وہاں سے جانے لگی"

ارے رکو تو سہی املی" فارس اس کے پیچھے آیا مگر لاک لگانا نا بھولا"

تم نے ان کو دیکھا بھی نہیں" اس نے خفگی دکھائی"

انہوں نے مجھے منہ تک نہیں لگایا فارس اور آپ دیکھنے کی بات کر رہے" وہ شکایت لگاتی بہت معصوم لگی"

وہ سارے میل تھے میری جان میں ٹانگیں نا توڑ دیتا اگر وہ تم کو منہ لگانے کی کوشش کرتے" اس کے مذاق پر حرمت بے ساختہ ہنستی چلی گئی"

وہ پہلی بار اس کے سامنے اس کی وجہ سے یوں پیٹ تھامے منہ پھاڑ قہقہہ لگا کر ہنس رہی تھی اور فارس کو اپنی جان ہتھیلی پر آتی محسوس ہوئی وہ اس کو نظر نا لگ جائے اس ڈر سے جلدی سے خود کو سنبھالتا پرے منہ

کر کے بھنوؤں کو سکیڑے فرش پر بلاوجہ جا گرسے ٹھوکر لگانے لگا ساتھ ہی

جبڑے کو ادھر ادھر کرتے کڑاک کڑاک کی آوازیں نکال رہا تھا

وہ سارے میل تھے میری جان ۔۔ ہاہاہا'' اس کی ہنسی رکنے کا نام نہیں ''

لے رہی تھی فارس بھی دھیما سا مسکرا گیا

چلو بس کرو ٹوتھ پیسٹ کی کمرشل دینا ۔۔ اور آؤ تم کو اپنی اسپیشل ون ''

سے ملواتا ہوں'' وہ نظریں چراتا قریبی پنجرہ کھولنے لگا

کیوں ہنستی اچھی نہیں لگتی" وہ منہ بسور کر شکوہ کر گئی "

میں نظر لگاتا اچھا نہیں لگوں گا" وہ برجستہ جواب دیتا اندر داخل "

ہوا حرمت کے دل کی دھڑکن اس کے الفاظ پر تیز ہونے لگی

اینی ہاؤ یہ دیکھو ابھی ریسنٹلی ڈلیوری سے فارغ ہوئی ہے'' اس نے ''

کونے میں بیٹھی زبان باہر نکالے مہنگی ترین رشین بچ کی طرف اشارہ

کیا جبکہ اس کے درجن بھر چھوٹے چھوٹے صاف ستھرے کیوٹ

سے بچے حرمت کو سرخ و گہرے نیلے رنگ کے کپڑے پہنے دیکھ کر اس کی

طرف بھاگے اور اس کا پاجامہ پائنچوں سے دانتوں میں دبالیا وہ صدمے سے گنگ اپنا پاجامہ مضبوطی سے تھام گئی

"ہائے فارس۔۔یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہیں" وہ منمنائی جبکہ فارس اپنی اسپیشل ون کے ساتھ باتوں میں لگا ہوا تھا

"ہاؤ آر یو۔۔بھوک تو نہیں لگی" وہ سوال پوچھتا اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتا جارہا تھا جبکہ وہ اپنی دُم ہلاتی فارس کے ہاتھ پاؤں چٹاچٹ چومتی پیار کرتی جارہی تھی دوسری طرف حرمت بے بسی سے اپنا پاجامہ مضبوطی سے تھامے چھڑوانے میں ہلکان ہوتی جارہی تھی ساتھ ساتھ پاؤں سے ان کو زبردست ٹھوکر بھی لگاتی مگر وہ ڈھیٹ قسم کے چھوڑ کر پھر پکڑ لیتے تھے

"فارس اپنی چہیتی سے بعد میں بات کر لیجیے گا" وہ جھنجلائی

"اوہ ہاں۔۔بے بی یہ میری اسپیشل ون ٹیمی ہے اور ٹیمی یہ تمہاری بھابھی" اس کے تعارف پر حرمت کو آگ سی لگ گئی

شٹ اپ فارس میں ایک کتیا کی بھابھی نہیں ہوں اور۔۔اور مجھے جلدی "

ان کتوں سے چھڑوائیں" وہ انہیں پیروں سے جھنجوڑ کر پرے کرنے کی

کوشش کر رہی تھی اور وہ اس کی بات پر منہ پھلا گیا البتہ آنکھوں کی

شرارت یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ جان بوجھ کر اس کو تنگ کر رہا

یہ کتے نہیں میری ٹیمی کے بچے ہیں" وہ خفا ہوا "

یہ کُووُوتے ہیں" وہ کتے پر خاصا زور دیتی جھنجلائی ساتھ ہی اس "

کو مسکراتے دیکھ کر رونے کا اہتمام کرتی اپنا پاجامہ دیکھنے لگی جو کہ

پائینچے سے گیلا ہو چکا تھا

اااا" وہ کراہیت محسوس کرتی رونے لگی تو فارس ہنستے ہوئے اس کو ان "

سے چھڑانے لگا اور حرمت ان کو دوبارہ اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اپنا پاجامہ

پکڑے سرپٹ بھاگی پیچھے فارس کا ہنس ہنس برا حال تھا اس کی بیوی اس

سے بالکل مختلف اس کا متضاد تھی

ہلکے آسمانی رنگ کے کڑھائی دار نفیس سوٹ میں بالوں کو کھلا

چھوڑے دوپٹے سے بے نیاز وہ فل میک اپ کئے پارٹی پر جانے کے لئے

مکمل طور پر تیار تھیں اور جو نہی انہوں نے کمرے سے نکلنے کو دروازہ

کھولا سامنے سے میران بھی ان کے کمرے میں آنے کے لئے ناک

کرنے لگا تھا اور لبابہ اپنے بیٹے کو اتنے دن بعد اپنے سامنے دیکھ کر شدید

حیران و خوشی سے ہمکنار ہو گئیں

میران مائی لو'' وہ حالت خوشی میں اس کو پکڑ کر کمرے میں کر گئیں''

اور میران ان کے گلے لگتا مسکرایا مگر اس کی مسکراہٹ نہایت پھیکی سی تھی

کیا ہوا تھا جو تم اتنے دن بعد گھر واپس آئے ہو۔۔اور۔اور تمہاری آواز بھی''

ٹھیک نہیں لگ رہی تھی کال پر'' وہ شدید متفکر تھیں کیونکہ ان کو فارس

کے کسی نا کسی وار سے ڈر ہی لگا ہوا تھا

ماماوہ۔۔''ہچکچاہٹ سی در پیش آئی''

اگر تم کسی کو وہ سب بتاؤ گے تو تمہاری ہی انسلٹ ہے" اس کے

اندر سے آواز آئی تو وہ جلدی سے سر جھٹک گیا

"کچھ خاص وجہ نہیں تھی ماما ایکچوئیلی موسم کی تبدیلی کی وجہ

سے مجھے بخار ہو گیا تھا اس لیئے کافی دن تک اسٹے کرنا پڑا" وہ مسکرا کر ان

کو مطمئن کرنے لگا تو وہ سر ہلاتیں اس کے ساتھ کرسی پر آ بیٹھیں

"فارس نے کوئی بدتمیزی تو نہیں کی آئی مین وہ بدلہ تو ضرور لینا

چاہے گا" انہوں نے کن اکھیوں سے اس کو دیکھتے پوچھا کیونکہ وہ یقین

نہیں کر پا رہی تھیں کہ وہ سچ بول رہا

"نو موم اس میں اتنی جرأت نہیں کہ مجھ پر اٹیک کر سکے وہ

مجھے اچھے سے جانتا ہے" وہ منہ بگاڑ کر بولا بہرحال وہ کسی قیمت پر اپنی

انسلٹ برداشت نہیں کر سکتا تھا

بائی داوے اس رات جو تماشا لگا تھا آپ نے سنبھال تو لیا تھا نا" وہ خدشہ بیان کرنے لگا حذیفہ صاحب کی باتیں سن کر بھی اس کو یقین نہیں آیا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہو گا

"ہوں فارس نے خود ہی پرابلم سولو آؤٹ کر دی تھی کیونکہ اس نے تب کہا کہ وہ خود حرمت کو وہاں لے کر آیا ہے اور پھر دونوں نے اپنی مرضی سے نکاح کر لیا" وہ نحوست سے بولیں

"بائی داوے موم بہت حیرانی ہوئی مجھے کہ فارس ہمدانی اور نکاح۔۔ہاؤ کین اٹ موم جب ڈیڈ نے اس بارے بات کی تھی تو میں یقین نہیں کر پایا تھا لیکن پھر جب فارس ہمدانی کے ریسپشن کی شاندار پکچرز وائرل ہوئی تھیں تب مجھے یقین ہوا کہ وہ سچ تھا کوئی اسکینڈل نہیں تھا" وہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہا تھا

"ہمم میں بھی بہت حیران ہوئی تھی کہ اس جیسا پلے بوائے کیسے نکاح کر سکتا۔۔اینی ہاؤ میں تو پلین تیار کر چکی تھی کہ اس کو ایسا پھنساؤں گی کہ

ساری زندگی یادرکھے گا مگراس نے نکاح کرکے سارا پلین چوپٹ کردیااور تواوراس نے تمہارے ڈیڈ کو بھی ایسا پھنسایا کہ وہ بھی اس کے گرویدہ ہوگئے۔" وہ ابھی تک غصے میں تھیں

مجھے بھی بچنے کے لیے ڈیڈ کو ہاں کرنی پڑی کہ میں سیٹیسفائے ہوں" وہ منہ بنا گیا

خیر میں اس کو اتنی جلدی معاف نہیں کرنے والی روما نے میری ناک میں دم کیا ہوا ہے وہ ہر قیمت پر اس منہوس کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔۔" وہ سر پکڑ کر رہ گئیں

تو اب آپ کیا کرنا چاہتی ہیں" وہ پر تجسس تھا دل میں بے شک فارس ہمدانی کا بے انتہا ڈر بیٹھ گیا تھا مگر وہ دل سے اس کے لئے برا ہی سوچنا چاہتا تھا حتیٰ کہ نفرت پہلے سے بھی زیادہ ہو چکی تھی

"میں اسے کبھی بھی حرمت کے ساتھ خوش نہیں رہنے دوں گی اس کی حسین بیوی میرے ہی ہاتھوں بدصورت بنے گی" وہ انتقام کی آگ میں اندھی ہو چکی تھیں

"کیا مطلب موم آپ کیا کرنے والی ہیں" اس نے حیرانی سے استفسار کیا تو وہ معنی خیزی سے مسکرا گئیں

"بس تم دیکھتے جاؤ کہ میں کیا کروں گی۔۔فی الحال میں صرف یہ انتظار کر رہی ہوں کہ خود ہی فارس کا دل بھر جائے اور وہ اس کو چھوڑ دے" وہ اس کو کہتی اٹھ کھڑی ہوئیں

"اینی ہاؤ تم کافی تھکے ہوئے ہو گے جاؤ فریش ہو کر کھانا کھاؤ اور ریسٹ کرو ہم بعد میں ملاقات کریں گے" وہ اس کو کہہ کر اپنے بالوں کو جھٹک کر ٹھیک کرتیں کمرے سے باہر نکل گئیں پیچھے میران مسکرا کر ناخن چباتا کندھے اچکا گیا

رات کا سناٹا ہر طرف چھایا ہوا تھا ایک چھوٹے سے کمرے میں جس کی

دیواریں کتابوں اور الیکٹرانک آلات سے بھری ہوئی تھیں وہ پانچوں

اپنے آپریشن کی تیاری کر رہے تھے فارس ایک تجربہ کار اور ہوشیار ہیکر کی

طرح کمپیوٹر اسکرین پر نگاہ ٹکائے تیز تیز ہاتھ چلا رہا تھا آنکھوں میں سنجید گی

اور ماتھے پر پر سوچ تفکر کی لکیریں تھیں اس نے اپنے ہیکنگ کے ہنر کو اس

حد تک پہنچایا تھا کہ اب وہ کسی بھی سسٹم کو چیلنج سمجھتا تھا، ریحان اس کی

مدد کرنے کو دوسرے سرور پر بیٹھا ویب سائٹس کی جانچ پڑتال

کر رہا تھا، صمد انٹیلجنس و دیگر ایجنسیوں کے ساتھ مسلسل رابطے میں

تھا، رامش فائلز کی چھان بین میں بری طرح غرق تھا جبکہ فارس کا کرائم

پی اے عدن مسلسل کھانے میں مصروف تھا

کیا ہم پہنچ سکے گے "ریحان نے سرگوشی کی "

بالکل فارس سر تو وہاں بھی پہنچ جاتے جہاں پہنچنا الاؤ نہیں ہوتا۔ "عدن"
کی زبان پھسلتی فارس کی گھوری پر رکی جبکہ اتنی سیریس سچوئشن میں
رامش کی ہنسی نکل گئی

ویری بیڈ رامش "ریحان نے صمد کی طرف اشارہ کرتے اس کو ڈرایا تو وہ"
جلدی سے سر ہلاتا کام میں لگا فارس مسلسل سنجیدہ سا نہایت احتیاط سے کام
کر رہا تھا کیونکہ وہ کسی عام پلیٹ فارم کو ہیک کرنے والا نہیں تھا اس نے
سب سے پہلے اپنے سسٹم کو مکمل طور پر محفوظ بنانے کے لیے متعدد
لیئرز کی وی پی این اور پروکسیز کو ایکٹیویٹ کیا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کی
اصلی شناخت اور مقام کو چھپایا جا سکے پھر اس نے اپنے ٹرمینل پر چند کمانڈز
کے ذریعے "ڈیپ نیٹ" کے نیٹ ورک میں داخل
ہونے کے لیے ضروری ٹولز کو لانچ کیا اس کو معلوم تھا کہ وہ کسی عام ویب
سائٹ کو ہیک نہیں کر رہا بلکہ ڈارک ویب کا ایک پیچیدہ اور خفیہ سسٹم

ہیک کرنے جارہا جہاں تک رسائی حاصل کرنا آسان نہیں لیکن وہ ایک بار کوشش کرنا چاہتا تھا

سر کچھ کھائیں گے "عدن نے نگٹس کی پلیٹ آگے کرتے پوچھا"

تم کہو تو تمہارے نام کا آرڈر دے دوں پھر تمہارے بھی اتنے پیارے" مزیدار نگٹس امیروں کے کھانے کا حصہ ہوں گے اور تمہاری ہڈیوں "کا ملک شیک مزے سے۔۔

ا۔س۔سوری سر آپ اپنا کام کریں میرا ہونے والا بچہ اپنے باپ کو ابھی" دیکھنا چاہے گا "عدن نے فوری توبہ کرتے کرسی پیچھے کی اور سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی جبکہ فارس نے اپنے نیٹ ورک سکینر کے ذریعے ممکنہ انٹری پوائنٹس کو تلاش کرنا شروع کیا جلد ہی اسے ایک پرانے ورژن کا سافٹ ویئر نظر آیا جو ایک سیکیورٹی لیک کے ساتھ چل رہا تھا اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی یہی وہ

دروازہ تھا جو اسے اندر لے جا سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ براہِ راست حملہ کرنے سے کام نہیں بنے گا

"سر املی کی کال آرہی" عدن نے اس کا موبائل میز سے اٹھا کر اس کو دیا تو فارس نے اس کو گھوری سے نوازا

"ااا۔اوپر املی لکھا ہے سر" وہ سر کھجانے لگا رامش اور ریحان بمشکل مسکراہٹ روک گئے جبکہ صمد کچھ دور مصروف تھا

"اٹینڈ کرو میں سافٹ وئیر کو ویٹ نہیں کروا سکتا" وہ سامنے کھلے سافٹ وئیر کی طرف اشارہ کرتا بولا کیونکہ اس کا کام تیزی و مہارت کا تھا

"لیکن کال آپ کی اٹینشن ڈائیورٹ کر سکتی" ریحان نے خطرہ بیان کیا تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گیا

"جب تک کال اٹینڈ نا کی وہ کال کرتی رہے گی ڈونٹ وری فارس ہمدانی کی اٹینشن کبھی ڈائیورٹ نہیں ہونے والی" وہ پر اعتماد تھا عدن کال اٹینڈ کر کے فون اس کے کان سے لگا گیا

کہاں ہیں آپ" جلدی سے پوچھا"

کیوں تم مجھے مس کر رہی" وہ طنزاً مسکرایا عدن، ریحان اور رامش دلچسپی "

سے اس کو دیکھتے حیران تھے جو کہ فون کے ساتھ مسلسل کی بورڈ پر ہاتھ

چلا رہا تھا اس نے ایک جعلی ای میل تیار کی جو دیکھنے میں بالکل مستند لگ

رہی تھی اور اسے سسٹم کے منتظمین کو بھیج دیا تھا

اتنے برے دن نہیں آئے مجھ پہ۔۔ میں اطلاع دینے کو فون کیا ہے کہ "

کل کوئی بزنس ڈیل یا باہر جانے کا پلین مت بنائیے گا" اس کی تیکھی

آواز پھر ائیر پیس سے گونجی

کیوں میڈم صاحبہ ہنی مون کا پلین بنانا چاہ رہی" وہ پھر طنز کر گیا اس "

بار رامش اور عدن کی ہلکی سی کھی کھی کی آواز آئی تھی فارس بھی لب بھینچے

دھیما سا مسکرا گیا

خوش فہمیاں اپنی پاکٹ میں رکھیں میں اس لیے کہہ رہی کیونکہ کل "

اسد اور ولی کے انسٹی ٹیوٹ میں پیرنٹ ٹیچر میٹنگ ہے امل آپی اور نعمان

انکل دونوں کا پلین بن رہا تو میں بھی سوچا کہ ولی کے گارڈین بن کر ہم دونوں جائیں" وہ اس کو تفصیل کے ساتھ سمجھا گئی

انفارم کر رہی ہو" آئی بر وا اٹھائے اس ای میل میں ایک چھوٹی سی فائل" منسلک کی جس میں دراصل ایک خطرناک وائرس چھپا ہوا تھا

آرڈر ہے جناب اگر آپ کل میرے ساتھ میرے معصوم بھائی کے لیے" نا گئے تو آئی سوئیر میں آپ کے بچوں کی پیرنٹ ٹیچر میٹنگ میں بھی کبھی نہیں جاؤں گی" وہ بنا سوچے سمجھے زبان چلا گئی اور عدن نے منہ پر ہاتھ رکھتے قہقہہ روکا ریحان اور رامش بھی ٹیبل پر جھکتے مسکراتے جا رہے تھے کسی نے سچ ہی کہا کہ مرد جتنا بھی ذہین و بہادر ہو وہ اپنی بیوی کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوتا

املی ڈیئر آپ کی زبان کافی تیز ہو گئی ہے میں آکر اس کا پاس بٹن چیک" کرتا۔۔ بائی دا وے میں ابھی بزی ہوں گھر آتا ہوں تو اپنے بچوں کی پیرنٹ ٹیچر میٹنگ ڈسکس کرتے ہیں" وہ وارن کرتا کلک کر گیا اور جیسے ہی

ایڈمنسٹریٹر نے فائل کو کھولا فارس نے فوری طور پر سسٹم میں ایک بیک ڈور قائم کر دیا اب وہ سسٹم کے اندر تھا لیکن یہاں سے آگے کا سفر اور بھی زیادہ چیلنجنگ تھا ریحان یہ سب دیکھتا شدید حیران ہو رہا تھا ساتھ ہی اس کی ذہانت کو داد دی

پتہ مجھے کہاں بڑی ہیں آپ میں آپ کی طرح بیوقوف نہیں ہوں" وہ منہ کھولے ان کو دیکھنے لگا جو کہ لب دبائے یوں ظاہر کرنے لگے جیسے اس گفتگو سے لاتعلق ہوں

املی اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ میں کیا کر رہا ہوں تو یقیناً تم دو دن" بے ہوشی سے نہیں واپس آؤ گی "اس نے حقیقت بیان کی

بس کریں میں اتنی بھی گئی گزری نہیں بی اے نفسیات کیا ہے اور وہ بھی" فرسٹ ڈویژن کے ساتھ۔۔اینی ہاؤ آپ میرا بہت ٹائم ویسٹ کر گئے ہیں اللہ حافظ "وہ فوری فون کال بند کر گئی اور اس کے ساتھ ہی پورے کمرے میں تین مردوں کا جاندار قہقہہ بلند ہوا فارس بھی دلکشی کے ساتھ

مسکرا رہا تھا لیکن اس نے احتیاط سے مختلف فولڈرز اور فائلز کو دیکھنا شروع کیا ہر قدم پر وہ یہ دھیان رکھ رہا تھا کہ اس کی کوئی بھی حرکت سسٹم کی حفاظت کرنے والے الگورتھمز کو الرٹ نہ کر دے اس دوران وہ انکرپشن اور ڈی کرپشن کے پیچیدہ طریقے استعمال کر رہا تھا تاکہ سسٹم کے حساس ڈیٹا تک پہنچ سکے

"جو بندہ انٹرنیٹ کا ایک خطرناک ترین سسٹم ہیک کر رہا اس کی بیوی اس کو بیوقوف بول رہی" عدن نے سر تھاما اور باقی سب نے سر ہلاتے تائید کی

"سر کیا آپ نے ان کو اپنا اصل چہرہ نہیں دکھایا آئی ایم شیور یہ تین دن بے ہوشی سے نہیں اٹھیں گی" رامش نے مذاق کیا تو سب ہنس پڑے

"کیا ہو گیا اتنی ہنسی" صمدان کے قہقہے پر ان کے پاس آ کر استفسار کرنے لگا

"آپ شادی شدہ ہیں" عدن نے پوچھا تو صمد نے نفی میں سر ہلایا

"پھر آپ نہیں سمجھیں گے" اس کے جواب پر سب ہنس پڑے

تم لوگ سر فارس کو ڈسٹرب مت کرو اور کام پر دھیان دو" اس نے

سنجیدگی سے باور کروایا اور فارس کی کرسی کے پاس آکر جھکتے اسکرین

پر نظریں گاڑھ کر صورتحال کا جائزہ لیا

"کیا سب ٹھیک ہے"

ابھی تک ٹھیک تھا مگر جیسے ہی آپ کا سایہ پڑا ریڈ الارم بج جائے گا" اس

کو معلوم ہو چکا تھا کہ اس کا وقت محدود ہے اور اچانک اس کے مانیٹر پر ایک

ریڈ الرٹ نمودار ہوا کوئی اسے پکڑنے کے قریب تھا

اب کیا ہو گا" سب تشویش کا شکار اسکرین پر دیکھنے لگے"

میرے خیال میں مجھے دور جانا چاہیے" صمد مسکرا کر کہتے پرے ہو"

گیا اور فارس نے برق رفتاری سے اپنے تمام ٹولز کو ایکٹیویٹ کیا اور

ایک "ڈیٹا بم" تیار کر دیا یہ ڈیٹا بم ایک مخصوص وقت کے بعد تمام

لاگز اور نشانات کو مٹا دیتا تھا کام مکمل ہوتے ہی اس نے اپنے تمام

سسٹمز کو شٹ ڈاؤن کر دیا وہ جانتا تھا کہ سسٹم کے منتظمین کو جلد ہی ہیک

کا علم ہو جائے گا لیکن اس نے تمام نشانات مٹا دیے تھے باقی سب انتہائی غور و فکر کے ساتھ اس کو دیکھ رہے تھے جس نے اپنے لیپ ٹاپ کو بند کیا اور ایک آخری نظر اپنے مانیٹرز پر ڈالی

گڈ بوائے" فارس مسکراتا سر ہلا کر ریحان کو دیکھنے لگا جس نے اس کی " تھوڑی بہت مدد کی تھی

اور پھر آخری کمانڈ کے ساتھ اس نے سسٹم کے فائر وال کو تباہ کر دیا اور خود کو انٹرنیٹ کی دنیا سے مکمل طور پر غائب کر لیا

کیا ہم کامیاب ہوئے" صدلب کا ٹا استفسار کرنے لگا رامش بھی اٹکی " ہوئی سانس کے ساتھ اس کو دیکھ رہا تھا جس نے اطمینان کا سانس لیے اپنے سر کو تھوڑا سا جھٹکا ساتھ ہی گردن اور بازوؤں کے زبردست بل نکالے جن سے کڑاک کی آواز زوردار آئی تھی

"آپی آپ" وہ بڑے سے پھولوں وسبزے سے سجے جھولے پر بیٹھی اپنی سوچوں میں گم تھی کہ عطروبہ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر حیران رہ گئی

"کیوں بھول گئی ہو مجھے جو ایکسپٹ نہیں کر پارہی کہ میں یہاں آجاؤں گی" اس کے شکوے پر حرمت شرمندہ سی سر جھکا گئی

"ولی کہاں ہے" وہ ادھر ادھر دیکھتی بولی

"وہ انسٹی ٹیوٹ گیا ہے" اس نے مطلع کیا تو عطروبہ فقط سر ہلا کر اس کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گئی

"آپی۔۔ کیا آپ ابھی تک مجھ سے ناراض ہیں کیا۔۔ کیا آپ کو ابھی بھی لگتا ہے کہ میں نے اس رات جھوٹ بولا تھا" وہ بھیگی آواز میں پوچھ بیٹھی تو عطروبہ دھیرے سے اس کو دیکھنے لگی

"کیا آپ کو لگتا ہے آپی کہ میں فارس اور میران دونوں کو اپنے جال میں پھانس رہی تھی۔۔ کیا آپ کو بھی میں لوز کریکٹر لگتی ہوں" اس کی آواز بھاری ہوئی

تم میری آنکھوں کے سامنے پلی بڑھی ہو حرمت میں یقین کے ساتھ کہہ "

سکتی ہوں کہ تم کبھی جھوٹ نہیں بولتی اور نا ہی تمہارے کردار میں کوئی

جھول ہو سکتی آئی نو اس صبح فارس نے ہی تم کو دھمکا کر جھوٹ

بلوایا ہو گا اور میران ہی اس سب میں ملوث ہو گا کیونکہ میں جانتی ہوں تم

ان دونوں کی طرف دیکھنا بھی گناہ سمجھتی ہو گی "اس کی گواہی پر حرمت

کو اپنے دل و دماغ میں سکون بھرتا ہوا محسوس ہوا

لیکن اب مجھے فارس کو روز دیکھنا پڑتا ہے یقین کریں اب پہلے کی طرح "

برا نہیں لگتا مگر۔۔" وہ ہچکچا کر خاموش ہو گئی

مگر کیا" عطروبہ نے حیرانی سے پوچھا تو وہ سوچنے لگی کہ آیا دل کی بات "

بتائے یا نا بتائے۔۔

"نہیں کچھ بھی نہیں بس اس رات کی وجہ سے میں۔۔ "

اگر تم اپنی بدنامی نہیں بھولو گی حرمت تو فارس بھی نہیں بھولے گا وہ "

جیسا بھی ہے مگر اب تمہارا شوہر بن چکا ہے وہ کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ تم

بار بار اس رات کا ذکر کرو جس رات تمہیں ہراساں کیا گیا" وہ پیار سے اس کو سمجھانے لگی تو حرمت کو اس دن والی بات یاد آگئی جب فارس نے بظاہر مسکراتے ہوئے مگر تنبیہ دیتے انداز میں اس کو چپ کروایا تھا

"آپی آپ ادھر چکر لگاتی رہا کریں نا میں اکیلی رہ رہ کر بور ہو جاتی ہوں" اس نے بات بدلنے کی کوشش کی

"ہوں۔۔ تم بھی آیا کرو پھر۔۔ چلو تھینک گاڈ ہم دونوں بہنوں کے گھر ساتھ ساتھ ہیں ولی کو آنے جانے میں کوئی ٹینشن نہیں ہوتی" وہ مسکرا کر کہتی اپنے فائل کیے ناخن آگے کرتی غور سے دیکھنے لگی

"نہیں آپی میں نہیں آیا کروں گی ادھر کیونکہ میں اب اس گھٹیا شخص کو کبھی زندگی میں نہیں دیکھنا چاہتی جس کے ہاتھوں میں بے وقوف بنی تھی۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری عزت بچ گئی ورنہ میں تو جیتے جی مر جاتی۔۔ بس میں کبھی اس کو سامنے نہیں دیکھ سکتی" وہ رندھی آواز میں معصوم لہجہ بنائے بولی تو عطروبہ ہنس پڑی

کیا ہوا'' وہ حیرانی سے اپنی بہن کو دیکھنے لگی ''

تم اتنا مت سوچو کہ تمہیں میران فوبیا ہو جائے اور میری پیاری ''

بے وقوف بہن۔۔'' وہ اس کا ہاتھ تھام گئی حرمت کو وہ تھوڑی بدلی بدلی سی

لگی

تم اب پہلے والی حرمت نہیں ہو جو کہ لاوارث و بے سائبان تھی تم اب ''

مسز فارس ہمدانی ہو اس شخص کی بیوی جس کا شمار دنیا کے امیر ترین لوگوں

میں ہوتا ہے جس کی ذہانت کو ہر کوئی سراہتا ہے میران اب تمہارا کچھ نہیں

بگاڑ سکتا'' وہ اس کو سمجھانے لگی جبکہ وہ منہ کھولے اس کو دیکھنے لگی

اگر وہ اتنے ہی امیر ہیں تو گارڈز کیوں نہیں رکھتے'' اس کی معصومیت ''

پر عطروبہ کا قہقہہ بلند ہوا

تو تمہیں لگتا ہے کہ وہ خفیہ دروازہ یونہی بنا ہوا آئی تھنک تم نے فارم ہاؤس ''

پورا وزٹ نہیں کیا اس فارم ہاؤس کے اندر اور باہر ہر جانب سیکیورٹی

ہے اور جہاں تک بات ہے اس کی تو اسے گارڈز کی کبھی ضرورت محسوس

نہیں ہوئی کیونکہ اس کو اپنی موت سے ڈر نہیں وہ خود رکھنا ہی نہیں چاہتا" وہ اس کو باور کرواتی اپنے چپل میں مقید پیر ہلانے لگی

کیوں ہر امیر بندے کے پاس بھاری سیکیورٹی ہوتی ہے" وہ حیران تھی"

میں کہانا کہ اس کو زندگی اتنی پیاری نہیں اس پر کافی بار حملے ہوئے ہیں"

مگر وہ ڈھیٹ ہے وہ عام طور پر تھوڑا مختلف ہے" وہ مسکرا کر کہتی اٹھ کھڑی ہوئی

"لیکن ان کے دشمن تو بہت ہوں گے"

اس کے متعلق تمہارے سوال اب کبھی ختم نہیں ہوں گے حرمت"

مگر اتنا یاد رکھنا وہ پوری دنیا گھوم چکا ہے اسکے ہاتھ، دماغ اور زبان تینوں فل اسپیڈ پر چلتے ہیں" اس نے باور کروایا تو حرمت نے سر ہلایا لیکن پھر اس کو نہایت غور سے دیکھا

ایک بات پوچھوں آپ۔۔آپ نے مجھے شروع سے فارس کی تمام"

" برائیوں کے متعلق۔۔

پھر بات ہو گی حرمت ٹائم کم ہے اوکے میں چلتی ہوں مجھے امل آپی"
کے ساتھ پارٹی پر بھی جانا ہے،، وہ اس کا گال تھپتھاتی بال جھٹکتی اٹھ کھڑی
ہوئی اور اب حرمت کو لگا وہ بالکل نہیں بدلی
اوکے پلیز آپ آتی رہئے گا،، اس نے دوبارہ مسکرا کر گزارش کی تو عطروبہ،،
بھی جواباً مسکرا کر سر ہلاتی وہاں سے جانے لگی حرمت کی نگاہیں دور تک اس
کا پیچھا کرتی کسی گہری سوچ میں جانے لگیں

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ دونوں شام چھ بجے پیرنٹ ٹیچر میٹنگ میں شرکت کے لیے
شہر کے ایک بڑے نامور اور مہنگے ترین اسکول میں پہنچے تھے نعمان اور امل
دوسری گاڑی میں اسد کے ساتھ آ رہے تھے جبکہ فارس کی تیز ڈرائیونگ
نے ان کو ان سے پہلے اسکول پہنچا دیا تھا

امیزنگ ولی تم اتنے زبردست اسکول میں پڑھتے ہو واؤ" وہ مسلسل منہ
اٹھائے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی شام کے منظر نے سکول کا ماحول
مزید پرکشش وزبردست بنادیا تھا اسکول کی عمارت شاندار تھی مرکزی ہال
میں بڑی بڑی کرسیاں اور دیواروں پر دنیا کے عظیم مفکرین کے اقوال
لکھے ہوئے تھے ماربل کے فرش اور دیواروں پر لگی ہوئی جدید آرٹ کی
تصاویر ایک مالدار اور تعلیم یافتہ ماحول کی عکاسی کررہی تھیں

تمہاری ٹیچر کہاں ہے ولی اس سے پہلے ملتے ہیں کمال کا بومب لگتی ہے"
وہ" فارس کے ٹھرکی انداز والفاظ نے حرمت کی ساری خوشی ملیامیٹ
کرڈالی

میں بتاؤں آپ کو بومب کیسا ہوتا" اس نے وارن کیا"

کیسا ہوتا" اس پر مطلق اثر نا تھا"

آئی ہیٹ یو فارس آپ کتنے ٹھرکی ہیں" وہ منہ بناکر پرے منہ کر گی اُس"
کی آنکھوں میں پانی سا چمکتا دیکھ کر فارس دائیں کان میں پہنے ٹاپس پر ناخن

رگڑتے ولی کی طرف دیکھنے لگا جو بونگے پن سے ادھر ادھر دیکھتا اپنی آپی کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا

تمہارے بھائی کی اسٹڈی کے لیے یہ واقعی پرفیکٹ جگہ ہے" وہ اسکول" کا وسیع اور شاندار احاطہ و بلڈنگ دیکھ کر بولا مگر وہ ناراض سی آگے چل رہی تھی

املی غصہ کرو گی تو میک اپ مرجھا جائے گا" وہ اس کے ہم قدم ہوتا روش" سے گراؤنڈ میں آیا جدید انداز میں موسم کی انجوائے منٹ کو ملحوظ خاطر رکھتے وسیع گراؤنڈ میں ہی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا تھا ہر ٹیچر کچھ کچھ فاصلے پر مسکراتی ہوئی بیٹھی تھیں اور پیرنٹس اپنے بچوں کے ساتھ مطلوبہ ٹیچر کے پاس آکر بچے کی رپورٹ حاصل کر رہے تھے ساتھ ان کو کیک، چائے اور دیگر لوازمات سے نوازا جا رہا تھا

تمہیں کس نے کہا تھا اپنے حسن پرست شوہر کو اس حسن بازار میں" لے آؤ ارے وہ دیکھو کیا کمال کا پیس ہے" اس نے کچھ دور بیٹھی پری کلاس

کی ٹیچر کو دیکھ کر کہا جس نے تنگ پینٹ شرٹ اور فل میک کیا ہوا تھا اور پیرنٹس سے ہنس ہنس کر بات کر رہی تھی

رشتہ لے کر جاؤں آپ کا" اس نے منہ بگاڑ کر طنز کیا"

ہاہاہا۔۔ میرا بچہ طنز کرنے لگا ہے اب" وہ بال ماتھے سے جھٹک کر " ہنستے ہوئے بولا اور دونوں ولی کی ٹیچر کے پاس آئے جو کہ ان کو دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی

ہائے سر ہائے میم" وہ سنجیدہ سی بولتی ان کو بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی یہاں " سب بچے امیر ترین گھرانوں سے تھے تو سب پیرنٹس کو ایک جیسا پروٹوکول ہی مل رہا تھا

یو نیڈ سمتھنگ" اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر بات چیت میں " ایک پروفیشنلزم کا عنصر نمایاں تھا

نو تھینک یو میم مجھے میرے بھائی کی رپورٹ چاہیے۔۔ یہ " کیسا ہے پڑھنے میں" حرمت اس طرح دار حسین واسٹائلش لڑکی سے بات

کرتے تھوڑی کنفیوز ہونے لگی جبکہ فارس موبائل نکالے اس میں بری طرح مصروف ہو گیا اس کے لیے یہی بہت مشکل تھا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہاں آ گیا تھا

"یور برادر گینز مور اینڈ مور اینڈ دِس ییئر ہی کین گین پوزیشن ان دی کلاس اینڈ ناٹ آنلی ان اسٹڈی ہی آلسو میکس ایفرٹس ان ادر ایکٹیویٹیز آئی ایم سو ہیپی فار ہم" اس کا لب ولہجہ وحلیہ دونوں ہائی کلاس تھے حرمت نے کن اکھیوں سے فارس کو چیک کیا کہ لازمی وہ نظر بازی کر رہا ہو گا مگر خلاف توقع وہ فون میں بزی تھا وہ حیران ہوئی تھی کہ اس کے ٹھرکی شوہر نے اس حسین لڑکی کو کیسے بخش دیا

"آپ یہاں بچوں کی شخصیت سازی پر کس حد تک توجہ دیتے ہیں ایکچوئیلی میرا بھائی تھوڑا سید ھا سا ہے تو۔۔" اس نے ہچکچا کر پوچھا

"مائی ڈیئر آر فرسٹ پریوریٹی از چائلڈ ز پرسنیلٹی ڈیویلپمنٹ ہی از اینڈ ہز مینٹل ہیلتھ از ٹو مچ امپارٹنٹ فار اس ڈونٹ وری بی کا زوی

آرگنائزمینی ڈفرنٹ ورکشاپس اینڈ سیمینارز ٹو اویئر آر چلڈرنزان وچ
دے لرن سیلف کانفیڈنس، پارٹس آف پریکٹیکل لائف اینڈ سپرچل پلس
سوشل ایتھیکس" وہ مزید اس کو آگاہ کرنے لگی جبکہ ویٹر لوازمات
سے بھری ٹرالی ان کے آگے کر کے جا چکا تھا جس کو ان دونوں نے تو نہیں
مگر ولی نے ضرور کھانا شروع کر دیا تھا جس پر حرمت شدید نالاں ہوئی اس
کو اپنے بھائی کی ایسی چٹوری حرکتوں پر ہمیشہ غصہ آتا تھا
اس کو سمجھایا کریں کہ فوری گندی نیت نا کر لیا کرے میں بہت سمجھاتی "
ہوں کہ یوں ہاتھ نا مارا کرے مگر یہ دیکھیں اس کے ایتھیکس" وہ
بالآخر اس کے ہاتھ پر تھپڑ مار کر اس کی ٹیچر کو شکایت لگا گئی جس کی
مسکراہٹ پھیکی پڑی اور فارس مسکراتا ہوا سر کھجانے لگا
حرمت "اس نے کہنی مار کر سمجھانا چاہا لیکن وہ گورنمنٹ سکول کی پڑھی "
ہوئی تھی جو بچپن میں شرارت کرتی تھی تو اس کی مما اس کی ٹیچر کو شکایت

لگا دیتی تھی اور پھر وہ ماں کی بات سے زیادہ ٹیچر کی بات کو مانتی۔۔اس لیے اس نے بنا انسٹی ٹیوٹ کا سٹینڈرڈ دیکھے شکایت لگا دی

سوری ٹو سے بٹ واٹ اباؤٹ گندی نیت "اس نے لاعلمی ظاہر کی"

ڈونٹ وری میم شی از کڈنگ "فارس نے اس کو حوصلہ دیا تو وہ" سر ہلا کر حرمت کو دیکھتی مسکرائی

لیکن۔۔"وہ کچھ بولنے لگی کہ اسی وقت نعمان ہمدانی کی" آمد کا ہلکا سا شور بلند ہوا ٹیچر،

فارس اور حرمت فوری اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو دیکھا امل اور وہ پرنسپل، گارڈز اور دیگر ڈیپارٹمنٹ کے اشخاص کے ساتھ ان کی طرف آرہے تھے وہ انتہائی باوقار و رعب دار انداز میں ہال کے مرکزی دروازے سے اندر آرہے تھے اور اپنے خاص انداز میں ہاتھ اٹھا کر وہاں موجود شرکاء کے سلام کا جواب دے رہے تھے ان کی شخصیت کا رعب اور وقار ایسا تھا کہ ہر شخص ان کی موجودگی کا احساس شدت سے محسوس

کر رہا تھا جبکہ ان کے ساتھ چلتی امل خاموشی سے اپنے بیٹے کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی اُس نے گہرے جامنی رنگ کی ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی جو اس کی خاموش طبیعت کا آئینہ دار تھی اُس کے چہرے پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ تھی لیکن میک اپ زدہ آنکھوں میں ایک عجیب سی اداسی چھپی ہوئی تھی ایک ایسی اداسی جو شاید برسوں کی نظراندازی اور سرد مہری کی عکاس تھی

مائی سن" وہ خوشدلی سے فارس کے گلے لگے جس نے مسکرا کر امل " کو دیکھا جو نظر لگ جانے کی حد تک حسین مگر اداس لگ رہی تھی

واٹ ہیپن" وہ حرمت سے ملنے لگے تو فارس نے اس کے پاس ہو کر " پوچھا

نتھنگ" وہ بے رخی سے کہتی اسد کی واٹر بوٹل کھول کر اسے پانی " پلانے لگی فارس لب بھینچ کر رہ گیا

جی آپ مل لیں ہم ویٹ کر رہے پارک میں" حرمت ان کو بولی تو امل" نعمان سر ہلا کر اسد کی ٹیچر پاس چلے گئے نعمان کو بے انتہا پروٹوکول دیا جارہا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ زیادہ دیر یہاں رک نہیں سکتے تھے

ماما ہم بھی پارک چلتے" وہ ولی کے ساتھ جانے کو مچلا"

نو وی ہیو نو ٹائم مائی چائلڈ" امل نے اس کو پچکارا تو وہ منہ بسور گیا"

ماما جب میری اصلی والی ڈول آگئی نا تو پھر آپ کو اور پاپا کو اپنا ٹائم" میرے لیے نہیں نکالنا پڑے گا میں اس کے ساتھ آجایا کرنا۔۔بٹ آئی ریکوئسٹ یو آپ میرے لیے جلدی سے اصلی ڈول لائیں" اسد کے معصومیت بھرے شکوے پر وہ دونوں شدید حیران سے ایک دوسرے کو دیکھ کر نگاہیں فوری چرا گئے ان کا بیٹا بڑا ہو رہا تھا اس کا دماغ اور زبان دونوں چلنے لگے تھے

اس نیم تاریک کمرے میں جہاں کمپیوٹر اسکرینوں کی روشنی مدھم سی چمک رہی تھی وہ سب ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے ان چاروں کی نگاہوں کا مرکز فارس ہمدانی ہی تھا کمرے کی فضا میں ایک سنجیدگی اور تناؤ محسوس ہو رہا تھا فارس نے بازو پر بنے ٹیٹو پر ابھرتے پسینے کے

ننھے سے قطرے پر پھونک مار کر گہری سانس لی اور ان کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا

میں نے جو معلومات اکٹھی کی ہیں وہ کسی حد تک سیٹیزنز کے لیے بہت "

خطرناک ہیں" سب نے اپنی کرسی پر سیدھے ہو کر اس کی بات پر توجہ دی

آپ کو کیا پتا چلا ہے" صمد نے سوال کیا تو رامش نے بے تابی سے سر تائید "

میں ہلایا

یہ دیکھیں یہ گینگ ڈارک ویب پر ٹرینڈنگ پہ ہے اور انہوں نے کئی "

ممالک میں اپنے نیٹ ورک پھیلا رکھے ہیں جن میں سے کچھ نیٹ ورک

اس سٹی اور کنٹری کا حصہ بھی ہیں ان کا مقصد محض مالی فائدہ نہیں ہے بلکہ یہ

لوگ دنیا بھر میں افراتفری، خون ریزی، انسانی گوشت کی سپلائی،
الیومینیٹی اور دیگر غیر انسانی و شیطانی کاموں کو پھیلانا چاہتے ہیں" فارس
نے دوسرے کمپیوٹر کی اسکرین پر چند فائلز کھولتے ہوئے کہا ان چاروں
نے گہری نظر سے اسکرین کو دیکھا جہاں مختلف خفیہ چیٹ
رومز اور فورمز کی معلومات دکھائی دے رہی تھیں
ہماری سٹی میں ان کا موجودہ مقصد کیا ہے" ریحان نے سوال کیا تو فارس"
نے سکرین پر مزید تفصیلات نکالیں
یہ لوگ سٹی بیس پر سیٹیزنز کے خلاف ایک تباہ کن حملہ کرنے کا پلین"
بنا رہے ہیں ان کا گول یہ ہے کہ وہ مختلف بڑے شہروں
کے انفراسٹرکچر کو ہیک کر کے سٹک کر دیں گے ان کے پاس ہائی
ٹرینڈ ہیکرز ہیں۔۔اپنی ہاؤان کو نیو بورن چائلڈز کی باڈی کو گرینڈ کر کے ان
کا شیک بنانے کے دس آرڈرز بھی ملے ہوئے ہیں" اس کی اطلاع پر عدن

کے حلق میں نوالہ پھنسا وہ باپ بننے والا تھا کسی کے بچے کا درد بخوبی محسوس کر سکتا تھا

"ڈالرز میں بکتی ہیں ایسی ویڈیوز۔۔ایون کچھ عام انٹرنیٹ یوزرز کے سرور ہیک کر کے ان کو ٹریپ کیا جائے گا الیومینیٹی کا زبردستی میمبر بنایا جائے گا" وہ مکمل طور پر ان کو آگاہ کر گیا جبکہ وہ تینوں منہ کھولے حیران پریشان سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے صمد نے حیرت اور فکرمندی سے اس کی طرف دیکھا

"یہ لوگ کہاں سے کام کر رہے ہیں"

اس نے سوال کیا تو فارس نے نئی ونڈو میں جا کر ایک نقشہ کھولتے ہوئے گردن کو بل دے کر ٹانگوں کو زمین پر پھیلایا بیٹھ بیٹھ کر کمر اور گردن درد کرنے لگی تھی

"میں نے ان کے ڈیجیٹل نشانات کو ٹریس کرتے ہوئے ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلایا ہے یہ لوگ ایک بنک کے انڈر گراؤنڈ اپارٹمنٹ سے کام

کر رہے ہیں جو بظاہر ایک بے ضرر بزنس کی آڑ میں چھپا ہوا ہے یہ بنک ایک بڑے صنعتی علاقے کے اندر ہے "اس نے اسکرین پر ہاتھ لگا کر سمجھایا وہ چاروں نہایت دلچسپی و غور سے سکرین کو دیکھ اور اسے سن رہے تھے

نوڈاؤٹ یہ اس شہر میں کئی جگہ پھیلے ہوئے ہیں مگر اس گروہ کا نیٹ ورک" ہماری رینج میں آگیا تھا اگر یہ پکڑا گیا تو دوسروں تک پہنچنا ممکن ہو سکتا "اس نے گال پر خارش کرتے ہوئے سفید دانتوں پر اسٹائل کے ساتھ زبان پھیری اور ان سب نے نقشے کو غور سے دیکھا

کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ وہی جگہ ہے "عدن نے کہا تو فارس نے اثبات" میں سر ہلایا

ان کی تمام ایکٹیویٹیز اسی مقام سے کنٹرول ہو رہی ہیں ان کے پاس کمال کی" ٹیکنالوجی ہے اور وہ ہر ممکن طریقے سے اپنے پلین کو کامیاب بنانے کی کوشش میں ہیں "وہ چیئر گھماتا اب بیزار ہونے لگا کہ ناجانے کب وہ تینوں اس کی جان چھوڑیں گے

ہمیں اس گروہ کو روکنا ہوگا اگر ان کا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو بہت نقصان "
ہو گا" صمد نے فوری فیصلہ کرتے ہوئے کہا

یہ لوگ انتہائی ہوشیار ہیں اگر انہیں ذرہ برابر بھی شک ہوا کہ تم لوگ ان "
کے قریب پہنچ گئے ہو تو وہ اپنا مقام فوراً بدل سکتے ہیں اور پھر ان کا سراغ
لگانا ناممکن ہو جائے گا سوبی ریڈی" اس نے سنجیدگی سے کہا ساتھ ہی
موبائل پر نظریں وانگلیاں چلنے لگیں صمد نے اس کی بات سن کر کچھ
لمحے سوچا

ہمیں ان پر نظر رکھنے کے لیے اپنی بہترین ٹیم کو استعمال کرنا ہو گا اور جب "
"وقت آئے تو ہم انہیں ایک ہی جھٹکے میں پکڑ لیں گے

ان کے درمیان ایک امپارٹنٹ پرسنیلٹی جس کا کوڈ نیم 'فینٹم' ہے وہ اس "
پورے گینگ کا ماسٹر مائنڈ ہے اگر اسے فرسٹلی قابو کر لیا تو باقی گروپ
کو توڑنا نسبتاً آسان ہو جائے گا" اس نے مشورہ دیا

انشاءاللہ ہم کامیاب ہوں گے" رامش نے عزم کیا"

واٹ ایور مجھے اب چلنا چاہیے بہت ٹائم لے لیا تم لوگوں نے بائی"
داوے میں اب کبھی تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہوں گا" اس نے بھنوؤں
کو سکیڑ کر کہتے رامش کو وارن کیا جو کہ کھسیانا سا مسکرا
کر سر کھجانے لگا فارس ابھی تک اس کا خود کو منانا بھولا نہیں تھا
آپ نے ہمارا بہت بڑا کام کیا ہے سر تھینک یو تھینک یو سو مچ اگر زندگی"
نے موقع دیا تو ایک دن میں بھی آپ کے ضرور کام آؤں گا" اس
نے عہد کیا
ایسا موقع نہیں آنے والا بچے اور اگر تم میرے سامنے دوبارہ آئے تو"
یقیناً میں تمہاری زندگی کے سارے موقع ضائع کر دوں گا" وہ منہ
پھلا کر کہتے عدن کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے رامش افسردہ
اور صمد خوشی سے جھومتا اطلاعات دے رہا تھا

میں آپ کو بہت یاد کروں گا سر اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ آپ کا سخت "
دل نرم کر دے اور آپ ایک اچھے انسان بن کر بہترین زندگی
گزاریں "اس نے بھیگی پلکوں سے سرگوشی کی

اتنی دیر ہو گئی ہے اور وہ دونوں پتہ نہیں کدھر ہیں" وہ ادھر ادھر "
چکر کاٹتی خود کلامی کر رہی تھی بھوک سے جان نکلتی جا رہی تھی مگر وہ ان
دونوں کے بغیر کھانا نہیں کھانا چاہتی تھی رات کے دس بج چکے تھے اور ولی
فارس کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا وہ فارس کو کئی بار کال کر چکی تھی مگر اس
کا نمبر مسلسل آف جا رہا تھا
افففف۔۔میری جان نکل رہی ہے بھوک سے اور وہ ابھی تک نہیں "
آئے" وہ منہ بنا کر پیٹ پکڑے کچن میں جانے لگی تا کہ کچھ ہلکا پھلکا دیکھ
لے کیونکہ اس سے بھوک بالکل برداشت نہیں ہوتی تھی

"میں تو کچھ ہلکا پھلکا دیکھوں کھانے کے لیے ڈنر ان کے ساتھ کر لوں گی" وہ فریج کھولتی اندر جھانکنے لگی اور آخر کار اپنی فیورٹ چیز کو دیکھ کر آنکھوں میں چمک اتر آئی

"ہائے یہ مجھے پہلے نظر کیوں نہیں آیا" وہ چاکلیٹ کیک کو باہر نکال کر سامنے کرتی منہ میں پانی گھلتا ہوا محسوس کرنے لگی

"سائیڈ سے گول گول کاٹ لیتی ہوں کسی کو پتہ نہیں چلے گا" وہ مزے سے کہتی چھری سے کیک کو سائیڈ سے گول گول کاٹ کر قدرے چھوٹا کر گئی باقی کیک کو فریج میں رکھ کر خود کرسی گھسیٹ کر کچن میں ہی بیٹھ کر رغبت سے کھانے لگی کہ کچھ ہی دیر بعد فارس کو کچن میں آتا دیکھ کر کیک کا آخری ٹکڑا ابھی جلدی سے منہ میں ٹھونس لیا تاکہ اس کو پتہ نا چل سکے۔۔

"ولی نہیں آیا ابھی تک" وہ پریشانی سے بولی

کمرے میں ہے فریش ہو رہا ہے آج میرے ساتھ شاپنگ پر گیا تھا""

انداز سرسری سا تھا

تو بتا تو دیتے میں یہاں پریشانی سے ادھ موئی ہوئی پڑی تھی" وہ شکوہ کر گئی"

اور فارس نے سنجیدہ سا چہرہ بنائے اس کی طرف دیکھا

تمہارے کھانے کی اسپیڈ سے تو نہیں لگ رہا تھا کہ تم پریشان تھی" وہ"

گہرا طنز کر گیا تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی

یہ کیا کر رہے ہیں اور آپ کو پتہ کہ آج خانساماں کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی"

وہ نہیں آئے تو میں اپنے ہاتھوں سے دال چاول بنائے ہیں" وہ جو سیب

کو کٹنگ بورڈ پر رکھے تیزی سے کٹ کر رہا تھا اس کا ہاتھ یکدم پھسلا

دال چاول" وہ حیران سا اس کو دیکھنے لگا"

ہاں دال چاول آپ کو پتہ میری فیورٹ ڈش ہے یہ۔۔ میں نے سوچا تھا کہ"

آپ لوگ آئیں گے تو ہم اکٹھے کھائیں گے" وہ یوں بتا رہی تھی جیسے وہ ابھی

اس کی تعریفوں میں رطب اللسان ہو جائے گا

خانساماں کو میں نے اس لئے منع کیا تھا کیونکہ میں اور ولی باہر"
ڈنر کر کے آئے ہیں اور تمہارے لئے پیک کروا لائے ہیں اینڈ جو چیز تم بنا چکی ہو اسے خود ہی کھا لو میں تمہاری طرح مڈل کلاس تو ہوں نہیں کہ ڈنر میں فقط دال چاول کھاؤں اور نیکسٹ ٹائم تم کھانا مت بنانا میں فی میل کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتا" وہ دوبارہ سے سیب کاٹنے لگا جبکہ حرمت منہ پھلا گئی

"سادگی میں برکت ہوتی ہے"

لکمی سادہ ہوں لہنگا نہیں پہنا" وہ ہاتھ کے ساتھ زبان بھی اتنی ہی تیزی" سے چلا رہا تھا اور وہ منہ کھولے اس کو دیکھتی رہ گئی جو کہ بلیک اسٹائلش گھٹنوں سے پھٹی ہوئی جینز اور بلیک ہی بنیان میں شرٹ کو بیلٹ کی جگہ پیچھے کی طرف کر کے باندھے ہوئے تھا چھ فٹ سے نکلتا قد اور کسرتی وورزشی بدن حرمت کو نگاہیں جھکانے پر مجبور کر گیا دل یونہی دھک دھک کرتا باہر آنے کو تھا

"کیا بنا رہے ہیں اتنی رات کو" بات بدلنے کی کوشش۔۔

"جوس ولی کو پیاس لگی ہے" وہ مسکرا کر کہتا فریج کھول کر

جھانکنے لگا تو سامنے کیک چھوٹا سا ہو چکا تھا اس نے منہ کھولے حرمت

کو دیکھا تو وہ شرمندہ سی نگاہیں چرانے لگی

"ویسے تو بڑی نیک بنتی ہو چوری کرتے شرم نہیں آئی" وہ تیکھے لہجے میں

اس کو تنگ کرتا کیک واپس رکھ کر آئسکریم ملک نکالتا سلیب کی طرف

بڑھا جبکہ حرمت کو تو مانو پتنگے لگ گئے

"کوئی چوری نہیں کی میں نے" دفاعی انداز میں چیخی

"کیک کون کھا گیا پھر املی شملی" وہ ہی انداز۔۔

"میں ہی کھا گئی مجھے بھوک لگی تھی" اپنا مزید دفاع کرنا چاہا

"اپنی اسٹوپڈ سی ڈش کھا لیتی" وہ اوپر والا کیبنٹ کھولتے ہوئے طنزاً بولا

"میں نے سوچا تھا کہ آپ کے ساتھ کھاؤں گی مگر آپ اس لائق ہی نہیں

ہیں اور اسٹوپڈ ڈش ہو گی آپ کی تھوڑے سے امیر کیا ہو گئے باقی سب آپ

کی نظر میں حقیر ہو گئے آئندہ مجھ سے بات مت کیجیے گا" وہ غصے سے چیخی تو فارس بھی بظاہر غصہ کرتا مگر آنکھوں میں شرارت لئے اسی انداز میں بولا

ہاں تو جاؤ تم بہت حور پری ہو جس سے بات نا ہوئی تو میں مر جاؤں " گا۔۔ بہانے تو تم خود ڈھونڈتی ہو مجھ پر لائن مارنے کے" حرمت کی اہانت کے احساس سے آنکھیں جھلملا گئیں وہ غصے سے بے قابو ہوتی بڑھ کر فریج سے دال کا باؤل نکالتی اس کے پاس آگئی جو کہ فروٹس وغیرہ کو جوسر مشین میں ڈال رہا تھا

آئی ہیٹ یو" وہ کرسی پہ چڑھ کر دال کا سارا باؤل اس کے سر پر انڈیل گئی " اور فارس ششدر سا اس کو دیکھنے لگا جو منہ چھلائے وہاں سے بھاگ گئی تھی

نان سینس، گندی املی" وہ منہ بگاڑ کر بولتا سنک پر جا کر جھکتے " ہوئے سر اور منہ کو دھونے لگا

چھوڑوں گا نہیں" وہ فیصلہ کرتا واپس آکر جوسر مشین چلا کر پھل " گرینڈ کرنے لگا جبکہ کچھ لمحے بعد جوسر مشین کے شور میں اس کا ذہن اس

کو کسی خطرے کی پیش گوئی کرنے لگا جیسے خطرے والی جگہ پر سائرن بجتے ویسے ہی اس کے دماغ نے سائرن دے دیا تھا

رات کے گہرے سناٹے میں وہ اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہی تھی اس کے دل میں نعمان کے قریب ہونے کی خواہش شدت سے بیدار ہو رہی تھی وہ اپنی زندگی کی اس دوری اور سرد مہری سے تنگ آچکی تھی آہستہ سے اس نے نعمان صاحب کی طرف رخ کیا اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا جیسے کسی فیصلے کی گھڑی آگئی ہو اس نے اپنا ہاتھ آہستہ سے نعمان کے ہاتھ پر رکھا امید کرتے ہوئے کہ شاید اس لمس سے کچھ بدل جائے شاید وہ جاگ جائیں اور اس کی طرف متوجہ ہوں

نعمان نے ہلکی سی کروٹ لی مگر وہ نیند میں ہی تھے امل نے ہمت کر کے ان کے قریب ہو کر ان کا چہرہ دیکھا اس کی آنکھوں میں محبت کی چمک واپس لانے کی آرزو تھی اس نے نرمی سے خود کلامی کی

آپ کو میری ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیا ہم پھر سے وہی تعلق قائم "
نہیں کر سکتے جو پہلے تھا" مگر اس کی آواز نعمان صاحب کے کانوں تک
نہیں پہنچی کیونکہ وہ گہری نیند میں مگن تھے امل نے گہرا سانس لیا
اور اپنے آنسو پینے کی کوشش کی وہ نعمان کے قریب ہونا چاہتی تھی ان
کے دل میں دوبارہ جگہ بنانا چاہتی تھی مگر ہر کوشش بے سود نظر آرہی تھی
وہ خاموشی سے پیچھے ہٹتی دوبارہ اپنے بستر کے کنارے پر لیٹ گئی
اور آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کرتی رہی اس کے دل میں ایک
عجیب سی بے بسی اور مایوسی نے جگہ بنالی تھی رات کا ہر لمحہ اس کے
لیے ایک بوجھ بن گیا تھا وہ چاہتی تھی کہ نعمان صاحب اس کی بات سنیں
اس کے دل کو محسوس کریں مگر وہ جانتی تھی کہ اس لمحے میں کچھ بھی اس
کے ہاتھ میں نہیں تھا آخر کار وہ تھک کر نیند کی آغوش میں چلی گئی لیکن اس
کے دل کی گہرائیوں میں یہ خواہش زندہ رہی کہ شاید کبھی وہ دن آئے جب
تھیں ہی نہیں وہ اور نعمان دوبارہ قریب ہوں جیسے کبھی دوریاں

مگر شاید آٹھ سال سے یہی خواہش اپنی موت آپ مرتی ناکامی کا سامنا کرتی جا رہی تھی

ہونہہ۔۔ سمجھتے پتہ نہیں کیا ہیں خود کو" وہ رہائشی حصے سے باہر آکر ٹھنڈی ہوا خود میں جزب کرتی غصہ ٹھنڈا کرنے لگی شاید وہ آہستہ آہستہ بدل رہی تھی فارس کا ساتھ اس کو بزدل وڈرپوک حرمت سے بہادر ونڈر حرمت بناتا جا رہا تھا اصلی مرد شاید وہی ہوتا ہے جس کی سنگت عورت کو بزدل وکمزور بنانے کی بجائے خوددار و بہادر بنادے اور وہ ویسی ہی بن رہی تھی وہ جان بوجھ کر اس کو تنگ کرتا اس کا ڈر ختم کرتا جا رہا تھا وہ اب کھل کر اس سے اپنی ہر بات کہہ دیتی اسے کسی چیز کا ڈر نہیں رہا تھا

"اب میں بھی ان سے کبھی بات نہیں کروں گی پھر خود ہی کہیں گے کہ املی پلیز مان جاؤ نا میں تم سے بہت محبت کرتا" وہ منہ ٹیڑھا کر کے اس کی نقل

اتار رہی تھی کہ کچھ دور پانی کا دیوار پر پڑتا ہوا چمکیلا و روشن عکس اس

کو مسحور کر گیا

واؤ اٹس سوامیزنگ" وہ جوش سے بولتی اس طرف بھاگنے لگی وہ کافی"

دور تھا اس لئے وہ ابھی تک وہاں نہیں گئی تھی واقع میں اس نے ابھی پوری

طرح فارم ہاؤس کو وزٹ نہیں کیا تھا

کس قدر حسین منظر ہے" وہ جذب سے بولتی وہاں پہنچ کر"

لمبے لمبے سانس لیتی تالاب کے حسین منظر کو دیکھنے لگی پانی کی ننھی ننھی سی

ہلچل، آس پاس لگے پھولوں کی مسحور کن خوشبو، اندر کی مخلوق کی ہلکی ہلکی

چہچہاہٹ بہت خوبصورت اور پرامن محسوس ہو رہی تھی پانی کا شفاف

آئینے کی مانند رنگ اور ماہیوں کی چمک و گردش اس کے دل

کو پیار سے بہلانے لگی تالاب دیکھنے میں کافی بڑا اور گہرا تھا جس کا پانی جھلمل

کرتا ہوا دیوار پر عکس ڈال رہا تھا وہ آگے کو ہو کر آہستہ سے کنارے پر بیٹھ

کر اندر ہاتھ مارنے لگی ٹھنڈا سا پانی اس کا سارا موڈ فریش کر گیا

"نائس۔۔کتنا مزے والا ہے" وہ بچوں کی طرح چہکتی اپنے دونوں پاؤں اس میں ڈبو گئی ایک ٹھنڈا پر سکون سا احساس پورے جسم و جان میں سرایت کر گیا

"اب میں روز ادھر آؤں گی" وہ مسکرا کر عزم کرتی ہے کہ یکدم کسی نازک سی شے نے اس کے پاؤں کی چھنگلی کو اپنے منہ میں لے کر دبایا اور وہ ڈرتی چیخ مارتی وہاں سے اٹھنے لگی کہ یکدم گیلا پاؤں پلین فرش پر پھسلا اور وہ دھڑام سے گہرے تالاب میں جا گری

"آآآآ۔۔ف۔۔فارس بچاؤ" وہ چیختی ہوئی ہاتھ پاؤں مارنے لگی ارد گرد تیرتی ہوئی مچھلیاں بھی سہم کر بھاگتیں پانی میں ہلچل مچا چکی تھیں حرمت چیختی ہوئی خود کا بچاؤ کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر پانی اس کے منہ اور ناک میں گھستا اس کا سانس بند کرتا جا رہا تھا

"ف۔۔فارس۔ہ۔ہیلپ می پلیز۔ب۔بچاؤ" اس کی ساری انرجی ختم ہونے لگی تو آواز اور سانس بھی ختم ہونے کے قریب ہو گئی ہاتھ پاؤں

چلاتے ہوئے وہ تھک چکی تھی ذہن بھی دھیرے دھیرے غنودگی میں

جارہا تھا کہ دور کسی کی ''املی۔۔املی'' کی آوازیں امید کی کرن دکھانے لگیں

املی'' فارس کی جان ہتھیلی پر آچکی تھی وہ نہایت پریشان سا اس کو آوازیں''

دیتا تالاب میں کود پڑا اور پھر جلد اس کو بانہوں میں بھر کر تالاب

سے باہر لے آیا اور فرش پر اس کا سر گود میں رکھتا اسے پکارتے ہوئے گال

تھپتھپانے لگا مگر وہ ہوش و خرد سے بیگانہ آنکھیں بند کئے ہوئے تھی وہ لب

کاٹتا متفکر سا ہاتھ کی پشت اس کی ناک کے قریب لے جا کر اس کی مدھم

ہوتی سانسوں کو محسوس کرتا اس کے ہاتھ پاؤں مسلنے لگا

املی میری جان۔۔ہوش کرو پلیز۔۔اوپن یور آئز'' وہ اس کے''

سینے پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ دینے لگا تو وہ کچھ دیر بعد منہ سے پانی اگلنے لگی

فارس جلدی سے اس کا سر اپنے ہاتھوں میں تھامتا اسے اپنی سانسوں کی

گرمی فراہم کرنے لگا حرمت کی بے ہوشی اس کی جان لے رہی تھی وہ کسی

صورت اپنی املی کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا

اہہ ”کسی کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں تحلیل ہوتا محسوس کرتی، کسی ”
کی خوشبو کو اپنے وجود میں سرایت کرتا محسوس کرتی وہ آہستہ سے آنکھیں
کھولنے لگی اور فارس کو خود پر جھکے پایا تو آنکھیں مکمل طور پر حیرت سے پھٹ
گئیں لانبی پلکوں والی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اس کی شدت اور جنوں
سے بھیگ سی گئیں

اوں۔۔ ”وہ آہستہ سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور ”
کرنے کی کوشش کرنے لگی اور فارس بھی اس کے ہوش میں آ
جانے پر شکر کرتا اپنا چہرہ اٹھاتا اس کی آنکھوں کے سمندر میں
ڈوبنے لگا بھیگے سرخ لب، صاف شفاف سفید رنگت کی سرخی، سیاہ بالوں
کی چہرے کے ارد گرد گھٹا سب کچھ مل کر اس کو بے خود سا کر گئے

فا۔ فارس ”لڑکھڑائی آواز میں اس کو پکارا جس کا چہرہ اس کے ”
اوپر جھکا ہوا تھا بے حد دلکش و گھرے نین نقش رکھنے والا وہ ہینڈسم شخص
اس کو بچانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا اس

کے چہرے پر پھیلے تفکر و چاہت کے احساسات، اس کا اپنی وجہ سے بھیگا ہوا وجود دیکھ کر حرمت کو اپنا دل ہارتا ہوا محسوس ہوا

جی فارس کی جان'' وہ محبت کی شیرینی میں ڈوبا ہوا لہجہ لئے اس سے بولا جو گلے میں ابھرتی گلٹی نگلتی دھیمے سے لبوں پر شرمیلی مسکان لے آئی تھی

'' آ۔۔آپ بہت بے ایمان۔ح۔ہیں'' اس کا لہجہ روٹھا ہوا بنا تو فارس قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا اور اس کو بانہوں میں بھر کر اندر لے جانے لگا حرمت آنکھیں اٹھائے اس کو مسلسل دیوانہ وار دیکھتی جا رہی تھی جس کی نگاہیں ابھی تک اس کے چہرے کے نقوش کو چوم رہی تھیں اس کی آنکھوں کے سحر سے حرمت کا دل انوکھی لہر پر دھڑکنے لگا وہ جادو گر اپنے جادو سے اس کو ہر بار اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا وہ اس وقت بھی بے بس سی اس کے سحر میں قید خود کو ہواؤں میں معلق پا رہی تھی ہوش تو تب آیا جب وہ اس کو واش روم میں لا کر واش ٹب کے پاس کھڑا کر گیا تھا

چینج کر لو گی کیا‘‘ وہ مسکرا کر پوچھتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا’’

ویٹ‘‘ وہ اس کو انتظار کا کہتا باہر جا کر الماری سے اس کے لئے

اچھا سا سوٹ نکال کر واپس آیا اور ہینگر کے ساتھ لٹکا دیا وہ چپ چاپ

سر جھکائے ہوئے تھی

فریش ہو جاؤ جانم‘‘ وہ اس کا گال تھپتھپا کر باہر نکل آیا اور ڈریسنگ روم’’

میں گھس گیا دوسری طرف اپنا دل قابو میں کر کے کچھ ہی دیر میں حرمت

فریش ہو کر خود کو اچھی طرح ڈھانپ کر باہر آگئی

یہ ۔۔یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میرے دل میں ان کے لئے پہلے جیسی نفرت’’

کیوں نہیں رہی‘‘ وہ خود سے ہم کلام ہوتی بیڈ پر آبیٹھی سردی کی شدت

بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی کیونکہ تالاب کا پانی نہایت ٹھنڈا ترین تھا وہ اپنا

اور فارس دونوں کا بلینکٹ اٹھا کر خود پر لپیٹ گئی مگر سردی کی شدت وہی

تھی

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

"کیا ہوا" فارس ڈریسنگ روم سے نکلتا پریشان سا اس کے پاس آیا جو کہ مسلسل کافی کانپ رہی تھی

"ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔ ہا چھوں" وہ چھینکنے لگی تو فارس جلدی سے ہیٹر آن کرنے لگا حرمت کو یک گونہ احساس گرمائش ہوا

"اب کچھ کم ہوئی" وہ بڑھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس گیا ہاتھ بڑھا کر دراز سے ڈرائیر نکالا اور اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اس کے بال ڈرائے کرنے لگا حرمت کے بال گیلے ہونے کے باوجود کمر سے نیچے تک نہایت گھنے لگ رہے تھے فارس کا دل ان کی خوشبو و ملائمت کو محسوس کرتے ایک بیٹ مس کر گیا اس نے زندگی میں بہت حسن دیکھا تھا، بہت ذہانت دیکھی تھی لیکن اس نے اپنا دل کبھی کسی صنف نازک کے لیے دھڑکتا محسوس نہیں کیا تھا مگر حرمت سے مل کر اسے لگا تھا کہ یہ

لڑکی صرف اسی کے لیے ہی بنی ہے اور اس کا پتھر دل صرف اسی لیے نرم ہو سکتا تھا

"اب جاؤ گی مجھ سے لڑ جھگڑ کر۔۔ تمہیں کیا ضرورت تھی وہاں جانے کی اب مجھے ڈائیونگ بھی سکھانی پڑے گی تمہیں" وہ ڈرانے لگا جبکہ وہ بیچار گی سے نفی میں سر ہلانے لگی کہ پانی کا اتنا ہی تجربہ بہت تھا وہ تو اب تالاب سے دس فٹ کے فاصلے پر ہی رہنا چاہتی تھی

"میں نہیں۔۔ج۔۔ جاؤں گی وہاں۔۔ ہاچھوں" وہ پھر چھینکی تو فارس کو تشویش لاحق ہوئی

"طبیعت خراب ہو رہی ہے کیا" اس نے اس کے بالوں کو ڈرائے کر کے چٹیا بناتے پوچھا

"نئیں۔۔ میں ٹھیک ہوں کچھ دیر بعد ہیٹ مل جائے گی تو ٹھنڈ کم ہو جائے گی" حرمت نے اس کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تو وہ

سر ہلا کر آپس میں ہاتھ رگڑ کر گرم کرتا اس کے ساتھ ہی بلینکٹ میں گھس گیا وہ حیران ہونے لگی

"یہ۔۔یہ کیا کر رہے" وہ پرے ہونے لگی کہ فارس اسے خود میں محفوظ کرتا محبت سے اس کے بالوں پر اپنے گرم لب رکھ گیا

"بے ایمان نہیں بننے والا املی بس تمہیں کچھ دیر کے لئے ہیٹ دینا چاہتا ہوں تاکہ تمہیں ٹھنڈ کی وجہ سے بخار نا ہو کیونکہ اگر تم بیمار پڑ گئی تو صبح ولی کی برتھ ڈے پارٹی کیسے منائیں گے" وہ اسے یقین دلانے لگا اور وہ حیران سی اس کو دیکھ رہی تھی

"ہم آج وہی شاپنگ کرنے گئے تھے" وہ مسکرایا جبکہ اس کے سینے سے لگی حرمت تشکر کے احساس میں گھِر کر اس کو دیکھتی جا رہی تھی جو اس کے ساتھ ساتھ اس کے بھائی کا بھی بے پناہ خیال کرتا تھا اس میں کوئی شک نا تھا کہ وہ ان دونوں کا حال و مستقبل بہترین کر چکا تھا

تم نے میرے اس خالی سے کمرے کو تنہائیوں سے بچا کر رونق بخش دی ”
ہے آئی ایم سو ہیپی ٹو ہیو یو املی۔۔ تم نے مجھے میری آوارگی میں ہی
جینا سکھا دیا ہے تم میرے لئے وہ دھڑکن ہو جو وینٹیلیٹر پر پڑے آخری
سانس لیتے ہوئے مریض کی ای سی جی پر ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔۔“ وہ
پھر سے آہستہ آہستہ اس کے کانوں میں رس گھولنے لگا
آئی ایم دی بیسٹ ان سوئمنگ مگر جب سے تمہاری آنکھوں میں "
ڈوبا ہوں تیرنا بھول گیا ہوں۔۔ میرا دل وہ روشنائی دروازہ تھا جو اپنے ٹائم
پر کھلتا و بند ہوتا تھا مگر تم۔۔ تم نے میرے دل کے دروازے کو پہلی
بار خود سے اوپن کر ڈالا تھا آئی واز سو امپریسڈ بائی یو املی" وہ اس
کے کندھے پر چہرہ رگڑ کر لمبا سانس لیتا اس کی خوشبو کو اپنے اندر جذب
کرنے لگا جبکہ حرمت خلاف توقع ہچکچانے کی بجائے سکون سے آنکھیں
موند گئی سردی کی شدت کافی حد تک کم ہو گئی تھی

"پوری زندگی میں مجھے جتنے بھی الزام ملے ہیں جتنی بھی تہمتیں ملی ہیں ان سب میں سب سے حسین تہمت، سب سے خوبصورت الزام تمہارے نام کا میرے نام کے ساتھ جڑنا تھا۔۔وہ رات میری یادگار رات تھی جب تم میری دسترس میں ہو چکی تھی۔۔"

"مگر سینکڑوں لڑکیوں کے خواب بھی اس رات ٹوٹے تھے کیونکہ فارس ہمدانی کسی ایک کا ہو گیا تھا۔۔آہ۔۔فارس آہ وہ کتنا قیمتی سا ہو کر کسی کو آسانی سے مل گیا تھا" وہ مسکرایا

"تو میں نے کب کہا تھا کہ آسانی سے ملیں" وہ نکھرے سے کہتی اس کے گرد بازو پھیلا گئی فارس کو اس کا یہ انداز و عمل بے حد پسند آیا تھا

"یہی تو بات ہے املی کہ میرا کسی عام حسن سے نہیں تمہارے حسن سے سامنا ہوا تھا جو نگاہوں سے تو کئی بار چھونے دیتی ہے مگر ہاتھوں کو جھٹک دیتی۔۔" وہ اپنی انگلی سے اس کے بازو پر سرکل بنا رہا تھا اور حرمت کسمسانے لگی بہرحال اس کی قربت نہایت جان لیوہ تھی

”جو کہ فاصلے قائم کیئے ہوئے میری شاموں

کو بے مزا کیئے ہوئے ہے۔۔ جس نے فارس ہمدانی جیسے خاص ترین شخص

کو ٹھکرا دیا۔۔ یاد رکھنا املی تمہاری یہی ٹھوکریں کسی دن میری جان لے سکتی

ہیں اور اگر میں تمہیں چھونے سے پہلے مر گیا نا تو بھوت بن کر تمہارے

خوابوں میں آیا کروں گا“ اس کی مذاق میں کہی گئی بات پر بھی حرمت کا دل

کانپ گیا وہ ایسا خیال بھی اپنی روح کو نکالتا محسوس کر رہی تھی

”کیوں آپ۔۔آپ کو کیا ہو گا“ وہ اس کے گرد سے بازو ہٹاتی بظاہر غصے

سے بولی تو وہ مسکراتا ہوا اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اس کے لبوں

پر پھیرنے لگا حرمت کے پورے جسم میں ہلچل سی مچ گئی

”محبت کا زہر جو ہونٹوں کو لگ گیا ہے مرنا تو ہے خیر چھوڑو کوئی اور بات

کرو“ وہ چاہتا تھا کہ وہ آج جی بھر کر اس سے باتیں کرتا سکون حاصل کرے

”ایک بات سوچ رہی تھی میں“ وہ تھوڑا سا اوپر کو ہوئی

”واٹ“ وہ پیار سے پوچھتا اس کا ہاتھ واپس اپنی کمر پر ٹکا گیا

یہی کہ آپ کے بارے میں آپ سے پوچھوں۔۔یا۔۔یا کسی اور سے "وہ بالآخر کہہ گئی وہ شدت سے جاننا چاہتی تھی کہ وہ شخص اپنے بارے میں کیا سوچتا ہے وہ شیطان کس طرح بنا اور کیا لوگ اس کے بارے میں ٹھیک بولتے ہیں جبکہ فارس کے چہرے پر یکلخت اندھیرا سا چھایا حرمت پہلی بار اس کے چہرے پر جذبات و احساسات کو دیکھ رہی تھی، پہلی بار اس کی آنکھیں درد واضح کر رہی تھیں مگر جلد ہی وہ اپنے جذبات پر قابو کرتا چہرے پر سختی و برفیلا پن لے آیا

ایک تاریک کمرے میں سرد فرش پر سائے ناچ رہے تھے اور ہوا میں تناؤ محسوس ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے کے بیچ میں اکیلا کھڑا تھا اس کا چہرہ ایک جھولتی ہوئی لائٹ کے نیچے واضح ہو رہا تھا جو اس کے اوپر لٹکی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں غصہ اور غم کی آمیزش جل رہی تھی جبکہ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تصویر کو گھور رہا تھا جو اس کی بیوی ڈیانا کی تصویر تھی تصویر میں

اس کی مسکراہٹ ہمیشہ کے لیے قید ہو گئی تھی جو اسے اس کی کھوئی ہوئی خوشیوں کی یاد دلا رہی تھی وہ تصویر کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا اس کی مٹھی میں سختی سی آئی اس کے ہونٹوں سے ایک سرد سانس خارج ہوئی

اور وہ خود سے بڑبڑایا

"یہ سب اس کی وجہ سے ہوا یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہمدانی"

اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اس کے ذہن میں یادیں تازہ ہونے لگیں جب وہ اور ڈیانا خوش تھے لیکن پھر ہمدانی نے ان کی زندگی برباد کر دی کیونکہ ڈیویلئیر کا باپ فارس کی ماں کے ساتھ مل کر بہت سے گناہوں کا مرتکب ہوا تھا

"تم نے میری خوشی چھین لی میری محبت چھین لی اور اب تمہیں اس کی قیمت چکانی ہو گی" وہ دھیمی آواز میں بولا جیسے خود سے وعدہ کر رہا ہو اس کی آنکھوں میں انتقام کی چمک تھی وہ تصویر کو دوبارہ دیکھتا اسے پاکٹ میں ڈال گیا "اب وقت آ گیا ہے تمہیں اپنے کیے کی سزا ملے گی" وہ کال

ملا تا آگے بڑھا اس کی چال میں عزم اور غصہ تھا اس کا دل بدلے کی آگ میں جل رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے دشمن کو ختم کر کے ہی سکون پائے گا

خاموشی کا عمیق درد ایک ایسا احساس ہے جو لفظوں سے ماورا ہوتا یہ وہ بوجھ ہے جو دل پر چپکے سے اُترتا ہے جیسے کوئی گہرا زخم ہو جو دکھائی تو نہ دے مگر ہر لمحہ چُبھتا رہے اس درد میں ایک عجیب سی تنہائی ہوتی ہے جہاں کوئی آواز نہیں ہوتی مگر اس خاموشی کی گونج دل کے اندر شور مچاتی رہتی ہے انسان کے اندر کا خلا بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ خاموشی رفتہ رفتہ اس کی روح کو گھیر لیتی ہے جیسے کسی نے اسے ایک ایسے قید خانے میں بند کر دیا ہو جہاں نہ کوئی دروازہ ہے اور نہ کوئی کھڑکی خاموشی کا یہ درد اس وقت سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے جب آپ کے پاس کہنے کو بہت کچھ ہو لیکن آپ کی زبان قفل زدہ ہو اور دل کی آواز سننے والا کوئی نہ ہو

فارس میری زندگی ہمیشہ سے بکھری پڑی تھی۔م۔ماں کے گزر"
جانے کے بعد میں نے اپنا آپ پاپا، ولی اور گھر کے لئے قربان کر دیا میں
نے ان سے بھی کبھی کوئی صلہ نہیں مانگا کیونکہ میں اپنے احساسات
وجذبات کو دفن کر چکی تھی۔۔"وہ بھیگی پلکوں سے کہتی اس
کو بولنے پر اکساتی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگی
جب میں آپ سے ملی تک نا تھی تب بھی آپ کی شیطانیت کے"
قصے سنے اور جب آپ سے ملی تب آپ سے شدید ترین نفرت محسوس ہوئی
کیونکہ۔۔کیونکہ اس گھر کے ہر فرد کے منہ پر آپ کی برائی تھی میں سنی
سنائی باتوں پر یقین نا بھی کرتی مگر آپ کی حرکتیں،آپ سے مل کر مجھے لگا کہ
سب بالکل۔۔بالکل صحیح کہتے ہیں آپ کے بارے میں۔آ۔آپ واقع میں
کسی شیطان سے کم گناہ گار نہیں فارس۔۔مگر شاید میرا آپ کی زندگی میں
آنا قسمت میں لکھا جا چکا تھا اور میں آپکی زندگی میں آگئی۔۔"وہ
سر جھکائے آہستہ آہستہ بول رہی تھی جبکہ وہ بظاہر بیڈ سے نیچے قالین

کے نفیس ڈیزائنز پر نگاہیں ٹکائے ہوئے تھا مگر اس کے کان اپنی متاع حیات کے الفاظ کو سنتے درد محسوس کر رہے تھے

میں۔۔میں جو ساری زندگی خود کو سنبھالتی آئی ہوں اپنے جذبات کو سلاتی آئی ہوں لیکن اب میرا بھی دل کرتا ہے کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ محبت بھری پر سکون زندگی جئیوں۔۔اپنے جذبات کو جگا کر اس کی پناہوں میں چلی جاؤں مگر۔۔مگر میرا دماغ میرے دل کو آگے نہیں بڑھنے دیتا کہ آپ اپنی ماں سے فلرٹ کرتے ہیں بے شک وہ سوتیلی ہے مگر رشتہ تو ماں والا ہے نا۔۔روما جو آپ کی کزن ہے اس کے ساتھ پتہ نہیں کس حد تک گئے ہیں، حتیٰ کہ میری ہی بہن کو کئی بار گناہ پر اکساتے رہے ہیں، آپ کے اسٹوڈیو میں پڑی ہمہ قسم کی شراب کتنی غلیظ و بدبودار ہے۔۔ایک مسلمان ہو کر آپ خود کو شیطان کہتے اللہ پاک کے گھر نہیں جانا چاہتے آ۔آپ کا اخلاق و کردار کتنا پست ہے فارس" وہ بھرائی آواز میں بولتی اس کی داڑھی پر اپنا نازک مرمریں ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ پلٹنے کی

کوشش کرنے لگی جبکہ وہ لب سختی سے آپس میں پیوست کئے ساکت بیٹھا ہوا تھا

”میرا۔۔میرا یہ حق ہے نافارس کہ میں جو ساری زندگی خود کو سمیٹ کر محفوظ کر کے ایک شخص کے لئے رکھتی آئی ہوں۔۔وہ۔وہ بھی ان چھوا ہو صرف میرا ہو۔میں خود کو نیک نہیں کہتی مگر میں اتنی بھی گناہ گار نہیں تھی فارس کہ مجھے آپ جیسا گناہ گار شخص ملے۔م۔میں کسی شیطان نما انسان کو ڈیزرو نہیں کرتی تھی فارس۔۔ہ۔۔ہے نافارس“اس کے آنسو لڑیوں کی صورت گالوں پر بہنے لگے جبکہ فارس نے خلاف معمول اسے چپ نہیں کروایا تھا بلکہ خاموشی کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا کر اس سے دور ہو کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا تا بیٹھ گیا حرمت اس کو حیران پریشان سی دیکھنے لگی کیا وہ واقع میں ہی پتھر اور بے حس بن چکا تھا

”تمہیں میرے بارے میں کسی اور سے جاننے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ لوگ میرے بارے میں وہی جانتے ہیں جو تم جان چکی ہو اور جہاں

تک بات ہے مجھ سے پوچھنے کی تو میں تمہیں اپنے بارے میں پہلی اور آخری بار بتاؤں گا بی کا ز آئی نو تم میرے بارے سب کچھ جاننے کا حق رکھتی ہو اس کے بعد میں اپنے ماضی کا ذکر تمہارے لبوں سے نہیں سننا چاہوں گا میں جانتا ہوں کہ تم مجھ پر یا میری باتوں پر یقین نہیں کرنے والی حالانکہ کوئی یونہی ڈیول نہیں بن جاتا اس کے پیچھے کوئی نا کوئی ایول ضرور ہوتا ہے" وہ سنجیدہ تھا

میں یقین کروں گی فارس کیونکہ میں یقین کرنا چاہتی ہوں" وہ سیدھی ہو بیٹھی فارس کچھ لمحے لب کاٹتا سامنے دیوار پر نگاہیں ٹکائے رکھتا پھر سر جھٹک کر لمبا سانس کھینچ گیا

"یونو کہ میں دنیا کی نظروں میں بہت برا ہوں انتہائی ڈھیٹ، منہ پھٹ، بے حس اور بدتمیز اور کیوں نا ہوں گا بیش بہا دولت ہے میرے پاس۔۔ سبھی کہتے ہیں کہ میں امیر ترین شخص ہوں، حسین ہوں، ذہین ہوں اس لئے میں اتنا مغرور اور سرپھرا ہوں اسی لئے مجھے بات کرنے کی

تمیز نہیں جو کہ سچ ہی کہتے ہیں۔۔" وہ پھیکا سا مسکرایا گھمبیر خاموشی میں اس کی آواز دھیمے سے سر بکھیر رہی تھی انتہائی مضبوط اور ٹھہرا ہوا لہجہ تھا کہ سننے والا کھو جانا چاہتا تھا

"جانتی ہو املی بچے کی پہلی درس گاہ اس کی ماں کی گود ہوتی ہے میں ابھی پیٹ میں تھا اور میری ماں غیر مردوں کی بانہوں میں جھولتی تھی، نشہ کرتی، جوا کھیلتی حتیٰ کہ کئی قسم کا جنسی تعلق بھی بنایا۔۔" حرمت منہ پر ہاتھ رکھ گئی اس کے بارے میں جاننا شاید بہت مشکل تھا

"اس کے نزدیک مذہب کوئی معنی نہیں رکھتا تھا وہ اسلام کو لے کر ہمیشہ مذاق بناتی ظاہر ہے امیریکہ کی ٹاپ ماڈل وایکٹریس کی بیٹی تھی باپ امیر ترین بزنس ٹائیکون تھا بگڑنی تو تھی میرے باپ سے اس کو پہلی نظر کی عارضی سی محبت ہوئی تھی لیکن وہ تھا پاکستانی روایات و اسلام کو کسی حد تک سمجھنے والا وہ اسے شادی کے بغیر او یلیبل نہیں تھا اس لئے اس نے مجبوری میں میرے باپ کے ساتھ شادی کر لی اور محبت دو ہفتے بعد ہی رفو چکر ہو گئی

لیکن شادی کر چکی تھی تو میرے باپ کے ساتھ رہنا اس کی مجبوری تھی مجھ

سے پہلے دو ابارشن کروائے لیکن انجانے میں ہی میں اسکے پیٹ میں

سانسیں لینے لگا اپنے مرنے کے خوف سے اس نے مجھے جنم دیا یعنی میری

پہلی سانسیں جو اس کے پیٹ میں لی تھیں وہ گناہ میں لتھڑ گئی تھیں

تو سمجھو میں پیدا ہی شیطان ہوا تھا۔۔"اس کی آواز کے ساتھ اس

کے ہونٹوں پر بھی تلخی بھری مسکان پھیلی

"میں ذہین تھا پانچ سال کے بعد اپنی ماں کو سمجھنے لگا ان سالوں میں اس

نے مجھے دو دفعہ پکڑا تھا وہ بھی زمین یا دیوار پر

مارنے کے لئے اپنے شوہر اور باپ کی اچھائی کا غصہ وہ مجھے مار مار

کر اتارتی۔میں اتنا سا تھا۔۔"اس نے ہاتھوں سے انتہائی چھوٹے بچے کا

سائز بنایا

اور اس کا دل نہیں کانپا تھا اپنے تین سال کے بیٹے کو بیڈ سے اٹھا کر"
دیوار پر مارتے" حرمت کا سن کر ہی دل کانپ گیا آنکھیں مکمل طور پر پھٹی
ہوئیں اس کو سن رہی تھیں

مجھے میڈز نے پالا تھا جو کہ روتے ہوئے کسی کے بچے کو تھپڑ لگا کر خاموش"
کروادیتیں تو کوئی پوچھنے والا نا تھا اس کی ضروریات کا خیال کرنے میں
کوتاہی کرتی کبھی اس نو مولود بچے کا احساس نا کرتیں میرے سامنے وہ
اکثر اپنے فرینڈز یا پھر بابا کے فرینڈز کے ساتھ نازیبا حالت میں آتی
تو میرا دل مرجانے کو کرتا اپنے بابا سے پوچھتا کہ ماما ایسا کیوں کرتی ہیں
وہ۔۔ وہ ایسی کیوں ہیں تو۔ تو میرا باپ میرے ہی کندھے پر۔۔ اپنے پانچ
سالہ بیٹے کے کندھے پر ہی سر رکھ کر رو دیتا وہ میری ماں سے عشق
کرتا تھا مگر کچھ کر نہیں سکتا تھا وہ بے غیرت بن گیا تھا اور۔ اور اس نے مجھے
بھی بے غیرت بنا دیا" اس کی آواز بھاری ہو گئی حرمت کو بے اختیار اس
پر ترس آیا

آٹھ سال کا تھا میں جب میری ماں کو ایڈز ہوئی تب تک زندگی"
کو اچھے سے سمجھ گیا تھا اپنے ارد گرد کبھی کوئی باپردہ عورت دیکھتا تو حیران
ہوتا کہ عورت بھی پردہ کر سکتی ہے کیا پھر سوچتا کہ ساری عورتیں میری
ماں جیسی تھوڑی نا ہوتیں میں اپنی ماں کی برہنہ حالت کو کبھی نہیں بھول
سکتا وہ پہلی عورت تھی جس نے مجھے بے غیرت بنایا اور پھر اس
کے مرنے کے بعد میں جب اٹھارہ سال کا ہوا تو بابا میرے لئے نئی ممی
لے آئے بیوقوف تھے نا عورت کا بھیانک روپ دیکھ کر بھی اپنے اٹھارہ
سالہ بیٹے کے لئے اکیس سالہ لڑکی لے آئے۔۔" وہ ٹھہرا اور اپنا ہاتھ
مسلنے لگا حرمت خاموشی و بیچارگی سے اس کو دیکھتی سن رہی تھی جو کہ
پرت در پرت اس پر کھل رہا تھا

"اس عورت کو میرے باپ سے بے پناہ عشق تھا میرے لئے بابا کا پیار
اور لاڈ دیکھ کر وہ جھنجلا جاتی کیونکہ اس کے ساتھ بابا کی زبردستی شادی ہوئی
تھی وہ اس کو اتنی جلدی ایکسپٹ نہیں کر سکتے تھے مگر وہ چاہتی تھی کہ

جیسا پیار مجھے ملتا اسے بھی ملے اور یہی وجہ تھی کہ اسے مجھ سے نفرت ہو گئی دو سال اس نے بابا کو مجھ سے دور کرنے پر لگائے مگر ناکام ٹھہری یہی وجہ تھی کہ ایک دن اس نے اپنے سے دو سال چھوٹے سوتیلے بیٹے کو رات کی تاریکی میں اپنے کمرے میں بلا کر الزام لگا دیا میرے۔۔ میرے بابا کو کہا کہ تمہارا اٹھارہ سالہ بیٹا مجھے گناہ پر مجبور کر رہا۔ اس کی عزت لوٹ رہا۔ اس رات ماں چاہے سوتیلی یا سگی مگر لفظ ماں سے نفرت ہو گئی تھی
میرے۔۔" اس کی آنکھوں میں نمی سی چمکی اور جس کو ہمیشہ بے حس پایا تھا اس کے احساس نے حرمت کا دل چھلنی کر ڈالا تھا جو کہانی لوگوں نے بتائی تھی اس میں اور اس حقیقت میں بہت فرق محسوس ہو رہا تھا قاتل مقتول بن رہا تھا، ظالم مظلوم بن رہا تھا
میرے جان سے پیارے بابا نے م۔۔ مجھے حرام کی اولاد کہا تھا"
مجھے۔۔ مجھے بیلٹ سے مارتے ہوئے میری ماں کے کیے گئے گناہوں کا سارا غصہ مجھ پر اتار ڈالا تھا۔۔ م۔ مجھے بدکردار، گھٹیا اور ماں جیسا نالی

کا کیڑا کہا تھا۔۔" وہ کچھ پل آنکھیں بند کر کے لب کاٹتا دوسری طرف منہ کر گیا مگر اس کی آنکھ میں نمی حرمت سے مخفی نہیں رہ سکی۔۔وہ واقع میں ایک مضبوط مرد تھا جو اتنے غموں کو بیان کرتے ہوئے بھی آنسو ضبط کر رہا تھا

"میری زندگی میں آنے والی دوسری عورت نے مجھے بے حس بنا ڈالا کوئی شرم، حیا، احساسات یا جذبہ میرے اندر زندہ نہیں رہا تھا میرے بابا نے مجھ سے جان چھڑواتے مجھے پاکستان بھیج دیا اور یہاں پر میری زندگی میں تیسری عورت آئی وہ ان جیسی تو نہیں تھی مگر میری ماں کی نفرت میں مجھے ذرا ذرا سی بات پر مارنے لگ پڑتی، مجھے اپنے بیٹوں سے بڑھ کر پاتی تو گالیاں و طعنے دینے لگ جاتی مجھے سارا سارا دن تک کمرے میں بند کر کے کھانا نا دیتی۔۔" وہ دانتوں پر انگوٹھے سے دباؤ ڈالتا خود پر ضبط کر رہا تھا

"میری مری ماں کو گالیاں دیتے نا تھکتی۔۔و۔وہ جیسی بھی تھی مگر۔۔ مگر میری ماں تھی۔۔ مر چکی تھی دل چیخ چیخ کر روتا تھا کاش میں عام

بچوں جیسا ہوتا تو۔۔ تو میرے ساتھ یہ سب نا ہوتا الغرض وہ جتنا ظلم کر سکتی تھی اس نے مجھ پر کیا بابا کی ناراضگی کے بعد میری ہر رات روتے سسکتے گزری تھی اور پھر اس عورت نے مجھے بدتمیز اور بداخلاق بنا دیا بابا سے ریکوئیسٹ کر کے میں یونی ہاسٹل چلا گیا اور۔۔ اور در در کی ٹھوکریں کھاتا وہاں کا گندا ماحول مجھ میں رچ بس گیا۔۔ ہاسٹل میں ہر دوسرا لڑکا افئیر نشے اور بُلی کرنے کا عادی تھا ان کی کمپنی نے مجھ پر بہت گہرے اثر چھوڑے یو نو۔۔ من مرضی پر چھوڑی ہوئی اولاد ہاسٹل میں پاک صاف رہ ہی نہیں سکتی میں ہاسٹل میں بہت کچھ فیس کیا تھا ملی۔ یونو میرا بچپن عورت نے برباد کر دیا تو۔ تو جوانی مردوں نے برباد کر دی تھی۔ اور تب میں بائیس تئیس سال کا ہوں گا جب بابا واپس آ گئے۔۔ یہاں آنے کے کچھ عرصہ بعد انہیں پتہ چلا کہ مجھ پر الزام لگایا گیا تھا۔ میں۔۔ میں اپنے بابا سے بہت محبت کرتا تھا انہوں نے مجھ سے رو رو کر معافیاں مانگیں اور میں ان کو اس شرط پر معاف کر گیا کہ وہ امل کو طلاق نہیں دیں

گے۔ کیونکہ امل میری سوتیلی ماں بے شک اچھی نا تھی مگر۔۔ مگر وہ اسد کی سگی ماں بہت اچھی تھی اور میں۔ میں تو ماں کے بغیر جیسے تیسے زندگی گزار گیا مگر۔۔" حرمت نے دیکھا اس کے ہاتھ کی انگلیاں مسلسل تیزی کے ساتھ کانپ رہی تھیں شاید اس کا ڈپریشن بڑھ گیا تھا اسے ہمیشہ بے حس وڈھیٹ دیکھا تھا آج اس کے جذبات کا کھلنا اور آنکھوں میں اٹکے آنسوؤں کو دیکھنا حرمت کے دل کو مٹھی میں جکڑ گیا

"میرا چھوٹا بھائی میں نہیں چاہتا تھا میرا بھائی ا۔۔ اسد صرف دو ماہ کا تھا۔ م میری طرح بن جائے اس کے بعد مجھ میں باپ کے ساتھ نے مزید ہٹ دھرمی و غرور بھر دیا۔۔ میں واقع بہت برا اپنی ماں جیسا ہوں املی لیکن میں نے اپنی ماں کی طرح ابھی تک کسی عورت کے ساتھ جنسی تعلق نہیں بنایا میں جب پہلی بار کسی طوائف کے پاس جنسی تعلق بنانے گیا تو پولیس کے ہاتھ چڑھ گیا اس کے بعد بابا کی منتوں پر میں قسم اٹھا گیا کہ میں ایڈز سے نہیں مروں گا۔۔" حرمت کو لگا اس کے دل سے ایک بوجھ ہٹ

گیا ہو کہ اس کا شوہر زانی نہیں تھا اس کا شوہر گناہوں میں سب سے بڑے گناہ سے بچا ہوا تھا

میں جانتا ہوں میں بہت برا ہوں لیکن میں پیدائشی برا نہیں تھا"

املی۔۔میں نے سب سے پہلے خود کو شیطان نہیں کہا تھا اس دنیا نے کہا تھا کوئی پیدا ہوتے ہی گناہ گار نہیں ہوتا یہ۔۔یہ دنیا والے زندگی کا حسن اور۔۔اور معصومیت چھین لیتے۔۔جس انسان کو ساری زندگی طعنے و نفرت ملی ہو اس سے محبت مانگتے ہوئے لوگوں کو شرم نہیں آتی جسے ہمیشہ حرام کی اولاد کہا ہو اس۔۔اس سے نیکی کی امید کرتے اپنا مکروہ چہرہ بھول کیوں جاتے،اور۔۔اور صرف میں نہیں ہر۔ہر وہ بندہ شیطان نما ہے جو دوسروں کو ڈی گریڈ کرے،اپنے علم و نمازوں پر غرور کرے۔۔"حرمت کو شرمندگی سی ہوئی کیونکہ کسی حد تک اسے بھی اپنی پرہیزگاری پر فخر اور فارس کے گناہوں پر شرمندگی ہوتی تھی

میرا درد میں ہی سمجھ سکتا ہوں ہر انسان دوسرے انسان کے درد کو معمولی" سمجھتا اس کو فرشتہ بننے پر اکساتا لیکن جب اپنے پر گزرے اپنے درد پر اس کا دل دنیا کو آگ لگانے کو کرتا۔۔ تم مجھے کہہ رہی کہ میں مسلمان ہو کر اللہ کے گھر کیوں نہیں جانا چاہتا خود کو شیطان کیوں کہتا تو میری جان یہ نام نہاد مسلمان جنہوں نے مجھے ایسا بنایا حسب طاقت فرعون بنے اپنے گریبان میں جھانکنے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔۔" حرمت کو لگا وہ اسے ہی کہہ رہا اور وہ شرمندگی سے خود سے نظریں ملانے لائق نا رہی تھی

تمہیں ایک واقع سناتا ہوں۔۔" وہ لب کاٹتا ایک آئی برو اٹھا کر دوسرے پر انگلی کے ساتھ خارش کرنے لگا

یہ۔۔ یہ ان لوگوں کے لیے عبرت ہے جو۔۔ جو خود کو نام نہاد انسان" و مسلمان کہتے، جو خود کو پاک صاف سمجھتے یو نو۔۔" وہ گلا کھنکار کر کمر سیدھی کرنے کو انگڑائی لینے لگا ہڈیوں کی کڑاک کڑاک کی آواز شدید تھی

"زمانہ جاہلیت میں بنی خزاعہ کا ایک قبیلہ تھا جس میں ایک لڑکا لڑکی کا جنم ہوا تھا لڑکے کا نام ایسا بن یلا تھا اور لڑکی کا نام نائلہ بنت زید تھا دونوں جب جوان ہوئے تو ایک دوسرے کے عشق میں گرفتا ہوئے چھپ چھپ کر ملاقاتیں ہوتیں اور بالآخر ایک دن انہوں نے ایسی جگہ گناہ کرنے کا سوچا جو روئے زمین کا سب سے مقدس مقام تھا اور جب انہوں نے گناہ کر لیا تو ان کی روحیں اسی وقت قبض کر لی گئیں ان کے جسم پتھر کے بنا کر ان پر عذاب الہی نازل ہو گیا لوگوں نے ان کے پتھر نما جسم کعبے کے داخلی طرف رکھ ڈالے اور اعلان کر دیا کہ جو زیارت کے لیے آئے گا وہ ان پر جوتے برسائے گا چنانچہ سلسلہ جاری رہا لوگ آتے ان کو زور زور سے جوتے مار کر نفرت کا اظہار کرتے اور پھر صدیوں بعد ایک وقت ایسا آیا کہ شیطان نے ان کے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ ان پر جوتے برسانا عبادت کا حصہ نہیں تو لہذا صرف تھپڑ سا مار کر گزرا جائے تا کہ ان سے نفرت کا اظہار زندہ رہے وقت گزرتا گیا صدیوں

مارتے نفرت کے اظہار کے ساتھ دل بعد اب لوگ ان پر ہلکے سے ہاتھ میں دعا مانگتے کہ ہم ان سے نفرت کرتے ہیں لہذا اسی صدقے ہماری دعا قبول ہو جائے گی اور پھر جب ان کی دعا قبول ہو جاتی تو شیطان ان کے دماغ میں یہ بات ڈالنے لگا کہ تم نے ان کو چھو کر دعا مانگی تھی اس لیے قبول ہوئی اب وقت گزرنے لگا اور ایک دن ایسا آیا کہ لوگ باقاعدہ ان زانیوں کے بتوں پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنے لگے اور ایک وقت آیا کہ ان کو پوجنے لگے تھے یونو اا للی دور اب بھی وہی ہے جو طاقت ور ہے اس کے بڑے سے بڑے گناہ کو بھی اگنور کر دیا جاتا، کسی نے احسان کر دیا چاہے وہ دنیا کا براترین ہی کیوں نا ہو وہ آپ کے ساتھ اچھا ہے تو سمجھو اچھا ہے لیکن اگر وہ آپ کے ساتھ برا تو وہ دنیا کا براترین انسان ہے، دوسروں پر بری تنقید کرنے والے اپنے لیے اچھے الفاظ ہی چاہتے ہوتے، طوائف پر انگلی اٹھانے والے اپنی بیٹیوں کو سب کے سامنے ناچتا دیکھ کر سپر اسٹار کہتے وہی لوگ بن جاتے جو زمانہ جاہلیت میں تھے، اپنے گناہوں کو ماننے والا انسان

ان جیسے لوگوں کی نظر میں حقارت لائق بن جاتا تو ایسے لوگ خود کو نیک

ترین سمجھنے لگے جاتے موقع ملنے کی دیر ہے املی ہر انسان اپنی فطرت کے

مطابق حسب طاقت گناہوں کا مرتکب ہو جاتا۔۔ میں خود کو نیک نہیں

کہتا لیکن آئی سوئیر میں دکھاوا کرنے والوں سے لاکھ گنا بہتر ہوں" اس کے

الفاظ حرمت کے ذہن کی ساری گرہیں ایک ایک

کر کے کھولتے جا رہے تھے

اینی ہاؤ پھر میں امریکہ چلا گیا باقی کی اسٹڈی وہاں پر کی نانا نانی نے اپنی"

جائیداد میرے نام کر کے زندگی کو سکون کے ساتھ گزارنا چاہا لیکن اس

سے پہلے ہی وہ دونوں دنیا کی جان چھوڑ گئے اور پھر جب میں واپس آیا تو انتہا کا

بگڑا ہوا رئیس زادہ تھا جس کے اندر ہر برائی سرایت کر چکی تھی مگر املی آئی

سوئیر میں نے تمام عرصے میں کبھی کسی عورت کے ساتھ جنسی تعلق نہیں

بنایا میں نے اپنے باپ کو جو عہد دیا تھا کہ میں اپنی ماں کی طرح ایڈز سے

نہیں مروں گا وہ آج تک پورا کر رہا ہوں باقی چھوٹے موٹے افئیر ز اور چ

وچ تو چلتا رہتا ہے۔۔" وہ پھیکا سا ہنسا حرمت کسی احساس کے تحت کوئی ری

ایکشن نہیں دے پائی

اپنی ہاؤ امل کو میں نے پھر کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا میری نظریں "

اس پر ہمیشہ غلاظت بھری ہی پڑتی ہیں اور وہ طلاق و محبت کے ڈر سے سب

سہنے پر مجبور رہے بابا نے پھر کبھی اس کو پیار سے مخاطب نہیں کیا سمجھ لو وہ

ادھوری عورت آٹھ سال سے میری قید میں ہے ڈپریشن اور نیند کی گولیاں

کھا کر تنہا شوہر کے بغیر زندگی گزار رہی ہے" حرمت نے لب کاٹے امل

پر کچھ دیر پہلے غصہ تو اب ترس آنے لگا شاید گناہوں کی مدت کم بھی

ہو تو سزاؤں کی مدت پوری کی پوری ہوتی ہے

پھر۔۔ پھر کیا ہوا" وہ اس کو سانس بھی نہیں لینے دے رہی تھی فارس "

مسکرا کر اس کو دیکھتا اس کے بالوں کی لٹ کو چہرے سے پرے کرنے لگا

لبابہ کا جینا میں آج تک حرام کیئے ہوئے ہوں حتیٰ کہ ہر اس عورت "
کا جینا حرام کر دینا چاہتا ہوں جو مجھ جیسے انسان بنانے والی ہوتی
ہیں۔۔ ویسے میں اب بابا کو کہہ تو رہا ہوں کہ کب تک اسد کو اکلوتا رکھیں
گے ایک اور سگا بہن بھائی تو ہونا چاہیئے بیچارے کا کیونکہ میں بہت بزی
ہوتا ہوں اس کے لیئے ٹائم نہیں" وہ مسکرا رہا تھا مگر اس کی آنکھیں ابھی تک
درد کو سنبھالے پانی کا تیرنا محسوس کر رہی تھیں
عطروبہ آپی اور روما کو بھی آپ تنگ کرتے حالانکہ میری آپی ویسی نہیں ہیں "

"اور۔۔

روما جس عورت کی بیٹی ہے میں اس کی نسل تک تباہ کر دینا"
چاہتا اوپر سے وہ خود مجھ پر گرتی ہے اپنی ہاؤ لبابہ کی جان کو اذیت
دے کر میری جان راحت میں آجاتی ہے میری شادی کے بعد روما بیچاری
کا کوئی حال نہیں رہا اور لبابہ کا اس کی ٹینشن میں برا حال ہے یہ
میرے لیئے راحت آمیز ہے اور جہاں تک بات ہے تمہاری بہن عطروبہ کی

تو املی تمہاری بہن روما سے بھی بڑھ کر تھی۔۔“وہ حیرانی سے اس کو دیکھنے لگی جو سامنے دیکھ رہا تھا

”تم یقین کرویانا کرو آئی ڈونٹ کیئر بٹ میں عادتاً اُس کے ساتھ بھی فلرٹ کیا تھا اور اس نے مجھے بہت اچھا رسپانس دیا تھا پھر کیا تھا اس کے ساتھ بھی میرا بی ہیوا مل جیسا ہی ہو گیا ویسی گندی نظریں ویسے گندے الفاظ وہ سہتی ہے اس نے تمہارے حوالے مجھ سے انتقام لینا چاہا تمہیں میرے خلاف اتنا کیا کہ تم میران پر اعتبار کر کے میرے کمرے میں آگئی میں نے بھی پھر اس کو جواب دینے کے لئے اس کی سچائی بوا جی کے ذریعے ریان پر کھول دی اب وہ کچھ دیر کے لئے سنبھل گئی ہے اسے ٹھوکر لگا کر زخمی کر دیا ہے اٹھنے میں تھوڑا ٹائم لگے گا۔۔“وہ ہتھیلی سر کے نیچے کر کے تکیے کے ساتھ تھوڑی سی ٹیک لگا کر اوپر دیکھ رہا تھا

”آنٹی لبابہ اور میران“وہ مزید کرید رہی تھی

زندگی کامزہ دشمنوں کی دشمنی میں ہی ہے جس بندے کے ہاتھوں" سے زیادہ اس کی زبان اور اس کی زبان سے زیادہ اس کا دماغ چلتا ہے اس کو ڈیفیٹ کرنا بہت مشکل ہے جسٹ لائیک می۔۔ تمہیں کیا لگا کہ میں کوئی فرشتہ یا جن ہوں جس کو یہ پتہ چل گیا کہ اس کے فارم ہاؤس پہ تمہیں لے کر آئے ہیں نہیں میری جان۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتا مسکرایا

املِ نے مجھے بتایا تھا کہ میں احتیاط رکھوں میران اور لبابہ کوئی پلین" بنانے والے ہیں اور بدلے کے لئے ہدف تم ہو گی پھر کیا تھا میران نے بے شک ہر جگہ لگے کیمرے ویسٹ کروا دیئے تھے مگر میرے روم کی اینٹرینس پر چپ کو نہیں جان پایا جو کہ مجھے سائرن دے چکی تھی یہی وجہ تھی کہ میں اس رات ٹائم پر پہنچ گیا تھا اور میں کسی کا ادھار نہیں رکھتا اسی رات ان دو لڑکوں کو بھیانک ترین موت دی تھی اور میران کی ہڈی پسلی بھی توڑ کر رکھ دی اسی لئے اتنے دن واپس نہیں آیا" وہ حیران ہوئی

اتنا بڑا ڈرامہ باز تھا وہ۔۔

"اگر آپ کو شک تھا تو آپ نے مجھے آنے ہی کیوں دیا" وہ رونی صورت لئے بولی

"تم بھول رہی ہو املی کہ میں تمہارے لئے قابل نفرت اور بے اعتبار تھا" وہ اسے یاد کروا گیا تو وہ شرمندہ سی سر جھکا گئی

"ہر شخص ٹھوکر کھا کر ہی سمجھتا ہے اگر تمہیں ٹھوکر نا لگتی تو تم کبھی بھی میری بات کا یقین نا کرتی، اگر تم ادھر نا آتی تو کبھی وہ تماشا نا لگتا، اگر میران کو بھاگ کر لبابہ کے پاس نا جانے دیتا تو کبھی تم میری بیوی نا بنتی اور کبھی تمہیں ہر نامحرم مرد سے نفرت نا ہوتی" وہ اسے سمجھاتا اپنا موبائل نکالنے لگا

"ہمم" وہ شرمندہ سی اپنی غلطی مان گئی وہ جو کہہ رہا تھا بالکل ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا

"عطروبہ آپی کہہ رہی تھیں کہ آپ اتنے دشمنوں کے باوجود کوئی گارڈ نہیں رکھتے" اس کے سوال پر فارس کے لبوں پر استہزائیہ ہنسی بکھری

تم میرا پورا انٹرویو کر کے چھوڑو گی حالانکہ میں کروڑوں کی"
آفرز کو ٹھکرا کر بھی کسی اینکر کو انٹرویو نہیں دیا" حرمت جھینپ سی گئی
"وہ کہتے ہیں نا کہ انسان وہ لڑائی کبھی نہیں جیت سکتا جس میں دشمن اس
کے اپنے ہوں مگر میں ایسا کمینہ ہوں کہ انتقام پر آجاؤں تو اپنوں کو بھی نا
چھوڑوں غیر تو پھر غیر ہیں۔۔ میں تمہارے ساتھ زبردستی کیوں نہیں
کر رہا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نفرت کے لائق ہوں میں جانتا ہوں کہ
جب مجھے موت آنی ہے تب کوئی بھی چیز مجھ کو نہیں بچا سکتی میں پرابلمز
کو اچھے سے ٹیکل کرنا جانتا ہوں آئی نو گارڈز کچھ نہیں کرنے والے اسپیشلی
میرے معاملے میں اینی ہاؤ میری جتنی بھی پراپرٹی ہے اس کو بہت
سے سرونٹس اور سیکیورٹی دیکھ رہی ہے" وہ اس کو سمجھا چکا تھا جس پر وہ سر
ہلا گئی

"اپنی پراپرٹی میں مجھے سب سے زیادہ محبت اسی فارم ہاؤس سے ہے اسی
لئے وہ خفیہ دروازہ بنایا ہوا ہے باہر والا گیٹ صرف رات کو جب پارٹی ہوتی

تھی تب ہی کھلتا تھا اور اب تو وہ بھی نہیں کھلتا کیونکہ اب تم جو یہاں ہو'' وہ

اس کو کہتے اپنے موبائل پر سرچنگ کرنے لگا تھا

مجھے آپ پر کبھی کبھی بہت حیرانی ہوتی ہے کہ آپ کو سب کچھ پتہ ''

کیسے چل جاتا آپ کا آئی کیو لیول بہت ہے فارس۔ کبھی کبھی ہنسی آتی کہ آپ

انسان ہیں یا جن'' وہ مسکرا کر اس کو دیکھ رہی تھی جس کے

چہرے پر موبائل کی روشنی پڑتی اس کو مزید دلکشی دے رہی تھی

میں نا انسان ہوں نا جن۔۔ بائی داوے امیریکن ریسرچ ہے کہ جو حرام ''

کی اولاد ہوتے وہ عام بچوں سے زیادہ ذہین ہوتے۔۔" وہ طنزیہ ہنسا مگر ہنسی

مصنوعی و درد آمیز تھی حرمت سر تھام کر رہ گئی کہ انگریزوں کے چونچلے

"اور ہاں دوسری بار بھی میں کوئی عالم نہیں تھا کہ تمہیں ڈوبتا ہوا سوچ

کر بھاگوں میری سکس سینس نے کسی چیز کا سائرن دیا تھا یہی وجہ تھی کہ

میں نے کسی خدشے کے تحت باہر والے کیمرے چیک کئے تھے اور واقع تم

ڈائیونگ کرتی ہوئی نظر آئی تھی'' وہ مسکرایا

فارس" وہ سنجیدہ ہوتی اس کی طرف ہو کر اس کا ہاتھ تھامنے لگی "

فارس آپ۔۔آپ اپنے بچپن کو بھول کر ایک اچھے انسان نہیں بن "

سکتے" وہ کسی آس سے پوچھتی سر جھکا گئی

میں اچھا ہی ہوتا املی اگر ان نام نہاد اچھوں نے مجھے ڈرایا نا "

ہوتا مجھے کمزور سمجھ کر دبانے کی کوشش کی گئی اور دوسری بات تم

کو کلئیر کردوں کہ میں گنہگار ہوں اور جس کا ہوں یہ میرا اور اس کا معاملہ

ہے وہ چاہے تو ایسے ہی موت دے دے اور چاہے تو ہدایت

دے دے۔۔ تمہیں میرے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو مجھے اسی طرح

قبول کرنا ہوگا" وہ حتمی انداز میں کہتا نیم دراز ہو گیا

اور اگر میں بدل دوں آپکو وہ جو ماں کا آنچل نصیب نا ہوا میں وہ آنچل فراہم "

کردوں تو۔۔دنیا کی ٹھوکروں کو راحت میں بدل دوں تو" وہ بھنوئیں اٹھاتی

اسے دیکھنے لگی جو کچھ پل کے لئے نظریں موبائل پر مرکوز کئے رکھتا پھر اپنی

نشیلی خمدار پلکوں والی بلو ہنٹر آنکھیں اس پر مرکوز کر کے موبائل سائیڈ پر رکھتا سنجیدگی سے بولا

"اپنی فریبی باتوں سے، ان گستاخ آنکھوں کے اشاروں سے مجھ کو قابو کرنا چاہتی ہو املی اگر تم راضی ہو تو آج ہی پردے ہٹا دو اگر تمہارا دل بہت زوروں سے میری خواہش کر رہا ہے تو آج ہی اپنے حسن کے چاند کو مجھ پر عیاں کر دو۔۔"

شٹ اپ فارس" وہ منہ بنا گئی"

"آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے سب ٹھیک کہتے ہیں آپ ہیں ہی بدتمیز، بدلحاظ اور منہ پھٹ" وہ تکیہ کھینچ کر اس کے مارتی غصے سے چلائی

تو وہ زور زور سے ہنسنے لگا

"نا نا املی میں تمہارا مطلب سمجھ چکا ہوں۔۔ جب میں نے ایک ہی نظر میں تمہیں اپنا دل دے دیا تھا تو تمہیں بھی کو آپریٹ کرنا چاہیئے۔۔ ویسے ایک دن تم خود ہی میرے لئے دیوانی ہو جاؤ گی میری سکس سینس بہت تیز ہے

املی اس سے پہلے کچھ برا ہو تم میری بات مانو اور خود کو میرے

حوالے کر دو۔۔" وہ اس کو ورغلانے لگا جبکہ وہ منہ پھلا کر اس کو گھورتی اس

کی بے باک باتوں کو برداشت کر رہی تھی جو کہ اب برداشت

سے باہر ہو رہی تھیں

بجلی کے وائر کی طرح مجھ پر کرنٹ چھوڑ دو۔۔ تیز فائر کی طرح مجھ "

کو جھلسا دو املی۔۔" وہ اس پر مکوں کی برسات شروع کر چکی تھی اور فارس

ہنس ہنس دوہرا ہو رہا تھا دور کھڑی قسمت دھیما سا مسکرائی اور آنکھوں میں

آنسو سے آ گئے شاید ان کی خوشیوں کو نظر لگ جانے والی تھی شاید وہ ایک

سخت ترین امتحان سے گزرنے والے تھے یا شاید جدائی ان کا مقدر بن جاتی

ایک خوبصورت سی شام کا وقت تھا جب سورج کی روشنی آہستہ آہستہ

ماند پڑ رہی تھی اور آسمان پر سنہری رنگ بکھر رہے تھے فارس نے حرمت

اور ولی کے لیے ایک خاص دن کا اہتمام کیا تھا پورے فارم ہاؤس کو روشنیوں سے سجایا گیا تھا امل، اسد، ریان، عطروبہ، لبابہ، روما اور حذیفہ سمیت کچھ قریبی احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا اندرونی پورا ہال دلکش روشنیوں اور خوبصورت پھولوں سے سجا ہوا تھا دیواروں پر سنہری اور سفید رنگ کے پردے لٹک رہے تھے جن پر روشنی کی کرنیں پڑتی تھیں تو ایک جادوئی سا ماحول پیدا ہوتا تھا چھت پر کرسٹل کے فانوس لٹک رہے تھے اور میز پر شاندار کیک رکھا ہوا تھا جو تین منزلوں پر مشتمل تھا کیک کو خاص طور پر ولی کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا پہلی منزل چاکلیٹ اور دوسری ونیلا جبکہ اوپر کی تہہ پر سنہری رنگ کا شیمر لگایا گیا تھا جو کیک کو شاہانہ بناتا تھا کیک کے اوپر ولی کا اسکیچ بنایا گیا تھا جو اسکی اہمیت اور شخصیت کو نمایاں کر رہا تھا اور جب سب تیاریاں مکمل ہو گئیں اور تمام ارکان پورے ہو گئے فارس گلاس

بجاتے ہوئے سب کو اپنی جانب متوجہ کر گیا سب کی نگاہیں اس شاندار انسان پر ٹھہر گئی تھیں جو حرمت کا ہاتھ تھامے اسے قریب لے آیا "یہ سب تمہارے بھائی کے لیے ہے لیکن یہ سب کچھ تمہاری خوشی کے لیے بھی ہے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا میرے لیے سب سے بڑی خوشی ہے" اس نے محبت بھری نظروں سے حرمت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھوں میں خوشی اور جذبات کا ملا جلا اظہار تھا "آپ نے اتنی خوبصورتی سے یہ سب کچھ ترتیب دیا ہے میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے میرے بھائی کے لیے یہ دن اتنا خاص بنایا" اس نے دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے کہا

"آآآ مائی سویٹ کیک کٹ کرتے ہیں اب اس سے پہلے تم میرے دل پر چھری پھیرو" وہ ہنسا تو حرمت نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر دھپ رسید کی جس کو دیکھ کر روما نے لبابہ کی جانب شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا جو کہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھیں اور پھر سب

مہمانوں نے تالیاں بجائیں جب ولی نے کیک کاٹا اس دن کی یادیں ہمیشہ کے لیے حرمت اور ولی کے دلوں میں محفوظ رہ جانے والی تھیں اور حرمت نے دل سے دعا کی کہ ان کے درمیان محبت کا یہ رشتہ ہمیشہ اتنا ہی مضبوط رہے پارٹی کچھ دیر بعد اپنے اختتام کی طرف جانے لگی تھی سبھی شاندار ڈنر سے لطف اندوز ہو کر فارس کے ذوق کو داد دے رہے تھے اور گہری رات ہونے پر مہمانوں کے رخصت ہوتے ہی فارس نے اس کا ہاتھ تھام لیا حرمت تھوڑ حیرت زدہ ہوئی

آئی وانٹ ٹو شو یو سمتھنگ "وہ اس کو کہتا کمرے میں لے جانے لگا"

اور جونہی وہ کمرے کے اندر داخل ہوئے کمرہ خوشبوؤں سے معطر تھا جس میں سرخ گلابوں کے گلدستے ہر طرف سجے ہوئے تھے موم بتیاں مدھم روشنیوں میں جل رہی تھیں اور نرم موسیقی کا میٹھا سُر فضا میں گھل رہا تھا فارس جو سیاہ سوٹ میں ملبوس تھا مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا

یہ سب کیا ہے "اس نے حیرت سے پوچھا"

بس ایک چھوٹا سا سرپرائز صرف تمہارے لیے "اس نے نرمی سے کہا اس کی آنکھوں میں محبت جھلک رہی تھی جس پر حرمت کی آنکھوں میں چمک سی ابھری اور وہ فارس کی محبت اور خیال پر دل سے آبدیدہ ہونے لگی فارس نے اسے میز کے قریب لے جا کر بٹھایا جہاں ایک شاندار ڈنر کا انتظام تھا میز پر ان گنت مزیدار ڈشیں رکھی ہوئی تھیں جو کہ حرمت کی پسندیدہ تھیں کیونکہ ان دونوں نے ساتھ مل کر ڈنر کرنے کے لیے باہر کچھ نہیں کھایا تھا

میں چاہتا تو اس کینڈل لائٹ ڈنر کو کسی ہوٹیل یا لگژری ہٹ پر بھی" آرگنائز کروا سکتا تھا مگر میں اپنی پسندیدہ شخصیت کو صرف اپنی پسندیدہ جگہ پر رکھنا چاہتا تھا میں چاہتا ہوں میری محبت ہمیشہ تمہارے دل میں یونہی قید ہو کر رہ جائے "اس نے حرمت کے لیے خود سے جوس کا گلاس پیش کیا اور اپنے لیے وائن کا گلاس تھام لیا دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں

میں دیکھتے ہوئے گلاس ٹکرائے اور ایک خوبصورت لمحے کا لطف

اٹھاتے گلاس منہ کو لگا لیے حرمت مسلسل کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں

تھی

تمہاری مسکراہٹ میرے لیے دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے میں"

چاہتا ہوں میں ہارٹ بیٹ کی طرح تمہارے دل میں ہمیشہ

کے لیے دھڑکن بن جاؤں" فارس نے نرم لہجے میں اس کے کانوں میں

رس گھولا

میں سال کے تین سو چون دن اور آٹھ گھنٹے مسلسل تم سے عشق"

کرتے رہنا چاہتا" اس کا لہجہ گھمبیر تھا

تین سو پینسٹھ دن ہوتے فارس آپ بھی نا" وہ استہزائیہ ہنستی پلاؤ کا چمچ"

بھر کر اس کے منہ میں ڈال گئی اور فارس جو بے حد رومینٹک موڈ میں

تھا بمشکل نوالہ نگلتا منہ بنا کر اسے دیکھنے لگا

تم کہاں کی اسلامی ہو تمہیں اتنا نہیں پتہ کہ اسلامی سال میں تین سو چون " دن اور آٹھ گھنٹے ہوتے میں آج تمہارے اسٹائل میں رومینٹک ہونا چاہتا تھا مگر نہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا" حرمت شرمندہ سی کان کھجاتی دوسرا چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈال گئی تا کہ اس کی زبان بند ہو

ا۔۔آپ کیا بات کر رہے تھے "ساتھ ہی اسے واپس ٹریک پر لانے لگی" اور فارس مسکراتے ہوئے سر کو خم دے کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر حرمت کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھنے لگا جیسے کہ پوری دنیا میں صرف وہی دو موجود ہوں ان کے دلوں کی دھڑکنیں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ تھیں

تمہارے ساتھ گزارا ہر لمحہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ " ہے املی "اس نے گھمبیر انداز میں کہا جبکہ حرمت کو کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی اس کی خاموشی بھی اس کے دل کی گہرائیوں کو بیان کر رہی تھی

آئی تھنک تمہیں سوچنا چاہیے ہمارے رشتے سے متعلق "اس نے "
گہرا سانس لیتے کچھ مزید کہنا چاہا مگر پھر خاموش سا ہو گیا
لیکن میں ابھی کچھ نہیں چاہتی "اس نے شرم سے سرخ ہوتے کہا"
کیوں تم ٹچ می ناٹ فلاور ہو جس کو چھو لیا تو وہ مرجھا جائے گا "وہ"
سر جھٹک کر طنز کر گیا اور حرمت منہ بسور کر اس کو دیکھنے لگی جو کہ رغبت
سے ڈنر کرنے میں مصروف ہو چکا تھا
کاش آپ یونہی شرافت کا مظاہرہ کریں "اس کا سادہ انداز اسے دل ہی "
دل میں مرعوب کرنے لگا بیچاری کو تھوڑا سا بھی معلوم ہوتا کہ وہ اس وقت
وائن لے رہا تو اس کی جان لے لیتی

____

ماما میرے چوٹ لگ گئی "اسد روتے ہوئے اس کے پاس آیا جو میگزین "
پڑھ رہی تھی اس کو یوں دیکھ کر شدید پریشان ہوتی اس کی طرف بھاگ

کر بڑھی اور پنجوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھ

چہرے سے پرے کرنے لگی جن کو وہ آنسو رگڑنے کے لئے استعمال کر رہا تھا

مائی سن مائی بے بی کیسے چوٹ لگ گئی" وہ اس کے ہاتھوں اور شورٹس "

سے نظر آتے گھٹنوں پر رگڑ کے نشان دیکھتی مزید پریشان ہوئی

پلیز ڈونٹ کرائینگ اسد" وہ اس کے نرم و نازک سفید پھولے گال "

ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر پیار سے بولی

ولی نے مجھ کو پُش کیا ماما" وہ مزید رونے کا اہتمام کرنے لگا"

وائے ولی نے ایسا کیوں کیا" وہ اس کا گال چومتی پریشانی سے پوچھنے لگی "

میں۔ میں نے اس کو بولا کہ حرمت آپی میری بھی بہن ہیں تو۔۔ تو اس "

نے مجھ پر بہت غصہ کیا و۔ وہ کہتا کہ اس کی آپی صرف اس کی ہیں وہ مجھ

سے فائٹ کرنے لگا۔ اور۔۔ اس نے میری فیورٹ ٹوائے فیری ڈول بھی

مجھ سے لے لی۔۔ ا۔۔ اس نے کہا وہ ڈول بھی اس کی ہے میں۔۔ میں

نے اس سے لینا چاہا تو۔۔ ا۔۔ اس نے مجھے پُش کر دیا میں۔۔ میں فرش

پر گرا تھا ماما" وہ پھر سے رونے لگا اور امل اس کو پیار کرتی سینے سے لگا گئی اس کا بیٹا آٹھ سال سے کھلونوں کو اپنی فیملی بنائے ہوئے تھا جیسے فارس پودوں، جانوروں اور دوسری چیزوں میں خود کو مصروف کر چکا تھا

"اٹس اوکے آپ اس ڈول کو بھول جائیں میں آپ کو ویسی ہی نیو ڈول لے دوں گی اوکے" وہ اس کے بال ٹھیک کرتی پیار سے بولی

"نائیں مجھے اصلی والی ڈول چاہیے۔۔ ولی کہتا اس کی بہن اسکے لئے سب سے لڑ پڑتی ہے۔۔ اس کے لئے مزے مزے کی چیزیں بناتی ہیں میرے سارے فرینڈز ا۔۔ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔۔ م۔۔ میں ہی اکیلا ہوں" اس کی فرمائش پر امل کے دل میں ٹیس سی اٹھی اور اندر آتے نعمان ہمدانی بھی ایک پل کو ساکت سے ہو گئے

"اگر۔۔ اگر میری بھی کوئی سسٹر ہوتی تو۔۔ تو ولی کو مارتی نا۔۔ میرے ساتھ بھی کھیلتی۔۔ ف۔۔ فارس بھائی بھی اب نہیں آتے کیونکہ۔۔ کیونکہ ان کی شادی ہو گئی وہ۔۔ وہ ولی کی آپی سے

پیار کرتے۔۔ولی کہتاوہ اپنی آپی کو بولے گا کہ فارس بھائی اسد کے پاس بالکل نا جائیں اور۔۔اور اسد کو بھول جائیں۔۔ماما میں اپنی باتیں کس سے کروں گا آپ۔۔آپ اور پاپا میرے پاس نہیں آتے فارس بھائی بھی نہیں آئیں گے۔۔اسد۔اسد اکیلا رہ جائے گا" وہ ہچکیوں سے رونے لگا تو امل بھی اپنا ضبط کھوتی اس کو سینے سے لگائے رونے لگی اس کا دل اپنے بیٹے کے لیے تڑپ اٹھا اور اس شخص سے محبت کی کرچیاں روح کو زخمی کرتی ہوئی محسوس ہوئیں

میں اکیلا کیوں ہوں ماما۔میری۔۔میری ولی کی طرح کوئی بہن کیوں" نہیں ہے۔میرے فرینڈز کے۔کے بھی بہن بھائی ہیں۔۔مجھے بھی بہن چاہیے ماما میں۔۔مجھے نہیں پتہ مجھے بہن چاہیے" وہ ضد کرنے لگا اور دروازے کے پاس کھڑے لب کاٹتے پریشان سے نعمان کو فارس کی بات یاد آئی

بابا پلیز امل کو سزا دینے کے لئے میں کافی ہوں کیونکہ آپ امل کے ساتھ "
اسد کو بھی سزا دے رہے ہیں وہ عام بچوں جیسا نہیں ہے ہی از ٹو انو سینٹ
اینڈ سینسیٹو وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ ہمہ وقت کوئی کھیلنے والا ہو میں
منتھ میں بمشکل بیس منٹ بچاتا ہوں اس کے لئے میرے پاس اب
مزید ٹائم نہیں ہوتا پھر ہمارا ایج ڈفرینس بہت زیادہ ہے جبکہ آپ کے پاس تو
پندرہ منٹ بھی نہیں ہوتے" وہ لجاحت آمیز لہجے میں بولا تھا
"تو تم کیا چاہتے میں اس عمر میں اس کے لئے۔۔"
اوہ مائی ہینڈ سم ڈیڈ مجھ سے زیادہ لڑکیاں تو آپ پر مرتی ہیں مجھ سے زیادہ"
آپ فٹ اینڈ اسمارٹ ہیں اینڈ ڈونٹ بی نیر وما ئنڈڈ شادی
یا بچے کرنے کا تعلق عمر سے نہیں ہوتا دوسری بات آپ بے شک
بڑے ہیں مگر امل تو بہت چھوٹی ہے اس کی بھی خواہش ہے کہ وہ ایک
سے زیادہ بچوں کی ماں بن سکے زندگی کو آپ کے ساتھ انجوائے کر سکے تاکہ

اسد کی زندگی پر کوئی امپیکٹ ناپڑے آپ نہیں جانتے ماں باپ کی ذہنی ہم آہنگی ناہوناان کاایک دوسرے سے فاصلوں پر ہونا

اولاد کو کیسی اذیت سے گزارتا آپ ان کو مہنگے سے مہنگے انسٹی ٹیوٹ بھیج دیں اگر آپ کے گھر میں نفرت و بے رخی ہے تو آپ کے بچے ابنارمل رہیں گے آپ کیوں چاہتے کہ اسد کی ماں بھی فارس کی ماں جیسا بننے پر مجبور ہو جائے'' وہ انہیں سمجھانا چاہتا تھا مگر وہ پورے ضدی تھے نفی میں سر ہلانے لگے

نومائی سن ایک تیس بتیس سالہ بیٹے کے ہوتے ہوئے میں ایسا نہیں'' کرسکتا ویسے بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جو اکلوتے ہوتے اسد کوئی انوکھا تو نہیں'' ان کا وہی فیصلہ تھا

جانتا ہوں کہ آپ جیسا ضدی اس دنیا میں کوئی اور نہیں مگر اتنا بتادوں کہ'' باقی اکلوتے بچے اپنے ماں باپ کا پراپر ٹائم لیتے ہیں نہیں تو کچھ میری طرح بگڑتے ہیں تو کچھ اسد کی طرح احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں ون

ایگزمپل دے دیں کہ کوئی بروکن فیملی سے بی لانگ کرتا کامیاب نارمل انسان ہو اور یہاں تو بات اسد کی ہے جو نارمل بچہ نہیں ہے ہی از ٹو انو سینٹ اینڈ سینسیٹو یا تو آپ اور امل اسے پراپر ٹائم دیں یا پھر اس کو اکلوتا مت رکھیں اور جب آپ کا تیس سالہ بیٹا اور آٹھ سالہ بیٹا یہ چاہتے ہیں کہ ان کو ایک عدد بہن بھائی مزید چاہیئے تو آپ کو کیا پرابلم ہے" وہ بضد ہوا

بس کرو فارس میں مزید اس بارے میں کوئی بحث نہیں چاہتا تم شادی کر چکے ہو اب جلدی سے مجھے دادا بناؤ تمہارے بچے اسد کے ساتھ کھیلا کریں گے" وہ اس کو صاف انکار کر گئے تھے

سگا سگا ہوتا ہے نعمان صاحب میری زندگی کی بربادی نے آپ کو سبق نہیں دیا اور میرے بچوں میں بہت ٹائم پڑا ناہی میں ان

کو ادھر آنے دینا لبابہ جیسی کو صرف میں برداشت کر سکتا تھا اپنے بچوں کو میں اس قسم کی عورت کے متھے نہیں مارنے والا" وہ صاف گوئی سے بولا تھا

"پاپا" اسد کی آواز پر وہ ہڑ بڑا کر ان کی طرف متوجہ ہوئے امل اور وہ حیرانی سے اس کو دیکھ رہے تھے

"جی پاپا کی جان" وہ مسکرا کر آگے بڑھے

"آپ کب آئے" وہ بھاگ کر ان کی ٹانگوں سے چمٹ گیا تو وہ بھی اس کے سامنے پنجوں کے بل بیٹھتے اس کے نازک گال پر محبت بھرا بوسہ دے گئے

"ابھی" انہوں نے امل کو دیکھا جو کہ آنسو صاف کرتی سر جھکا کر کھڑی تھی

"تو۔ تو آپ میری وش پوری کرو گے نا آپ میرے لئے اصلی والی ڈول لاؤ گے نا ماما۔ ماما منع کرتی ہیں" وہ منہ بسور گیا جبکہ نعمان مسکرا گئے

"ہمم میں اپنے بیٹے کے لئے اصلی والی ڈول لاؤں گا" وہ سر ہلاتے اس کے بالوں کو ٹھیک کرنے لگے

"سچ" وہ چہکا جبکہ امل ششدر سی انہیں دیکھ رہی تھی

"اوہ یس میں ابھی ولی کو بتاتا" وہ خوشی سے چہکتا جس کے ساتھ

لڑ کر آیا تھا اس کے پاس جانے لگا

"ابھی رات ہو رہی ہے کل چلے جانا اوکے" نعمان نے اس کو سمجھایا تو وہ

سر ہلاتا ان کے گال پر لاتعداد بوسے لے کر وہاں سے بھاگ گیا اور نعمان

مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"ن۔۔ نعمان" امل بمشکل بولی تو وہ اس کی طرف بھنوؤں کو

سکیڑے سنجیدگی سے دیکھتے بڑھنے لگے بلیک تھری پیس میں وہ انتہائی

جاذب نظر لگ رہے تھے ہلکی ہلکی شیو انکے سفید رنگ پر کافی جچ رہی تھی

"مسز امل آٹھ سال ہو گئے مجھے تم پر ترس نہیں آیا ابھی بھی نہیں

آیا مگر اپنے بے قصور بیٹے پر ضرور آگیا ہے" وہ سرد مہر تھے

"نعمان۔۔ خ۔۔ خدا کے واسطے معاف۔۔ کر دیں" وہ روتے ہوئے وہیں

بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی سفید مرمریں نازک رنگت پر سلکی

ساڑھی اس کے متناسب سراپے پر بے انتہا جچ رہی تھی تو اس کی بھیگی آنکھیں مقابل کو گھائل کرنے لگیں

"م۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی تھی نعمان۔پ۔۔پلیز معاف۔۔"

"اہوں۔۔امل فی الحال اس بات کو چھوڑ دو میں اس بارے میں بات کر کے اپنا موڈ نہیں خراب کرنا چاہتا" وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئے اور دھیرے سے اس کا نازک ہاتھ تھام لیا۔۔امل روتے ہوئے سر جھکائے اپنی قسمت پر ماتم کناں تھی دس سال بعد محبت ملی بھی تھی تو بھیک بھری ضرورت کی صورت۔۔!!!

"آپی کیا کر رہی ہیں جلدی کریں نا" ولی جھنجلا کر بولا فارس پانچ چھ دن سے ابروڈ گیا ہوا تھا اور یہ پانچ چھ دن حرمت نے تنہا گزارے تھے فارس کی یاد شدت سے آرہی تھی جس پر وہ خود پر حیران تھی کہ وہ کیونکر اس کی عادی ہو چکی تھی حالانکہ وہ اکثر اوقات یہاں بھی باہر ہی ہوتا تھا حرمت

کے لئے اس کے پاس ٹائم کم ہی نکلتا تھا لیکن پھر بھی حرمت اس کو اتنے دن سے دیکھ نہیں پائی تھی کچھ اس کا اس ملک میں بھی نا ہونا اس کے لئے عجیب سی بے سکونی کا باعث بن رہا تھا

"ولی کر تو رہی ہوں اب اور کتنی جلدی کروں" وہ بھی اسی کے انداز میں بولتی آملیٹ کو پھینٹنے لگی اس کے ہاتھ مسلسل تیزی سے چل رہے تھے کیونکہ ملازمہ کئی بار بلاوا دے گئی تھی کہ اسد کی گاڑی تیار ہے وہ جلدی آجائے فارس کے جانے کے بعد حرمت نے اس کو کہہ دیا تھا کہ خانساماں نا آئے وہ اپنا اور ولی کا کھانا خود بنایا کرے گی

"آپی فارس بھائی کب آئیں گے اتنے دن تو ہو گئے ہیں" ولی نے معصومیت سے پوچھا تو وہ ناشتے کی ٹرے اس کے سامنے رکھتے مصروف انداز میں بولی "ان کا کچھ پتہ نہیں چلتا کب کہاں پہنچ جائیں" وہ پیار سے کہتی اس کے ساتھ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی ولی تو رغبت سے ناشتہ کرنے لگا تھا مگر وہ اپنی ہی سوچوں میں غلطاں ہو چکی تھی

کیا میں نے کبھی یہ سوچا تھا کہ اس فارم ہاؤس میں اس حیثیت سے ساری "
زندگی رہوں گی۔۔ کیا میرے ذہن میں کبھی یہ خیال آیا کہ جس شخص سے
مجھے اتنی نفرت و کراہیت محسوس ہوتی تھی وہ شخص میرا شوہر میرا محافظ
بن جائے گا۔۔اس شخص کی ساری برائیوں کی وجہ سے مجھے اس سے جتنی
" بھی نفرت تھی وہ اس کی اس رات والی ایک اچھائی کے بدلے کم پڑ گئی
اور محبت کیا تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے "اس کے اندر سے کہیں "
آواز آئی تو وہ جلدی سے فارس کی طرف سے اپنا دھیان ہٹاتی ولی کی طرف
متوجہ ہونے لگی مگر ذہن ابھی بھی گردش میں ہی تھا
وہ میرا شوہر ہے۔ میرا محافظ بنا تھا اسی لئے میں اس سے نفرت نہیں "
کر پا رہی۔۔ پھر میں اس کے ساتھ رہتی ہوں عادت ہو جاتی ہے اس
کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ مجھے اس سے محبت ہو جائے گی" وہ خود کی نفی
کرنے لگی اور دل استہزائیہ سا "کیا واقعی" کہہ گیا وہ پہلو بدل کر رہ گئی
اور دل ہی دل میں فارس کے جلد لوٹنے کی دعا کرنے لگی وہ واقعی میں اس

فارم ہاؤس کی رونق تھا بے شک وہ بہت بدزبان تھا مگر حرمت کو اس کی پھر بھی بہت یاد آرہی تھی ، بے شک وہ اسے بہت تنگ کرتا تھا مگر پھر بھی حرمت اسے اپنے آس پاس دیکھنا چاہتی تھی ، بے شک وہ اس کا آئیڈیل شوہر نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی اس کو سدا اسلامت وخوش دیکھنا چاہتی تھی وہ پہلے فارس تو اب اپنی ہی کیفیات سمجھنے سے قاصر ہو چکی تھی

اسلام علیکم میڈم ‘‘ ملازمہ خود کو چادر سے ڈھانپے ان کے پاس آئی تو ان کی آنکھوں میں چمک سی اتر آئی وہ اپنا موبائل سائیڈ پر رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوئیں

بولو ہو گیا میرا کام ‘‘ ان کا لہجہ نہایت دھیما سا تھا یوں کہ جیسے کسی کے سننے کا ڈر ہو

جی ‘‘ وہ اپنی چادر کو ہٹا گئی اور اپنی مطلوبہ چیز کو سامنے پا کر ان کی آنکھوں میں چمک سی اتر آئی

"میڈم سب سے چھپ چھپا کر لائی ہوں" ملازمہ چھوٹی سی بوتل ان کو پکڑاتے ہوئے باور کروا گئی تو وہ مسکراتے ہوئے سر ہلا گئیں

"ویسے آپ اس کا کیا کریں گی میڈم" ساتھ ہی ٹوہ لینے کی کوشش کی

"تم اپنے کام سے کام رکھو سمجھی اور اس بارے میں کسی سے بھی کوئی بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" وہ انگلی اٹھا کر وارن کر رہی تھیں تو ملازمہ ڈرتی فوری سر ہلا گئی

"جی میڈم آپ فکر مت کریں"

"اب جاؤ" وہ اس کو جانے کا اشارہ کرتیں بوتل کو اپنی آنکھوں کے سامنے کر کے دیکھنے لگیں سفید پانی کسی کو سیاہ کر دینے کی صلاحیت رکھتا تھا،

بظاہر شفاف نظر آنے والی چیزیں کبھی کبھار کھل جائیں تو سامنے والے کی شکل و صورت کو بگاڑ ڈالتی ہیں

"یقیناً تم میرے انتقام کو ہمیشہ یاد رکھو گے" ان کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی

ہونہہ" وہ طنزیہ سر جھٹک کر بوتل ٹیبل پر رکھتی فون اٹھا کر کسی کا نمبر ملانے لگی

"تم ریڈی ہونا جس ہاسپٹل میں وہ جائے گی وہاں کے ڈاکٹر کو ہر قیمت پر خریدنا ہے" وہ مقابل کے کال اٹھاتے ہی اپنے مطلب کی بات شروع کر گئی

"جی جی آپ فکر مت کریں میں آپ کے فارم ہاؤس کے باہر ہی ہوں ڈونٹ وری اور ارد گرد کے تمام ہاسپٹلز کے آنر ہمارے ایک اشارے کا انتظار کریں گے" مقابل نے اس کو تسلی دی تو وہ سر ہلا گئی

"ہمم ٹھیک ہے سیکیورٹی باہر کیسی ہے آئی مین فارس اندر آئے تو لازمی کال کرنا" وہ ہر طرف سے خود کا بچاؤ کر رہی تھی

"جی جی آپ کے بنگلے پر پورا کنٹرول ہے ہماری سیکیورٹی کا ادھر سے فارس کبھی نہیں جا سکتے ان کے فارم ہاؤس پر بھی ہماری پوری نظر ہے ویسے بھی

وہ ابرو ڈ ہیں آپ فکر مت کریں" وہ پھر دلاسہ دے رہا تھا مگر وہ نفی میں سر ہلا گئیں

تم اسے نہیں جانتے اس کی سکس سینس کتنی تیز ہے یوں لگتا جیسے غیب "کا علم جانتا ہو وہ باہر سے اسی وقت واپس آسکتا۔۔اس لئے نظر رکھنا کچھ بھی غلط ہوا یا کسی کو میرے بارے معلوم ہوا تو میں تمہاری جان لے لوں گی" وہ دھمکی دیتی اپنے شوز پہننے لگی

ڈونٹ وری میم۔۔سوسائٹی میں کافی بندے چھوڑے ہوئے ہیں ان کی "گاڑی کی اینٹری کا دور سے ہی پتہ چل جاتا ہے" مقابل ہر طرح سے اس کو بے خوف کر چکا تھا وہ مسکرا کر سر ہلا گئی

ٹھیک ہے گڈ جاب۔۔کچھ دیر تک میں تم کو کال کروں گی تیار رہنا "اوکے" وہ اس کو ہدایت کر کے فون بند کر گئی اور لب کاٹتی ایک لمحے کے لئے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے لگی مگر جن کے دل پتھر ہو جائیں ان کے فیصلے پتھر پر لکیر ہوتے ہیں

”کہاں ہو مائی ڈئیر سٹ سن“ نعمان ہمدانی کی آواز اسپیکر سے گونجی

”ٹریولنگ ان بس.بیلیو می اٹس سوانٹر سٹنگ ایکسپیرینس“ وہ مسکرا کر کہتا بس کے اندر لگا اسٹینڈ پکڑ گیا کیونکہ بس کھچا کھچ سواریوں سے بھری ہوئی تھی اور اس کو کسی بھی قسم کی کوئی سیٹ نہیں ملی تھی

”یعنی عربوں کھربوں میں کھیلنے والا، دس مہنگی ترین گاڑیوں کا مالک بس کا سفر کر رہا ہے“ وہ شرارت سے بولے حیرانگی اتنی زیادہ نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ اس کے نت نئے تجربوں سے واقف تھے

”ہاہاہا۔۔ایکچوئیلی آپ کی بہو تو مڈل کلاس ہے پھر اس کی حرکتیں بھی مڈل کلاس۔۔اوپر سے اس کی فرمائش ہوتی کہ آپ بھی سادگی میں رہا کریں تو سوچا آج اٹھائیس کروڑ کی گاڑی کی بجائے اٹھائیس سو کے کرائے پر فارم

ہاؤس جایا جائے اینڈ سیر یسلی مڈل کلاس لوگوں کا ہی حوصلہ ہے اس قسم کا سفر کرنے میں'' وہ سچائی سے بولا کیونکہ وہ پورا کا پورا پسینے سے بھیگا کبھی کسی کا دھکا برداشت کر رہا تھا تو کبھی کسی کا۔۔اوپر سے آتی جاتی لڑکیوں کا بلاوجہ شرما کر اپنی طرف دیکھنا الگ جھنجلاہٹ کا شکار کر رہا تھا دو تین کو تو وہ آنکھ بھی مار چکا تھا اور پھر جا کر ان کے چہرے پر شرماہٹ کی جگہ ناگواری چھائی تھی کہ وہ دیکھنے میں جتنا اچھا تھا نیچر کا اتنا ہی ٹھرکی تھا بہر حال ٹھرکی مرد کبھی کسی لڑکی کا آئیڈیل نہیں رہے

''اچھا چلو آجاؤ فارم ہاؤس میں گھر پہنچ چکا ہوں اور آج میں سارا دن اپنے بہو بیٹے کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں میں ابھی تک ٹائم کی کمی کی وجہ سے حرمت سے ٹھیک طرح مل نہیں سکا بٹ ٹوڈے آئی ایم آن لیو اینڈ فری۔۔ہمدانی پیلس آجاؤ اکٹھے فارم ہاؤس چلیں گے'' وہ خوشی کے ساتھ کہتے اس کو مطلع کرنے لگے اپنے بیٹے سے بات کرتے ہوئے ان کے لہجے میں ہمیشہ عجیب سی سرخوشی اور خنک آجاتی تھی

اوہ گاڈ۔۔ نعمان ہمدانی جیسے بڑی ترین منسٹر یہ بات ہوش و حواس میں کہہ "

رہے ہیں نا" وہ مذاق کر رہا تھا تو وہ ہنسے

آف کورس تم جیسے ذہین اور چالاک بد معاش کو ہوش و حواس میں ہی "

فیس کیا جا سکتا" وہ بھی اسی کے باپ تھے

چلیں میں بھی اتنے دن املی سے دور رہ کر بور ہو گیا ہوں آج شام ایک "

چھوٹی سی پارٹی رکھ لیتے ہیں۔۔ کیا خیال ہے" وہ بس سے اتر کر آٹو کی

طرف بڑھنے لگا نا جانے کیوں اس کے ذہن میں آج یہ بات آئی تھی کہ کار

کی بجائے بس کا تجربہ لیا جائے حتیٰ کہ اس نے اپنی پاکستان آمد کا کسی کو بھی

نہیں بتایا تھا وہ چھپ کر فارم ہاؤس جانا چاہتا تھا تاکہ حرمت کو سرپرائز دے

سکے

اچھا خیال ہے" نعمان نے تائید کی "

چلیں پھر آج آپ میرے ساتھ باربی کیو کی تیاری بھی کروائیں گے" وہ "

پھر شرارتی ہوا

اوہ ہیلو میں اور کچن کا کام۔۔یو نو واٹ کہ تم ایک منسٹر سے مخاطب ہو“ وہ ”

محظوظ ہوئے جبکہ فارس مسکراتے ہوئے آٹو میں بیٹھ گیا

نو میں منسٹر سے نہیں اپنے بابا سے مخاطب ہوں“ دھیمی آواز میں ”

باور کروایا

آآمائی سن۔۔پھر تو میں اپنے بیٹے کے لئے ضرور کام کروں گا“ وہ محبت ”

سے پر لہجے میں کہنے لگے تو وہ مصنوعی سنجیدہ ہوتا منہ پھلا کر موبائل

کو گھورنے لگا

زیادہ شو آف کرنے کی ضرورت نہیں اسی پیار پیار میں آپ کو دھوبی بھی ”

“بنا سکتا ہوں

شٹ اپ تم میرے بیٹے بالکل نہیں لگتے۔۔بے مروت بدزبان ”

انسان“ وہ چڑ کر بولے تو فارس ہنسنے لگا اور سوسائٹی کے باہر

آٹو رکوا کر نیچے اترا

آپ سے تو کم ہی بے مروت ہوں امل بیچاری پتہ نہیں کیسے آپ"
کو برداشت کر لیتی اینی وے ریڈی ہو جائیں میں فارم ہاؤس
آنے والا ہوں" وہ فون بند کر کے والٹ سے پیسے نکال کر آٹو والے
کو دیتا جانے لگا

صاحب یہ زیادہ ہیں" وہ اس کی آواز پر رکا اور اس کے سامنے گیا"
تم ایمانداری شو کرواؤ گے اور میں مزید تمہیں انعام دوں گا سو سویٹ آف"
یو مگر میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا اس لئے جتنے پیسے ہیں رکھ لو اس ایرا میں
تو دونوں ہاتھوں سے پیسے کمانے چاہئے" وہ اس کا گال تھپکتا آگے کی طرف
بڑھنے لگا جبکہ آٹو والا نخوست بھرے انداز میں سر جھٹک گیا
ہونہہ۔ بگڑا ہوا نواب زادہ۔ دور بدلا ہے دین نہیں" وہ پیسے اس نیت"
سے جیب میں رکھ گیا کہ جا کر مسجد میں ڈال دے گا

یہ۔۔یہ کیا کر۔ر۔رہی ہیں آپ آنٹی" وہ ششدر سی ان کے ہاتھوں میں پکڑی بوتل کو دیکھ رہی تھی جس میں ڈھکن کھلتے ہی دھواں سا اٹھنے لگا تھا

میری بیٹی کو تباہ و برباد کر کے وہ اب اس کو بد صورت کہتا ہے میں نے بھی قسم اٹھائی تھی کہ اس کی بیوی کو بد صورت کر کے چھوڑوں گی اور آج میں اپنی قسم پوری کر کے رہوں گی" وہ غصے سے چیخیں جبکہ وہ سہمی سی روتے ہوئے پیچھے ہونے لگی

وہ تم سے محبت کرتا ہے نا اس صورت پر فدا ہے نا تو آئی سوئیر اس سب کے بعد تمہاری شکل دیکھ کر بد صورت کسے کہتے جان جائے گا اس نے میری بیٹی کو یوز کیا مجھ سے بدلا لینے کے لیے اس کے ساتھ فلرٹ کرتا رہا اب میں بھی اس کی قیمتی چیز کو استعمال کر کے اس سے اپنا بدلہ لے لوں گی" وہ چلائی تھیں

ا۔آنٹی مجھے بد صورت کر کے آپ۔آپ کو کیا ملے گا اور۔فا۔فارس آپ کو چھوڑیں گے نہیں" وہ ساتھ ہی دھمکی دینے لگی

اس کو کون بتائے گا کہ یہ سب میں نے کیا" وہ استہزائیہ انداز میں کہتی "

بوتل کو دیکھنے لگی جس سے مسلسل دھواں نکل رہا تھا اور حرمت خوف

سے پیلی پڑتی جا رہی تھی

تمہارا علاج کرنے والا ڈاکٹر تمہاری آواز کو ہمیشہ کے لئے بند "

کر دے گا اور یہ تیزاب تمہاری آنکھیں تک جلا ڈالے گا تم نا مجھے دیکھ

کر اور نا بول کر اسے اپنے گناہگار کا بتا سکو گی

یہاں کے کیمرے بند، ملازم کام پر لگے ہیں مجھے آتے جاتے کس

نے دیکھا" استہزاء آمیز ہنسی

ایٹ دی اینڈ فارس کے بہت دشمن ہیں وہ کس کس پر شک "

کرے گا ہائے بیچارا پاگل ہو جائے گا سو بی ریڈی حرمت اس کے بعد تمہاری

زندگی ٹوٹلی بدل جائے گی" ان کے لہجے میں بے انتہا نفرت تھی حرمت

کانپ کر رہ گئی اور ان کے سامنے بے بسی کے احساس

سے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ لیا

"پ۔۔پلیز آنٹی۔ا۔ایسامت کریں۔۔پلیز۔آپ
کو۔۔م۔۔میرے ساتھ یہ سب کر کے کیا مل جائے گا۔۔پلیز آنٹی۔۔"
"سکون مل جائے گا مجھے جب وہ رو رو کر تمہاری بد صورت شکل
کو دیکھے گا جب اسے معلوم ہو گا کہ اصل بد صورتی ہوتی کیا ہے اور وہ اس کی
محبوبہ بیوی میں ہے" وہ کہتی اس کی طرف بڑھیں اور بوتل والا ہاتھ
اوپر کر لیا حرمت پھٹی آنکھوں کے ساتھ بوتل کو دیکھتی پیچھے ہونے لگی
"لبابہ" اندر آتے فارس اور نعمان حیرت زدہ سے رہ گئے جبکہ فارس دیکھ
چکا تھا کہ وہ تیزاب پھینکنے والی ہے اس لئے بھاگتے ہوئے اس کی طرف
بڑھا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی لبابہ بنا سوچے سمجھے تیزاب حرمت
کی طرف اچھال چکی تھی اور پورے کمرے میں شدت کے ساتھ چیخیں
گونجنے لگیں

"ف۔۔ف۔فارس" وہ ڈر کر آہستہ سے آنکھیں کھول گئی اور اپنے
سامنے فارس ہمدانی کو کھڑا پا کر دل دھک سے رہ گیا

یہاں "لبابہ ششدر سی منہ پر ہاتھ رکھے فارس کو دیکھ کر نفی میں

سر ہلاتی ڈرتی ہوئی وہاں سے بھاگنے لگی جبکہ نعمان حرمت

کے سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھ کر صدمے سے گنگ دروازے کا پٹ

سہارے کے طور پر تھام گئے اور فارس درد کی شدت کو برداشت کرتا سختی

سے آنکھوں اور ہونٹوں کو بھینچے ہوئے تھا دماغ ایک پل کو سن سا

ہو گیا تھا تو دل دھڑکن کو مزید چلانے سے انکار کرنے لگا ارد گرد ہر

چیز گھومتی ہوئی نظر آنے لگی

"مما کیا ہوا آپ۔۔آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں" میران جو ابھی

اپنے فرینڈز سے مل کر واپس آیا تھا انہیں یوں بوکھلایا ہوا سا دیکھ کر حیران

ہوا

"ف۔۔فارس۔" لبابہ کے سانس ہی نہیں مل رہے تھے خوف سے

رنگت زرد ہو چکی تھی تو حلق میں بھی کانٹے اگ آئے تھے

ایزی ہو جائیں موم کیا ہو گیا ہے" وہ ان کو کندھوں سے تھام کر "

صوفے پر بٹھانے لگا امل اور عطروبہ اس وقت شاپنگ پر گئی ہوئیں تھیں

میں ۔۔ میں نے فارس پر تیزاب پھینک دیا" ان کی اطلاع پر میران یکدم "

چیخ کر دو قدم پیچھے ہوا

م ۔۔ موم یہ کیا کر دیا آپ نے ۔۔ نعمان انکل وہ ۔۔ وہ اس گھر کو آگ "

لگا دیں گے ۔۔ اوہ مما" وہ گھبرایا سا خطرہ بیان کر رہا تھا جبکہ لبابہ سر پر ہاتھ

رکھے رونے لگی تھی

نعمان ۔۔ نعمان نے بھی یہ سب دیکھا ہے وہ ۔۔ وہ اس کے پاس ہے """

ان کی مزید دی گئی خبر میران کا دماغ سن کر گئی

م ۔۔ مما ہمیں یہاں سے بھاگنا چاہیئے" وہ مشورہ دینے لگا "

وہ ۔ ہ ۔ ہمیں گہری پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالے گا ۔۔ مجھے ۔۔ مجھے حذیفہ "

سے ہی مدد مانگنی ہو گی" وہ جلدی سے خیال لاتی کمرے کی طرف بھاگیں

تاکہ بیگ لے کر حذیفہ کے آفس چلی جائیں جبکہ میران خشک لبوں کو

کاٹتا ہوا باہر کی سمت چلا گیا تاکہ جلد از جلد یہاں سے نکلے کیونکہ فارس ہمدانی، نعمان ہمدانی کے لئے کیا ہے یہ سب جانتے تھے

"بی۔بی۔ میری جان۔۔ فارس کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔ ت

بریو۔۔" اسٹریچر بھاگتے ہوئے ایمرجنسی روم کی طرف بڑھ رہا تھا تو اسٹریچر کے ساتھ ہی نعمان اور حرمت اس کو دلاسہ دیتے ہوئے بھاگ رہے تھے ان کے ہمقدم ڈاکٹرز، نرسز، گارڈز کے بھاگنے کی آواز ماحول میں افراتفری و ہلچل مچا چکی تھی ہاسپٹل کا اسٹاف الغرض وہاں پر آیا ہر بندہ ٹینشن میں آتا نعمان ہمدانی کو دیکھ رہا تھا جو خطرناک حد تک غمزدہ سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جو کہ اسٹیچر پر پیٹ کے بل لٹایا ہوا تھا اور اس کی شرٹ گل سڑ کر جلد کے ساتھ مکمل طور پر چپک گئی تھی یا شاید جلد کے پھٹتے ہی بڑے بڑے بنتے ہوئے پیپ زدہ چھالے شرٹ کو اپنے اندر نگلتے جا رہے تھے جس کو دیکھ کر ہر آنکھ

اشکبار و تکلیف محسوس کر رہی تھی کوئی دیکھنے سے پرہیز کر رہا تھا تو کوئی بھیگی

پلکوں سے لب کاٹتے تکلیف محسوس کر رہا تھا

تم۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔" وہ اسکا ہلکے ہلکے کانپتا ہاتھ تھامے "

کرلائے تو وہ مسکرا کر ہلکے سے کراہا اس کی پوری کمر تیزاب سے گل سڑ چکی

تھی کیونکہ اس نے حرمت کو بچانے کے لئے اسے سینے میں

زور سے چھپا لیا تھا اگر اس کو اپنی طرف کھینچتا تو کوئی نا کوئی قطرہ حرمت

کو لگ ہی جانا تھا اور وہ اپنی محبوبہ کے حسن کے چاند کو ذرا بھی داغدار نہیں

ہونے دے سکتا تھا کیونکہ فارس ہمدانی اپنے عشق میں جان تک

دینے کا حوصلہ رکھتا تھا

ب۔ بابا۔ لبابہ کو۔ م۔۔ میں خود سزا دوں گا۔ ڈ۔ ڈونٹ ٹچ "

ہر۔ا۔۔اور۔" وہ حرمت کو اپنے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہچکیوں

سے روتا ہوا دیکھ کر لب کاٹتا مسکرانے لگا پہلی بار اس کو روتے ہوئے دیکھ

کر سکون ملا تھا کیونکہ اس بار وہ اس کی وجہ سے نہیں اس کے لئے رو رہی

تھی اس کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت و فکر کا ایک جہان دیکھ کر وہ اتنی تکلیف میں بھی راحت محسوس کر رہا تھا

”ام۔۔املی مائی۔۔لو۔۔املی کا۔خ۔۔خیال۔اہہ۔۔خیال رکھیے گا۔۔م۔۔میں جلد واپس۔آ۔آجاؤں گا۔۔اہ۔کیونکہ آہہ۔۔“وہ اچھلتے ہوئے کراہا درد برداشت سے باہر ہونے لگا تھا ہارٹ بیٹ ڈسٹرب ہوتی ہوئی اس کو مزید تکلیف دکھانے لگی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی چاقو سے اس کی جلد ادھیڑتا ہوا اس کے اندر مرچیں گھول رہا ہو اس کا بھیانک ترین زخم دیکھتی حرمت اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس کرنے لگی دل خون کے آنسو روتا ہوا اس کو بے حال کرنے لگا

”آئی ایم دی۔ڈ۔ڈیول ا۔۔املی میری ہے اس۔۔اس کا خیال رکھیے گا“وہ نیم بے ہوشی میں جاتا درد سے بھرپور مسکراہٹ لبوں پر سجا گیا اس کے آپریشن تھیٹر جاتے ہی حرمت اور نعمان انتظار کی سولی پر لٹکے آپریشن

تھیڑ کے باہر چکر کاٹنے لگے تھے نعمان کو اس وقت صرف اپنے بیٹے کی فکر ستا رہی تھی کچھ اور بالکل یاد نہیں رہا تھا

ا۔۔انکل فارس۔۔فارس ٹھیک ہو جائیں گے نا انکل" حرمت برے طریقے سے روتی ہچکیاں بھر رہی تھی نعمان بھیگی پلکوں سے اس کی جانب بڑھ کر اسے چپ کروانے لگے

انکل۔۔انکل ڈاکٹرز کو بولیں وہ میرا واحد سہارا ہیں انکل پلیز۔۔" میں۔۔میں کیسے زندہ رہوں گی۔۔انکل نعمان پ۔۔پلیز ان کو کہیں میرے فارس کو ٹھیک کر دیں۔۔ان۔انکل و۔۔و۔وہ فارس۔۔"اس کا برے طریقے سے التجا کرنا دیکھ کر آس پاس کھڑے سبھی لوگ روتے ہوئے سر جھکا گئے تھے حرمت کا دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کندے پر گر رہا تھا تو چٹیا میں قید بال نکل کر چہرے پر پھیلے پسینے و آنسوؤں کے ساتھ چپک گئے تھے

بی بریو بچے و۔۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا وہ۔۔ وہ بہت بہادر ہے وہ اس تکلیف" سے خود کو ٹیکل کر لے گا۔۔بی۔بی بریو" وہ اس کا سر اپنے سینے کے ساتھ لگاتے اس کے بالوں میں شفقت بھرا ہاتھ پھیرنے لگے لیکن ان کا دل جانتا تھا کہ وک حرمت سے بھی زیادہ تڑپ رہا تھا مگر وہ مضبوط مرد ہونے کی بنا پر ظاہر نہیں کروا سکتے تھے

انکل۔۔ا۔ابھی تو مجھ۔۔ مجھے ان سے محبت ہوئی تھی۔۔ا۔ابھی تو میں" ان کے اعمال سے ہٹ کر ان کی محبت کو محسوس کرنا چاہتی تھی یہ۔۔ یہ سب کیا ہو گیا انکل میں۔ میں مر جاؤں گی انکل۔۔ پلیز ان کو بچا لیں" وہ ان کے کوٹ کو سختی سے دبوچے ہوئے تھی جبکہ وہ فقط اس کو حوصلہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے

بارش کی بوندیں ائیر پورٹ کی شیشے کی دیواروں پر ٹپک رہی تھیں جب ڈیویلئیر نے اپنے قدم ائیر پورٹ کے بڑے دروازے کے اندر رکھے اس

کے جوتوں کی آواز ماربل کے فرش پر گونجی جیسے کسی بھاری بوجھ کے ساتھ قدم اٹھا رہا ہو اس کے دل میں نفرت کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور ہر بوند اسے مزید آگ لگا رہی تھی ائیرپورٹ کے اندر کا ماحول کسی دوسرے دن کی طرح مصروف تھا لوگ اپنے سامان کے ساتھ ادھر اُدھر جا رہے تھے کچھ ہنستے بولتے تو کچھ اپنے خیالوں میں گم لیکن ڈویلئیر کے لیے یہ ہجوم ایک دھندلا منظر تھا وہ یہاں کسی کو نہیں جانتا تھا اور نا اس کو کوئی جانتا تھا اس کی آنکھیں صرف ایک ہی مقصد پر مرکوز تھیں، بدلہ۔۔!!

"لوگ محبت کے پیچھے سات سمندر پار آتے ہیں میں تمہاری نفرت میں تمہارے ملک آیا ہوں" اس نے ایک لمحے کے لیے اپنے کندھے پر رکھے بیگ کو ٹھیک کیا جیسے اس بوجھ کو اپنے اندر کی بھڑکتی آگ سے ہلکا کرنے کی کوشش کر رہا ہو اس کے اندر کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی مگر اس کے چہرے پر ایک سرد سکون طاری تھا وہ جانتا تھا کہ اسے اپنی

منزل تک پہنچنے کے لیے صبر کرنا ہوگا لیکن یہ صبر اس کے لیے آسان نہ

تھا جب وہ لائن میں کھڑا ہوا تو پاسپورٹ کنڑول کے قریب پہنچتے ہی اس

نے اپنی جیب سے پاسپورٹ نکالا اس کے ہاتھ کی گرفت سخت ہو گئی جیسے

وہ اپنے دل کی دھڑکن کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہا

ہو سامنے کھڑا افسر مشینی انداز میں ہر شخص کا پاسپورٹ دیکھ رہا تھا مگر جب

ڈیولئیر نے اپنا پاسپورٹ پیش کیا تو افسر کی نظر اس کے چہرے پر ٹھہر گئی

جیسے اس کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو اس نے بھی جواباً ایک

لمحے کے لیے افسر کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر ایک سرد مسکراہٹ اس

کے لبوں پر آ گئی افسر نے پاسپورٹ پر مہر لگا دی اور اس

کو آگے بڑھنے کا اشارہ دیا جیسے ہی ڈیولئیر آگے بڑھا اس نے دل ہی دل

میں اپنے آپ سے کہا

نیویارک سے شروع ہونے والا بدلہ یہاں پر ختم ہو جائے گا" اس کے "

قدم اب تیز ہو گئے تھے جیسے وہ وقت کے ساتھ دوڑ لگا رہا ہو ہر قدم

کے ساتھ اسے اپنی بیوی کا وہ آخری لمحہ یاد آ رہا تھا جب وہ اس
کے سامنے بے بسی کی حالت میں جان دے رہی تھی اس کے ذہن میں وہ
چیخیں گونجنے لگیں جو اس نے کبھی نہ سنی تھیں لیکن ہمیشہ اپنے دل میں
محسوس کی تھیں ائیر پورٹ کی بھیڑ میں گم ہوتے ہوئے اس نے ایک
لمحے کے لیے رک کر اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا وہ جانتا تھا کہ وہ اس ملک میں
اجنبی ہے لیکن بہت جلد یہ ملک اس کے نام کو ہمیشہ
کے لیے یاد رکھے گا اس نے اپنے بیگ کو مضبوطی سے پکڑا اور آگے بڑھ
رہا تھا اس کے راستے میں لوگ آتے رہے کچھ نے اس کے چہرے پر عجیب
نظروں سے دیکھا مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ انگریز نظر آنے والا شخص
کس قدر خطرناک ارادے لے کر یہاں آیا ہے ڈیویلئیر نے ایک آخری بار
پیچھے مڑ کر ائیر پورٹ کی شیشے کی دیواروں کو دیکھا جہاں سے وہ
اندر آیا تھا بارش کی بوندیں اب بھی وہاں ٹپک رہی تھیں جیسے کہ قدرت
خود اس کے راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو دھو رہی ہو

کیسے ہیں جناب "جونہی وہ ائیر پورٹ سے باہر آیا کسی شخص کو خوشدلی
کے ساتھ اپنے سامنے پاکر مسکرا گیا
پہچان تو گئے ہوں گے ظاہری بات ہے ہمارا دشمن ایک ہی ہے فارس "
ہمدانی اور وہ جلد اپنے انجام کو پہنچے گا" اس کے الفاظ پر
ڈیویلئیر سر ہلا کر مسکرا گیا اور اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر نئی منزل کی
طرف روانہ ہو چکا تھا

____

آپریشن تھیٹر کی تیز روشنیوں کے نیچے وہ بے ہوش پڑا تھا اس کا جسم زخموں
سے بھرپور تھا اور اس کے چہرے پر اذیت کے آثار واضح تھے وہ
بہادر ونڈر شخص، وہ حقیقی عاشق، وہ ہینڈسم وذہین ترین مرد، وہ کسی کا
واحد سہارا اس وقت زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا تھا
اس کی ریڑھ کی ہڈی، گردن اور پشت پر تیزاب نے گہرے زخم
چھوڑے تھے وہ زخم اتنے شدید تھے کہ اس کی جلد جھلس گئی تھی گوشت

جل چکا تھا اور ہڈیاں بھی متاثر ہو چکی تھیں اس کی سانسیں بوجھل ہو رہی تھیں جیسے ہر سانس اسے موت کے قریب لے جا رہی ہو ڈاکٹرز کے چہروں پر سنجیدگی اور فکر کے آثار تھے وہ جانتے تھے کہ فارس کی زندگی ایک نازک دھاگے سے لٹک رہی ہے آپریشن تھیٹر میں موجود ہر شخص کو اس کی حالت کی سنگینی کا اندازہ تھا انہوں نے اپنے اوزار تیار کیے ان کے ہاتھ تیزی سے کام کر رہے تھے لیکن ان کے دل میں یہ خوف بھی تھا کہ شاید وقت ان کے ہاتھ سے نکل رہا ہے فارس کی حالت اتنی خراب تھی کہ اسے بے ہوشی میں رکھنے کے باوجود اس کے جسم میں درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں اس کی آنکھوں کے گوشے نم ترین تھے تو آکسیجن ماسک میں ہونٹوں کا پھڑ پھڑانا جاری تھا یہ کیفیت اس درد کی کہانی سنا رہے تھے جو وہ محسوس کر رہا تھا لیکن چیخنے کے قابل بھی نہیں تھا

ان کی ریڑھ کی ہڈی کو مزید نقصان نہیں پہنچنا چاہیے" ایک" ڈاکٹر نے کہا اس کی آواز میں تشویش صاف جھلک رہی تھی" اگر ہم

نے اسے فوری طور پر سٹیبل نہیں کیا تو ان کی حالت مزید بگڑ سکتی ہے" فارس کا جسم مسلسل تیزاب کے زہر سے لڑ رہا تھا لیکن ہر گزرتا لمحہ اس کی زندگی کے لیے خطرہ بن رہا تھا اس کے جسم کے ہر زخم سے درد کی شدید لہریں اٹھ رہی تھیں جیسے تیزاب ابھی بھی اندر ہی اندر اسے جلا رہا ہو اس کی سانسیں تیزی سے چلنے لگیں جیسے اس کا جسم زندگی کی آخری رمق کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہو ڈاکٹرز نے جلدی جلدی اس کے زخموں کا علاج شروع کیا مگر ہر بار جب وہ کوئی زخم صاف کرتے ایک اور زخم سے خون بہنے لگتا ہر چھالے سے پیپ اور بے تحاشا خون باہر کو ابلتا ہوا آنے لگتا اس کی کمر کے نچلے حصے پر ایک گہرا زخم تھا جہاں سے تیزاب نے گوشت کو جلا کر ہڈی تک پہنچا دیا تھا ڈاکٹرز نے اسے مستحکم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی مگر زخم کی گہرائی تکلیف اتنی شدید تھی کہ اور پیچیدگی ان کے لیے ایک چیلنج تھی فارس کی اس کا جسم کبھی کبھار جھٹکے کھانے لگتا جیسے وہ درد کے زیرِ اثر ہوش و حواس

کھو رہا ہو اس کے دل کی دھڑکنیں غیر مستحکم ہو رہی تھیں اور ہر سانس اسے مزید کمزور کر رہی تھی ڈاکٹرز نے اپنا کام مزید تیز کر دیا وہ جانتے تھے کہ وقت بہت کم ہے فارس کا جسم ان کے لیے جیسے ایک میدانِ جنگ بن چکا تھا جہاں زندگی اور موت کے بیچ ایک سخت جنگ جاری تھی مگر ڈاکٹرز نے ہار نہیں مانی وہ جانتے تھے کہ فارس کو بچانے کے لیے انہیں اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہوگا آپریشن تھیٹر کی فضا میں تناؤ کا عالم بڑھ رہا تھا ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر مرکوز تھا مگر دل کی دھڑکنیں جیسے ایک ساتھ تیز ہو رہی تھیں فارس کا جسم جو کبھی طاقت کا مظہر تھا اب ایک دردناک حقیقت کی تصویر بن چکا تھا ہر لمحہ اس کی زندگی کا چراغ بجھنے کے قریب تھا مگر کہیں نہ کہیں ایک امید کی کرن بھی تھی جو ڈاکٹرز کے دلوں میں روشن تھی ڈاکٹرز نے آخری بار فارس کے زخموں کو دیکھتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سے مکمل توجہ کے ساتھ اس کی زندگی کو بچانے کے لیے اپنے آخری اقدامات اٹھائے

"کیا" وہ ششدر سے ان کو دیکھ رہے تھے

"کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔ تم حرمت کو بدصورت کرنے گئی تھی

اور۔۔اور۔فارس پر۔۔اوہ میرے خدا" وہ سر تھام کر رہ گئے پاس

بیٹھا ریان بھی یہ سب سن کر حیران و پریشان رہ چکا تھا

"م۔۔میں نہیں جانتی تھی کہ وہ سامنے آجائے گا" وہ روتی ہوئی

سر جھکا گئیں جبکہ حذیفہ نہایت غصے میں ان کو گھور رہے تھے

"شیم آن یو لبابہ۔۔ تمہاری اور فارس کی دشمنی کسی دن ہمارے خاندان

کا نام ڈبو کر رہے گی" وہ چلائے اور اپنی راکنگ چیئر کو گھماتے ہونٹوں

پر انگلی رکھ کر کچھ سوچنے لگے

"آئم سوری حذیفہ۔۔ پلیز کچھ کریں۔۔میں یہ سب ہماری بیٹی

کے لیے کیا جس کو فارس نے دھوکہ دیا" وہ منت کر رہی تھیں

کوئی دھوکا نہیں دیا رشتہ ہونا یا نا ہونا قسمت کی بات اگر اسے حرمت "

پسند آگئی تھی تو تمہیں کیا تکلیف ہوئی اس نے کونسا تمہاری بیٹی کے ساتھ

عہد و پیمان کیے تھے" وہ چلائے جبکہ لبابہ سچائی بتانے لگی کہ ریان نے ان

کا ہاتھ دبا کر کچھ بھی بولنے سے منع کیا کیونکہ اس طرح روما کی پوری سچائی

سامنے آسکتی تھی

آئی تھنک ہمیں ہاسپٹل جانا چاہئے اور انکل نعمان کو ٹھنڈا کرنے کی "

کوشش کرنی چاہئے" ریان نے بات بدلتے مشورہ دیا تو وہ نفی میں

سر ہلانے لگے

تم نہیں جانتے نعمان اس وقت ابلتا ہوا سورج بنا ہونا ہے اور ہمیں "

دیکھتے ہی وہ جان سے مارنے تک جائے گا اینی ہاؤ تم اپنی موم کی ٹکٹس کنفرم

کرواؤ یہ ابھی کے ابھی سنگاپور جا رہی ہیں" وہ اس کو ہدایت

کرتے میز سے موبائل اٹھانے لگے جبکہ لبابہ ٹینشن میں اپنے بال نوچ کر رہ

گئیں یہ کیا مصیبت آچکی تھی

"اوکے میں ابھی ٹکٹس کنفرم کرتا" ریان کہتے ہی اپنا فون نکال کر کچھ دور آفس کے کونے پر جا کر کسی کو کال ملانے لگا

"ہائے موحد ایک کام تھا تم سے" حذیفہ نے کال پر اپنے کسی جاننے والے کو کہا

"فارس پر کسی نے تیزاب پھینک دیا ہے تمہیں کچھ بھی کر کے یہ خبر لیک ہونے سے بچانی ہے مائنڈ اٹ یہ خبر سوشل میڈیا پر نہیں جانی چاہئے" وہ اس کو ہدایت کرتے کچھ دیر مزید بات کر کے ایک اور کال ملا گئے لبابہ چپ چاپ اب ٹشو کے ساتھ چہرہ صاف کر رہی تھیں ان کا کام ہو چکا تھا ان کا شوہر اور بیٹا اب ان کو بچا لیں گے یہ احساس ہی بہت فرحت آمیز تھا جو بھی تھا حذیفہ کو اپنی فیملی سب سے بڑھ کر تھی

"غفور جلدی سے پتہ کرواؤ کہ فارس کو کس ہاسپٹل میں لے کر گئے ہیں جلدی اور جیسے ہی معلوم ہو مجھے کال کرنا اور اس کی کنڈیشن سے ہر دو منٹ بعد مجھے انفارم کرتے رہنا اوکے "انہوں نے دوسرے سے بھی کچھ

دیر بات کر کے طیش بھری نگاہوں سے لبابہ کو دیکھا جو کہ رونے کے بعد سرخ ناک اور آنکھیں لئے بے حد کشش کی حامل لگ ہی تھیں وہ چہرے سے جتنی دلکش تھی کبھی کبھار حذیفہ کو دل کی اتنی ہی بری لگتی تھی

گھٹیا کی گھٹیا عورت ہی رہنا تم اپنی ہاؤ اپنی ملازمہ کو کہو کہ "

ڈرائیور کے ساتھ تمہارا کچھ سامان پیک کر لائے تم کچھ دن تک سنگاپور میں ہی اسٹے کرو گی جب تک نعمان کو کول نہیں کیا جاتا" وہ ان کو کہہ کر ریان کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ فون ہاتھ میں تھامے ان کے پاس آبیٹھا تھا

میری بات ہو چکی ہے دو گھنٹے تک فلائٹ نکل جائے گی" ریان "

نے حذیفہ کو اطلاع دی تو وہ سر ہلا کر اپنے پی اے کو بلانے لگے تا کہ اس کو کام سونپ کر وہاں سے نکلا جائے

دوپہر سے رقص کرتا ہوا وقت شام کے اندر تحلیل ہونے لگا اور شام بھی وقت کو الوداع کرتی رات میں تبدیل ہونے کی کوشش کر رہی تھی اسٹریچر پر لیٹے ہوئے شخص کا مسلسل ہوتا ہوا علاج اختتام کی طرف جا رہا تھا اس کے باوجود ڈاکٹر کے چہروں پر سنجیدگی و پریشانی رقص کر رہی تھی وہ سب ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی زخم کے علاج کے لئے ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے سامنے لیٹا ہوا شخص امیر ترین شخصیات میں سے ایک تھا تو منسٹر نعمان ہمدانی کا لاڈلا وارث بھی تھا وہ مختلف ہاسپٹلز سے آئے ہوئے باہر کے مایہ ناز ڈاکٹرز بھی اس کا علاج کرتے ہوئے شدید پریشر میں آئے ہوئے تھے دوسری طرف باہر مسلسل چکر کاٹتے ہوئے نعمان اور حرمت خود کو بے بس ولاچار محسوس کر رہے تھے نعمان اس کو کئی بار کہہ چکے تھے کہ وہ بیٹھ جائے یا پھر گھر چلی جائے نا جانے کب ڈاکٹرز باہر آئیں گے مگر وہ ڈھیٹ بنی مسلسل ہچکیاں بھرتی تسبیح کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہی خود کو اذیت دے رہی تھی

ٹانگیں شل ہوچکی تھیں تو فکر کے ساتھ دماغ کی نس پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی شام کے پھیلتے ہوئے اندھیرے سب کو بے انتہا فکر مند کر رہے تھے کیونکہ ڈاکٹرز ابھی تک ایمرجنسی روم سے باہر نہیں نکلے تھے حذیفہ فکر مندی میں کئی بار غفور کو کال کر کے فارس کی کنڈیشن کے متعلق پوچھ چکے تھے مگر اس کا یہی جواب تھا کہ ابھی ڈاکٹرز باہر نہیں آئے لبابہ سنگاپور اور میران کراچی کو نکل گیا تھا وہ کسی صورت نعمان کا سامنا کرنے والوں میں سے نہیں تھے

الحمداللہ "ڈاکٹرز اپنے ماسک اتار کر گلوز کو اتارتے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھ کر مبارکباد دیتے ای سی جی مشین پر اس کا پلس ریٹ دیکھنے لگے ساتھ ہی بلڈ پریشر کو ایک بار پھر چیک کیا

اور سر ہلا کر باہر نکلنے لگے

سر نعمان "سنئیر ڈاکٹر مسکرا کر ان کے پاس گئے تو وہ نہایت بے تاب سے ان کی طرف کو بھاگے

"کیسا ہے وہ۔۔میرا بیٹا کیسا ہے ٹیل می" وہ شدید پریشان تھے

"مبارک ہو وہ فی الحال تو خطرے سے باہر ہیں نیکسٹ ان کی ول پاور پر ہی

ڈیپینڈ کرتا ہے" وہ ان کو مطلع کرتے خوشی کی نوید سنا گئے

"یا اللہ" نعمان اور حرمت دونوں کی آنکھوں میں تشکر کے احساس

سے آنسو آ گئے مسلسل کئی گھنٹوں کے صبر دا آزما وقت کے بعد انہیں یہ جان

افزا خبر ملی تو وہ خوشی سے ہمکنار خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنے لگے

"ہم ان سے مل سکتے ہیں" نعمان نے ان سے پوچھا

"نو وہ ابھی ہوش میں نہیں ہیں دوسرا وہ ڈسٹرب ہو جائیں گے

ان کو کچھ دیر میں آئی سی یو شفٹ کر دیا جائے گا آپ وہاں ان سے مل

سکتے بہر حال ان سے زیادہ بات کسی قیمت پر نہیں کرنی جب تک ان کی

سرجری کمپلیٹ نہیں ہوتی" ڈاکٹر نے مسکرا کر ان کو ہدایت کی

"ہم صرف ان کو دیکھیں گے پلیز" حرمت فوری ان کے پاس آکر التجائی

لہجے میں بولی تو ڈاکٹر مسکرائے

اوکے یو کین سی ہم۔۔بٹ پلیز ڈونٹ ڈسٹرب ہِم بائی داوے سر نعمان "

آپ کچھ دیر تک سیپر ٹلی مجھ سے مل لیجیے گا کچھ گائیڈ لا ئنز ہوں گی جو آپ

کے بیٹے کے حوالے سے آپ کو جاننا ضروری ہے اور اگر فارس

سر کے کیئر گور کو بھی ساتھ لے آئیں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ ان کا علاج کافی

پروسیس پر مشتمل ٹائم ٹیکنگ اور احتیاط طلب ہے "انہوں نے نعمان

کو ہدایت کی تو وہ سر ہلا گئے

شیور بٹ کیئر گور آپ ریکمنڈ کر دیں تو بہتر ہو گا "انہوں نے بات ان "

پر چھوڑی کیونکہ ڈاکٹر بہتر انداز میں بتا سکتا تھا کہ فارس کا کیئر گور کیسا ہو

یس شیور" وہ خوشدلی سے بولے"

آؤ حرمت "نعمان حرمت کے ساتھ آپریشن تھیٹر میں آ گئے جہاں اس "

کے منہ پر آکسیجن لگی ہوئی تھی اور وہ ابھی بھی الٹا لٹایا ہوا تھا تا کہ اس

کے زخم پر پریشر آ کر وہ خراب نا ہو نعمان بڑھ کر اپنے بیٹے کے ماتھے پر بوسہ

دینے لگے جو کہ آنکھیں بند کئے ہوئے تھا جبکہ حرمت احساس ندامت

سے چور سی اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی جو کہ اس کی وجہ سے آج یہاں اس حالت میں لیٹا ہوا تھا جو اس سے بہت شدت کے ساتھ عشق کرتا تھا وہ جان چکی تھی کہ فارس ہمدانی اس سے کتنی محبت کرتا اور بدلے میں وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے اسے رہ رہ کر اپنی خوش نصیبی پر رشک ہو رہا تھا کہ وہ شخص اس سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اس کے لئے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی یہ سچ تھا کہ محبت یک طرفہ بھی ہو تو بہت گہرے اثرات مرتب کرتی ہے

کبھی کبھار نفرت آمیز الفاظ نہیں نفرت سے بھری ہوئی آنکھیں ہی سامنے والے کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں پھینک ڈالتی ہیں اور ان کے ساتھ بھی آج یہی ہو رہا تھا وہ پہلی بار اپنے بھائی کی آنکھوں میں

اپنے لئے عزت واحترام اور پیار کی بجائے نفرت دیکھ رہے تھے اور وہ بھی اپنی بیوی کی وجہ سے۔۔

اب کیسا ہے فارس" وہ ہچکچا کر بالآخر پوچھ بیٹھے"

میں نے ایک ترک کہاوت میں پڑھا ہے کہ جو آپ کو جنگل میں" تنہا چھوڑ آئیں ان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ آپ سے پوچھیں کہ بھیڑیوں نے آپ کے ساتھ کیا کیا" نعمان ضبط کرتے دانت بھینچ کر ان کو گھورنے لگے اپنے بیٹے کے لئے وہ چھوٹے بڑے کا کانسپٹ بھول چکے تھے

دیکھو نعمان لبابہ نے جو کیا وہ غلط کیا اور میں نے اس کی خاصی انسلٹ بھی" کی ہے۔۔ مگر اس کا کہنا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر فارس پہ تیزاب نہیں گرایا۔۔"

اوہ واٹ آ سرپرائز بھائی صاحب یعنی آپ کا مطلب ہے کہ تیزاب کی بوتل" لبابہ کے ہاتھ میں ایویں چلی گئی اور پھر پھسل کر حرمت کی طرف اینڈ بائی

مسٹیک فارس آگے آگیا۔۔ہاؤ فنی" حرمت نے دیکھا کہ وہ بالکل فارس کی

طرح بات کرتے تھے سنجیدہ مگر جامد و سرد تاثرات چہرے کا احاطہ

کیے ہوئے تھے

"نعمان میرا مطلب یہ نہیں تھا مانتا ہوں کہ وہ جذباتیت میں ایک بہت

بڑی غلطی کر چکی ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ تم اس کو معاف کر دو ایون وہ تم

سے معافی مانگنے کو بھی تیار ہے۔۔دیکھو وہ تمہاری بڑی بھابھی ہے اس

سے انتقام لے کر۔۔"

"اوکے اوکے بھائی صاحب" وہ ہاتھ اٹھا گئے جبکہ حذیفہ بے عزتی محسوس

کرتے لب کاٹتے دل ہی دل میں لبابہ کو جان سے مار دینا چاہتے تھے پاس

کھڑی حرمت دونوں کو فارس کے لئے آمنے سامنے دیکھتی تھوڑی پریشان

ہو رہی تھی

"میں آپ کی بیوی کو معاف کر چکا ہوں مگر ان کی عزت اب میری نظروں

میں بالکل نہیں رہی میں نے بہت بار آپ کی وائف کو مارجن دیا بڑی بھابھی

سمجھ کر معاف کیا مگر یہ والی حرکت ہر گز قابل قبول نہیں بٹ ڈونٹ وری

آپ ان کو بھی کہہ دیجیئے گا کہ نعمان بدلہ نہیں لے گا فارس خود ہینڈل

کر لے گا ان کو۔۔اس لئے اب ان کو ٹینشن فری ہونا چاہئے کیونکہ اگر میں

بدلہ لیتا تو وہ سہہ نہیں سکتی تھیں'' وہ سخت لہجے میں کہتے ان کو

باور کروا رہے تھے

تم حد سے بڑھ رہے ہو نعمان'' حذیفہ کی برداشت جواب دینے لگی''

اٹس نیو انفارمیشن بھائی صاحب بٹ آئی ڈونٹ کیئر بی کاز میں اب وہ''

نعمان ہمدانی نہیں ہوں جس کی زبردستی دوسری شادی کروائی تھی آپ

سب نے، جس کے بیٹے کو دو وقت کا کھانا مار پیٹ کر دیا جاتا تھا، جس

کے اکلوتے وارث پر اس کی ماں کے گناہوں کا غصہ اتارا جاتا تھا جس کو پیٹھ

پیچھے آپ کی بیوی نے نا جانے کتنی گالیاں دی تھیں، جس کے معصوم

بیٹے کے ساتھ آپ کی بیوی نے ظلم کی ایک داستان رقم کی تھی۔۔میں اب

وہ نعمان ہمدانی ہوں جو آج تک صرف اپنے بیٹے کی وجہ سے چپ رہا ابھی

بھی صرف اسی کے کہنے پر بدلہ نہیں لے رہا آسانی میں رہ گئے ہیں آپ

لوگ" وہ غصے سے کہتے وہاں سے نکل گئے تاکہ ڈاکٹرز سے ملا جا سکے اور

حرمت دل تھام کر رہ گئی بیٹا تو بیٹا باپ اس سے بھی بڑھ کر دبنگ اور ہاٹ

کیک بنا ہوا تھا وہ صحیح معنوں میں آج اپنے سسر کو مان چکی تھی

یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے" وہ نفل ادا کر کے شکر ادا کرتی اٹھ کر آئی سی"

یو کی طرف بڑھنے لگی جہاں پر کچھ دیر پہلے فارس کو شفٹ

کر دیا گیا تھا اور نعمان مسلسل اس کے پاس بیٹھے اس

کو تکتے جا رہے تھے حرمت ان کی اتنی محبت کو دیکھ کر ان کے پاس آ بیٹھی

اور ان کی طرح ہی کرسی پر بیٹھ کر فارس کا چہرہ تکنے لگی جو غنودگی میں گیا ہوا

تھا ڈاکٹرز اس کو مکمل طور پر خطرے سے باہر قرار دے چکے تھے بہرحال

اس کی سرجری کامیاب رہی تھی

یونو واٹ حرمت یہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے" وہ فخر سے کہہ "
رہے تھے حرمت چونک کر ان کو دیکھنے لگی

خوبصورت ہے نا میرا بیٹا" انھوں نے پوچھا تو وہ مسکرا کر سر اثبات میں "
ہلا گئی

جی بالکل آپ کی طرح" وہ بولتی ان کو سراہتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی "
جو ہینڈسم ترین نظر آتے تھے

لیکن میری طرح بیوقوف نہیں ہے اور ناہی میری طرح بدنصیب۔۔یہ "
خوش قسمت ہے کہ اس کی زندگی میں تم آئی" وہ بھرائی آواز میں کہتے اس
کے ماتھے پر بوسہ دے گئے ان کی نظریں ایک پل کے لئے بھی
اپنے بیٹے سے نہیں ہٹی تھیں

نہیں انکل یہ نہیں میں خوش نصیب ہوں کہ مجھے ان کی محبت ملی یہ "
ملے۔۔اور انشاءاللہ انکل میں آپ کے بیٹے کو سنبھال لوں گی۔۔میں اس
کو سدھار دوں گی" وہ دھیمی آواز میں کہتی ان کو تسلی دینے لگی نعمان مسکرا

کر فارس کو دیکھتے دلکشی سے مسکرائے بالکل اپنے بیٹے کی طرح ایک طرف کو جھکتی ہوئی مسکراہٹ حرمت کو وہ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک حسین و دلکش پرسنیلٹی کے حامل لگے تھے

جانتی ہو حرمت ایک بگڑا اور بہکا ہوا مرد ماں سے زیادہ بیوی کے قابو میں" آتا ہے جس کی یہ دونوں ہی بری ہوں وہ انسان نہیں رہتا درندہ بن جاتا ہے میری بیوی ایک بری عورت تھی مجھے اس عورت کو ہینڈل کرنا نہیں آیا میں روایتی مرد نہیں بن سکا اور بنتا بھی کیسے وہ پہلے میری محبت تھی تو پھر مجبوری بن چکی تھی۔۔" شاید وہ آج اپنی بہو کے ساتھ اپنا دل کھول کر غبار باہر نکالنا چاہتے تھے ویسے بھی ان کے پاس حرمت کے ساتھ وقت گزارنے کا یہی وقت تھا اور حرمت ان کو مسلسل دیکھتی نہایت غور و دھیان سے دیکھ رہی تھی

میری۔ میری بیوی جو کرتی تھی میں جانتا تھا مگر بے بس تھا اس" کا امیر باپ چاہتا تھا کہ میں اس کی بیٹی کو سدھاروں اس کی بیٹی کو تباہی

سے بچالوں۔۔ حتیٰ کہ اس نے طلاق کا حق تک اپنی بیٹی کو دیا ہوا تھا کیونکہ لاتعداد شرطوں کے بعد اس نے نکاح کروایا تھا اور میں بیوقوف ان کے جھانسے میں آگیا۔۔ شاید میں تھا ہی بدنصیب کہ میرے حصے میں دونوں عورتیں ہی بدکردار آئی تھیں۔۔" وہ بھیگی پلکوں سے مسکرائے حرمت کو اب فارس سے بھی زیادہ اس خوبرو شخص پر ترس آیا

"عورت آج کے دور میں حق مانگتی ہے کچھ خود کو عورت مارچ کے نام پر کیش کرواتی ہے جائز پابندیاں تک برداشت نہیں کرتی یو نو ایک دور تھا کہ اگر کوئی گناہ کرتا تو اس کو عبرت کا نشان بنا کر سزا دی جاتی تاکہ کوئی اور وہ گناہ کر کے برائی کو پروموٹ نا کرے ہمارے نبیؐ کا فرمان ہے کہ بیوی بدچلن ہو تو بستر علیحدہ کر لو میں نے کیا نا مانے سختی سے پیش آؤ میں نے سختی کی اور پھر کیا تھا وہ کورٹ چلی گئی میرے ایک تھپڑ پر مجھے ایک ماہ جیل میں رہنا پڑا۔۔" وہ حیران تھی کہ کیا وہ ایسی سنگدل عورت تھی

میں عورت کی آزادی اور حقوق کے خلاف نہیں ہوں بلکہ میں ہر عورت " کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں لیکن وہ مضبوطی بے حیائی تو نا بنے نا حرمت تاریخ میں نظر دوڑاؤ تو رضیہ سلطانہ سے بڑھ کر کوئی مضبوط عورت تھی مگر یقین کر وہ اتنی طاقتور، حکمران، جنگجو ہونے کے

باوجود سر سے دوپٹہ تک نا اتارتی تھی ایک حکایت ہے کہ اس زمانے میں کسی بزرگ کو خواب میں سلطانہ کی زیارت ہوئی تھی۔۔"وہ

دھیما سا مسکرائے حرمت نے محسوس کیا فارس ہو بہو ان جیسا تھا نا جانے لوگ کیوں اسے اس کی ماں کے توسط سے حرام کی اولاد جیسی گالی دیتے تھے انہوں نے کہا کہ وہ جنت میں ہیں اور بہت خوش ہیں بزرگ نے پوچھا کہ " یقیناً وہ اپنے نیک اعمال، عادل حکمران اور پرہیزگاری کی وجہ سے جنت میں گئی ہوں گی تو سلطانہ نے نفی کی اور کہا کہ میں اس سب کی وجہ سے نہیں جنت کی حقدار ٹھہری بلکہ ایک دن میں کھانا کھا رہی تھی اور جب نوالہ منہ میں ڈالنے لگی تو اسی وقت اذان شروع ہو گئی میرے دل میں شیطان

نے خیال ڈالا کہ پہلے نوالہ منہ میں ڈال لوں مگر میں فوری اس چیز کی نفی کی
اور نوالہ نیچے رکھ کر پہلے سر پر دوپٹہ اچھے سے لیا تھا تم یقین کرو حرمت یہ
تھی مضبوط عورت۔۔"ان کی باتوں کو سنتی حرمت اپنے مساموں
کو نا جانے کیوں ابھرتا ہوا محسوس کرنے لگی ان کا لہجہ بالکل فارس کی طرح
دل پر لگنے والا تھا
اور تم اب کی مضبوط عورت دیکھو گی تو شاذ و نازہی پردہ کرنے والی کسی"
بڑے عہدے پر ہو گی میں نے ہر عہدے کی افسر عورت کو دیکھا ہے یقین
جانو دوپٹہ نظر نہیں آتا افسوس عورت نوکریاں کر رہی ہے آزادی مانگ
رہی ہے نینز ہر مردانہ کام کر رہی ہے مگر وہ عورت سے عریاں بھی ہوتی
جا رہی ہیں اور پھر ان کے بطن سے ایسے بیٹے ایسی اولاد جنم لیتی
ہے۔۔دیٹس وائے آج معاشرے میں اتنے مظالم، اتنی سفاکیت
ہونے پر بھی کوئی صلاح الدین ایوبی جیسا نوجوان نہیں ہے"انہوں نے

دکھ کے ساتھ فارس کی طرف اشارہ کیا تو وہ اس کو دیکھنے لگی جو ابھی تک نیند کی آغوش میں پر سکون تھا

اور مرد۔۔ مرد بے غیرت بن رہا ہے وہ اپنی عورت کو غیرت کے نام ''پر قتل کر کے غیرت کے جھنڈے تو گاڑھ دے گا مگر خود کو نہیں بدلے گا۔۔ میں اب بھی کہوں گا حرمت کے عورت معصوم ہوتی ہے یہ مرد ہی اس کو بگاڑتا ہے کوئی میری طرح بے جا ڈھیل دے کر تو کوئی بے جا سختی کر کے۔۔ بعض گھٹیا مفاد پرست مرد عورت کی ناجائز خواہشات کو بھی حقوق کا نام دے کر انہیں آزادی دلواتے مگر صرف اپنے ذاتی مفاد کے لئے اپنے فرائض سے پیچھے ہٹنے کے لئے جب گھر کا چولہا عورت کی کمائی سے چلے گا تو وہ آپ کو جوتے نہیں مارے گی تو کیا سر پر بٹھائے گی۔۔ تم سوچ رہی ہو گی کہ نعمان انکل کافی کنزرویٹو ہیں حالانکہ ان کی موجودہ وائف بہت ماڈرن اور بولڈ ہے تو یہی میری کمزوری ہے میں کبھی کسی عورت پر سختی نہیں کر سکا اور محبت۔۔ شاید محبت پہلی بیوی نے مار ڈالی تھی

میں اپنی ساری محنت اسی پر لگا کر امل سے لاتعلق ہو چکا ہوں کیونکہ میں بھی شاید ایک نام نہاد مرد بن چکا ہوں میں ہمیشہ بے بس رہا ہوں شاید اسی لیے آج تک بے سکون ہوں" وہ ہی فارس کی طرح طنزیہ ہنسی

"عورت بہت بدل گئی ہے حرمت اور قیامت کا نزدیک آنا اسی لئے ثابت ہو رہا کیونکہ معاشرے کو سنبھالنے والی، نسلوں کی پرورش کرنے والی، عالم و جنگجو پیدا کرنے والی بہت کم ہو چکی ہیں حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ جو مردوں کو زیادہ مضر ہو نہیں چھوڑا اپنی وے۔۔" انہوں نے اب اس کو مسکرا کر دیکھا جو شرمندہ سی سر جھکائے ہوئے تھی

"ابھی بھی تم جیسی عورتیں موجود ہیں جو کہ معصوم اور پاکیزہ ہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان عورتوں کو معصوم و پاکیزہ ہی رکھے اور وہ فارس ہمدانی جیسے بیٹے کبھی پیدا نا کریں" وہ پیار سے اس کے ماتھے سے بال پرے کر کے وہاں اپنے ہونٹ ثبت کر گئے

آپ تو فارس سے بہت محبت کرتے ہیں نا اور آپ ہی ایسا بول رہے" وہ حیران تھی نعمان اسے ایک نظر دیکھ کر پھر فارس کی طرف متوجہ ہوئے

"یہ میرا بیٹا میرا خون ہے میرے لئے بہت اچھا ہے ایک باپ کے لئے یہ محبوب چیز ہے مگر اس معاشرے کے لئے یہ ایک ناپسندیدہ شخص ہے۔۔ جانتی ہو دل میں خدا ہوتا ہے جس شخص کے دل میں شیطان آجائے اس دل سے خدا کا خوف نکل جاتا ہے اور جب شیطان اس کے دل و دماغ دونوں کو اپنے قابو میں کر لے تو وہ بندہ خود بھی شیطان بن جاتا اور ایسے بندے کو صرف توبہ کی مہلت ملتی ہے توفیق نہیں میرا بیٹا بھی ایسا ہی ہے بے دین شخص۔۔ مگر یہ میرا بیٹا ہے میرا لخت جگر اس لئے مجھے اچھا ہی لگے گا اور تم۔۔" وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے

"تم شادی سے پہلے اس سے شدید نفرت محسوس کرتی تھی مگر اب وہ شدت نہیں ہے" وہ پہلو بدل گئی کہ واقع میں اسے اس شخص سے نفرت و کراہیت محسوس ہوتی تھی

مگراب تم اس کی بیوی ہو اس کی چوٹ سے زیادہ تمہیں اپنے بے سائبان "
ہونے کا ڈر لگا تھا تمہیں اس سے ابھی بھی محبت نہیں ہوئی حرمت تمہیں
اس کی محبت سے محبت ہوئی ہے شاید اب یہ تم کو قبول ہو۔۔بٹ۔بیلیو می
حرمت یہ اب بھی وہی فارس ہے بالکل نہیں بدلا" وہ سچائی بیان
کر رہے تھے جبکہ حرمت کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ وہ جو کہہ
رہے تھے بالکل سچ کہہ رہے تھے
مگر۔۔" وہ کچھ بولتے بولتے چپ سے ہوئے لمبا سانس کھینچا اور "
پھر اپنے آنکھیں بند کیے بیٹے کی آنکھوں پر بوسہ دیا اس کی لمبی پلکیں
ظاہر کر رہی تھیں کہ وہ کمال کی حسین آنکھیں رکھتا "ایک کام کرو گی
"حرمت

جی جی" حرمت فوری ہمہ تن گوش ہوئی"
زندگی میں کبھی موقع ملا تو اس کی آنکھوں کے رستے اس کے دل "
کا سارا غبار نکالنے میں مدد کرنا" ان کا لہجہ دھیما سا تھا

میں سمجھی نہیں انکل "وہ حیران ہوئی"

ٹرسٹ می آنسو دل کی نرمی کا آئینہ دار ہوتے مگر میرا بیٹا آٹھ سال "
سے رویا نہیں ہے تم اس شخص کی اذیت کو محسوس کر سکتی ہو جو اتنے سال
سے اپنے دل کا غبار نا نکال پایا ہو اس کے دل کی سختی اس سے زیادہ کیا ہو
سکتی کہ یہ کبھی اپنے دل کا بوجھ ہلکا نہیں کر پایا اس کو ایک بار لازمی
رلانا حرمت یہ تم سے بہت محبت کرتا ہے یقیناً تمہارا کندھا ملتے ہی آنکھیں
دل کو نرمی کی طرف لے آئیں گی اور ایک بار دل نرم ہو گیا تو سمجھو
میرا بیٹا انسانیت کی طرف واپس آجائے گا "ان کے الفاظ حرمت
کے لیے بے پناہ حیران کن تھے کہ کوئی روئے بنا بھی اتنے سال رہ
سکتا ہے کیا۔۔؟؟ بہر حال وہ پہلی بار نعمان سے اتنی بات کر پائی تھی اور وہ
اسے ایک اچھے انسان لگے تھے مگر اپنے بیٹے کی طرح ڈسے ہوئے تھے

"آپ میری بہن پر تیزاب پھینکنے گئی تھیں آپ کو اتنا سا بھی احساس نہیں آیا کہ آپ کی بھی ایک جوان بیٹی ہے" عطروبہ دکھ اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کہتی لبابہ کے پاس آئی جو کہ ریان کے پاس بیٹھیں پوسٹ پونڈ ہوئی فلائٹ سے متعلق بات کو ڈسکس کر رہی تھیں کیونکہ ان کی فلائٹ موسم کی اچانک تبدیلی کی وجہ سے کل تک ملتوی ہو گئی تھی

"تم یہ مت بھولو کہ تم کس کے سامنے یہ بات کر رہی ہو اور کس انداز میں کر رہی ہو" وہ غصے سے عطروبہ کو مخاطب کرتیں اٹھ کھڑیں ہوئیں ریان بھی لب بھینچے اٹھ کھڑا ہوا

"میں کچھ غلط نہیں کہہ رہی ہوں آپ کو کوئی حق نہیں تھا آپ فارس سے بدلہ لینے کے لئے میری بہن کو نقصان پہنچائیں۔اس نے آپ کا کچھ نہیں بگاڑا تھا" وہ دوبارہ ان کو باور کروانے لگی گھنے سیاہ بال پونی ٹیل میں مقید تھے تو سفید کڑھائی دار شورٹ شرٹ اس کے متناسب سراپے پر بے انتہاد لکش لگ رہی تھی

"شٹ اپ عطروبہ تم مجھ سے اس معاملے میں بحث کرنے کا حق نہیں رکھتی سمجھی میں جو مرضی کروں تمہیں اس سے کیا" لبابہ چلائیں

"موم پلیز ڈونٹ شاؤٹ ایٹ ہر" ریان نے آگے بڑھ کر ان کو منع کیا تو وہ حیرانی سے اس کو دیکھنے لگیں

"عطروبہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے آپ کی فارس کے ساتھ جو بھی دشمنی تھی مگر حرمت عطروبہ کی بہن ہے اس کے ساتھ برا کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا" وہ حق بات کہتا عطروبہ کو مان دے گیا اس کے دل میں ریان کے لئے مزید محبت بڑھی جو اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود اس کے ساتھ ساتھ تھا

"یہ تو آپ شکر منائیں کہ تیزاب فارس پر گر گیا اگر حرمت کا بال برابر بھی کچھ جلا ہوتا تو فارس روما کا چہرہ جلا کر چھوڑتا کیونکہ اتنا تو آپ لوگ دیکھ ہی چکے ہوں گے حرمت فارس کے لئے کیا ہے" عطروبہ نے حقیقت بیان کرتے ہوئے ریان کی طرف دیکھا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

دیکھ لیا اپنی سو کالڈ بیوی کا بی ہیویر تمہاری ماں اور بہن کے لئے کیسے الفاظ "
استعمال کر کے گئی ہے کیا تم اتنے ڈرپوک اور بیوی کے غلام بن چکے ہو کہ
تمہیں ماں اور بہن کا کوئی

احساس نہیں رہا ایک تو میں پہلے ہی فلائٹ کی وجہ سے ڈپریسڈ ہوں" لبابہ
نے ریان کی انسلٹ کی تو وہ نفی میں سر ہلاتا دکھ سے ان کو دیکھنے لگا

آئی نو ممارو ما میری بہن ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی حرکتیں آپ "
سے مخفی نہیں ہیں۔۔اس بہن سے محبت اور عزت کیسے کی جاسکتی جو بھائی
کے سامنے کسی دوسرے لڑکے کے ساتھ ڈیٹس اور ڈانس کرتی ہوئی
نظر آئے آئی ریکوئسٹ ابھی سے اس کو سنبھال لیں موم ورنہ فارس کی ماں
والا سین آپ کے سامنے ہی ہے" وہ نرمی سے کہتا ان کا پارہ ہائی کر گیا

بکواس بند کرو ریان میری بیٹی ایسی ویسی نہیں ہے اس کو معلوم ہے کہ "
کیا صحیح ہے اور کیا غلط" وہ حلق کے بل چلائیں

سوری ٹو سے مما مگر ہر خواہش پوری نہیں کرنی چاہئے۔۔ وہ آج فارس "

مانگ رہی ہے تو اٹس ناٹ مین کے فارس اس کو مل جائے گا وہ

جیتا جاگتا انسان ہے بلکہ جانور ہے وہ نعمان انکل نہیں ہے جو نرمی

و پیار سے اپنی بے حیا بیوی کو ہینڈل کرے گا وہ روما کی آخری سانس تک نوچ

لے گا اگر وہ اس کے ساتھ کمٹ ہو کر کسی اور کے ساتھ ایسی واحیات ڈیٹس

کرے گی۔۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ اس کی ابھی سے شادی کر دیں ابھی

وقت ہے وہ سدھر جائے گی" وہ سنجیدگی کے ساتھ ان کو مشورہ

دیتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور لبابہ حقیقتاً پریشان حال سی سر پکڑے

صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی

رات کے گھنے سناٹے میں ایک وسیع اور تاریک کمرے میں صرف ایک چھوٹا سا لیمپ جل رہا تھا جس کی روشنی میں میز پر شراب، سگریٹ اور دوسری منشیات کی اقسام پڑی تھیں ساتھ ہی بکھرے ہوئے کاغذات اور ایک بڑی سکرین نظر آ رہی تھی سکرین پر شہر کا نقشہ دکھائی دے رہا تھا جس کے مختلف حصوں پر نشان لگے ہوئے تھے یہ وہ جگہیں تھیں جہاں فارس ہمدانی کے بزنس کا نیٹ ورک پھیلا ہوا تھا اور اُن کے آس پاس کے لوگ جو اس کے قابل بھروسہ ساتھی سمجھے جاتے تھے میز کے پاس قیمتی صوفوں پر تین مرد بیٹھے ہوئے تھے دائیں جانب ڈیویلئیر سگریٹ کا دھواں چھوڑتے ہوئے ایک سرد دل اور بے رحم شخص بنا ہوا تھا تو بائیں طرف بلیک شیڈو اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ڈیویلیئر کے ساتھ ہی صوفے پر زیدی بیٹھا تھا ڈیویلئیر نے بلیک شیڈو اور زیدی جیسے دشمنوں کے ساتھ اس لیے ہاتھ ملایا تھا تا کہ وہ پاکستان میں مضبوط بن کر فارس سے انتقام

لے سکے اور انہوں نے بھی تنہا فارس کا کچھ نا بگڑتے دیکھ کر آپس میں ہاتھ ملا لیا تھا بلیک شیڈو کا مقصد فارس کو ارینا میں لا کر موت کے گھاٹ اتارنا تھا تا کہ وہ اپنی بے عزتی و زخموں کا بدلہ لے سکے اور زیدی ہمیشہ سے فارس کا بزنس حریف رہا تھا اور اسی بنا پر فارس نے کئی بار اس کو کاروباری نقصان پہنچایا تھا اس کا مقصد فارس کو سڑک پر لانا تھا تا کہ فارس کی کمپنی کی جگہ اس کی کمپنی ترقی حاصل کرے اور وہ ٹاپ بزنس مین بن سکے جبکہ ڈیویلئیر کی آنکھوں میں انتقام کی آگ جل رہی تھی اور چہرے پر ایک عجیب سا سکون تھا جیسے وہ پہلے ہی اپنی فتح کا جشن منا رہا ہو

"اُس نے میرا میرا بزنس تباہ کر دیا ہے اس کے آنے سے پہلے میری کمپنی ٹاپ ون تھی مگر اب دیوالیہ ہو رہا ہوں وہ میرے ہر منصوبے کو ناکام بنا تا میرے کئی آدمی مار چکا ہے" زیدی نے نفرت سے کہا تو بلیک شیڈو نے سر تائید میں ہلا یا وہ بمشکل کرسی پر پورا آ رہا تھا کیونکہ اس کا وجود کافی بڑا تھا اسے فارس کے علاوہ آج تک کوئی شکست نہیں دے پایا تھا

اس نے میری سالوں کی بنائی عزت، میرا مقام، سب کچھ چھین لیا لیکن وہ" نہیں جانتا کہ جب میں حملہ کروں گا تو وہ ہر چیز کھودے گا حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جنہیں وہ اپنے قریبی سمجھتا ہے معمولی سے شئیرز کی وجہ سے اس نے میرے ساتھ دشمنی کی میری بازو توڑ کر مجھے فائنل ریسلنگ چیمپین شپ سے محروم کر ڈالا اس کی وجہ سے میں ریسلنگ چیمپین شپ میں نااہل قرار دیا گیا کیونکہ میرا بازو فالٹ ہو گیا ہے آہ میں اس کی جان لے لینا چاہتا ہوں جس نے مجھ سے میرا خواب چھین لیا" بلیک شیڈو غصے سے کرسی کے بازو پر ہاتھ مار گیا جو کہ اس کے بھاری ہاتھ سے جھٹکا لگا کر ٹوٹا زیدی اس کی اتنی طاقت سے ڈر کر پرے ہوا تو ڈیویلئیر مسکرا گیا

بہر حال وہ ابھی فارس ہمدانی کے مزید دشمنوں کے ساتھ ملنا چاہتا تھا ہمم" وہ گلا کھنکارتا آہستہ سے صوفے سے اٹھا اپنے لمبے سیاہ کوٹ" کو درست کرتے ہوئے میز کے پاس آیا میز پر کاغذات اور فائلیں ترتیب

سے رکھی تھیں ان میں فارس کے کاروبار کی مالی تفصیلات، اُس کے ملازمین کی معلومات، اور اس کے قریبی لوگوں کی کمزوریاں درج تھیں

ڈیویلئیر نے ایک فائل اٹھائی جس پر لکھا تھا

"پہلا حملہ مالی نظام کی تباہی"

پہلا وار اس کی جڑوں پر ہوگا" اس نے کہا"

جب اُس کے کاروبار کا مالیاتی نظام تباہ ہوگا تو اس کا پورا ڈھانچہ " لرز جائے گا اس کے تمام پروجیکٹس رک جائیں گے میں نے کچھ اندرونی لوگ خرید لیے ہیں جو اس کے خلاف کام کریں گے اپنی ہاؤا بھی وہ کچھ کرنے کے قابل بھی نہیں ہوگا کیونکہ بیچارا تیزاب کے سکون بھرے زخم سے لطف اندوز ہو رہا" وہ طنزیہ مسکرایا اور زیدی، بلیک شیڈو ہنس پڑے ڈیویلئیر نے ایک دوسری فائل پر ہاتھ رکھا جس میں اس کے جاسوسوں کی رپورٹس تھیں جنھوں نے فارس کے بزنس میں سرایت کر لیا تھا شاید وہ ایسے لوگ تھے جو پیسے اور طاقت کی لالچ میں اپنا ضمیر بیچ

چکے تھے فارس کا ہاسپٹلائز ہونا ان کے لیے بہت فائدہ مند ہو رہا تھا کیونکہ رافع اکیلا ہر طرف نگاہ نہیں رکھ پا رہا تھا وہ ہمیشہ وفادار اچھا انسان رہا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ غداروں کی شناخت کرنے میں ناکام ہو رہا تھا وہ ہر ممکن حد تک فارس کی ذمہ داریاں نبھا رہا تھا مگر وہ فارس ہمدانی ہرگز نا تھا دوسرا اس کے وہم و گمان میں بھی ڈیویلئیر کا تمام دشمنوں کے ساتھ مل کر پلین بنانے کا آئیڈیا نہیں تھا

ان بے ایمان لوگوں نے اس کے لیے اپنی وفاداری کی قسم کھائی" تھی"اس نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ کہا

مگر اب یہ میرے ہاتھ کی کٹھ پتلیاں ہیں یہ ہمدانی کو وہیں سے نقصان" پہنچائیں گے جہاں وہ سب سے زیادہ کمزور ہے"اس نے پھر اسکرین کی طرف دیکھا جہاں فارس کے دوستوں، خاندان اور ساتھیوں کی تصویریں ظاہر ہو رہی تھیں

یہ وہ لوگ ہیں جو اسے برباد کریں گے یا برباد ہو جائیں گے دوست فارس"
ہمدانی کے لیے اہم نہیں، خاندان والوں کے لیے یہ اہم نہیں"زیدی نے
گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور اسکرین کے پاس آیا
مگر یہ شخص۔۔"اس نے نعمان ہمدانی کے چہرے پر انگلی سے سرکل بنایا"
منسٹر نعمان ہمدانی اس پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہے مگر یہ دونوں باپ "
بیٹا ایک دوسرے کے لیے جان دے سکتے فارس ہمدانی کو اپنے باپ
سے عشق ہے"اس نے ڈیویلئیر کو آگاہ کیا تو وہ سر ہلاتا بھنوؤں
کو سکیڑے اس خوبرو شخص کو دیکھنے لگا
اور یہ شخص۔۔"اب زیدی رافع کے گرد سرکل بنا رہا تھا"
یہ فارس کے بینک بیلنس اور شاہانہ انداز کی چابی ہے یہ شخص اس"
کے کاروبار کے لیے ناگزیر ہے اور ان دونوں اشخاص کو خریدنا ناممکن
ہے"اس نے کندھے اچکائے اور میز پر پڑی شراب کی بوتل سے شراب
گلاس میں انڈیل کر صوفے پر بیٹھا دوسری طرف ڈیویلئیر نے اپنی انگلیوں

کو چٹخایا اور پھر فائلوں کے ڈھیر میں سے ایک خاص فائل نکالی جس پر اس نے لکھا تھا

"آخری وار اس کی دنیا کا خاتمہ"

"جب سب کچھ بکھر چکا ہو گا جب اس کی اپنی ٹیم اس کے اپنے دوست اُسے دھوکہ دے چکے ہوں گے تب میں آخری وار کروں گا" اس نے سرد لہجے میں کہا

"اس کی عزت اس کی ساکھ ہر چیز کو تباہ کر دوں گا وہ دیکھے گا کہ انتقام کی آگ کیسی جلتی ہے" وہ کھڑکی کے قریب گیا اور باہر اندھیرے میں ڈوبے ہوئے شہر کو دیکھا اس کی آنکھوں میں خونخوار چمک تھی اور اس کے لبوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ کھیل رہی تھی

"تو اب کیا کریں گے" بلیک شیڈو نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھی شراب کی بوتل اٹھائی ایک جام بھرا اور اسے ہوا میں اُٹھاتے ہوئے کہا

اس جنگ کا آغاز ہو گیا ہے اور میں ہمیشہ کی طرح فاتح ہوں گا مجھے ان" دونوں اشخاص کو استعمال کرنے میں دلچسپی نہیں میں اسے استعمال کروں گا جس پتلے کے اندر فارس ہمدانی کی جان بستی ہے" وہ معنی خیزی سے مسکرایا اور زیدی، بلیک شیڈو کی شیطانی ہنسی کمرے میں گونجی ان کے انتقام کی سازش مکمل ہو چکی تھی

دن کی روشنی پورے صحن میں پھیل رہی تھی اور ہوا میں سکون کا احساس تھا حرمت صحن میں بیٹھی ہوئی چائے پی رہی تھی اس کا ذہن حالیہ واقعات کی کشمکش میں مبتلا تھا فارس کا اس کی زندگی میں آنا، اس کے ساتھ نفرت کا محبت میں بدلنا، فارس اور نعمان کے ماضی کی اُلجھنیں، لبابہ کا نفرت میں اس پر تیزاب پھینکنا اور فارس کا آگے آجانا اسے سب کچھ کوئی خواب سا لگتا تھا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ "عبداللہ کی آواز پر وہ چونکی"
اور پھر مسکرا کر اسے دیکھا وہ فارس کا کیئر ٹیکر تھا
وا علیکم السلام لے آئے میڈیسن" وہ اٹھ کھڑی ہوئی دو ہفتے سے ان"
دونوں نے فارس کا ہر ممکن حد تک خیال رکھا تھا یہی وجہ تھی کہ عبداللہ
حرمت اور نعمان کے کافی قریب ہو گیا تھا ویسے بھی سارا دن ایک ساتھ
رہنے سے اجنبیت کی دیوار گر چکی تھی دوسرا حرمت عبداللہ کی شخصیت
سے بے پناہ متاثر ہوئی تھی وہ صبح ولی کو اسکول چھوڑ کر ہاسپٹل آجاتی اور پھر
عبداللہ کے ساتھ فارس کا سارا دن خیال رکھتی نعمان دوبارہ مصروف
ہو چکے تھے تو فارس دوائیوں کے زیر اثر زیادہ تر سویا رہتا یہی وجہ تھی کہ وہ
اس کے پاس بیٹھتی عبداللہ اسے روز ایک اسلامی واقع سناتا، احادیث
کے متعلق گفتگو کرتا وہ دونوں ایک جیسے تھے یہی وجہ تھی کہ ان کی آپس
میں کافی دوستی ہو چکی تھی

کیا ہوا آپ پریشان لگ رہی ہیں" وہ اس کے ساتھ اندر کو جاتے" ہوئے بولا

ہم کل فارس کی بیک دیکھی مجھے بہت رونا آیا وہ بہت تکلیف" سے گزرے ہیں میری وجہ سے" وہ اداس ہوئی اور عبداللہ دھیما سا مسکرا گیا

آپ کو کبھی بھی اپنے مسائل کو اکیلے حل کرنے کی ضرورت نہیں اللہ" پر بھروسہ رکھیں اور ہر مشکل میں صبر سے کام لیں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے" اس نے نرمی سے کہا تھا اس کے چہرے پر ہمیشہ ایک مطمئن مسکراہٹ ہوتی تھی حرمت اکثر سوچتی تھی کہ کیسے کوئی شخص اتنا مطمئن اور خوش اخلاق ہو سکتا باوجود اس کے کہ دنیا میں ہر طرف پریشانیوں کا سامنا ہے اسے عبداللہ کا رویہ ہمیشہ خوش مزاجی اور وقار سے بھرپور لگتا تھا وہ ہر گفتگو میں محبت اور شفقت کے ساتھ اس کی رہنمائی کرتا تھا

آپ کی باتوں میں جو سچائی اور دیانت داری ہے وہ آج کل بہت کم لوگوں" میں دیکھنے کو ملتی ہے آپ کا ہر عمل اسلام کی تعلیمات کی عکاسی کرتا ہے میں حیران ہوتی ہوں کہ اتنی بھرپور جوانی میں بھی اتنا نیک انسان کوئی ہو سکتا" وہ واقع میں اس سے بے حد متاثر تھی

نیک بننا کونسا مشکل ہے" وہ مسکرایا حرمت بھی مسکراتی روم نمبر تھرٹی" کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اس کا شوہر اپنی پوری وجاہت لیے ڈاکٹر کے ساتھ اپنی صحت سے متعلق بات چیت کر رہا تھا اس کا انداز ہمیشہ پر اعتماد اور نڈر ہوتا تھا

سرجری امیریکا میں ہی کروانا بہتر ہے ڈونٹ وری" اس نے لحظے" بھر کو ان دونوں کی جانب نظر ڈالی اور پھر اپنی املی کو غور سے دیکھا جو دن بدن عبداللہ سے کافی متاثر ہو رہی تھی البتہ واحد فارس کو عبداللہ ایک آنکھ نا بھایا تھا

اوکے سر گیٹ ویل سون "ڈاکٹر مسکرا کر سر ہلائے فائلز کے ساتھ"

باہر نکل گیا اور اب فارس مکمل طور پر ان دونوں کی جانب متوجہ ہوا

آپ کی میڈیسنز" حرمت محبت سے کہتی اس کے پاس بیڈ پر آبیٹھی"

اور فارس بیڈ پر ٹھیک ہو کر بیٹھتے گردن کو بل دینے لگا اس کا جسم

کمزور تھا اور اُس کی کمر پر شدید درد محسوس ہو رہا تھا کیونکہ تیزاب

سے جھلسنے کے بعد اس کی کمر کی حالت بہت خراب تھی وہ اب بھی اُس درد

کو محسوس کر رہا تھا جو اس نے اُس دن برداشت کیا تھا اس سے خود بیٹھا نہیں

جاتا تھا عبداللہ اور حرمت اس کو سہارا دیتے تھے

کیونکہ اس کی کمر کا نچلا حصہ بری طرح سے متاثر ہوا تھا اور

ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ مکمل صحت یابی میں وقت لگے گا

آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے سر حوصلہ رکھیں" عبداللہ اس کے"

بیڈ کے پاس پڑی چیئر پر آ بیٹھا

یہ صرف ایک زخم ہے میرا حوصلہ نہیں "اس نے بظاہر مسکرا"

کر کہا کیونکہ عبداللہ اس کا کافی خیال رکھتا تھا جس کی بدولت وہ فارس کو کچھ

حد تک پسند بھی تھا

تلاوت سنیں گے "وہ موبائل میں قرآن پاک کی تلاوت والی ایپ"

کھولنے لگا جو کہ وہ اکثر اس کے پاس بیٹھ کر سنتا تھا

تم کسی دن مجھے اپنی آواز میں سنانا تلاوت۔۔ پھر میں تم کو سناؤں گا یقین "

کرو میں بہت اچھی تلاوت کرتا ہوں "اس کی اطلاع پر حرمت خوشی

سے حیران ہوئی تو عبداللہ کی ناجانے کیوں مسکراہٹ پھیکی پڑی فارس معنی

خیزی سے مسکرا گیا

آپ مجھے سنائیں نا تھوڑی سی تلاوت "وہ لاڈ سے کہتی اس کے ہاتھ کو تھام"

گئی

میں چلتا ہوں سر مجھے آپ کے ڈاکٹر سے ملنا "عبداللہ داڑھی پر ہاتھ"

پھیرتا مسکرا کر کہتے باہر نکل گیا

سنائیں نا" وہ اس کے ہاتھ کو ہلانے لگی "

میرا دل واقع تمہیں ایسی ایسی سنانے کو کر رہا کہ تم یہاں آنا بھول جاؤ گی "

کتنی بار کہا ہے عبداللہ سے دور رہا کرو اب سٹیمپ پیپر پر سائن کرواؤں

کیا" اس نے حرمت کو گھوری سے نوازا تو وہ کوفت کا شکار ہوئی

وہ بہت اچھے ہیں فارس یو نو وہ مجھے اتنی اسلامی باتیں بتاتے، میری اصلاح "

کرتے پھر آپ کا اتنا خیال رکھتے ہیں آپ بے فکر رہیں عبداللہ

ایسے ویسے نہیں ہیں" اس نے اسے مطمئن کرنا چاہا جو کہ ہاتھوں کی مٹھیاں

کھولتا بند کرتا مشق کر رہا تھا کیونکہ اس کو ہارٹ بیٹ کا مسئلہ ہو رہا تھا

ہاں بس برا تو اک میں لگتا ہوں تمہیں گندی املی" وہ اس کے گال "

پر پیار سے ہلکا سا تھپڑ مار گیا

ہاں تو برے لوگوں کو ہی سب برے لگتے اچھے لوگ سب کو اچھا "

سمجھتے" وہ جواب دیتی اس کو متاثر کر گئی

اسی لیے اچھے لوگوں کا اچھا خاصا سافٹ ویئر بھی اپ ڈیٹ ہوتا رہتا" وہ طنزیہ ہنس کر کہتا دل مسلنے لگا اس حادثے کے بعد اس کی دھڑکن کا مسئلہ ہو چکا تھا

فارس زبان درازی نہیں کرتے ہمیشہ کبھی چپ بھی کر جاتے" وہ کچھ اور نا بن پڑا تو منہ بنا کر سمجھانے لگی

اوہ سرکار۔۔ ہماری اوقات اتنی کہاں کہ ہم زبان درازی کریں مگر وہ" کیا ہے نا زبان کو خارش کا مسئلہ ہے وہ جب تک ہلتی رہے سکون میں رہتی البتہ اگر تم کچھ محبت کے بول بولو تو شاید ریسٹ پر آجائے" وہ اپنی مطلب کی بات کر گیا اور حرمت نے کچھ پل اس کو گھور کر دیکھا جو بتیس دانتوں کی نمائش کرتا اس کو دیکھ رہا تھا

جان لے لینی میں آپ کی" وہ ہنستی ہوئی اس کے گال کھینچنے لگی"

انشاءاللہ" وہ بھی ہنسا مگر حرمت اس کے ایسے الفاظ پر منہ بسور کر اس " کے منہ پر ہلکا سا تھپڑ مارتی پھر اس کے سینے پر رکھ گئی

ایسے مت کہا کریں دل رک جاتا حرمت کا" اس کی آواز بھرائی اور فارس" کے رگ و پے میں سکون سا بھر گیا اپنی محبوب بیوی کے دل میں جگہ بنانے کے لیے اس نے بڑی محنت کی تھی اور آج وہ جان چکا تھا کہ وہ اس کی محبت میں پور پور ڈوبی ہوئی ہے

____

رات کا وقت تھا اور کمرے میں مکمل روشنی پھیلی ہوئی تھی کھڑکی کے باہر ہوا کے ساتھ پردے ہل رہے تھے لیکن کمرے میں ایک غیر معمولی خوف کا عالم تھا لبابہ بے چینی سے کمرے میں اِدھر اُدھر چل رہی تھی اس کی آنکھوں میں خوف اور پریشانی کی جھلک صاف نظر آرہی تھی وہ بار بار کھڑکی کی طرف دیکھتی اور پھر دروازے کو لاک کر کے چیک کرتی کہ کہیں کھلا تو نہیں اسے آج ہی میران کی کال آئی تھی کہ فارس صحت یاب ہوتا جا رہا ہے اور پھر حذیفہ کے الفاظ کہ فارس ان کے بارہا سمجھانے پر بھی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹ رہا اور یہی کہہ رہا کہ

وہ بدلہ ضرور لے گا لبابہ کی جان نکال رہا تھا وہ ڈیڑھ دو ماہ سے یہاں سکون سے رہ رہی تھی مگر اب فارس کا صحت یاب ہونا اس کو دن رات خوف کا شکار کرتا جا رہا تھا اوپر سے کچھ دیر پہلے اس کو کسی رانگ نمبر سے میسیج آیا تھا کہ وہ جلد ڈھونڈی جائے گی لبابہ کا دل مزید کانپنے پر مجبور ہو گیا تھا

وہ آجائے گا وہ ضرور آجائے گا۔۔"لبابہ نے زیرِ لب خود سے کہا اس کے " چہرے پر پسینے کے قطرے صاف دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ کسی اندھیرے سائے سے فرار کی کوشش کر رہی ہو

مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ آجائے گا ان نکموں نے ایک کام ٹھیک سے نہیں" کیا افففف۔۔وہ مجھے معاف نہیں کرے گا۔۔"اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا اس کی سانسیں بے ترتیب تھیں اور دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی اس کے ذہن میں وہ لمحہ بار بار دوہرا رہا تھا جب اُس نے حرمت پر تیزاب پھینکا تھا اور سامنے فارس آگیا تھا وہ چیخیں، وہ

درد، وہ جلی ہوئی کمر اور گردن کا تصور۔۔وہ سب اب اس کے اپنے لیے ڈراؤنے خواب بن چکے تھے

وہ مجھے ڈھونڈھ رہا ہو گا وہ بدلہ لے گا میں جانتی ہوں "لبابہ کی آواز میں خوف واضح تھا

اگر وہ مجھے مل گیا تو۔۔"لبابہ نے کانپتی ہوئی آواز میں خود سے سوال کیا بہر حال اس کے دل میں پچھتاوا بھی تھا لیکن غصے و حسد نے اس کی عقل پر پردہ ڈال دیا تھا

میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے بہت بڑی غلطی۔۔"اس نے اپنے بالوں" کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کہا اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

حذیفہ کو کال کرتی ہوں"وہ لب کاٹتی موبائل نکال کر کال ملانے لگی"

دھیان سے "وہ اس کے ہاتھ کو تھامے ہوئے نہایت پیار سے بولی نعمان" اور عبداللہ اس کو سہارا دیئے ہوئے کمرے میں لا رہے تھے

نعمان ہمدانی کیا یہ معجزہ نہیں کہ آپ پچھلے دو دن سے مسلسل میری"
خدمتوں پہ لگے ہوئے ہیں" وہ شرارت کرنے سے کیونکر باز آسکتا تھا وہ آج
دو ماہ بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوا تھا مگر اس کا ریگولر چیک اپ، بینڈ تج
چینجنگ، پوزیشن کمفرٹ حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو سب کے گوش
گزار کر دیا گیا تھا جس کا مقصد فارس کی دیکھ بھال کو احسن طریقے
سے سرانجام دینا تھا تا کہ اس کا زخم خراب نا ہو اور اس کو ڈاکٹر کی ہدایت
کے مطابق مکمل طور پر ٹریٹمنٹ دیا جا سکے
آف کورس فارس ہمدانی یہ معجزہ ہی ہے" وہ بھی اسی کے انداز میں گویا"
ہوئے تو تینوں مسکرانے لگے نعمان پچھلے دو ماہ سے ملک سے باہر نہیں
گئے تھے جب بھی ٹائم ملتا اپنے بیٹے کے پاس ہاسپٹل آتے جاتے رہتے جبکہ
حرمت روز جاتی تھی کیونکہ فارم ہاؤس فارس کے بغیر اس کو کاٹ
کھانے کو دوڑتا تھا وہ ہر روز شدت سے اس کی صحت یابی کے لئے دعائیں
کرتی رہتی اور دو ماہ بعد ڈاکٹرز نے اس کو ڈسچارج کر کے گھر بھیج دیا تو اس

نے اپنے خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا تھا کہ چلو وہ ریسٹ پر ہی سہی مگر اس کے ساتھ تو ہو گا

ٹیک اٹ ایزی ''عبداللہ نے سرہانے زخم کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اس '' کے ساتھ ایڈ جسٹ کرتے ہوئے اس کو درد پر حوصلہ دینے کا کہا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گیا ڈاکٹرز نے جب اس کو سائیکولوجیکل ٹراما سے نکلنے کے لئے سیشن دینا چاہا تو وہ بہت ہنسا تھا اور ڈاکٹرز نے اس کو نفسیاتی پیشنٹ تک کہہ دیا تھا جبکہ نعمان کا کہنا تھا کہ اس کا بیٹا بہت بہادر ہے اس کے لئے تیزاب کا منہ پر گر جانا بھی کسی اہمیت کا حامل نا تھا کیونکہ وہ بے حس ولا پرواہ تھا

ہائے ''امل کو جونہی پتہ چلا تھا کہ فارس گھر آگیا ہے وہ اس سے ملنے کو آگئی '' وہ خوبر و اور ہینڈسم جوں کا توں ویسا ہی تھا

ویلکم مسز امل ''سب اس کی طرف دیکھنے لگے جبکہ نعمان کے علاوہ باقی '' سب کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی

کیسے ہو فارس "اس کے لہجے میں فکر و خیال تھا وہ آج بنا میک اپ کے بھی "
کافی پرکشش و جاذب نظر لگ رہی تھی البتہ اس کی آنکھوں کے گرد میک اپ کی تہہ میں چھپے سیاہ حلقے آج واضح نظر آئے تو فارس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھے نعمان نظریں چرا گئے

میں ٹھیک ہوں ڈئیر مگر آپ ٹھیک نہیں لگ رہی" فارس نے طنزیہ "
مسکرا کر کہتے حرمت کو دیکھا جو ناگوار نظر اس پر ڈال کر امل کی طرف دیکھ رہی تھی

آپ آئیں بیٹھیں نا امل آپی "وہ مسکرا کر اسے بیٹھنے کا کہنے لگی تو امل "
مسکرا کر سر ہلاتے سامنے پڑے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کر براجمان ہو گئی ہاتھ میں ایک فائل تھامی ہوئی تھی جس کو وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھ چکی تھی

"میں آپ کے لئے کچھ منگواتی۔۔ "

"نونو مائی ڈیئر میں بس کچھ منٹ کے لئے ہی آئی ہوں ایون میں ڈائٹ پر ہوں" امل نے اس کو منع کیا تو وہ سر ہلا کر پائنتی کی سائیڈ پر بیڈ پر بیٹھی جہاں فارس کے پاؤں اس سے انچ کے فاصلے پر آ رہے تھے عبداللہ خاموشی کے ساتھ کمرے سے جا چکا تھا اس وقت صرف وہ چاروں ہی تھے

"تم کو ڈائٹ کی کیا ضرورت ہے امل" فارس مصنوعی حیران ہوا

"اب کیسے ہو واؤنڈ کیسا ہے زیادہ پین تو نہیں" وہ اس کی بات اگنور کرتی حال دریافت کرنے لگی

"ہائے نا پوچھو پین کا۔۔بیلیو می سنگاپور بھاگی ہوئی تمہارے شوہر کی بھابھی کو ایسا ہی درد نا دیا تو میرا نام بھی فارس نہیں" وہ مسکرا کر اس کو مطلع کرنے لگا

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہ سنگاپور ہے" نعمان حیران ہوئے

"میں بے شک بستر پر ہوں مگر میرے آدمی ہر جگہ گھوم رہے ہیں آپ کو کیا لگتا کہ اس دن محض اتفاقی طور پر میں بس کا

سفر کر کے آیا تھا اور اندر آنے کے لئے خفیہ دروازے کا استعمال کیا تھا۔۔ نانا ڈارلنگ میں پہلے ہی اویئر ہو گیا تھا کہ فارم ہاؤس پر کسی کی نظریں ہیں" وہ سب کے سب اس کے شاطر دماغ کے بے حد معترف ہوئے یہ سچ ہی تھا کہ اسے واقع میں کسی سیکیورٹی کی ضرورت نا تھی اس کا دماغ ہی بہترین آئی کیو لیول رکھتا تھا

دیٹس گڈ" امل نے اس کو سراہا"

آپ سنائیں آج اتنی اداس کیوں ہو خیر تو ہے نا حسین چاند آج جگمگا نہیں" رہا" فارس نے آنکھ دباتے پوچھا تو امل نے محض نرمی سے مسکرا کر نعمان کو دیکھا جن کے چہرے پر جامد تاثرات تھے

فارس آپ میں اتنی سی شرم تو ہونی چاہئے کہ پاس بیٹھے نعمان انکل" کا خیال کر لیں" حرمت کی برداشت جواب دے گئی تو غصے سے اس کو لتاڑنے لگی اور وہ تینوں نظریں اٹھائے اس کو حیرانی سے دیکھنے لگے

میں نے بہت صبر کیا مگر آپ میں بالکل انسانیت نہیں ہے مانا کہ آپ" کے ساتھ انہوں نے زیادتی کی مگر آٹھ سال بہت ہوتے ہیں کسی کو سزا دینے کے لئے اب تو امل آپی کو بخش دیں پلیز بس کریں فارس مزید زندگی تنگ مت کریں ان پر" وہ باقاعدہ ہاتھ باندھ کر چیخی اور امل بھیگی پلکیں لئے اپنے حق میں بولتی ہوئی حرمت کو دیکھتی جا رہی تھی وہ معصوم سی لڑکی جو اپنے لئے کبھی نہیں بولی تھی وہ اس کے لئے کتنا بول رہی تھی اس عورت کا درد کوئی نہیں سمجھ سکتا جو اپنی نادانی میں کی گئی غلطی پر آٹھ سال سے سزا کاٹ رہی ہو، اپنے شوہر کی ایک نظر محبت کو ترس رہی ہو، اپنے سوتیلے جوان بیٹے کی غلیظ نظروں کو برداشت کر رہی ہو، میک اپ کی تہہ میں اپنے اندر کے زخم چھپاتی ہو اور دکھاوے کی مسکان لبوں پر رکھتی ہو" امل اس کے الفاظ پر روتی ہوئی فائل وہیں چھوڑے واک آؤٹ کر گئی وہ مزید اپنی حرماں نصیبی کو نہیں سن سکتی تھی

"امل۔۔"

بس کریں فارس خدا کے لئے بس کریں۔۔اور انکل آپ۔آپ بہت "
اچھے انسان ہیں مگر انتہا کے سنگدل بن چکے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی
زندگی میں دونوں بیویاں بری لکھی تھیں تو اس عورت میں بعد میں راحت
بھی لکھی تھی مگر آپ نے تو ان کی ایک رات کی خطا کو ساری زندگی
کا روگ بنا دیا مت بھولیں آپ مرد عورت کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنی
اچھائی بھول جائے آپ اپنے سے کئی سال چھوٹی بیوی کو محبت
و پیار دیتے تو وہ یہ سب نا کرتی اپنی ہاؤ آپ جو مرضی کریں مگر اپنے بیٹے کو
"اتنی جرأت مت دیں کہ وہ آپ کی بیوی پر بُلی کرے۔۔

املی جسٹ شٹ اپ تم اپنے الفاظ پر پچھتاؤ گی۔۔اہ" وہ غصے سے وارن "
کرتا اٹھنے لگا کہ زخم سے ٹیسیں اٹھیں جس پر نعمان اور حرمت دونوں
فکر مند ہوتے اس کے قریب ہوئے مگر وہ دونوں کو جھٹک چکا تھا حرمت
کی آنکھوں میں تکلیف و نمی چمکی جبکہ نعمان ضبط کرتے لب
بھینچے ہوئے خود کو نارمل ظاہر کر رہے تھے

"پلیز فارس۔۔ نئیں کریں" وہ منت بھرے انداز میں کہتی اس کے قریب بیٹھی اس کی تھائی پر دایاں ہاتھ رکھ گئی

"میں امل آپی کے حوالے سے اب خاموش نہیں رہوں گی فارس آٹھ سال ہو گئے ہیں ان کو اپنے شوہر کی بے رخی سہتے پلیز اب بس کریں ان پر ترس کھالیں آئی نو انہوں نے آپ کے ساتھ زیادتی کی مگر انہوں نے بارہا معافی بھی مانگی ہے ان کی غلطی قابل معافی بھی ہے اور پھر ساری غلطی ان کی نہیں تھی" وہ روتی ہوئی اس کو التجا کرتی وہاں سے چلی گئی کہ مزید ضبط نہیں کر سکتی تھی جبکہ فارس اس کے آنسو دیکھ کر بے چین سا ہو گیا بہر حال وہ اپنی املی کی آنکھوں میں آنسو کسی قیمت پر نہیں دیکھ سکتا تھا

"چلتا ہوں فارس اپنا خیال رکھنا مجھے ایک ضروری کام ہے کل آؤں

گا" نعمان پیار سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل

ظاہر کرتے مسکرا کر بولے تو وہ چونکا

"ہوں۔۔ وہ فائل کیسی ہے" اس نے ٹیبل پر پڑی فائل پر دھیان دیتے ان

سے پوچھا تو وہ حیرانی سے کندھے اچکاتے اٹھ کر فائل اٹھانے لگے

"پتہ نہیں کیا ہے میں دیکھتا ہوں امل رکھ کر گئی ہے" وہ فائل کھولنے

لگے اور کچھ پل کے بعد ان کی آنکھیں حیران پھر بے تاثر

مگر چہرے کے تاثرات ساکت ہو چکے تھے فارس ان کے چہرے کے

اتار چڑھاؤ کو دیکھتا حیران ہو رہا تھا

"کیا ہوا" فارس نے پوچھا تو نعمان سر کھجاتے اس سے نگاہیں ملائے

بغیر اسے فائل پکڑا گئے تو وہ تعجب کا شکار ہوا

"تم جو چاہتے تھے وہی ہو رہا ہے" وہ مسکرائے اور فارس درد کے

باوجود بے پناہ خوش ہوتا فائل کو پڑھتے ہوئے اچھلا

ڈیڈس سو ہیپی مومنٹ ۔۔آآآمائی سویٹ ڈیڈ“ وہ خوش ہوتا ان کی طرف ”
دیکھتے ہوئے بولا

اب خوش ہوا اسد کے ساتھ کوئی کھیلنے والا آرہا“ وہ اس کے پاس آئے اس ”
کا چہرہ تھام کر ماتھے پر لب رکھ گئے جو بھی تھا ان کی پہلی اولاد ہمیشہ ان
کے لیے اہم رہنی تھی ان کے جتنے بھی بیٹے ہوتے ان کو ہمیشہ اپنے
بیٹے فارس سے عشق رہنا تھا اور فارس مسکراتا ہوا سر ہلا گیا

تھینک گاڈ میں اسد اور امل دونوں کے لیے بہت ہیپی ”
ہوا ہوں ۔۔ ویسے اب آپ کو امل کے ساتھ اپنا رویہ نارمل کرنا ہو گا میں اپنی
املی کی بات مانتے ہوئے آپ کی وائف کو اب کم تنگ کروں گا ایکچوئیلی
جو بھی ہے ۔۔"اس نے سر کھجاتے ایک آنکھ تھوڑی سی بند کیے لہجہ
شرارتی سا بنایا اور نعمان مسکراتے ہوئے اس کا کمینہ پن دیکھ رہے تھے

امل مجھے بہت پسند ہے پوری طرح اس سے لاتعلق نہیں ہونے والا "
اور جن سے میرا تعلق ہو میں ان کو تنگ کیے بغیر رہ ہی نہیں سکتا“ وہ

مسکرایا تو نعمان ہنسے وہ جانتے تھے کہ وہ محض تنگ کرتا ہے ورنہ وہ امل کے ساتھ کبھی غلط نہیں رہا تھا اور نا ہی امل نے کبھی اس کی بات کا غصہ کیا تھا اسے سارے گلے شکوے نعمان کے ساتھ ہی تھے

"اب تم بھی جلد مجھے دادا بناؤ او کے میں تمہارے بچوں کو دیکھنے کے لئے بہت بے تاب ہوں" ان کی فرمائش پر فارس ڈرامہ کرتا مصنوعی انداز میں شرماتا چہرے کے سامنے ہاتھ لے آیا جس پر نعمان قہقہہ لگا کر ہنسے وہ کبھی سدھرنے والوں میں سے نہیں تھا

"مجھے شرم آتی ہے ایسی باتوں سے اور۔اور میں اتنی سی عمر میں بے بی افورڈ نہیں کر سکتا" وہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ کمال کا ایکٹر ہے نعمان مسلسل ہنس رہے تھے

"بیٹا جی اگر میں بر وقت آپ کو نا روکتا نا تو اس وقت اتنی سی عمر میں آپ کے درجنوں بچے ہونے تھے اور کسی کی ماں کا بھی پتہ نہیں ہونا تھا" انہوں نے بھی حاضر جوابی کا مظاہرہ کرتے اس کو متاثر کیا

ہاں تو میں اس بات کے حق میں ہوں کہ بچے پیدا کرنے کا عمر سے کوئی "تعلق نہیں ہوتا وین یو سیٹسفائے دین یو ایکسپٹ چائلڈز۔۔"اس نے کندھے اچکاتے جبڑے کو زوردار انداز میں دائیں بائیں کیا جس سے کڑاک کی زوردار آواز آئی نعمان کو خطرہ ہوا کہ اس کا جبڑا ٹوٹ گیا ہوگا "بائی داوے یہ جو اندر آپ کی بہو اور میری جادوگرنی گئی ہے نا اس کو ہاتھ لگالوں تو یہ تین سو چالیس والٹ کی گھوری ڈال کر مگرمچھ کے آنسو باہر نکال لاتی جو بھی ہے جب وہ سیٹسفائے ہوگی تب ہی آپ کی خواہش پوری کی جائے گی"اس کی بات پر نعمان نے سر ہلایا وہ جان چکے تھے کہ ان کا بیٹا بیوی کے معاملے ان جیسا بالکل نہیں اسے عورت کو ہینڈل کرنا اچھے سے آتا تھا

\-

تم لوگ ڈرتے کیوں ہو اتنا وہ آخر کر کیا لے گا یونو واٹ بستر مرگ پر" پڑا ہے وہ"اس کا دوست مسکرا کر گلاس ہونٹوں سے جدا کرتا اس

کو کہنے لگا تو ساتھ بیٹھا میران اس کو یوں دیکھنے لگا جیسے اس کے دماغی مریض ہونے کا خدشہ ہو

"تم جانتے نہیں ہو وہ ٹھیک ہوتے ہی ہماری جان لے لے گا"

لو تمہارے ڈیڈ اتنے رچ ہیں وہ تمہاری ہیلپ کیوں نہیں کرتے"

دوسرے والا دوست پوچھنے لگا کیونکہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ان کے اپارٹمنٹ میں آجاتا تھا اس کا گھر میں چکر اب بہت کم لگتا تھا خاص طور پر جب سے اس نے سنا تھا کہ فارس کو گھر لے آئے ہیں وہ نہیں چاہتا تھا کہ فارس کا غصہ اس پر بھی اتر جائے

یار بات رِچ کی نہیں ہے بات غیر اخلاقیات کی ہے وہ قانونی طور پر یا سب کے سامنے تو بہت شریف ہوتا ہے اس کا بدلہ خفیہ ہوتا ہے میرے باپ کی آنکھوں میں دھول جھونکنا اسے اچھے سے آتا ہے ویسے وہ پہلے ایسا نہیں تھا اس کا اس قسم کا غصہ اس حرمت دو ٹکے کی لڑکی کے آنے کے بعد ہوا ہے ورنہ وہ پہلے اتنا اوور ری ایکٹ نہیں

کرتا تھا" وہ ان کو کہتا دوسرا گلاس بھرنے لگا اس کے تمام دوست

بگڑے ہوئے رئیس زادے تھے جن کے لئے الکوحل پانی کی مانند ہی تھی

اٹس مین کہ وہ اس کی بیوی سمیت اس کی محبوبہ بھی ہے یعنی اس شیر کی "

کمزوری ایک کمزور عورت ہے" ساتھ والا بولا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا

تمہاری مدر نے بھی غلط کیا نا اسکے چہرے پر تیزاب پھینکنے کی بجائے اس "

" کے دل پر تیزاب جیسی باتیں پھینکنی چاہئے تھیں

کیا مطلب" وہ تھوڑا حیران ہوا "

تمہاری ماما کو چاہئے تھا کہ اس حرمت بی بی کو ایسا بھڑکاتیں کہ وہ "

خود فارس ہمدانی کے منہ پر کالک ڈال کر چھوڑ جاتی کیونکہ تو نے خود بتایا کہ

وہ بہت شریف زادی ہے تو وہ فارس جیسے گھٹیا شخص کے ساتھ تو نہیں

رہنے والی" اس کے دماغ میں ایک نئی سوچ ڈالتا اس کا دوست مسکرا کر آنکھ

دباتا ٹی وی پر چلتے میوزک سے لطف اندوز ہونے لگا جبکہ میران پر سوچ

انداز میں لب کاٹتا فرش کو گھورنے لگا بہر حال جب سے اس کی اچھی خاصی

پٹائی ہوئی تھی اس کے بعد وہ فارس ہمدانی سے بدلہ لینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا

بیڈ پر نیم دراز وہ اپنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھا تھا ویڈیو کال پر کمپنی کے چند اہم افراد موجود تھے جن سب کے دل بے چین تھے فارس ہمدانی دو ماہ بعد ان کے ساتھ مخاطب تھا وہ بھی ویڈیو کال پر کیونکہ ڈاکٹر نے ابھی بیڈ ریسٹ پر ہی کہا تھا لیکن وہ رافع کی بزنس رپورٹس کو خراب پا کر خود بزنس کو آن لائن دیکھنا چاہتا تھا ویڈیو کال میں مختلف کمپنی کوارٹرز کے ہیڈ بیٹھے تھے اور وہ فارس کو بڑے سے پروجیکٹر پر بیڈ پر نیم دراز دیکھ رہے تھے جس کی نظر اس وقت صرف ایک مسئلے پر تھی کمپنی کا بڑھتا ہوا نقصان اور اس کے اندر غدار کون ہے

تم سب جانتے ہو میں اس وقت آفس نہیں آسکتا" اس نے تھکے "
ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ کمر بیٹھ بیٹھ کر تھک چکی تھی وہ کچھ دیر پہلے سب
کچھ سن چکا تھا

لیکن جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ برداشت سے باہر ہے "رافع کو تم میں "
سے ہی کسی پر شک ہے مگر وہ پتہ لگانے میں ناکام ہے لیکن تم سب جانتے
ہو کہ اگر میں آگیا تو میرے لیے ایک دن بہت ہوگا سپائے کا پتہ
لگانے میں" اس کا لہجہ سخت تھا اسکرین پر موجود چہرے خاموش تھے
مجھے معلوم ہے کہ ہمارے بیچ کوئی ایسا ہے جو دشمن کے لیے کام "
کر رہا ہے اور یہ شخص ہر وہ بات باہر پہنچا رہا ہے جسے صرف ہم جانتے ہیں
ہمارا بزنس لوس ہمارے پروجیکٹس کی ناکامی یہ سب جھٹلانے لائق
نہیں" وہ حقیقتاً پریشان تھا اس نے بہت محنت سے یہ مقام حاصل کیا
تھا اور پھر ناکامی کا سامنا اس کے لیے قابل قبول نہیں تھا سب کے چہروں
پر حیرت اور تشویش تھی

آئی نو کہ آپ سب مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور میں آپ پر لیکن اب "
ہمیں خود پر بھی شک کرنا ہوگا" اس نے ہر ایک کی طرف
غور سے دیکھا گویا ان کے چہروں پر چھپی ہوئی سچائی کو پڑھنے کی کوشش
کر رہا ہو

" یہ میرے لیے صرف بزنس نہیں یہ میری جیت ہے اور کوئی بھی
جیتا ہوا انسان ہار پسند نہیں کرتا اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے جو اس
کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہا" اس نے ہارٹ بیٹ ایکسر سائز مشین
کو پنجوں میں زور زور سے دباتے گہری سانس لی دل کی دھڑکن چیک اپ
کے باوجود نارمل نہیں رہتی تھی ڈاکٹر زاور نعمان اس کی ہارٹ بیٹ
کو لے کر پریشان تھے البتہ حرمت کو سب ٹھیک ہے ہی بتا رہے تھے
" میں کچھ دن تک مزید آفس نہیں آسکتا لیکن یہ نہ سمجھو کہ میں دیکھ نہیں
رہا میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں اور جلد یا بدیر وہ شخص بے نقاب ہوگا"
ہر طرف ایک لمحے کی خاموشی چھا گئی اور پھر فارس نے کال بند کی لیکن اس

کے دل میں شک اور بے یقینی کی ایک گہری لہر اٹھ رہی تھی کہ وہ کون ہو گا جو غدار تھا وہ انہی سوچوں میں تھا جب اچانک اس کے فون کی گھنٹی بجی اس نے فون اٹھایا اور اسکرین پر نام دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے تیز چمک آئی وہ مشین پر پنچے کے ساتھ پمپ کرتے ہوئے

دوسرے ہاتھ سے یس کرتا فون کان کو لگا گیا

تو آخر کار تم نے فون اٹھا ہی لیا مسٹر ہمدانی "ڈیویلئیر کی سرد اور زہر بھری" آواز دوسری طرف سے آئی فارس نے ایک پل کے لیے خاموشی اختیار کی تھی

تم کیا چاہتے ہو تمہاری نئ فلم ریلیز ہو گئی ہے کیا" وہ طنزاً ہنسا"

اور مقابل کے لبوں پر ایک زہریلی ہنسی آئی جو فون کے ذریعے بھی صاف سنائی دی

"فلم تم اسے فلم سمجھتے ہو یہ کوئی فلم نہیں میرے حریف یہ بدلہ ہے وہ بدلہ
جو میں تم سے اس کے لیے لے رہا ہوں جسے تم نے مجھ سے چھین لیا تھا" وہ
سخت انداز میں بولا

"تم کس کی بات کر رہے ہو" وہ انجان بنتا مشین چھوڑ کر ٹانگیں
ہلانے لگا ساتھ ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لی
"تم اچھی طرح جانتے ہو" ڈیویلئیر کی آواز میں تلخی بڑھ گئی
"میری بیوی ڈیانا تمہیں پتہ وہ تم سے محبت کرتی تھی میں اس
کا شوہر تھا لیکن اس کا دل تمہارے لیے دھڑکتا تھا اس نے مجھے کبھی اس
طرح نہیں چاہا جس طرح وہ تمہیں چاہتی تھی" وہ چیخا فارس نے منہ
بگاڑے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا
"وہ تمہاری بیوی تھی تمہارا رشتہ تمہارے ہاتھوں میں تھا یونو میں کبھی
اسے اپنی طرف نہیں بلایا اب میرا دل ہوٹس پوٹ چھوڑتا ہے تو ہر کسی

کو اپنا وائی فائی کنیکٹ نہیں کرنا چاہیے نا" وہ معصوم بنتا بڑھی ہوئی داڑھی کھجانے لگا

" یہ بات کہنا تمہارے لیے آسان ہے تمہیں اندازہ بھی ہے کہ ایک شخص کے لیے یہ کیسا ہوتا ہے کہ اس کی بیوی کسی اور سے محبت کرے اور پھر تم نے اس سے میری زندگی ہی چھین لی میں نے اسے مار ڈالا میں نے اپنی ہی بیوی کو مار ڈالا صرف اس لیے کہ اس کے دل میں تمہارے لیے جگہ تھی وہ تم جیسے کے لیے مسلمان ہونا چاہتی تھی جس کو اپنے دین کی الف بے کا نہیں پتہ "اس کے آخری الفاظ پر نا جانے کیوں فارس کا دل ایک لمحے کے لیے دہل گیا لیکن اس نے خود کو قابو میں رکھا

" ڈیانا کا قتل تم نے اپنی نفرت اور شک کی وجہ سے کیا اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا تم سے ایک معصوم سی عورت نہیں سنبھالی گئی تم اپنی ناکامی کا الزام مجھ پر مت ڈالو"

اس نے کندھے اچکائے

تمہیں لگتا ہے میں نے یہ سب یونہی چھوڑ دیا نہیں ہمدانی "

ڈیانا کو کھونے کے بعد میرے پاس اب صرف ایک مقصد ہے تمہیں

تکلیف دینا تمہیں برباد کرنا میں تمہاری ہر خوشی چھین لوں گا جیسے تم

نے میری خوشی چھینی تھی" وہ پھر چیخا

کیری آن ڈئیر بہت دشمن دیکھے ہیں اینڈ ویلکم ٹو یوان مائی اینیمی لسٹ "

ہمدانی آپ کا دل سے سواگت کرتا ہے" وہ سر خم کرتا ڈھیٹ پن سے

بولتے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا

بائی داوے تمہیں اس معصوم عورت کو نہیں مارنا چاہیے تھا ایک "

بار میرے پاس بھیج دیتے میں اتنے برے طریقے سے اس کو سمجھاتا کہ وہ

تم سے عشق کرتی آج تمہاری جگہ مجھ سے بدلہ لے رہی ہوتی اینی

وے تمہیں سکون مل گیا بہت ہے" اس نے طنزیہ ہنسی ہنسی

"سکون۔۔ سکون تو مجھے تب ملے گا جب تمہاری دنیا برباد ہو جائے گی جب

تم بھی وہی درد محسوس کرو گے جو میں نے کیا تب شاید میں سکون پا سکوں

اور۔۔اور کوئی یونہی اپنی محبوب بیوی نہیں مار دیتا میں۔۔میں بہت صبر کے بعد وہ کر سکا۔۔میں مجبور ہو کر کیا تھا وہ سب اور مجبور تم دونوں نے کیا تھا تمہارا کھیل اس کے لیے محبت اور میرے لیے ساری زندگی کی بے سکونی بن گیا" ڈیویلئیر کی آنکھوں سے ایک آنسو گرتا اس کی شرٹ میں پیوست ہوا جبکہ اس کی لڑکھڑائی بھیگی آواز فارس کو لب کاٹنے پر مجبور کر گئی

تمہیں تب پتہ چلے گا ہمدانی جب تمہاری محبوب بیوی"

تمہارا صبر آزمائے گی کال کی لائن کٹ گئی لیکن فارس کے دل میں خطرے کا ایک نیا احساس جاگ اٹھا تھا

وہ تم جیسے کے لیے مسلمان ہونا چاہتی تھی جس کو اپنے دین کی الف بے" کا نہیں پتہ" الفاظ تھے یا خنجر فارس کی دھڑکن تیز ہونے لگی

تمہیں تب پتہ چلے گا ہمدانی جب تمہاری محبوب بیوی"

تمہارا صبر آزمائے گی"وقت قیامت تھا یا کچھ اور اس نے گہری سانس

لینے کی کوشش کی

کوئی یونہی اپنی محبوب بیوی نہیں مار دیتا۔۔تب"

تمہارا صبر دیکھا جائے گا۔۔آئی ایم شیور تم اس کو ایک بار نہیں

روز روز مارو گے۔۔وہ تم جیسے کے لیے مسلمان ہونا چاہتی تھی جس

کو اپنے دین کی الف بے کا نہیں پتہ۔۔ تمہیں تب پتہ چلے گا ہمدانی جب

تمہاری محبوب بیوی تمہارا صبر آزمائے گی۔۔وہ تم جیسے کے لیے مسلمان

ہونا چاہتی تھی جس کو اپنے دین کی الف بے کا نہیں پتہ"اس کا ہاتھ

دھیرے سے کانپا دل کی دھڑکن بے قابو ہونے لگی اور کسی کے الفاظ

ارد گرد ناچتے ہوئے اس کو نا جانے کیوں بے سکون کر رہے تھے

\-

رات کے اندھیرے میں ایک خاموش کمرہ جس میں صرف دیوار پر لگی
گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی ڈیویلئیر اپنی کرسی پر بیٹھا
اپنے ہاتھ میں موبائل فون گھماتے ہوئے کسی گہری سوچ میں
ڈوبا ہوا تھا اور کچھ دیر بعد اس نے ایک نمبر ڈائل کیا اور فون کان
سے لگا لیا چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز آئی

"جی جناب"

وقت قریب آ رہا ہے تم تیار ہو" اس نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے "
ساتھ سرگوشی کی

جی ہر چیز اسی طرح ہو رہی ہے جیسا آپ نے کہا تھا کوئی شک نہیں"
کر رہا حتٰی کہ وہ شخص بھی" دوسری طرف سے دبی ہوئی آواز آئی

اچھا لیکن یاد رکھو اس بار کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے ہر چیز بالکل ٹھیک "
طریقے سے انجام پائے" اس نے اپنے لہجے میں سنجیدگی پیدا کی

آپ فکر نہ کریں جناب میں نے سب کچھ سنبھال لیا ہے وہ کچھ بھی "
"محسوس نہیں کریں گے جب تک کہ بہت دیر نہ ہو جائے

مقابل کے مطمئن کرنے پر اس نے آنکھیں موند لیں اور کچھ لمحے خاموشی اختیار کی

ٹھیک ہے اور وہ جو ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں "اس نے سوال " کیا

ان کا بھی بندوبست ہو چکا ہے جناب جیسے آپ نے ہدایت دی "
تھی "جواب فوری حاضر تھا اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

زبردست لیکن یاد رکھو کوئی ایسی بات نہ ہو جو تمہارے اور میرے بیچ کسی "
"اور کو معلوم ہو

" بالکل جناب آپ بھروسہ رکھیں کوئی کچھ نہیں جان پائے گا "

مقابل کی آواز پر اس نے ایک بار پھر فون گھمایا اور بولا

اچھا پھر وہی روشنی کو اندھیرے میں بدل دو "اس نے ہدایت کی "

"اندھیرا ہی حقیقت ہے جناب"

اس نے فون بند کر دیا لیکن اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی جیسے اس کی ذہنی گیم کا ہر مہرہ اپنی جگہ پر تھا

"میں تیری آنکھوں میں دیکھتا ہوں خود کو۔۔

تم کو کیا دکھتا ہے میری نظروں میں کہاں

دیکھتے چاہتیں صبح کو شام کر دیا۔۔"

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے ہی وہ ایل ای ڈی پر تھری ڈی گیم کھیلتا ہوا ساتھ تیز آواز میں لگے گانے کے بول گنگناتا ہوا نظر آیا اور گانے کے واحیات بول سن کر وہ منہ بگاڑ کر بڑی سی دیوار گیر ایل سی ڈی کو دیکھنے لگی اور سامنے چلتا بولڈ سین دیکھ کر حرمت کے ہاتھ سے سوپ والا باؤل چھوٹتے چھوٹتے بچا وہ فوری "استغفراللہ استغفراللہ" کہتی نگاہیں پلٹا گئی

خود کو تیرے ہی خاطر قربان کر دیا''

"بدنامیاں ملیں تنہائیاں بڑھیں بدنامیاں ملیں تنہائیاں بڑھیں۔

کچھ شرم ہے کہ نہیں آپ کو'' وہ سوپ کا باؤل سائیڈ ٹیبل پر رکھتی فوری'' ایل سی ڈی کا سوئچ نکال کر اسے بند کر گئی

اونہوں۔۔ میری شرم کا پردہ پھٹ چکا ہے'' کمال لاپرواہی کا مظاہرہ'' کیا تو وہ منہ کھولے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے اس کو دیکھنے لگی جو ابھی تک گیم میں پوری طرح غرق تھا

سوپ پی لیں'' وہ اس کی گیم والی ایل ای ڈی بھی بند کر کے اس کے پاس'' کمبل میں گھس کر بیٹھ گئی فارس اس کو منہ بسور کر دیکھتا انگڑائی لینے لگا وہ اس وقت ٹی شرٹ میں تھا جس کی بنا پر اس کی باڈی پر بنے مختلف اقسام کے ٹیٹو واضح ہو رہے تھے، اس کی داڑھی کافی بڑھی ہوئی تھی تو بال بھی گردن سے نیچے کندھے کو چھو رہے تھے حرمت کے بارہا کہنے کے باوجود وہ کٹنگ نہیں کروا رہا تھا

"کیسا نصیب ہے میرا دو دن سے ایک پھوہڑ عورت کے ہاتھ سے سوپ پی رہا ہوں یو نو دس حرمت کہ مجھے تمہارے ہاتھ کا ٹیسٹ اچھا نہیں لگتا ایون فی میلز کو کھانا ٹھیک سے بنانا ہی نہیں آتا تم پھر کیوں ضد کرتی ہو اور میرے فلیورز ڈیمیج کرتی ہو" وہ اس کو اچھی خاصی سنا گیا جس نے رٹ لگا کر رکھی تھی کہ وہ کچھ دن تک اپنے شوہر کی خدمت کرنا چاہتی ہے خانساماں کو صرف کھانے کی ہدایت دی گئی تھی جبکہ فارس کی ڈائٹ کو لے کر حرمت خود بھی کچھ نا کچھ بناتی رہتی تھی جس پر فارس منہ بناتا مگر وہ اس کو کھلا کر دم لیتی

"آئی ہیٹ یو۔۔ کچی ہوں میں" وہ بچوں کی طرح ہاتھ کی چھنگلی کو اس کے ہاتھ کی چھنگلی میں ڈال کر اس سے ناراضگی کا اظہار کرنے لگی

"زیادہ معصوم مت بنو میں ابھی تک تم سے ناراض ہوں تم نے میری سب کے سامنے انسلٹ کی۔۔"

میں کوئی انسلٹ نہیں کی آپ کو سمجھانے کی کوشش کی تھی اینڈ تھینکس ''
آپ نے امل آپی کو معاف کر کے میرا مان رکھا'' وہ پیار سے اس کے اسی ہاتھ
کو سہلاتی ہوئی بولی

ویسے اب آپ کو لبابہ آنٹی کو بھی معاف کر دینا چاہئے دیکھیں نا بیچاری ''
ابھی تک سنگاپور بیٹھی ہیں اور حذیفہ انکل بھی دو بار آپ کے پاس آکر معافی
مانگ چکے ہیں'' وہ کسی آس کے تحت بولی کہ وہ معاف کرنا سیکھے اور بدلہ
نالے

آپ کو پتہ معاف کرنے والا بڑا ہوتا ہے'' وہ ساتھ ہی اس کو فائدہ ''
بتانے لگی تو وہ اس کو اوپر تلے غور سے دیکھتا طنزیہ مسکرایا
پھر تم کو ریگولر بیس پہ معاف کرنا چاہئے عین ممکن ہے کہ تم بڑی "
ہو جاؤ'' وہ کونسا اس کے جھانسے میں آنے والا تھا اس لئے کمال لاپرواہ
انداز میں جواب دیتا اس کو سلگا گیا
آئی ایم سیریس فارس'' وہ سوپ کا چمچ اس کے منہ میں ڈالتی باور کروا گئی ''

آئی ایم آلسو سیر یس املی تمہیں یونہی کسی پہ ترس نہیں "
کھانا چاہیئے دیکھو نار وما کئی بار مجھ کو فون کر کے شادی پر افسوس کر چکی
ہے تو کیا مجھے اس کا دل ناتوڑتے ہوئے اس سے شادی کر لینی چاہیے "اس
نے ثابت کیا کہ وہ باتوں سے سامنے والے کو قائل کرنے کا ہنر رکھتا
جی نہیں آپ صرف میرے ہیں میں تو بس اتنا چاہتی تھی کہ آپ معاف "
کر دیں کیونکہ معاف کرنے والا اللہ کو پسند ہوتا ہے "وہ جس چمچ سے اس
کو سوپ پلا رہی تھی اسی سے خود بھی سوپ پینے لگی
معاف تو انہیں کیا جاتا ہے جو پچھتا رہا ہو، غلطی مان کر توبہ "
کر چکا ہو یا مداوا کرنے کے قابل ہو۔۔وہ صرف ڈر رہی ہے مجھ سے اینڈ آئی
ایم سو ہیپی۔خوبصورت لیڈیز کی آنکھوں میں اپنے لئے ڈر مجھے بہت
پسند ہے "وہ چٹخارے لے کر بولا تو حرمت کو بے پناہ جیلنسی ہوئی
تو ٹھیک ہے پھر آئندہ میں آپ سے بالکل نہیں ڈروں گی "وہ منہ "
بنا کر کہتی باؤل میں چمچ ہلانے لگی

املی شملی میں نے خوبصورت لیڈیز کہا ہے‘‘ وہ مزید شرارت پر آمادہ ’’

تھا اور حرمت شدید صدمے میں آئی

ہاں تو کیا میں خوبصورت نہیں ہوں‘‘ وہ بیچارگی سے بولی ’’

میں نے کبھی غور سے نہیں دیکھا‘‘ اس نے کندھے اچکائے ’’

تو دیکھیں نا کہ میں کتنی خوبصورت ہوں‘‘ وہ اسی انداز میں کہتی سوپ ’’

کا چمچ اپنے منہ میں لے گئی فارس اس کی بات پر سر ہلاتا انگوٹھے سے اپنا

نچلا لب مسلتا آنکھوں میں انتہائی خباثت اور کمینگی لا کر اس

کے پورے وجود کو ایکسرے کرنے لگا

یہ۔۔یہ کیسے گندی نظروں سے دیکھ رہے ہیں‘‘ وہ اس کا ہاتھ نیچے کرتی ’’

کمبل کو اپنے اوپر کر کے چھپ سی گئی اور فارس اپنی نظریں بدلتا قہقہہ لگا کر

ہنسنے لگا جس کے بعد حرمت کو سکون کا سانس آیا

ویسے آپ لبابہ آنٹی کے ساتھ کیا کریں گے‘‘ اس کی سوئی ابھی تک وہاں ’’

ہی اٹکی ہوئی تھی

"یار میں انو سینٹ سا بندہ ہوں میں کسی سے کیا بدلہ لے سکتا۔۔اور املی تم کم بولا کرو خاموش رہتی ہو تو اچھی لگتی ہو" وہ پھر اسے دبے لفظوں میں "شٹ اپ" کہہ چکا تھا حرمت منہ بنا کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگی کہ وہ مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے نزدیک کر گیا حرمت کی پلکیں لرز اٹھیں تھیں کہ فارس ہمدانی کی نزدیکی ہمیشہ اس کی جان کو عذاب میں ڈال دیتی تھی

"کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے" وہ اس کی نگاہوں کی زبان کو سمجھ کر بھی انجان بننا چاہتی تھی

"ہائے کب وہ وقت آئے گا جب تم کہو گی کہ کیا کر رہے بچے دیکھ رہے ہیں چھوڑیں مجھے" وہ آنکھ دباتا اس کو بلش کر گیا وہ مسکراتی ہوئی اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر پرے ہو گئی

"آپ انتہائی بدزبان ہیں فارس" وہ کہنے سے باز نا آئی

"اپنی حالت دیکھو" آئی نو املی لیکن تمہاری زبان کی اسپیڈ بھی ٹو ایکس پر چل رہی ہے اپنی

ہاؤ میں ایک دو دن میں بیڈ ریسٹ سے اٹھتے ہی کچھ دن تک سنگاپور کے لئے

نکلوں گا اور پھر اس کے بعد ہنی مون کا پلین بناؤں گا تم خود کو مینٹلی

تیار کر لو کہ تم میرے ساتھ جا رہی ہو۔۔ مجھ سے زیادہ سوسائٹی کو فکر پڑی

ہے کہ فارس ہمدانی اپنی بی لوڈ وائف کو ابھی تک ہنی مون پر نہیں لے

کر گیا" وہ اس کو کہتا اپنا موبائل اٹھا گیا

"لیکن میں کہیں اور نہیں جاؤں گی اگر آپ مجھ کو کہیں لے کر جانا

چاہتے ہیں تو میری شرط ماننا ہو گی" وہ بضد ہوئی اور اس کی خطرناک گھوری

پر آنکھوں میں فوری آنسو چمک اٹھے

"تمہارے اچھے بھی جائیں گے۔۔ میں کہہ چکا ہوں کہ میں تمہاری ایسی

فرمائش نہیں پوری کر سکتا مجھے وہاں نہیں جانا اور اسلام میں زبردستی کا

کانسپٹ نہیں ہے" وہ اس کو باور کروا گیا

بالکل نہیں ہے اس لئے بھول جائیں کہ آپ میرے ساتھ زبردستی کریں "

گے" وہ جانے لگی

میں اسلام کو فالو نہیں کرتا تم اپنی فکر کرو" وہ اس کو لاجواب "

کرتا پیر پٹخنے پر مجبور کر گیا

آئی ہیٹ یو" وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئی اور فارس فون "

پر مسکراتے ہوئے ایک نمبر ڈائل کرنے لگا

ہیلو۔واٹ اباؤٹ مائی آرڈر۔۔ہمم۔۔گڈ کسی کو بھی اس کا پتہ نہیں "

چلنا چاہئے میں کل چیک اپ کروا کر پرسوں کی فلائٹ سے آ رہا ہوں" وہ

اپنے آدمی کو ہدایت کر کے اٹھ کر واش روم جانے لگا تا کہ فریش ہو سکے اس

کا زخم بالکل ٹھیک ہو چکا تھا اب صرف فائنل چیک اپ کی ضرورت تھی

اور جو سکن ری بونڈ کروانے کی سرجری تھی وہ کچھ عرصے میں عمل میں

لانی تھی ابھی اس کی کمر مکمل طور پر مسخ شدہ سی ہی تھی کیونکہ تیزاب

نے بہت گہرا اثر چھوڑا تھا

"کم اون ہری اپ کلوز یور آئز اینڈ ٹیک آ پیسفل سلیپ" وہ اسے پیار کرتی ساتھ ساتھ ہدایت کر رہی تھی اور وہ منہ بسورتا جا رہا تھا

"بٹ آپ نے تو کہا تھا کہ میری ڈول والی وش پوری کریں گی ابھی تک آپ نے مجھے ڈول لا کر نہیں دی میں کب تک اکیلا سوتا رہوں گا آئی وانٹ سم ون پاپا بھی ابھی تک مجھ سے ملنے نہیں آئے انہوں نے بھی پرامس کیا تھا" وہ معصومیت سے کہتا سر جھٹکتے اس کا ہاتھ پرے کر گیا تو وہ ایک پل کے لئے خاموش سی ہو گئی

"اتنی جلدی اصلی والی ڈول تو نہیں آتی میری جان ویٹ کرنا پڑے گا" وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ اسد فوری اس کی بات سمجھتا سر ہلا گیا کیونکہ وہ اصلی والی ڈول کے لئے بہت بے تاب تھا البتہ امل

دل سے دعا گو تھی کہ اس کے بیٹے کی فرمائش پوری ہو اور اس بار وہ بیٹی

سے ہی نوازی جائے۔۔

اوکے مائی ڈئیر چائلڈ گڈ نائٹ سی یو سون" وہ اس کے گال پر ایک "

بار پھر محبت بھرا پیار کر کے لائٹ بند کرتی کمرے سے نکل آئی اور جب

اپنے روم میں داخل ہوئی تو شدید حیران سی سامنے دیکھتی ایک پل کو رک

سی گئی وہ سامنے ہی بیڈ پر نیم دراز اس کی ساری ٹرنکولائزر اور ڈپریشن کی

میڈیسنز کو ہاتھ میں پکڑ پکڑ کر چیک کر رہے تھے

تم روزان کو استعمال کرتی ہو" انہوں نے اسے دیکھے بغیر سوال "

کیا چہرے پر جامد تاثرات جو کہ امل کو ہمیشہ نفرت و غصے والے ہی لگتے تھے

نہیں" وہ بھی جامد تاثرات لئے یک لفظی جواب دیتی آہستہ سے چلتی ہوئی "

واش روم چلی گئی اور کچھ منٹ بعد فریش سی نکھری نکھری سفید لانگ

سلک کی نائٹی پہنے باہر آگئی بال ٹاول میں قید تھے جن کو وہ ڈریسنگ ٹیبل

کے سامنے آکر کھولتی ڈرائیر سے خشک کرنے لگی وہ سامنے آئینے میں دیکھ

سکتی تھی کہ نعمان مسلسل اس کی میڈیسنز کو ہاتھ میں

تھامے دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے کبھی کبھار اس کو بھی دیکھ لیتے

کب کب کرتی تھی" وہ پھر سوال کر گئے آج آٹھ سال بعد وہ سوال "

کر رہے تھے اور امل جواب دے رہی تھی آج اتنے عرصے بعد وہ بات

کرنے میں پہل کر رہے تھے تو امل کا دل بوجھل اور خاموش ہو چکا تھا

جب جب ضرورت محسوس ہوتی تھی" وہ جواب دیتی بال خشک "

کر کے ڈرائیر اندر رکھتی سلکی اسٹریٹ بال ہاتھوں سے ٹھیک کر کے باڈی

لوشن پکڑ کر لگانے لگی

کس کی ضرورت محسوس ہوتی تھی" شاید وہ آج خود بات "

بڑھانا چاہتے تھے مگر امل آج خاموش رہنا چاہتی تھی حرمت کی باتیں ابھی

تک اس کے دل و دماغ کو جکڑ کر اذیت سے دوچار کر رہی تھیں اسے آج

احساس ہو رہا تھا کہ ساری غلطی اس کی نہیں تھی کہیں نا کہیں اس

کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی تھی وہ دل سے حرمت کے لیے محبت محسوس

کر رہی تھی جو اس کے لئے صرف نعمان اور فارس سے نہیں لڑی تھی بلکہ اس کے دل سے بھی لڑی تھی کہ وہ اپنی خودداری کو اتنا گرانے کا حق نہیں رکھتی اس سے غلطی ہوئی تھی تو وہ اپنی بھرپور جوانی کے آٹھ سال بھی ان کے لیے ضائع کر چکی تھی اس نے اپنے سے کئی سال بڑے شخص کے ساتھ شادی کر کے اس کی محبت پانے کے لیے وہ سب کیا تھا

"میڈیسنز کی" وہ بھی بات گھما گئی تو نعمان مسکرائے وہ جانتے تھے وہ کم از کم آج ان سے ناراض رہنا چاہتی تھی

"میری ضرورت کبھی محسوس نہیں ہوئی" وہ سوال کرتے اس کو والہانہ نگاہوں سے دیکھ رہے تھے جو کہ ان کے الفاظ پر ایک پل کو حیران اور دوسرے پل پھر خود کو سونے کے لئے تیار کر کے نکھری نکھری سی بیڈ پر آبیٹھی اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ میں پہنی بریسلٹ اتارنے لگی جبکہ نعمان اس کا ہاتھ تھام کر خود بڑھتے بریسلٹ اتارنے لگے اور امل دھک سے رہ گئی

ن۔۔ نعمان" وہ محض بڑبڑاتی ان کے وجیہہ چہرے کو دیکھنے لگی جو کہ آج پہلی بار اتنی محبت وانسیت کا احساس لئے اس کو دیکھ رہے تھے

بات کرنا چاہتا ہوں "انہوں نے گزارش کی"

میں نہیں کرنا چاہتی۔۔ مجھے سونا ہے "وہ بے رخی برتتی ہاتھ جھٹک کر کمبل درست کرتی لیٹنے لگی کہ نعمان نے اس کا بازو تھامتے اس کو پاس کیا

آئم سوری" وہ معافی مانگتے اٹھ بیٹھے"

ن۔ نہیں چاہیے کچھ نہیں چاہیے اب "وہ بھاری آواز میں آنکھوں میں آنسو لائے ان سے دور ہونے کو مچلی جو کہ اس کو بے پناہ نزدیک کیے ہوئے مسلسل والہانہ انداز میں دیکھ رہے تھے

امل۔۔ بہت بکھرا ہوا ہوں ایون ٹوٹا ہوا تھا تمہیں میرے دل کو "جڑنے کا ٹائم دینا چاہیے تھا بٹ آئی نو۔۔ آئی نو تمہاری نہیں ساری میری غلطی تھی میں نا اچھا باپ بن سکا نا اچھا شوہر بن سکا آئی ایم سوری امل۔۔ پلیز فارگیو می۔۔ تم۔۔ تم جو سزا دینا چاہو دے دو آئی ایکسپٹ بٹ

پلیز معاف کر دو" انہوں نے بھیگی پلکوں سے التجا کی اور کب سے ضبط کرتی امل اپنے سارے بندھ توڑ کر ان کے سینے لگی ہچکیوں سے رونے لگی نعمان لب کاٹتے اس کے بالوں اور کمر پر ہاتھ پھیرتے اس کو اپنائیت کا احساس دلاتے چپ کروانے لگے

آپ برے ہیں، گندے ہیں، سنگدل ہیں، ظالم ہیں" وہ ایک ایک کر کے " ان کو قصور بتانے لگی

آئی نو اینڈ آئی ایکسپٹڈ کہ میں بہت پتھر دل ہو گیا تھا اپنی پہلی بیوی " سے ملے دکھوں کا بدلہ بھی تم سے لیتا رہا۔۔ تم کم عمر تھی میری توجہ، محبت "اور خیال حاصل کرنے کے لئے تم نے وہ انتہائی قدم اٹھایا۔۔

لیکن۔۔ لیکن میں خالی ہاتھ رہ گئی۔۔ م۔ میرے پاس کچھ نہیں بچا تھا" وہ " روتی ان کے گریبان کو دبوچے ہوئے تھی

امل دیکھو میری طرف" وہ اس کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف رخ " کر گئے تو وہ کچھ پل کے لئے رونا بند کرتی ان کو بھیگی پلکوں سے دیکھنے لگی

بہت دکھ دے چکا ہوں تمہیں اور یقین جانو کہ اس بار اپنے بیٹے یا حرمت "
کے کہنے پر یہ سب نہیں کہہ رہا بلکہ مجھے خود احساس ہوا ہے تم میری بیوی ہو
مجھ سے کئی سال چھوٹی ہو تمہاری بھی کئی خواہشیں ہوں گی
تمہارے اتنے سال میں نفرت کی نظر کر چکا ہوں ان کا مداوا تو نہیں
کر سکتا مگر اتنی کوشش کروں گا کہ میری وجہ سے اب تم کو کوئی دکھ
نا پہنچے تمہیں ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کروں گا" وہ پیار سے بولے
آپ پیدائشی سڑیل اور ان رومینٹک ہیں "امل بھیگی پلکوں سے مسکراتی "
ان کے کندھے پر سر رکھ کر شکوہ کر گئی
امم ۔۔ایسی بھی بات نہیں تم اب دیکھو گی کہ میں کتنا رومینٹک "
ہوں" وہ مسکراتے اس کے بالوں کو چہرے سے پرے کرتے انتہائی
گھمبیر آواز میں بولے
ہم دونوں مل کر اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں گے ان کو فارس کی "
طرح بگڑے ہوئے رئیس زادے نہیں بلکہ سمجھدار و فرمانبردار اولاد بنائیں

گے" وہ اسے اپنے ساتھ لٹا کر خود میں محفوظ کرتے پیار سے بولے اور امل طمانیت سے مسکراتی ہوئی سر ہلا کر ان کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگی وہ اپنی محبت و وفاداری میں آج آٹھ سال بعد سرخرو ہو گئی تھی بے شک اس سے گناہ بھری غلطی ہوئی تھی مگر وہ آج اس گناہ کی معافی حاصل کر چکی تھی ارادہ تو اس کا بھی نعمان سے کچھ ناراض رہنے کا تھا مگر بیچاری محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر فقط کچھ لمحے ہی ناراضگی ظاہر کر پائی تھی

"ہمم اٹس اوکے میں دیکھ لوں گا تم فی الحال الجاوید انڈسٹری کو دیکھو کہ وہ کونسا نیا پلین تیار کرنے والے ہیں میں کوشش کروں گا کہ کل سے آفس آنا اسٹارٹ کر دوں کیونکہ اب زخم کافی حد تک ٹھیک ہے" وہ فون پر رافع کے ساتھ گفت وشنید میں مصروف عمل تھا کہ بلیک ٹی شرٹ، بلو اسٹائلش جینز میں کھلے بالوں کے ساتھ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگتی روما کمرے کو بنا ناک کیے اندر داخل ہوئی اور سامنے ہی بیڈ پر ٹیک لگا کر فون پہ

مصروف اپنے کرش کو دیکھ کر دل تھام گئی وہ اتنے دن جم
نا کرنے کے باوجود بہترین ورزشی اور دلکش جسامت رکھتا تھا اس
کے چہرے کے خدوخال انتہائی حسین و دلفریب تھے تو اس کے منہ سے
نکلنے والا ایک ایک لفظ سامنے والے کو مسمرائز کر ڈالتا تھا
”ڈونٹ وری فارس ہمدانی سب کو ہینڈل کر لے گا۔۔ تم فی الحال جو میں
کہہ رہا ہوں وہ کرو“ وہ روما کو دیکھ کر جلدی بات ختم کرنے لگا اور روما بھی
اونچی پنسل ہیل کی ٹک ٹک کرتی اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی ساتھ ہی
اپنے لمبے و منفرد انداز میں تراشے گئے ناخن کو اس کے ٹی شرٹ
سے جھانکتے مضبوط بازو پر پھیرنے لگی
”اوکے کل ملتے“ وہ کہتے ہی کال کاٹ کر اسے کمر سے پکڑے اپنے نزدیک
کر گیا اور روما کا دل بلیوں اچھلنے لگا اسے امید نہیں تھی کہ وہ ابھی بھی پہلے کی
طرح ہی اس کے ساتھ محبت سے پیش آئے گا

جانِ من اتنے دن کس بل میں گھسی ہوئی تھی کہیں اپنی ماں کی طرح مجھ ”
سے ڈر تو نہیں گئی تھی“ وہ آنکھ دباتا لب کاٹتا نہایت عامیانہ انداز میں اس
کو دیکھ کر پوچھنے لگا

ڈرنے والوں میں سے نہیں ہے روما اور تم سے تو بالکل نہیں ڈرتی“ اس ”
کا لہجہ مضبوط و دلبرانہ تھا جبکہ اس کے ہاتھ اب کی بار اپنے تمام ناخن سمیت
فارس کے مسلز میں گھسنے لگے تھے

یقین کرو حسین لڑکیوں کی آنکھوں میں ڈر میں دیکھنا بھی نہیں چاہتا“ وہ ”
اس کے حسن کو سراہتی نگاہوں سے دیکھ کر اس کے بال

چہرے سے پرے کرنے لگا اور کمرے میں داخل ہوتی حرمت منہ پر ہاتھ
رکھ کر آنکھیں پھاڑے اپنے شوہر کو کسی کی بانہوں میں سمائے دیکھتی جا رہی
تھی آنکھیں ایک پل کو جھلملائیں تو دوسرے پل غصے سے لال ہو گئیں دل
و دماغ ایک لمحے کو دکھ اور افسوس سے بھرا تھا تو دوسرے ہی لمحے غصہ

وضد عود کر آگئی وہ پیر پٹختی ان کو متوجہ کرتی آگے آئی مگر وہ دونوں اس کو مکمل طور پر اگنور کئے ایک دوسرے میں گم تھے

تمہیں اپنی بیوی میں انٹرسٹ نہیں رہانا" روما نے پیار سے پوچھا"

تو حرمت کو وہ زہر لگی تھی

یس شی از ٹو کنزرویٹو نو تمہاری طرح کا حسن اور نکھرا اس میں "

کہاں۔۔ وہ تمہاری طرح سنور کر رہے تو انٹرسٹ آئے نا" وہ جان بوجھ کر حرمت کو تنگ کرنے کے لئے اس کو اگنور کئے روما کے ساتھ اس قسم کی باتیں کرنے لگا اور حرمت بیچاری سامنے بڑے سے دیوار گیر آئینے میں خود کو دیکھتی منہ کھول گئی وہ اس وقت واقع ہی ماسی والے اسٹائل میں نظر آرہی تھی رف سے بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا جس سے وہ مکمل طور پر باہر آرہے تھے تو چہرہ بھی صبح کا دھویا ہوا کچن کی گرمی سے کملا چکا تھا سوٹ بھی تھوڑا گندا ہو چکا تھا تو پاؤں چپل کی قید میں تھے وہ واقع میں خود

کو روما کے آگے بہت برا محسوس کرنے لگی وہ کہیں سے بھی روما کا مقابلہ کرتی ہوئی نظر نہیں آرہی تھی

"تم اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے" اس کی بات پر حرمت مزید آنکھیں پھاڑ کر اس کو دیکھنے لگی اور اس سے پہلے کہ فارس کا جواب سنتی بھاگ کر واش روم میں داخل ہو گئی

"تم۔۔ تم میرے شوہر کو میرے خلاف بھڑکا رہی ہو اور۔۔ اور اتنا تیار شیار ہو کر اس کی باہوں میں بیٹھی ہو تمہیں تو میں بتاتی ہوں" وہ غصے سے مٹھیاں بھینچے ادھر ادھر چکر کاٹنے لگی

"میں تم سے زیادہ خوبصورت ہوں۔۔ آج میں تم کو بتاتی ہوں کہ فارس تمہارا نہیں صرف میرا ہے اور۔۔ اور تم ایک بار جاؤ میں فارس کا بھی وہ حال کروں گی کہ یاد رکھیں گے" وہ منہ پر ہاتھ پھیرے جلدی سے فریش ہونے واش روم جانے لگی باہر فارس دل ہی دل میں اپنی بیوی کا معصومانہ

غصہ سوچ کر مسکرا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ روما کے جاتے ہی وہ اس کی ایسی
کلاس لے گی کہ وہ اس سے بالکل امپریس نہیں ہو گا
بدلہ لینے کا وقت ہے فارس" وہ مسکرا کر کہتا مزید روما کے ساتھ
چھیڑ چھاڑ کرنے لگا اور روما اس کے ساتھ پورے جہان کی باتیں کرتی ٹائم
پاس کرنے لگی وہ دونوں آپس میں ہی مصروف تھے کہ واش روم سے باتھ
گاؤن پہنے بالوں کو ٹاول میں لپیٹ کر فریش سی حرمت باہر نکلی اور ان
کو غصے سے گھور کر پیر پٹختے ڈریسنگ روم میں گھس گئی فارس
کو مزید اسے تنگ کرنے میں مزہ آیا
"سمجھتے کیا ہیں خود کو۔ اگر میں شرافت میں ان کی ایسی حرکت
کو اگنور کر رہی ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں کچھ کر نہیں سکتی
اور حسن تو میں بتاؤں گی کہ ہوتا کیا ہے" وہ ہلکا سا دروازہ کھول
کر باہر جھانکتی ہے تو روما کو پینٹ شرٹ میں دیکھتے آنکھیں سلگ اٹھیں

بد تمیز ڈریس بھی کیسا پہن کر آئی ہے" وہ ناک منہ چڑھاتی بڑھ کر کبرڈ کھول گئی لیکن اس کے پاس تمام کے تمام ڈریسز قمیص شلوار اور فراکس کی اقسام کے تھے

"اب کیا کروں اس سے تو میں روما سے زیادہ اسٹائلش نہیں لگنے والی۔۔اس کے نزدیک تو میں پھر فیشن سے مبرا ہوں گی" وہ منہ بنا کر بولتی دوسری کبرڈ کھول گئی اور سامنے ہی فارس کی شرٹس اور نت نئے فیشن کے ڈریسز پڑے تھے اس کے دماغ میں ایک نیا خیال آیا تو مسکراتی ہوئی قدرے چھوٹے والی فارس کی ٹی شرٹ نکال کر اپنے ساتھ لگائی

"بیچاری تمہاری بیوی اب رو رہی ہو گی ہے نا" روما نے مذاق بنایا

"کچھ دن میں تم بھی ریہرسل کرو گی" وہ اس کے مذاق کا مذاق بنا گیا

"کیا مطلب"

کچھ نہیں فی الحال ہم صرف اپنی باتیں کرتے ہیں نا'' وہ اس کو منع ''
کرنے لگا تو روما مسکرا کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں
لے کر حد سے بڑھنے کی کوشش کرنے لگی

فارس آئی لو یو'' اس کا لہجہ نہایت دلفریب و مدہوش کر دینے ''
والا تھا اور اس سے پہلے وہ فارس کے چہرے پر جھکتی حرمت اس
کا بازو پکڑ کر اسے پرے کرتی غصے سے کھا جانا چاہتی تھی اور فارس روما اس
کو دیکھ کر شدید حیران ہوتے دیکھنے لگے وجہ اس کا گیٹ اپ تھا
املی'' اس کو پہلے حیرانی اور اب ہنسی آرہی تھی وہ اس کی سفید ٹی شرٹ ''
جو کہ کافی کھلی اور بڑی سی تھی اور نیچے اس کی اپنی سفید کیپری تھی ہونٹوں
پر ڈیپ ریڈ لپ اسٹک اور بال کھلے چھوڑے پوری کمر کو
ڈھانپے ہوئے تھے وہ اس وقت
کافی حد تک روما جتنی ماڈرن لگ رہی تھی البتہ حسن میں وہ روما سے کہیں
آگے نکل گئی تھی فارس دل تھام کر رہ گیا

نکلو میرے گھر سے تمہیں شرم نہیں آتی ایک شادی شدہ بندے "

پر ڈورے ڈالتے ہوئے میں تمہاری جان لے لوں گی اگر اب تم میرے

شوہر کے قریب آئی" وہ غصے سے ہاتھ نچا نچا کر اس کو بولی جبکہ فارس بنا پلک

جھپکے ابھی تک اس کو آنکھیں پھاڑے دیکھتا جا رہا تھا دل و نگاہ کی پیاس ایسی

تھی کہ بجھنے کا نام ہی نا لے رہی تھی

فارس اپنی ال مینرڈ وائف کو سمجھاؤ کہ مجھ سے بات مت "

کرے" روما نے کچھ دیر پہلے کا التفات یاد کرتے ہوئے تنک کر کہا

ہاہ" حرمت منہ کھول گئی "

کیپ کوائٹ روما اینڈ پلیز گو ناؤ" وہ بنا اس کو دیکھے وارن کر گیا کیونکہ "

نگاہیں اپنی محبوبہ سے ہٹنے کو تیار نا تھیں جس کو محسوس وہ دونوں کر رہی

تھیں روما کو مزید غصہ آیا تو حرمت تفاخر سے گردن اکڑا گئی

نکلو باہر اور آئندہ یہاں آئی تو اچھا نہیں ہو گا بے شرم لڑکی" وہ مزید پھیلی "

شٹ اپ بلڈی باسٹرڈ تم جیسی لڑکی کو میں اپنے جوتے۔۔اہھہ" فارس" سیکنڈ سے بھی پہلے اس کا گلا زور سے پکڑے اسے بیڈ پر گرا کر اس کے اوپر ہو گیا روما کا سانس بند ہوتا اس کے چہرے کو خطرناک حد تک سرخ کر گیا اور فکرمند تو حرمت بھی بے پناہ ہوتی فارس کو اس سے پرے کرنے کی کوشش کرنے لگی

شی از مائی لو مائی لائف لائن۔۔وہ عزت ہے میری اور تم۔۔تم ٹائم پاس" دو ٹکے کی عورت۔۔تمہاری جرأت کیسے ہوئی میری بیوی کے بارے میں ایسی بات کرنے کی۔۔" وہ چیخا

فارس۔۔پلیز چھوڑ دیں اسے۔۔فارس" حرمت کو روما کی فکر لگ گئی" کیونکہ اس کی آنکھیں و رنگت بتا رہی تھی کہ وہ مرنے کے قریب تھی جبکہ فارس کا چہرہ خطرناک حد تک غصے سے مزین تھا

اٹس یور لاسٹ وارننگ۔۔نیکسٹ ٹائم اس کے سامنے اونچی آواز میں" بات بھی کی نا تو جان لے لوں گا" وہ چیخ کر کہتا پرے ہوا اور اس

کو بازو سے پکڑ کر بیڈ سے نیچے پھینکا احساس ذلت سے روما کی آنکھیں بھرا گئیں اور اب کی بار حرمت کو اس پہ ترس آیا جو بھی تھا وہ کسی کا دل نہیں توڑ سکتی تھی وہ فطرتاً ایک حساس اور نرم دل لڑکی تھی

"اپنی اوقات کو اچھے سے جان لو تم" وہ بولتا اس کا دل کرچی کرچی کر گیا دل و دماغ نفرت سے بھرنے لگے

"ا۔آئی ہیٹ یو۔میں۔۔میں۔زندگی میں تم جیسے کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی" وہ روتی ہوئی وہاں سے بھاگتی چلی گئی اور حرمت کو اس پہ ترس آنے کے ساتھ فارس پر بے پناہ غصہ آیا

"یہ کیا بدتمیزی تھی۔۔آپ کو ذرا برابر خیال نہیں آیا کہ وہ مر سکتی تھی اور پھر آپ نے اس کی انسلٹ کر دی" وہ انگلی اٹھا کر بولتی اس کو ڈانٹنے لگی اور فارس پھر اس کی جانب متوجہ ہوتا اپنا سارا غصہ اڑن چھو ہوتا ہوا محسوس کر گیا

اس نے میری جان کو گالی دی تھی" وہ ہاتھ بڑھا کر اس کو بازو

سے پکڑ کر اپنے نزدیک کر گیا

"اچھی طرح معلوم ہے مجھے جب اس کو گلے کا ہار بنایا ہوا تھا تب تو میری

کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔اس کے ساتھ پتہ نہیں کتنا کوئی چپک

رہے تھے۔۔آپ کی محبت صرف لفاظی ہی ہے فارس" وہ

خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ مضبوطی سے اس

کو پکڑے ہوئے اس کی گردن پر جھک رہا تھا

"بڑی ہاٹ لگ رہی ہو یار۔۔تھینک گاڈ روما کی وجہ سے ہم آپ کا یہ جلوہ

دیکھ سکے ہیں" وہ آنکھ دبا گیا اور حرمت سامنے نظر آتے آئینے میں فارس کی

باہوں میں پاتی شرم سے سرخ پڑ گئی اوپر سے اس کا ماڈرن حلیہ اس کو

مزید سر جھکانے پر مجبور کرنے لگا

"آئی ہیٹ یو فارس" اپنی بات کے اگنور کیے جانے پر وہ منہ بنا کر اس

سے دور جانے کی کوشش کرنے لگی جو کہ ناممکن ہی تھا

آئی لو یو املی بائے ورڈز'' وہ ہنسا''

رکھیل سمجھتے ہیں مجھے''اس کی آنکھوں میں آنسو چمکے اور فارس اس کا رخ''

اپنی طرف کر کے سرد نگاہوں سے اس کو گھورنے لگا

ہاں''اس کا جواب حرمت کی توقع کے عین الٹ تھا وہ تو سمجھی تھی کہ وہ''

ایموشنل ہو گی اور فارس سے اپنی پسند کے الفاظ نکلوائے گی مگر وہ بھی

پورے دنوں کا تھا ہر گز اس کے شکنجے میں نہیں آیا تھا

چھوڑیں مجھے''غصے سے ہاتھ جھٹکتی خود کو چھڑانے لگی''

رکھیل اپنی مرضی سے چھوڑنے کا نہیں کہہ سکتی''وہ انگلی اس کی گردن''

سے چہرے پر لاتا دل لگی سے بولا

میں مر گئی نا اس دن آپ کو ہدایت آنی ہے''وہ بھیگی پلکوں سے شکوہ کر گئی''

اور فارس ایک لمحے کو چپ سا کر گیا

تمہیں اپنی زبان کے پھسلنے کا خمیازہ بھگتنا ہو گا املی" وہ غصے سے کہتا اس" کے چہرے پر جھکا اور حرمت تڑپ کر خود کو چھڑانے لگی جو کہ بے سود ہی تھا

بے پناہ رات کی تاریکی میں دو ہیولے دیوار پر دیو کی مانند ظاہر ہوتے ہوئے انتہائی دیوار گیر بڑا سا عکس دکھا رہے تھے وہ حیرانی و پریشانی سے ان کو اپنے سر پر منڈلاتا ہوا دیکھ رہی تھی اور جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ پکڑی جا چکی ہے فارس ہمدانی ٹھیک ہو کر اس سے بدلہ لینے آچکا تھا اور اب اس کی خیر نہیں تھی یہی وجہ تھی وہ خود کو بے بس و لاچار محسوس کرتی بھیگی پلکوں سے اس کو دیکھ سکتی تھی مگر التجا کرنے سے قاصر تھی جنہوں نے ظلم کرنا ہو وہ التجائیں کہاں سنتے ہیں

"او کے سر فائن" ایک کال پر ہدایات لیتا سر ہلا کر اس کی طرف بڑھا وہ

شکل وصورت سے انگریز ہونے کے ساتھ انتہائی جابر لگ

رہے تھے اور اس کے نزدیک آنے پر لبابہ کانپتی ہوئی نفی میں سر ہلانے لگی

اگر اس کو معلوم ہوتا کہ وہ کل رات کڈنیپ ہو جائے گی تو وہ کبھی بھی اپنا

فون سائلنٹ پر رکھ کر نیند کی گولیاں کھا کر نا سوتی وہ کل سے یہاں باندھی

ہوئی تھی اور کھانے کو صرف دو بار ملا تھا جس کی وجہ سے وہ نازک سی

عورت بے پناہ درد و تکلیف سے دوچار اپنے بچنے کی دعائیں کر رہی تھی

"و۔واٹ آر یو ڈوئنگ" وہ اپنے منہ سے ٹیپ اترنے پر خوف سے بولی جبکہ

وہ چپ چاپ دوسرے لڑکے کے ساتھ اس کو کرسی سمیت

اٹھا کر باہر لانے لگا اور سوئمنگ پول کے پاس بیٹھے گم صم سے فارس ہمدانی

کو مخاطب کرتے لبابہ کی کرسی وہاں رکھی

"ف۔فارس" لبابہ کی آنکھوں میں بے پناہ خوف آیا جبکہ وہ مسکراتا ہوا اٹھ

کر اس کے پاس آگیا تھا

کیسی ہو بھاگی ہوئی عورت‘‘ وہ آنکھ دبا کر کہتا اس کو غصہ دلانے کی کوشش ’’ کرنے لگا

فارس مت بھولو کہ ہمارا رشتہ کیسا ہے‘‘ وہ اسے اپنی رسیاں کھولتا دیکھ ’’ کر شیر ہوتی باور کروا گئی ایسا نہیں تھا کہ اسے جان کا خطرہ تھا اسے معلوم تھا کہ وہ حذیفہ اور نعمان کے ہوتے ہوئے اس کو جانی طور پر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اس جیسی نازک مزاج عورت کو بس اس کی جنونیت سے آئی تکلیف کا ڈر تھا اور ویسا ہی ہوا تھا وہ اس کو کھولتے ہی اس کا سر پکڑ کر سوئمنگ پول میں ڈال گیا لبابہ چلاتی ہوئی خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ اس کو اتنی ٹھنڈ میں یخ سرد تالاب کے پانی میں ڈالے اذیت کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈال چکا تھا

وہ میری املی تھی جس پر تم نے تیزاب پھینکنا چاہا۔۔ تم مجھے اتنا کمزور سمجھتی ’’ ہو کیا تم کیوں بھول گئی کہ میں تمہاری بیٹی کا جب چاہوں جیسے چاہوں استعمال کر سکتا ہوں اب اس کو فون کال کروں تو وہ میرے بستر

پر حاضر ہو گی اور تمہیں لگتا ہے کہ میں ایسی لڑکی کو بیوی بناؤں گا حرمت کو مجھ سے چھین کر تم اپنی بیٹی کو حرمت کی جگہ پر لانا چاہتی ہو واہ تمہاری بیٹی املی کی جوتی برابر بھی نہیں اور تم۔۔" وہ زور سے اس

کا سر مزید نیچے کر گیا وہ بھول گیا تھا کہ وہ رشتے میں اس کے باپ کی بھابھی اسکی آنٹی تھی وہ سب کچھ بھول گیا تھا کہ یہاں بات اس کی جنونیت اس کی محبت کی تھی

"تمہاری نفرت اگر املی کا چہرہ داغدار کر دیتی تو یقین کرو میں تمہاری بیٹی کا پورا جسم جلا ڈالتا، تمہارے بیٹے کا قتل کر کے گندے نالے میں پھینک دیتا اور تمہیں ہمیشہ کے لئے ہسپتال کے بستر پر ڈال دیتا" وہ چیخا اور اس کو باہر نکال کر فرش پر پٹخا

"فا۔فارس آئم سوری۔۔فارس میں تمہاری۔۔"

"ہاں ہاں معلوم ہے میرے باپ کے بھائی کی بیوی ہو مگر تم وہ ناگن ہو جو میری ماں کے گناہوں کا زہر میری رگوں میں ڈالتی آئی ہو تم میری

بیوی کی طرف بری نگاہ سے دیکھ بھی کیسے سکتی ہو" وہ مصنوعی حیران ہوتا پاس کھڑے لڑکے سے ڈیجیٹل پائپ پکڑ کر اس کا بٹن آن کیا جس سے برف کا ٹھنڈا پانی ٹکڑے ہو کر باہر اچھلنے لگا

"ف۔فارس آئم سوری فارس پلیز۔۔میری بات سنو نیکسٹ ٹائم۔۔میں۔۔میں حرمت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گی" وہ منت کرنے لگیں مگر وہ نفی میں سر ہلاتا دانت کچکچا کر رہ گیا

"یقین کرو یہ درد اس درد سے بہت کم ہے" وہ اس کو باور کرواتا پائپ لبابہ کے منہ میں گھسا کر حلق تک لے گیا اور لبابہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا ٹھنڈا برفیلا پانی اس کا حلق چیر کر اندر کی طرف جانے لگا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ٹھنڈا چاقو اس کی رگوں کو چیر کر آگے بڑھ رہا ہے سرخ ترین رنگت، نسیں باہر کو ابلتی ہوئی، پھٹی ہوئی ساکت آنکھیں اور کانپتا ہوا وجود فارس اس کو دیکھ کر دل میں سکون بھرتا ہوا محسوس کرنے لگا اور جب اس کو لگا وہ مرنے والی ہو گئی ہے تو پائپ

باہر نکال کر اسے فرش پر پٹخا لبابہ نیم بے ہوشی میں جاتی کھانس بھی نہیں پا رہی تھی گلے میں سوزش سی ہوتی گلٹیاں بنا گئی

نیکسٹ ٹائم۔۔میری املی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھنا۔۔وہ ''میرے لئے ٹائم پاس نہیں ہے جو اس کی تکلیف پر میں خاموش ہو جاؤں گا وہ میری لائف لائن ہے'' وہ اس کو باور کروا کر ان لڑکوں کو اسے فسٹ ایڈ دینے کا اشارہ کرتا وہاں سے چلا گیا اور وہ لڑکے بھاگ کر سوئمنگ پول کے کونے میں بنے ریک سے ڈیجیٹل فسٹ ایڈ باکس نکالتے اس کے پاس آ گئے

گہری شام کا وقت تھا ہوا میں ہلکی سی خنکی تھی اور سورج غروب ہونے کو تھا گھر کے صحن میں لگے درختوں کی پتیاں ہلکے سے ہل رہی تھیں اور پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لوٹ رہے تھے ماحول میں ایک خاموشی تھی جو کسی گہری سوچ کے آغاز کی علامت ہو سکتی تھی

حرمت صحن میں اسٹائلش لکڑی کی کرسی پر بیٹھی تھی اس کی نظریں دور افق پر جمی ہوئی تھیں جہاں سورج کے آخری کرنیں ڈوب رہی تھیں اس کے دل میں ایک بوجھ تھا جو وہ کسی سے بانٹنا چاہتی تھی اور آج وہ موقع تھا کہ وہ عبداللہ سے بات کرنا چاہتی تھی

السلام کیسی ہیں "عبداللہ کف لنکس لگاتا اس کے پاس چیئر پر آبیٹھا"

عبداللہ میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتی ہوں "اس کی آواز میں ایک" ہچکچاہٹ تھی مگر ساتھ ہی ایک امید بھی تھی عبداللہ نے احترام سے سر جھکایا "جی جی کیا بات ہے" وہ پوچھنے لگا حرمت نے تھوڑی دیر سوچا "میں چاہتی ہوں کہ فارس دین کی طرف آجائیں وہ زندگی میں بہت مشکل وقت سے گزرے ہیں اور میں نے سوچا ہے کہ اسلام ہی ان کو سکون دے سکتا مگر میں نہیں جانتی کہ انہیں کیسے سمجھاؤں یا انہیں اس طرف کیسے راغب کروں۔۔ میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں آپ کے دل میں دین کی محبت و آپ کا وسیع علم مجھے آپ پر اعتبار

کرنے پر مجبور کر رہا پلیز میری مدد کریں اور فارس کو بدلنے میں میرا ساتھ

دیں" وہ التجائی سی آگے کو آئی کیونکہ وہ فارس کا مسلسل اپنی باتوں کی نفی

کرنا اور پھر اس کا اسلام کی طرف نا آنا محسوس کر کے یہ سب

کرنے پر مجبور تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اکیلی اس کو اسلام کی طرف نہیں

لا سکتی اس لیے اس نے اپنی واحد امید عبداللہ سے بات کی تھی جبکہ عبداللہ

پل کو چپ سا کر گیا پھر مسکرا کر سر ہلایا ایک

اللہ ہدایت دینے والا ہے آپ کی نیت بہت اچھی ہے کہ آپ اپنے"

شوہر کو اسلام کی طرف لانا چاہتی ہیں لیکن یہ کام زور زبردستی سے نہیں

ہوتا" اس نے کندھے اچکائے اور حرمت کی آنکھوں میں اداسی جھلکنے لگی

میں جانتی ہوں مگر میں کیسے انہیں اس طرف مائل کروں" وہ اداس سی"

سر جھکا گئی

کوئی تو راستہ ہو گا میں صرف مشورہ چاہ رہی ہوں" اس نے نرم لہجے میں "

سمجھاتے ہوئے کہا" پہلا قدم ہمیشہ محبت اور صبر کا ہوتا ہے آپ

کو اپنے کردار اور رویے سے انہیں دکھانا ہو گا کہ دین میں کس قدر سکون اور رحمت ہے ان کے سامنے نماز پڑھیں قرآن کی تلاوت کریں انہیں اپنے عمل سے متاثر کریں دین اسلام کے بنیادی اصولوں کو خود اپنائیں اور انہیں بھی مدعو کریں کہ وہ دیکھیں کیسے دین انسان کو سکون دیتا ہے وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں یقیناً آپ کی دعوت پر وہ دین کی جانب آئیں گے "اس نے دوبارہ اس کو سمجھانا چاہا لان میں ہلکی ہوا چل رہی تھی اور حرمت کے چہرے پر ہلکے ہلکے بال اڑ رہے تھے اس نے دھیرے سے سر ہلایا

مگر کیا یہ کافی ہو گا" وہ پریشان تھی"

آپ کا کام صرف کوشش کرنا ہے دلوں کو تبدیل کرنا اللہ کا کام ہے آپ" دعا کریں اللہ سے مدد مانگیں اور صبر کریں اور سب سے اہم بات انہیں وقت دیں ہدایت کا راستہ ہر شخص کے لیے مختلف ہوتا ہے مگر جب کوئی دیکھتا ہے کہ دین میں امن ہے وہ خود بخود اس کی طرف مائل ہو

جاتا ہے"عبداللہ نے گہری سانس لی اور تھوڑی دیر خاموش رہا ماحول میں

ایک سکون سا تھا جیسے کائنات بھی اس بات کی گواہی دے رہی ہو کہ سچائی

اور صبر سے ہر مشکل کا حل نکل سکتا ہے

لیکن سب سے بڑھ کر ایک پلین ہے میرے پاس "اس نے آگے کو"

جھکتے دھیمی آواز میں کہا فارس کا فارم ہاؤس پہ نا ہونا ان دونوں کو آرام دہ

محسوس کروا رہا تھا اسی لیے وہ دونوں کھل کر بات کر رہے تھے

کیسا پلین "اس نے حیرانی سے"

پوچھا

میں سچ کہوں تو میں بھی فارس سر کی طرح بہت برا و گنہگار شخص تھا لیکن"

مجھے ہدایت کی طرف لانے والا ایک شخص تھا۔۔وہ بولتا ہے تو دل

جکڑ لیتا اس کے چہرے پر اتنا نور ہے کہ وہ کئی لوگوں کو ہدایت

کے رستے پر چلا رہا حتٰی کہ کئی نان مسلم ان کے ہاتھوں مسلم ہوئے ہیں

اگر آپ فارس سر کو ایک بار ان کے پاس لے جائیں تو میں یقین سے کہہ

سکتا ہوں کہ آپ کا آدھے سے زیادہ کام ہو جائے گا" اس کی بات پر حرمت کی دلچسپی بے پناہ بڑھی وہ اپنی کرسی آگے کرتی سنجیدہ تھی

"تفصیل سے بتائیں عبداللہ وہ کہاں ملتے اور کیا کرتے "

وہ اپنا ایڈریس بتانے سے منع کرتے ہیں کیونکہ اللہ والے زیادہ لوگوں" سے میل جول نہیں کرتے البتہ ہر سنڈے کی شام ایک محفل ہوتی وہ وہاں پر ملتے ہیں اگر آپ کہتی ہیں تو میں بات کروا سکتا ہوں ان سے انشاءاللہ اگر ایک بار سر فارس ان سے مل لیے تو ان کا راہ راست پر آنا یقینی ہے" حرمت کو یک گونہ احساس سکون ہوا یہ سننا ہی بہت لطف آمیز تھا کہ فارس راہ راست پر آجائے گا

" ٹھیک ہے میں فارس کو منا کر۔۔"

نہیں آپ اس بات کو ابھی چھپا کر رکھیں کیونکہ فارس سر کبھی بھی دین" کے راہ پر چلنے کے لیے نہیں مانیں گے آپ خود بتایا وہ کہ وہ کعبہ نہیں جانا چاہتے تو آپ کے خیال میں وہ اتنے مقدس مقام پر جانے سے انکار

کرنے والے ان بزرگ سے ملنے محفل جائیں گے کبھی نہیں "اس نے نفی میں سر ہلاتے اسے سمجھایا

تو۔۔تو کیا کریں اب "وہ پریشان ہوئی "

میرے پاس ایک پلین ہے کل ڈسکس کرتے ہیں اسے ابھی آپ ٹینشن فری رہیں "وہ مسکرا کر سر جھکا گیا حرمت اس کے ایسے انداز پر بہت متاثر ہوتی وہ اپنی نظروں کو ہمیشہ حد میں رکھتا تھا

شکریہ عبداللہ آپ نے میری آدھی ٹینشن دور کر دی ہے "اس" نے مسکراتے ہوئے کہا اور دل میں ایک نیا عزم پیدا ہوا۔۔ہوا اب بھی چل رہی تھی مگر اس کے اندر کی بے چینی جیسے کہیں دور چلی گئی تھی

ایک خوشگوار شام کے عکس کو اندرونی خوشی میں بدلتے ہوئے سڑکوں پر گاڑیوں کا رش، درختوں پر پرندوں کا شور، ماحول میں چھائی موسم کی خوبصورتی نے ہر چیز خوشگوار بنا ڈالی تھی یہی وجہ تھی کہ شہر کے سب سے جدید اور مہنگے مال میں لوگ خریداری کے لیے آجا رہے تھے ہر طرف چمکتے شوکیس، مہنگے برانڈز کے کپڑے وزیورات، اور خوشبوؤں سے بھری دکانیں تھیں اسی مال کے اندر حرمت ابھی شاپنگ کے لیے آئی تھی آج ہی امل نے اسے بتایا تھا کہ فارس کی کچھ دن تک برتھ ڈے ہے نعمان اس کے لیے گرینڈ پارٹی رکھنے والے ہیں اور حرمت ٹھہری فارس کی دیوانی وہ چاہتی تھی کہ وہ نعمان انکل سے بھی زیادہ فارس کی برتھ ڈے دھوم دھام سے منا کر اس کو متاثر کرے یہی وجہ تھی کہ اس نے آج سے ہی تیاری کرنے کا ارادہ باندھ لیا تھا اس لیے وہ عبداللہ، ڈرائیور اور ہاؤس کیپر کے ساتھ آئی تھی ہاؤس کیپر اور اس کی اسسٹنٹ زبردستی ساتھ ہو گئے تھے کہ ان کا کہنا تھا انہوں نے فارم ہاؤس کی ڈیکوریشن کے لیے کچھ

خریداری کرنی ہے جبکہ حرمت اپنے دشمن کو منہ چڑھانے کے سوا کچھ نہیں کر پائی البتہ وہ جو ہمیشہ فیشن اور برانڈز سے مبّرا رہی تھی جیسے ہی مال میں داخل ہوئی اس کی آنکھوں میں حیرانی و پریشانی آگئی "عاشی آج تو میں کچھ خاص خریدنے آئی تھی مگر یہاں تو ہر چیز خاص نظر آرہی "اس نے خوش ہو کر کہا ساتھ ہی منہ اٹھائے ادھر ادھر دیکھنے لگی عاشی جو کہ ہاؤس کیپر کی اسسٹنٹ تھی نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا

جی جی مگر خاص الخاص بھی آپ کے لیے ہے پھر فارس سر کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں "حرمت مسکراتی ہوئی ادھر ادھر دیکھتی ایلیویٹر پر چڑھ گئی اور جیسے جیسے اوپر جانے لگی مال کی خوبصورتی مزید نگاہوں کو خیرہ کرنے لگی وہ سب مطمئن تھے لیکن ہاؤس کیپر کے چہرے پر تھوڑی سی تشویش بھی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر فارس کو معلوم ہوا کہ وہ اس کو بنا بتائے، گارڈز کو بھی لے کر نہیں آئے تو بہت برا حشر کرے گا اس کا حرمت کے ساتھ آنے کا پلین بھی اسی لیے بنا تھا کہ وہ اکیلی نا ہو

مجھے کال کر دینی چاہیے اس سے پہلے کچھ برا ہو فارس سر کے دشمن موقع" کی تاک میں رہتے "اس نے دل ہی دل میں سوچا اور موبائل نکال کر فارس کو میسیج کر دیا اور رزلٹ فوری سامنے تھا فارس حرمت کو کال ملا چکا تھا

ہ۔ ہیلو فارس" وہ گھبراہٹ کا شکار ہوئی"

کہاں ہو" سرد آواز آئی تو وہ چادر کو مضبوطی سے تھامے"

ادھر ادھر دیکھنے لگی ساتھ ہی منہ پہ لگے ماسک کو ٹھیک کرنے لگی وہ نقاب کے لیے ماسک استعمال کرتی تھی یعنی حجاب کر کے چہرہ ماسک سے ڈھک لیتی اس وقت بھی وہ بلیک سوٹ، بلیک حجاب اور ماسک کے ساتھ بلیک بڑی سی شال اپنے ارد گرد لپیٹے ہوئے تھی

"گھر"

مال تمہارا گھر کب سے ہو گیا" مقابل مصنوعی حیران ہوتا گاڑی میں بیٹھ" رہا تھا اس کے پیچھے دو گاڑیاں تھیں جن میں مصلح بردار گارڈز تھے

آپ کو کس نے بتایا"اس کی زبان پھسلی اور پھر سر پر ہاتھ مارتی جلدی "
سے نفی کرنے لگی

م۔میں سچ میں گھر ہوں فارس بلکہ ابھی واش روم سے آئی"جلدی میں "
یہی بہانہ بنا

اچھا۔۔"فارس ڈرائیور کو اسپیڈ تیز کرنے کا اشارہ کر کے موبائل"
کندھے سے کان کو لگائے پیچھے بیٹھے عدن سے ٹیبلٹ لے کر کھانے لگا رافع
اس کی صحت کی وجہ سے اب مکمل طور پر بزنس میں مصروف ہو چکا تھا اسی
لیے عدن ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتا تھا

ہمارے واش روم میں شیمپو کی کتنی بوٹلز پڑی ہیں اور واش روم کا پینٹ "
کس کلر کا ہے"اس نے سوال کیا اور حرمت بیچاری کو یاد آیا کہ اس نے کبھی
غور ہی نہیں کیا تھا اسے تو کل کا کھایا یاد نا رہے بوتل کا کہاں یاد رہنا وہ
شدید پریشان ہاؤس کیپر کو دیکھنے لگی

یااللہ اس عورت سے مجھے اور میری نوکری کو بچانا اس کو پتہ چل گیا کہ "

میں نے ہی بتایا ہے تو یہ میری چمڑی ادھیڑ دے گی" ہاؤس کیپر نے

ماتھے سے بلاوجہ پسینہ صاف کرتے سوچا

ف۔۔فارس میں کبھی غور نہیں۔کیا اور میں واش روم پینٹ دیکھنے جاتی "

کیا" وہ ایویں غصہ ہوتی ایلیویٹر سے نیچے آتی مال کے اوپری سطح پر آگئ

ہاں یہ بھی ہے تمہارا شوہر کتنا شکی ہے املی تم سے کیا کیا پوچھ رہا" وہ سنکی "

عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر بولتا طنز کر گیا جبکہ عدن گلا کھنکارتا مسکرایا

ہے نا بس میں مظلوم عورت" وہ مصنوعی آبدیدہ ہوئی ساتھ چلتے وہ تینوں "

مسکرا گئے

شاپنگ کرنی تھی تو مجھے بتاتی میں لے جاتا پھر گارڈز کو بھی لے کر نہیں "

آئی" وہ نتھنے پھلائے بولا

گارڈز میرے باپ نہیں ہیں" اس کا ٹیمپر لوز ہونے لگا"

رائٹ لیکن میں ان کا باپ ضرور ہوں۔۔ گندی املی "وہ سامنے مال دیکھ کر بولا وہ قریبی ہوٹل میں کسی ڈیل کے سلسلے میں آیا تھا اس لیے یہاں جلدی پہنچ گیا تھا

املی گندی نہیں ہوتی املی کٹھی ہوتی ہے "وہ بچوں کی طرح ہاتھ نچا نچا کر بولی وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ کر سر کھجانے لگے ان کی معصوم میم کی زبان تیز تو تھی مگر اپنے شوہر سے زیادہ نہیں۔۔۔

بالکل اور آج میرا اکٹھا کھانے کو دل کر رہا" فارس کی اپنے پیچھے آتی آواز پر وہ منہ کھولے پیچھے دیکھنے لگی وہ سامنے ہی فون کان سے لگائے ہوئے تھا اور اس کو خطرناک گھوری سے گھور رہا تھا وہ منہ بنا کر موبائل پرس میں رکھتی خود کو آنے والے خطرے سے بچانے کے لیے پلین بنانے لگی

م۔مجھے کچھ پرسنل خرید نا تھا تو۔۔ تو میں نے اکیلے آنا مناسب سمجھا" وہ سہمی

آآآ۔۔میرا پالا بچہ اتنا بڑا ہو گیا کہ اس کا پرسنل بھی ہو گیا۔۔ تیری تو" وہ
اس کی طرف بڑھا کہ حرمت چیختی آگے کو بھاگی آس پاس کے لوگ حیرانی
سے توان کے ساتھ آئے لوگ مسکرا رہے تھے وہ کپل ون اینڈ اونلی پیس
تھا

نیکسٹ ٹائم ماں بننے کی کوشش مت کرنا" وہ اس کا بازو پکڑ کر دانت "
بھینچتا باور کروا گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ اس کو پہچان کر اس
کا سر کھانے آگے آئیں بہر حال اس کی فین فالونگ کافی تھی
ہائے نہیں۔۔ماں کے قدموں تلے جنت ہوتی ایک بار تو ضرور بنوں "
گی" وہ آنکھ دباتی اس کے کان کے پاس جا کر آہستہ سے بولی اور فارس
کو اس سے ایسی بات کی امید نہیں تھی اس لیے منہ کھلا اور وہ ایک ہاتھ کمر پر
رکھے دوسرا منہ پہ رکھے اس کو دیکھنے لگا جو نقاب میں ہنستی ہوئی ایک
شوکیس کے سامنے رک کر ایک خوبصورت مہنگا ہینڈ بیگ دیکھنے لگی تھی

املی تم واقع میری املی ہونا" وہ ہوش میں آیا اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کی "
املی پر اس کی صحبت کا بہت برا اثر پڑ رہا

یہ والا دیکھیں کیا زبردست ہے اس کا رنگ اس کی کوالٹی مجھے یہ "
چاہیے "اس نے اس کی بات اگنور کرتے حکم جاری کیا تو وہ فوری عدن
کو اشارہ کر گیا

جبکہ حرمت نے بیگ کی قیمت دیکھی تو فوراً اس کا دل بیٹھ گیا

یہ بیگ کی قیمت ہے یا پورے مال کی "وہ منہ بگاڑ گئی "

ٹائم کم ہے جلدی پسند کرو جو لینا پرائس گھر جا کر ڈسکس کرتے "اس "
نے رافع کی کال پر سنجیدہ ہوتے باور کروایا اور حرمت اس کو گھور کر آگے
بڑھنے لگی وہ جس چیز کو پسند کرتی عدن اس کو لے کر دیتا جا رہا تھا

میم جینٹس کلاتھ کلیکشن میں آپ کا کیا کام "عدن اس کو جینٹس سیکشن "
میں جاتے دیکھ کر بولا فارس کچھ دور ماتھے پر ہاتھ سے خارش کرتا ادھر
ادھر چکر لگاتے رافع سے بات کرتا ہوا نظر آیا شاید اس کے بزنس

پرابلمز بڑھتے جا رہے تھے لیکن وہ سوائے رافع کے کسی کے ساتھ کچھ

شئیر نہیں کر رہا تھا

تم چپ کرو جو بھی ہو میں اپنے ہزبینڈ کے لیے کچھ لینا چاہتی "اس"

نے غصے سے اسے چپ کروایا اور عدن حیران رہ گیا جب وہ فارس

کے لیے لاکھوں کی مالیت کی ڈھیروں شاپنگ کر چکی تھی وہ پسند کرتی کرتی

کافی آگے آگئی تھی اور سوٹ کلیکشن کے اندر ہی وہ اور عدن ایک

دوسرے سے گمراہ ہوگئے جس کا حرمت کو معلوم ہی نا پڑا

باقی کا کام اس چوہے ہاؤس کیپر کو کہوں گی "اس نے سوچا"

اور مسکرا کر واپس جانے لگی کہ خاموشی اور ارد گرد کوئی نہیں تھا اچانک

حرمت کو لگا کہ جیسے کوئی اسے دور سے دیکھ رہا ہو اس کے دل کی دھڑکن

تیز ہوگئی

ف۔فارس کا سیکریٹری اور۔۔اور گارڈ کہاں گئے۔۔فارس "اس نے"

پکارتے اِدھر اُدھر دیکھا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا اچانک سوٹ کلیکشن

کے کونے سے ایک سایہ نمودار ہوا ایک عجیب شخص مکمل سیاہ لباس میں آہستہ آہستہ حرمت کی طرف بڑھ رہا تھا حرمت کی آنکھوں میں خوف کی لہر دوڑ گئی وہ فوراً پیچھے ہٹنے لگی

کون ہو تم "اس نے گھبراتے ہوئے پوچھا وہ شخص ہنسا اور بولا "

"مجھے تمہاری ضرورت ہے "اور جیسے ہی وہ آگے بڑھا حرمت پیچھے کی طرف بھاگنے لگی اچانک اسی لمحے فارس، عدن اور باقی سب کے ہمراہ سامنے سے آیا

کدھر گئی تھی یار "اس نے اکتا کر کہا لیکن جیسے ہی اس نے حرمت کی" حالت دیکھی وہ فوراً سنجیدہ ہو گیا

املی کیا ہوا "اس نے اس کا ہاتھ تھامتے عدن کو خطرناک گھوری" سے نوازا جس بیچارے کا کوئی قصور بھی نہیں تھا حرمت نے خوفزدہ ہو کر پیچھے کی طرف اشارہ کیا

"وہ آدمی۔ وہ مجھے ڈرا رہا تھا"

فارس نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا وہ جگہ پھر سے سنسان ہو چکی تھی وہ لب بھینچے کچھ سوچ کر گردن کو جھٹکا دیتے حرمت کا ہاتھ تھامے گاڑی کی طرف بڑھنے لگا

رات کا وقت تھا اور ماحول میں ایک عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی شہر سے دور ایک ویران اور سنسان جگہ پر ایک پرانی اور خستہ حال فیکٹری کھڑی تھی جسے برسوں سے کسی نے استعمال نہیں کیا تھا فیکٹری کے اندر تاریکی کا راج تھا مگر ایک کمرہ روشن تھا جہاں خطرناک سازش کا منصوبہ تیار کیا جا رہا تھا کمرے کے بیچ میں ایک لمبی میز رکھی ہوئی تھی جس پر مختلف نقشے، ہتھیار، اور کاغذات بکھرے پڑے تھے میز کے دوسری طرف ایک بڑی کالے لباس میں ملبوس سرخ آنکھوں والا شخص بیٹھا تھا جس کا چہرہ نفرت اور انتقام سے بھرپور تھا اس کی آنکھوں میں ایک خوفناک چمک تھی جو اس کے دل میں چھپے ہوئے خطرناک عزائم کی عکاسی کر رہی تھی اس

نے اپنے سامنے بیٹھے لوگوں کی طرف دیکھا جو سب اس کے وفادار ساتھی تھے یہ سب اس کے جیسے ہی تھے فارس ہمدانی کے جانی دشمن۔۔ان کی نظریں بھی ڈیویلئیر پر جمی تھیں جیسے وہ سب اسی کے حکم کا انتظار کر رہے ہوں ڈیویلئیر نے دھیرے سے میز پر ہاتھ مارا اور غصے میں بولا "اب وقت آگیا ہے وہ جو خود کو ہیرو سمجھتا ہے اسے اسکی اوقات دکھانے کا وقت آگیا ہے بہت عرصے اس نے ہم سب کی زندگی اجیرن کرلی اب اس کی زندگی اجیرن کرنے کا وقت آن پہنچا ہے "اس نے سر جھٹکتے ڈرنک کا گلاس اٹھا کر پینا شروع کیا

ہمیں تمہارے حکم کا انتظار ہے ہمیں بس یہ بتاؤ کہ ہم کیا کریں کہاں " سے پکڑیں اس کمبخت کو "زیدی نے منہ بگاڑ کر کہا تو ڈیویلئیر نے ایک گہری سانس لی اور میز پر پھیلے ہوئے نقشے کی طرف اشارہ کیا

یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ آئے گا لیکن اسے معلوم نہیں کہ ہم اسے زندہ"
واپس جانے نہیں دیں گے "ڈیویلئیر نے پھر ایک اور شخص کی طرف
دیکھا جو کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا

کامران کیا نگرانی کا نظام تیار ہے "کامران جو تکنیکی ماہر تھا"
فوراً کمپیوٹر اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

جی ہاں سب تیار ہے جیسے ہی وہ ہماری مقرر کردہ جگہ پر آئے گا ہم "
اسے ٹریک کر لیں گے وہاں سے بچ کر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہو گا"اس
نے ایک خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا"بہت خوب اور جیسے ہی وہ
ہماری گرفت میں آئے گا ہم اسے اس فیکٹری میں لائیں گے یہاں
"اسے ایسا سبق سکھائیں گے کہ وہ کبھی نہیں بھول پائے گا

اسے پکڑنا تو آسان ہے لیکن پھر ہم اس کے ساتھ کیا کریں گے "فیکٹری"
کے کونے میں ایک اور شخص جو کچھ ہتھیار صاف کر رہا تھا ہنستے ہوئے بولا تو

ڈیویلئیر کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی اور اس کی آنکھوں میں انتقام کی چمک اور بھی زیادہ واضح ہو گئی

"ہم اسے اذیت دیں گے ایسا درد پہنچائیں گے کہ وہ موت مانگے گا لیکن ہم اسے جینے پر مجبور کریں گے میں اسے ہر اس لمحے کی سزا دوں گا جب اس نے میرے سکون اور خوشی کو برباد کیا" کمرے میں ایک بھاری خاموشی چھا گئی تھی ڈیویلئیر کا یہ منصوبہ خطرناک تھا اور سب جانتے تھے کہ وہ فارس کے ساتھ کس قدر بے رحم ہو سکتا ہے شاید وہ اکیلے فارس کا کچھ نہیں بگاڑ پائے تھے اسی لیے اب مل کر کچھ کرنا چاہتے تھے جس میں ان کو پوری امید تھی کہ وہ جیت جائیں گے

"کچھ دن تک ہمارا حملہ ہو گا سب تیار رہنا وہ خود کو بہت چالاک سمجھتا ہے لیکن اس بار ہم نے اس کے لیے ایسی تیاری کی ہے جس سے بچنا ناممکن ہے" اس نے پھر اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی جیسے وہ فارس ہمدانی کو پہلے ہی پکڑ چکا ہو

اب یہ کھیل ختم ہونے والا ہے اور اس بار جیت ہماری ہو گی اور وہ" اپنے انجام کو پہنچے گا" بلیک شیڈو نے اپنی بھاری و طاقتور باڈی کو ہلاتے ہوئے نفرت سے کہا

تو سب نے سر ہلا کر تائید کی اور کمرے سے نکلنا شروع کر دیا ڈیویلئیر اپنی کرسی پر بیٹھا کمرے کی تاریکی میں گھورتا رہا اور اپنے انتقام کے خیال میں کھویا رہا اس کے ذہن میں صرف ایک ہی تصویر تھی فارس کی شکست اس کے سامنے بے بس اور ڈیویلئیر کی فتح۔۔

کمرے میں صرف اس کا قہقہہ گونج رہا تھا جیسے وہ پہلے ہی اپنی کامیابی کا جشن منا رہا ہو

فارم ہاؤس رات کی تاریکی میں نہایا ہوا تھا جبکہ چمکتی لائٹس ہلکی ہلکی روشنی بکھیرتی ہوئی نہایت حسین لگ رہی تھیں باہر بارش کی بوندیں کھڑکیوں پر پڑ رہی تھیں اور ہوا کی ہلکی سی سرسراہٹ کمرے کے اندر تک سنائی

دے رہی تھی لاؤنج کی ہلکی مدھم روشنی میں حرمت صوفے پر بیٹھی تھی

اس کے ہاتھ میں قرآن پاک تھا جسے وہ غور سے پڑھ رہی تھی مگر اس کا دل

بے چین تھا اس کی آنکھوں میں دکھ اور تشویش کے سائے تھے اس نے کئی

بار سوچا کہ آج فارس سے کھل کر بات کرے گی لیکن وہ ڈرتی جا رہی تھی

کہ اگر فارس اس سے ناراض ہو گیا یا وہ اس کی بات

نا مانتے ہوئے مزید بگڑ گیا تو وہ کیا کرے گی کیونکہ مارکیٹ والا واقع

جھٹلانے لائق نہیں تھا وہ فارس کو ہمیشہ دشمنی و خطرات

کا سامنا کرتے نہیں دیکھ سکتی تھی وہ فارس کے ساتھ ایک پر سکون زندگی

جینا چاہتی تھی جہاں وہ دونوں محفوظ اور محبت کے ساتھ رہیں اور اس

کے لیے فارس کا ان سب دشمنیوں سے کنارہ کش ہونا لازمی تھا اس کا راہ

راست پر آنا ضروری تھا۔۔وہ ابھی قرآن پاک پڑھ کر فارغ ہوئی تھی کہ

فارس لاؤنج میں داخل ہوتے اس کو ایک نظر دیکھ کر لاپرواہی سے ٹی وی

کاریموٹ پکڑے چینل بدلنے لگا حرمت چند لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر آخر کار ہمت کرتے ہوئے بولی

فارس مجھے آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے" وہ ایک بار کوشش" کرنا چاہتی تھی کہ وہ بنا کسی کے پاس جائے راہ راست پر آجائے وہ فارس کی عزت نفس مجروح نہیں کرنا چاہتی تھی "ہاں بولو کیا ہوا" اس نے بغیر اس کی طرف دیکھے ہی جواب دیا کیونکہ اس کی توجہ اب بھی ٹی وی کی طرف تھی جہاں ایک سیاسی شو چل رہا تھا اور نعمان صاحب مہمان خصوصی بنے ہوئے تھے حرمت نے گہری سانس لی پھر دھیرے سے قرآن پاک پاس کھڑی ملازمہ کو دے کر فارس کے پہلو میں آبیٹھی "فارس میں چاہتی ہوں کہ آپ تھوڑا سا اپنا طرزِ زندگی تبدیل کریں دیکھیں ہم دنیا میں عارضی طور پر ہیں لیکن آخرت ہمیشہ کے لیے ہے ہمیں اپنی زندگی کو دین کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے میں آپ کو ایک دم نیک انسان بننے کے لیے فورس نہیں کر رہی میں بس اتنا چاہتی ہوں کہ آپ ایک بار

اس خول سے نکل کر اچھے انسان بننے کی کوشش کریں" وہ پیار سے بولی

سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کیسے سمجھائے جس کو دین کا سب کچھ پتہ

سے زیادہ دین کا علم رکھتا تھا" اسلامیات کی پروفیسر بن گئی تھا جو اس

ہو کیا یا میرے کینیڈا جانے کا صدمہ لگ گیا جو ایسی بہکی باتیں کر رہی

ہو" فارس نے آنکھیں ماتھے پر چڑھاتے ہوئے ٹی وی کا ریموٹ میز پر رکھا

اور بیزار ہو کر حرمت کی طرف دیکھا

فارس میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں پلیز کم از کم آج میرے ساتھ "

سیریس ہو کر بات کریں" وہ غصے سے نتھنے پھلائے انگلی اٹھا کر اس کو وارن

کر گئی اور فارس منہ بسور کر مصنوعی طور پر ڈرنے کا ڈرامہ کرنے لگا

کیجیے میڈم کونسی تقریر کرنی بائی دا وے امریکہ کا ہائیڈ پارک دنیا میں "

تقریروں کی بنا پر سب سے زیادہ مشہور ہے تمہیں ایک بار وہاں بھی

جا کر کوشش کرنی چاہیے کیا پتہ کوئی نیک بندہ ان پر عمل کر لیں" وہ ابھی

بھی غیر سنجیدہ تھا

پھر وہی باتیں۔۔فارس میں کتنی بار کہا ہے کہ میں آپ کے "
طور طریقے، رہن سہن، اخلاق واعمال سے خوش نہیں ہوں۔آپ
ہر وقت دین اور آخرت کی بات کو سیریس کیوں نہیں لیتے دیکھیں میری
زندگی میں بہت سکون تھا میں اب بھی وہی سکون دیکھنا چاہتی ہوں "وہ
التجائی ہوئی وہ واقع میں مارکیٹ والا معمولی سا واقع بھول نہیں پا رہی تھی
یہی وجہ تھی کہ وہ مزید کچھ دیکھنا نہیں چاہتی تھی
بیگم صاحبہ میں آپ کے سکون کو کہیں رکھ کر بھول نہیں گیا ایون تمہیں "
کیا پرابلم ہے اتنی اچھی بھلی لگژری لائف جی رہی ہو کسی چیز کی کمی نہیں
اور میرے اعمال تمہیں کیا تکلیف دیتے تم نے جنت کی چابیاں
میرے حوالے تو نہیں کرنی اور نا ہی جہنم کے داروغے کو میرے ساتھ دیکھ
لیا ہے کم اون جانِ من اب تو میں ڈیٹ کرنا بھی کم کر دی ہے "وہ
آخر پر معصوم بنا جیسے بہت بڑی قربانی دے رہا ہو اس کے رویے کو دیکھ
کر حرمت کا دل بیٹھنے لگا لیکن وہ ہار ماننے والی نہیں تھی

سکون وہ ہے فارس جو اللہ کی رضا میں ہے۔۔ میرا شوہر جہنم کے "
رستے پر گامزن ہے تو اسے سیدھا رستہ دکھانا میری ذمہ داری ہے میں آپ
سے کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے آپ کی فکر ہے "اس نے فارس کے گال
پر ہاتھ رکھ کر اسے پاس کیا

میں۔۔ میں آپ سے جدائی برداشت نہیں کر پاؤں گی فارس چاہے وہ "
دنیا میں ہو یا آخرت میں۔۔ پلیز ایک بار سچے دل سے توبہ
" کر کے دیکھیں۔۔

قسم سے کر لی ہے۔۔ سچے دل سے توبہ کی ہے کہ نیکسٹ ٹائم کسی ملّانی "
سے عشق نہیں کرنا یار کیا کاؤنٹ ڈاؤن اسٹارٹ کیا ہوا تم نے میں جہاں
ہوں جیسا ہوں ٹھیک ہوں۔۔ مجھے تم سے محبت تھی میں نے تمہیں
ویسے ہی قبول کیا جیسی تم تھی میں تمہیں بدلنے کو کہا نہیں نا تو تمہیں بھی
مجھ سے محبت ہے تو مجھے ویسے ہی قبول کرو دیٹس اٹ "اس
نے کندھے اچکائے جبکہ حرمت اس کے قریب ہوتی بھیگی پلکوں سے اس

کی بڑھی ہوئی داڑھی میں انگلیاں چلانے لگی فارس کے رگ وپے میں ایک سکون سا سرایت کر گیا وہ دھیرے سے آنکھیں بند کرتا اس کی خوشبو، اس کے احساس، اس کی قربت وخیال سے لطف اٹھانے لگا دل ودماغ کسی جنگ کے بعد راحت محسوس کرتے ہوئے لگے تو روح تازگی بخش محسوسات کی حامل ہوئی

"آپ غلط ہیں اور میں ٹھیک ہوں میں بدلی تو ہماری آنے والی ساری نسل برباد ہو جائے گی لیکن اگر آپ بدلے تو صرف ہماری نہیں بہت سی نسلیں سنور جائیں گی۔۔ آپ نے مجھے بدلنے کی کوشش اس لیے نہیں کی کیونکہ آپ بھی جانتے میں آپ کی آئیڈیل لڑکی ہوں آپ کو بھی حرمت سے زیادہ اس کے کردار نے امپریس کیا تھا فارس ڈیٹس وائے آپ کو میں ایسے ہی قبول ہوں لیکن میں۔۔ میں آپ کو ایسے قبول نہیں کر پا رہی۔۔ آپ۔۔ آپ میری بے بسی ولاچاری کو محسوس نہیں کر پا رہے۔۔ "اس کی بڑی بڑی سیاہ گھور آنکھوں میں موتیوں جیسے آنسو چمکے تو لہجہ بھاری سا ہو گیا

جس کو ایسے شخص کی محبت چاہیے جو اس کے لیے بدل نہیں سکتا جو اس "
جیسا نہیں مجھے مجھ جیسا چاہیے۔۔ آپ۔۔ آپ نے عبداللہ کو دیکھا کتنا نیک
انسان ہے۔۔ "فارس کی پیشانی پر شکنیں نمایاں ہو گئیں
میں چاہتی آپ ان جیسے بن جائیں۔۔ پلیز فارس ایک بار میری "
خاطر کوشش کریں۔۔ آپ کے ساتھ ماضی۔۔ ماضی میں جو کچھ ہوا وہ
بہت برا تھا ویسا نہیں ہونا چاہیے تھا آئی نو آپ نے گناہ بھری لائف خوشی
سے نہیں چنی لوگوں نے مجبور کیا مگر۔۔ مگر آپ گناہ بھری لائف کو ساری
زندگی جی کر اپنا نقصان مت کریں۔۔ میں۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں میں
آپ کو دنیا کی ہر خوشی دینے کی کوشش کروں گی میں آپ کے ساتھ ہمیشہ
"وفادار رہوں گی۔ پ۔۔ پلیز عبداللہ کی طرح بن جائیں۔
ششش "فارس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا دیا"
آئی نو واٹس ٹرو اینڈ واٹس رانگ تم مجھے یہ مت بتاؤ کہ مجھے "
کیسے جینا چاہیے فرسٹلی مجھے دین پر لیکچر کی ضرورت نہیں ہے سیکنڈلی

عبداللہ جیسا بننے کی میری کوئی خواہش نہیں۔ نیکسٹ ٹائم
میرے سامنے کسی تھرڈ کلاس مولوی کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں
باقی تمہیں مجھ سے پرابلم ہو رہی ہے ناڈونٹ وری میں چلا جاتا ہوں" وہ
اٹھنے لگا اور حرمت کا نازک سا دل ٹوٹ گیا اس نے سوچا کہ شاید وہ زیادہ
جذباتی ہو گئی تھی لیکن اس کی نیت صاف تھی وہ صرف فارس کی بھلائی
چاہتی تھی

فارس میں صرف آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کر رہی ہوں بلکہ یہ "
چاہتی ہوں کہ آپ اللہ کے قریب ہو جائیں میں جانتی ہوں کہ آپ میں
ایک اچھا انسان ہے اور۔۔اور عبداللہ کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کہ آپ
عبداللہ سے۔۔" فارس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ تیز لہجے میں اس کی بات
کاٹ گیا

میں تمہیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ڈونٹ ٹاک ود می اباؤٹ اینی "
تھرڈ میل پرسن۔۔ میں عبداللہ جیسا نا بنوں گا اور نا بننا چاہوں گا باقی آئی

ریکوئسٹ یو املی مجھے میری زندگی جینے دو۔۔ تمہیں میرے ساتھ میرڈ لائف نہیں اسٹارٹ کرنی ناکرو فارس ہمدانی کا کردار اتنا پختہ ہو گیا ہے کہ وہ ساری زندگی بھکنے والا نہیں" وہ اٹھنے لگا کہ حرمت نے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس بٹھایا

حرمت مر جائے گی فارس۔۔ وہ۔۔ وہ اب آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی" پلیز۔۔ پلیز" وہ اس کی گردن میں دونوں بازو حمائل کر کے اس کے سینے میں چھپ گئی اور فارس کو لگا وقت تھم گیا ہو اس کی قربت نہایت دل روک دینے والی تھی تو اسکے الفاظ زبان پر قفل لگا گئے تھے اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب دے اور کیا کرے پہلی بار فارس ہمدانی خود کو بے بس ولا جواب پا رہا تھا

پلیز ماضی کو بھول جائیں میں۔۔ میں ہوں نا آپ۔۔ آپ کے سارے "دکھ ختم کر دوں گی بس ایک بار میرے لیے۔۔

دنیا بہت ظالم ہے املی" وہ پھیکی مسکان لیے اس کے چہرے کو تھام کر سامنے کر گیا اور دھیرے سے اس کے گال پر لب رکھے حرمت مسلسل رو رہی تھی

اللہ توبہ قبول کرتا ہے لوگ نہیں تمہیں لگتا میرے معاف کرنے سے، میرے راہ راست پر آنے سے ہماری زندگی میں سکون آجائے گا نومائی ڈارلنگ میرے دشمن تمہیں میری قبر تک نہیں جانے دیں گے" اس کے الفاظ پر وہ ہچکیاں بھرتی نفی میں سر ہلانے لگی

ہدایت یوں نہیں آتی ہدایت تو وحی کی طرح ہوتی کب آگئی پتہ ہی نہیں چلتا جب میرا دل ہی نہیں مان رہا تو تم جو مرضی کر لو میں گناہوں سے باز نہیں آنے والا میں ڈرگ، اسموک، الکوحل ایون اخلاق میں بھی بہت پیچھے ہوں بچہ جب پیدا ہوتا تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دی جاتی اور میں نے پیدا ہوتے ہی گناہوں کو اپنے آس پاس منڈلاتے دیکھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے شرک کے بعد

بدترین گناہ ایذارسانی خلق ہے اور میں سب سے زیادہ یہ کرتا ہوں۔۔ تم جو مرضی کر لو مائی لو میں راہ راست پر نہیں آنے والا دنیا مجھ جیسوں کو ہی ڈیزرو کرتی ہے میں لوگوں کو اپنی آخری سانس تک تنگ کروں گا اور جہاں تک بات ہے اوپر والے کی تو تب کی تب دیکھی جائے گی جب اعمال نامہ کھلے گا میں نے کسی کو ستایا ہے تو مجھے بھی بڑا ستایا گیا ہے میں نے دین کم سیکھا ہے تو مجھے سکھایا نہیں گیا" فارس نے تلخ انداز میں بولتے ہوئے اس کے آنسو صاف کرنا چاہے لیکن حرمت اس کا ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہو گئی

"ٹھیک ہے فارس جو مرضی کریں لیکن آئی سوئیر میں۔۔ میں آپ کو بدل کر رہوں گی چاہے مجھے اپنی جان کیوں نا دینی پڑ جائے" وہ چلائی اس کی آنکھوں سے آنسو لگاتار بہنے لگے کمرے کی فضا میں ایک بھاری پن چھا گیا تھا جیسے الفاظ کا بوجھ دیواروں تک کو محسوس ہو رہا ہو بارش کی بوندیں باہر مسلسل گر رہی تھیں لیکن اندر کا ماحول اور زیادہ سرد اور خاموش ہو چکا تھا

آپ نے لوگوں کے لیے نہیں بدلنا آپ نے اللہ کے لیے بدلنا ہے جس "

" کے۔۔

جس کے ہوتے ہوئے مجھے بارہا ستایا گیا جس کے ہوتے ہوئے "

مجھے بے گناہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا جس کے ہوتے ہوئے میں گناہوں کی ایسی دلدل میں گرا کہ آج تک باہر نہیں نکل پارہا کسی گناہ سے واپس آئے شخص سے پوچھنا روح و جسم کو کیسا نشہ لگا ہوتا اور۔۔اور ہدایت کی طرف آنا کتنا مشکل ہے تم کیا جانو املی کیونکہ تمہیں اللہ نے گناہ گار نہیں بنایا تمہیں گناہ جیسے نشے کا نہیں پتہ تم نے میری طرح دنیا کو نہیں دیکھا تم نے میری طرح زندگی نہیں گزاری آئی سوئیر دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان وہ ہے جس کو اللہ نے گناہ جیسے نشے سے محروم رکھا ہو جسے کبھی گناہ کا موقع نا دیا ہو "اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ حرمت سانس روکے اس کو سنتی جا رہی تھی وہ پہلی بار اس پر چلا رہا تھا

تمہیں لگتا یہ سب بہت آسان ہے رکو۔۔"وہ فون نکال کر ایک"

نمبر ملاتا ہے جو کہ اس کے کسی بزنس حریف کا تھا

ہیلو زہراف۔۔ایک بات پوچھوں"اس نے نرمی سے پوچھا"

فرمایئے"آگے سے نفرت بھری آواز آئی حرمت کبھی موبائل اور کبھی"

فارس کو دیکھتی جا رہی تھی جبکہ آنکھوں سے مسلسل آنسو گر رہے تھے

اگر میں تمہارے ساتھ دشمنی ختم کر کے دوستی کا ہاتھ بڑھاؤں تو تم اسے"

قبول کرو گے اور اگر میں تم سے معافی مانگ کر اپنا آپ

تمہارے حوالے کروں تم۔مجھے معاف کر دو گے"اس کا لہجہ ابھی بھی نرم

تھا حرمت کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی

نہیں۔مرتے دم تک نہیں تمہارا جھکا ہوا سر دیکھ کر بھی میں"

تمہارے سر کے ہزاروں ٹکڑے کروں گا اتنی نفرت کرتا ہوں تم

سے فارس ہمدانی۔۔تم جیسے گھٹیا انسان کو معافی کیا میں اپنے قدموں

کے۔۔"فارس فوری کال کاٹ گیا اور اس کی شکوہ کناں نگاہوں کو دیکھ

کر حرمت ہچکیاں بھرتی سر جھکا گئی واقع کچھ لوگ ترس کھانے والوں میں
سے نہیں ہوتے
میں۔۔ میں اللہ کی رضا چاہتی ہوں فارس لوگ۔۔ لوگوں سے صلہ نہیں"
مانگتے۔۔ اللہ۔۔ اللہ آخرت میں صلہ دے گا" اس نے سر
جھکائے کہا تو فارس نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا لیکن اس کی
خاموشی اور آنسوؤں نے اسے اور بھی بے چین کر دیا وہ
غصے سے اٹھا اور کمرے میں چلا گیا دروازہ زور سے بند ہونے کی
آواز نے حرمت کو چونکا دیا وہ دل میں ایک گہری اداسی لیے ہوئے کچھ
لمحے اپنی جگہ بیٹھی رہی
اور پھر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھی اور لاؤنج سے باہر نکل آئی تیز ہوا و بارش
کی بوندوں نے اس کا پر جوش استقبال کیا لیکن وہ کسی بھی احساس
سے مبرا دھیرے دھیرے چلتی ہوئی لان میں آ گئی اتنے میں ہی وہ پوری کی
پوری بھیگ چکی تھی سردی کی شدت شدید تھی لیکن وہ ہر احساس

سے عاری ہو جانا چاہتی تھی اس نے بنچ پر بیٹھ کر سر گھٹنوں میں دیئے آنکھیں بند کیں

ا۔اللہ پاک میرے فارس کو ہدایت دے دیں انہیں۔۔انہیں" سیدھے راستے پر چلادیں۔ک۔۔کیونکہ میں۔میں ان سے بہت محبت کرتی ہوں ان۔۔ان کو ایسے نہیں دیکھ سکتی پلیز۔۔پلیز اللہ پاک حرمت کی مدد کریں۔۔م۔مجھے حوصلہ دیں" وہ کرلائی فارس نے صحیح معنوں میں آج اس کو بہت زیادہ مایوس کیا تھا پورے فارم ہاؤس کا ماحول اس قدر خاموش تھا کہ بارش کی آواز اور زیادہ واضح ہو چکی تھی حرمت کے دل کی دھڑکن بھی بارش کی ان بوندوں کے ساتھ تیز ہو رہی تھی

شام کا سایہ رات کے وقت کا آغاز کرنے لگا اور تیز بارش ہلکی پھوار سے تیز ہو چکی تھی آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے اور بارش کی بوندیں مسلسل گرتی جا رہی تھیں

باہر مزہ آ رہا ہو گا جو وہاں جا کر بیٹھ گئی" فارس نے غصے کے عالم میں کھڑکی" سے باہر کی طرف اشارہ کیا جبکہ اس کے چہرے پر مسلسل پریشانی اور بوجھل پن نظر آ رہا تھا وہ کمرے میں ادھر سے ادھر مسلسل چکر کاٹتا کبھی اپنے ناخن کترنے لگتا، کبھی ہڈیوں کو چٹخانے لگتا تو کبھی بال اور داڑھی کو چھیڑنے لگتا اور پھر دل کی بوجھل حالت کو کم کرنے کی کوشش کرتے روم ریفریجریٹر سے ایک الکوحل کی بوتل نکالی وہ اپنی پریشانی میں الکوحل کی بوتل کا برینڈ نہیں پڑھ سکا جو کہ سخت ترین اور مدہوش کر دینے والا الکوحل تھا

میں اس کا عاشق کیا بن گیا وہ میری ماں بننے کی کوشش کرنے لگی" ہے۔۔" وہ منہ بگاڑتا بوتل میز پر رکھتے سگریٹ جلاتا الکوحل گلاس میں

انڈیلنے لگا اور ایک پیگ پی لیا جیسے ہی الکوحل اُس کے جسم میں داخل ہوا اس نے مزید پینی شروع کر دی

ہاتھ میں تھامی ایک ساتھ دو سگریٹس کی مٹھاس اور دھواں نشے میں اس کی حالت کو مزید خراب کر رہے تھے اس نے ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگایا دھواں کمرے میں پھیلتا گیا اور اس کے دماغ میں حرمت کے ساتھ ہونے والی لڑائی اور اس کی غیر موجودگی کی شدت محسوس ہو رہی تھی اوپر سے اس کا بارش میں جا کر خود کو اذیت دینا مزید فارس کے غصے کو بڑھاوا دے رہا تھا

وہی تو۔۔سب کچھ اُسی کا ہے۔۔ہر رر۔۔وقت بس اپنی ہی بات کرتی" ہے اور آج بھی یہی کیا باہر بارش ہو رہی ہے اور اس۔۔اسسس۔ نے اپنے ساتھ مجھے بھی سزا دینے کی ٹھان لی ہے" فارس نے غصے سے بوتل کو دیکھا اور لڑکھڑائے لہجے میں بڑبڑایا

سسسب کچھ اُسی کی مرضی کے مطابق ہونا چاہیے اگر میں نے کبھی کچھ "

کہا تو فوراً لڑائی شروع منہ پھلا کر بیٹھ جاتی ارے رے۔۔اس

کو تو غبارے پھلانے چاہیے جتنی منہ میں ہوا بھرتی ہے اور اب۔۔اب

بارش میں باہر نکل کر مزے لے رہی اگر۔۔اگر بیمار ہو گئی تو۔۔تو"اس

نے ایک اور گلاس بھر کر پیا ساتھ سگریٹ کا دھواں کھینچتے ہوئے مزید کہا وہ

اس برینڈ کی الکوحل کو بنا کچھ مکس کیے پی رہا تھا یہی وجہ تھی کہ عادی

ہونے کے باوجود اسے ہلکی ہلکی چڑھ رہی تھی

کبھی تو فارس۔۔ف۔فارس ہمدانی کا سوچو میری بھی کوئی بات سنی "

جائے ہر وقت بس تمہاری ہی باتیں تمہاری ہی

خواہشیں۔۔تو مم۔۔کو کیا پتہ لوگ۔۔لوگ فارس ہمدانی سے کتنی نفرت

کرتے۔۔جن۔۔جن کے باپ کا بھی نہیں پتہ وہ بھی مجھے۔۔مجھے حرام کی

اولاد کہتے۔۔ت۔تم چاہتی میں نیک بن جاؤں ارے رے۔۔میں

کیسے نیک بن جاؤں جب میرے ساتھ کبھی کوئی۔۔نیکی ہ۔ہوئی ہی نہیں

اور۔۔اور میں اس کے ساتھ تو اچھا ہوں نا لیکن نہیں میرا سب کچھ اُسی

"کے مطابق ہونا چاہیے

اس نے اپنا سر پیچھے دھکیلتے ہوئے ایک اور سگریٹ سلگایا اور دھوئیں

کے بادل میں غصے سے پورا گلاس چڑھا لیا پورا کمرہ گول گول

گھومنے لگا تھا تو آنکھیں بوجھل ہونے لگیں

اگر تمہیں بارش میں باہر جا کر بیمار ہونے کی عادت ہے تو میں کیا"

کر سکتا ہوں۔ان۔انجوائے کرو۔۔تمہاری عادت ہے کہ ہر بار میں اپنی

عاشقی کے قصیدے تمہیں سناؤں۔کتنی اچھی بھلی لائف تھی اس عورت

نے آتے ہی میرا جینا حرام کر دیا ہے یہ۔۔یہ کوئی بات تھی بندہ

پوچھے۔۔ا۔اللہ کے پوچھنے والے سوالوں کے جواب میں تمہیں کیوں

دوں ہونہہ۔۔گندی،چڑیل املی" اس نے لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کر کھڑکی

سے باہر جھانکتے ہوئے بارش کی شدت اور تیز رفتار کو دیکھا اور دل کی

گہرائیوں میں حرمت کے لیے سردی کی شدت محسوس کی بارش کی

بوندیں شیشے پر ٹپک رہی تھیں فارس کے دل میں بے بسی اور تشویش کا احساس بڑھتا جا رہا تھا وہ بار بار کھڑکی کی طرف دیکھتا امید کر رہا تھا کہ وہ جلد واپس آئے گی لیکن ہر بار جب اُس نے باہر جھانکا بارش کی شدت میں اضافہ ہوتا نظر آیا اور حرمت کی طبیعت کے خراب ہونے کی فکر شدت سے اس کے دل کو مزید توڑ رہی تھی

الکوحل اور سگریٹ کی شدت نے اُسے نڈھال کر دیا تھا لیکن دل کی گہرائیوں میں وہ جانتا تھا کہ حرمت کی حفاظت اور اس کی حالت کو سمجھنا سب سے زیادہ اہم ہے وہ اس کی جان بھی لے لیتی وہ پھر بھی اس سے محبت اور اس کی فکر کرنے سے خود کو نا روک پاتا اس لیے کھڑکی کے رستے ہی نیچے کودا نشے کی وجہ سے وہ برے طریقے سے روش پر گرا تھا وہ ایسا عاشق تھا کہ ایسی ہزار لڑائیوں کے بعد بھی اپنی بیوی کے سامنے جھکنا پسند کرتا وہ اس کے سامنے کبھی ویسا فارس ہمدانی نہیں بن سکتا تھا جیسا وہ دنیا کے سامنے تھا

بارش کی تیز بوندیں جیسے کسی نے آسمان سے موتیوں کی

مالا ٹوٹنے کے بعد زمین پر بکھیر دی ہوں پورا فارم ہاؤس بارش کی اس

موسیقی میں گم ہو گیا تھا مگر فارس اور حرمت کے درمیان یہ بارش ایک نئی

کہانی یا شاید لڑائی بُن رہی تھی دونوں بنچ پر ایک ساتھ بیٹھے بھیگ

رہے تھے حرمت کا چہرہ جو پہلے دکھ اور آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا اب

غصے سے تمتمایا ہوا تھا کیونکہ وہ فارس کی حالت کو اچھے سے سمجھ چکی تھی

اور اس کا دل فارس کی جان لینے کو کر رہا تھا جو اتنی تقریر کے بعد بھی ڈھیٹ

پن کا مظاہرہ کرتا ڈرنک کر آیا تھا اور اب بار بار جھول رہا تھا جبکہ فارس کچھ

کہنے کے لیے ہونٹوں کو بار بار بھینچ رہا تھا بارش کے پانی میں نشہ کچھ حد تک

کم پڑ رہا تھا لیکن اس کا اثر جوں کا توں تھا حرمت کے گیلے کپڑے اُس

کے جسم سے چپک گئے تھے اس نے گہرے نیلے رنگ کا کُرتا اور

سفید شلوار پہنی ہوئی تھی جو بارش کے پانی میں بھیگ کر جسم کے ساتھ

چپک گئی تھی اس کے لمبے گھنے بال گیلے ہو کر اُس کے گالوں
اور کمر سے لپٹ گئے تھے فارس اس کو نہایت غور سے دیکھتا دھڑکتے دل
کو قابو کرنے کی کوشش کرتا آہستہ سے آگے بڑھ کر اپنا کوٹ اس
کے گرد لپیٹنے لگا مگر حرمت نے تیزی سے پیچھے ہٹ کر اسے روک دیا
ہاتھ مت لگایئے گا میں اتنی دیر سے بھیگ رہی ہوں اور آپ کو اب خیال"
آیا ہے "اس کی آواز میں غصہ اور مایوسی دونوں تھے وہ بالکل تیار نہیں تھی
اسے آسانی سے معاف کرنے کے لیے اوپر سے اس کے ڈرنک میں
ہونے پر مزید غصہ آسمان پر پہنچ چکا تھا
یارررررر۔۔۔ تمم میری بات کو سمجھو۔۔میں توووم کو کہہ رہا ہوں کہ "
میں سدھرنے والا نہیں۔۔او۔۔ورتم غصہ کیوں کرتی ہو۔۔اب
توآ گیا نا۔۔چلو وونا۔تم بیمار ہو گئی تو فارس ہمدانی بہتتتت پریشان ہو گا" وہ
جھولتا اس کے گیلے دوپٹے کو پکڑ کر ہوا لینے لگا حرمت کو شدید قسم کا غصہ
آرہا تھا دل کیا اس کا گلا دبا دے

دیکھیں بہت اچھا کام کر کے آئے ہیں شیم آن یو فارس میں آپ کو ابھی" منع کر کے آئی ہوں اور آپ ڈرنک کر کے پھر میرے سامنے آگئے دل کر رہا آپ کا منہ توڑ دوں" وہ غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے بولی تو فارس بند ہوتی آنکھوں سے اپنی دلکش ہنسی ہنستا ہوا اپنا منہ ٹیڑھا کر کے اس کے قریب چہرہ لایا

اٹس مائی منہ۔۔ کھیمینیچ کے بریک کرو۔۔ ایسے۔۔ ایسے۔۔" وہ انگلی سے اس کا چہرہ کبھی ادھر تو کبھی ادھر کرنے لگا حرمت سردی و بارش بھولے اپنے شوہر کے ڈرامے دیکھتی حیران ہونے لگی

اسسس کو توڑو کیونکہ۔۔ یہ۔۔ یہ منہ بہت پیاڑاااہے ایویں۔۔ مرتی ہیں" لڑکیاں۔۔ تووووم اس کو توڑ دو ورنہ بہت سارے دل ٹوٹ جائیں گے۔۔ااا۔۔ میرا منہ توڑ کے ہنستے ہو تم اللہ کرے تمارااادل توڑ کے ہنستا رہے کوئی۔۔ ہاہاہا گندی املی۔۔ اوووو۔۔ نئیں نئیں کھٹی املی" وہ گنگناتا پھر انگلی سے تنبیہ بھرے انداز میں بولتا مدہوشی میں عجیب عجیب

حرکتیں کر رہا تھا اور حرمت اس کو دیکھتی منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی اس نے پہلی بار فارس کو یوں مدہوش دیکھا تھا اور شدید حیران تھی شاید اس نے کسی خطرناک وسخت الکوحل کا استعمال بغیر مکسنگ کے کر لیا تھا

" فارس آپ کی تو۔۔"

میری توووو" وہ چپکے سے آنکھ دباتا ہنسنے کی کوشش کرنے لگا جو فوراً حرمت کی تیز نظروں نے پکڑ لی

کیا ہوا۔۔کیا میں مذاق کر رہی ہوں "اس نے گھورتے ہوئے کہا"

نہیں نہیں۔۔مذاق تو فارس ہمدانی۔۔کے شاتھ ہو ہی نہیں "

سکتا اور۔۔۔وہ تو زندگی میں کبھی ہنسا ہی نہیں۔۔ہاہاہا۔۔اللہ قسم فارس کبھی ہنسا ہی نہیں" وہ الٹا سیدھا بولنے لگا کہ حرمت نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

قسم نہیں اٹھاتے" وہ منہ بگاڑ گئی اور اسے گرتے ہوئے کو سنبھالا"

مجھے مم۔۔ معلوم ہے تو وم ناراض ہو لیکن دیکھو یہ بارش کتنی"
خوبصورت ہے یہ ایک رومانٹک موقع دے رہی اسسس۔

۔کو بولو یا تو بند ہو جائے یا۔۔ پھر میرے محبوب

کو منائے۔۔اے ے ے" وہ اس کا بازو پکڑتا اسے قریب کر گیا حرمت

کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی

کیوں نہ ہم اس کا لطف اُٹھائیں۔۔اوہہ" وہ منہ پہ انگلی رکھ کر خود کو تنبیہ"

کرنے لگا

پاک۔۔ ناپاک کو نہیں چھو سکتا۔ اڑے ے ے ے یار۔۔ڈائیلاگ"

غلط بول دیا۔۔ ناپاک پاک کو نہیں چھو سکتا اوررر۔۔۔اور میں تو ہوں

ناپاک تم جیسی پاک کو کہاں چھو سکتا۔۔" وہ ہنسا حرمت اس کی ہنسی

پر اپنے دل کو سینے سے باہر آتا ہوا محسوس کرنے لگی وہ ہنستا تھا تو دھڑکن

روک ڈالتا تھا وہ گرنے لگا تو وہ فوری اسے سنبھال گئی اتنی ناراضگی

کے باوجود وہ اس کی فکر کرنے سے خود کو روک نہیں پا رہی تھی

ر۔رومانٹک۔۔تمہیں یہ رومانٹک لگ"

رہاہے تتم۔۔تمہارے سارے کپڑے بھیگ گئے ہیں میرے جوتے پانی

میں بھیگ کر خراب ہو گئے ہیں۔۔اوہ میں سیلاب میں ڈوب

رہااور تووومم۔۔اسے رومانٹک کہہ رہی شرم کرو کٹھی املی۔۔تم

میرے ساتھ گنداوالا رومانس کرناچاہتی۔۔"حرمت اس کے الزام

پر حیرت سے اسے دیکھتی جارہی تھی جو خود ہی سوال جواب کرتا جارہا تھا

اور۔۔تم۔۔تمہیں پتہ ہے میں بیمار ہو گیاتو۔۔تو کیاہو گا"وہ بولنے لگی کہ "

فارس نے لہکتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اپنی بات جاری رکھی

حرمت کو لگاوقت کہیں تھم سا گیاہواس کا شوہر،اس کی کل کائنات،اس کا

محبوب اس کے انتہائی قریب بیٹھا مدہوشی میں بولتا جارہا تھا حرمت اس

کے چہرے کو مسلسل دیکھتی سوچ رہی تھی کہ کیایہ کوئی پیاس تھی جو آج

بجھ رہی تھی وہ اس سے بہت ناراض رہناچاہتی تھی پھر اس کا ڈرنک

کرنامزید اس کو غصہ دلا گیا تھالیکن اب اس کی معصوم حرکتیں،بہکی بہکی

باتیں ود لکش چہرہ اس کی تمام ناراضگی ختم کرتا دھڑکن کی

اسپیڈ تیز کرتا جارہا تھا

اگر تم بیمار ہو جاؤ گے تو میں تمہارا خیال رکھوں گی گرم سوپ بناؤں گی"

تمہارے ساتھ بیٹھ کر گندی۔۔اوہو ہو۔۔اچھی فلمیں دیکھوں گی

اور تمہارے ہر حکم کی تعمیل کروں گی" وہ اس کے آواز بدل کر اپنی نقل

اتارنے پر بمشکل مسکراہٹ کو روکنے لگی دل کیا اس کی ویڈیو بنالے تاکہ

اسے صبح بتائے کہ وہ ہوش وہواس کے بغیر کچھ بھی نہیں اس کی ساری

ذہانت وطاقت ایک ڈرنک ختم کر چکی تھی

اچھا واقعی" حرمت نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے مصنوعی حیران"

ہوتے ہوئے کہا وہ تھوڑی نرم پڑی لیکن ابھی بھی مکمل طور پر معاف

کرنے کے موڈ میں نہیں تھی فارس نے جلدی زور زور سے سر ہلایا

ہاں اور۔۔م۔۔میں وعدہ کرتا ہے کہ آئندہ"

تیرے ے ے کو۔۔یوں اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔اینڈ اپنا منہ بھی

توڑواؤں گا۔۔ویسے تم اس منہ کو چوم کہ دیکھو بڑا میٹھا ہے" وہ آنکھ دباتا پہلے سنجیدہ اور پھر ایک دم شرارتی انداز میں اسے دیکھ کر ہنسنے لگا حرمت نے کچھ لمحے کے لیے اُسے گھورا پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اچانک مسکرا گئی شاید اس پر غصہ کیا ہی نہیں جا سکتا تھا "آپ مجھے سنبھالنے آئے تھے فارس اور خود مدہوش ہو رہے ہے "اس نے اس کے کندھے پر دھپ رسید کی

اوہھہ "وہ سر پر ہاتھ مارتا دھیرے سے اٹھ کھڑا ہوا"

میں۔۔میں۔تو وومم۔کو لے جانے آیا تھا چلو و میری ساتتھ "وہ اس" کو اٹھانے لگا اور حرمت گرنے سے ڈرتی اس سے اپنا آپ چھڑانے لگی فارس نو۔۔نو میں گر جاؤں گی فارس "وہ چلائی لیکن وہی ہوا جس کا اس" کو ڈر تھا فارس اسے لیے دھڑام سے روش پر گرا اور اچھی خاصی چوٹ لگوالی

آہ۔۔فارس۔۔جب اٹھا نہیں سکتے تو اٹھایا کیوں" وہ کہنی پکڑ کر رہ گئی"

اور فارس نے بلاوجہ قہقہہ لگایا

یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں آؤ دوبارہ اٹھاتے ہیں۔۔تو م میرے کو اٹھانا میں"

تیرے کو" وہ ہاتھ بڑھا کر حرمت کو کھینچتے ہوئے پاس کرنے لگا حرمت اس

کی نزدیکی و کھینچا تانی میں دل تھام کر رہ گئی وہ شخص مدہوش ہو کر بھی زندگی

حرام کرنے سے باز نہیں آرہا تھا

آپ پاگل ہیں کیا۔۔ چھوڑیں فارس" وہ اسے منع کر رہی تھی کیونکہ وہ"

جانتی تھی فارس نشے میں اس کو نہیں اٹھا پا رہا

بارش میں بھیگتے ہوئے ان کی لڑائی، ناراضگی اور ہنسی ایک یادگار لمحے میں

بدل گئی

املی۔۔ تو وو وم کو اٹھا کر گھماؤں کیا" وہ بالآخر اسے اٹھا چکا تھا جبکہ اس کی"

نئی بات پر حرمت کا دل کانپا

نو فارس۔۔ نو" وہ گھبرائی کہ وہ گھما کر اسے دوسری دنیا میں بھیج دے گا"

بو وولو و۔۔فارس۔۔آئی لو یو۔۔میں تم سے پیار کرتی" وہ جھومتا

ہوا بمشکل اسے اٹھائے اندر لے جانے لگا

آپ گندے ہیں" وہ منہ پھلا گئی"

تیرا باپ گندا۔۔" وہ چیخا اور حرمت کا منہ اور آنکھیں کھلی رہ گئیں جبکہ "

فارس فوری سر جھٹک کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا

سو۔۔سوری فادران لا۔۔ تیری بیٹی میری زندگی حرام کر چکی "

ہے۔۔اس کو اپنے پاس لے جایا میرے کو اپنے پاس بلا لے۔۔دیکھونا۔۔

"

فارس کیا بولتے جا رہے ہیں" وہ نیچے اترنے کو مچلی"

چپ کرو وو املی۔۔ تم ڈیٹول نہیں ہو جو مجھے پاک صاف کرنا"

چاہتے۔۔چاہتی ہو۔۔آئی ایم دی ڈیول۔۔ااا۔۔آئی ایم فارس ہمدانی۔۔"

وہ اسے اندر لا کر بیڈ پر گرا گیا ساتھ ہی خود بھی گرا

فارس۔۔"وہ چیخنے لگی کہ فارس اپنی بیلٹ اتار کر سامنے کر گیا حرمت کی"
سانس خشک ہوئی

بہت بول لیا۔۔ سر ر ر ر۔ کھا گئی میرا۔۔ باہر کم دشمن ہیں جو تم۔۔ تو م"
بھی دشمن بن گئی ارے کوئی تو جینے دو فارس کو۔۔ اکیلا ہوں تو کیا سب
ماردیں گے۔۔ محبت۔ نہیں کرتا کوئی تو۔۔ تو کمزور ہوں کیا۔۔ زبان کھولی
ناا ب تو گلو سے چپکا ڈالوں گا یون اسی بیلٹ سے باندھ کر ایسی پٹائی کروں
گا کہ ساری عاشقی بھاڑ میں جائے گی ہائے۔۔ توبہ توبہ فارس کے پیچھے ہی
سب پڑے جیسے میں ہر کسی کی بہن
بھگا کر لے گیا ہوں۔۔ خیر میں۔۔"اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور
حرمت نا جانے کیوں اس کو دیکھتی محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیرنے لگی جو نیند میں جاتا بڑبڑاتا جا رہا تھا

برااا۔۔ ہوں تو کیا ہر کوئی خدا بن جائے گا۔۔ فارس شیطان ہے۔ میں"
شیطان ہوں تو سارے فرشتے بن گئے۔۔ املی۔ پی۔۔ تو بول اب۔۔ میں

ساری عاشقی سائیڈ پہ رکھ کر تیری ایسی پٹائی کروں گا کہ مجھے سدھارنے کی بجاااائے۔۔تووو۔۔خود بگڑ جائے گی" وہ سب کچھ بھلائے ہنسی بہرحال وہ جانتی تھی وہ ہوش میں تو کیا مدہوشی میں بھی اس پر ہاتھ تو کیا اس کے لیے سخت الفاظ نہیں بول سکتا تھا

ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

کمرہ مکمل روشنی سے بھرا تھا جہاں صبح کی دھوپ پردوں سے چھن کر اندر آرہی تھی ہوا میں ایک بوجھل پن تھا یا شاید فکر اور پریشانی کی جھلک نظر آرہی تھی بیڈ پر بیٹھی لبابہ کا چہرہ زرد تھا پیشانی پر زخم کے نشانات واضح تھے تو گلے پر پٹی بندھی ہوئی تھی آنکھیں جو عموماً زندگی سے بھرپور ہوتی تھیں اب خوف اور درد سے بھری ہوئی تھیں وہ آہستہ آہستہ حرکت کرتی ٹھیک ہو کر بیٹھی ہر حرکت اس کی چوٹوں کی یاد دلاتی تھی وہ آج صبح پانچ بجے پاکستان پہنچی تھی طبیعت کافی بہتر ہو چکی تھی کیونکہ وہ کافی دن سنگاپور ہوسپٹلائزڈ رہی تھی اور اتنے دن حذیفہ نے میران کو ان کے پاس بھیج

دیا تھا ان کے پاس بیڈ پر بیٹھی روما کے چہرے پر گہری لکیریں صاف دکھائی دے رہی تھیں اس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو چکی تھیں جبکہ بیڈ کے پاس پڑے صوفے پر بیٹھے حذیفہ ہمدانی سنجیدہ نظر آتے جذبات کو سخت لہجے کے پیچھے چھپانے کی کوشش کر رہے تھے ان کی آنکھوں میں غصہ دے رہی تھی وہ بار بار مٹھیاں بند اور کھول اور بے بسی صاف دکھائی رہے تھے اور کمرے کے کونے میں کھڑا ریان سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیسا محسوس کر رہا اور اسے کیسے ظاہر کرے البتہ اس کی بیوی عطر و بہ بظاہر میڈیسنز کو پڑھتی ہوئی دل ہی دل میں بے پناہ خوش تھی

ماما آرام سے کیا تکلیف زیادہ ہے" روما ان کے بالوں کو پیچھے کرتی بولی"

تو لبابہ آہستہ سے اپنے گلے پر بندھی پٹی کو چھوتی نفی میں سر ہلا گئی

یہ سب تمہاری اس نادانی کی وجہ سے ہوا ہے میں چاہ کر بھی کچھ نہیں" کرنا چاہتا" حذیفہ غصے میں اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولے

ڈیڈ پھر بھی ہمیں کچھ تو کرنا چاہیے فارس ہمدانی کو ایسے ہی نہیں "
چھوڑ سکتے ماما اس سے بڑی تھیں ایون اس نے رشتے کا بھی خیال نہیں
کیا" ریان کی مٹھیاں اب بھی بند تھیں اور وہ حذیفہ کی طرف دیکھتا تلخ
انداز میں بولا جبکہ لبابہ مسلسل خاموش تھی اس سے زیادہ بولا نہیں جا رہا تھا
تم ابھی بھی اپنی ماں کی سائیڈ لے رہے اس کے ساتھ جو ہوا یہ اس کی "
کرتوتوں کا نتیجہ ہے ایون آئی تھنک اب حساب برابر ہو گیا ہے تم لوگ
فارس کے ساتھ فارمل رہو تو بہتر ہے" وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عطروبہ
مسکراتی سر ہلا گئی

انکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں چاہیے کہ فارس کو اس کے حال "
پر چھوڑ دیں خاص طور پر حرمت کے معاملے" اس نے دبے لہجے میں
باور کروایا جس پر سب نے اس کو یوں دیکھا جیسے نگاہوں سے کھا جائیں
گے مگر کہہ کچھ نہیں پائے عطروبہ مسلسل نگاہیں
جھکائے ہوئے بے پروا تھی

میں یہ سب اپنے بچوں کے لیے کیا" لبابہ کرلائی "

میں شادی کرنا چاہتی ہوں" روما نے اچانک بولتے ان کے سروں "

پر دھماکہ کیا

واٹ" سب ششدر رتھے ان کو روما سے ایسی کسی بات کی امید نہیں تھی "

جبکہ روما کی آنکھوں میں غم اور مایوسی تھی وہ ایک طرف نظریں نیچی

کیے دیکھتی اپنے جذبات کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی لبابہ کا چہرہ سرخ

ہو گیا غصے اور بے بسی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ وہ اسے دیکھ رہی تھی

جیسے اپنی بیٹی کے الفاظ کا جواب دینے کی کوشش کر رہی ہو لیکن الفاظ نہیں

مل رہے تھے حذیفہ کی حالت بھی ان سے کم مختلف نا تھی البتہ عطروبہ

اور ریان مطمئن تھے

تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو روما ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے" حذیفہ "

نے دھیمی آواز میں روما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

پاپا میں اب مووآن کرنا چاہتی جو کچھ ہوا اس کے بعد میرا دل ٹوٹ "
چکا ہے میں۔۔میں اب اپنی زندگی کے اس حصے کو پیچھے چھوڑنا چاہتی
ہوں۔۔بس آئی ریکوئسٹ یو دیٹ میری شادی کر دیں" روما آنکھوں میں
آنسو لیے دھیرے سے بولی لبابہ کو اپنی بیٹی پر ترس آیا جبکہ حذیفہ افسوس
سے اسے دیکھتے باہر نکل گئے کچھ آئیڈیا تو ان کو بھی تھا کہ وہ فارس
کو پسند کرتی اور اس کی شادی کے بعد کافی ڈسٹرب رہی تھی
تمہارا دل ابھی بچہ ہے میری پرنسز تمہیں سمجھ نہیں آ رہی شادی "
"اتنا بڑا فیصلہ ہے اور تم یونہی۔۔
یونہی نہیں موم میں۔۔میں بہت مشکل سے یہ فیصلہ کر رہی اور ہم سب "
کے لیے یہی بہتر ہے" وہ بضد تھی
کیا۔۔کیا فارس نے تمہیں بھی کچھ کہا ہے" لبابہ کے لہجے میں ڈر آیا"

نہیں ماما میں ۔۔ میں خود سمجھ گئی ہوں کہ وہ میری زندگی کا سب "
سے گندا حصہ تھا لیکن اب نہیں ہے میں کسی اور کے ساتھ اپنی زندگی
"کا نیا آغاز کرنا چاہتی ہوں تاکہ ۔۔ تاکہ اسے بھول سکوں
وہ آنکھوں سے آنسو پونچھتی لبابہ کی طرف دیکھنے لگی
لیکن روما ابھی وقت ہے تمہیں سمجھنا ہوگا شادی کوئی کھیل نہیں "
ہے اور ۔۔ اور تم بہت چھوٹی ہو میری بچی "لبابہ نے بھرائی ہوئی آواز میں
کہا
موم شاید ہمیں روما کو سمجھنا چاہیے اس نے جو کچھ فیس کیا ہے اس "
کے بعد اسے حق ہے اپنی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اور یہ بہت
"اچھا فیصلہ لے رہی
ریان نرمی سے کہتے روما کے قریب آیا اور اس کا کندھا تھاما
جیسے اسے سہارا دے رہا ہو

روما ہم تمہاری خوشی چاہتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم یہ فیصلہ سوچ" سمجھ کر کرو زندگی کے فیصلے اتنے آسان نہیں" کمرے میں ایک بار پھر خاموشی چھا گئی

ٹھیک ہے میں تمہارے لیے کسی اچھے لڑکے کو ڈھونڈتی ہوں" لبابہ" دھیمی آواز میں کہتے سر ہلا گئی سوائے اس کے وہ تینوں مطمئن تھے کیونکہ لبابہ اپنی بیٹی کے لیے بے انتہا فکر مند تھی حتیٰ کہ اس نے اسے خوشی دینے کے لیے کیا کیا نہیں کیا مگر اب وہ بھی جان چکی تھی کہ فارس ہمدانی روما کو کبھی نہیں ملنے والا وہ صرف اور صرف حرمت کا تھا اور رہے گا

کمرے میں گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی جیسے ہوا میں کوئی انجانا بوجھ لٹکا ہوا ہو آسمان پر بادلوں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے شاید بارش کے اثرات ابھی تک ارد گرد رقصاں تھے حرمت کھڑکی کے قریب کھڑی تھی نظریں دور افق پر ٹکی ہوئی تھیں اس کا دل بھاری تھا ہر لمحہ ایک اذیت

بن کر اس پر گزر رہا تھا فارس فارم ہاؤس نہیں تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ

ہنستے مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر گیا تھا وہ اپنی سوچوں میں غلطاں تھی

کہ دروازہ آہستہ سے کھلا اور عبداللہ اندر آیا اس کے قدموں کی چاپ

سے حرمت کی سوچوں کا سلسلہ ٹوٹا

سب کچھ ٹھیک ہے "عبداللہ نے نرمی سے پوچھا اس کے لہجے میں "

ہمدردی تھی حرمت نے ایک گہری سانس لی اور پلٹ کر عبداللہ کی طرف

دیکھا

سب کچھ ٹھیک ہے لیکن کچھ بھی ٹھیک نہیں" وہ اداس سی بولی اس کی "

آنکھوں میں تھکن اور اداسی تھی

آپ جانتے ہیں عبداللہ مجھے۔۔ میں اب ڈرتی ہوں فارس جو کچھ "

کر رہے ہیں جس راہ پر چل رہے وہ۔۔ وہ انہیں کہاں لے جائے گی۔۔ ایک

اچھی بیوی بنتے ہوئے میرا حق بنتا کہ میں ان کو نیک راہ کی طرف راغب

کروں میں ان کی سیلف ریسپکٹ ڈیمیج نہیں کرنا چاہتی" وہ بھیگی پلکوں سے سر جھکا گئی عبداللہ اس کی بات بغور سن رہا تھا

"آپ نے بہت کوشش کی ہے حرمت انشاءاللہ اسے جاری رکھیں وہ ایک دن سمجھ جائیں گے" اس نے آہستگی سے کہا

"آپ نے انہیں سمجھانے کی ان کی ہدایت کے لیے دعا کی مگر وہ سننا نہیں چاہتے ان کے دل پر ایک پردہ سا پڑ گیا ہے جسے شاید وہ خود ہی ہٹا سکتے ہیں" حرمت نے درد بھری نظروں سے عبداللہ کی طرف دیکھا

"ایک بیوی کی حیثیت سے میں دیکھ رہی ہوں کہ شاید میری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں" اس کی آواز مدھم تھی

"اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور اس کی رحمت سے مایوس ہونا مؤمن کا شیوہ نہیں ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن آپ کا کام ہے کہ آپ اپنے شوہر کے لیے دعا کرتی رہیں اور ان کے سامنے دین کی

صحیح تصویر پیش کریں مگر جب آپ اپنی پوری کوشش کرلیں تو پھر اللہ کے فیصلے کو قبول کریں" وہ ہاتھ باندھے نگاہیں جھکائے ہوئے تھا

باقی آپ میرے آئیڈیا پر بھی غور کیجیے گا ان کو کسی نیک انسان" سے ملانا بہت اچھا ڈاکٹر جسم کے درد ٹھیک کرتا میڈیسن دیتا ہے تو روحانی ڈاکٹر روح کے درد کم کرنے کو پڑھائی کرتا" اس کی بات پر حرمت نے اپنی آنکھیں بند کرلیں دل میں ایک طوفان سا برپا تھا

شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے وہ ہمیں ہمارے اصل مقصد سے" دور کر دیتا ہے مگر یاد رکھیں ہر رات کے بعد ایک صبح ہوتی ہے اور کبھی کبھی ہدایت کا راستہ طویل اور مشکل ہوتا ہے اللہ آپ کے صبر کو ضائع نہیں کرے گا" عبداللہ سر جھکائے آہستگی سے بولا تو حرمت نے تھکی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا

میں بس دعا کرتی ہوں کہ اللہ انہیں ہدایت دے شاید ایک دن وہ جاگ" جائیں اس دنیا کے دھوکے سے شاید ایک دن وہ سمجھ سکیں کہ اصل خوشی

اور سکون کہاں ہے" وہ ابھی بھی متامل تھی جبکہ عبداللہ نے سر کو اثبات میں ہلایا

"اللہ کی مدد کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہم اپنی حد تک کوشش کر سکتے ہیں مگر دلوں کو موڑنا اللہ کا کام ہے آپ کے صبر اور دعا سے ہی شاید ایک دن انہیں ہدایت ملے" وہ پر یقین تھا

"میں کوشش کرتی رہوں گی جب تک میری سانسیں ہیں" حرمت اس سے بڑھ کر پر یقین تھی عبداللہ نے احترام سے سر جھکایا اور دروازے کی طرف بڑھا

"اللہ آپ کے دل کو سکون دے اور آپ کے شوہر کو ہدایت عطا کرے میں کل جانے سے پہلے آپ سے ملنے آؤں گا" اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا وہ فارس کے مکمل ٹھیک ہونے پر کل واپس جانے والا تھا جبکہ حرمت نے اثبات میں سر ہلایا اور عبداللہ کمرے سے نکل گیا کمرے میں پھر سے خاموشی چھا گئی حرمت نے کھڑکی

سے باہر دیکھتے ہوئے دل میں ایک نئ امید کی شمع جلائی شاید ایک دن جب یہ اندھیرا چھٹے فارس واپس اپنے ایمان کی طرف لوٹ آئے

"یہ کیا کر رہے ہیں" وہ حیران سی کمرے میں داخل ہوئی اور اسے دیکھا جو اس کی چیزیں نکال نکال کر پیکنگ کر رہا تھا

"چار نمبر چشمہ منگوا دوں اگر نظر نہیں آرہا" وہ مصروف انداز میں بولتا اب کی بار اچھے اچھے پرفیوم ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھا کر بیگ میں ڈالنے لگا جبکہ حرمت سمجھ گئی کہ وہ ہنی مون ٹرپ پر جانے کی تیاری کر رہا ہے یہی وجہ تھی کہ منہ بنا کر اس کو گھورتے آگے بڑھی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا وہ شدید حیران ہوا

آپ میری بات نہیں مانیں گے" حتمی لہجے میں پوچھا تو وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا البتہ دل ہی دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے کہ وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی

"اوکے۔۔میں۔۔میں صبر کر لیتی ہوں کیونکہ میں جان چکی ہوں کہ میری آپ کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے" وہ افسوس سے بولتی اس کا ہاتھ چھوڑ کر جانے لگی کہ فارس پھرتی سے اس کی کہنی سے پکڑ کر اس کو اپنے نزدیک کر گیا سرخ و سفید گوری نرم و ملائم رنگت، سرخ کٹاؤ دار ہونٹ، بڑی بڑی ہیزل براؤن آنکھیں اور چھوٹا سا تیکھا ناک وہ اتنی نزدیک تھی کہ فارس اس کے چہرے کا ہر نقش حفظ کر لینا چاہتا تھا اس کے چہرے کا حسن دنیا کے تمام مناظر میں سے سب سے زیادہ حسین و دلکش تھا جس کو دیکھتے ہوئے فارس دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا تھا

"یو نو املی شادی کے بعد لڑکی کی ویلیو کافی ڈاؤن ہو جاتی ہے جو بندہ شادی سے پہلے اس کے لئے جان دینے سے نہیں کتراتا وہ شادی کے بعد اس کی

جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتا" اس کا چہرہ سنجیدہ، آواز شرارت اور
آنکھیں کشش سے بھرپور تھیں

تو۔۔ تو اس کا مطلب اب آپ کو مجھ سے کوئی محبت نہیں رہی۔۔ فارس"
آپ مرد ہوتے ہی ایسے ہیں عورت کو کھلونا سمجھ کر دل لگی کا سامان
کرنے والے اور۔۔ اور جب دل بھر گیا تو ویلیو کیا اس کی پوری ذات کو پس
پشت ڈال دیتے" وہ بھیگی پلکوں سے شکوہ کرتی بولی تو فارس مسکرا گیا
فرسٹلی آئی ریکوئسٹ یو دیٹ اپنے آنسوؤں کو ختم کر کے پھر مجھ سے لڑائی"
کیا کرو۔ سیکنڈلی واقع مرد ایسا ہوتا ہے اس کی اوقات کو دیکھ کر ہی تو آدم
کے لیے حوا کو تخلیق کیا تھا ہم مرد ذات شروع سے ایسی ہے ڈیئر جنت میں
آدم علیہ السلام نے اپنی دل لگی کے لیے ہی اللہ پاک سے کسی ساتھی کی
ریکوئسٹ کی تھی اور اللہ نے حوا علیہ السلام کو ان کا ساتھی بنایا تاکہ وہ جنت
میں ایک دوسرے کے ہم نوا رہیں عورت مرد کے لیے دل لگی ہی
تو ہے" وہ دھیمے سے مسکرا کر بولتے اسے بازوؤں سے پکڑے بیڈ پر بیٹھ گیا

"تو عورت مرد کے لیے کھلونا بن جائے۔۔"

اب یہ تو نہیں کہا میں کہ عورت کھلونا بن جائے جس کو توڑا جائے اور کوئی"
مرد کو پوچھنے والا نا ہو میں ایسے انسان کے ہزار ٹکڑے کر دینا چاہتا جو اپنی
بیوی پر بے جا اکڑتا ہو اور جو کسی نا محرم عزت دار عورت کی عزت پر حملہ
کرے"اس نے پیار سے اس کو چپ کروانا چاہا اور ذہن میں وہ منظر
لہرایا جب حرمت کی عزت پر حملہ کرنے والوں کو اس نے بھیانک ترین
موت دی تھی

آپ نے بھی کیا تھا فارس مت بھولیں آپ نے مجھے شادی سے پہلے تنگ"
کیا تھا مجھ سے زبردستی شادی کی تھی دوسرا کرے تو غلط اور جب آپ خود
کریں تو ٹھیک"اس نے بنا ڈرے سچائی بیان کی فارس ایک
لمحے کے لیے چپ اور پھر سر جھکائے جا گرز کو قالین پر رگڑتے
ہوئے سر ہلانے لگا

قسم اٹھا کر کہو املی میں تمہیں شادی سے پہلے سیکسوئیلی ہراس" کیا ہو۔۔میں فرسٹلی فلرٹ کیا تھا مگر مجھے جب معلوم ہوا کہ تم عزت دار لڑکی ہو میں تم سے لاتعلق ہو گیا تھا مگر پھر نا جانے کیوں مجھے تم سے اس دن محبت ہو گئی اس کے بعد میں تم سے نکاح کا ارادہ رکھتا تھا ڈیٹس وائے تمہارے قریب ہوا اور میں نکاح کیا بھی تم سے املی۔۔تم میرے لیے کبھی بھی ٹائم پاس نہیں رہی میں نے اس رات تمہیں وہاں نہیں بلایا تھا میں بااختیار تھا چاہتا تو تمہیں شادی سے پہلے بھی چھو لیتا، تمہاری اس غلطی پر تمہیں ویسی ہی سزا دیتا جیسی میران دینا چاہتا تھا مگر تم مانو یا نا مانو املی میں نے اس رات تم پر بہت بڑا احسان کیا تھا تمہاری عزت کی اور تمہیں اپنی عزت بنایا میں جہاں غلط ہوتا ہوں میں مانتا ہوں مگر تمہارے معاملے میں میں کبھی غلط نہیں رہا املی تمہارے لیے فارس ہمدانی کبھی شیطان نہیں بن پایا" حرمت نے محسوس کیا تو واقع

ماضی میں فارس نے اس کی عزت پر حملہ کبھی نہیں کیا تھا وہ اسے تنگ کرتا رہتا مگر میران جیسی گھٹیا حرکت کبھی نہیں کی تھی

یونو تم میری محبت تھی، ہو اور رہو گی میں ہر پل اپنی محبت کے قائم و دائم" رہنے کی خواہش کرتا ہوں۔ میں نے زندگی میں کبھی نماز کے بعد دعا نہیں مانگی سوائے اس نفلی نماز کے جس دن تم میری زندگی میں آئی تھی میں اس رات شکرانے کی نماز کے بعد دعا مانگنے پر مجبور ہو گیا تھا اور جانتی ہو وہ دعا کیا تھی۔۔" وہ اس کا چہرہ تھوڑی سے تھام کر اوپر کرنے لگا حرمت کی پلکیں لرزیں وہ واقع میں اس کے لیے کسی ابر جیسا تھا، اس کی محبت اس کے لیے کسی گھنی چھاؤں جیسی تھی

میں اس دن دعا کی تھی کہ"

املی سے میری محبت میری آخری سانس تک رہے وہ مجھ سے بھلا ساری زندگی نفرت کرتی رہے مگر میں۔۔ میں اس کی محبت میں ہمیشہ دیوانہ بنا رہوں میں اس سے جس دن اپنی محبت میں کمی لاؤں اس دن میری

موت ہو جائے۔۔" حرمت کی پلکیں و دل یکدم لرزے تھے شوہر جب محبوب، محافظ، دوست اور عاشق ہو تو عورت اپنی جان دے کر بھی اس کی سلامتی کی دعا کرتی ہوتی حرمت بھی فارس کے لیے بہت حساس ہو گئی تھی اسے کبھی کبھار لگتا تھا کہ وہ محبت میں فارس سے نہیں جیت سکتی لیکن اب اسے لگتا تھا کہ فارس محبت میں اس سے نہیں جیت سکتا

تم دیکھو گی وقت گزرتا جائے گا اور فارس ہمدانی کا تم سے عشق" بڑھتا جائے گا تمہاری ذات یا ویلیو کبھی کم نہیں ہونے والی مائی لو اور ابھی کہاں ابھی تو تمہیں پوری طرح سے حاصل بھی نہیں کیا ابھی کہاں تمہاری ویلیو ڈاؤن ہو گی تم میرے لئے صاف شفاف پانی کی مانند ہو املی جس کے بغیر کبھی پیاس نہیں بجھتی اور تم ایسی سنگدل ہو کہ ابھی تک مجھ کو پیاسا رکھے ہوئے ہو" وہ آخر پر معنی خیز انداز میں اپنا مطلب بیان کرتا ہوا حرمت کو سرخ انار کر گیا

فارس میں ۔۔ میں آپ کے راہ راست پر آتے ہی خود کو آپ کے ''

حوالے کر دوں گی کیونکہ ۔۔'' وہ ہچکچائی جبکہ فارس اس کی وہی رٹ

پر بیزار نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا ساتھ ہی اس

کو چھوڑے اپنے جاگرز کے تسمے

کھولنے لگا اسے رات پارٹی پر جانا تھا اس لیے تھوڑا ریسٹ بھی درکار تھی

میرے دل میں آپ کی محبت کا پودا بڑھنا شروع ہو گیا ہے اور مجھے یقین ''

ہے کہ میں آپ کو بدل دوں گی ۔۔ میں آپ کو ایک دن راہ راست

پر لے آؤں گی ۔۔ انشااللہ آپ ایک دن انتہائی نیک و اچھے انسان بن جائیں

'' گے میں اپنی محبت، پیار، خیال، چاہت اور ۔۔

اور اپنی بہکی بہکی سی خمار آلود آنکھوں کے جادو سے'' وہ اس کی بات ''

کاٹتا اس کی کمر میں بازو حمائل کر کے اسے مزید اپنے پاس لایا

تم مجھے بے انتہا پیار، محبت اور اپنی قربت دے کر بھی کبھی نہیں بدل سکتی ''

املی کیونکہ بدلتا وہ ہے جو خود کو بدلنا چاہے جس کے دل میں ذرا برابر نور کی

جگہ خالی ہو، جس کو بدلنے کی آس وامید ہو" وہ زخمی سا مسکرا کر اس

کو چھوڑتے ہوئے بیڈ پر جا بیٹھا اور حرمت افسردہ سی نفی میں سر ہلا کر اس

کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اپنے نازک ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ سمو گئی

آپ کا دل میں بدل ڈالوں گی" وہ پر یقین تھی جبکہ وہ نفی میں سر ہلا گیا"

میں شیطان ہوں دھتکارا ہوا شیطان ابلیس۔۔" وہ رکا اور اس"

کو دیکھا جو کہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی آنکھوں کو بھیگنے سے روکنے کی

کوشش کر رہی تھی مگر وہ تھیں کہ رونے کی سازش رچانے میں مصروف

تھیں

جو جانتا ہے کہ قیامت بر حق ہے، نبی ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں،"

اللہ تعالی وحدہ لاشریک ہے، گناہ گار لوگوں کا انجام دوزخ ہے مگر پھر بھی

نافرمان و گناہ گار ہے دھتکارا ہوا مہلت پہ جینے والا اینڈ یو نو میں یہ بھی

جانتا ہوں کہ صرف اسی دنیا میں اس نے تم

کو میرے حوالے کیا ہے آخرت میں وہ تم کو مجھ سے چھین لے گا۔۔" اس

کی آنکھوں میں بے پناہ اذیت کی گرد جمنے لگی اپنے عشق سے دوری کا خیال
ہی سوہان روح تھا چاہے وہ مرنے کے بعد کا ہی کیوں نا ہو
تمہاری منزل جنت ہے اور میری جہنم ا۔اوپر والا ابلیس کو جنت نہیں"
دے گا اور۔۔اور نا ہی حور دے گا۔۔وہ تمہیں مجھ سے کوسوں
دور لے جائے گا۔۔ تمہیں مجھ سے چھین لے گا۔۔میں جانتا ہوں وہ
شیطان کو معاف نہیں کرنے والا" وہ لبوں کو اتنی زور سے کاٹنے لگا کہ وہ
پھٹ کر سرخ خون چھلکانے لگے جبکہ حرمت روتی ہوئی اس
کے سینے سے لگ گئی

میری روح روٹھ گئی ہے"
مجھے احساسِ زیاں چاہیے
سبھی کے لبوں پر ہے
کہ مجھے سزا چاہیے
میں جی رہا ہوں

کب سے اک مہلت پر

میرے دشت دل کو بس

خوف خدا چاہئے "(از: اسماء خان)

شیطان کے لئے معافی نہیں اب فارس مگر۔۔ مگر انسان کے لئے معافی ”
ہے آپ ﷺ کی امت کے لئے معافی ہے ا۔۔انسان کبھی شیطان نہیں
بن سکتا اور۔۔اور آپ شیطان نہیں ہیں فارس آپ انسان ہیں۔آپ
کو جو سمجھتے ان کو پتہ کہ آپ کے اندر فرشتہ رہتا۔آپ انسان ہیں فارس
آپ۔۔آپ شیطان نہیں ہیں“ وہ کرلائی شاید اس کی منزل
دور تھی۔۔بہت دور۔۔!!!

میرے بیٹے کو ایک بار ضرور رلانا حرمت یہ تم سے بہت محبت "
کرتا یقیناً تمہارا کندھا ملتے ہی آنکھیں دل کو نرمی کی طرف لے آئیں

گی" نعمان کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تو وہ روتی ہوئی اپنا چہرہ فارس کے سامنے کر گئی

م۔ محبت کرتے ہیں مجھ سے "اس نے سوال کیا"

شک ہے کیا" وہ سوال پر سوال کر گیا"

پھر میرے رونے پر کیوں نہیں روتے، میرے سمجھانے پر کیوں نہیں" سمجھتے۔ میرے۔۔ میرے مکمل طور پر کیوں نہیں ہو جاتے" وہ اس کی گھنی داڑھی پر دھیرے سے لب رکھتی التجائی تھی لیکن اس نے دیکھا تھا کہ فارس کی آنکھوں میں کچھ دیر پہلے جیسی نرمی نہیں تھی بلکہ وہ اپنے تمام آنسو ایک بار پھر اندر اتار چکا تھا

ہائے دنیا کا ہر نشہ کیا ہے۔۔ مگر عورت جیسے نشے سے بڑھ کر کوئی نشہ " نہیں" وہ خمار بھرے لہجے میں بولتا اس کے چہرے پر جھکنے لگا اور حرمت کے حوصلے ٹوٹنے لگے

"تم کیوں ضد کرتی ہو مائی ڈارلنگ دنیا میں فور ففٹی فائیو آتش فشاں ہیں ٹرسٹ می جس دن میں رو یا فور ففٹی سکس ہو جائیں گے اس لیے ٹینشن فری رہو تمہارے شوہر کی وجہ سے تمہیں کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا" وہ وعدہ کر رہا تھا

لیکن دوسروں کو تو پہنچے گا" وہ خفا تھی"

اوہ میڈم میرا جس دنیا سے تعلق ہے وہ کارف بال کھیل کی"

مانند ہے جہاں مرد وخواتین مل کر کھیلتے ہیں تم اس چیز سے نکل آؤ کہ میں کسی کا برا کروں گا تو میرے ساتھ نہیں ہو گا تم معصوم ہو ڈئیر تم جیسی ایک دن میری دنیا کو دیکھ لے تو خود کشی کر لے۔۔اس لیے زیادہ مت سوچو اور میرے ساتھ مل کر لائف کو انجوائے کرو روز روز یہ انڈین سوپ ناچلا یا کرو جو ایک ہی سین پر کئی گھنٹے رکا رہتا" وہ دوبارہ اٹھ کر پیکنگ کرنے لگا کہ اسی وقت نعمان کی کال آنے پر وہ فون کان سے لگا گیا حرمت

منہ بگاڑے آنکھیں و ناک رگڑ کر اسے دیکھتی کمرے سے باہر نکل گئی

فارس نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ اسے فی الحال کافی کام تھا

یس مائی ڈئیر" وہ اپنا لیپ ٹاپ چیک کرتا مسکرا کر بولا"

اس فرائیڈے کہیں بزنس ٹور پر نا جانا او کے آئی آرگنائز آ سرپرائز"

فاریو اس لیے کوئی پلین مت بنانا میں سرپرائز دینا چاہتا تھا مگر پھر سوچا کہ تم

پھر کہیں چلے جاؤ گے" وہ مطلع کر گئے

کیوں اس فرائیڈے کونسا زلزلہ آیا تھا جو سرپرائز دینا" وہ حیران"

ہوتا تھوڑا پریشان بھی ہوا تھا کیونکہ وہ کل شام کی فلائٹ بک

کروانے والا تھا

تم ایک زلزلے کی مانند ہی ہو" وہ شرارتی ہوئے اور فارس کو یاد آیا کہ اس"

کی برتھ ڈے آرہی

اوہ شٹ میں بھول گیا خیر یاد رکھنے والی کوئی بات بھی نہیں" وہ"

پہلے سر پر ہاتھ مارتا پھر نفی میں سر ہلا کر لاپرواہ بنا

مگر میری زندگی کا سب سے اہم دن تھا وہ جس دن اللہ پاک نے مجھے تم "
سے نوازا تھا" نعمان کا لہجہ بھیگا و محبت سے بھرپور تھا فارس کا دل بلاوجہ
دھڑکن تیز کر گیا وہ یقین نہیں کر پاتا تھا کہ اس کا باپ اس سے کتنی محبت
کرتا

بس کریں ڈیڈ فارس ہمدانی ایویں خوش فہم ہو جائے گا اینی ہاؤ او کے آئی "
وِل سٹے ہئیر ٹِل فرائیڈے" وہ لیپ ٹاپ پہ آتی عدن کی ویڈیو کال پر تھوڑا
حیران ہوا لیکن پھر پیس کرتا اس کو ایک منٹ ویٹ کرنے کا اشارہ کیا
گڈ اور اب مزید خوش فہم بن جاؤ مائی ڈئیر دو دو لوگ تمہارے لیے "
دیوانے ہیں اب تو میرے ساتھ میری بہو بھی تم پر عاشق ہے" نعمان
صاف گوئی سے بولے تو وہ ہنسا موتیوں سے سفید دانت سیاہ داڑھی میں
مزید چمکتے ہوئے لگتے تھے

آپ کو ایک پتے کی بات بتاتا ہوں ڈیڈ کہ سننے اور دیکھنے میں بڑا فرق "
ہوتا ہے جو سنتا ہے اس کے دماغ پر اثر ہوتا اور جو دیکھتا ہے اس کے دل

پر اثر ہوتا اور میرا دل اور دماغ دونوں متاثرہ ہیں اس لیے یہ محبت والی بات نا ہی چھیڑیں تو بہتر ہے خیر ابھی میں بزی ہوں تو بعد میں بات کرتے ہیں" وہ عدن کو مزید انتظار نہیں کروانا چاہتا تھا اس لیے بات ختم کرنا چاہی

یس یس شیور گڈ بائے ٹیک کیئر مائی سن" وہ فون بند کر گئے اور فارس جلدی سے موبائل سائیڈ پر رکھ کر ایک اہم ویب سائٹ کھولتا عدن سے بولا

"ہاں عدن پتہ چلا وہ کون تھا"

جی۔۔"عدن متامل ہوا"

کون"وہ ویب سائٹ کھولتے ساتھ بیگ بیڈ سے نیچے گرانے لگا"

ڈارک ویب گروہ"عدن کا یک لفظی جواب سن کر فارس ششدر سا اس کو دیکھنے لگا وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ اس کے بارے ڈارک ویب کے گروہ کو پتہ چل گیا

ان کو کیسے پتہ چلا کہ میں نے ان کا سسٹم ہیک کیا تھا" وہ لب کاٹتا سر ہلا گیا"

اٹس مین وہاں کوئی غدار تھا" وہ ساری کہانی سمجھ چکا تھا"

جی سی بی آئی نے اس گروہ کو بہت برے طریقے سے پھنسایا تھا آپ کی" مدد سے وہ پکڑے گئے تھے لیکن کسی نے دوسرے شہر کے گروہ کو آپ کا بتادیا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ آپ سے انتقام لینا چاہتے لیکن بھابھی کے بارے میں ان کو کسی جیک مارٹن نامی بندے سے پتہ چلا ہے" عدن پوری طرح پری پئیر تھا

رافع اور تم آج شام مجھ سے ہوٹیل میں ملو ہم مل کر کچھ سوچتے ہیں"

کیونکہ میں پورا پلین بنا چکا تھا املی کو یہاں سے محفوظ جگہ لے جانے کا مگر اب درمیان میں میری برتھ ڈے آگئی ہے مجھے تب تک محتاط رہنا ہوگا کیونکہ میں کہیں نہیں جاسکتا بہت سے لوگوں نے سرپرائز پلین کیے ہوئے ایون میرے ڈیڈ کی خواہش کو میں رد نہیں کرسکتا فی الحال ہمیں کچھ سوچنا ہوگا اور میں سنڈے سے پہلے پہلے املی کو یہاں سے سیف جگہ لے جاؤں گا" وہ پورا پلین تیار کیے ہوئے تھا

اوکے سر ہم شام میں آتے "عدن نے فوری سر ہلایا جبکہ فارس کال"
بند کر کے جلدی جلدی کچھ ویب سائٹس کو کھولتے سرچ کر رہا تھا

کھڑکی سے چاندنی اندر آرہی تھی جس نے کمرے کو ہلکی سی روشنی سے منور کر رکھا تھا ہوا میں ایک ہلکی سی خوشبو تھی شاید عطروبہ نے کچھ دیر پہلے اپنے اوپر پرفیوم لگایا تھا وہ سونے کے لیے تیار ہوتی مسلسل بیڈ پر نیم دراز میران کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر آج کے واقعات کی وجہ سے پریشانی تھی روما کی ہزار نادانیوں کے باوجود اس کے لیے میران کا دل نرم تھا عطروبہ چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ لیے اس کے قریب آتی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی

کیا ہوا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں "وہ جان کر بھی انجان بنی بہر حال دل" ہی دل میں اسے روما سے کوئی ہمدردی نا تھی مگر وہ ریان کے سامنے ڈرامہ کرنے پر مجبور تھی

روما کی شادی کی باتیں اور موم ڈیڈ کی فکر مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں "
کیا کروں روما کی حرکتیں دیکھوں تو یہ ایک اچھا فیصلہ لگتا مگر اس کی ایج
بہت کم ہے وہ ابھی ٹوئنٹی کی بھی نہیں وہ شادی جیسی ذمہ داری
کو کیسے اٹھا سکتی " ریان نے گہری سانس لیتے ہوئے اس کی طرف
دیکھا جو بے انتہا حسین لگ رہی تھی کھلے بال، نرم و ملائم
سفید رنگت، خوشبوؤں سے مہکتا ہوا وجود الغرض وہ ٹی پنک نائٹ
پہنے ریان کو ساری فکروں سے آزادی دلانے لگی تھی
میں جانتی ہوں یہ وقت اس کے لیے مشکل ہے لیکن ہمیں سمجھنا ہو گا کہ "
وہ اپنی زندگی کو دوبارہ جینا چاہتی ہے فارس اس کا نہیں ہو سکتا " وہ اُس کے
ہاتھ تھامتی اس کے قریب آئی
ریان اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں سختی سے بند کرتا جیسے اپنے جذبات
کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہو

اس گھٹیا انسان نے بہت غلط کیا میری بہن کے ساتھ اس کی نادانی "

و معصومیت کو نا جانے کتنی بار کیش کروایا تمہارے خیال میں وہ اپنی شادی

میں کامیاب ہو گی "وہ مایوس تھا

ایسا نہیں ہے ریان آپ اتنا مت سوچیں "وہ اس کے قریب ہو کر اُس "

کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی جیسے اسے تسلی دے رہی ہو

تم تو جانتی ہو نا فارس نے ریان ہمدانی کو کتنی اذیت دی ہے "وہ اُس کی "

طرف دیکھتا یوں بولا جیسے کچھ یاد کروا رہا ہو جسے سمجھ کر عطروبہ ایک لمحے کو

چپ اور پھر بھیگی آنکھوں سے اٹھ کر جانے لگی

عطروبہ "وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے روک گیا جس کی آنکھوں میں شکوہ تھا"

" آئم سوری اِف یو ہرٹ بائے مائی ورڈز بس میں ۔۔ میں ٹینشن ۔۔"

اٹس او کے ریان آئی نو میں بہت بڑی غلطی کی تھی اور میں اسی لائق "

ہوں "وہ سر جھکائے لڑکھڑائے انداز میں بولی

نونو۔۔عطروبہ پلیز ایسامت کہو" وہ اُس کے چہرے کے قریب آتا نہایت "

پیار بھرے انداز میں اس کی پیشانی پر ایک نرم بوسہ

دینے لگا اور اسے اپنے بازوؤں میں لے لیا کچھ لمحے کے لیے دونوں خاموشی

سے ایک دوسرے کے قریب رہے

تمہارے بغیر میں کچھ بھی نہیں" وہ اُس کے بالوں کو سہلاتا اس کی "

آنکھوں میں دیکھ رہا تھا کمرے میں ایک خاموشی چھا گئی لیکن یہ خاموشی

بوجھل نہیں تھی چاندنی کی روشنی میں دونوں ایک دوسرے کے ساتھ

ایک خاموش لیکن مضبوط محبت کے بندھن میں بندھے ہوئے تھے یہ لمحہ

ان کے لیے ان کی محبت اور ایک دوسرے کی حمایت کی یاددہانی تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوا کی ٹھنڈک نے فضا کو سرد بنایا ہوا تھا حرمت فارم ہاؤس کے وسیع

وعریض گراؤنڈ کے وسط میں موجود بڑی میز کے گرد بیٹھی ہوئی تھی جہاں

چائے کا کپ اور ایک کھلا نوٹ بک رکھا تھا بڑی سی گول چھتری نما

ڈیکوریشن چھت نے اس کو مکمل چھاؤں میں رکھا ہوا تھا کچھ موسم بھی کافی حسین و منفرد تھا حرمت نے ہاتھوں میں چائے کا کپ پکڑ رکھا تھا لیکن اس کی نظریں خالی تھیں جیسے اس کی سوچیں کہیں دور جا رہی ہوں اسی لمحے بیگ کاندھے پر ڈالے عبداللہ اس کے پاس آیا جس کا چہرہ سنجیدہ تھا لیکن آنکھوں میں ایک چمک تھی جو حرمت کی توجہ کو فوراً اپنی طرف کھینچ گئی اس نے پاس آکر ایک لمحے کے لیے رک کر حرمت کی حالت کا جائزہ لیا

السلام علیکم "اس نے گلا کھنکارتے سلام کیا اس کی آواز میں احترام" اور فکر کی جھلک تھی

وعلیکم السلام عبداللہ مجھے آپ کا ہی انتظار تھا آئیں پلیز بیٹھیں "اس" نے تھکی ہوئی آواز میں کہتے میز پر پڑے چائے کے کپ کو اس کی طرف کر کے رکھ دیا

عبداللہ نے بھی میز کے قریب آکر کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا

پھر کیا سوچا آپ نے "وہ سنجیدہ تھا"

میں چاہتی ہوں کہ ہم انہیں اس نیک آدمی کے پاس لے جائیں شاید "
ہمارے پاس صرف یہی رستہ ہے کیونکہ وہ کسی طور میری باتوں کو سیریس
نہیں لے رہے "حرمت کی آنکھوں میں دکھ کی جھلک تھی

آپ بے فکر رہیں وہ اپنی باتوں اور عمل سے لوگوں کی زندگیوں میں "
تبدیلی لاتے ہیں وہ ایک بہت ہی تجربہ کار عالم ہیں اور بہت سے لوگوں کی
روحانی اصلاح کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ کے شوہر کو ان کے پاس
بھیجنا ہمارے لیے بہترین راستہ ہو سکتا ہے لیکن آپ کو بھی اس میں حصہ
ڈالنا ہو گا "عبداللہ کا لہجہ نرم تھا

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ واقعی میں فارس کی مدد کر سکتے ہیں ورد اور پڑھائی "
کے ذریعے راہ راست پر لا سکتے "اس نے پر تجسس انداز میں پوچھا اس کا لہجہ
امید اور خوف کی آمیزش سے بھرا ہوا تھا

جی ہاں وہ نہ صرف ایک عالم ہیں بلکہ ایک بہت ہی سمجھدار "

اور ہمدرد انسان بھی ہیں ان کے پاس ایک خاص قسم کی روحانی بصیرت

ہے جو لوگوں کی مدد کر سکتی شاید سرفارس کو ان کی باتیں اور عمل ایک نئ

روشنی فراہم کریں" حرمت نے شاندار سی بلڈنگ کی طرف

دیکھتے ہوئے دل میں غور و فکر کیا ایک آخری امید جو اسے اپنے

شوہر کے لیے چاہیے تھی

لیکن اگر وہ وہاں بھی گئے اور انہوں نے اس کی باتوں کو نہیں مانا تو" اس "

نے دھیمے انداز میں پوچھا

ہمیں ان کی باتوں کا اثر دیکھے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے آپ "

نے ہر ممکن کوشش کی ہے اور اب یہ ایک آخری قدم ہے اللہ کے حکم

سے اگر سر ان صاحب کی باتوں کو سنجیدہ لیں تو یہ تبدیلی کا باعث بن سکتی

ہے ہمیں بس اللہ پر بھروسہ کرنا ہو گا" وہ پیار سے کہتا چائے کا گھر اسپ

بھر گیا جبکہ حرمت نے دل کی گہرائیوں سے ایک گہری سانس لی اور پھر سر ہلایا

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں نیک لوگوں کی زبان میں بہت تاثیر ہوتی" اور جب ہم فزیکلی علاج کے لیے ڈاکٹر پاس تو سائیکالوجی علاج کے لیے سائیکالوجسٹ کے پاس جا سکتے تو پھر روحانی علاج کے لیے ولی اللہ کے پاس کیوں نہیں جا سکتے اللہ کے کلام میں بہت برکت ہوتی ہے میں نے سب کچھ کر لیا ہے اب شاید یہی وہ موقع ہے جب ہمیں ایک نئی راہ پر چلنا چاہیے میں فارس کو کسی بھی قیمت پر وہاں لے کر جاؤں گی" وہ پر عزم تھی عبداللہ نے سر ہلایا اور مسکرا گیا

میں ان عالم سے بات کروں گا اور ان سے وقت لے لوں گا یہ ایک" بڑا قدم ہے مگر ہمیں یقین رکھنا ہو گا کہ یہ اللہ کی رضا کے مطابق ہے" عبداللہ کا لہجہ پر عزم تھا حرمت مسکرا کر سر ہلا گئی

بٹ ایک ریکوئسٹ ہے پلیز آپ ان عالم سے وقت اس فرائیڈے کی"
رات کا لیجیے گا" وہ آگے کو ہوئی

کیوں خیریت "عبداللہ حیران ہوا"

کیونکہ اس جمعہ کو فارس کی برتھ ڈے پارٹی ہے میں نعمان انکل"
سے ریکوئسٹ کر کے پارٹی رات کی بجائے شام کو رکھواؤں

اور پھر ہمارے پاس ایک سولڈ ریزن ہو گا میں فارس کو پتہ نا چلے ان کو کہہ دوں گی کہ میں ان کے لیے کچھ اسپیشل پلین کیا ہوا یقیناً ان کو ہم پہ بالکل شک نہیں ہو گا کہ ہم ان کو کس کے پاس لے جائیں گے پھر میں چاہتی ان کی نئی زندگی کی شروعات اسی دن ہو جس دن وہ پیدا ہوئے تھے "اس کے پلین کو سن کر عبداللہ بے حد متاثر ہوا واقع فارس بہت ذہانت کا حامل تھا وہ منٹ سے پہلے ان کے پلین کو جان سکتا تھا لیکن اب حرمت کی بات نے بہت حد تک اس چیز کو ممکن بنا دیا تھا

اللہ ہمیں کامیاب کریں میں جلد ہی اس عالم سے رابطہ کر کے آپ کو آگاہ" کروں گا" عبداللہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو حرمت نے اثبات میں سر ہلایا دل میں دعا کرتے ہوئے کہ یہ نئی کوشش اس کے شوہر کے لیے ایک روشنی بن سکے

ایک شاندار ہوٹل کے سب سے بڑے ہال میں جہاں دیواروں کو ریشمی پردوں اور پھولوں کے سنہرے جڑاؤ سے سجایا گیا تھا
فارس کی برتھ ڈے پارٹی دھوم دھام سے منائی جارہی تھی وسیع ہال میں پھیلا ہوا نرم روشنی کا ہالہ ہر طرف خوابناک منظر پیش کر رہا تھا اور
خوبصورت رنگین لائٹس سے ماحول میں دلکشی بڑھ رہی تھی ہر کونے میں خوبصورت پھولوں کے بڑے بڑے گلدستے رکھے گئے تھے جن کی خوشبو فضا میں بکھری ہوئی تھی سبز، گلابی، اور سنہری رنگوں کے مکسچر کے ساتھ پھولوں کی آرائش کی گئی تھی جو ایک خوبصورت رنگین منظر پیش کر رہی

تھی کرسٹل کے چمکدار فانوس لائٹوں کی نرم جھلک سے فضا کو مزید دلکش
بنارہے تھے تمام ٹیبل دلکش سنہری چادر اور خالص سلک کے رومالوں سے
مزین تھے ہر میز پر شاندار قیمتی کانچ کے برتن، رنگین کینڈلز، اور
خوشبودار پھولوں کی ٹوکریاں رکھی ہوئیں تھیں خصوصی طور پر تیار کردہ
کینڈی بار پر ایک زبردست مجموعہ سجی ہوئی میٹھائیوں اور چاکلیٹس
کے ساتھ موجود تھا جو شاید خصوصی طور پر بچوں کے ذائقے
کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی گئی تھی کھانے کی میز پر ہر قسم کی اعلیٰ ترین
بین الاقوامی کھانوں کی ایک دلکش ترتیب موجود تھی جس میں مختلف قسم
کی لذیذ اشیاء شامل تھیں مختلف قسم کے مشروبات ایک خوبصورت بار میں
سجائے گئے تھے البتہ حرمت کے کہنے پر نعمان نے بار کلب کو الکوحل سختی
سے منع کردیا تھا کہ پارٹی میں الکوحل ممنوع ہوگی جس پر فارس کافی بدمزہ
ہوا تھا کہ اسے الکوحل کے بغیر پارٹی ہی نہیں لگتی تھی جبکہ سالگرہ کا کیک
ایک شاندار شاہکار تھا جسے حرمت نے خود ڈیزائن کروایا تھا اس پارٹی

کو نعمان اور حرمت دونوں نے مل کر منعقد کیا تھا اس لیے انہوں نے ہر تفصیل پر خاص توجہ دی تھی ہر چیز بہترین معیار کی اور خوبصورتی سے تیار کی گئی تھی تاکہ فارس کی سالگرہ ایک خوابناک اور یادگار لمحہ بن سکے مہمان خوشگوار ماحول میں محظوظ ہو رہے تھے موسیقی کی نرم دھن، چمکدار لائٹس اور خوشبو کی محفل ایک شاندار پارٹی کی تصویر پیش کر رہی تھی جبکہ پورے ہال میں سب سے زیادہ توجہ جس کی جانب مبذول ہو رہی تھی وہ تھا نعمان اور امل کا بہترین کپل۔۔

نعمان ایک شاندار کلاسیکی سفید سوٹ پہنے ہوئے تھے جس پر باریک سیاہ کڑھائی کی گئی تھی ان کی آنکھوں میں ایک نرم چمک اور چہرے پر ایک پیاری مسکراہٹ تھی جو ان کی زندگی کے ہر لمحے کو محبت اور خوشی سے بھرا ہوا بتاتی تھی ان کے سرکل میں سبھی لوگ ان کو پہلی بار یوں پا رہے تھے جبکہ فارس جانتا تھا کہ اس کا باپ کیوں خوش ہے وہ بہت سالوں بعد اپنی ازدواجی زندگی میں رنگ بھر پائے تھے امل کی سنگت دن

بدن ان کی زندگی کو مہکاتی جا رہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش تھے ابھی بھی وہ ہنستی مسکراتی امل کے ساتھ اپنے کسی دوست کے ساتھ مل رہے تھے امل نے ایک خوبصورت نیلا و سنہری رنگ کا قیمتی نفیس گاؤن پہنا ہوا تھا جو اس کی خوبصورتی و دلکشی کو

مزید اجاگر کر رہا تھا گاؤن پر چمکدار باریک کڑھائی کی گئی تھی جو کہ پارٹی کی روشنی میں اور بھی دلکش نظر آرہی تھی پہلی بار امل کے چہرے پر بھی ایک سچی اور پرکشش مسکراہٹ تھی

تمہارا یہ گاؤن مجھے بہت پسند آیا ہے" وہ جونہی تنہا ہوئے نعمان نے محبت" بھری نظر سے کہا ان کی آواز میں ایک خاص محبت کی جھلک تھی

اور میں "اس نے پیار بھری مسکراہٹ کے ساتھ چیلنج دیا"

تو نعمان نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا

تم ہمیشہ اچھی لگتی ہو یونو امل تمہاری محبت نے میری زندگی کو نئے رنگ "
دیے ہیں پہلی بار زندگی کھل کر جی رہا ہوں یوں لگ رہا جیسے کبھی کوئی غم
سہا ہی نہیں "انہوں نے مسکرا کر امل کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا
اور آپ کی محبت نے مجھے نئ خوشیوں کا احساس دلایا ہے نعمان۔۔میں "
حرمت کی ہمیشہ احسان مند رہوں گی جس نے میری زندگی میں رنگ
بھرنے کی کوشش کی تھی "وہ جواباً نرم لہجے میں بولی دونوں خمار و محبت
بھری نظروں کے تبادلے میں گم ہوئے محفل کے وسط میں جہاں رنگین
لائٹس کی چمک اور خوشبودار پھولوں کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی ان
کے درمیان محبت کا یہ لمحہ ایک خوابناک اور رومانی تصویر پیش کر رہا تھا ان
کی محبت کی گہرائی ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے
مسکراہٹ، اور احترام کے نرم انداز نے اس لمحے کو ایک دلکش اور
یادگار خوشی بنا دیا تھا

اوہوں" وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ فارس کے گلا کھنکارنے پر ہوش میں آئے

"بیچ بازار میں نگاہوں کے تیر چل رہے اگر غلطی سے مجھ جیسے غریب کو تیر لگ گیا تو بھری جوانی میں املی بیوہ ہو جائے گی" وہ شرارت کرنے سے کیونکر باز آتا اس لیے تیر والا نشان بنائے لبوں کو گول کرتے، ایک آنکھ دبائے کہا

"اللہ نا کرے" امل نے فوری کہا تو فارس اسے اوپر تلے غور سے دیکھتا آگے بڑھا

"اتنی فکر ہے میری" دل پر ہاتھ رکھا تو امل ہنستی ہوئی اسے پرے دھکا دے گئی جس پر فارس بھی لڑکھڑا کر سنبھلتا مسکراتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

مجھے حرمت کی فکر ہے سمجھے میں اسے بیوہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی "وہ"

کونسا کم تھی نعمان ان دونوں کو یوں خوش دیکھ کر مطمئن و آسودہ تھے

بہر حال دل کی گرد صاف ہوئی تھی تو سب کچھ روشن نظر آرہا تھا

امل ایسا مت کہو ورنہ فارس ہمدانی جان بوجھ کے مر کر دکھائے گا "وہ"

پھر شرارتی ہوا

اب بکواس بند کرلو فارس "نعمان نے اس کے دھپ رسید کرنی چاہی تو وہ"

ہنستے ہوئے داڑھی میں اسٹائل کے ساتھ ہاتھ مارتے مونچھوں

کو تاؤ دینے لگا وہ آج داڑھی و بالوں کو فاکس ہاک کٹ

کروائے ہوئے تھا البتہ بال تھوڑے لمبے تھے جو پونی میں قید کیے

ہوئے تھے، سفید نفیس پینٹ کوٹ پہنے اس کی پرسنیلٹی پوری پارٹی

کے ارکان پر بھاری پڑ رہی تھی ہاتھوں میں بینڈز و گھڑی سجی تھی تو گلے میں

کی چین اس کو رائل لک دے رہی تھی جبکہ مضبوط بازوؤں اور گردن

پر واضح ہوتے ٹیٹو اسے ہینڈسم دکھا رہے تھے

بائی داوے حرمت کہاں ہے نظر نہیں آ رہی" امل نے ادھر ادھر "
دیکھتے سوال کیا
میری آنکھوں میں غور سے دیکھو نظر آ جائے گی" وہ رازدارانہ انداز میں "
بولتا آگے آیا تو امل نعمان افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھتے پھر فارس
کے قہقہے پر مسکرا گئے
ماشاءاللہ" وہ زیر لب بڑبڑائے وہ ہنستے ہوئے اتنا حسین لگتا تھا کہ "
دیکھنے والا اسے پوری عمر ہنسنے کی دعا دینے پر مجبور ہو جاتا تھا
اللہ پاک تمہیں ہمیشہ یونہی ہنستا مسکراتا رکھیں" نعمان آگے بڑھ "
کر اسے گلے لگا گئے اور فارس قدرے تھوڑا حیران ہوا
ہائے اتنا سینٹی کیوں ہو گئے نعمان صاحب" وہ لگاتار ان کے لبوں کو اپنی "
گردن پر بوسے لیتے پا کر پوچھنے لگا جبکہ نعمان کا دل نہیں بھر رہا تھا وہ آج
اپنے بیٹے کو جی بھر کر پیار کرنا چاہتے تھے جو نظر لگ جانے کی حد تک
ہینڈسم و دلکش لگ رہا تھا پارٹی میں موجود بہت سے مہمان ان کی جانب

دیکھتے ایموشنل ہونے لگے ماں اپنے جوان بیٹے کو پیار کرے تو معمول کے مطابق لگتا لیکن اگر باپ اپنے جوان بیٹے کے بوسے لیتا محبت کا اظہار کرے تو آنکھیں اکثر نم ہو جاتیں

آئی لو یو فارس۔۔ آئی رئیلی لو یو اپنے۔۔ اپنے بابا کو کبھی اکیلا مت "چھوڑنا میں اللہ پاک سے ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ میں جب تک دنیا دیکھوں تم ہنستے ہوئے نظر آؤ" وہ اس کی گردن پر جھکے آنسوؤں کو روکنے لگے

کول ڈاؤن بابا آپ تو ایسے کر رہے جیسے ہماری آخری ملاقات ہو" وہ" ہنسا جبکہ نعمان اس کے منہ پر قدرے ہلکا سا تھپڑ مارتے خفا ہوئے

"بکواس مت کیا کرو"

اوکے اوکے اب تو ہم ان کو بکواس کرتے نظر آتے جو کہتے تھے آپ کے " لبوں سے باتیں نہیں پھول جھڑتے" وہ مصنوعی کراہا اور پھر ہنسنے لگا ان کو دیکھتے سب لوگ مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ دوبارہ

مصروف ہو گئے جبکہ کسی کی آنکھوں میں ابھی تک دکھ اور احساس محرومی تھی

روما ایک طرف کھڑی خود کو پارٹی کی رونق سے الگ تھلگ محسوس کر رہی تھی اس نے چمکدار گہرے جامنی رنگ کا برینڈڈ لباس پہنا ہوا تھا تیز میک اپ کے ساتھ اس کی پرسنیلٹی مزید نکھر رہی تھی باوجود اس کے کہ وہ خوبصورت نظر آ رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر افسوس کی جھلک اور دل کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی اداسی واضح تھی اس نے اپنے ہاتھوں میں ایک خوبصورت چھوٹا سا کلچ پکڑا ہوا تھا جو کہ چمکدار جڑاؤ اور خوبصورت ڈیزائن سے مزین تھا اس کی کمر پر بندھی ہوئی چمکدار بیلٹ اور میچنگ زیورات جو کہ عیش و آرام کی علامت تھے اس کی اداسی کو چھپانے کی کوشش کر

رہے تھے اس کے چہرے پر خاموشی کی لکیریں اس کے دل کی حالت کی عکاس تھیں مسٹر تبریز جو کہ کافی دیر سے بظاہر پارٹی کی رونق میں مگن تھا لیکن اس کا پورا کا پورا دھیان اس پری وش کی طرف تھا جو مسلسل تنہا بیٹھی اداس سی تھی

آئی تھنک موم آپ کی تلاش ختم ہو گئی ہے "اسے روما کافی پسند آئی تھی" اس لیے مسکرا کر بولا اور اس کی مدر جو کہ تیار شیار ماڈرن سی اپنی فیلوز کے ساتھ اس کی شادی کو لے کر باتیں کر رہی تھیں چونک کر اس طرف متوجہ ہوئی

ویری گار جئیس "وہ بھی فوری روما کو پسند کر چکی تھی جو کہ چھوٹی سی" نہایت حسین لگ رہی تھی

آئی وانٹ ٹاک ٹو ہر "وہ فوراً اس کی طرف بڑھا"

ہائے مس "روما چونکی"

ایوری تھنگ از او کے "تبریز نے نرم اور فکر مند لہجے میں کہا"

یس ایوری تھنگ ازاوکے "اس نے دھیمے سے کہتے ادھر ادھر دیکھا"

آپ کافی پیاری ہیں ویسے "وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسے مطلع "

کرنے لگا اور ایسے اظہار روما کے لیے نئے نہیں تھے اس لیے کندھے

اچکائے

تھینکس "نرمی سے کہتے میز پر پڑے جوس کے گلاس کو ہونٹوں "

سے لگا لیا

آپ اداس لگ رہی ہیں ایسا کیوں "وہ مزید بات بڑھانا چاہتا"

تھا روما نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر آہستہ آہستہ پارٹی کے مرکز میں

واپس آنے کی کوشش کی اس کے دل میں ماضی کی یادیں ابھی بھی زندہ

تھیں جن سے وہ اتنی آسانی سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی تھی

کچھ خاص نہیں۔۔ایکسیوزمی میں چلتی ہوں "وہ روکھے پن سے بولتی "

وہاں سے چلی گئی پیچھے تبریز مسکرا کر سر ہلاتا

کچھ سوچ کر رہ گیا

فارس کی سالگرہ کی پارٹی اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ تھی ہر طرف رنگین لائٹس کی چمک، خوشبودار پھولوں کی مہک، اور نرم موسیقی کی دھن موجود تھی مہمان آہستہ آہستہ جارہے تھے کیونکہ پارٹی کی رونق اپنے اختتام پر تھی فارس جو کہ کسی بزنس فرینڈ کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا ویٹر اس کے پاس ڈرنکس لیے آیا

سر میم آپ کو بلا رہی ہیں" اس نے اشارہ کیا تو وہ تھوڑا حیران ہوتا ہال کی" اینٹری پر بنے بڑے سے سجے ہوئے دروازے کے پاس کھڑی حرمت کو دیکھنے لگا جس کی نظر اس کو متوجہ پا کر کانپی آنکھوں میں ایک خاص چمک سی آگئی اس نے فارس کو ایک دلکش انداز میں اپنے قریب بلایا

ایسے بلاؤ گی تو کون کافر نہیں آئے گا" فارس دل تھامتا سر خم" کر کے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھانے لگا سفید پینٹ کوٹ میں سفید رنگ وسیاہ داڑھی اس کی

دراز قدامت کے ساتھ نمایاں ہو رہی تھی وہ پورے ماحول پر چھایا ہوا لگ رہا تھا

"ہائے املی کیا تم آج اس خاص دن پر میرے ساتھ کچھ خاص لمحات گزارنا چاہتی ہو "اس نے حرمت کا ہاتھ نرمی سے تھاما جو اسے ہال سے باہر چاند کی دھیمی سی روشنی میں جہاں خوبصورت گلابی پھولوں کے گلدستے رکھے ہوئے تھے ان کے قریب لے آئی وہاں ایک سجے ہوئے کونے میں نرم لائٹس کی چمک اور موسیقی کی دھن نے ایک رومانی ماحول تیار کر رکھا تھا

"یہ تمام لمحات خاص ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ یہ آپ کے ساتھ گزریں" حرمت نے دل سے کہا

"املی۔۔ بریک پر پاؤں رکھو یار سامنے میرا دل ہے ایویں تمہارے "رومینٹک الفاظ اس پر چڑھ گئے تو۔۔

تو" وہ نرم ہنسی ہنسی"

تو آج ہماری سہاگ رات پکی ہے" فارس نے آنکھ دبا کر کہتے اسے گلنار کر ڈالا وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھو سے گئے تھے محبت کی نرم لکیریں، چمکدار لائٹس کی جھلک، اور موسیقی کی دھن نے اس لمحے کو ایک خوابناک اور یادگار لمحہ بنا دیا تھا ان دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں محبت کی گہرائیوں کو دیکھا اور اس لمحے کو اپنی محبت کی نئی یادگار کے طور پر محفوظ کر لیا

اچھا سنیں میرے پاس آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے" وہ پرجوش ہوتی" اس کا بازو تھام کر بولی

سرپرائز۔۔وہ کیا ہے بائی داوے املی تم مجھے کبھی سرپرائز نہیں" کر سکتی۔۔اوہ کہیں تم مجھے ڈرنک کی اجازت تو نہیں دے رہی" وہ مصنوعی شرارتی ہوا جبکہ خلاف توقع حرمت نے اس کی بات کو اگنور کیے رازدارانہ انداز میں سرگوشی کی" ابھی نہیں بتا سکتی تھوڑا انتظار کریں سب پتہ چل جائے گا" وہ مطمئن کرنے لگی

کیا تم مجھے تجسس میں ڈالنا چاہ رہی ہو۔۔یا پھر مشکل میں "فارس" نے دلچسپی سے پوچھا ساتھ ہی دماغ نے کسی خطرے کا سگنل دیا

کچھ بھی ہو سکتا ہے مگر بے فکر رہیں آپ کی حرمت آپ کو کبھی مایوس" نہیں کرے گی۔۔میں آپ کے اس خاص دن پر آپ کے لیے خاص لمحات بنانا چاہتی بالکل ویسے ہی جیسے آپ نے میری زندگی کا ہر لمحہ خاص بنا دیا تھا "حرمت کی آنکھوں میں ایک چمک تھی جیسے کہ وہ کچھ خاص سوچ رہی ہو فارس مسلسل اس کی نگاہوں کو پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی آنکھوں کے رستے اس کے دل کو پڑھ ڈالے گا

چلیں پھر آج دیکھ لیتے کہ تم میرے لمحات کو کتنا یادگار بناتی۔۔بائی" داوے فارس ہمدانی کو ایک بار چھیڑ لیا نا تو ٹرسٹ می وہ تمہاری سانسوں سے روح میں اتر جائے گا" وہ اس کے چہرے پر جھکا اور حرمت مسکراتی ہوئی اپنے نرم ہونٹ اس کی داڑھی پر رکھ جلدی سے پیچھے ہوئی

میں چادر لے کر آئی آپ گاڑی میں بیٹھیں" وہ جلدی سے چلی گئی"

پیچھے فارس معنی خیز انداز میں ہلکی سی سائیڈ سمائل دیئے داڑھی پر ہاتھ

پھیرتا موبائل نکال گیا

تم آج بلاوجہ بدلی بدلی نہیں لگ رہی یقیناً تمہارے دماغ میں کچھ تو چل"

رہا۔۔ خیر جو بھی چل رہا فارس ہمدانی اس کے ساتھ ساتھ ہی چل رہا" وہ

سر کھجاتا

رافع کو کال ملا گیا

رات کے وقت سرد سی ہلکی ہوا کار کے اندر بھی محسوس ہو رہی تھی باہر ہلکی

ہلکی بارش ہو رہی تھی جس کے باعث گاڑی کی ونڈ شیلڈ پر بارش

کے قطرے ایک خوبصورت منظر بنا رہے تھے ہیٹر کی مدھم گرمی

نے کار کے اندر ایک آرام دہ ماحول بنا دیا تھا سڑک کے کنارے جلتی بجھتی

سٹریٹ لائٹس اور دور شہر کی روشنیوں کا عکس ایک حسین منظر پیش

کررہا تھا ڈرائیور گاڑی چلارہا تھا جبکہ وہ دونوں پیچھے گاڑی میں بیٹھے تھے فارس کی نظر کبھی کبھی حرمت پر جار کتی تھی جو خاموشی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی مسکراہٹ تھی ایسی مسکراہٹ جس میں عزم بھی تھا اور محبت بھی۔۔!!

"کہیں کوہ قاف پر تو نہیں لے جارہی دیکھو املی تم معصوم سی ہو کوئی الٹا سیدھا پلین تو نہیں بنایا" وہ اپنے موبائل پر جی پی ایس آن کیے ہلکا سا مسکرایا ان کے پیچھے کافی فاصلے پر دو گاڑیاں آرہی تھی

"آپ کو میری محبت پر شک ہے کیا" حرمت نے اپنی نرم انگلیاں فارس کے ہاتھ پر رکھ کر دلنشین انداز میں پوچھا

"ہائے وہ کیا سونگ تھا۔۔" وہ گھائل ہوتا دل تھام گیا

"ہاں۔۔ جان جان کہہ کے تو نے جان میری لے لی۔۔ املی آج اتنی فدا کیوں ہو رہی ہو" وہ اس کی جانب جھکتا گنگنا کر اس کے نازک مرمریں گلابی گال پر ہاتھ پھیرنے لگا

بس مجھے ۔۔ مجھے ریلائز ہو گیا ہے کہ مجھے مزید آپ کو انتظار نہیں کروانا چاہیے اس ۔۔ اس لیے ہم آج اپنی نئی زندگی کی بنیاد رکھیں گے" وہ بھی بنا شرمائے اس کا ساتھ دیتی اس کے اپنے گرد پھیلے بازوؤں سے نیچے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ گئی گاڑی کافی بڑی تھی یہی وجہ تھی کہ ان کو مکمل پرائیویسی ملی ہوئی تھی ڈرائیور سیٹس بڑی ہونے کی وجہ سے ان سے مکمل لاتعلق تھا

یہ ۔ یہ خواب ہے کیا" وہ بے یقین تھا کہ حرمت ایسا کوئی پلین " بنائے ہوئے

نہیں آپ کا خواب سچ ہو رہا فارس ۔۔ حرمت آپ سے بہت بہت محبت " کرتی ۔۔ آئی لو یو ۔ آئی رئیلی لو یو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے آپ سے نوازا ۔ اللہ ۔۔ اللہ نے نا جانے میری کس نیکی کے بدلے مجھے آپ سے نوازا ۔۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں" فارس کا دل دھڑکنا بھول گیا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کبھی اتنا سکون ، اتنی خوشی ، اتنے حسین

لمحات محسوس کرے گا اس کی املی اس سے محبت کا اظہار کر چکی تھی یہ چیز اس کے لیے سوہان روح تھی دونوں کے درمیان ایک خاموشی پھیل گئی اس خاموشی میں صرف بارش کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دے رہی تھی جو گاڑی کی چھت پر پڑ رہی تھی

"آپ کو میری محبت کا اندازہ بھی نہیں ہے آئی وش میں ہمیشہ آپ کی پناہوں میں رہوں ہمیشہ آپ کی محبت میری ہم نوا رہے" حرمت نے محبت بھری نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا اس کے چہرے پر ایک خاص قسم کی معصومیت تھی وہ آہستہ آہستہ فارس کے بے حد قریب ہوئی اور اس کے کان میں سرگوشی کی

"محبت، عشق، پیار، تحفظ مجھے نہیں پتہ یہ کیا ہیں میرے لیے یہ سب صرف ایک ہے اور وہ فارس ہمدانی ہے آپ حرمت کی پوری دنیا ہیں" اس نے اپنی انگلیوں سے فارس کے بالوں کو ہلکے سے چھوا اور فارس کو لگا جیسے کوئی ہوا کا نرم جھونکا گزرا ہو وہ مکمل طور پر اس کی

خوشبو اور قربت میں کھو گیا وہ اتنی قریب آگئی تھی کہ فارس کو اس کی دھڑکن اپنے سینے میں محسوس ہونے لگی وہ سب کچھ بھلائے اس میں گم تھا جو اپنے ہاتھوں کو اس کے گرد حائل کیے انگلیوں کے کناروں سے آہستہ آہستہ فارس کی پاکٹ کی طرف بڑھی جہاں اس کا موبائل رکھا تھا

آئی لو یو۔۔آئی وانٹ یو" حرمت اپنے لب اس کی داڑھی پر رکھتی" سرگوشی کرنے لگی جبکہ فارس بے خود ہوا آنکھیں بند کر کے اس کو محسوس کرنے لگا وہ بیچارا اپنی بیوی کی ہوشیاری سے بے خبر اس کی باتوں اور عمل میں کھویا ہوا تھا وہ پہلی بار اس کے قریب آرہی تھی وہ کیونکر مدہوش نا ہوتا حرمت نے پاکٹ سے موبائل نکالا اور ایسے انداز میں سیٹ کی طرف بڑھایا کہ فارس کو کچھ بھی محسوس نہ ہو پھر اس نے بھی ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھیں بند کیں اور دوبارہ محبت بھرے انداز میں فارس کی آنکھوں میں دیکھا

آپ کے بغیر میری زندگی ادھوری ہے "اس نے نرمی سے کہا اور آہستگی"

سے اس کے ہونٹوں کے قریب بوسہ لیا فارس مکمل طور پر اس

کے سحر میں کھو چکا تھا اسی لمحے حرمت نے اپنے ہاتھ کو نیچے کیا اور موبائل

مضبوطی سے پکڑ کر اپنی جھولی میں رکھا

ف۔۔فارس "جب فارس کی گستاخیاں بڑھنے لگیں تو وہ پیچھے ہوتی"

کار کے دروازے سے جا لگی فارس مسکرا کر کھوئے ہوئے دلکش انداز میں

اس کی طرف دیکھ رہا تھا

م۔مجھے سانس نہیں آ رہی۔گ۔گاڑی کا شیشہ کھولیں "وہ"

کانپتے لہجے میں بولتی موبائل مضبوطی سے پکڑے چادر کے

نیچے چھپائے ہوئے تھی

سانس دوں "وہ آنکھ دباتا لب دبائے پیاسی نگاہیں لیے اس کی طرف ہاتھ"

بڑھا کر گاڑی کا شیشہ کھول گیا

ش۔شرم کریں "وہ سرخ سی پیچھے کھسکی"

اب نہیں کرنے والا اور آج کی رات تو بالکل نہیں۔۔آج کی رات"
تمہارے حسن پرست شوہر کی ساری شرم ڈس کاؤنٹ پر لگ جائے گی" وہ
مسکراہٹ بکھیرتا آگے آنے لگا کہ حرمت پیچھے دیکھتی چیخی
وہ کون ہے" وہ یکدم بولی تھی کہ فارس جو ہمہ قسم کے خطرات"
کا سامنا کرتا رہتا تھا لاشعوری طور پر پیچھے منہ کر کے کار سے باہر دیکھنے لگا اور
یہی موقع تھا جب حرمت نے موبائل کار سے نیچے گرا دیا تھا موبائل
دور سڑک پر گرتا ہوا بکھرتا گیا
ہاہاہا آپ۔۔ڈر گئے" وہ شرارتی انداز میں سر ہلاتے بولی تو فارس بھی اس"
کی شرارت کو سمجھتا مسکرا گیا
ڈونٹ وری آج تمہارے بھی سارے ڈر ختم کر دوں گا" وہ معنی"
خیز انداز میں اس کو دھمکی دے گیا اور اس کا سرخ شرمیلا روپ دیکھ
کر ہنستا ہوا گاڑی سے باہر دیکھنے لگا

____

رات کی تاریکی میں کار اب شہر کے گنجان علاقے سے نکل کر مضافات کی

طرف بڑھ رہی تھی باہر بارش اب بھی جاری تھی اور راستے میں پڑی

سڑکیں پانی سے بھیگ چکی تھیں فارس اب بھی حرمت کے دیے

ہوئے سرپرائز کے بارے میں سوچ رہا تھا البتہ اب وہ کافی حد تک ریلیکس

محسوس کر رہا تھا کچھ دیر بعد کار ایک پرانی عمارت کے سامنے رک گئی یہ

ایک پرانی طرز کی عمارت تھی جس کے چاروں طرف بلند دیواریں تھیں

اور دروازے پر ایک سنہری طرز کی تختی لگی ہوئی تھی فارس

نے کار کا دروازہ کھولا

ہمیں یہاں کسی سپائیڈر سے ملنا ہے کیا کیونکہ اتنی پرانی جگہ "

پر سپائیڈر ہو سکتے سرپرائز نہیں" فارس نے کچھ الجھن کے ساتھ کہا لیکن

اس کی گھوری پر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اور حیران وہ تب رہ گیا جب

عمارت کا بڑا دروازہ کھلا اور عبداللہ ان کے سامنے آیا

یہ سب کیا ہے املی" وہ تلخ ہوا"

آپ ابھی چپ کریں فارس آپ پر امس کیا تھا" وہ منہ بنا گئی"

کیا وہ اندر ہیں" اس نے عبداللہ سے پوچھا"

جی جی آجائیں" عبداللہ مسکرا کر سر ہلاتا دونوں کو اندر لے گیا جہاں ہال" میں کچھ لوگ حلقہ بنائے بیٹھے تھے فارس کچھ حیرت زدہ تھا کیونکہ ان کے چہرے دوسری طرف تھے

فارس کو مسلسل کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا اور پھر اس کے شک کی تصدیق ہو چکی تھی وہ سب گروہ ایک ایک کر کے پلٹے تھے

ڈیویلئیر" اس کی آنکھوں میں سرد مہری و انتقام تھا"

بلیک شیڈو" اس کے انداز میں غصہ و نفرت تھی"

زیدی" اس کے چہرے پر ایک مکروہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی جبکہ باقی" سب اس کے معمولی دشمن تھے جن کو آج بدلہ لینے کا موقع ملا تھا

ہائے آئی ایم فلیکچر۔۔ایکچوئیلی میری اردو بہت اچھی تھی اسی" لیے میرے باس ڈیویلئیر نے مجھے تمہارے پاس جاسوس بنا کر بھیجا اور میں

تمہاری معصوم بیوی کو ورغلا کر تمہیں ادھر لے آیا ہوں۔ میں اپنے مشن میں کامیاب رہا" عبداللہ کا لب ولہجہ اور انداز سب کچھ بدلتے پا کر حرمت ششدر سی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی تھی دل میں ڈر آگیا کہ کہیں وہ غلطی تو نہیں کر چکی جبکہ

فارس کی آنکھوں میں حیرت اور غصے کے ملے جلے جذبات تھے اس نے حرمت کی طرف دیکھا جو خاموش کھڑی عبداللہ کو دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر بے یقینی وخوف کے اثرات تھے "تو آخر کار تم ہمارے جال میں پھنس ہی گئے" ڈیویلئیر ہنستے ہوئے آگے بڑھا اور کندھے اچکا کر بولا

شاید تم غلطی کر چکے ہو تمہیں میری بیوی کو استعمال نہیں کرنا چاہیے تھا" فارس نے کچھ سختی سے کہا

یہ سب ایک منصوبہ تھا ہم تمہیں یہاں تک لانے کے لیے تمہاری بیوی" کو اس سارے ڈرامے کا حصہ بنایا بہر حال تم ویسے ہرگز قابو نا آتے یو نو مرد تب تک بہادر رہتا جب تک وہ عورت کو کمزوری

نابنائے مگر افسوس تم ایک عورت کو کمزوری کیا نشہ بنا چکے ہو ہم نے اسی نشے کا استعمال کر کے تمہیں مدہوش کیا اور دیکھو تم ہمارے سامنے تنہا وبے بس کھڑے ہو تمہاری بیوی نے تمہیں دھوکہ دیا ہے فارس ہمدانی جسے یقین تھا کہ وہ کبھی دھوکہ نہیں کھا سکتا" زیدی تلخ انداز میں اسے باور کروا گیا

ن۔ نہیں۔۔ فارس۔۔ یہ۔۔ یہ سب جھوٹ ہے میں نہیں جانتی تھی کہ " یہ سب آپ۔ آپ کو دھوکہ دینے کے لیے ہو رہا میں۔۔ میں۔ صرف آپ کو راہ ہدایت پر لانا چاہتی تھی۔ اس۔ اس گھٹیا انسان نے مجھے ورغلایا کہ۔۔ کہ آپ۔ کو کسی عالم۔۔ سے مل۔ ملوا کر نیکی کی طرف لائیں گے مگر۔۔ مگر اس نے دھوکہ دیا۔۔ میں مجھ سے غلطی۔ ہو گئی"

حرمت جو ابھی تک خاموش تھی اچانک چیخ کر بولی اس کے چہرے پر خوف اور پچھتاوے کے ملے جلے جذبات تھے مگر فارس نے اسے کچھ نہیں کہا تھا وہ بس افسوس اور پچھتاوے کے ملے جلے جذبات لیے اسے دیکھتا لب

کاٹ رہا تھا وہ جانتا تھا حرمت کی معصومیت نے انہیں موت کے منہ میں ڈال دیا تھا

"پہلی غلطی تمہارے ڈیڈ سے ہوئی انہوں نے ڈاکٹر پر اندھا اعتماد کیا اور ان کی مرضی کا کیئر ٹیکر رکھا جو کہ میں نے ڈاکٹر کو خرید کر فلیکچر کور کھا اس کے بعد تمہاری بیوی کو متاثر کیا اور تمہیں ادھر لے آئے اب کسی کو بھی تمہارے متعلق نہیں معلوم کہ تم کہاں ہو کس حال میں ہو" ڈیویلئیر کی بات پر وہ مسکرایا

"ایکچوئیلی مجھے پتہ نہیں کیسے معلوم ہو جاتا کہ کچھ غلط ہونے والا ڈیٹس وائے میں اپنا بندوبست کر کے ہی کسی راہ کا مسافر بنتا ہوں آئی سوئیر میں صرف تمہاری جان نہیں لوں گا بلکہ تمہیں اتنی اذیت دوں گا کہ تم یاد رکھو گے کیونکہ تم۔نے میری املی کو اس بدلے میں ملوث کیا میں ہزار بار تمہیں کہہ چکا ہوں کہ میں ڈیانا کے ساتھ کبھی حد سے نہیں بڑھا۔۔ خیر۔۔ میرا پی اے کچھ دیر میں آجائے گا کیونکہ۔۔ "

کیونکہ تمہارے موبائل کی لوکیشن آن ہے" فلیکچر نے بات کاٹی"

اور فارس تھوڑا حیران ہوا

مجھے معلوم تھا اسی لیے تمہاری بیوی کو پلین میں بتایا کہ تمہارا موبائل"

نیچے گرا دے تاکہ کوئی بھی ہم تک نا پہنچ سکے اور ہم آسانی سے آپ کا علاج

کروا سکے چچچچ۔ تم۔ اتنے ذہین ہو کر اتنی کند ذہن اور بے وقوف لڑکی سے

شادی کیسے کر گئے" فلیکچر قہقہہ لگا کر ہنسا اور اب کی

بار بے حد ششدر ہونے کی باری فارس کی تھی وہ اپنے کوٹ پر ہاتھ

مارتا موبائل دیکھنے لگا وہ واقع میں نہیں تھا اب کی بار اس کی بے یقین نگاہیں

حرمت پر تھیں کار میں اس کا التفات، اس کا پاس آنا، اس کی قربت وہ سب

کچھ سمجھ گیا تھا

تم۔۔ حرمت" وہ پہلی بار اسے املی نہیں کہہ رہا تھا حرمت کا دل"

سو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے

نئیں۔۔نئیں فارس۔۔م۔میں آپ کی املی ہوں۔۔ف۔فارس۔مج۔"
مجھ سے پتہ نہیں۔۔کیسے۔۔میں۔۔وہ۔سوری۔۔فارس۔۔پلیز۔"اس
نے اپنی لرزتی ہوئی آواز میں کہا

جبکہ فارس نے غصے میں اپنے دانت پیسے وہ جانتا تھا کہ یہاں سے نکلنا آسان
نہیں ہو گا وہ اکیلا ان سب کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا

زندگی میں پہلی بار بے وقوف بنا ہوں اور وہ بھی تمہارے ہاتھوں "
ایسا کیوں کیا املی۔۔تم تو میری املی تھی نا پھر کسی پر کیوں اعتبار کر لیا۔۔تم
پھر کسی نامحرم پر اعتبار کرتے مجھے بے اعتبار کر دیا۔۔ٹرسٹ می میں آج
تمہیں معاف نہیں کروں گا۔۔"وہ گہرا سانس لیتا اپنا کوٹ اتارنے لگا جبکہ
حرمت کی پھٹی آنکھوں میں پچھتاوا اور خوف کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں

"م۔میں آپ کو بدلنا چاہتی تھی۔ن۔نیک بنانا۔۔"
چلو پھر آج دیکھتے ہیں یہ لوگ تمہارے شوہر کو کیسے نیک بناتے کم اون تم"
لوگوں کو بدلہ لینا ہے نا لے لو آئی ایم ہئیر۔۔میری بیوی

کے سامنے مجھے اتنا مارو۔اتنا مارو کہ۔۔"اس کی آنکھوں میں بے رحمی آئی

حرمت تڑپتی ہوئی اس کی طرف بڑھنے لگی کہ وہ ہاتھ اٹھا کر اسے روک گیا

کہ یہ دوبارہ کبھی کسی نا محرم پر اعتبار نا کرے اسے پتہ چل جائے کہ انسان"

اعتبار کے قابل نہیں"وہ غصہ ہوا

ف۔۔فارس نئیں۔۔پلیز فارس آپ کی حرمت۔۔مر جائے گی"وہ"

ہچکی بھرتی اس کے سینے سے لگ گئی

اب تم دونوں ہمارے پاس ہو اب یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں"ان"

کے آدمی قریب آنے لگے اور انہوں نے ان دونوں کو گھیرے میں

لے لیا بلیک شیڈو نے مکروہ ہنسی کے ساتھ کہا فارس نے گہری سانس لی اس

کے چہرے پر غصہ اور بے بسی کے آثار تھے وہ جانتا تھا کہ اسے یہاں

سے نکلنے کے لیے کوئی اور راستہ تلاش کرنا ہو گا دوسری طرف حرمت کی

آنکھوں میں پچھتاوے کے آنسو تھے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنی

معصومیت میں کیسے اس سازش کا حصہ بن گئی تھی اور کیسے اس نے

انجانے میں فارس کو اس خطرے میں ڈال دیا

ا۔آخری بار معاف کر دیں۔۔پ۔پلیز فارس۔آپ کو۔۔ا۔اپنی محبت "

کی قسم۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔پلیز۔۔پلیز۔۔" وہ اس

کے گرد مضبوطی سے بازو لپیٹے کر لائی اور ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ فارس

ہمدانی اپنی املی کو روتے ہوئے دیکھ پائے اس لیے وہ اس

کے گرد اپنے بازو لپیٹے اسے تحفظ کا احساس دلا گیا مگر اسی لمحے ایک

زوردار لوہے کے راڈ کی ضرب فارس کے سر کی پچھلی سائیڈ پر لگی

ہہہہ "وہ لڑکھڑایا حرمت پر گرفت کمزور پڑی جبکہ آنکھوں "

کے گرد اندھیرا چھانے لگا

نئیں۔۔فارس" حرمت چیخی لیکن شاید بہت دیر ہو چکی تھی وہ سب "

کے سب فارس پر ایک دم حملہ کر چکے تھے

ان کے ہر وار کے ساتھ حرمت کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ٹوٹ رہا تھا اس کی آنکھوں میں خوف اور پچھتاوے کی ایک گہری لہر تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا معصومانہ عمل ان دونوں کو اس حد تک مصیبت میں ڈال دے گا اس کے دل میں مسلسل ایک طوفان برپا ہو چکا تھا اس کے سامنے ہی اس کے محبوب شوہر کو بار بار زمین پر گرایا جاتا ایک ساتھ کئی لوگ اس کے جسم کو کسی کھلونے کی طرح توڑ مروڑ رہے تھے کوئی یہ سوچ کر ہی ترس نہیں کھا رہا تھا کہ وہ انسان ہے۔۔ لیکن شاید وہ سب کے سب جانور بن چکے تھے اور جانوروں کی طرح فارس کے جسم کو بھنبھوڑ رہے تھے

ف۔فارس۔"اس کی محبت اس کا محافظ جس نے ہمیشہ اُسے ہر مشکل" سے بچایا تھا آج خود موت کی دہلیز پر تھا ایک لمحے کے لیے اُس کی آنکھوں میں وہ تمام خوشگوار لمحات گزر گئے جو انہوں نے ساتھ گزارے تھے ان کی ہنسی ان کے پیار بھرے لمحات اور وہ شرارتیں جو انہوں نے ایک دوسرے

کے ساتھ کی تھیں سب کچھ نگاہوں کو چبھتے ہوئے دل کو زخمی کرنے لگے مگر پھر اچانک اس کے اندر کچھ ٹوٹا وہ خوف جو اسے بے بس کیے ہوئے تھا وہ شرمندگی جو اسے جکڑ رہی تھی سب غصے اور جوش کے سمندر میں بہہ گئے وہ اپنی جگہ سے اُٹھی آنکھوں میں ایک نیا عزم اور جنون لے کر اس نے ڈیویلئیر اور اس کے ساتھیوں کو ہٹانے کے لیے آگے قدم بڑھایا

بس۔۔ چھوڑو۔۔ پیچھے ہو جاؤ"اُس کی چیخ پورے کمرے میں گونجی اس" کی آواز میں اب معصومیت نہیں بلکہ ایک بے قابو غصہ تھا

میں جان لے لوں گی تم۔۔ تم سب کی"اس کی آنکھوں میں نفرت" اور جنون تھا جس کے ساتھ وہ ڈیویلئیر پر جھپٹی اس کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہ تھا صرف اس کی محبت کی طاقت تھی جو اسے اتنی بہادری دے رہی تھی وہ پوری قوت سے ایک ایک کر کے سب کے سینے پر دھکا مارنے لگی جس سے وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑائے

تم سب نے مجھے دھوکہ دیا۔۔ بزدل۔۔ کائیر ہو تم سب جو ایک عورت"
کا سہارا لے کر اپنے دشمن کو پھنسا گئے۔۔ ایک کمزور عورت کا سہارا لیا تم
بزدل ڈرپوک اور گھٹیا ترین انسان ہو" وہ چیخی ڈیویلئیر، بلیک شیڈو، زیدی
اور ان کے ساتھی حیران رہ گئے انہیں نہیں لگتا تھا کہ یہ معصوم لڑکی
جو ابھی چند لمحے پہلے تک خوف سے کانپ رہی تھی اچانک اس
قدر بہادر ہو جائے گی حرمت نے ایک بار پھر زیدی پر حملہ کیا اُس
کے چہرے پر ایک جنونیت سی تھی جیسے وہ فارس کے لیے ہر
حد پار کرنے کو تیار ہو اور فارس جو زمین پر زخمی پڑا تھا اپنی نیم بند آنکھوں
سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک کمزور سی مسکراہٹ
ابھری تو آنکھوں میں خوشی اور فخر کی لہر تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ
اس کی معصوم بیوی جو ہمیشہ اس کے سائے میں رہی آج یوں شیرنی بن کر
اُس کی حفاظت کرنے کی کوشش کرے گی اُس کی ہر چیخ، ہر وار اس کی
محبت کی گہرائی کو بیان کر رہا تھا

تم۔تم سب نے میری زندگی کے سب سے قیمتی انسان کو نقصان "

پہنچایا۔آ۔آخر کیوں۔کیوں۔کیا

میرے ساتھ۔۔میرے۔۔میرے فارس کو ہاتھ مت لگانا۔۔میں بتا رہی

میں تم لوگوں کی جان لے لوں گی میرے۔۔ف۔فارس کو کچھ مت

کہنا"اس کے چہرے پر بے تحاشا آنسو تھے مگر یہ آنسو اس

کے اندر کے غصے و تکلیف کو روکنے میں ناکام تھے

کتنا جذباتی لمحہ ہے"ڈیویلئیر نے زہر بھرے الفاظ میں کہا اور زیدی "

نے حرمت کی طرف بڑھ کر اس کے بازو کو مضبوطی سے پکڑ لیا حرمت

نے تڑپتے ہوئے اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی لیکن وہ اسے بے رحمی

سے دبوچے ہوئے تھا

تمہیں لگتا ہے کہ تم ہمیں روک لو گی"اس نے اس کے چہرے کے "

قریب آکر مکروہ انداز میں کہا"نیور آج یہاں صرف ایک ہی انجام

ہو گا اور وہ تمہارے پیارے شوہر کی موت کا دی ڈیول فارس ہمدانی آج

ہمیشہ کے لیے اس دنیا کو خیر باد کہہ دے گا" وہ ہنسا

نہیں ۔۔ چھوڑ دو انہیں" حرمت چیخ اٹھی اس نے پوری کوشش کی کہ "

خود کو چھڑا سکے لیکن زیدی کے مضبوط ہاتھوں نے اسے

جکڑ رکھا تھا جو اسے زبردستی ایک طرف گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگا جب

کہ اس کے ساتھیوں نے اس کے راستے میں رکاوٹ بننے کی ہر کوشش

ناکام کر دی

جبکہ دوسری طرف ڈیویلئیر نے فارس کو اٹھا کر کھینچتے ہوئے

کمرے کے درمیان لا کھڑا کیا فارس کا وجود مسلسل جھکا ہوا زخموں

سے نڈھال تھا اس کا چہرہ خون سے لت پت اور پورا جسم زخموں سے

چور تھا مگر وہ اپنی محبت کو آخری لمحے تک مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا

نہیں میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی" حرمت نے بھاگنے کی ناکام "

کوشش کرتے چیختے ہوئے کہا اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ

رہے تھے تو اس کی بے بسی، پچھتاوا، اس کا درد سب اس کے چہرے پر عیاں تھا وہ اپنی غلطی کو سدھارنے کے لیے کچھ نہیں کر پا رہی تھی اور یہ حقیقت اسے اندر سے توڑ رہی تھی

میں اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہوں ہمدانی۔ میں تمہیں ویسی ہی موت دوں" گا جیسی میں نے اپنی بیوی کو دی۔۔ میں نے اپنے محبوب کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھا تھا اب تمہارا محبوب بھی تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھے گا اور ایک مزے کی بات

بتاؤں۔۔"ڈیویلئیر نے ہاتھ میں تھامے تیز دھار چمکتے چاقو کو فارس کے چہرے کے قریب لا کر آہستہ سے کہا جس کی آنکھوں میں

ماتھے سے رینگتا ہوا خون جا رہا تھا جس بنا پر اس کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں

تمہاری روح بھی کانپ جائے گی ایون مرنے کے بعد بھی تمہیں اپنی" بیوی کی چیخیں سنائی دیں گی۔۔"اس نے اب کی بار اس کے سینے پر چاقو

رکھا اور آہستہ آہستہ اس کی جلد کو کاٹتے ہوئے نیچے جانے لگا فارس نے درد سے کراہتے اپنے ہونٹوں کو بھینچ لیا تاکہ اپنی تکلیف کو چھپانے کی کوشش کر سکے

نہیں نہیں پلیز نہیں ۔۔ خدا کے لیے اسے چھوڑ دو میں تمہارے سامنے" ہاتھ جوڑتی ہوں ۔پ ۔پلیز "اس کی آواز میں بے پناہ درد اور بے بسی تھی اس کے آنسو اس کے گالوں پر بہتے ہوئے گردن پر گر رہے تھے وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے محبوب کو اذیت میں مبتلا دیکھ رہی تھی اور کچھ نہیں کر پا رہی تھی اس کا دل مر جانے کی دعا کر رہا تھا اس کے سامنے اس کا سہاگ موت کے منہ میں جا رہا تھا

ڈیویلئیر نے اس کی طرف دیکھا اور قہقہہ لگا کر ہنسا

تمہارے آنسو مجھے روک نہیں سکتے "اس نے باور کرواتے واپس فارس" کی طرف مڑتے ہوئے چاقو کو مزید زور سے دبایا وہ اپنے ہر وار کے ساتھ اُس کے جسم کو چھلنی کر رہا تھا جیسے اس کی روح کو تکلیف دینا چاہتا ہو

نہیں۔۔نونومیں یہ نہیں۔۔نہیں دیکھ سکتی "اس کی آواز میں درد، محبت "
اور بے بسی کی ایک شدید لہر تھی اس نے اپنی پوری طاقت
سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کی لیکن زیدی اور اس کے آدمی اُس
کے چاروں طرف ایک دیوار بنے کھڑے تھے فارس اپنی نیم وا آنکھوں
سے حرمت کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک کمزور سی
مسکراہٹ آئی جیسے وہ اسے کہنا چاہ رہا ہو کہ سب ٹھیک ہے وہ اسے اتنی
بہادر نظر آتی بہت اچھی لگ رہی تھی وہ ہمیشہ سے اسے ایسا ہی تو دیکھنا چاہتا
تھا

م۔میں تم۔اہ۔۔تم سے محبت کرتا ہوں "اس نے اپنی لرزتی آواز میں "
کہا جو صرف وہی سن پایا تھا
"ش۔۔شاید ہمیشہ کرتا رہوں گا"
حرمت کی چیخوں نے کمرے کی دیواروں کو لرزا دیا تھا

نہیں پلیز نہیں۔ میں مر جاؤں گی پلیز" وہ رو رہی تھی چیخ رہی تھی"
مگر کوئی بھی اُس کی فریاد سننے والا نہیں تھا

سن رہے ہو نا یہ چیخیں تکلیف بھی دے رہی ہیں۔۔ یقین کرو"
میرے ساتھ بھی ایسا ہی تھا میں۔۔ میں بے قصور تھا لیکن تمہاری دو دن کی
عیاشی نے میری ڈیانا کو مجھ سے چھین لیا میں نے اسے مار دیا۔۔ تم
نے میری زندگی برباد کر دی۔۔ اور اب دیکھو تم میرے رحم و کرم
پر ہو میں تمہاری محبوبہ کے سامنے تمہیں ماروں گا اور اس کے بعد تمہاری
" محبوبہ کو ڈیانا کی جگہ رکھ کر اپنے بستر۔۔

ایہہ "فارس غصے سے بے قابو اسے مارنے لگا کہ ڈیویلئیر نے ایک"
وحشیانہ وار کے ساتھ چاقو فارس کے پیٹ میں گہرا اتار دیا جس سے اس کی
آنکھوں میں اندھیرا چھانے لگا اس کے خون اگلتے لبوں پر لرزش ہوئی تو
آنکھیں پھٹی ہوئی ساکت سی درد کو سن دماغ کے ساتھ محسوس کرنے لگیں
سفید شرٹ سمیت سفید پینٹ بھی بے تحاشا بہتے سرخ خون

سے بھرنے لگی تھی اور یہ سب دیکھ کر حرمت کی چیخوں نے آسمان ہلا دیا زیدی بھی فی الحال اسے چھوڑ چکا تھا تاکہ وہ اپنے شوہر سے آخری بار مل سکے اور حرمت بھاگتی ہوئی فارس کی طرف بڑھی جس کا جسم بے جان ہوتا ہوا زمین پر گر رہا تھا یوں جیسے ایک حسین بلند و بالا مجسمہ زمین بوس ہو رہا ہو

ف۔۔فارس۔۔فارس پلیز۔۔پلیز اٹھیں آپ کو کچھ نہیں ہوگا" پلیز۔۔فارس۔۔اپنی۔۔اپنی حرمت کو معاف کر دیں حرمت۔۔حرمت بہت بڑی غلطی کر گئی پلیز۔۔حرمت کو اکیلا مت چھوڑیں فارس۔۔آئی لویو۔۔میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں پلیز فارس" وہ فرش پر بیٹھ کر اسے سینے سے لگائے چیخ رہی تھی آنسوؤں کے سیلاب میں ڈوبے اس کا دل جیسے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے فارس کو کھو چکی تھی وہ شخص جس نے اس کی زندگی کو محبت اور خوشیوں سے بھر دیا تھا جس نے اسے دنیا کی ظالم نگاہوں سے محفوظ رکھا تھا آج اس کی

آنکھوں کے سامنے اس کی وجہ سے اذیت ناک موت سے ہمکنار ہو رہا تھا اس کی آنکھوں میں اب صرف درد اور خالی پن تھا اس کی دنیا شاید اندھیر ہو چکی تھی

کمرے کی فضا میں خاموشی پھیلی ہوئی تھی جس میں صرف حرمت کی چیخیں و گریہ زاری سنائی دے رہی تھی اور کچھ دیر بعد ڈیولیئر اور اس کے ساتھی آہستہ آہستہ فارس کی طرف بڑھنے لگے ان کے چہرے پر بے حد نفرت کا ایک شیطانی رنگ تھا یوں جیسے ان کا ابھی بھی دل نہیں بھرا تھا شاید وہ فارس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا چاہتے تھے

تم نے کیا کہا تھا مجھے ۔۔ہاں کہ تم بہت چالاک ہو یہ تھی تمہاری ساری" چالاکی "ڈیویلئیر زہریلے لہجے میں بولا حرمت نے نفرت اور غصے سے اس کی طرف دیکھا

تم۔تم جیسے نامرد میرے شوہر کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے تھے ا۔اگر تم" لوگ مجھے استعمال نا کرتے ۔۔ف۔فارس کی املی ۔املی کو ۔۔ک۔کیوں بھیج میں لائے" وہ پھر سے ہچکی بھرتی روئی جبکہ وہ سب بے رحم تھے بلیک شیڈو آگے بڑھا اور پوری قوت سے فارس کو کالر سے پکڑ کر حرمت سے جدا کرتے اس کے چہرے پر ایک زوردار مکا مارا

ا۔املی ۔۔املی کو جانے دو" وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گئے چاقو کو" پکڑے درد سے بھرپور آواز میں بولا اور حرمت کا دل مر جانے کو کیا جس نے اپنی معصومیت و بے وقوفی سے اپنے شوہر کو کس حال میں پہنچا دیا تھا وہ شخص اتنی اذیت و مار کے بعد بھی صرف اسی کے متعلق فکر مند تھا وہ اپنی موت سے نہیں بلکہ اپنی املی کی حفاظت کے لیے خوف زدہ تھا

واؤعاشقی۔۔اٹس مین تھوڑاسا بدلے میں ٹوسٹ لایا جائے۔۔وہ کیا"

ہے نامیرے بیٹے نے کچھ دن پہلے ایک لڑکی کا گینگ ریپ کیا تھا کیا کمال

کا اسے کھلونا بنا کر توڑا مروڑا تھا کہ یقین کرو میں اتنے دن وہ ویڈیو دیکھ کر

سیٹسیفائے ہوتا رہا" زیدی کی بکواس پر حرمت اور فارس کا دل اسے جان

سے مارنے کو کیا نفرت وگھن سی چاروں طرف پھیلی

اب تم ڈیسائیڈ کرو کہ تمہاری باڈی کو کھلونا بنا کر توڑیں یا تمہاری بیوی

"کا گینگ ریپ۔۔

ایبھہ "وہ سرخ آنکھوں سے چیختا اپنی پوری ہمت وطاقت مجتمع کیے اٹھ"

کر اس کا گریبان پکڑے زور زور سے اسے مارنے لگا وہ اپنی بیوی

کے بارے میں کسی کی مسکراہٹ برداشت نا کرنے والا اس کے لیے ایسی

بکواس کیونکر برداشت کر لیتا لیکن جلد ہی کچھ آدمیوں نے پیچھے سے اس

کے بازوؤں کو جکڑ لیا جب کہ ڈیویلئیر، بلیک شیڈ واور زیدی نے بڑھ کر اس

پہ زہریلے حملوں کی بوچھاڑ شروع کر دی

تمہیں لگتا ہے کہ تم ہیرو بن کر اس کو بچا لو گے" زیدی نے چیختے ہوئے کہا

آج تمہیں اپنی بے بسی کا احساس ہو گا فارس ہمدانی" فارس کو مضبوطی" سے پکڑا گیا اور بلیک شیڈو نے ایک کے بعد ایک اس پر حملے شروع کر دیے وہ ریسلنگ کا بے تاج بادشاہ تھا اس کا ایک گھونسا ہی اگلے بندے کی آدھی جان نکال دیتا تھا اور وہ فارس کو مسلسل تشدد کا نشانہ بنائے ہوئے تھا

"چ۔۔ چھوڑو۔۔ پلیز۔۔ خدارا چھوڑ دو" حرمت روتی ہوئی مسلسل ان کو مارتی روک رہی تھی مگر کسی کو اس کے نازک ہاتھوں سے کچھ نہیں ہونے والا تھا ڈیویلئیر نے ہاتھ میں تھامے دوسرے تیز دھار چاقو سے اس کے بازو پر گہری زخم ڈال دی اور بازو سے بھل بھل خون بہنے لگا لیکن اس کے چہرے پر درد کے ساتھ نفرت اور غصے کے آثار نمایاں تھے اس کا جسم درد سے لرز رہا تھا مگر وہ اپنی آخری حد تک لڑنے کی کوشش کر رہا تھا

آج تمھیں اپنی ہمت کا انجام دکھائیں گے "بلیک شیڈو نے "

چیختے ہوئے کہا اور فارس کے چہرے پر ایک زوردار ضرب لگائی جس

سے اس کا سر زمین سے ٹکرا گیا خون اس کے ماتھے سے بہنے لگا تو آنکھوں

کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تیزاب جلی جلدری ایکشن کے زیر اثر اکھڑتی

ہوئی تکلیف کی آخری حد کو محسوس کروانے لگی

____

نعمان نے کھڑکی کے پردے کے کنارے سے باہر جھانکا رات کا

اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اور سڑک سنسان ہو چکی تھی ان کی آنکھوں میں

بے چینی کی لہر تھی جیسے کوئی انجانا خوف انہیں دیمک کی طرح کھا رہا ہو

فارس کی سالگرہ کی تقریب کب کی ختم ہو چکی تھی اور فارس حرمت

کے ساتھ بنا بتائے کافی دیر پہلے ہوٹل سے روانہ ہوا تھا مگر نعمان کے دل

میں کسی ان دیکھے خطرے کا احساس بڑھ رہا تھا

پتہ نہیں کیوں دل گھبرا رہا ہے" انہوں نے آہستگی سے کہا جیسے"
خود سے بات کر رہے ہوں

کیا ہوا" امل نے ان کے پاس آکر نرمی سے پوچھا اس کی آنکھوں میں"
ہمدردی جھلک رہی تھی

نعمان نے ایک لمحے کو سانس لیا پھر اس کو دیکھا

فارس اور حرمت بنا انفارم کیے پارٹی سے جلدی میں نکلے تھے آئی ڈونٹ"
نو مگر مجھے لگتا ہے کہ وہ محفوظ نہیں ہیں شاید یہ میرا وہم ہو لیکن دل مان
نہیں رہا" انہوں نے دل مسلا یوں جیسے کوئی ان کا دل مٹھی میں لے کر
مسل رہا ہو

ہی از فارس ہمدانی اینڈ ہی ہیو مینی اینیمیز یو نو وہ ہمیشہ خود کی حفاظت"
کرتا آیا ہے ہی از ناٹ آ چائلڈ آپ ہمیشہ اس سے لاتعلق رہے ہیں آج
کیوں پریشان ہو رہے" امل نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور آہستگی

سے ان کی آنکھوں میں دیکھا جبکہ نعمان نے سر ہلایا لیکن دل کا بوجھ کم نہ

ہوا

آئی نو مگر باپ ہوں ہمیشہ فکر رہی ہے اور رہے گی اس دنیا میں بہت کچھ "

ایسا ہے جو ہماری گرفت میں نہیں لیکن ہم اسے بدلنا چاہتے ہوتے جسٹ

لائیک مائی لو میں چاہتا میں اپنے عمل سے بھی اپنی محبت ظاہر کروں آئی وش

میں فارس اور پوری دنیا کو بتادوں کہ میں اپنے بیٹے سے کتنی محبت کرتا بٹ

آئی تھنک میں کبھی شو نہیں کروا پاؤں گا اور بس یہی سوچ بے چین کیے دیتی

ہے" وہ مایوس تھے امل نے نرمی سے ان کا چہرہ اپنی طرف

موڑا اور دھیرے سے مسکرائی

اسے پتہ ہے آپ اس سے کتنی محبت کرتے ڈونٹ وری" وہ انہیں "

سمجھاتی ان کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی

اپنے بارے میں کیا خیال ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سے کتنی "
محبت کرتا ہوں" نعمان نے گہری سانس لیتے اسے اپنے قریب کیا وہ ابھی
تک چینج نہیں کر سکی تھی البتہ جوں کی توں فریش نظر آ رہی تھی

مجھے ابھی اتنا نہیں پتہ کہ آپ مجھ سے محبت کرتے بھی ہیں کہ نہیں باقی "
تو بعد کی بات ہے" وہ ان کے قریب آتی ان کے سینے پر سر رکھ گئی
اور نعمان اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کے لمس میں سکون محسوس
کرنے لگے

تم میرے لیے بہت خاص ہو جب تم پاس ہوتی ہو تو دنیا کی ساری "
پریشانیاں کم لگنے لگتی ہیں" امل نے سر اٹھا کر ان کی آنکھوں میں
دیکھا لمحات بے حد روح فزا تھے

محبت کا یہی تو مطلب ہے امل ہم ایک دوسرے کا سہارا ہیں تمہاری "
پریشانیاں میری ہیں اور میری خوشیاں تمہاری ہیں" نعمان نے محبت بھری
نظروں سے امل کی طرف دیکھا اور اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا اس لمحے

میں ساری فکریں جیسے ہوا میں تحلیل ہو گئیں اور صرف ان دونوں کا ساتھ باقی رہا

"یونو تمہارے بغیر میں کتنا کھویا ہوا محسوس کرتا تھا اور اب تمہارا ساتھ مجھے سکون دیتا ہے تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہو امل تم میرے لیے دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہو" انہوں نے اسے اسے اپنے قریب کیا اور ماتھے پر بوسہ لیا" تمہارے بغیر میری دنیا ادھوری ہے تم نے ہمیشہ میری زندگی میں خوشیاں بھری ہیں۔۔" نعمان نے اس کی آنکھوں میں جھانکا اور نرمی سے اس کے چہرے کو چھو لیا اس لمحے میں جیسے ساری فکریں ختم ہو گئیں اور صرف ان دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا باقی رہ گیا

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں امل" نعمان کے اظہار نے آج امل کو سرخرو کر ڈالا تھا وہ اپنی محبت اور صبر میں کامیاب ٹھہری تھی

لیکن ایک ریکوئسٹ ہے۔۔"وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوئے کہ ناجانے اس"
کو اچھا لگتا کہ نہیں

کیا"وہ تھوڑا حیران ہوئی"

تم اس قسم کا لباس سب کے سامنے مت پہنو میں صرف ریکوئسٹ "
کر رہا ہوں کوئی زور زبردستی نہیں۔۔بی کاز آئی نو یہ تمہارا اور اللہ کا معاملہ
ہے کہ تم پردہ کرتی ہو یا نہیں میں تمہیں مکمل پردے کا بھی نہیں کہہ رہا
میں بس اتنا چاہتا کہ میری بیوی دیکھنے کی چیز نہیں عزت واحترام کی علامت
ہو۔۔"ان کا لہجہ بے حد نرم ومحبت بھرا تھا اور محبت تو پتھر پگھلا دے دل
کیا چیز۔۔

آئی نو تمہارے لیے بہت مشکل ہوگا کیونکہ ہماری سوسائٹی میں دوپٹہ "
" ایسے ہی سمجھا جاتا جیسے پھندا مگر۔۔

مگر میں اس پھندے کو پہننے کی کوشش کروں گی میں ایک دم تو نہیں" لیکن آہستہ آہستہ بدل جاؤں گی" وہ نرمی سے ان کے ہاتھ کو تھامتی ان کو خوشی کی نوید سنا گئی

اور رہی بات سوسائٹی کی تو ڈونٹ وری اب میرے لیے سوسائٹی" سے بڑھ کر آپ، ہمارے بچے اور اسلام ہے آئم سوری میں آپ جتنی تو نہیں لیکن بہت حد تک اسلام کو فولو کرنے کی کوشش کروں گی" وہ دل جیتتی جا رہی تھی اور نعمان خود کو قربان ہوتا محسوس کر رہے تھے

یونو میں کہیں پڑھا تھا کہ عورت ذات بڑی سخی ہوتی اگر آپ" اسے واحد دو گے وہ دو گنا کر کے دیتی اور آج دیکھ بھی لیا میں نے تمہیں صرف محبت دی ہے امل اور تم نے مجھے سکون، محبت، گھر، اولاد، عزت ایون جنت تک دلانے کی بات کر رہی ہو" ان کی آنکھوں میں خوشی کے احساس سے نمی چمکی اور امل مسکرا کر نفی میں سر ہلاتی ان

کے چہرے کو تھامے ہوئے تھی وہ دونوں سمجھ گئے تھے کہ ان کا ملنا یونہی لکھا تھا ان کی تقدیر میں صبر کے بعد بے حد سکون لکھا تھا

فرش پر خون کے دھبے بکھرے ہوئے تھے اور ہوا میں نمکیات اور درد کی بو پھیلی ہوئی تھی اس خالی کمرے کے ایک کونے میں فارس زخمی حالت میں زمین بوس تھا اس کا چہرہ زخموں سے چور اور کپڑے خون سے تر تھے تیزاب سے جلی ہوئی جلد اب ان زخموں کی تاب نا لاتی ہوئی زخموں کو مزید بگاڑ گئی فارس کو ایک بار پھر وہی تیزاب جیسا درد محسوس ہو رہا تھا اسے لگ رہا تھا وہ مر گیا ہے یا مرنے والا ہے وہ بمشکل اپنی آنکھیں کھول کر سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا سامنے۔۔اس کے سامنے حرمت کو زیدی نے بازوؤں میں جکڑ رکھا تھا اس کی آنکھوں میں خوف اور آنسو تھے لیکن وہ خود کو مضبوط رکھنے کی کوشش کر رہی تھی فارس کی ہر سانس میں اذیت تھی لیکن اپنی محبوبہ کو اس حال میں دیکھنا اس کے لیے سب سے بڑا عذاب

تھا اسے لگ رہا تھا شاید اسی وجہ سے اسے موت نہیں آ رہی تھی کہ اس کی بیوی اس کے سامنے محفوظ نہیں تھی ورنہ وہ جتنا درد محسوس کر رہا تھا وہاں موت مانگی جاتی

چھ۔۔ چھوڑ دو اسے" فارس نے بمشکل اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے کہا"

ج۔ جو کرنا ہے مجھ۔۔ مجھ سے کرو لیکن اسے ہا۔ ہاتھ نہ لگانا" وہ سب " اس کی التجا پر شیطانی ہنسی ہنستے رہے ڈیویلئیر مزے سے اپنی کرسی پر بیٹھا ایک ہاتھ میں سگریٹ پکڑے حرمت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

محبت کا یہ منظر دیکھ کر مجھے بڑا مزا آتا ہے ہمدانی تمہاری تکلیف اور بے بسی " سے بڑھ کر اور کیا انتقام ہو سکتا ہے" جبکہ زیدی نے حرمت کے بالوں کو بے دردی سے پکڑ کر اوپر کیا حرمت نے اذیت و بھرائی آنکھوں سے فارس کو دیکھا

ف۔ فارس۔۔" اس کے لب لرزے اور بلیک شیڈو نے حرمت " کے نازک معصوم چہرے پر زوردار تھپڑ مارا جس سے وہ تیورا کر زمین

پر گری فارس کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو اس نے اپنی پوری طاقت جمع کرتے ہوئے چیخ ماری

نہیں۔۔ا۔۔ایسا مت کرو میں۔۔میں تمہاری ہر سزا مان لوں گا ب۔بس" بس اسے چھوڑ دو اسے کچھ نہ کہو پلیز۔۔"وہ جس کی گردن کبھی مر کر بھی نا جھکتی وہ دل اس کے لیے جھک گیا تھا وہ جو کبھی غرور تکبر کا پتلا تھا اس کے لیے ریزہ ریزہ ہوتا التجا کرنے لگا

ف۔فارس میں۔۔میرے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔۔"حرمت نے زمین" پر پڑے پڑے فارس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں محبت کی روشنی جھلک رہی تھی

نہیں۔اہہ۔۔نہیں میں۔۔تم۔۔اہہ تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا"وہ" مسلسل چیختا اپنا پیٹ تھامے اٹھنے کی کوشش کرنے لگا سفید پینٹ شرٹ اب سفید ہر گز نہیں رہی تھی وہ مکمل طور پر سرخ و میلی ہو چکی تھی

تم مر جاؤ گے فارس۔۔ ڈیتھس وائے میں تمہاری بیوی کو لے جانے والا"

ہوں۔۔ یہ لو۔"وہ آگے بڑھا حرمت کی چادر تو کب کی گر چکی تھی لیکن

اب وہ اس کے بکھرے ہوئے سفید حجاب کو بھی اس کے تن

سے جدا کرتا اسے سب کے سامنے برہنہ کر گیا حرمت روتی کانپتی ہوئی

اپنے ارد گرد بازو لپیٹتی خود کو چھپانے لگی اور فارس کا دل دھڑکنا بھول

گیا سرخ آنکھیں بے بسی و تکلیف سے آنسوؤں سے بھر گئی بلو ہنٹر آنکھوں

میں چھلکتا ہوا سمندر بہنے کے قریب ہوا

یہ لو تمہارا کفن۔۔ کیونکہ کوئی تمہاری لاش اٹھانے نہیں آئے گا"وہ"

سفید حجاب اس کے زخمی خون آلود چہرے پر پھینک گیا اور فارس نفی میں

سر ہلاتا کانپتے ہاتھ پاؤں زمین پر رگڑتا درد سے لڑتے ہوئے اٹھنے کی کوشش

کرنے لگا لیکن وہ بار بار گر رہا تھا اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا کمر بالکل اکڑ گئی

تھی تو ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا ہو چکی تھی اسے لگا وہ مرنے والا ہے

گڈ بائے ہمدانی اب تمہاری بیوی پہلے میری پھر ان سب کی رکھیل بنے گی"
اس کی جی بھر کر بے حرمتی کریں گے" وہ آگے بڑھ کر تڑپتی ہوئی خود کو
چھڑاتی حرمت کو سختی سے تھامے قابو کرتا لے جانے لگا اور
حرمت کی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں وہ مسلسل تڑپتی
خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی آنکھوں میں آنسو اور دل میں درد کی
ٹیسیں لیے فارس کے بے جان جسم کو دیکھ رہی تھی اُس کی دنیا اجڑ چکی تھی
اس کا ہر خواب اس کی ہر امید جیسے اس لمحے میں بکھر گئی تھی
اب اس کی ساری مزاحمت بے سود تھی اس کی قوت اب ختم ہو چکی تھی
نہیں.. چھوڑ دو پلیز م۔مجھے بھی مار دو۔۔پ۔پلیز خدا کے واسطے"
چھوڑ دو"اس نے فارس کی طرف دیکھتے ہوئے ایک آخری بار
چیختے ہوئے کہا مگر وہ اس کی چیخوں کو نظر انداز کیے اسے
گھسیٹتے ہوئے دروازے کی طرف لے جانے لگے اور پھر جب وہ دروازہ
پار کرنے لگے اچانک کمرے کی فضا میں ایک عجیب سا سکوت چھا گیا ان

سب کے قدم رک گئے جیسے کسی غیر مرئی طاقت نے پورے ماحول کو تھام لیا ہو فارس کا جسم جواب تک درد سے نڈھال بے جان پڑا تھا اس میں ایک ہلکی سی جنبش ہوئی اس کی انگلیاں آہستہ آہستہ ملنے لگیں جیسے وہ زندگی اور موت کے درمیان جھول رہا ہو اس کے پیٹ میں چاقو ابھی بھی گہرا پیوست تھا مگر اس کی سانسیں ایک بار پھر دھڑکن بن کر اس کے اندر جاگنے لگیں فارس کی آنکھیں نیم وا ہوئیں اور اس کے

چہرے پر درد کے آثار نمودار ہوئے اُس کے لبوں پر ایک وحشیانہ اور دلدوز کراہ پھوٹ پڑی اس کی سانسیں بھاری اور غیر منظم تھیں جیسے وہ اپنی آخری حد تک پہنچ چکا ہو مگر اس کے اندر ایک آگ تھی ایک وحشیانہ عزم جو اس کے جسم کو پھر سے زندہ کر رہا تھا اور پھر اچانک اس کی کراہ ایک وحشیانہ چیخ میں تبدیل ہو گئی

آاااااہ" اس کی دلدوز آواز نے کمرے کی دیواروں کو لرزا دیا وہ چیخ ایسی تھی" کہ جیسے اس کے اندر کا ہر دکھ، ہر اذیت ایک ہی لمحے میں باہر آ گئی ہو اس

کے جسم میں جھٹکا سا ہوا اور وہ اپنے ہاتھوں کو فرش پر جماتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگا

ان سب نے اس کی چیخ سنی تو ان کے قدم رک گئے سب نے مڑ کر دیکھا پھر سب کی آنکھوں میں حیرت اور حرمت کی آنکھوں میں امید کی جھلک آئی

نہیں یہ ممکن نہیں۔۔"ڈیویلئیر کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا وہ سب" ششدر رتھے کیونکہ کوئی بھی انسان اتنا تشدد سہہ کر زندہ نہیں رہ سکتا تھا فارس کے پھٹے ہوئے کپڑوں سے اس کے جسم کے ہر حصے پر لگے کٹ واضح ہو رہے تھے اور وہ کٹ بھی اتنے گہرے تھے کہ جیسے روح تک کو کاٹ ڈالا ہو ان سب کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر تھا جو ناقابل یقین تھا فارس نے اپنی پوری قوت کو مجتمع کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو زمین پر دھکیلا اور آہستہ آہستہ

پیر رگڑتا زور لگا کر اٹھنے لگا اس کی چیخیں اب ایک وحشیانہ غصے میں تبدیل ہو رہی تھیں

تم۔۔ تم مجھے نہیں مار سکتے۔۔ اللہ۔۔ اللہ کے سوا کوئی فارس ہمدانی" کو نہیں مار سکتا" اس نے درد سے کراہتے ہوئے پوری بھری آنکھوں سمیت کہا جیسے اس کے الفاظ زمین کو پھاڑ دینے کے لیے کافی ہوں

ڈیویلئیر، بلیک شیڈو، زیدی اور ان کے ساتھیوں کے چہرے پر حیرت اور خوف کے سائے لہرائے انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک مرنے والے شخص میں یہ طاقت کہاں سے آ رہی تھی

"ف۔فارس۔۔" اتنے درد میں بھی وہ اس کو ہمت کرتا دیکھ کر ہلکا سا بولی لیکن اس کا دل دکھ سے بھر گیا جب فارس نے اک نگاہ غلط بھی اس پر نا ڈالی تھی

م۔میں اتنی جلدی نہیں مروں گا" فارس کی آنکھوں میں اب ایک" وحشیانہ روشنی تھی جیسے اس کی روح میں ایک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو

تم نے۔۔تم نے میری محبت کو چھیننے کی کوشش کی۔ح۔ حرمت۔۔ کی"
بے حرمتی کرنے کی ک۔ کوشش کی۔"فارس اپنی ٹوٹتی ہوئی آواز میں
چلایا اس کی آنکھوں میں آنسو اور غصے کا ملا جلا طوفان تھا
میں۔۔میں مر نہیں سکتا۔ میں اپنی محبت کے لیے زندہ ر۔رہوں"
گا ت۔ تم سب نے میرے دل پر۔۔"اس نے بھیگی آواز میں کہتے دل
پر خون آلود ہاتھ رکھا
م۔ میرے دل پر ہاتھ ڈالا ہے قسم ہے۔م۔۔میں تم سب کا دل نکال"
لوں گا"اس کی چیخیں پورے کمرے میں گونجنے لگیں اس کی چیخ میں اتنی
شدت تھی کہ جیسے زمین پھٹ جائے آسمان ٹوٹ کر گر جائے زیدی بلاوجہ
پیچھے ہوتا ڈر سے کانپنے لگا وہ سب مسلسل آنکھیں پھاڑے فارس کو دیکھ
رہے تھے جس نے اپنے زخمی ہاتھوں سے پیٹ میں پیوست
چاقو کو پکڑا اور درد سے بھرپور وحشت میں اسے باہر کھینچ لیا اس کے جسم
سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا مگر اس کے چہرے پر ایک جنونیت تھی وہ اب

صرف ایک انسان نہیں رہا تھا وہ محبت کا ایک جنونی مجسمہ بن چکا تھا وہ سب کچھ ہنس کر برداشت کرنے والا اپنی بیوی کے ننگے سر کو برداشت نہیں کر پایا تھا حرمت نے اپنے مساموں کو ابھرتے پا کر آنکھیں خوف کے ساتھ بند کر لیں بلیک شیڈو نے فارس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر اس کی آنکھوں کی وحشت نے اسے قدموں میں جکڑ لیا لیکن فارس پوری قوت سے خون میں لتھڑا چیختے ہوئے آگے آئے بلیک شیڈو کی طرف جھپٹا اس کی ہر چیخ، ہر حملہ ،اس کے اندر کی اذیت اور اس کی محبت کا اظہار تھا

"میں تمہارا دل نکال لوں گا" وہ چیختا اسے زمین پر گرائے ایک ہی جست میں اس کے سینے پر وار کرتا گیا اور پھر حرمت نے دیکھا کہ وہ جو کبھی نہیں رویا تھا جسے رلانے کے ہزار جتن کر ڈالے تھے آج چیخیں مار مار رو رہا تھا اس کی موٹی آنکھوں سے ایک سمندر سا بہہ نکلا تھا

"ٹوٹنے دو مجھ کو

میں مانندِ پتھر ہوں

آگ کیوں نا لگے آشیانے کو

روح میں عشق کی آنچ ہوں

میں جو چبھتا ہوں یونہی

"فطرتِ کانچ ہوں

تم۔ تم نے میری محبت کو چوٹ پہنچائی۔ا۔اس کے تھپڑ مارام۔"

میرے سامنے۔۔سامنے ہی کوئی کیسے اسے مار سک۔ سکتا"اس کی آنکھ

کے کنارے اتنے بھر گئے کہ چھلکتے ہوئے ارد گرد کا ہوش بھلا گئے تھے وہ

چیختا ہوا روتا جا رہا تھا حرمت کو اس پہ ترس آیا وہ فرش پر بیٹھتی ہچکی بھرتی

روتی چلی گئی پاس کھڑی تقدیر ان دونوں کو یوں دیکھ کر تڑپ اٹھی تھی

شاید ان کی محبت کا امتحان بہت سخت تھا

میں ٹوٹ کہ مر جاؤں"

تو کیا ہوا مثلِ راکھ ہوں

کسی کو فرق پڑے نا

اتنا شہرِ بدنام ہوں

توڑ توڑ کے جوڑا گیا جو

جوڑ جوڑ کے پھوڑا گیا ہوں

آئینے میں نظر آتے ہیں اپنے اعمال

اسی لیے تو میں شیطان ہوں جس کو غرور ہو خود پہ

وہ کہہ دے میں شیطان ہوں

ب۔ بولو۔۔ سب نے دھوکہ دیا۔۔ دیتے۔۔ دیتے لیکن۔۔ میری" املی۔۔ا۔ املی اپنے ہاتھوں کیوں دھوکہ دلوایا۔۔ف۔ فارس کی روح کو کیوں تڑپایا" وہ اس کے سینے میں گہرا شگاف کرتا اس کے دل تک پہنچ گیا تھا بلیک شیڈو کب کا موت کے منہ میں جا چکا تھا اور اس کی ساکت آنکھوں کو دیکھ کر وہ سب مزید خوف زدہ ہو رہے تھے فارس کی چیخوں اور آنسوؤں میں درد، وحشت اور انتقام کی ایسی طاقت تھی کہ جیسے وہ کمرے کی ہر چیز کو بکھیر دینے کے لیے کافی ہو وہ سب ایک بار پھر اس پر حملہ

آور ہونے کو آگے آنے لگے مگر فارس اب مکمل طور پر وحشی بن چکا تھا اس کی چیخوں میں اس کے اندر کا ہر درد، ہر زخم بول رہا تھا

"کمینو اسے مارو" زیدی چلایا تو وہ سب آگے بڑھے اور فارس بلیک شیڈو کو چھوڑے ان سب کو اسی چاقو کے ساتھ لہو لہان کرنے لگا

حرمت وہیں بیٹھی آنکھوں میں آنسو لیے اپنی آنکھوں کے سامنے اس جنونی محبت کو دیکھ رہی تھی اس کا دل رو رہا تھا اس نے اپنے محبوب کو یوں دیکھنے کی خواہش کبھی نہیں کی تھی وہ جسے نیک بنانا چاہتی تھی وہ وحشی جانور کی طرح ان آدمیوں کو کاٹ رہا تھا اس کے جسم کا خون مسلسل ضائع ہوتا فرش پر گرتا جا رہا تھا اس کی رنگت پیلی پڑ رہی تھی جیسے خون ختم ہونے کے قریب ہو لیکن وہ سب کو مار دینا چاہتا تھا وہ جنونی سا انسان اپنی ہر اذیت برداشت کر گیا تھا لیکن اپنی املی کی اذیت اس کو جیتے جی مار گئی تھی ان کی محبت ایک ایسی کہانی بن گئی تھی جو زمین کو پھاڑ کر بھی دنیا کو ہلا سکتی تھی

گر میں کہتا ہوں"

میں انسان ہوں

تو زمانہ کہہ دے

میں شیطان ہوں

رونے کو ساری عمر مل گئی

میری ہر خوشی جیسے

ہر کسی کو مل گئی

اسی لیے تو میں

اپنے لیے ہی نقصان ہوں

میں نے خود کو بدلا تو بدلا زمانہ

جب تھا معصوم تو

ہر کوئی کہتا تھا میں شیطان ہوں

جس کو غرور ہو وہ ہے فرشتہ

وہ آئینہ جب دیکھے گا

تو کہہ دے گا میں شیطان ہوں (از: اسماء خان)

میں۔۔میرے ساتھ یہ نہیں کرنا تھا۔میرے۔۔میرے گھر تک نہیں" آنا تھا" وہ بازو سے اپنے آنسو صاف کرتے چیخا ڈیویلئیر، زیدی اور اس کے ساتھی فارس کے جنون کے سامنے لرز رہے تھے جو اپنی آخری طاقتوں کو مجتمع کر کے ان سب سے لڑ رہا تھا اور پھر یہ معجزہ تھا یا کچھ اور کہ یکدم کمرے کے باہر شور بلند ہوا ڈیویلئیر نے

ہوشیاری کے ساتھ دروازے کی طرف دیکھا جو اچانک زور سے کھل گیا دروازے کے پیچھے سے ایک گروہ اندر داخل ہوا ان کے چہرے سخت تھے آنکھوں میں عزم اور ہاتھوں میں ہتھیار تھے

اوہ شٹ "ڈیویلئیر اپنے ساتھیوں کو فارس پر حملہ آور ہوئے پا کر ہوشیاری" دکھاتا جلدی سے کمرے کے دوسری طرف بنے پردے کی طرف

بھاگا اور وہیں سے باہر کی جانب بھاگنے لگا وہ سمجھ گیا تھا کہ سی بی آئی ان تک

پہنچ گئی ہے اس لیے اس کا یہاں سے فرار ہونا ہی بہتر تھا اور سی بی آئی

نے زیدی اور دوسرے آدمیوں پر ہتھیار تان لیے

سی بی آئی "صمد کی مضبوط آواز کمرے میں گونجی "اپنے ہتھیار پھینک "

دو اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو "ان کی آمد نے کمرے کے ماحول کو ایک دم سے

بدل دیا زیدی اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر خوف اور حیرت چھا گئی

انہیں یہ توقع نہیں تھی کہ سی بی آئی اس طرح اچانک وہاں پہنچ جائے گی

جبکہ حرمت نے جب سی بی آئی افسران کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں ایک

نئی امید کی کرن جاگی

تم۔تم بچ نہیں سکتے "فارس ڈیویلئیر کو دیکھ کر اپنے پاس کھڑے زیدی"

کو پیچھے سے پکڑ کر زمین پر پٹخ گیا اسے اس وقت کچھ نہیں

یاد تھا سوائے بدلے کے۔۔

سر فارس "رامش بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا لیکن فارس بکھرے "

ہوئے انداز میں بھیگی آنکھوں کے ساتھ زیدی پر حملہ کرنے لگا زیدی

"بچاؤ بچاؤ" چلا رہا تھا لیکن اس سے پہلے رامش اور دیگر افسر فارس

کو قابو کرتے وہ چلاتا زیدی کے سینے میں چاقو مارتا چلا گیا

ب۔۔اب تمہاری کہانی ختم ہوئی۔ت۔تم نے میرے سامنے۔م۔"

میری بیوی کے بالوں کو ہاتھ لگایا۔۔اسے۔۔اس کے لیے برے الفاظ

بولے۔۔ا۔اس لڑکی کے ریپ۔۔ریپ کا کہہ رہے تھے نا۔۔میں قسم۔

اٹھاتا ہوں تیرے اسی بیٹے۔ب۔بیٹے کا ریپ کروا کر ویڈیو بنواؤں

گا۔۔ت۔تم نے میری املی کو بری نگاہ سے دیکھا" وہ اس کے منہ پر بھی

مارنے لگا تھا جبکہ رامش پیچھے ہٹ کر سب کو اسے روکنے سے منع

کر چکا تھا کیونکہ زیدی کی جان کب کی نکل چکی تھی

"سر پلیز۔۔"

م۔میں اس کا دل نکال لوں گا اس۔۔اس نے میرے دل پر ہاتھ"

ڈالا۔۔آآآآہہہ۔۔" اس نے چیخ ماری "م۔مجھے اذیت دی۔۔" وہ

کرلایا تھا اور پھر زخموں کی تاب نالاتے ہوئے زمین پر گر پڑا اس کی سانسیں

بے ترتیب تھیں مگر اس کی آنکھوں میں اب بھی لڑنے کا عزم موجود تھا رامش اس کے قریب آیا اور اسے سہارا دیا

ہم آ گئے ہیں سر پلیز حوصلہ کریں رامش نے وعدہ کیا تھا وہ کبھی نا کبھی" آپ کے احسان کو چکائے گا اور آج چکاتا ہوں سر۔۔"رامش نے اس کے پاس پڑے حرمت کے سفید خون زدہ دوپٹے کو پکڑ کر فارس کے پیٹ پر رکھتے خون بند کرنے کی کوشش کی جبکہ ریحان آگے بڑھ کر اس کی مدد کرتا فارس کو اٹھا کر باہر لے جانے لگا تا کہ جلد از جلد ہاسپٹل لے جایا جاسکے

میم چلیں "صمد دور گری چادر کو اٹھا کر حرمت کے سر پر دیتا اسے" چلنے کا اشارہ کرنے لگا جو پھرتی سے اٹھتی چادر جھپٹ کر فوری فارس کے پیچھے بھاگی ان کی محبت نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ چاہے حالات کتنے ہی بھیانک کیوں نہ ہوں سچی محبت ہر رکاوٹ کو پار کر سکتی فارس ہمدانی ایک بار پھر اپنی محبت میں سرخرو ٹھہرا تھا

____

ہاسپٹل کے ایمر جنسی وارڈ میں بے چینی کی فضا پھیلی ہوئی تھی ایک جانب ڈاکٹرز اور نرسیں تیزی سے چلتے پھرتے پریشان نظر آرہے تھے ان کے قدموں کی آوازیں اور آلات کی بیپ ہاسپٹل کے سنجیدہ ماحول میں سنائی دے رہی تھیں ہر طرف سفید روشنیوں کا ہلکا سا عکس نظر آرہا تھا جو آنکھوں کو تھکا دینے کے درپے تھا ایمر جنسی روم کا دروازہ بند تھا جہاں سے وقتاً فوقتاً نرسیں اندر باہر آرہی تھیں مگر کوئی بھی اندر کی صورتحال سے واقف نہیں تھا باہر انتظار گاہ میں رامش، حرمت، رافع اور عدن بے چینی اور خوف کے عالم میں کھڑے تھے

کہ اسی اثنا میں چہرے پر گہری پریشانی اور آنکھوں میں آنسو لیے نعمان وہاں دوڑتے ہوئے آئے تھے ان کو رافع کال کر کے اطلاع دے چکا تھا اور وہ

جس بات کا ڈر تھا اس کو سچ ثابت ہوتے پا کر فوری ہاسپٹل کو دوڑے تھے امل بھی ان کے ساتھ تھی دونوں بے حد تشویش کا شکار تھے

میرا بیٹا۔و۔وہ کہاں ہے اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے "وہ ان کے پاس آتے ایمرجنسی روم کے دروازے کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگے مگر رافع اور عدن تیزی سے آگے بڑھ کر انہیں روکنے لگے

ہمیں اندر جانے کی اجازت نہیں ہے ڈاکٹرز ان کا علاج کر رہے ہیں ہمیں انتظار کرنا ہوگا آپ دعا کریں پلیز "رافع نے ان کو سمجھانا چاہا

مگر۔۔مگر میرا بیٹاف۔فارس وہ ٹھیک تو ہے نا اسے بہت تکلیف پہنچی ہو گی ہ۔ہے نا۔۔رافع۔۔تم کہاں تھے۔۔تم کہاں تھے جب اس کے ساتھ یہ سب ہوا "وہ یکدم چلاتے اس کا گریبان پکڑنے لگے بنچ پر بکھری سی حالت میں بیٹھی حرمت نے سسکاری بھری اس کی آنکھیں مسلسل جاگنے اور رونے سے اتنی سوج چکی تھیں کہ اسے نظر آنا کم ہو گیا تھا

حتیٰ کہ اس کا سر درد سے پھٹتا جا رہا تھا رافع اسے کئی بار فارم ہاؤس جانے کا کہہ چکا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنتی انکاری تھی وہ تب تک وہاں سے نہیں جانا چاہتی تھی جب تک اس کے فارس کو ہوش نا آ جاتا یہی وجہ تھی کہ اس کی طبیعت بگڑتی جا رہی تھی امل جو اپنی آنکھوں میں آنسو لیے چپ چاپ کھڑی تھی لب کاٹتی حرمت کی طرف بڑھی اور اس کے پاس بنچ پر بیٹھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پھر سے ہلکا سا سہارا ملنے کی دیر تھی حرمت دوبارہ ہچکیاں بھرنے سے خود کو روک نہیں پائی

بی بریو کچھ نہیں ہو گا" وہ اسے حوصلہ دینے لگی"

ا۔ آپی۔ م۔ میں میں نے اپنی بے وقوفی۔ م۔ میں یہ۔ کیا کر ڈالا۔۔ میری" وجہ سے۔۔ میری وجہ سے یہ سب ہوا۔۔ ال۔ اللہ کرے میں مر جاؤں۔۔ فارس کو کچھ نا ہو آپی ورنہ میں واقع میں مر جاؤں گی یہ۔۔ یہ میں کیا کر ڈالا" وہ ہچکیاں لیتی اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی امل اس کی پیٹھ تھپکتی اسے حوصلہ دینے لگی

ف۔فارس کے ساتھ ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ ہمیشہ سے اتنا مضبوط اور ذہین "
تھا وہ کیسے دھوکہ کھا سکتا۔۔مجھے بتاؤ آخر کیا ہوا تھا" نعمان چلا چلا کر سر
جھکائے عدن رافع سے بازپرس کر رہے تھے اور حرمت کی ڈر سے جان
نکلنے لگی وہ نعمان سے پہلے ہی تھوڑی ڈرتی تھی اب ان کا
اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنا اسے مزید سہمانے لگا اسے لگا اگر انہیں یہ پتہ چل
گیا کہ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تو وہ اس کی جان لے لیں گے وہ اسے کسی
طور معاف کرنے والے نہیں کیونکہ نعمان کی فارس کے لیے محبت کسی
سے مخفی نا تھی

ا۔امل آپی۔ان۔انکل۔۔"اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا یوں جیسے کئی دنوں "
کی بے خوابی نے اس کی روح کو تھکا دیا ہو آنکھوں میں خوف اور آنسو وہ
بے چین اور لرزتے ہاتھوں سے اپنی پیشانی کو تھامتی امل کا سہارا لینے لگی
اس کے کپڑوں پر بھی گرد و خون کے دھبے تھے اور وہ تھکن سے نڈھال
نظر آ رہی تھی

ڈونٹ وری" امل نے اسے پچکارا"

حرمت تم۔۔ تم کہاں تھی۔۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا۔۔ تم دونوں ساتھ" تھے نا یہ سب کیسے ہوا" اب کی بار نعمان حرمت کو دیکھ کر جلدی سے آگے بڑھے جو کانپتی مضبوطی سے امل کو پکڑ گئی

" نعمان پلیز ابھی کچھ مت پوچھیں یہ ابھی ٹراما میں۔۔"

میں بھی ٹراما میں ہوں امل۔۔ میرا جوان بیٹا آئی سی یو میں زندگی موت کی" جنگ لڑ رہا۔۔ م۔ میں اپنے بیٹے کی جدائی برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا میں ایسا کرنے والوں کو اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ختم کر دینا چاہتا اس لیے بتاؤ حرمت جلدی بتاؤ کیا ہوا تھا کیوں ہوا تھا اور کیسے ہوا تھا" وہ اس کی دوسری سائیڈ پر بینچ پر بیٹھے اس کو اپنی طرف کر کے پوچھنے لگے

ا۔۔ انکل۔ و۔ و۔۔ ہم۔۔ "اس سے بولا نہیں جا رہا تھا"

"مجھے ٹھیک سے بتاؤ میرا صبر مت آزماؤ بیٹے۔۔بتادو پلیز" وہ بھیگی پلکوں

سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے التجا کرنے لگے

"انکل۔وہ۔۔ ہمیں دھوکہ دیا گیا۔عب۔عبداللہ غدار تھا" وہ کانپتی ہوئی

کمزور آواز میں بولی اور سب حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف

دیکھنے لگے جیسے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہے ہوں

"کیا عبداللہ غدار؟ کیسے؟ ہمیں بتاؤ بچے کیا ہوا تھا" وہ پر جوش تھے جبکہ امل

چاہتی تھی کہ فی الحال حرمت کو ریسٹ دی جائے وہ اس حالت میں نہیں

تھی کہ ان کو سب کچھ بتا سکے اور پھر اس کی بگڑتی طبیعت امل کو پریشان

کر رہی تھی مگر وہ اپنے شوہر کے سامنے ہمیشہ بے بس رہی تھی جس کو اس

وقت صرف اپنے بیٹے کی فکر تھی

"عبداللہ فا۔فارس کے دشمن کا جاسوس تھاڈ۔۔ڈاکٹر نے پیسے لے

کرا۔اسے ہمیں ریکمنڈ کیا تھاف۔فارس کے کیئر ٹیکر کے طور پرا۔اس

نے ہمیں۔۔ہمیں دھوکہ دیا۔۔" وہ نیم بے ہوش سی آہستہ آہستہ ان

کو بتاتی جا رہی تھی امل مسلسل اس کو سہارا دیئے تھامے ہوئے تھی جبکہ حرمت کے الفاظ جیسے زہر کی طرح دلوں میں اترتے جا رہے تھے نعمان کا دل دھڑکنے لگا ان کی آنکھوں میں خوف اور بے بسی کی جھلک نظر آ رہی تھی تو عدن رافع طیش میں ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ گئے

نعمان پلیز اب اسے فسٹ ایڈ دلا کر ریسٹ کرنے دیں" امل نے حرمت کی آنکھوں کو بند ہوتے پا کر ریکوئسٹ کی کیونکہ وہ سارا واقع ان کے گوش گزار کر چکی تھی

م۔مجھے معاف کر دیں۔ان۔انکل میں نے بہت بڑی غلطی" کی۔۔میری۔میری وجہ س۔سے فارس کو نقصان پہنچا۔پ۔پلیز۔۔"وہ دھیرے دھیرے امل کے کندھے پر گرتی جا رہی تھی

م۔میں نے۔۔ان۔ان کو دھوکہ۔۔" وہ سست آواز میں بول رہی تھی" جیسے لفظ درد کے ساتھ نکل رہے ہوں

"یہ۔۔یہ تم۔اچھا نہیں کیا حرمت میں نے آپ سے اپنے بیٹے کو رلانے کی ریکوئسٹ کی تھی لیکن اس انداز میں رلانے وتڑپانے کا تو نہیں کہا تھا۔۔"وہ لمحہ بھر کے لیے رکے آنکھوں میں آنسو بھر آئے ان کی آواز مزید بھاری ہوئی

"وہ ذہین وفطین شخص واقع کسی کے قابو نا آتا اگر اسے عشق جیسا دھوکہ نا ملا ہوتا اپنی ہاؤ آپ اٹھو امل پلیز اسے فارم ہاؤس لے جاؤ تاکہ یہ ریسٹ کرے میں ایک ڈاکٹر بھی ساتھ بھیجتا ہوں"وہ اٹھ کھڑے ہوئے

"م۔میں ان کے ہوش میں آنے سے پہلے کہیں نہیں جاؤں گی۔م۔میں۔۔"وہ آنکھوں میں آنسو لیے اٹھنے لگی کہ چکر سا آیا اور اس سے پہلے وہ گرتی نعمان اسے تھام کر امل کے حوالے کرنے لگے آس پاس کھڑی نرسز بھی آگے آکر اسے سنبھالنے لگیں

"ان کے لیے فوری ہاسپٹل کا سب سے اچھا و آرام دہ روم بک کریں""

نعمان پاس کھڑے سپروائز کو حکم دیتے فون نکال کر اپنے پی اے کو کچھ

ہدایات دینے لگے رافع، رامش اور عدن مسلسل دکھ کا شکار پاس

کھڑے تھے

رافع میں اپنے پی اے کو ہدایت دے چکا ہوں ہمیں جلد از جلد اس شخص "

کو پکڑنا ہے جو وہاں سے بھاگا تھا" وہ سخت لہجے میں بولے

ڈیویلئیر سر۔۔ وہ ڈیویلئیر تھا جو بھاگا تھا ہماری فورس اس کے پیچھے ہی "

ہے" رامش نے ان کو مطلع کیا

ہمم تم ابھی جاؤ اور جو آدمی پکڑے گئے ہیں ان کو تب تک تشدد کا نشانہ "

بناؤ جب تک میرا بیٹا ہوش میں نہیں آجاتا یہ میرا حکم ہے۔۔" وہ

اسے ہدایت دے گئے اور رامش نے فوری سر ہلا یا امل

ڈاکٹر اور نرسز کے ساتھ حرمت کو لے کر روم میں چلی گئی تھی پچھتاوے

دیمک کی طرح ہوتے اندر سے کھوکھلا کر ڈالتے حرمت کے ساتھ بھی یہی

کچھ ہو رہا تھا

عدن تم اپنے طور پر فوری ڈیویلئیر کے پیچھے اسے ڈھونڈو "

یقیناً وہ واپس نیو یارک جانا چاہے گا لیکن ہمیں جلد از جلد اسے پکڑنا ہوگا اور رافع تم بزنس، فارم ہاؤس اور دوسری مین پلیسز پر نظر رکھو ہمیں اس وقت بہت چوکنا ہونا ہوگا" دکھ کے زیر اثر ان کی آواز ٹوٹتی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی انہوں نے ایک نظر ایمر جنسی روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا جہاں ان کا بیٹا زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا ہر لمحہ جیسے قیامت کی طرح لگ رہا تھا انتظار کا ہر سیکنڈ اذیت بن چکا تھا ہر طرف خاموشی مگر دلوں میں چیخیں اور دعائیں گونج رہی تھیں ان کی آنکھوں میں بے بسی اور دلوں میں امید کی آخری کرن باقی تھی

تم لوگ کیسے پہنچے تھے وہاں اگر فارس کی لوکیشن کھو گئی تھی" وہ سرخ آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے رامش کی طرف متوجہ ہوئے

میں کبھی بھی فارس سر سے لاتعلق نہیں رہا کیونکہ میں نا جانے کیوں ان " سے بہت محبت کرنے لگا تھا۔۔انہوں نے میرے بھائی کی موت کا بدلہ دلوا کر مجھے اپنا مقروض کر لیا تھا یہی وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان سے متعلق

جانتا رہا تھا۔۔اینڈ یو نو دِس ویری ویل دیٹ میں خود ایک جاسوس ہوں

جب فارس سر کے تیزاب گرا تھا میں یہاں بنا کسی کو بتائے آیا تھا آپ کو یاد نہیں ہو گا مگر مجھے یاد ہے جب ڈاکٹر نے آپ کو اپنے پاس بلایا تھا میں آپ کے پاس ہی تھا لیکن آپ مجھے جانتے نہیں تھے میں فارس سر سے مل کر جانا چاہتا تھا مگر پھر میں نے ڈاکٹر کو کسی سے بات کرتے سنا اور بس تب سے میری عبداللہ پر نظر تھی۔۔ "

تم سب جانتے تھے "عدن ششدر تھا"

ہاں میں عبداللہ کے متعلق جان چکا تھا کہ وہ کسی کا بھیجا گیا جاسوس ہو سکتا لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کس کا ہو گا کیونکہ ہزار کوششوں کے باوجود میں اس کے متعلق ثبوت نہیں ڈھونڈ سکا اور نا ہی سر فارس "

اس کا ایک اور انکشاف سب کو حیران در حیران کر گیا

کیا فارس بھی "نعمان سر تھام گئے "

جی سر فارس کو بھی میں بتا چکا تھا کہ عبداللہ کے متعلق میری یہ رائے "
ہے انہوں نے ثبوت دینے کو کہا تھا جو مجھے نہیں ملے ایون انہوں نے بھی
کافی سراغ لگایا مگر عبداللہ کسی سے ملتا تک نا تھا حتیٰ کہ فون تک نہیں ٹریس
ہوا یہی وجہ تھی کہ ہم اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں
لے سکے مگر سر فارس میم کو کئی بار عبداللہ سے دور رہنے کا کہہ چکے تھے ان
کو شک تھا کہ عبداللہ مسلمان بھی نہیں لیکن پھر وہی بات کہ کسی بھی
چیز کا کوئی ثبوت نہیں تھا اور ثبوت کے بغیر کوئی یقین کرنے والا نا تھا" اس
کے انکشافات سب کو حیران در حیران کر رہے تھے

اگر سر فارس کو شک تھا کہ عبداللہ وہ نہیں جو نظر آ رہا تو انہوں "
" نے اسے فارغ کر کے کوئی اور۔۔

وہ شک کے کٹہرے میں تھا اگر ثبوت ملتے تو یقیناً سر فارس اس کو فارغ "
کر دیتے پھر سر نعمان نے اسے ان کی دیکھ بھال کے لیے رکھا تھا یون
سر نعمان نے خصوصی اس کی گارنٹی دی تھی اور فارس سر دو لوگوں

سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ ان کا کہا کبھی نہیں ٹال سکتے ایک سر نعمان اور ایک ان کی املی شاید ان دو لوگوں کی محبت ہی ان کو اس حال تک لے گئی" رامش کی تلخ بات نے نعمان کا دل چھلنی کر ڈالا واقع اس سب میں قصور حرمت کا تھا تو نعمان بھی حصہ دار تھے انہوں نے ہی عبداللہ کو فارس کے پاس رکھا تھا

کل جب آپ کی گاڑی سر فارس کی گاڑی کا پیچھا کر رہی تھی تب اس" سے پچھلی گاڑی میں میں آپ کا پیچھا کر رہا تھا اور کچھ دیر بعد جب آپ لوگوں کو لوکیشن بند ہو گئی تو میں سمجھ گیا تھا کہ واقع کچھ غلط ہو چکا ہے اور پھر جب میں نے پتہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کہیں نکلے تھے میں سمجھ گیا تھا کہ یقیناً بھابھی ہی ان کو اپنی معصومیت میں دھوکہ دے چکی ہیں اور اس سب کے پیچھے عبداللہ کا ہاتھ ہو گا اس کے بعد میں نے اپنے آفیسر صمد سے بات کی اور جہاں لوکیشن لوسٹ ہوئی تھی اس سے قریبی ہر جگہ ریڈ پڑوائی تھی جس میں ہمیں کافی دیر لگی مگر ہمیں دشمن

تک کا معلوم نا تھا بہر حال انکل آپ کے بیٹے صاحب نے آدھی دنیا تو دشمن بنا رکھی ہے۔۔" رامش نے منہ بنایا جبکہ ان میں سے کسی کو اس چیز سے انکار نا تھا فارس ہمدانی واقع میں دشمنوں کی سنچری بنائے ہوئے تھا

بہر حال کافی دیر بعد ہمیں اس سنسان علاقے میں ایک موبائل سگنل کی" لوکیشن مل گئی تھی شاید ان میں سے کسی نے اپنے موبائل کی لوکیشن غلطی سے آن کر رکھی تھی اس سب میں کافی وقت لگا لیکن اللہ کا شکر ہے ہم وقت پر پہنچ گئے اور سر فارس کی جان کو بچا پائے" وہ ان تینوں کی ساری الجھن دور کر چکا تھا

تھینکس بچے تم نہیں جانتے تم نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے" نعمان" سمیت عدن اور رافع بھی اس کے ممنون ہوئے جو چپ چاپ ان کے لیے فرشتہ بن کر نازل ہوا تھا

میں احسان نہیں کیا سر میں احسان چکایا ہے" وہ ان کی بات کی نفی" کر گیا تو نعمان نے بھیگی پلکوں سے مسکرا کر سر ہلا یا

تم ٹھیک کہا تھا ایک دن تم میری جگہ لے لو گے۔۔ا۔اور آج میں" تمہارا احسان مند ہوں جو کام مجھے کرنا چاہیے تھا وہ تم نے کیا" رافع سر جھکائے رامش سے مخاطب ہوا لہجہ بھاری سا ہو گیا رامش آگے بڑھ کر اسے گلے لگا گیا

میں تب ایویں شوخی مارتا تھا سیریس نہیں کہتا تھا کیونکہ سرفارس" کا سیکریٹری تمہارے سوا کوئی نہیں بن سکتا جس بندے کے ہزاروں دشمن ہوں اس کا پی اے بننا بہت مشکل ہوتا اور میں حیران ہوں تم اتنے عرصے سے یہ ذمہ داری نبھا رہے ہے تم سچ میں ایک عظیم انسان ہو" رامش نے سچائی بیان کی اور رافع بھیگی پلکوں سے مسکراتے اسے زور سے خود میں بھیں بھینچ گیا عدن اور نعمان ان کی دوستی پر مسکرا گئے بہر حال وہ کسی دور میں ایک دوسرے کو کچھ خاص پسند نہیں کرتے تھے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رات کا اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا تھا ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں گہری خاموشی اور بے چینی چھائی ہوئی تھی باہر انتظار گاہ میں امل، ریان، عطروبہ اور نعمان کی نظریں بار بار ایمرجنسی کے دروازے کی جانب اٹھتیں جیسے ہر بار کوئی اچھی خبر ملنے کی امید ہو مگر دروازے کے پیچھے کچھ ایسا تھا جو انہیں نہیں دکھائی دے رہا تھا اندر کا منظر بالکل مختلف تھا یوں جیسے زندگی اور موت کی جنگ۔۔۔ایمرجنسی روم میں ڈاکٹرز کی ٹیم پوری رات سے جاگ رہی تھی، ان کے ماتھے پسینے سے تر تھے مگر عزم کی چمک ابھی بھی آنکھوں میں تھی فارس کی حالت انتہائی نازک تھی ہر لمحہ قیمتی تھا مانیٹرز کی بیپ بیپ کی آوازیں، ڈاکٹروں کی تیز قدموں کی چاپ اور ان کے ہلکے ہلکے آپس میں بات کرنے کی آوازیں ایک عجیب تناؤ پیدا کر رہی تھیں

ہمیں کچھ اور کوشش کرنی ہوگی ابھی تک ان کی حالت مستحکم نہیں "
ہو رہی۔۔ تیزاب سے متاثرہ جلد مزید گل رہی ہے یہ ریڑھ کی ہڈی

کو نقصان پہنچا سکتی "ایک لمحے کے لیے ڈاکٹر نے گہری سانس لی
اور دوسرے ڈاکٹر کی طرف دیکھا
لیکن بلڈ بند ہو تو۔۔یونودس ڈاکٹر کہ ان کو بلڈ کی اشد ضرورت "گھنٹوں"
کا یہ کھیل جیسے وقت تھم گیا ہو اور ہر گزرتا لمحہ ایک صدی کی طرح محسوس
ہو رہا تھا باہر وہ سب بے چین نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف
دیکھتے جا رہے تھے ان کے دلوں میں خوف کی لہریں ابھرتیں اور دعاؤں کی
صدائیں مدھم مدھم چلتی جا رہی تھیں ریان اور عطروبہ کو جو نہی پتہ
چلا تھا وہ بھی کچھ دیر پہلے ہی آگئے تھے حرمت ابھی تک دوائیوں
کے زیر اثر سوئی ہوئی تھی
میں حرمت پاس جاتی "عطروبہ نے خاموشی سے آنکھوں میں نمی"
لیے کہا تو سب نے سر ہلا یا رات کا پہلا پہر ختم ہو چکا تھا اور اب آسمان پر ہلکی
سی روشنی نمودار ہو رہی تھی صبح ہونے والی تھی مگر اندھیروں کی یہ جنگ
ابھی جاری تھی ایمرجنسی کے اندر ڈاکٹرز کی آخری کوششیں جاری تھیں

اور پھر جیسے ہی صبح کی پہلی کرن نے ہسپتال کی کھڑکیوں کو چھوا ایمر جنسی کا دروازہ کھلا ایک ڈاکٹر جس کے چہرے پر تھکن اور سنجید گی کے آثار نمایاں تھے باہر نکلا اور ان کی طرف آیا جو ایک دم اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی طرف لپکے

کیا ہوا ڈاکٹر "نعمان کی آواز کانپ رہی تھی"

و۔وہ ٹھیک ہو جائے گا "ان کا لہجہ ڈر کا شکار تھا"

ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے مگر ان کی حالت ابھی بھی نازک "ہے ہمیں فوری طور پر بلڈ کی ضرورت ہے اور ان کا بلڈ گروپ اے بی نیگیٹو ہے جو کہ بہت رئیر ہے" یہ سن کر وہاں ایک لمحے کے لیے سناٹا چھا گیا

ہمارے ہاسپٹل کی بلڈ بینک میں اس وقت یہ بلڈ اویبل نہیں ہے ہمیں" فوری طور پر انتظام کرنا ہو گا ورنہ ان کی حالت مزید بگڑ سکتی ہے بہر حال اس میں کوئی شک نہیں سر کہ آپ کا بیٹا بے حد بہادر ہے کوئی عام انسان یہ

سب اتنی دیر تک برداشت نہیں کر سکتا تھا" وہ ساتھ ہی اس کی تعریف

کر گئے جو اتنی دیر سے موت کے ساتھ لڑ رہا تھا باہر ہسپتال کی لابی میں صبح

کی روشنی پھیل رہی تھی مگر اندر یہ خبر سن کر جیسے ہر طرف

اندھیرا چھا گیا ہو ہر لمحہ اب اور بھی قیمتی تھا اور فارس کی زندگی ایک نازک

دھاگے سے لٹکی ہوئی تھی

انشاءاللہ وی ول مینیج ڈاکٹر" نعمان اور ریان نے فوراً اپنے فون"

سے رابطے کرنا شروع کیے کہ شاید کہیں سے وہ خون مل جائے" ہمیں کچھ

کرنا ہوگا" امل نے بے بسی سے کہا

کتنا وقت ہے ہمارے پاس" ساتھ ہی ڈاکٹر سے پوچھا"

زیادہ نہیں ہمیں جلد از جلد بلڈ چاہیے" ڈاکٹر نے سنجیدگی سے کہا ہسپتال"

کی روشنی صبح کی روشنی کے ساتھ مل کر دھندلی ہو رہی تھی مگر اندر ان

سب کے دلوں میں ایک نئی بے چینی جاگ گئی تھی

نیو یارک کے لیے روانہ ہوتے وقت ڈیویلئیر کے چہرے پر ناکامی اور نفرت کے ملے جلے جذبات واضح تھے جہاز رات کی تاریکی میں تیزی سے اڑ رہا تھا اور ڈیویلئیر اپنی سیٹ پر بیٹھا گہرے خیالات میں گم تھا اس نے فارس کو ختم کرنے کا کامیاب منصوبہ بنایا تھا پوری طاقت اور نفرت سے لیکن وہ ناکام ہو گیا تھا اور اب وہ اس شکست کی کڑواہٹ کو دل میں محسوس کر رہا تھا یہ تو شکر تھا کہ اس نے اپنے منصوبے میں یہ بھی شامل کیا تھا کہ وہ حرمت کو اپنے ساتھ فوری نیو یارک لے جائے گا اسی لیے اس نے آج رات کی فلائٹ بک کروائی تھی اور اب ناکامی کی صورت میں یہ چیز اس کو فائدہ دے گئی تھی وہ سی بی آئی کے آنے سے پہلے پہلے فلائٹ میں بیٹھ چکا تھا اور اب اسے کوئی ڈر نہیں تھا کیونکہ وہ

اپنے شہر جا رہا تھا جہاز کے اندر ہلکی روشنی تھی اور باقی

مسافر یا تو سو رہے تھے یا اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے مگر

ڈیویلئیر کے لیے یہ لمحہ شدید تناؤ کا تھا اس کے ذہن میں مسلسل فارس

کا زخمی چہرہ گھوم رہا تھا اس نے چاہا تھا کہ اسے ہمیشہ کے لیے ختم کر دے مگر قسمت نے اس بار اس کا ساتھ نہیں دیا

یہ سب اس وقت ختم ہو جانا چاہیے تھا" اس نے خود سے سرگوشی " کرتے ہاتھ کی مٹھی غصے سے بند کی

لیکن وہ بچ گیا وہ ہمیشہ بچ جاتا ہے کسی ڈھیٹ نسل کا نام نہاد مسلمان "اس " کی نظریں جہاز کی کھڑکی سے باہر نیویارک کی روشنیوں پر تھیں جو دور سے دکھائی دینے لگی تھیں

ابھی تم جیت گئے ہو" اس نے خود سے کہا جیسے وہ فارس سے بات " کر رہا ہو

لیکن میں واپس آؤں گا اور اس بار تمہیں کوئی نہیں بچا سکے گا" اس " نے گہری سانس لی فلیکچر انہی آدمیوں کے ساتھ سی بی آئی کے ہاتھ لگ گیا تھا لیکن ڈیویلئیر کو اب اس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اس نے اندرونی

شور کو نظر انداز کرتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اس کے ذہن میں

اگلے قدم کے منصوبے تیار ہو رہے تھے

مجھے ایک موقع مزید چاہیے بس ایک "اس نے خود کو یقین دلایا"

یہ صرف وقتی طور پر ہے میں"

ابھی واپس جا رہا ہوں "اس نے آہستگی سے سے کہا

لیکن یہ آخری بار نہیں ہو گا "نیویارک کی روشنیاں اب قریب تھیں اس"

نے اپنا کوٹ درست کیا اور اپنے چہرے پر ایک عجیب سا سکون لانے کی

کوشش کی گو کہ اس کے دل میں نفرت کی آگ بھڑک رہی تھی

تم سمجھتے ہو کہ میں بھاگ رہا ہوں مگر تمہیں اندازہ بھی نہیں کہ میں واپس"

آکر کیا کرنے والا ہوں "اس نے اپنے فون کو دیکھا اور جلدی سے کچھ

نمبر ڈائل کیے

ہاسپٹل کی خاموش اور تناؤ بھری فضا میں اچانک ہلچل مچ گئی جب حزیفہ
اور لبابہ ہاسپٹل پہنچے وہ دروازے سے اندر داخل ہوئے
کیسا ہے فارس ڈاکٹر کیا کہتے" حذیفہ پریشان تھے ریان ان کو ساری"
صورتحال سے آگاہ کر چکا تھا کہ فارس کے ساتھ کیا کیا ہوا
ابھی کنفرم نہیں ہے ڈاکٹر کوشش کر رہے "امل نے ان کو اطلاع دی"
ساتھ ہی نعمان کو پانی اور میڈیسن دینے لگی جن کا بلڈ پریشر بہت لو ہو رہا تھا
نعمان آپ کی بہو صاحبہ کہاں ہے اس کی طبیعت ٹھیک ہے "لبابہ نے"
فوراً اپنی زہر بھری بات سے ماحول کو اور بھی بوجھل کر دیا
یہ سب آئی تھنک اسی کی وجہ سے ہوا ہے اگر وہ فارس کو وہاں"
نا لے کر جاتی تو۔۔تو آج فارس اس حالت میں نہ ہوتا" نعمان
نے اپنے آپ کو مزید کمزور محسوس کیا جیسے ان کے دل کی طاقت ختم ہو گئی
ہو وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بنچ پر بیٹھ گئے ہسپتال کی روشنی
اور ارد گرد کا شور سب انہیں دھندلا سا محسوس ہونے لگا

ائی تھنک یہ وقت ان باتوں کا نہیں "امل نے تلخ انداز میں ان کو منع "
کرنا چاہا تو وہ منہ بگاڑ کر سر جھٹکتی سامنے کرسی پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھ گئی
وہ صرف حذیفہ کی وجہ سے آئی تھی ورنہ اس کی بلا سے فارس جان
!! سے چلا جاتا وہ تو نفل ہی پڑھتی ۔۔
آخر کار کئی گھنٹوں کے انتظار کے بعد ڈاکٹرز کی ایک ٹیم اندر سے باہر آئی ان
کے چہروں پر تھکن کے آثار تھے مگر ان کی آنکھوں میں ایک نئی روشنی تھی
ہم نے ان کی جان بچالی ہے "ایک ڈاکٹر نے آہستہ مگر پر اعتماد لہجے میں کہا"
"وہ خطرے سے باہر ہیں مگر ابھی آئی سی یو میں منتقل کیا جائے گا"
کیا واقعی ہی از فائن اوہ۔ تھینک گاڈ "نعمان نے آنکھوں میں آنسوؤں "
کے ساتھ اس کی بات سنی جیسے یہ یقین کرنا ہی مشکل ہو
"کیا وہ ٹھیک ہے کوئی زیادہ مسئلہ تو نہیں "
جی اب وہ بیٹر ہیں لیکن آئی سی یو میں مزید نگہداشت کی ضرورت "
ہے ہمیں خون کی ضرورت تھی اور خوش قسمتی سے آپ کے توسط

سے فوری طور پر اس رئیر بلڈ کا انتظام ہو گیا" وہ مسکرا کر بولے بہر حال ان سب کی مسکراہٹ بھی تھکن زدہ تھی کہ پوری رات آپریشن میں مصروف رہنا آسان نہیں تھا

آپ سب کا بہت شکریہ یقیناً آپ کی اس کاوش نے میرا دل بہت خوش" کیا ہے آئی پرامس آپ اور آپ کے ہاسپٹل کو نعمان ہمدانی بہت نوازے گا" انہوں نے دل کی گہرائی سے کہا

ہم سب نے اپنی پوری کوشش کی اور اپنا فرض بخوبی نبھایا ڈونٹ وری" سر اب آپ آرام کریں آپ کا بیٹا بہتر ہے" ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا

بائی داوے امالی۔۔ نو آئی تھنک املی وہ کون ہیں" ایک ڈاکٹر نے حیرانی" سے سوال کیا تو وہ سب تعجب کا شکار ہوئے

ان کی وائف ہے کیوں کیا ہوا" امل نے مسکرا کر پوچھا"

ایکچوئیلی وہ املی سے کچھ کہنا چاہتے تھے یوں جیسے کہہ رہے ہوں کہ اس" نے اچھا نہیں کیا آئی مین وہ شدید بے ہوشی میں بھی دو بار بڑبڑائے تھے کہ

وہ مر جانا چاہتے کیونکہ املی نے ان کی روح تک کو زخمی کر ڈالا اور شاید ان

کے دوپٹے و بالوں کا بھی ذکر کیا تھا" ڈاکٹر کی بات پر سب کا دل فارس

کے لیے دکھ سے بھر گیا حتیٰ کہ ریان کو بھی پہلی بار فارس پر ترس آیا

کوشش کریں ان کو زیادہ ٹینشن نا دی جائے ایون ان کا چھوٹے بچوں کی "

طرح خیال رکھنا ہو گا کیونکہ ان کے زخم نہایت گہرے و حساس ہیں

اسپیشلی کمر کا زخم جس کی وجہ سے اللہ نا کرے بٹ ہم شیور نہیں شاید آپ

کا بیٹا کچھ عرصے چل نہیں سکتا" ڈاکٹر مایوس کن انداز میں ان کو مطلع

کر کے وہاں سے چلے گئے پیچھے ان سب نے ایک دوسرے کی طرف

دیکھا جیسے ان کے دلوں سے ایک بھاری بوجھ اتر گیا ہو وہ جانتے تھے کہ یہ

کامیابی کا لمحہ ہے مگر اس کے باوجود وہ بہت محتاط تھے انہیں امید تھی کہ

ایسا نہیں ہو گا فارس چل پڑے گا

مجھے اسے دیکھنا ہے" نعمان نے ایمرجنسی روم کی طرف بڑھتے "

ہوئے کہا ان کے چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ پھیل گئی تھی

ابھی نہیں نعمان ان کو اسے آئی سی یو میں شفٹ کرنے دو" حذیفہ "

نے انہیں منع کیا جس کی تائید سب نے کی کچھ دیر بعد فارس کو آئی سی

یو میں منتقل کر دیا تھا وہ بے ہوش تھا مگر اب اس کی حالت بہتر تھی نعمان

نے ایک لمحے کے لیے رک کر اپنے بیٹے کو دیکھا دل میں دعا کی کہ وہ جلدی

سے صحت یاب ہو جائے

تم کبھی ہار نہیں مان سکتے نا جانے تم کس پر گئے ہو" انہوں نے مسکرا کر کہا"

آپ پر گیا ہے" امل نے ان کو ٹہوکا دیا باقی سب آئی سی یو کے باہر "

بیٹھے تھے کیونکہ ان کو صرف دو لوگوں کی اجازت ملی تھی جبکہ

اندر ہر بیپ، ہر دھڑکن کی آواز ان کے دل کی دھڑکن کے ساتھ جڑ رہی

تھی وقت گزرنے کے ساتھ انہیں احساس ہوا کہ زندگی ایک نئی امید

کے ساتھ دوبارہ شروع ہو رہی تھی اب وہ انتظار کر رہے تھے کہ فارس کی

آنکھیں کھلیں اور وہ دوبارہ اپنی زندگی کی طرف لوٹے

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ہسپتال کے آئی سی یو میں ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی ہر طرف

سفید دیواریں اور مشینوں کی سرد آوازیں تھیں جو مسلسل چل رہی تھیں

جیسے یہ کمرہ زندگی اور موت کے بیچ معلق ہو فارس کی آنکھیں آہستہ آہستہ

کھل رہی تھیں جیسے وہ گہری تاریکی سے روشنی کی طرف آ رہا ہو ہر پل اس

کے لیے صدیوں جیسا لگ رہا تھا اس کے جسم میں اتنا زیادہ درد تھا کہ

ہر سانس اس کے لیے ایک نیا امتحان بن چکی تھی جیسے اس کے پٹھے مسلسل

چیرے جا رہے ہوں اور ہڈیاں ٹوٹ رہی ہوں اس کا دماغ سن ہو کر ہوش

اور بے ہوشی کے درمیان جھول رہا تھا اس نے بمشکل اپنی پلکوں

کو جھپکا اور دھندلی سی نظر کمرے میں پھیلے ہوئے سامان پر پڑی

سفید چادر، دل کی دھڑکن بتانے والی مشین، اور قطرہ قطرہ بہتی ہوئی سلائن

کی بوتل ۔۔اس کے سینے میں جلن اور بھاری پن تھا جیسے کوئی وزنی پتھر اس

کے اوپر رکھ دیا گیا ہو ہر سانس لینا اس کے لیے ایک اذیت تھی جیسے ہوا کے ہر ذرے کے ساتھ اس کے جسم میں آگ بھر رہی ہو وہ حرکت کرنا چاہتا تھا مگر اس کا جسم جیسے بے جان ہو چکا تھا وہ بالکل مجبور اور بے بس تھا اس کی نگاہیں چھت سے ہو کر در و دیوار پر ٹھہریں اور پھر اپنے بیڈ کے ساتھ چپ چاپ ایک کرسی پر بیٹھے نعمان پر گئیں ان کی آنکھیں سوجی اور چہرہ زرد تھا وہ اپنی خراب طبیعت ہونے کے باوجود ساری رات اس کے سرہانے بیٹھے رہے تھے ان کا جسم ہلکا سا کانپ رہا تھا تو آنکھیں نیند سے بوجھل اونگھ رہی تھیں امل کو پریگنینسی کی وجہ سے گھر جانا پڑ گیا تھا کہ وہ مزید ٹھہر نہیں سکتی تھی باقی سب بھی تھک کر واپس چلے گئے تھے لیکن اپنے بیٹے کے لیے نعمان اور اپنی بہن کے لیے عطروبہ ابھی تک ہاسپٹل میں ہی تھے نعمان کو یوں دیکھ کر فارس کو اپنے دل میں ایک چھوٹا سا درد محسوس ہوا یہ وہ درد تھا جو جسمانی تکلیف سے کہیں زیادہ گہرا تھا اپنے باپ کی فکر کا درد۔۔۔!!!

ب۔ بابا" اس نے مدھم اور کانپتی ہوئی آواز میں بمشکل پکارا اس کی "

آواز اتنی کمزور تھی کہ اسے خود بھی یقین نہیں تھا کہ کوئی سن پائے گا لیکن

نعمان نے فوراً سر اٹھایا اور ان کی آنکھوں میں اچانک ایک چمک آئی جیسے

برسوں بعد کوئی قیمتی چیز واپس مل گئی ہو وہ تیزی سے اُس کے قریب

آئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور آنسو روکنے کی ناکام کوشش

کرنے لگے

مائی سن۔۔ اللہ کا شکر ہے تم ہوش میں آ گئے۔۔ تھینک گاڈ ہی بلیس می "

اگین "ان کی آواز لرز رہی تھی جیسے ہر لفظ کے ساتھ ان کا دل ٹوٹ رہا ہو

ہم سب تمہارے لیے دعا کر رہے تھے اینڈ آئی ایم سو ہیپی ٹو سی "

یو اگین۔۔ اپنے بابا کی محبت سے واقف ہو کر بھی تم ہمیشہ اسے تنگ

کرتے رہتے ہو" فارس کو نعمان کی باتیں سن کر ایک لمحے کے لیے سکون

محسوس ہوا لیکن جسم میں درد کی شدت نے اسے فوراً دوبارہ اپنی گرفت

میں لے لیا اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں گلے میں گلٹی سی ابھر کر معدوم

ہوئی تھی جیسے وہ اس درد سے بچنے کی کوشش کر رہا ہو مگر درد اتنا زیادہ تھا کہ کہیں بھی فرار ممکن نہیں تھا

اہہ۔۔"اس کی رنگت سرخ پڑی کمر پر بے حد جلن محسوس ہو رہی تھی"

ان سب درندوں نے ہر ممکن طریقے سے اس کو بھنبھوڑ کر رکھ دیا تھا اس کے جسم کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا تھا جیسے نوچ نوچ کر توڑا نا گیا ہو

بہت درد ہو رہا ہے۔۔"نعمان نے تھکے ہوئے انداز میں پوچھا"

ب۔بابا۔۔ا۔ہہہ"وہ لب اور آنکھیں سختی سے بند کرتا بڑبڑایا اس کی آواز اتنی کمزور تھی کہ بمشکل سنائی دے رہی تھی ہر لفظ اس کے گلے میں کانٹے کی طرح چبھ رہا تھا

سب ٹھیک ہو جائے گا مائی سن میں تمہارے ساتھ یہ سب کرنے والوں" کو بہت اذیت ناک موت دوں گا میں کسی کو نہیں چھوڑنے والا"ان کی آنکھوں میں آنسو وانتقام کے جذبات تھے انہوں نے اس کے خون

سے اکڑے بالوں پر ہلکا سا ہاتھ رکھا جیسے اس کا درد اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے

تم نے میرے ہوتے ہوئے ہمیشہ خود کو اکیلا پایا ہے لیکن اب نہیں" میں۔۔میں اب ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا میں سب پچھ۔۔سب پچھ ٹھیک کر دوں گا میں تمہارے ساتھ ایسا کرنے والوں کی دنیا اندھیر کر دوں گا" نعمان نے بمشکل اپنی آواز کو قابو میں رکھا مگر ان کی آواز میں لرزش صاف محسوس ہو رہی تھی اور فارس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا وہ چاہتا تھا کہ پچھ کہے انہیں بتائے کہ وہ ان سب سے خود لڑے گا مگر اس کے ہونٹوں سے الفاظ نہ نکل سکے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور ایک گہری تھکن نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا اس کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں اور درد اب نا قابل برداشت ہو چکا تھا شاید وہ تھک چکا تھا درد سے لڑتے لڑتے یا شاید خود سے۔۔لیکن اس کے دل میں ایک چنگاری ابھی باقی تھی

جبکہ نعمان مسلسل اپنے بیٹے کو دیکھتے دل کی پیاس بجھاتے جا رہے تھے جس نے ایک آخری گہری سانس لی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں

حرمت سے متعلق نہیں پوچھو گے "انہوں نے جھجکتے ہوئے سوال کیا کیونکہ اس کا اپنی املی سے متعلق سوال نا کرنا انہیں حیران کر گیا تھا جبکہ وہ کچھ نہیں بولا تھا اس کے چہرے پر اذیت تھی شدید اذیت اور اسی اذیت نے اس کی آنکھ کے کنارے پر کسی موتی کو خیر باد کہا تھا نعمان بے حد حیران تھے مگر کسی مصلحت کے تحت خاموش رہے

وہ جو نہی باہر نکلے باہر میڈیا کے نمائندے جمع ہو گئے تھے نعمان پریشان اور غمزدہ چہرے کے ساتھ ہسپتال کے داخلی دروازے کے قریب کھڑے تھے کیونکہ ان کے پی اے نے ان کو کہا تھا کہ میڈیا والے ان سے کچھ بات کرنا چاہتے اور جو نہی وہ باہر آئے میڈیا والے ان کی طرف بڑھتے مائیک آگے کر گئے

"سر نعمان آپ کے بیٹے پر حملہ کیسے ہوا کیا آپ کو کچھ معلوم ہے کہ حملہ آور کون تھے" ایک صحافی مایوسی اور فکر مندی کے ساتھ بولا

"ابھی تک ہمیں تفصیلات کا مکمل علم نہیں پولیس تحقیقات کر رہی ہے بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک بزدلانہ حملہ تھا اینڈ آئی ہوپ کہ جلد ذمہ داروں کو انصاف کے کٹھرے میں لایا جائے گا" انہوں نے نرم اور دبے ہوئے لہجے میں غمگین چہرے کے ساتھ کہا

"سر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ حملہ آپ کی سیاسی پوزیشن یا سر فارس کی کسی ذاتی دشمنی کا نتیجہ ہو سکتا ہے" دوسرا صحافی تیزی سے بولا

"سیاست اور ذاتی دشمنیاں اپنی جگہ لیکن اس وقت میرا بیٹا زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے میرے لیے اس وقت سب سے اہم بات اس کی صحت ہے باقی معاملات بعد میں دیکھے جائیں گے" انہوں نے گہری سانس لیتے ہوئے معاملات پرسنل رکھنے کی کوشش کی

"بیٹے کی حالت کیسی ہے ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں" تیسرا بولا

"ناؤہی ازان آؤٹ آف ڈینجر"

سر معلوم پڑا ہے کہ آپ کی بہو بھی آپ کے بیٹے کے ساتھ تھیں" صحافی کے سوال پر نعمان چند لمحے خاموش رہتے ہوئے پھر مضبوط لہجے میں بولے یقیناً یہ ایک ذاتی مسئلہ ہے اس پر سوال کرنے سے گریز کریں۔۔ تھینک یو" وہ خاموشی سے سر ہلاتے دوبارہ اندر جانے لگے کیونکہ وہ جانتے تھے میڈیا والوں کے سوال کبھی ختم نہیں ہوتے پیچھے ابھی بھی صحافی دیگر سوالات کرنے میں مشغول تھے لیکن نعمان ان سب کو اگنور کیے دوبارہ اندر کی طرف چل پڑے

رات صبح میں، صبح دوپہر میں، دوپہر شام میں اور اب شام رات کی طرف رینگ رہی تھی لیکن وہ مسلسل بے بس ولاچار سا زخمی حالت میں ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اسے دو تین گھنٹے پہلے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ اب مکمل طور پر خطرے سے باہر تھا لیکن فارس ہمدانی جانتا تھا کہ وہ

ٹھیک نہیں اس کے دل و دماغ کا درد رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اس کا چہرہ زخمی و یاسیت زدہ سا تھا تو اس کی آنکھیں سرخ سوجی ہوئی تھیں کمرے میں بوجھل خاموشی تھی اور اس کے دل میں ایسا اندھیرا چھایا ہوا تھا جس کا کوئی اختتام نظر نہیں آ رہا تھا وہ مسلسل خود کو قصور وار ٹھہرا رہا تھا بار بار وہی لمحے یاد کر رہا تھا جو اس کی زندگی کو برباد کر گئے تھے اس کی نظریں ساکت سی چھت پر جمی ہوئی تھیں دائیں آنکھ کے قریب گہرائی میں کٹ لگا ہوا تھا

آآآآہہ "وہ چیخیں وہ درد کتنا بھیانک دل دہلا دینے والا تھا فارس ابھی تک " ان لمحوں سے باہر نہیں آ پا رہا تھا وہ اپنے درد و غم میں اتنا گم تھا کہ اسے اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا جب لڑکھڑاتی ہوئی چادر کندھے پر گرائے بکھری ٹوٹی سی حرمت کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ اب مکمل طور پر ہوش میں آئی تھی اور ہوش میں آتے ہی وہ فارس کے روم کا پتہ کر کے ادھر آ گئی تھی کافی منتوں کے بعد نعمان اور عطروبہ ریسٹ کے لیے

گھر جا چکے تھے اب ان کے پاس ہاسپٹل میں عدن اور گارڈز تھے حرمت
دھیرے دھیرے اس کے قریب آئی اُس کے چہرے پر
تھکن، دکھ، کمزوری، ندامت اور پچھتاوے کے سائے واضح تھے اس
کے قدم ہچکچاتے ولڑکھڑاتے ہوئے فارس کے پاس پہنچے اس نے ایک
لمحے کے لیے فارس کو شدید محبت سے دیکھا جیسے وہ جانتی ہو کہ یہ سب اس
کی وجہ سے ہوا ہے تو وہ اسے کبھی معاف نہیں کرے گا وہ کبھی اس
پر اعتبار و یقین نہیں کرے گا

"ف۔فارس۔۔"اس کی آواز کانپ رہی تھی جیسے اس کے اندر بھی ایک
طوفان چل رہا ہو

"میں نے۔ب۔بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔"اُس نے اس کے پاس بیٹھ کر
آہستہ سے کہا لیکن فارس نے جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو اس کا جسم وہیں بے جان
چھت کو گھورتے لیٹا رہا شاید اس کے لیے الفاظ اب کوئی معنی نہیں

رکھتے تھے وہ اس اندھیری کھائی میں اتنا نیچے جا چکا تھا کہ کوئی معافی یا پچھتاوا اسے نہیں چاہیے تھا

فارس معاف کر دیں۔ نا۔۔پ۔۔پلیز۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامنے لگی کہ " وہ ڈرپ والا ہاتھ پیچھے کرتا اس کا دل ہزار ٹکڑوں میں کاٹ گیا اس کی موٹی موٹی براؤن آنکھوں میں سمندر سا بھرنے لگا وہ اپنے فارس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے رخی نہیں دیکھ سکتی تھی

یو۔یو تھنک معافی سے سب ٹھیک ہو جائے گا" فارس کی آواز دھیمی " مگر کانپتی ہوئی تھی جیسے وہ خود اپنے ہی الفاظ پر یقین نہ کر پا رہا ہو کہ وہ اپنی املی سے مخاطب۔۔!!

فارس میں۔۔میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا پلیز میری کنڈیشن " کو سمجھیں" وہ کچھ کہنے لگی کہ فارس نے تکلیف برداشت کرتے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا

"تم۔ تم۔ کبھی میری طرح عشق نہیں کیا ملی۔ ا۔ اگر تم میری طرح عشق کرتی تو تمہیں جدائی کے درد کا پتہ ہوتا۔۔ تمہیں پتہ ہوتا کہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو سمیٹنے والے نہیں ملتے" اس کی آواز بلند ہو گئی اور اس میں درد، غصہ اور بے بسی سب شامل تھے

"تم نہیں جانتیں کہ تم نے کیا کیا ہے تم۔۔ تم نے میری روح کو زخمی کر دیا ہے" اس کی آنکھیں بھرائی ایک بار پھر وہی لمحہ آنکھوں کے سامنے آیا جب اس کی بیوی کو اس کے سامنے اتنے مرد کھینچ رہے تھے اس کا دوپٹہ اترا تھا اس کے بالوں کو پکڑ کر بے دردی سے اس کے جسم کو کھینچا گیا تھا وہ جسے پھولوں کی طرح سمیٹ کر رکھتا تھا اس کا بکھرنا جان لیوہ تھا وہ جسے تتلیوں کی طرح نازک ہاتھوں سے چھوتا تھا اس کو بے دردی سے کھینچا و نوچا گیا تھا

"میں نے تم سے محبت کی تم پر بھروسہ کیا ایون۔۔ ایون تم۔ پہلی بار میرے قریب آئی بھی تو دھوکہ دینے کے لیے ت۔ تمہیں پتہ ہے میں

نے اپنے سامنے اپنی بیوی کو تکلیف میں دیکھا اس کے آنسو، اس کی بے بسی اور۔۔اور میں کچھ بھی نہیں کر سکا۔ کچھ بھی نہیں۔۔میں۔۔میں تمہارے لیے پورا کو پورا ٹوٹ گیا املی لیکن۔ لیکن پھر بھی تمہارے لیے کم تر گناہ گار ہوں۔ عب۔ عبداللہ مجھ سے بڑھ کر ہو گیا تھا میں۔۔میں تم سے ناراض نہیں۔۔ہو ہی نہیں سکتا لیکن میں۔۔م۔ میں خود سے ناراض ہو گیا ہوں۔۔"اس کی آنکھوں میں بے تحاشا آنسو آئے دل درد سے پھٹتا جا رہا تھا حرمت بیڈ پر اسکے پاس بیٹھی اس کے اوپر آہستہ سے گرتی ہچکیاں بھرتی جا رہی تھی

"میں تمہیں سات پردوں میں چھپانے والا تمہارا اپنے سامنے دوپٹہ اترتے دیکھا تھا۔۔ کیا تم جانتی ہو کہ یہ درد کیسا ہوتا ہے جب تم اس شخص کو تکلیف میں دیکھو جس سے تم محبت کرتے ہو ایک۔۔ایک شخص جس نے تمہیں ٹوٹ کر چاہا ہو اور۔۔اور تم یونہی کسی کی باتوں میں آکر اسے محبت کا جھانسا دے کر بے وقوف بنا دو۔ میں۔۔میں نے کبھی

تمہیں شیطان بن کر نہیں دکھایا۔میں ہمیشہ تمہارے لیے فرشتہ بنا رہا اور۔۔اور تم۔۔"اس کے لفظوں میں ذرا بھر نفرت نہیں تھی صرف دکھ تھا اتنا شدید کہ وہ خود بھی اس کا سامنا کرنے سے قاصر تھا حرمت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

م۔میں جانتی ہوں میں نے آپ کو بہت تکلیف دی ہے لیکن میں" آپ۔۔آپ کو کبھی دھوکا دینا نہیں چاہتی تھی یہ سب میری غلطیوں کا نتیجہ ہے میں۔۔میں نے آپ کے جذبات کو نہیں سمجھا اور میں ہم۔ہمیشہ اس بات پر شرمندہ رہوں گی آپ۔آپ مجھے جو مرضی سزا دیں میں اف نہیں کروں گی مگر پلیز اپنی املی سے بے رخی مت برتیں۔۔پلیز۔۔"

املی۔میں تم سے۔۔تم سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا یقین کرو میں ناراض" ہوتا نا تو آج تم بیوہ بنی سفید جوڑے میں میری قبر پر قبرستان بیٹھی ہوتی لیکن۔۔لیکن میں اس درد کے ساتھ کیسے جیوں۔م۔میں اس ٹوٹے

ہوئے دل کے ساتھ کیسے زندہ رہوں۔۔میں۔ہر درد سہہ گیا۔میں ہر دکھ
اور دھوکہ سہہ گیا لیکن تمہارا دکھ سب سے بڑا ہے" اس کی آنکھوں
سے آنسو کا قطرہ گال پر بہہ گیا

میں۔میں شاید خود کو بھی معاف نہیں کر سکتا میں اس درد"
سے نکلنا چاہتا ہوں۔۔م۔میں زندگی میں پہلی
بار مر جانا چاہتا ہوں۔۔لیکن میں نہیں جانتا کیسے۔" اس نے ہاتھ
اٹھا کر اپنے سر کو ہاتھوں میں دبوچ لیا جیسے وہ اپنے ذہن میں چلتی ہوئی
ہزاروں اذیت ناک سوچوں کو خاموش کرنا چاہتا ہو اس کا دل اتنا بوجھل ہو
چکا تھا کہ وہ ہر لمحہ اپنے اندر ڈوبتا جا رہا تھا اور کوئی بھی اسے اس
گہرے اندھیرے سے نکالنے کے قابل نہیں تھا حرمت نے اس
کے بے حد قریب آکر اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی لیکن فارس
نے فوراً ہاتھ چھڑا لیا

مت چھونا مجھے میں۔میں تو ناپاک گنہگار ہوں ناتم جیسی نیک و پاک لڑکی"

مجھے چھو کر ناپاک ہو جائے گی"اس کی آواز میں شکستگی اور مایوسی صاف

جھلک رہی تھی

نئیں فارس مت کریں۔۔"وہ ہچکی بھرتی نفی میں سر ہلانے لگی"

میں اب کچھ بھی نہیں ہوں اور تم مجھے بدلنا چاہتی تھی نا تو تم نے مجھے ہمیشہ "

"کے لیے بدل دیا ہے۔۔تم۔جاؤ پلیز میں فی الحال اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔

لیکن مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ۔۔آپ کو میری ضرورت ہے"

پلیز فارس اپنی املی کے آنسو دیکھ کر بھی آپ کو اس پہ ترس نہیں

آرہا فارس۔۔فارس دیکھیں میری طرف۔۔فارس۔"وہ اس کا چہرہ

پکڑ کر اپنی طرف کرنے لگی کہ وہ داڑھی میں لگے کٹ پر ہاتھ لگنے سے کراہ

اٹھا

س۔سوری۔درد تو نہیں ہوا"وہ پریشان ہوتی فوری ہاتھ پیچھے کر گئی"

بہت درد ہوا تھا املی" وہ بھرائی آواز میں بول کر پرے منہ کر گیا جبکہ حرمت جس نے ہمیشہ فارس کو مضبوط دیکھا تھا ہنستے دیکھا تھا آج اسے یوں کمزور و بکھرتا ہوا دیکھ کر دل ہزار ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا ہوا محسوس کرنے لگی

"میں۔ میں غلط تھی میں اب۔ س۔۔ سیکھ گئی ہوں کہ کوئی کسی کو نیک نہیں بنا سکتا بلکہ انسان خود بھی جتنی مرضی کوشش کر لے وہ تب تک نیک نہیں بن سکتا جب تک اللہ نا چاہے۔۔ میں سمجھ گئی ہوں فارس اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ آپ کے ساتھ وفادار رہوں گی آپ کے اعمال پھر کبھی جج نہیں کروں گی اللہ اور آپ کے معاملے میں پھر کبھی نہیں آؤں گی میں آپ کی بیوی ہوں اور ایک بیوی کے فرائض سرانجام دینے کی پوری کوشش کروں گی اور۔۔ اور دعا کروں گی کہ اللہ پاک آپ کے دل میں نور بھر دے" وہ اس کے ساتھ عہد کر رہی تھی اور وہ دوسری طرف چہرہ کیے لاتعلق بنا رہا جو کہ حرمت کے لیے مزید اذیت ناک تھا

میں جانتی ہوں میں نے جو کیا وہ۔۔وہ بہت بڑی غلطی تھی لیکن آئی"

پرامس میں آپ کو منالوں گی میں زیادہ دیر آپ کو خود سے ناراض

رہنے نہیں دوں گی" وہ پختہ عزم کرتی اپنا چہرہ آگے کر کے اس کی آنکھ

کے کنارے کو صاف کرتی اس کے زخم خوردہ گال پر جھکی اور فارس

نے اپنی آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ دنیا سے مکمل طور پر الگ

ہونا چاہتا ہو جیسے وہ اپنے اندر ہی کہیں گم ہو گیا ہو

آئی لو یو فارس۔۔ پلیز میں مجھے مزید مت آزمائیں مجھے آپ کی محبت"

چاہیے آپ تو اپنی املی سے بہت محبت کرتے ہیں نا" وہ آنسو بہاتی اس

کے دائیں طرف ساتھ بیڈ پر چہرہ جھکا گئی یہ دیکھے بغیر کے جو کچھ

دیر پہلے کمال کی ایکٹنگ کر رہا تھا اب کمینگی سے ایک۔ طرف کو جھکتی

مسکراہٹ لیے آنکھیں جھپکنے لگا

تمہاری غلطی کی سزا یہی ہے کہ تم کچھ عرصہ تڑپو۔۔ مجھے بدلنا چاہتی تھی"

نا میں تمہیں نا بدل دیا تو میرا نام بھی دی ڈیول فارس ہمدانی نہیں۔۔ چچچچ

میری معصوم بیوی تمہیں اب پتہ چلے گا کہ اصل شیطان
ہوتا کیا ہے۔ میرے۔۔ میرے سامنے تمہارا دوپٹہ اتارنے والوں
کے پورے خاندان کی عزت بیچ چوراہے میں نا لوٹی تو مجھے شیطان کون
کہے گا۔۔" وہ خود کلامی کر رہا تھا آنکھ میں اٹکا آنسو دھیرے سے کنپٹی پر بہہ
گیا وہ بے شک بہت مضبوط بنا ہوا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا دل درد
سے بھرا ہوا

میں کبھی نہیں بدلوں گا۔۔ میں میں تمہیں بتاؤں گا کہ مجھے اللہ"
کے سوا کوئی نہیں بدل سکتا۔۔ میں برا تھا ہوں اور رہوں گا۔۔ لیکن میں
تمہیں تمہاری اس غلطی پر جلدی معاف کرنے والا نہیں املی تم دیکھو گی
تمہاری ناک میں دم کر ڈالوں گا۔۔ فارس ہمدانی تمہیں بتائے گا کہ عبداللہ
جیسے منافق پر اعتماد کرنے کی غلطی کیا ہے۔۔" حرمت اپنے شوہر
کے کمینے پن سے یکسر انجان افسردہ و دکھی سی اس کے اندر منہ چھپائے اس
کی خوشبو میں کھوئی ہوئی تھی

میں تب بدلوں گا جب اللہ چاہے گا پیر فقیر کیا کر لیں گے تم کیا کر لو گی۔۔ کچھ نہیں میں نے موت کو کئی بار دیکھا ہے مجھے اتنا سا در د بدلنے والا نہیں۔۔ لیکن۔۔ لیکن میں تمہارے اترے دوپٹے کو کبھی نہیں بھول سکتا اگر صرف مجھے یہ زخم ملتے میں تمہیں کبھی کچھ نا کہتا لیکن میں تمہیں تمہاری اذیت پر چھوڑنے والا نہیں تمہاری معصومیت کی ایسی کی تیسی" وہ لب کاٹتا آنکھیں بند کر گیا فی الحال مدہوشی سی ہو رہی تھی

____

دس دن بعد:

فارم ہاؤس میں ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی کیونکہ فارس کو گھر شفٹ کر دیا گیا تھا اور سب جانتے تھے کہ وہ شدید ڈپریشن میں ہے اور کسی سے بات نہیں کر رہا لیکن سب کو امید تھی کہ شاید کچھ دنوں میں حالات بہتر ہو جائیں گے اس وقت بھی وہ اپنے کمرے میں تھا اور باقی سب لان میں جمع ہوئے فارس پر گفتگو کر رہے تھے کہ اس کی حالت کیسے بہتر کی

جائے کیونکہ وہ اب بالکل خاموش سا رہنے لگا تھا زیادہ بات بھی

نہیں کرتا اور حرمت سے تو بالکل بھی نہیں کرتا تھا ارد گرد اڑتے

ہوئے پرندوں نے دیکھا کہ وہ جو فارس ہمدانی کی محبت تھی

آنسو بہاتے ہوئے کرسی پر بیٹھی تھی اس کا چہرہ لال ہو چکا تھا اور وہ

بار بار اپنے دوپٹے سے آنسو و ناک پونچھنے کی کوشش کر رہی تھی

مگر ہر بار ناکام ہو رہی تھی وہ شرمندہ تھی، نادم تھی، اور یہ سمجھ نہیں پا رہی

تھی کہ فارس کو کیسے منائے وہ اس سے کبھی ناراض ہوا ہی نہیں تھا بلکہ اب

بھی نہیں تھا وہ بس اس سے دور ہو گیا تھا جو حرمت کے لیے مزید اذیت

ناک تھا

ارے بھابھی آپ کیوں فکر کرتی ہیں وہ دھیرے دھیرے سیٹ ہو جائیں"

گے "رافع نے اس کو سمجھانا چاہا

میں تو کہتا رہتا ہوں "ہاؤس کیپر نے مصنوعی انداز میں کہا حالانکہ اس"

کا انداز تھوڑا عجیب اور مضحکہ خیز تھا وہ ماضی میں اس کے اتنا جو خلاف تھی

دیکھو رونا بند کرو" امل نے سنجیدگی سے کہا"

یہ رونے دھونے سے کچھ نہیں ہوگا ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا" وہ اپنے سلکی" بالوں میں ہاتھ چلاتی اس کو بولی عدن، رافع بھی ادھر آئے ہوئے تھے جب تک فارس ٹھیک نا ہو جاتا وہ دن رات فارم ہاؤس کے چکر لگاتے رہتے تھے

تو پھر کیا کروں وہ مجھ سے بات تک نہیں کرنا چاہتے" حرمت نے مایوس" ہو کر پوچھا

بات کرنی بھی کیوں" عدن نے چپس منہ میں ڈالتے کندھے اچکا" کر کہا تو رافع امل نے اسے گھوری سے نوازا

ہاں۔۔ہاں بالکل ٹھیک کہا آپ نے یہ رونے والے ڈرامے فلموں میں تو" ٹھیک ہیں لیکن فارس سر کے سامنے نہیں ان کو تو روتی ہوئی عورتیں ویسے ہی بڑی بری لگتیں اس لیے ہمیں کوئی خاص پلان بنانا چاہیے" وہ فوری تین چار چپس منہ میں ٹھونستا بمشکل بولا اور سب نے اس کی بات پر

ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ایک ساتھ سر ہلایا جیسے سب کو ایک

ہی خیال آیا ہو

بالکل اس شیطان کو قابو کرنے کے لیے شیطانیاں کرنی پڑے گی "امل"

نے سر ہلایا

ہاں رونے سے بہتر پلین بنانا چاہیے اور مرد کو منانا کونسا مشکل "ہاؤس"

کیپر نے پر جوش انداز میں کہا تو سب نے اسے یوں دیکھا جیسے اس

کے عورت ہونے کا شک پڑا ہو

ایسے کیا دیکھ رہے میں ایک مرد ہوں مجھے پتہ عورتوں کے لیے مردوں"

کو منانا کوئی مشکل نہیں وہ تو برینڈ کے سوٹ کی بھی پرائس ہاف کروا لیتی

اگر سامنے ٹھرکی بندہ ہو ذرا سا اسٹائل مارا اور مرد کا دل ہتھیلی پر اب فارس

سر کو لے لیں اتنے ذہین ہو کر بھی اس رات الو بن گئے" وہ ہاتھ

نچا کر بولا اور حرمت نے اس کو گھور کر کچا کھا جانا چاہا ثابت ہوا تھا کہ وہ اس

کا پکا دشمن تھا" اب ایسا بھی نہیں میں نعمان کو تو آٹھ سال سے منا نہیں سکی فارس بھی ان کا ہی بیٹا ہے" امل نے منہ بگاڑا

ارے سر فارس سر نعمان کی طرح خشک طبیعت نہیں ہیں اور سر نعمان" سر فارس کی طرح ٹھرکی نہیں ٹھرکی مردوں کو منٹ میں منا لیتی بیویاں" وہ نان اسٹاپ بولا اور باقی سب کا ہنس ہنس برا حال ہوا اس نے واقع میں بہت کمال کا سچ بولا تھا

تم ہو گے ٹھرکی میرے فارس ایسے نہیں" حرمت مسکرا کر نفی کرنے لگی

بھابھی میں گواہ ہوں آپ کے شوہر جتنا ٹھرک شاید ہی کوئی کر سکے" عدن فوری ہاؤس کیپر کی بات سے اتفاق کرنے آگے آیا

او ہو تم لوگ اپنی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہو۔۔ ہمیں کچھ ایسا کرنا ہو گا جو فارس کے دل کو چھو لے اور وہ حرمت کو معاف کر دے" امل نے منہ بگاڑ کر ان کو ٹوکا

اور اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے بھابھی کی مدد کرنی ہو گی "رافع"

جواب تک خاموش تھا اچانک بول پڑا

دیکھیں محبت میں کچھ قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور میرے خیال میں آپ "

کو فی الحال صبر کرنا چاہیے "اس نے گہری سنجیدگی سے کہا

نئیں صبر سے کچھ نہیں بننے والا فارس کے زخموں پر جلد مرحم "

رکھنا ہو گا "امل نے پھر نفی کی

میرے خیال میں آپ کو ان کے لیے اسپیشل کھانا بنانا چاہیے کیونکہ "

مرد کے دل کا رستہ معدے سے ہو کر جاتا "عدن نے چٹکی بجاتے خالی پلیٹ

میز پر رکھی

کھانا۔انہیں میرے ہاتھ کا ذائقہ بالکل نہیں پسند ایون وہ کہتے فی میل "

کے ہاتھ کا کھانا انہیں زہر لگتا "وہ منہ بسور کر دوپٹے سے ناک رگڑنے لگی

وہ سب حیران ہوتے مسکرا گئے

میں تو کہتا ہوں آپ کو ان کے سامنے گٹار لے کر کوئی رومانوی"

گانا گانا چاہیے جیسے پرانی فلموں میں ہوتا تھا وہ گانا سن کر حیران ہو جائیں گے اور فوراً آپ کو معاف کر دیں گے" ہاؤس کیپر نے چٹکی بجاتے کہا تو وہ منہ بنا کر اسے دیکھنے لگی

گٹار۔۔ گانا۔۔ انہوں نے ویسے ہی میرے سر پر گٹار مارنا مجھے گٹار" بجانا آتا ہی نہیں اور میں گانے وغیرہ پسند نہیں کرتی اسلام میں منع ہے کوئی تمیز والا آئیڈیا ہو" اس نے معصومیت سے کہا

پھر ایک ہی حل ہے۔۔" امل کا انداز پر سوچ تھا"

کیا" سب ہمہ تن گوش ہوئے"

حرمت تم تیار شیار ہو کر اسے اپنی طرف راغب کرو اسے پیار"

سے مناؤ لاڈ کرو یقیناً وہ محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر مان جائے گا" حرمت کو یہ آئیڈیا سن کر تھوڑی حیرانی ہو رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ سب واقعی کیسے کام کرے گا وہ کچھ کہنے والی ہی تھی کہ عدن اچانک بولا

بھابھی میں کہتا ہوں سر کو منانے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ آپ "

ان کے سامنے جا کر کوئی ایکشن اسٹنٹ کرو جیسے فلموں میں ہوتا ہے ان

کے سامنے چائے کا کپ گرنے دیں، ایون جان بوجھ کر خود کو ہلکی سی چوٹ

پہنچا کر اچھا خاصا ڈرامہ کریں یوں وہ آپ کی فکر کرتے محبت کو جگائیں

گے "اس کے آئیڈیا پر سب نے قہقہہ لگایا

یہ سب تو بہت عجیب لگ رہا ہے "وہ معصوم سی گھبراہٹ کا شکار ہوئی "

عجیب نہیں یہ سب محبت کے طریقے ہیں اور تمہیں ان میں سے کوئی نہ "

کوئی تو اپنانا ہی پڑے گا "امل نے سر ہلاتے ہوئے کہا

اور حرمت کے دل کا بوجھ کچھ ہلکا ہو گیا وہ جانتی تھی کہ یہ سب مذاق

کر رہے ہیں لیکن سب کی محبت اور حمایت اس کے دل کو تھوڑی تسلی

دے رہی تھی جو بھی تھا وہ پر یقین تھی کہ دیر سے ہی سہی لیکن فارس مان

جائے گا وہ اس سے اتنی محبت تو کرتا کہ اس کا بڑے سے بڑا گناہ معاف

کر سکتا تھا

شام کے سنہرے وقت میں ہر جانب ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی ہوا میں نمی تھی اور دور کہیں پرندے اپنے گھونسلوں میں واپس جا رہے تھے فارس فارم ہاؤس کے باغ میں ٹھنڈی چھاؤں تلے بینچ پر بیٹھا تھا اس کی پیشانی پر بل تھے اور چہرے پر ایک گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی وہ سر جھکائے سامنے گھاس کو گھور رہا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں گم ہو دوسری طرف حرمت دور کھڑی کمر پر دونوں ہاتھ ٹکائے اسے دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ کچھ کہہ نہیں رہا مگر وہ اس سے بہت زیادہ ناراض ہے شاید اس بار اتنا غصہ تھا کہ وہ خود سے اسے بلانے کا سوچ بھی نہیں رہا تھا حرمت الجھن میں تھی کہ کس طرح اس کا غصہ ٹھنڈا کرے

اب کیا کروں اگر میں انہیں جلد نہیں منا سکی تو یہ ناراضگی اور بھی لمبی " ہو جائے گی "اس نے خود کلامی کرتے گہری سانس لی اور آہستہ آہستہ بینچ کی طرف قدم بڑھائے اور جب وہ فارس کے قریب پہنچی تو اس نے ایک لمحے کے لیے رک کر اسے دیکھا جس کی آنکھیں گھاس پر جمی ہوئی تھیں اور وہ اس کی موجودگی کو مکمل طور پر نظر انداز کر رہا تھا

کیا کروں، کیا کروں "وہ منہ بسورتی دماغ پر زور ڈالنے لگی "

آئیڈیا "اس نے لاشعوری طور پر چٹکی بجائی اور پھر جلد تدارک "

کیے سیریس ہو گئی

افففف اتنا چل کر آئی ہوں کہ سانس نہیں مل رہا۔۔افف فارس آپ " اتنی دور کیوں آ گئے ابھی آپ کے زخم تازہ ہیں زیادہ چلنا ٹھیک نہیں ہوتا "اس نے پاس ہو کر بیٹھتے اس کے پٹی زدہ ماتھے سے بالوں کو ٹھیک کرنا چاہا لیکن فارس سر پرے کر گیا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اس کی آنکھیں اب بھی زمین پر تھیں اور چہرہ مزید سخت ہو گیا تھا

دیکھیں میرے سانس میں سانس نہیں مل رہا آپ ادھر کیوں"
آ گئے اور ایسے بیٹھے ہیں جیسے دنیا کی سب سے بڑی مشکل آپ کے کندھوں
پر ہے" وہ منہ بنا کر بولی
پہلو میں ہے" وہ دھیما سا طنز کر گیا"
کیا کہا" وہ آگے کو ہوئی لیکن فارس نے کوئی رد عمل نہیں دیا وہ"
اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو سختی سے بھینچے بیٹھا رہا حرمت نے ہمت
کرتے مزید قریب جاتے اس کے مضبوط ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور تھوڑی
دیر خاموش رہی
آپ کو پتا ہے جب آپ غصے میں ہوتے ہو تو آپکی ناک اور زیادہ سرخ"
ہو جاتی ہے" اس نے ہنس کر مذاق کیا اور فارس اس کی معصومانہ حرکتوں
پر افسوس کر کے رہ گیا شاید وہ دونوں سدھرنے والوں میں سے نا تھے
اور جب آپ چپ رہتے ہو تو ایسا لگتا ہے جیسے آپ دنیا کے سب سے"
زیادہ سنجیدہ انسان ہیں" اس نے مزید شرارت سے کہا تو فارس نے ایک

ہلکی سی نظر اس کی طرف ڈالی مگر پھر فوراً واپس دوسری طرف دیکھنے لگا حرمت کی مسکراہٹ آہستہ آہستہ کم ہونے لگی تھی وہ دیکھ رہی تھی کہ اس کی کوششیں ناکام ہو رہی تھیں

مجھے پتا ہے کہ میں نے غلطی کی ہے لیکن کیا آپ اپنی املی سے اتنے ناراض ہیں کہ اس کی معافی بھی قبول نہیں کریں گے" وہ افسردہ سی سر جھکا گئی

یہ مسئلہ معافی کا نہیں ہے" فارس نے ایک گہری سانس لیتے کہا"

تو پھر کیا مسئلہ ہے" وہ پریشان ہوئی"

آپ مجھ سے بات نہیں کر رہے ایون اب پیار سے دیکھتے تک نہیں" وہ" شکوہ کر رہی تھی

املی تم ہمیشہ اپنی مرضی کرتی ہو اور پھر جب بات بگڑتی ہے تو صرف ایک" مسکراہٹ کے ساتھ سب ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہو بٹ اکارڈنگ ٹو یور وش آئی ایم ٹوٹلی چینجڈ" اس نے کندھے اچکائے

ایسا نہیں ہے میں واقعی اپنی غلطی مان رہی ہوں اور میں آپ کو اس قسم "
کا بدلا ہوا نہیں دیکھنا چاہتی تھی میں آپ کو نیک بنا دیکھنا چاہتی تھی "اس
نے دل گرفتگی سے کہا

تو اب لوگ لوگوں کو نیک بنائیں گے "وہ طنزیہ ہنسا"

سیکنڈلی اگر تمہیں واقعی اپنی غلطی کا احساس ہوتا تو تم دوبارہ وہی حرکتیں "
نہ کرتیں لیکن تمہارے لیے یہ سب مزاق ہے۔۔ تم پہلے بھی میران کی
باتوں میں آکر مجھے بے اعتبار کیا بٹ دین آئی واز یور نا محرم ڈیٹس وائے آئی
ڈونٹ کیئر اباؤٹ اٹ بٹ ناؤ آئی ایم یور محرم آئی ایم

یور سنسئیر ہزبینڈ سو وائے یو ہرٹ می تم کیسے کسی نا محرم کی باتوں میں
آگئی "اس کی تلخ باتوں پر حرمت کا چہرہ ایک لمحے کے لیے مرجھا گیا وہ گہری
سانس لے کر اٹھ کھڑی ہوئی اور قریبی درخت کے نیچے کھڑی ہوتی اس
کے پتے توڑنے لگی جہاں ہلکی بارش کی بوندیں اس کے بالوں
پر گرنے لگیں تھیں

آپ کو کیا لگتا ہے میں جان بوجھ کر وہ سب کیا تھا۔۔ میں کہہ چکی ہوں کہ "

"میرا کوئی غلط ارادہ۔۔

لیٹس سی میں کسی بے سہارا سے دوسری شادی کرتا ہوں اور پھر میں "

کہوں گا کہ میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا میں تو اسے تحفظ دینا چاہا تھا تب تم

مجھے معاف کرو گی۔۔ کمال املی ڈئیر ارادے کسی کے بھی غلط نہیں

ہوتے لیکن وہ دوسروں کے لیے ٹھیک ہوں یا نا ہوں وہ

سوچنا پڑتا ہے سیریسلی آئی ریئلائز تم معصوم سے زیادہ بے وقوف اور پاگل

ہو" فارس ایک پل کو رک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ منہ پھیر لیا

تو نا کرتے اس بے وقوف اور پاگل سے شادی میرا بھائی میرے لیے بہت "

تھا" وہ فوری جیلنس ہوئی

تمہارا بھائی اپنے لیے نہیں بچتا تمہارے لیے کہاں بہت تھا اور واقع میری "

زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم سے شادی ہی تھی پہلی لعنت اس محبت

پر دوسری لعنت اس شادی پر" وہ بنالحاظ سچائی بیان کر گیا اور حرمت کا منہ کھل گیا

آپ کو مجھ جیسی لڑکی کہیں نہیں ملنی تھی اور جہاں تک بات غلطی کی" ہے تو اب آپ کر چکے ہیں اب کوئی فائدہ نہیں" وہ ناک چڑھا کر باور کروا گئی

سدھار سکتا ہوں" وہ اٹھ کھڑا ہوا جانتا تھا کہ اسے ہی جانا ہو گا وہ اس کی" جان نہیں چھوڑنے والی۔۔

کیا!!!!" وہ چیخی وہ کچھ اور سمجھی تھی"

آ۔۔آپ کہیں مجھے چھوڑ کر دوسری شادی کا پلین تو نہیں بنا رہے فارس" آئی نو آپ ٹھرکی ہیں لیکن ایسے کون کرتا" وہ معصوم سی آنکھوں میں آنسو لائے درخت کے ساتھ لگ گئی فارس نے زور سے سانس لی اور غصے میں اپنی مٹھیاں کھولنے بند کرنے لگا ہڈیوں کو فی الحال نہیں چٹخا سکتا تھا کیونکہ ہر ہڈی اپنی جگہ سے ہلی ہوئی تھی

تمہارے ساتھ کون دماغ لگائے" وہ اسے اس کے حال پر چھوڑتا"

اندر جانے لگا

دماغ ہو تو لگائے" وہ دوبدو طنز کر گئی فارس نے قدم روکے پلٹ"

کر اسے دیکھا

دماغ والوں کے دماغ میں قریب سے جانچ چکا ہوں تم مان کیوں نہیں لیتی"

کہ تم دنیا کی بے وقوف ترین عورت ہو" وہ ہاتھ کی مٹھی بنا کر گال

پر رکھتا یوں بولا جیسے مشورہ دے رہا ہو جبکہ حرمت منہ پھلاتی ہاتھوں میں

پکڑے سارے پتے اس کی طرف اچھال گئی

ہاں ہوں بے وقوف لیکن عورت نہیں ہوں سمجھے آپ میں ابھی لڑکی"

ہوں" وہ تنک کر بولی اور فارس دھیما سا مسکرا گیا

کیا" وہ حیران ہوئی"

ہم لڑکوں کو فخر ہوتا جب ہمیں کوئی مرد بولے اور تم فی میلز کو عورت"

بول دیں تو ای سی جی رپورٹس پہ دل کی دھڑکن سیدھی آتی۔۔ کم آن

جینڈر اتیج کی عکاسی نہیں کرتی عورت ہو تو عورت لفظ پر فخر کرو یہ لڑکی شٹر کی بولنے سے کیا ہوتا مگر وہی بات کہ تم عورتوں کی یہ ینٹیلٹی بڑی بیوقوفانہ ہوتی" وہ ایک بار پھر اس کو لاجواب کرتا وہاں سے چلا گیا اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ آگئی تھی پہلے پہل اس سے چلا بھی نہیں جاتا تھا مگر اب وہ لنگڑاہٹ آمیز انداز میں چل پھر لیتا تھا ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ کچھ عرصے میں چال بہتر ہو جائے گی

بات تو ٹھیک ہے لڑکوں کو مرد بولیں تو وہ غصہ نہیں کرتے فخر کرتے اور ہم لڑکیوں کو کوئی عورت بولے تو ہمیں برا کیوں لگتا۔" وہ پر سوچ سی سر کھجانے لگی

خیر جو بھی ہے میں تو لڑکی ہی ہوں خبردار کسی نے عورت بولا" وہ فوری اسی ٹون پر آتی سر جھٹک کر اس کے پیچھے ہوئی بہر حال وہ جانتی تھی کہ جب تک وہ فارم ہاؤس میں ہے تب تک ہی اس کے پاس اس کو منانے کا وقت ہے اس کے بعد وہ باہر کا ہو کر رہ جانا تھا۔ فارس کی سکن ری بونڈنگ کی

سرجری ادھر ہی ایک اچھے ترین ہاسپٹل میں ہو چکی تھی کیونکہ تب ان
کے پاس باہر جانے کا وقت نہیں تھا

آسمان پر چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اور ستارے
جھلملا رہے تھے ہوا میں ہلکی خنکی تھی اور دور دور تک پھیلا ہوا سناٹا رات کی
خاموشی کو مزید گہرا بنا رہا تھا ایک چھوٹی سی روشنی ان کے کمرے کی کھڑکی
سے باہر آ رہی تھی وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی جبکہ فارس
بیڈ پر بیٹھا موبائل پر کچھ پڑھ رہا تھا
اللہ جی کس مصیبت میں پڑ گئی ہوں میں" حرمت کا دل عجیب سی"
بے چینی سے بھرا ہوا تھا
ہو گئی غلطی اب کیا پھانسی چڑھ جاؤں اور۔۔اور ناراض بھی کیوں ہیں جی"
میرا دوپٹہ اترا تھا مجھے تکلیف پہنچی تھی تو اب جو خود مجھے تکلیف دے رہے
جانتے ہیں نا محبت کرنے لگی ہوں اسی لیے یوں کر رہے مرد ہوتے ہی

ایسے ہیں ذرا سا بیوی نے اظہار کر دیا فوری بھاؤ دینے لگ جاتے۔۔اور فارس۔۔فارس ہمیشہ خود کو اتنا ہوشیار سمجھتے ہیں جیسے باقی سب تو بے وقوف ہیں ہونہہ۔۔ چلو مان لیا میں تھوڑی بے وقوف ہوں تو کیا ہوا اللہ پاک کی مصلحت ہوتی مدرسے والی آنٹی کہتی تھی کہ اللہ دیکھ کر جوڑی بناتا اگر بیوی تیز طرار ہو تو اسے شوہر سیدھا سادھا ملتا اور اگر وہ معصوم و بے وقوف ہو تو اسے ہوشیار و بہادر شوہر ملتا۔۔اب ہماری جوڑی بھی ایسی ہے تو کیا کروں۔۔اعتبار کر لیتی ہوں کیا کروں سب کو اپنے جیسا سمجھ لیتی ہوں لگتا ہی نہیں کہ کوئی انسان کسی انسان کے ساتھ یہ سب کر سکتا۔۔نہیں حرمت تمہارا منہ توڑنے والا جو تم منہ اٹھا کر سب پہ اعتبار کر لیتی۔۔لیکن۔۔لیکن ایسے تو نہیں کرنا چاہیے نا۔۔بچا تو لیا نا۔۔خیر آج تو میں بھی انہیں سبق سکھا کر رہوں گی" وہ غصے میں خود ہی دل میں سوال جواب کر رہی تھی اور فارس اس کے چہرے کے

اتار چڑھاؤ سے قطعاً لا تعلق نہیں تھا

آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے نا ہمیشہ اپنی بات کو صحیح سمجھتے ہیں" وہ اس کے سر پر آتی بازو کمر پر ٹکائے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی فارس نے نظر اٹھائی اور کٹ لگا آئی برو اٹھا کر اس کے سین کو ملاحضہ کیا

کیا ہوا کوئی نئی تحقیق کر کے آئی ہو" کمال کا طنزیہ انداز تھا"

آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے میں سنجیدہ ہوں" وہ غصے سے چلائی"

اچھا۔۔" وہ مصنوعی حیران ہوتا گال پر دایاں ہاتھ رکھ کر بولا"

"تو تم سنجیدہ ہو۔۔تو پھر بتاؤ کیا سنجیدگی سے سوچ کر آئی ہو"

اس کے دوبارہ طنز پر حرمت نے کچھ پل کے لیے سوچا کیونکہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا جواب دے اسے پتہ تھا کہ فارس کے سوال ہمیشہ اتنے پیچیدہ ہوتے تھے کہ وہ کبھی صحیح جواب نہیں دے پائی وہ اسے ہر بار لاجواب کر ڈالتا تھا

آپ ہمیشہ ایسا کرتے ہیں بلاوجہ اپنی باتوں سے مجھے کنفیوز کر" دیتے ہیں" وہ منہ بنا گئی

کنفیوز تو تم ہمیشہ پہلے ہی ہوتی ہو میں تو صرف تمہاری"
مدد کرتا ہوں۔۔اب میرے خیال میں آپ اپنی بونگیاں کچھ دور
جا کر فرمائیں مجھے کچھ کام ہے ایون مجھے ریسٹ درکار ہے" وہ سنجید گی
سے کہتا واپس موبائل پر جھکا تو حرمت نے غصے میں اس سے موبائل
جھپٹنا چاہا مگر فارس نے چالاکی سے ہاتھ پرے کر کے موبائل اس کی پہنچ
سے دور کر دیا

اب نہیں۔۔تب تم موبائل آسانی سے اس لیے چھینک گئی تھی کیونکہ"
محبت کا دھوکہ دیا تھا اب تم موبائل تو کیا دھیان تک نہیں ہٹا سکتی"اس
کا انداز حرمت کو تضحیک آمیز لگا

آپ مجھے چیلنج کر رہے ہیں"اس نے ہاتھ باندھے بھنوئیں سکیڑ کر سوال"
کیا جبکہ فارس نے بنا جواب دیئے فون میں ہی توجہ رکھی اس
کے ایسے انداز دیکھ کر وہ مزید سلگ جاتی تھی اسی لیے اس نے ایک گہری
سانس لی اور غصے میں پاس آکر فارس کی طرف جھک گئی

"آپ کو لگتا ہے کہ آپ بہت ذہین ہیں"

نہیں مجھے یقین ہے۔۔ لیکن لگتا مجھے یہ ہے کہ تمہارے دماغ کے "

اسکر وسارے ڈھیلے ہیں"اس نے کندھے اچکائے حرمت نے چہرے پر

مصنوعی ناراضگی کے ساتھ اپنی آنکھیں سکیڑیں اور پھر اچانک ایک دم

مسکراتے ہوئے بولی

اچھا تو آج دیکھتے ہیں آپ کی یہ ذہانت کتنی کام آتی ہے "حرمت نے دل"

ہی دل میں ایک منصوبہ بنایا اور آہستہ سے فارس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی

ساتھ اپنی معصوم سی صورت بناتے ہوئے فارس کو دیکھنے لگی

آئی لو یو"اس نے اس کے کندھے پر انگلی سے لکیر کھینچتے محبت سے کہا"

کل اخبار میں یہی آیا تھا" وہ طنز کرتا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر آہستہ "

سے لیٹ گیا اور حرمت منہ بسور گئی

وہ چوہا تو کہہ رہا تھا کہ ٹھرکی شوہروں کو منانا بہت آسان لیکن آپ تو مان"

نہیں رہے "اس نے معصومیت سے اس کو آگاہ کیا

تم نے کونسا سنی لیون کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔۔اب اتنے لو اسٹینڈرڈ کا ٹھرکی "
بھی نہیں ہوں کہ تمہارا پاس بیٹھنا وائی فائی سگنل دے دے" وہ دل ہی
دل میں ہنستا بظاہر غصے سے بولا اور چہرہ پرے کر لیا حرمت اس
کے پیچھے لیٹتی اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹ گئی
ہاہ۔۔تو کیا تمام ٹھرکی شوہروں کو منانے کے لیے بیویاں سنی لیون بنتی "
ہیں" وہ اس کی ٹانگوں پر ٹانگ رکھ کر پوری طرح اس پر گرفت بنا گئی تھی
اور فارس درد کے باوجود اس کی قربت میں سکون محسوس
کرنے لگا بے شک وہ ٹھیک کہہ رہی تھی اس کی قربت اس
کے ارادے ناکام بنا رہی تھی
ایک منٹ۔۔پہلے یہ بتاؤ تمہیں سنی لیون کا کیسے پتہ" وہ آئی "
بروا ٹھا کر گردن موڑتا اس سے سوال کر گیا اور حرمت منہ
کھولے گڑبڑا گئی

اااا۔۔اب اتنی بھی معصوم نہیں میں۔۔کالج میں لڑکیاں عمران ہاشمی "
اور سنی لیون کا ذکر کرتی تھیں تو میں تھوڑا بہت ان کے بارے میں جانتی
ہوں "اس نے وضاحت کی
اچھاااا۔۔توان کی ویڈیوز بھی دیکھی ہوں گی "وہ تنگ کرنے لگا"
چھیییی۔۔استغفراللہ نعوز باللہ مجھے تو رومینس کا نام سن کر ہی الٹی آتی "
میں صرف نام سنا تھا ان کا "وہ متلی والا انداز بنائے بولی اور فارس بمشکل
قہقہہ روکنے لگا
رومینس سے الٹی آتی ہے کیا۔۔بس کرو یار اتنی معصوم نا بنو "وہ جان "
بوجھ کر بولا
سچی میں سچ کہہ رہی مجھے رومینٹک کانٹینٹ بالکل نہیں پسند واقع متلی "
وگھن آتی "وہ منہ بگاڑ کر بولی
اچھا چلو کر کے دیکھتے ہیں آئی تھنک تم جھوٹ بول رہی "وہ اس کی طرف "
منہ کرنے لگا

ہاں۔۔ہاں میں ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ مجھے یہ سب نہیں"
پسند اور۔۔" وہ جو ایک رو میں بول رہی تھی غور کرتی رکی اور فارس کی
چمکتی شرارتی نگاہوں میں دیکھ کر سب سمجھ گئی اس کے لیے اسے بیوقوف
بنانا مشکل نہیں تھا
شرم کریں کچھ کیسی کیسی گندی باتیں کرنے لگے ہیں میرے"
ساتھ۔۔اللہ توبہ۔۔اللہ معاف" وہ کانوں کو ہاتھ لگا گئی جبکہ فارس
مسکراہٹ روکتا پھر چہرہ پلٹ گیا
ویسے اپنے بارے کیا خیال ہے مجھے تو بڑا کہا جارہا خود سنی لیون کے فین"
لگ رہے ہیں" وہ بھی طنز کر گئی لیکن آگے فارس ہمدانی تھا
ہاں تو کیا مست فگر ہے اس کا۔۔اور مجھے تمہاری طرح رومینس سے الٹی"
نہیں آتی اس لیے میں بلا جھجک ہر پورن ایکٹر کو جانتا ہوں" اس
کے بے شرمی سے کیے گئے اعتراف سے حرمت کے کان کی لوئیں تک
سرخ پڑ گئیں

استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ۔۔فارس کچھ شرم ہوتی ہے آپ سچ "

میں بہت بے شرم و بے حیا ہیں۔۔اور۔۔اور گندے بھی" وہ اس

کے بازو پر مکا مار گئی اور فارس درد سے تڑپ اٹھا

آہہہہ۔۔" وہ تکلیف سے لب و آنکھیں بھینچے بازو پکڑ گیا"

سوری۔ سوری فارس پتہ نہیں چلا" وہ پریشان ہوتی اس کا"

کندھا دھیمے سے مسلنے لگی

سٹے اوے املی" اس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا"

جی نہیں میں آج پوری رات آپ کے کندھے سے لگ کر سوؤں گی" وہ"

ضدی ہوئی

ٹھیک ہے تو تم کیا چاہتی ہو" وہ پھر چہرہ موڑ کر اس کے بالوں میں ہاتھ "

ڈالتا اس کا چہرہ اپنے نہایت قریب کر گیا

اوہ آپ مان گئے" وہ اس کی آنکھوں میں پھر سے محبتوں کا جہان دیکھ "

کر پوچھنے لگی

اتنا ساٹریلر دیکھ کر تو کوئی نہیں ماننا۔۔اس لیے پرے ہو جاؤ"اس "
نے کندھا پرے کرتے پھر چہرہ موڑ لیا اور حرمت منہ بنا کر اس پر چڑھتی
اپنی ٹانگیں مزید اس پر لے آئی اور اس کا یہ انداز فارس کو گھائل
کرتا جا رہا تھا اسے خود پر ضبط کرنا مشکل لگ رہا تھا
اتنی حسین بیوی کو کون کہتا کہ پرے ہو جاؤ" وہ اس کے کان کے پاس چہرہ"
لا کر بولی
دیکھو تنگ مت کرو کیونکہ اگر میں تنگ کیا نا تمہیں تو۔۔"وہ کچھ واہیات "
بولتے بولتے رک گیا
تو پھر۔۔"حرمت نے شرماتے ہوئے کہا"
تو پھر سے آگے جو میں بولوں گا نا تو تم پھر کبھی اس کمرے میں "
میرے سامنے نہیں آؤ گی اس لیے پرے ہو کر سو جاؤ"وہ تھوڑا آگے
ہوا لیکن حرمت اس کے ساتھ جڑی آگے ہوئی

آپ زیادہ شوخے بن گئے ہیں فارس "اس نے معصومیت سے کہا یہ "
جانے بنا کہ وہ دل ہی دل میں اس کی بات سے اتفاق کر رہا تھا وہ واقع میں
اسے زیادہ تنگ کر رہا تھا اور نہ وہ اپنی املی سے کبھی ناراض رہ ہی نہیں
سکتا تھا اب بھی اس کی شرارتوں کو انجوائے کرتا جا رہا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ
اس میڈم کا دماغ ٹھکانے پر لگانے کے لیے یہ بہت اہم تھا
اچھا کیسے مانیں گے اتنا ہی بتا دیں میں آپ کی ہر شرط ماننے کو تیار ہوں "وہ"
لاڈ سے بولی
جب تک یہ زخم نہیں ٹھیک ہو جاتے اور جب تک میں وہ سب "
کرنے والوں کی دنیا نہیں اجاڑ دیتا میں کسی قیمت پر تمہیں معاف
کرنے والا نہیں۔۔ آئی سوئیر میں ان سب کے خاندان کا نام و نشان
مٹا دوں گا۔۔ ان کی ماؤں بہنوں کو گھر سے نکال کر چوک میں دوپٹہ
" نا اتارا تو پھر۔۔
فارس" حرمت بے یقین سی اٹھ بیٹھی "

آپ کسی کے گناہ کی سزا کسی کو کیسے دے سکتے شیم آن یو فارس ان کی "
ماؤں بہنوں کا کیا قصور آپ ایسا نہیں کریں گے " وہ غصہ ہوئی
کیوں میں تو شیطان ہوں نا۔۔ تم مجھے بدلنا چاہتی تھی نا تو تمہیں اب پتہ "
چلے گا کہ اصل شیطان ہوتا کیا ہے " وہ دو بدو تلخ انداز میں بولتا
سیدھا ہو کر لیٹ گیا
فارس آئی ہیٹ یو میں بتا رہی آپ بے قصور کسی کے ساتھ زیادتی نہیں "
کریں گے " وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگی
" تم کون ہوتی ہو روکنے والی۔۔ "
آپکی بیوی " وہ چلائی "
کہاں کی بیوی، کیسی بیوی تم نے کبھی بیوی بن کر دکھایا۔۔ ہر "
بار بے اعتبار کر دیتی، ہر بار گنہگار

سمجھ کر بدلنے کی کوششیں، ہر بار نفرت بھرے لہجے اور تو اور تم جیسی نام نہاد بیوی ابھی تک مجھے میرے حق سے محروم رکھے ہوئے ہو" وہ بھی طعنہ دے گیا اور حرمت منہ پھلائے لاجواب سی ہو گئی

"آپ سچ میں بہت گندے"

یس آف کورس آئی ایم گولڈ میڈلسٹ ان سن۔۔ سووو" وہ قبول کرتا آئی" برو اٹھائے بولا جبکہ حرمت سمجھ گئی تھی کہ وہ نہیں بدلنے والا اور اتنی جلدی تو بالکل نہیں۔۔ پھر غصے سے تو قابو نہیں آنے والا تھا اس لیے نہایت پیار سے اس کے سینے پر نرم دباؤ دیتی اس کی داڑھی پر لب رکھتے مسکراہٹ بکھیری فارس بدلتے التفات پر تھوڑا حیران ہوا

میں آپ کو آپ کا حق دوں گی۔۔ لیکن آپ وعدہ کریں کہ آپ کسی" بے گناہ کو سزا نہیں دیں گے ان گھٹیا مردوں کا بدلہ ان کی کمزور عورتوں سے نہیں لیں گے مجھے پہلے والا فارس ہی قبول ہے جو ناحق کسی کو چوٹ نہیں دیتا تھا" وہ اس کے چہرے و گردن کے ہر نقش پر محبت کی مہر ثبت

کرتی اس کو قابو کرنے کی کوشش کرنے لگی اور فارس اپنا دل اس کی ہتھیلی پر پھسلتا ہوا محسوس کرنے لگا

آپ پہلے والے فارس ہی ٹھیک ہیں اس لیے پلیز فارس میری بات مان "لیں ورنہ میں سمجھوں گی کہ آ۔۔آپ کو مجھ سے محبت نہیں رہی

" اور میرا آپ کی زندگی میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔

اگر تم اپنے حسین ہونٹوں کو مجھ سے بچانا چاہتی ہو تو چپ چاپ اپنی زبان " بند کر کے پرے ہو جاؤ" اس نے آنکھ سے اشارہ کیا

پہلے وعدہ کریں آپ ان کو کچھ نہیں کہیں گے صرف قصوروار کو سزا دیں " گے " وہ ضدی ہوئی

اوکے " اس کا یک لفظی جواب حرمت کو بے حد خوش کرنے لگا وہ خوشی " سے پرجوش سی اس کا چہرہ پکڑ کر چٹاچٹ چوم گئی

تھینک یو تھینک یو تھینک یو مائی ڈیئر ہزبینڈ مجھے پتہ تھا آپ میری بات " ٹال ہی نہیں سکتے تھے " وہ ہنسی

زیادہ خوش فہم نا بنو اور سونے دو مجھے درد ہو رہا ہے "وہ مصنوعی "
سنجیدہ ہوا تو وہ سر ہلا کر شرافت سے پیچھے ہو گئی
ویسے اس چوہے نے ٹھیک ہی کہا تھا فارس واقع ٹھرکی ہیں منٹ میں "
منا لیا۔۔ لیکن وہ ابھی بھی ناراض ہیں چلو کوئی نئیں آہستہ آہستہ مان جائیں
گے "وہ مسکرا کر اسے آنکھیں بند کیے دیکھتی بولی اور رات کی خاموشی میں
اس کے دل کی آواز گونجنے لگی جیسے ستارے بھی اس کی خوشیوں میں
شریک ہوں

فارم ہاؤس کی لائبریری کا ماحول سنجیدہ تھا دیواروں پر قیمتی کتابیں ترتیب
سے رکھی تھیں اور کمرے کے درمیان میں ایک بڑی میز پر لیپ
ٹاپ، فائلیں اور کچھ پرانے کاغذات بکھرے
پڑے تھے اور میز کے گرد فارس رافع، عدن اور رامش کے ساتھ
بیٹھا تھا چاروں کے چہروں پر سنجیدگی اور سوچ کی گہری لکیریں صاف

دکھائی دے رہی تھیں جبکہ فارس کی آنکھوں میں ایک خطرناک چمک بھی تھی وہ سب ڈیویلئیر کو سزا دینے کا منصوبہ بنا رہے تھے

سر "رافع نے گہری سانس لے کر کہا"

ڈیویلئیر کو اس کی ہر حرکت کا حساب دینا ہو گا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا پیسہ "

اور طاقت اسے ہمیشہ محفوظ رکھیں گے لیکن اس بار وہ غلط ثابت ہو گا" وہ جو

ہمیشہ ہر معاملے میں فارس کے ساتھ تھا لیپ ٹاپ پہ کھولے نقشے کی طرف

جھکا ہوا تھا اس نے ڈیویلئیر کی تمام جائیدادوں، اس کے کاروبار اور اس کے خاص لوگوں کی تفصیل جمع کر رکھی تھی

اینی ہاؤسر اس نے اپنے آپ کو بہت محفوظ بنا رکھا ہے ہمیں نہایت "

ہوشیاری سے کام لینا ہو گا اور پھر اس کے شہر میں جا کر اس پر حملہ کرنا کافی

مشکل "رامش نے گفتگو میں حصہ لیا

نیو یارک میرا بھی شہر ہے ڈونٹ وری آئی ہیو امیریکن نیشنلٹی "فارس "

نے کندھے اچکاتے دکھتی کمر پر ہاتھ رکھتے ٹانگیں سیدھی کر کے ٹیک لگائی

اس کے جسم میں مسلسل درد تھا اور کمر کا درد سب سے بڑھ کر تھا جس کی وجہ سے اس سے لنگڑا کر ہی چلا جاتا تھا

تو پھر کیا پلین ہے سر ہمیں کیا کرنا ہو گا" رافع نے پوچھا تو فارس نے اسکرین پر نقشے کو غور سے دیکھا پھر ان کی طرف مڑا

اس کا بزنس یا گھر دونوں جگہ فارس ہمدانی حملہ نہیں کرنے والا مجھے صرف ڈیویلئیر چاہیے "اس نے ہونٹ پر بنے زخم پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

سر آپ جانتے ہیں ڈیویلئیر کی طاقت کا سب سے بڑا حصہ اس کا خاندانی غرور و بزنس ہے اگر ہم اس غرور کو توڑیں تو زیادہ بیٹر" عدن نے مسکراتے ہوئے مشورہ دیا

لیکن فارس نفی میں سر ہلا گیا

تمہاری بیوقوف بھابھی نے کہا ہے کہ کسی بے گناہ کو بیچ میں نہیں لانا اب"

کیا کروں میں ٹھہرا اس کا الو کا پٹھا عاشق" وہ طنزیہ ہنسا تو وہ سب

مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

اور وہ جو ہماری معصوم بھابھی کو بیچ میں لایا" عدن نے منہ بگاڑا"

اس پر ڈیویلئیر کا پورا پورا حساب ہو گا ڈونٹ وری اور تمہاری بھابی"

اپنے شوہر کی ٹیوننگ کروانا چاہتی تھی اس لیے بے فکر رہو" اس نے ایک

لمحے کو سب کی طرف دیکھا اور پھر اپنی ہی بات پر مسکرا دیا

چلیں یہ بھی اچھا ہوا" عدن نے سر ہلایا اور سب کی گھوری پر فوری منہ پہ"

ہاتھ رکھا کہ کیا بول دیا اور فارس نے میز پر جھک کر ڈیویلئیر کے تمام

رابطوں اور نیٹ ورک کا جائزہ لیا پھر ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اس کی

آنکھوں میں چمک سی آگئی

رافع تمہیں یاد ہے امیریکہ میں وہ ہالووین تہوار آرہا جس میں بہت "
سے ہائی فائی لوگ بھی آئیں گے اینڈ آئی ایم شیور ڈیویلئیر بھی آئے گا" وہ
نچلے لب پر زبان پھیرنے لگا سبھی ہمہ تن گوش سے آگے آئے
یس سر وہ ایونٹ پر ضرور آئے گا" رافع نے سر ہلاتے ہوئے کہا"
ہمیں اسی ہالووین ایونٹ میں شرکت کرنی ہو گی" اس نے حتمی انداز میں"
کہتے پیچھے ٹیک لگائی
سر کیا آپ واقعی یہ سوچ رہے ہیں کہ ہم ڈیویلئیر کو اس ایونٹ میں "
مار سکتے یہ بہت خطرناک ہے" رافع حیرت زدہ ہو کر بولا
ہمم تم جلد وہاں گھسنے کا پلین بناؤ ہمیں رسک لینا ہو گا" فارس نے اپنی"
گھنی مونچھوں کو مروڑتے ہوئے کہا
میں ابھی سے معلومات جمع کرنا شروع کرتا ہوں وہاں کے تمام"
لوگ، سکیورٹی، یہاں تک کہ اس کے کچن اسٹاف تک کی معلومات حاصل

کرنی ہوں گی ہم کسی بھی چیز کو نظر انداز نہیں کر سکتے "رافع نے لیپ ٹاپ پر سائٹس کو نکالتے ہوئے کہا

تمہیں ایک کام کہا تھا" فارس نے اب کی بار دھیان رامش کی طرف لگایا جو کافی دیر سے خاموش بیٹھا تھا

جی اس دن مارکیٹ میں آپ کی وائف کو جو ڈارک ویب کا شخص ملا تھا اس کا پتہ لگا لیا ہے واقع میں ڈارک ویب کے ان لوگوں نے آپ کے بارے بہت سے گروہوں کو بتا دیا ہے اور وہ سب آپ کے پیچھے ہیں اور شاید اب ان سے بمشکل چھٹکارا ہو "رامش کا لہجہ شرمندہ سا تھا

ہمم "فارس نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا"

آئی ایم سوری سر۔۔میں بہت شرمندہ ہوں ہماری وجہ سے اب آپ کو۔۔"

اوہ یہ ڈائیلاگ رہنے دو اور میں اپنی وجہ سے بڑے دشمن بنائے"
ہوئے کچھ تم لوگوں کی وجہ سے بن گئے ہیں تو ڈزناٹ میٹریو نو فارس ہمدانی
جب تک زندہ ہے اس کے دشمن ہمیشہ رہیں گے
ڈیویلیئیر، زیدی یا بلیک شیڈو کوئی ایک نہیں تھے بڑے دشمن
دیکھے اور دیکھوں گا اس لیے تم ٹینشن فری رہو" وہ آہستہ سے اٹھنے لگا عدن
فوری اس کی مدد کرتے اسے اٹھانے لگا فارس کا منصوبہ تیار تھا اور وہ جانتا تھا
کہ ڈیویلئیر کے دن گنے جا چکے تھے

فارس کہاں ہیں" اس نے پاس سے گزرتی ملازمہ سے پوچھا تو نک سک"
سی تیار ملازمہ نے سر اٹھایا

مسٹر فارس وہ جم میں ہیں میم فارم ہاؤس کے پچھلے حصے میں کافی "
دیر سے وہاں ہیں مے بی ایکسر سائز کر رہے ہیں" وہ مسکرا کر مطلع کر گئی
تو حرمت نے ایک لمحے کو توقف کیا پھر سر ہلاتے ہوئے شکریہ ادا کیا دل
میں عجیب سا اضطراب اور کشمکش لیے وہ جم کی طرف چل پڑی
اتنے زخموں کے باوجود ان کی جان کو سکون نہیں بندہ پوچھے "
ڈاکٹر نے ریسٹ کا کہا یون جسم ہلتا نہیں اور چلے ہیں ایکسر سائز کرنے" وہ
منہ بناتی جم کی طرف چلتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی شام کی پُر سکون
فضا اور بے تحاشا پھولوں کی خوشبو نے بھی اس کے دل میں بے چینی کا کوئی
مداوا نہیں کیا اور جونہی وہ جم کے قریب پہنچی تو اس نے اندر سے ہلکی سی
دھمک اور لوہے کے وزنوں کی آواز سنی دروازے کو ہلکے سے دھکیلا اور
سامنے ہی عدن کی مدد سے ایکسر سائز کرتا فارس تھا پٹھوں
پر تناؤ لیے، سفید بنیان پہنے، پسینے میں شرابور، اپنے ہی خیالوں میں گم وہ
عدن کی مدد سے وزن اٹھا رہا تھا اس کی ہر حرکت میں ایک عجیب سا غصہ

اور شدت تھی جیسے وہ اپنے اندر کے جذبات کو دبا رہا ہو البتہ زخموں پر پٹیوں نے گرفت پڑتے زخموں سے خون کی بوند دکھائی لیکن وہ درد سے بے پروا تھا فارس نے ایک لمحے کو حرمت کی طرف دیکھا پھر واپس اپنے وزن کی طرف متوجہ ہو گیا جیسے کہ اس کی موجودگی کوئی معنی نہ رکھتی ہو

یہ کیا بدتمیزی ہے "اس کی آواز میں نرمی کے ساتھ کچھ سختی بھی شامل تھی

اوہ بھابھی تھینک گاڈ آپ آگئی یہ دیکھیں سر میرے ساتھ زبردستی" کر کے ایکسر سائز کر رہے ہیں منع بھی کر چکا ہوں کہ مت کریں زخم خراب ہو رہے "عدن نے فوری پرے ہوتے پسینہ پونچھتے شکایت لگائی

عدن تمہارے سر کی ایسی کی تیسی "وہ منہ بنا کر آگے آئی"

آپ کو اتنا نہیں پتہ کہ زخم خراب ہو سکتے "وہ فکر مند سی لڑتی آگے آئی"

میں خود خراب ہوں زخم خراب ہو گئے تو کیا ہو گا "فارس نے ایک" لمحے کو توقف کیا پھر بے نیازی سے بولا اس کی آواز میں سرد مہری تھی

جیسے اس کی زندگی میں حرمت کا کوئی خاص مقام نہ ہو اور حرمت نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں دل کی دھڑکن تیز ہو گئی

فارس آپ کو باڈی کے ساتھ زبان کو بھی ریسٹ دینی چاہیے "حرمت کی آواز میں درد اور غصہ دونوں جھلک رہے تھے

املی ابھی میں مصروف ہوں "اس نے ایک بھاری سانس لی ہلکی سی انگڑائی" لے کر بلیک گلوز اتار کر زمین پر پھینکے اور اس کی طرف مڑا یہ سب عدن کے سامنے سن کر حرمت کا دل ٹوٹنے کے قریب تھا لیکن وہ ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ فارس بھی اس خاموش جدوجہد میں الجھا ہوا ہے اور ڈیویلئیر سے بدلہ لینے کو بے حد بے تاب ہے وہ اس کی فکر و غصے کو سمجھ رہی تھی

چلیں میں اب چلتا ہوں سر وائف ویٹ کر رہی ہو گی "عدن ان" کو تنہا چھوڑتا باہر نکل گیا فارس جانتا تھا اس کے کچھ دن پہلے بے بی ہو گیا تھا اس لیے اسے جلد گھر جانا ہوتا تھا

آپ مجھ سے بھاگ نہیں سکتے فارس" وہ ٹاول پکڑنے لگا کہ حرمت"
نے فوری قدم بڑھا کر ٹاول پکڑتے اس کے پسینے کو پونچھنا شروع کر دیا
ہم دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور آپ بھی یہ اچھی"
طرح جانتے ہیں ایون آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں پھر کیوں
تڑپا رہے ہیں کیوں میرے ساتھ خود کو بھی سزا دے رہے ہیں" وہ بھیگی
پلکوں سے کہتی احتیاط سے اس کے پسینے کو پونچھ رہی تھی اور فارس کا دل
اسے اتنے قریب پا کر بیٹ مس کر رہا تھا لیکن اس نے بظاہر اس کی طرف
سخت نظریں جمائیں

"املی میں تم سے بھاگ نہیں رہا بس مجھے وقت چاہیے اور ابھی۔"

وقت" حرمت نے اس کی بات کاٹ دی"

کتنا وقت چاہیے آپ کو کتنی دور بھاگیں گے" فارس نے غصے سے اپنی"
مٹھی بھینچی اور جم کے ایک کونے میں جا کر اسٹائلش صوفے پر بیٹھتا ہارٹ

بیٹ والی مشین کو مٹھی میں لے کر ایکسر سائز کرنے لگا جیسے وہ خود کو قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہو

میں کب بھاگتا ہوں بھاگتی تو تم ہوا بھی ایک کس مانگوں گا اور تمہاری "

اسپیڈ لیوِس ہیملٹن سے بڑھ کر ہونی" وہ مصروف انداز میں طنز کر گیا

وہ کون ہے" وہ سر کھجاتی معلومات لینے لگی اور فارس منہ "
بگاڑ کر اسے دیکھنے لگا

بتا دیں اب مجھے کیا پتہ وہ کہاں کا رئیس زادہ" وہ اس کے پاس آ بیٹھی "

فارس کو ابھی تک پسینہ آ رہا تھا اوپر سے زخم بھی کافی بگڑتے ہوئے لگ رہے تھے مگر حرمت بیچاری اپنے شوہر کو کیسے سمجھاتی

ایف ون فارمولا ان دی ورلڈ ہی از ونر ہولڈر" وہ بالآخر مطلع کرتا "
آنکھیں موند کر صوفے پر نیم دراز ہو گیا

روم میں آ جائیں نا ریسٹ کر لیں" وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھتی بالوں "
میں ہاتھ چلانے لگی اور فارس سکون محسوس کرتا چپ رہا

آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں کچھ محسوس نہیں کرتی ہر بار جب آپ مجھ "
سے اس متعلق بازپرس کرتے ہیں اپنی خواہش بیان کرتے ہیں تو میں
خود کو کٹہرے میں کھڑا محسوس کرتی ہوں لیکن۔۔ لیکن اب میں فیصلہ کر
چکی ہوں فارس میں خود کو آپ کے حوالے کرنے کو تیار ہوں میں۔۔ میں
اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہوں" وہ ہچکچاہٹ، شرم اور افسوس
کے ملے جلے تاثرات لیے بولی تھی

اور اس کے قریب آکر اس کی بند آنکھوں کو دیکھا دل میں محبت اور تکلیف
کی شدت ایک ساتھ بھر گئی

آ۔آپ کچھ کہیں گے نہیں" وہ اس کے کوئی رسپانس نا دینے پر تھوڑی"
حیران ہوئی تھی

" مجھ ناپاک انسان۔۔"

بس" وہ اس کے لبوں پر اپنا نازک ہاتھ رکھ گئی"

یہ کہاوت ہی ہے فارس یونو آپ سے بھی زیادہ برے مرد اس دنیا میں "
موجود ہیں لیکن ان کی بیویاں نیک ترین آپ تو مجھ سے زیادہ علم رکھتے آپ
کو پتہ کہ فرعون کی بیوی نیک ترین عورت تھی لیکن ان کو شوہر فرعون
ملا دنیا کے لیے یہ لفظ ٹھیک نہیں کہ نیک مردوں کے لیے نیک عورتیں
اور بدکار مردوں کے لیے بدکار عورتیں یہ حساب کتاب آخرت میں
ہوگا ابھی میں آپ کی بیوی ہوں آپ میرے تمام حقوق
مجھے دے رہے ہیں تو مجھے بھی آپ کے حقوق آپ کو
دینے چاہیے۔۔ پھر۔۔ پھر میں سمجھ گئی ہوں کہ آپ ایک دم نہیں آہستہ
آہستہ راہ راست کی طرف آئیں گے میں اتنی نیک نہیں تو آپ بھی
اتنے گہنگار نہیں" وہ مسکرا کر کہتی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی جھکی
اور فارس کے سینے کا اتار چڑھاؤ بڑھ گیا اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی
چمک تھی جیسے وہ کسی حد تک سمجھ چکا ہو کہ حرمت کیا کہنا چاہ رہی ہے

کیا تم واقعی چاہتی ہو کہ ہم اپنی میریڈ لائف اسٹارٹ کریں ایون تم "
مجھے ایسے ہی قبول کر لینا چاہتی" فارس کی آواز گہری اور چیلنج
بھرے لہجے میں تھی

ہاں" حرمت نے بھیگی پلکیں لیے زور سے کہا اتنی خواہشیں پوری ہو گئی "
تھیں لیکن اس ایک خواہش کا روگ اس کی روح کو چھلنی کیے ہوئے تھا کہ
کاش وہ کامیاب ہو جاتی تو آج اس کا شوہر اس کا آئیڈیل ہوتا اور وہ بخوشی اس
کی پناہوں میں چلی جاتی لیکن شاید ہر خواہش پوری ہونے والی نہیں ہوتی جم
میں ایک لمحے کی خاموشی چھا گئی دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ
رہے تھے ان کے درمیان الفاظ کی ضرورت نہیں رہی تھی پھر اچانک
جیسے کوئی جنگ چھڑ گئی ہو فارس نے حرمت کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا یہ
کوئی نرم گلے لگانا نہیں تھا بلکہ دونوں کے درمیان ایک ضدی کشمکش
کا آغاز تھا حرمت نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن فارس
نے اسے اور قریب کر لیا

تم چاہتی ہو کہ ویسے نہیں تو ایسے قابو کر لو گی "اس نے سرگوشی کی "

ہ۔ہاں "حرمت کی آواز میں اب بھی شرم و ہچکچاہٹ تھی "

تو ٹھیک ہے دیکھتے ہیں تم کتنی کامیاب ہوتی ہو "فارس نے سر جھکایا اس "

کی سانسیں حرمت کی گردن کے قریب گرم تھیں "میں کوشش کروں

گا لیکن پہلے بتا دوں پیدائشی برا نہیں تھا دنیا نے بنایا تھا اب دنیا میں ہی رہ

کر سدھر نہیں سکتا تم دعا کرو گی تو شاید میرا دل بدل جائے بٹ آئی

سوئیر دل پتھر ہے اب "حرمت کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رک سی

گئی اس نے فارس کی آنکھوں میں کچھ بدلتے ہوئے محسوس کیا شاید وہ

سرد مہری پگھل رہی تھی

آئی لو یو املی ۔۔اپنے فارس کو معاف کرنا میں ۔۔میں تمہارے لیے "

اچھا شوہر تو بن جاؤں گا لیکن شاید میں اپنے لیے اچھا مسلمان نا بن سکوں

اس جہاں میں خوش ہوں کہ تم میری ہو لیکن اس جہاں سے ڈر لگتا کہ تم

جدا ہو جاؤ گی "فارس نے آہستہ سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں

لیااوراس کے چہرے پر جھک کرایک نرم مگر شدت سے بھرپور بوسہ دیا یہ بوسہ غصے، محبت، اور پیار کی ملی جلی کیفیت کا عکاس تھا جیسے وہ دونوں اس جنگ سے تھک چکے ہوں اور اب ایک نئی شروعات چاہتے ہوں

میں تمہیں کبھی چھوڑ نہیں سکتا۔۔ میں تم سے کبھی ناراض نہیں رہ" سکتا۔۔ میں تم پر کبھی غصہ نہیں کر سکتا کیونکہ تم میرا عکس نہیں ہو تم سفید ہو میں سیاہ ہوں، تم کنول کا پھول ہو تو میں کیچڑ ہوں، تم شفاف آئینہ ہو تو میں پتھریلا پتھر "فارس نے ہلکی سی سرگوشی کی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے تھامے رکھا جیسے دنیا کی ساری مشکلات ان کے اس لمحے میں ختم ہو چکی ہوں

آپ نے وہ جملہ نہیں سنا یار جیسا بھی ہو وہ یار ہی ہوتا ہے۔۔ آپ کیسے ہیں" آپ اور اللہ جانے۔۔ لیکن آپ میرے لیے میرے محبوب شوہر ہیں میری کل کائنات ہیں" وہ مسکراہٹ بکھیرتی بولی اور فارس ہمدانی پہلی

بار اپنے اندر کسی اچھائی کو جاتے ہوئے محسوس کرنے لگا دل نے پہلی بار
نرمی بھری سرگوشی سنی تھی

کمرے میں ہلکی مدھم روشنی تھی دیواروں پر کچھ فائلیں اور چارٹس
لگے ہوئے تھے فارس، عدن اور رامش ایک میز کے دونوں طرف
بیٹھے تھے تینوں کے چہروں پر کشیدگی عیاں تھی فارس کے چہرے پر غصہ
اور انتقام کی آگ جبکہ عدن اور رامش سنجیدگی اور احتیاط کا مظاہرہ
کررہے تھے
دیکھو میں نے بہت برداشت کرلیا ہے تم نے ان سب کو گرفتار کیا ان"
پر مقدمہ چلایا لیکن جو اپر کلاس تھے وہ کم سزا میں بچ نکلے اور جو نارمل کلاس
تھے وہ لمبی سزا کے مستحق ہوئے بی کاز آئی نو تم لوگ وہاں قانونی
طور پر نہیں آئے تھے تم لوگوں نے ان سب کو پولیس کے حوالے کیا
تھا اور اس کے بعد وہ بچ گئے۔۔" وہ حقیقت بیان کررہا تھا کیونکہ یہ کیس

سی بی آئی کا نہیں بلکہ پولیس کا تھا اسی لیے فارس کو قتل کرتے دیکھ کر بھی
رامش نے صمد اور ریحان کو کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا تھا کہ اگر پولیس
خود کچھ کرتی تو یہ ان کا درد سر۔۔انہیں اس معاملے میں نہیں
پڑنا چاہیے کیونکہ یہ فارس ہمدانی کی ذاتی دشمنی تھی
وہ لوگ مجھے تباہ کرنے آئے تھے میں نے قسم کھائی تھی کہ ان سب"
کو خود اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گا" وہ سرد مہر تھا
میں سمجھتا ہوں آپ کی حالت لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے ہم قانون"
کے دائرے میں رہتے ہیں اور وہ لوگ اب قانونی نظام کے تحت ہیں
یقیناً انصاف ہو گا" رامش نے اسے سمجھانا چاہا
قانون۔۔اب کے قانون کو ہم صرف ہنسنے کا ذریعہ سمجھ سکتے ہیں تم"
جانتے ہو پیسہ پھینک کر سب کو خرید لیا جاتا عدالت میں گواہ پلٹ جاتے ہیں
اور آخر میں وہ سب آزاد گھومتے ہیں جنہوں نے قتل تک کیا ہو لائیک می

میں بھی قاتل ہوں مگر کوئی ڈر نہیں کیونکہ میرے پاس پیسہ وطاقت

ہے" وہ اسے باور کروا گیا

پھر آپ کیا کرنے کا سوچ رہے ہیں "رامش نے پھر پر سکون لہجے میں کہا"

میں ان کو ایک ایک کر کے خود ہی شکار کروں گا تم بس مجھے ان تک "

پہنچنے دو آئی مین تمہیں میری ہیلپ کرنا ہو گی ان کو جیل

سے رہا کروانے میں" وہ مسکرا کر بولتا جبڑے کو دھیما سا ہلانے لگا

جس سے بہت ہلکی سی کڑاک کی آواز آئی تھی

لیکن کیسے "رامش فکر مندی سے ان کو دیکھ رہا تھا اور فارس تمام پلین "

اس کے گوش گزار کرنے لگا جبکہ عدن مسلسل خاموش تھا

" لیکن آپ کو خطرہ۔۔"

تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں بس تم اپنی آنکھیں بند "

"رکھو اور مجھے اپنا کام کرنے دو

وہ گہری سانس لیتے ہوئے بولا اور رامش چپ ہو گیا فارس کی آنکھوں میں انتقام کی آگ مزید بھڑکنے لگی تھی وہ ہر قیمت پر ان آدمیوں سے انتقام لے کر رہنے والا تھا جو کتوں کی طرح ایک ساتھ مل کر اس پر حملہ کر چکے تھے

آفس کی دیواروں پر بڑے بڑے آرٹ پیسز اور قیمتی چیزیں سجی ہوئی تھیں اور اس کے بیچ میں ایک بڑی چمکدار لکڑی کی میز رکھی ہوئی تھی جس کے ایک جانب ڈیویلئیر اپنی آرام دہ اسٹائلش کرسی پر بیٹھا تھا اس کے چہرے پر غصہ اور بے چینی تھی جبکہ جیک مارٹن اس کے سامنے کھڑا تھا خوف اور ہچکچاہٹ اس کے چہرے سے ظاہر تھی

"یہ ناقابل برداشت ہے میں نے اتنی مشکل سے اس کو تباہ کرنے کا پورا منصوبہ بنایا تھا لیکن وہ پھر بھی بچ گیا کیا میری ساری طاقت اور پیسہ کسی کام کا نہیں رہا" وہ غصے سے چلایا

سر شاید وہ اس بار پہلے سے زیادہ مضبوط اور ہوشیار ہو گیا ہو" جیک مارٹن" جھجھکتے ہوئے بولا

مجھے مت بتاؤ کہ وہ ہوشیار ہو گیا ہے یہ سننے کے لیے میں نے تمہیں نہیں" بلایا مجھے بتاؤ کہ ہم دوبارہ اس پر کیسے حملہ کریں" وہ میز پر زور سے مکا مارتے ہوئے بولا

سر وہ اب بہت طاقتور ہو چکا ہے اس کے آس پاس کے لوگ اسے مسلسل" معلومات دیتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تمام غدار وہ نوکری سے نکال چکا ہے اب وہ کسی بھی حملے کے لیے تیار رہتا ہے" جیک مارٹن نے سنجیدہ انداز میں کہا

تو کیا میں اسے چھوڑ دوں کیا میں اس کو آزاد گھومنے دوں" وہ دانت پیس" گیا

نہیں جناب ایک حل ہے وہ جو نہی اس شہر آئے ہم اپنے آدمیوں"

کے ہاتھوں اس پر حملہ کروادیں" وہ غور کرتے ہوئے مشورہ

دے گیا تو ڈیویلئیر پر سوچ انداز میں سر ہلا گیا

ہاں یہ صحیح کہہ رہے ہو وہ وہاں کی نسبت یہاں اتنا طاقتور"

نہیں" ڈیویلئیر نے سر ہلایا

ہمیں یہ کام بہت چپکے سے کرنا ہو گا اگر وہ جان گیا تو اور بھی"

ہوشیار ہو جائے گا ہمیں ایسا جال بچھانا ہو گا کہ اسے کچھ پتہ نہ چلے" وہ ساتھ

ہی ہدایت کر گیا

اور اپنی کرسی سے اٹھ کر اپنے آفس کی کھڑکی کے پاس گیا

نیچے شہر کا منظر دیکھتے ہوئے پر سکون سانس خارج کیا

صبح کے وقت سورج کی پہلی کرنیں آسمان پر پھیلنے لگی تھیں ہوا میں ایک

عجیب سی تازگی تھی اور کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی داخل ہو رہی تھی باہر

پرندوں کی چہچہاہٹ سنائی دے رہی تھی اور یہ ماحول ہر طرف ایک خاص سکون کا احساس پیدا کر رہا تھا چاند اور سورج کی ملی جلی نیلی روشنی فارم ہاؤس کے در و دیوار سے ٹکرا کر ان کے کمرے میں داخل ہو رہی تھی جہاں سفید دوپٹے میں لپٹی ہوئی حرمت تھی جو نماز پڑھنے کے بعد دُعا مانگ رہی تھی اس کی آنکھوں اور چہرے پر روحانی سکون کی چمک تھی اس کے ہونٹوں پر نرم دعائیں تھیں

"اللہ پاک پلیز۔۔ پلیز فارس کو راہ ہدایت پر لے آئیں پلیز اللہ پاک میں۔۔ میں نے ہمیشہ جو آپ نے دیا اس پر صبر شکر کیا ہے میں ماں باپ کو کھونے کے بعد بھی حوصلہ مند رہی ل۔ لیکن اس بار۔۔ اس بار دل بہت زخمی و ضدی ہے اللہ پاک پلیز زیادہ نہیں مانگتی بس تھوڑا سا۔۔ تھوڑا سا ہی فارس کا دل۔ بدل دیں۔۔" اس کی آنکھ سے آنسو بہا

"اللہ پاک اس ادنیٰ سی کمزور لڑکی کی التجا سن لیں۔۔ میں۔۔ میں پہلے غلطی کی آپ سے مانگنے کی بجائے لوگوں کے پاس گئی لیکن اس۔۔ اس

بار آپ سے۔ مانگتی ہوں میرے فارس کو ہدایت دے دیں ان کا دل بدل

دیں۔۔ مجھے ہمارے رشتے کو قبول کرنے کا حوصلہ

دے دیں۔۔ مجھے۔۔ مجھے نیک مرد سے نواز۔۔ مجھے نیک وصالح نسل

چاہیے۔۔ مجھے۔۔ مجھے پرہیز گار وارث چاہیے اور میرا آپ کے بعد واحد

وارث فارس ہی ہیں ان کو زیادہ نہیں تو تھوڑا سا بدل دیں" یوں لگ

رہا تھا جیسے پورے کمرے میں ایک پاکیزہ فضا کا احساس ہو حرمت

نے دُعا ختم کی پھر اپنے دوپٹے کو درست کرتے ہوئے بھیگی پلکوں

سے مسکرائی دعا کے بعد یہی ہوتا انسان اپنی تمام فکریں اوپر والے

کے سپرد کر ڈالتا وہ جائنماز تہہ کر کے اٹھی اور فارس کی طرف دیکھا جو ابھی

تک بیڈ پر نرم بستر میں پھیل کر آنکھیں موندے لیٹا ہوا تھا

اللہ کرے مان جائیں" وہ خود کلامی کرتی دماغ میں آتے خیال"

پر آگے بڑھی

فارس "اس نے نرمی سے آواز دی "اٹھ جائیں نا فجر کا وقت ہے آج"

"نماز پڑھ لیں

نیور املی بہت نیند آرہی ہے "فارس نے اپنی آنکھیں بند رکھتے"

ہوئے کراہنے کا انداز اختیار کیا جبکہ حرمت نے محبت بھرے انداز میں اس

کے ماتھے پر ہلکا سا ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا اور فارس پہ پھونک دیا

اٹھ جائیں نا جان "نہایت دلربا انداز اپنایا اور فارس نیند سے یوں"

جاگا جیسے انجکشن لگ گیا ہو آنکھیں پھٹی رہ گئیں

کیا کہا "اسے لگا اس نے غلط سنا ہے"

اٹھ جائیں فارس۔۔پلیز نماز پڑھ لیں "منت کرتے بات بدلنی چاہی"

اور فارس منہ بسور کر اس کی گود میں سر رکھتا اس کے ارد گرد بازو لپیٹ گیا

ہائے کبھی ایسا ہو جائے کہ تم میرے سامنے بیٹھ کر میری دل لگی کو اپنی"

زبانی بیان کرو، میرے زخموں کو اپنی قربت و محبت کے مرحم میں

بھگو کر قابل علاج کر دو۔۔میری روح کے زخمی و آوارہ پنچھی کو اپنے دل

کے نہاں خانوں میں قید کر لو" وہ اس کے پیٹ پر چہرہ رگڑتا ہوا سکون سے آنکھیں موندے ہوئے تھا حرمت نے اس کی بات پر ایک گہری سانس لی اور ہلکا سا مسکراتے ہوئے اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا فارس کی آنکھوں میں ابھی بھی نیند کا خمار تھا

باقی کی لو اسٹوری بعد میں ابھی اٹھ کر فجر پڑھیں کیونکہ ٹائم جا رہا" وہ مسکراتی شرارت کر گئی اور فارس اس کو گھور کر اٹھ بیٹھا

ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم جتنی بھی ظالم بیوی بن جاؤ، مجھے دھتکارو لیکن میں پھر بھی ہمیشہ تمہیں چاہتا رہوں گا مائی لائف لائن" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا آہستہ سے بستر سے اٹھا اور وضو کرنے کے لئے چل دیا فارس کے زخم اب کافی حد تک بہتر ہو گئے تھے اور وہ اب پھر آفس جانا چاہتا تھا ساتھ میں دوسری سرگرمیاں سرانجام دینا چاہتا تھا

شکر ہے" حرمت نے اس کے جلدی مان جانے پر مطمئن ہو کر مسکراتے ہوئے جائے نماز دوبارہ بچھا دی حرمت جب اس کو

نماز پڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی تو دل سکون سے بھرتا جا رہا تھا بے شک اس کی نماز مکروہ تھی جو وہ بھی جانتا تھا کہ ٹیٹو میں نماز نہیں ہوتی لیکن پھر بھی حرمت کو یقین تھا کہ وہ ایک دن بہترین انداز میں نماز ادا کرے گا اور پھر کچھ دیر بعد فارس نماز کے بعد بیڈ پر قرآن ہاتھ میں لیے بیٹھی حرمت کے پاس آ بیٹھا

دعا بھی مانگنی تھی فارس" وہ منہ بسور کر اس کے دعا نا مانگنے پر اسے ٹوک گئی

کیا مانگتا سب کچھ ہے" وہ کندھے اچکا کر لیٹنے لگا کہ حرمت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

بہت کچھ ہے مانگنے کو ایون آپ نیک اولاد کی دعا لازمی کیا" کیجیے اور پھر صحت، ملک، اسلام بہت سی چیزوں سے متعلق دعا کیا کریں" وہ اسے سمجھا رہی تھی اور وہ آنکھیں الٹی کرتا ایسا انداز بنا گیا جیسے کہہ رہا ہو بولتی جاؤ میں کان میں روئی لے چکا ہوں

چلیں فارس مجھے تلاوت بھی سنائیں آپ کہا تھا آپ بہت اچھی تلاوت"

کرتے ہیں"حرمت نے قرآن پاک کھولا

میرا گلا خراب ہے اور میرا فی الحال موڈ نہیں"وہ حسب توقع انکار کر گیا"

پلیز نا فارس۔۔سنادیں تلاوت میرا بہت دل کر رہا پلیز مائی ڈئیر ہزبینڈ آج"

پہلی بار کہہ رہی ہوں"وہ بچوں کی طرح لاڈ کرتی اس کے گال پر ہاتھ

پھیرنے لگی اور فارس اس کو گھور کر رہ گیا ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ

منائے اور وہ مانے نا۔۔۔

نیکسٹ ٹائم اپنا منہ دیکھ کر فرمائش کرنا"ٹکا کر جواب دیا"

بہت پیارا ہے"وہ دو بدو بولی جبکہ فارس اس کے بازو پر ہلکا سا"

مکا مار کر تلاوت شروع کر گیا

اااا"وہ منہ بنا کر بازو مسلنے لگی کہ اس کی تو چٹکی بھی زور سے لگتی تھی"

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔"اس کی خوش الحان آواز میں ایک خاص گہرائی"

اور مٹھاس تھی جیسے ہی اس نے الفاظ ادا کئے ان میں ایک عجیب

سا سحر تھا اس کی آواز دھیرے دھیرے کمرے میں گونجنے لگی ہر لفظ میں تاثیر تھی ہر آیت دل کو چھو جانے والی تھی حرمت نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کی آواز کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کیا فارس کی تلاوت کا انداز نرم تھا مگر اس میں ایک عجیب سا اثر تھا جو روح کو سکون دیتا تھا اس کی آواز میں ایک خاص خوبصورتی تھی جیسے الفاظ دل کے اندر تک پہنچتے جا رہے ہوں اس کے لبوں سے نکلنے والے ہر لفظ میں عاجزی اور محبت تھی اور اس کا لہجہ اتنا خوبصورت تھا کہ حرمت پوری طرح اس میں محو ہو گئی فارس کی آواز میں گہرا سکون تھا جیسے ہر آیت کے ساتھ وہ اور زیادہ روحانی دنیا میں داخل ہو رہا ہو اس کی آواز ایک پر سکون دریا کی طرح بہہ رہی تھی اور حرمت کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی روحانی خوشی و خوف سفر پر ہو نا جانے کیوں اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مگر یہ الہی کے آنسو تھے فارس کی تلاوت میں جو محبت اور عقیدت تھی اس نے اس کے دل کو نرم کر دیا تھا اس کی آواز میں جو خلوص تھا وہ حرمت

کواور زیادہ قریب محسوس ہورہا تھا یہ لمحہ ان دونوں کے درمیان ایک خاص
تعلق کا اظہار تھا جہاں دونوں اللہ کے حضور میں جھکے ہوئے تھے اور جب
فارس نے تلاوت ختم کی تو کمرے میں خاموشی چھا گئی حرمت
نے سر جھکا کر دل کی گہرائی سے دعا کی اور فارس نے خاموشی سے قرآن
پاک بند کر کے اس کی طرف دیکھتے قرآن پاک اسے تھما دیا
امیزنگ سچ میں آپ کی تلاوت سن کر دل کو اتنا سکون ملا ہے کہ بیان "
سے باہر ہے "اس نے نرمی سے کہا جبکہ فارس کچھ نہیں بولا تھا وہ چپ
چاپ موبائل پر آئی کال کو اٹینڈ کرتا ٹیرس کی طرف بڑھا تھا لیکن ان
دونوں کے چہروں پر ایک خاص سکون اور محبت چھائی ہوئی تھی یہ لمحہ ان
کی زندگی کا وہ خوبصورت حصہ تھا جہاں دنیا کی ہر چیز ماند پڑ گئی تھی

ایک سرد اور ویران سی رات جس میں آسمان پر بادل چھائے

ہوئے تھے اور ہوا میں عجیب سا خوف چھلک رہا تھا زیر زمین اس تاریک تہہ

خانے میں ڈارک ویب کے انتہائی چھوٹے سے گروہ نے اپنے آپ کو محفوظ

سمجھ رکھا تھا یہ جگہ مشہور و معروف اسٹور کے نیچے بنائی گئی تھی جہاں

ڈارک ویب کے مجرم اپنی گھناؤنی سازشوں میں مصروف تھے لیکن

شاید وہ اس شخص کی آمد سے انجان تھے جس کے دل میں رحم کی کوئی جگہ

نہیں تھی اس کا چہرہ سنجیدہ اور اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی جیسے وہ

شیطان کا کوئی قاصد ہو جو اپنے شکار کو خوف کے بغیر تہہ تیغ

کرنے آیا ہو اس کا وجود کسی اندھیرے طوفان کی طرح ہر

چیز کو اپنے اندر نگل لینا چاہتا تھا

بڑھتی ہوئی اس کی چال آہستہ لیکن خوفناک تھی وہ اندھیرے میں اس

طرح تحلیل ہو چکا تھا کہ کسی کو اس کی موجودگی کا احساس تک نہ ہوا لیکن

اس کی آنکھیں وہ سیاہ بے رحم آنکھیں ہر چیز کا معائنہ کر رہی تھیں جیسے وہ

اپنی شکار گاہ میں آیا ہو اور اب ہر چیز اس کی گرفت میں ہو کمرے کے ایک

کونے میں ان کا سرغنہ کمپیوٹر کی اسکرین پر جھکا ہوا تھا اور اس کے

ارد گرد لوگ بیٹھے اس منصوبے پر کام کر رہے تھے جس کا مقصد فارس

کو ختم کرنا تھا وہ سب سمجھ رہے تھے کہ فارس تک پہنچنے کا یہ بہترین موقع

ہے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ خود اس کی پہنچ میں آ چکے ہیں

اور پھر اچانک فضا میں عجیب سی سردی پھیلنے لگی ان نقاب پوشوں

نے محسوس کیا کہ کچھ غلط ہو رہا ہے ایک ایک کر کے ان کے دلوں میں

خوف سرایت کرنے لگا جیسے کوئی بہت بڑی مصیبت ان پر آنے والی ہو

حضرات ایک ضروری اعلان سنیے ۔۔ ڈارک ویب کا ایک گروہ فارس "

ہمدانی کے ہاتھوں سی بی آئی کا شکار بن گیا" وہ گلا کھنکار کر شرارتی انداز میں

اعلان کرنے والے انداز میں بولا اور سب خوف کا شکار یکدم پیچھے

مڑتے اٹھ کھڑے ہوئے

تمہارے سارے منصوبے تمہاری ساری سازشیں اب بے معنی ہو چکی "
ہیں تم جس موت سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے وہ خود چل
کر تمہارے سامنے آ چکی ہے "اس کے ساتھ سی بی آئی کو دیکھ کر ایک
لمحے کے لیے ان سب کے دل رک گئے وہ دروازے کی تاریکی میں
کھڑا تھا اس کی آنکھوں میں ایسی بے رحم چمک تھی جو کسی کو بھی پتھر کر
دینے کے لیے کافی تھی اس کا چہرہ کسی انسانی احساس سے عاری تھا یوں
جیسے اس میں صرف شیطانیت ہو
کیا تم نے سوچا تھا کہ تم مجھے ختم کر سکتے ہو ایک گروہ ہیک "
کر سکتا تو دوسری دفعہ دماغ چلنا نہیں رک گیا تم لوگوں نے غلطی کی
جو میرے پیچھے پڑے پہلے ایک گروہ تھا اب ہر وہ گروہ پکڑاؤں گا جس
کو میں وانٹڈ ہوں "اس نے اپنی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اس کی
آواز میں گہرائی تھی

تم مجھے انجام تک پہنچانا چاہتے تھے مگر نہیں۔۔میں تم سب کا انجام" ہوں "اس نے کندھے اچکاتے ادھ کھلے گریبان کو ہاتھ کی انگلی سے جھٹک کر مغرورانداز میں ساتھ کھڑے عدن سے شراب کی بوتل پکڑ کر منہ کو لگائی سامنے کھڑے وہ سب کچھ لمحے کو خوف کا شکار ہوئے جبکہ رامش، عدن، صمد اور ریحان اس کے مغرورانداز سے کافی متاثر نظر آنے لگے وہ بے پناہ کشش رکھتا تھا، وہ انتہا کا دلکش لہجہ رکھتا تھا اور وہ چھا جانے والی پرسنیلٹی رکھتا تھا

آئی لو یور ورک بٹ املی سب سے بڑھ کر ہے املی تک نہیں آنا" چاہیے تھا" وہ مارکیٹ والا واقع یاد کرواتا شراب کا گھونٹ منہ میں ڈال کر لحظے بھر کو منہ ہی منہ میں اس کو گھماتے ایک دم اوپر منہ کیے ساری شراب فوارے کی صورت فضا میں بکھیر گیا ساتھ کھڑے سب کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی کیونکہ شراب بالکل باریک قطرے نما بارش کی طرح تھی

تم پچھتاؤ گے کیونکہ ہمارا نیٹ ورک بہت مضبوط ہے "سرغنہ اس

کو گھور کر دیکھتا ڈرانے لگا اور فارس ایک طرف کو جھکتی مسکراہٹ سے اب

کُلی کی دھار ان کی طرف کرتے ان کو غصہ دلانے لگا لوگوں کو جھنجلا کر رکھ

دینے کا فن اسے بخوبی آتا تھا یہی وجہ تھی کہ نقاب پوش فوری

اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے لیکن شاید بہت دیر ہو چکی تھی سی بی آئی بجلی

کی رفتار سے حرکت میں آئی ان کی حرکات میں ایک عجیب سی وحشت

اور بے رحمی تھی ان کے ہر وار کے ساتھ فارس کے چہرے پر ایک

خوفناک مسکراہٹ اور گہرائی بڑھتی جاتی

"وہ۔۔آگے کیا تھا۔۔ہم تو عشق میں ہیں ہوئے ستائے ہم ہمیں چھیڑو نا

ایکٹنگ کرتا ان کی چھترول کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے گانا گا رہا تھا

چلو ایک اور ٹرائے کرتے "

مصیبت تاں مرداں تے پیندی رہندی آدبی ناں تو دنیا سواد لیندی آجس"
رستے تے تو تریا او تھے بدنامی ہائی ریٹ ملوگی۔۔ہاہاہاہا" وہ ہنس رہا تھا عدن
کو بھی اتنی سیریس سچوئشن میں اس کی مستیاں دیکھ کر ہنسی آرہی تھی
"چچچچ ڈئیر بے وقوفو تم میری املی کے کامریڈ سے واقف نہیں تھے میں اپنی
املی کا کامریڈ ہوں کیونکہ میں اس کے لیے کسی سے بھی
لڑ سکتا ہوں" ہر دشمن کے گرنے پر اس کی شیطانی مسکراہٹ گہری ہوتی
جا رہی تھی جیسے وہ اس پورے منظر سے لطف اندوز ہو رہا ہو باہر آسمان
پر بادل چھائے ہوئے تھے اور ہوا میں عجیب سی گھٹن تھی لیکن اس کے دل
میں مکمل اطمینان تھا
میں وہ ہوں جسے کوئی نہیں روک سکتا" اس نے خود سے کہتے"
کندھے اچکائے

رات کا پچھلا پہر اپنے پورے جوبن پر تھا' ہمدانی پیلس' کی خوبصورت اور پر سکون رات باہر ہوا میں ہلکی خنکی تھی کمرے کے اندر مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی جو ہلکی ہلکی لائٹس اور پر سکون ماحول کی عکاسی بیان کر رہی تھی ایسے میں امل بیڈ پر نیم دراز تھی اس کا چہرہ تھکن اور الجھن

سے بھرا ہوا تھا

کچھ عرصہ پہلے تک اس کی زندگی بہت مختلف تھی نعمان کا نظر انداز رویہ وغصہ اسے ہر پل اذیت میں مبتلا رکھتا تھا لیکن وقت اور حالات نے سب کچھ بدل دیا تھا آج وہ اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے مگر امل کے دل میں ماضی کی تلخیاں ابھی بھی کہیں نہ کہیں موجود تھیں

وہ اتنی رات ہونے کے باوجود نعمان کا ویٹ کر رہی تھی کیونکہ انہوں نے آج آنے کا کہا تھا لیکن شاید وہ کافی لیٹ ہو گئے تھے امل مسلسل انتظار کرتی ایک طرف بیٹھے ہوئے کتاب پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کا دل بے چین تھا اس کے ذہن میں نعمان کی باتیں اور ماضی کے لمحے گھوم

رہے تھے وہ جانتی تھی کہ وہ بدل چکے ہیں مگر پھر بھی اس کے دل میں ایک چھوٹا سا خوف ابھی تک موجود تھا اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ نعمان کے ساتھ زیادہ وقت گزارے خاص طور پر اس وقت جب وہ پریگنینٹ اور اپنی زندگی میں ایک نئے مرحلے کی تیاری کر رہی تھی

"وہ ہمیشہ اتنے مصروف رہتے ہیں لیکن اب وہ بدل گئے ہیں مجھے ان پر بھروسہ ہے لیکن میں کیسے اس احساس سے جان چھڑاؤں کہ شاید وہ پھر سے مجھ سے دور ہو جائیں گے" ان کا نا آنا محسوس کرتی وہ نرم آواز میں خود سے بات کرتے ہوئے بولی لیکن

اسی لمحے دروازہ آہستہ سے کھلا اور نعمان اندر داخل ہوئے ان کا چہرہ کافی تھکا ہوا تھا لیکن جیسے ہی انہوں نے اپنی بیوی کو دیکھا ان کی آنکھوں میں نرمی اور محبت جھلکنے لگی وہ جانتے تھے کہ ماضی میں انہوں نے اسے نظر انداز کیا ہے مگر اب انہیں اس کا خیال رکھنے اور اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے پوری طرح کھلا دل رکھنے کی کوشش کرنی

چاہیے ویسے بھی آج انہوں نے اسے اپنی آمد کے متعلق بتایا تھااور اب اسے اتنی رات کو بھی اپنا انتظار کرتے پا کر شرمندگی ہوئی

تم ابھی تک جاگ رہی ہو "انہوں نرمی سے تھوڑا سا شرمندہ لہجے میں کہا"

یس سٹل ویٹنگ "امل مسکراتے ہوئے بولتی کتاب سائیڈ پر رکھ کر اٹھی"

اور بڑھ کر ان کے کوٹ کو اتارنے میں مدد کرنے لگی اور نعمان آہستہ سے اسے تھام کر بیڈ کے قریب آئے ان کی تھکن جیسے یک دم ختم ہو گئی تھی وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھامے اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہے تھے جہاں خوشی اور تھکن دونوں کا امتزاج تھا

آئم سوری فار یور ویٹ "ان کی آواز میں پچھتاوا اور محبت کا اظہار تھا وہ" جانتے تھے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ماضی میں تکلیف دی تھی لیکن اب انہیں اپنی غلطیوں کو قطعاً نہیں دہرانا تھا

میں جانتا ہوں کہ میں نے ماضی میں تمہیں نظر انداز کیا ہے تمہیں وہ توجہ " نہیں دی جس کی تم حقدار تھیں لیکن اب۔۔۔اب میں سمجھ چکا ہوں کہ تم

میرے لیے کتنی اہم ہو میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ تمہیں اور اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ وقت دوں بٹ سٹل آئی ایم لوزر" وہ نرمی و دل کی گہرائیوں سے بول رہے تھے اور امل کے چہرے پر نرم مسکراہٹ تھی مگر اس کی آنکھوں میں نمی صاف دکھائی دے رہی تھی اس کا دل اس لمحے کی سچائی کو قبول کرنے میں ہمیشہ متامل رہتا تھا

کیا واقعی یہ سب کچھ بدل چکا ہے مجھے آج تک یقین نہیں آتا کہ میں آپ" کی محبت حاصل کر چکی ہوں" وہ آنسو چھپاتے ہوئے دھیمی آواز میں بولی

ہاں میں بدل چکا ہوں تم نے میرے دل کو بدل دیا ہے جب میں" نے تمہیں ماضی میں نظرانداز کیا ایک غلطی کی سزا آٹھ سال دیتا رہا، اپنے بیٹے کے ہاتھوں کئی بار تمہیں ذلیل ہوتے دیکھا مگر چپ رہا تمہارے حقوق سے غافل رہا تب میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر رہا تھا۔۔

اور اب تم اور یہ بچہ میرے لیے باعث رحمت ہو آئی لو یو امل۔۔ آئی رئیلی لو یو اینڈ ویری ویری سوری فار مائی آل مسٹیکس" وہ اس

کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے باری باری اس کی آنکھوں پر بوسہ ثبت کر رہے تھے

"اینڈ آلسو سوری فار دس بے بی تمہیں ایک بار پھر بہت مشکل سے گزرنا پڑے گا" ان کی بے باک بات پر امل شرماتی ہوئی دوپٹہ چہرے پر کر گئی اور نعمان کا قہقہہ بلند ہوا

"بہت اچھی لگ رہی ہو دوپٹے میں بائی داوے روم میں اتار دیا کروڈارلنگ" وہ اس کا دوپٹہ پکڑ کر اتارنے لگے کہ امل نے ان کو روکا

"میں پہلے بڑی مشکل سے عادت ڈال رہی ہوں نعمان یو نو سنبھالنا نہیں آرہا کل فرینڈز کے ساتھ ہوٹلنگ کرنے گئی اور وہاں ٹیبل کے ساتھ اٹک گیا ان کا سارا اڈر میرے دوپٹے کے ساتھ نیچے تھا" وہ ان کو بتاتی ہنس پڑی اور نعمان بھی ایک پل کو حیران اور پھر ہنس پڑے اس جیسی اپر کلاس وماڈرن لڑکی کے لیے کافی مشکل تھا دوپٹے کو کیری کرنا۔۔

میں جانتا ہوں کہ یہ وقت تمہارے لیے اہم اور مشکل ہے تم اپنے دل "
میں ایک نئی زندگی کو پروان چڑھا رہی ہو اور ساتھ میں یہ سب سنبھالنا کافی
مشکل ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں اس سفر میں تمہارے ساتھ رہوں
اس لیے میں اب فیصلہ کیا ہے کہ میں اب ابروڈ بالکل نہیں جانے والا جب
تک ہمارا بے بی نہیں آجاتا" وہ نرمی سے محبت بھری نظروں
سے اسے دیکھتے اپنے ہاتھ کو آہستہ سے امل کے پیٹ پر رکھ گئے ان
کے چہرے پر احساس اور محبت کی جھلک دکھائی دے رہی تھی یہ لمحہ ان
دونوں کے لیے بہت خاص تھا

"یہ بچہ ہماری محبت کا آغاز تھا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں
اور ہمارے بچے کو کبھی اکیلا محسوس نہیں ہونے دوں گا میں ہر قدم
تمہارے ساتھ ہوں گا اسد یقیناً ایک نارمل لائف گزارے گا" وہ
پر اعتماد تھے

میں ہمیشہ سے یہی چاہتی تھی نعمان آپ کا ساتھ آپ کی محبت اور اسد کی" نارمل لائف میں اسد سے بہت بہت بہت محبت کرتی ہوں میں اسے اپنی وجہ سے آپ سے دور دیکھتی تھی تو بہت دکھ کا شکار ہوتی تھی بٹ ناؤ آئی ایم سو تھینک فل ٹو گاڈ ہو گیو می یور لو اینڈ سپورٹ" وہ تشکر کے احساس سے مسکرائی اور نعمان آہستہ سے اس کو اپنے قریب کرتے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھتے نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگے دونوں کے دلوں میں محبت کی ایک نئی روشنی جل رہی تھی جو ماضی کی تلخیوں کو بھلا کر ان کے رشتے کو مزید مضبوط بنا رہی ہے

میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب تم لوگوں کو کبھی تنہا محسوس نہیں ہونے دوں" گا میرے پاس جو بھی وقت ہو گا وہ تمہارے اور اسد کے لیے ہو گا" انہوں نے آہستہ سے سرگوشی کی اور امل کی آنکھوں میں اب محبت اور سکون تھا وہ اپنے شوہر کے بازوؤں میں محفوظ محسوس کر رہی تھی اور دونوں کے درمیان خاموشی میں محبت کے وعدے گونج رہے تھے دھیمی چاند کی

روشنی نے کمرے کے اندر جھانکا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے مستقبل کی باتیں کر رہے تھے

"اینی ہاؤ کیا تم نے سوچا کہ ہمارا بچہ کیسا ہو گا کیا وہ تمہاری طرح شرارتی ہو گا یا میری طرح سنجیدہ" نعمان مسکراتے ہوئے بولے

"اگر وہ آپکی طرح سنجیدہ ہوا تو اٹس ناٹ فئیر اللہ کرے وہ مجھ پر جائے تھوڑا شرارتی اور محبت کرنے والا تاکہ اسد کے ساتھ اس کی بہترین جوڑی بن جائے" امل نے ہنستے ہوئے کہا

"مجھے خوشی ہے کہ ہم دونوں اس خواب کو جینے والے ہیں یہ بچہ ہماری محبت کا عکس ہو گا اور میں چاہتا ہوں کہ ہم اسے وہ سب کچھ دیں جو ہم نے کبھی نہیں پایا جو اسد کو نہیں ملا" وہ اس کی گردن پر بوسہ دے رہے تھے اور چاندنی شرما کر کھڑکی کے رستے باہر کو جاتی ہوئی کمرے کی روشنی گل کرنے لگی

خوبصورت رات میں چاندنی اپنی چمک ہر سُو بکھیر رہی تھی تھائی لینڈ کا ساحل نرم ریت اور سمندر کی لہریں ایک مسحور کن ماحول بنا رہی تھیں فارس اسے ایک خاص اور حیرت انگیز مقام پر لے آیا تھا جو اس کی زندگی کی یادگار رات بننے والی تھی جبکہ حرمت سارے رستے جہاز میں اس سے لڑتی آئی تھی کہ وہ اسے کہاں لے کر جا رہا مگر وہ کچھ بھی بھنک نہیں پڑنے دے رہا تھا اور اب وہ اس خوابوں جیسی بستی میں خود کو پا کر حیران اور خوش ہو کر اچھلی

یہ جگہ۔۔یہ سب کچھ آپ نے میرے لیے کیا میں سوچ بھی نہیں سکتی" تھی کہ آپ نے مجھے خوش کرنے کے لیے اتنی دور یہ سب رکھا۔۔میں واقع یہ سب نہیں دیکھا پہلے تھینک یو فارس

آپ مجھے اتنا حسین منظر دکھانے کے لیے یہاں لائے" وہ جذب کے سے انداز میں بولی

سوری ٹو سے بٹ میں تمہیں یہ سب دکھانے کے لیے یہاں نہیں لایا بلکہ "
اپنی سہاگ رات منانے کے لیے ادھر لایا ہوں" وہ بے باکی سے
بولتا آگے بڑھنے لگا اور حرمت کا دل چپل لے کر اس کی اچھی خاصی پٹائی
کرنے کا کیا

فارس شرم حیا کیا کریں اچھا اتنا بولڈ بھی نہیں ہونا چاہیے بندے کو" وہ "
غصے سے بولی

اوووہہہ۔۔ گستاخی معاف واپس ٹریک پہ آتے ہیں ہاں املی یہ سب کچھ "
تمہارے لیے ہی تو ہے میں چاہتا تھا کہ تمہیں یہ سب دکھا کر خوش
کروں" وہ مسکراتے ہوئے سر خم کر گیا لیکن اس کی آنکھوں کی شیطانیت
ہرگز حرمت سے مخفی نا تھی لیکن وہ ابھی منظر کی دلکشی میں گم تھی اس کی
آنکھوں میں خوشی اور حیرت کے جذبات تھے سامنے ایک چھوٹا سا لکڑی
کا ہٹ تھا جو پھولوں اور نرم سفید پردوں سے سجا ہوا تھا اندر روشنی
کے لیے موم بتیاں جل رہی تھیں اور ان کے آس پاس نرم سی خوشبو پھیلی

ہوئی تھی سمندر کی ہلکی ہلکی لہروں کی آواز دل کو ایک عجیب سکون دے رہی تھی

آپ نے اتنی محنت کی اتنا خرچہ کیا میں بہت خوش نصیب ہوں" وہ لب کاٹتی مسکرا کر بولی ڈیپ ریڈ لانگ فراک، ریڈش شیڈ میک اپ

اور کھلے بالوں میں وہ بے حد حسین و دلکش لگ رہی تھی فارس کا دل اسے دیکھتا مسلسل دھڑک رہا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کبھی ان لمحات کو محسوس کرے گا اسے لگ رہا تھا کہ وہ دنیا کا خوش نصیب انسان ہے جسے حرمت جیسی پاکیزہ و حسین لڑکی ملی

فضول باتوں سے تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو تی یقیناً بیوقوف پن" وہ نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے طنزیہ بولا اور حرمت تھوڑا سا جھجکی مگر اس کے چہرے پر محبت اور اعتماد کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی وہ اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر پا رہی تھی مگر اس کی آنکھوں میں چمک اور دل کی دھڑکن اس کے جذبات کو ظاہر کر رہی تھی فارس اسے

پردے پرے کر کے اندر لایا اور آہستہ آہستہ اس کے قریب آتا نرمی سے

اس کے بالوں کو پیچھے کرنے لگا وہ دونوں ایک دوسرے کے بالکل قریب

کھڑے تھے جیسے وقت رک گیا ہو اور صرف وہ دونوں موجود ہوں

سمندر کی ہوا چاند کی روشنی اور ان کے درمیان ہونے والی محبت کی گہری

خاموشی نے ماحول کو اور بھی رومانوی بنا دیا تھا

کیا میں تمہیں چھو سکتا ہوں املی کرنٹ تو نہیں مارو گی "وہ مسکراتا اجازت"

لینے لگا اور حرمت کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی مگر وہ آہستہ سے سر

ہلا کر اسے اجازت دے گئی یہ لمحہ ان دونوں کے لیے بے حد اہم تھا ایک

ایسا لمحہ جس کا انتظار انہوں نے بہت عرصے سے کیا تھا فارس بہت ہی آہستہ

اور نرمی سے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ گیا جیسے اسے یقین ہو کہ وہ کوئی

قیمتی خزانہ چھو رہا ہو اس کے جسم میں ہلکی سی لرزش ہوئی مگر وہ اس کی محبت

اور خیال کو محسوس کرنے لگی

میں ہمیشہ تمہارا رہنا چاہتا ہوں میں تمہارے عشق میں داستان رقم"
کر دینا چاہتا ہوں آئی وش کہ میرے دل کے دروازے کی پاس کی
تمہارے دل کے دروازے کی پاس کی کے ساتھ ہمیشہ جڑی رہے املی۔۔ تم
واقع میں جادو گرنی بن کر میری زندگی میں آئی ہو" وہ
دھیرے دھیرے اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا اور حرمت
کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مگر یہ خوشی و تشکر کے آنسو تھے وہ اپنی محبت
کو محسوس کر رہی تھی اور دونوں کے درمیان کی قربت انہیں اور بھی
قریب لا رہی تھی ہی

تمہارے ساتھ یہ لمحہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے حسین"
سے حسین عورت بھی دیکھی ہے لیکن تمہاری سادگی فارس ہمدانی کی روح
میں شامل ہوئی عشق کا زہر گھول چکی ہے" وہ آہستہ سے سرگوشی
کرتا ہوا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید نزدیک کر چکا تھا ہوا میں
سمندر کی نمکین خوشبو موم بتیوں کی روشنی اور چاند کی چمک نے ماحول

کو جادوئی بنادیا تھا پاس ہی ایک نرم اور آرام دہ بستر پھولوں سے سجا ہوا تھا سمندر کی مدھم آوازیں پس منظر میں گونج رہی تھیں جیسے وہ دونوں کے لیے کوئی گیت گا رہی ہوں حرمت نرمی سے اس کا ہاتھ پرے کر کے بستر پر بیٹھی اس کی دھڑکن اتنے میں ہی تیز ہو گئی تھی فارس اس کے سامنے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتا پینٹ کی پچھلی پاکٹ سے ایک نفیس ڈبی نکال کر قیمتی انگوٹھی نکالتا اس کا ہاتھ تھامتا اس کی انگلی میں ڈالنے لگا

دِس از فار یو مائی لائف لائن" وہ بولتا اس کے ہاتھ کی پشت کو لبوں سے لگا گیا حرمت اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی بھیگی پلکوں سے مسکرانے لگی یقین نہیں آتا کوئی کسی سے اتنا پیار کیسے کر سکتا" وہ بڑبڑائی اور پھر دونوں" ایک دوسرے کو خاموشی سے دیکھتے رہے جیسے وہ آنکھوں کے ذریعے ایک دوسرے سے بات کر رہے ہو رات کا ماحول، سمندر کی خاموشی اور دونوں کے درمیان کی محبت نے اس رات کو ایک خوابناک حقیقت میں بدل دیا تھا

ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی اور چاندنی کی روشنی میں سمندر کی لہریں ہلکے سے شور مچا رہی تھی

"یار میری زبان میں خارش ہو رہی دل کر رہا ہے کہ کر کوئی بولڈ بات کروں۔۔"

ایون تم گندی باتیں بھی کہہ سکتی اجازت دو نا" وہ اسے تنگ کرنے کو بولتا اٹھ کر اس کے پاس بیڈ پر دائیں جانب بیٹھ گیا

استغفر اللہ۔۔" جو نہی حرمت نے کانوں کو ہاتھ لگائے کہا فارس کا" جاندار قہقہہ فضا میں بلند ہوا وہ یہی ایکسپریشن تو دیکھنا چاہتا تھا

کچھ حیا کیا کریں فارس میں بتا رہی زیادہ او ور ہوئے نا تو میں فوری واپسی کی" ضد کرنی۔۔ بہت گندے ہیں آپ" وہ اس کے بال کھینچ کر غصے سے بولی

تمہیں پتہ ہے املی تم جب غصے میں آتی ہو نا تو بالکل میری رشین چھوٹی سی" بلی لگتی ہو وہ والی بلی جس کے پنجے نہیں ہوتے" اس نے اپنے بال چھڑا کر دوبارہ سیٹ کرتے شوخی سے کہا

کیا مطلب ہے آپ کا میں بلی لگتی ہوں اور وہ بھی ٹھر کی بلی جو اس دن "

آپ کو اتنی کسز کر رہی تھی" وہ منہ بگاڑ گئی

ہائے کاش تم اس جیسی ٹھر کی ہوتی میری کتنی موجیں لگنی تھی" وہ آنکھ "

دبا گیا

پھر سے گندی بات" وہ غصے میں آئی"

اوہ ہیلو زیادہ غصہ کیا نا تو گندی بات کیا گندے کام بھی کروں گا"

ویسے تمہارا غصہ بھی ایسا ہی ہے جیسے سمندر کی ایک چھوٹی سی لہر جو چٹان

سے ٹکرا کر واپس چلی جاتی ہے شور تو بہت کرتی ہے لیکن نقصان کچھ

نہیں" وہ بے خوف تھا

"آپ سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو"

وہ تیوری چڑھا کر کمر پر ہاتھ ٹکا گئی وہ دونوں لڑتے ہوئے بھول بیٹھے تھے کہ

وہ یہاں اپنی زندگی کی سب سے اہم رات گزارنے آئے تھے نئی زندگی کی

شروعات کرنے آئے تھے

میں بس ایک معصوم سا انسان ہوں جو انتہا کا رن مرید ہے" فارس"

معصومانہ انداز میں بولا

آپ ہمیشہ ایسی باتیں کر کے میرا مزاق اڑاتے ہیں" وہ اس الزام پر روٹھ"

گئی

میں کہاں مزاق اڑا رہا ہوں میں تو حقیقت بیان کر رہا ہوں میں واقع"

تمہارے غصے سے بہت ڈرتا ہوں کیونکہ تم غصے میں اور بھی پیاری لگتی

ہو بس ذرا آواز تھوڑی اونچی ہو جاتی ہے باقی سب کچھ ویسا ہی رہتا ہے" وہ

ہنستے ہوئے اپنے شوز اتارنے کے بعد حرمت کی ہیل اتارنے لگا

آپ کا نہیں قصور آپ کے بس کی بات ہی نہیں ہے کہ آپ کبھی سنجیدہ"

ہو جائیں" وہ طنز کرتی اپنے شوز اتارتے جھکے ہوئے فارس کی

کمر پر ہلکا سا تھپڑ مارتی بولی

سنجیدہ وہ تو میں کبھی کبھار ہو جاتا ہوں یاد کرو اس رات سنجیدہ ہوا تھا تو تم"

نکاح پر مانی تھی اور اب سنجیدہ ہوا تھا تو تمہیں اس رات کے لیے منا چکا

ہوں" وہ آنکھ دبا کر شرارتی انداز میں بولتا حرمت کے کان کی لوئیں تک سرخ کر گیا

"آپ زبان کو کنٹرول میں کر کے میرے ساتھ بات کیا کریں

انڈر اسٹینڈ اور فارس میں بور ہو گئی ہوں آپ کی فضول باتیں سن کر آئیں باہر جا کر کھیلتے ہیں" وہ بچوں کی طرح اس کا بازو پکڑ کر بولی اور فارس حسب عادت منہ پہ ایک ہاتھ رکھتا دوسرا دل پر رکھ گیا

"میں یہاں اپنے بچے کھلانے کی پلیننگ کر رہا اور میری بیوی کو خود کھیلنے کی پڑی شیم آن یو املی یو آر ناٹ آ چائلڈ" وہ گھورنے لگا

"تو پھر اتنی دور پاکستان سے ادھر لے کر کیوں آئے اتنے حسین منظر کو انجوائے کرنے کے لیے نا" وہ منہ بنا گئی

"جان من ڈونٹ وری کافی دن ہیں ابھی تم یقیناً تھائی لینڈ میں بہت کچھ دیکھو گی لیکن فی الحال تم ان لمحات کو انجوائے کرو" وہ مسکرا کر خمار بھری آواز میں بولا

لیکن میں ابھی بور ہو رہی" وہ ہونٹ لٹکا کر بولی تو فارس شرارتی"

مسکراہٹ کے ساتھ اسے پاس کرتا آنکھوں میں بے پناہ محبت سمو گیا

تمہاری بورنگ گئی بھاڑ میں کیونکہ۔۔" وہ آواز آہستہ کیے اس"

کے چہرے پر جھکنے لگا کہ حرمت فوری پیچھے ہوئی

پہلے میری بات مانیں" وہ نکھرا دکھاتی سارے بدلے لینے لگی"

بہت بھاؤ دے رہی ہو ناڈونٹ وری بچے اس میں تمہارا ہی نقصان"

ہونے والا اینی ہاؤ تم بور ہو رہی ہو کیوں نہ ایک گیم پلے کریں" اس نے آئی

برو اٹھائے مسکرا کر پوچھا

گیم کیسا گیم" حرمت دلچسپی لیتے ہوئے بولی"

ہم ایک دوسرے سے سوال کریں گے اور جو بھی سوال کا صحیح جواب"

نہیں دے گا یا جواب دینے سے انکار کرے گا وہ ایک شرط ہار جائے گا شرط

یہ ہے کہ جیتنے والا ہارنے والے سے کوئی بھی کام کروا سکتا ہے" اس

کا انداز بے فکر تھا یوں جیسے وہی جیتے گا

واؤ گڈ۔۔" وہ نرم بستر پر سیدھی ہو کر بیٹھتی چوکڑی مار گئی "لیکن خیال رکھیے میں بہت چالاک ہوں آپ کے سارے سوالوں کا جواب دے دوں گی یونو نفسیات میں ٹاپ کیا تھا" وہ امپریشن جھاڑنے لگی

کیا یار بیوقوف بیوی رکھنے کا انجام میں یہاں اپنی ویڈنگ نائٹ کا ویٹ کر رہا اور اس کو کھیل کی پڑی افففف فارس ہمدانی کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا اور اس وقت اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے تمہیں واقع بیوقوف بننا ہو گا" وہ دل ہی دل میں آہ بھر کر رہ گیا لیکن بظاہر ہنستے ہوئے کہا

تمہاری چالاکی دیکھ لیں گے ابھی اس لیے میرا پہلا سوال تمہاری زندگی کا سب سے شرمناک لمحہ کون سا تھا" اسے پتہ تھا وہ فضول سوال کر رہا لیکن کیا کیا جا سکتا حسب توقع وہ واقع پر جوش سی اچھلی تھی اس کا دماغ اپنے شوہر سے بہت پیچھے تھا

شرمناک۔۔اُف فارس یونو ایک بار میں کلاس میں لڑھک کر گر گئی تھی" اور سب نے ہنسنا شروع کر دیا تھا مجھے اتنی بے عزتی فیل ہوئی" وہ

آخر پر مصنوعی افسردہ ہوئی اور فارس ایکٹنگ کرتا افسوس سے تکیہ اپنے ساتھ لگا کر کہنی کے بل لیٹ گیا

اب میرا سوال وہ لمحہ بتائیں جب آپ کو لگا ہو کہ آپ واقعی مجھ سے محبت کرنے لگے ہیں" وہ ساتھ ہی شرمیلی مسکان لائے پوچھنے لگی جبکہ اب کی بار فارس بور ہوتا آنکھیں الٹا کر لب کاٹتا ضبط کرنے لگا

وہ لمحہ جب تم نے پہلی بار غصے میں میرے منہ پر تھپڑ مارا تھا اس وقت" مجھے احساس ہوا کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا" وہ کندھے اچکا کر بولا اور حرمت منہ بگاڑ کر اس کے سینے پر تھپڑ مار گئی

"فضول اور غلط جواب تھپڑ کھا بھی کسی کو محبت ہوتی ہے کیا"

ہاں ہوتی ہے مجھے ہوتی ہے اینی ہاؤ اب میں تمہیں چیلنج دیتا ہوں پانچ" سیکنڈ میں میرا ہاتھ پکڑ کر تین بار 'آئی لو یو' کہو ورنہ شرط ہار جاؤ گی" وہ اسے جھانسہ دینے لگا جو با آسانی اس کے جھانسے میں آ کر جلدی جلدی اس کا ہاتھ پکڑ کر "آئی لو یو، آئی لو یو، آئی لو یو" بول گئی

اچھا اب بتاؤ کہ دنیا میں سب سے پہلے آئی لو یو کس نے کس کو بولا تھا" وہ
اب کی بار جان بوجھ کر وہ سوال کر گیا جس کا جواب حرمت کو مر کر بھی
نا آتا

ہیں۔۔" وہ منہ بسور کر بال کھجانے لگی"

پتہ نہیں اتنا مشکل سوال کون پوچھتا" وہ بگڑی جبکہ فارس خمار بھری"
نگاہوں سے اسے دیکھ کر اٹھ بیٹھا

تم شرط ہار گئی ہو املی اب مجھے ایک حق ملتا ہے تمہیں آج رات"
میرے لیے کوئی خاص کام کرنا ہوگا" وہ اس کے بالوں کو
بکھیرتے ہوئے ان کی خوشبو لینے لگا

ک۔ کیا کام" وہ گھبرائی"

وہ تو وقت پر ہی بتاؤں گا ابھی کے لیے اتنا جان لو کہ یہ یادگار ہوگا خیر اب"
تمہاری فضول ایکٹیویٹیز ختم ہو گئی ہوں تو میں تھوڑا اپنا مطلب بیان
کروں" وہ بے صبرا تھا

ش۔ شرم فارس"وہ سرخ ہوئی"

پلیز۔۔ پلیز شرم کہیں سے آجاؤ میری بیوی کو تم سے ملنا ہے"وہ جھنجلا کر"

سر پکڑتا تصور میں مخاطب ہوا اور حرمت کی ہنسی چھوٹ گئی فارس اسے

محبت بھری نظروں سے دیکھتا اس کا ہاتھ تھام گیا جس پر حرمت تھوڑا سا

شرما کر نگاہیں جھکاتی اپنے ہاتھ میں پہنی قیمتی انگوٹھی کی طرف دیکھنے لگی

سمندر کے کنارے چاندنی کی روشنی میں ایک دوسرے کی محبت میں

کھو گئے

کمرہ نرم سنہری روشنی سے بھرا ہوا تھا ہوا نے ہلکے سے پردے

کو سرسرا دیا جس سے روشنی کی کرنیں کمرے میں پھیل گئیں باہر ناریل

کے درختوں کی مدھم سرسراہٹ کے علاوہ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی

تھی تھائی لینڈ کی زندگی کی ہلکی ہلکی آہٹ کھڑکی کے راستے اندر آرہی تھی

دور پرندے چہچہا رہے تھے اور کہیں گاڑیوں کی مدھم آوازیں تھیں

حرمت نے آنکھیں دھیرے سے کھولیں روشنی کی کرنیں اس

کے چہرے پر پڑیں اور پلکوں کے درمیان منظر دھندلا سا نظر آنے لگا ایک

پل کے لیے وہ بھول گئی کہ وہ کہاں ہے سفر کی تھکن اور نئی جگہ کی اجنبیت

وخاموشی سب اس کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی پیدا

کر رہے تھے لیکن پھر اچانک وہ جاگ گئی ایک میٹھی سی سکون بھری صبح

نے اس کے دل کو تھوڑا سا سکون دیا

یہ کہاں آگئے ہم۔۔ ہم تو وہاں ریزورٹ میں تھے نا" وہ خود کلامی کرتی"

جلدی سے بستر چھوڑتے ہی اپنے پاؤں زمین پر رکھے ٹھنڈی ٹائلوں کا لمس

اسے حقیقت کی طرف واپس لایا وہ آہستہ آہستہ باتھ روم کی طرف بڑھی

پانی کی دھار جب اس کے جسم پر گری تو ایک لمحے کے لیے تمام تھکن، تمام

خوابیدہ احساسات سب بہہ گئے جیسے کوئی نیا جنم لے رہا ہو ویسے ہی وہ پانی

کے نیچے کھڑی رہی آنکھیں بند کیے ہوئے اس دنیا سے بے خبر شاور کے بعد وہ باتھ گاؤن پہنے بال تولیے میں لپیٹ کر باہر آئی اور آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی اور پھر ٹاول کھول کر بال جھٹکتی ہوئی خود کو ریلیکس کرنے لگی آئینے میں اسے اپنی تھکی ہوئی آنکھیں اور قدرے الجھے ہوئے بال نظر آئے لیکن چہرے پر ایک عجیب سا سکون تھا

فارس بھی نا پتہ نہیں کہاں لائے ہیں ایون اب نظر بھی نہیں آرہے ابھی" باہر جا کر دیکھتی ہوں۔۔اوہو پہلے چینج کرلوں" وہ جانے لگی کہ سر پر ہاتھ مارتی ڈریسنگ روم میں گئی اسے معلوم تھا کہ اسکی تمام ضروری اشیاء و کپڑے اس کا شوہر یہاں سیٹ کر چکا ہوگا کپڑے بدلنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ باہر جانے لگی اپارٹمنٹ کے چھوٹے سے کوریڈور میں
چلتے ہوئے اسے اپنے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی ایک تازہ ہوا کا جھونکا جو نا جانے کدھر سے اندر آرہا تھا اسے باہر کی حسین ترین

دنیا کا احساس دلا رہا تھا جیسے ہی وہ آگے بڑھی اسے کچن سے کچھ آوازیں سنائی

دینے لگیں کیونکہ آوازوں میں پریشر ککر کی سیٹی کی آواز بھی تھی

بس تھوڑی دیر میں تیار ہو جاؤ میں آنے والا ہوں پارٹی کیا پارٹ پارٹ "

کر ڈالوں گا اس کمینے کا۔۔ ہمم اس کی بھی سیٹنگ چینج کرتے ہیں بہت پنکھ

لگ گئے ہیں اس کو۔۔ ہاں ٹھیک ہے رافع تم میٹنگ اور پارٹی دونوں

کے لیے تیار رہنا۔ ہمم۔ آآ آ کم آن ڈیزی مائی لوملِ کریہ کسز دینا ایسے مزہ

نہیں آرہا" وہ جو نہی اندر آئی فارس کو کسی کے ساتھ ویڈیو کال

پر پایا اور ناموں سے معلوم ہوا کہ شاید سامنے رافع اور ڈیزی دونوں ہیں

حرمت جو کچن کے اندر خوشبوؤں کا میلہ لگا ہوا دیکھ کر خوش ہوئی تھی

فارس کی باتوں سے منٹ میں آگ بگولہ ودکھی ہو گئی وہ کبھی

سدھرنے والوں میں سے نا تھا

اوکے ڈارلنگ سی یو" وہ اس کی فلائنگ کس کا جواب فلائنگ کس "

دے کر کرتا جو نہی اس طرف چہرہ کرنے لگا حرمت کو سرخ ہوئی اپنی

طرف دیکھتے پایا وہ گیلے بال کمر پر پھیلائے گلابی سوٹ میں گلابی گلابی سی لگ رہی تھی اس کا حسین سراپا فارس کے خیال و پیار نے مزید نکھار کر رکھ دیا تھا

مائی سویٹ ہارٹ اٹھ گئی کم اون بے بی آ جاؤ میں تمہارے لیے اسپیشل" بریانی بنا رہا ہوں" وہ لہجے میں محبت سموئے اس کو پیار سے دیکھ کر پاس بلانے لگا اور حرمت کچھ پل اس کو گھورتی رہی پھر کوئی اثر نا ہوتے پا کر چیل کی طرح چمچہ پکڑے اس پر ٹوٹ پڑی

میں بتاتی ہوں کہ لڑکیوں کو پپیاں کیسے دیتے" وہ رکھ کر اس کی کمر پر چمچہ" مار گئی

اوہہ۔۔ یار کیا کر رہی ہو اور تم رہنے دو مجھے آتا ہے لڑکیوں کو پپیاں" دینا" وہ ثابت کر گیا کہ وہ ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا

کیا" وہ پھر اس کے بازو پر زور سے مار گئی اور فارس اپنا بازو پکڑ کر سلیب" سے دوسری طرف گیا اب ماجرہ یہ تھا کہ وہ اس سے

بچتا آگے آگے تھا اور حرمت اس کے پیچھے پیچھے چمچہ پکڑے حملہ کرنے کو تیار تھی

"جانِ من معاف کر دو دیکھو میں تمہارے لیے اتنی مشکل سے اٹھ کر بریانی بنا رہا یون تمہیں آج تھائی لینڈ کی سیر کروانے بھی لے کر جاؤں گا" وہ لالچ دینے لگا

"بھاڑ میں گئی بریانی اور بھاڑ میں گیا تھائی لینڈ۔۔ میں بھی دیکھتی ہوں کہ آج آپ پارٹی پر کیسے جاتے گھر سے باہر قدم بھی رکھا تو میرا مرا منہ دیکھیں گے" وہ منہ پہ ہاتھ پھیرتی بیلن اٹھا کر اس کی طرف پھینک گئی

جو سیدھا فارس کے پیٹ میں چاقو کے زخم پر لگا

آہہ" وہ سرخ چہرہ لیے پیٹ تھامے کراہا اور حرمت کو فوری احساس" ہوا کہ بیلن غلط جگہ لگ گیا ہے اس لیے چمچہ نیچے پھینک کر اس کی طرف بھاگی

فارس سوری مجھے پ۔۔اوں ں" وہ اسے بالوں سے پکڑے اس کی"

آواز بند کر گیا اور حرمت کی ساری بہادری و بے خوفی کہیں دور جا سوئی وہ

پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھنے لگی جواب مسکراہٹ بکھیرتا آنکھ

دبا کر اٹھا اور کچن میں پڑے ٹشو باکس سے ٹشو اٹھا کر اپنے زخم کو صاف

کرنے لگا جہاں سے ایک بوند خون کا قطرہ گرا تھا

آپ۔۔ آپ انتہا کے گندے ہیں" وہ نروٹھے پن سے بولی کچن میں"

چمچ اور دیگر برتن ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے مسالے کی

خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور فارس بڑی مہارت سے بریانی بنا رہا تھا

مجھے پہلے سے پتہ ہے اپنی ہاؤ آپ کا دھنے وال بتانے کے لیے میں ان"

سنہری الفاظ کو ہمیشہ ایک کان سے دوسرے کان میں ڈالتا رہوں گا تاکہ

آپ کو بار بار زحمت اٹھانی نا پڑے" وہ طنز کرتا اس کا کلیجہ جلا گیا

کیا بنا رہے ہیں بہت خوشبو آرہی" وہ جان چکی تھی اس سے بحث بالکل"

بے کار جانی تھی اس لیے ٹاپک بدلنے میں ہی عافیت تھی

تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میں تمہیں تیسری بار پیار سے بتارہا ہوں کہ "

بریانی بنارہا ہو ورنہ میں اپنا اتنا دماغ کھانے والوں کو ایسا رکھ کر پنچ لگاتا ہوں کہ

چھ کلابازیاں شرطیہ ہوتی ہیں" وہ تفصیل کے ساتھ اس کی اچھی خاصی

بے عزتی کر گیا تھا

فارس میں آپ کی پیاری سی املی ہوں" وہ بچوں کی طرح اسے یاد دلاتی "

منہ پکڑ گئی جیسے خطرہ ہو وہ ابھی پنچ لگادے گا

اوہ میں بھول گیا تھا کیا سوری جانم چلو آجاؤ میری ہیلپ کرواؤ تمہیں بھی "

تو تھوڑا کھانا پکانا سکھاؤں کیونکہ تم چائے تک ٹیسٹی نہیں بناتی" وہ پیار سے

بولتا اس کا حلق تک کڑوا کر گیا

کیا مطلب میں بہت اچھا کھانا پکاتی ہوں ایون میں یہ بریانی آپ "

سے بہتر بناسکتی ہوں" وہ چڑتے ہوئے بولی

بی بی تم کچن کی ملکہ بننے کا خواب ہی دیکھو گی تمہیں بس میرا دل جھیل" سکتا ہے باقی کسی میں اتنا حوصلہ نہیں "اس نے ہنستے ہوئے کہا ساتھ ہی چکن فرائی کرنے لگا

آپ بس میرا مذاق اڑاتے رہیں گے دیکھیے گا ایک دن میں آپ کو" ایسا کھانا بنا کر کھلاؤں گی کہ آپ انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے بلکہ آج ہی کیوں نہ ہو جائے مقابلہ آپ بھی بنائیں میں بھی بناتی ہوں پھر دیکھتے ہیں کس کی بریانی بہتر ہے "وہ غصے سے ہاتھوں کو کمر پر رکھتے ہوئے چیلنج دیتی اپنی آستینیں چڑھاتی ہوئی جلدی سے دوسرا چولہا جلا گئی ساتھ ہی فٹافٹ چاول دھو کر دیگچی میں ڈالتی مصالحے نکالنے لگی جبکہ فارس جو بہت ہی سکون سے اپنا کام کر رہا تھا آئی برو اٹھاتے ہوئے منہ کھولے اپنی بیوی کی پھرتیاں دیکھنے لگا ساتھ ہی بمشکل اپنی ہنسی روک رہا تھا وہ بالکل بچوں جیسی بونگیاں مارتی تھی

آپ دیکھنا میری بریانی آپ کی بریانی کو ہرا دے گی" وہ جلدی جلدی
مصالحے ڈالتی ہوئی زبان بھی تیزی سے چلا رہی تھی

بس ایک ہی مسئلہ ہو سکتا کہیں تمہاری زبان کی کڑواہٹ اس میں نا چلی"
جائے کا" وہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے طنزیہ بولا

آپ فکر نہ کریں بلکہ آپ اپنی بریانی کی فکر کریں کہیں آپ کی زبان"
کا زہر اس میں نا چلا جائے" وہ بھی دوبدو بولتی چمچ سے مسالہ
ہلاتے ہوئے بولی اور مرچ کے تڑکے سے زور کی چھینک آئی

"ہاچھوں"

ماشاءاللہ یہ کونسا ذائقہ ڈیولپ کرے گی اندر جا کر" اس کا دیگچی کے پاس"
ہی چھینکنا دیکھ کر فارس منہ کھولے حیران سا پوچھ بیٹھا اور حرمت اسے
گھور کر دوپٹے کے ساتھ ناک صاف کرنے لگی

آپ اپنے کام سے کام رکھیں" ساتھ ہی اسے باور کرواتے ایک اور"
چھینک ماری فارس اسے دیکھ کر اپنی بریانی کو ڈھک گیا کہ وہ ضرور کوئی گل
کھلائے گی

پرومیکس بریانی جس میں وٹامن نوزی بھی ہو گی۔۔ہاہاہا" وہ اپنی بات"
پر خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسا اور حرمت بھی کھسیانی سی ہنسی ہنستی اس کے دھپ
رسید کر گئی

جی نہیں میری نوزی نہیں آتی" وہ دفاع کرتی چکن بھوننے لگی"

دونوں اپنی اپنی بریانی بنانے میں لگے ہوئے تھے ساتھ ہی ساتھ ہنسی مذاق
بھی جاری تھا کچن میں چاولوں کی خوشبو اور مسالوں کا دھواں پھیل رہا تھا
اور بالآخر کچھ دیر تک دونوں کی بریانی تیار ہو چکی تھی اور دونوں نے اپنی
اپنی ڈشز سجا کر میز پر رکھ دیں حرمت اپنی بریانی کو بہت اعتماد کے ساتھ
دیکھ رہی تھی جبکہ فارس مسلسل اس کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا

لواب چکھو اور بتاؤ کون جیتا کیونکہ تمہارے والی ایکسٹرا ٹیسٹی بریانی"
کو میں بالکل چیک نہیں کرنے والا" وہ چمچ بھر کر اس کے منہ میں ڈال گیا
اور حرمت بریانی کا پہلا نوالہ لیتی خاموش ہو گئی اس کے چہرے پر بے پناہ
حیرت تھی

یہ بریانی ہے یا کوئی جادو کمال ہو گیا فارس۔۔ یہ ساری پلیٹ میں کھاؤں"
گی" وہ اس سے پلیٹ جھپٹ کر کھانے لگی کیونکہ بریانی واقع میں
بے حد لذیذ بنی تھی

کہا تھا نا کہ میں کمال کا شیف ہوں" وہ فخریہ انداز میں کالر"
جھاڑتے مسکراتے ہوئے بولا

اگلی بار آپ کی بریانی اتنی اچھی نہیں ہو گی میں آپ کو ہرا کر رہوں گی" وہ"
غصے میں مگر پھر ہنستے ہوئے بولتی نوالہ نگلنے کو پانی پینے لگی

"اچھا جی چلو دیکھیں گے اب تم اپنی والی ٹیسٹ کرو"

آپ کریں جناب "وہ گھور کر رہ گئی تو فارس منہ بنا تا زبان باہر نکال "
کر گندے والا سائن دیئے بمشکل تھوڑا سا نوالہ لے گیا بریانی کافی لذیذ تھی
لیکن فارس کی بریانی کا مقابلہ نہیں کر رہی تھی

نارمل ہے "اس نے کندھے اچکائے اور حرمت جسے امید تھی کہ وہ دل "
رکھنے کو اس کی تعریف کرے گا منہ بسور کر اس کے ہلکا سا مکا مار گئی فارس
کا قہقہہ بلند ہوا

میں لوگوں کا دل رکھنے بیٹھ گیا تو سمجھو ہیرو سے زیرو بن گیا اس "
لیے 'نارمل ہے' بھی تعریف سمجھو "وہ اسے حوصلہ دینے لگا
اور دونوں مل کر بریانی کھانے لگے ہنسی و محبت کا امتزاج مسلسل ان
کے ساتھ تھا کچن میں ہلکی ہلکی روشنی، خوشبو اور دونوں کے درمیان
ہونے والا محبت بھرا جھگڑا اس شام کو اور بھی یادگار بنا دیا تھا

اوکے جانم میں چلتا ہوں رات تک آجاؤں گا اس کے بعد ہم تھائی "

لینڈ وزٹ کریں گے بی ریڈی "وہ مسکرا کر اسے کہتا کی چین پاکٹ

سے نکال کر باہر جانے لگا

پرامس کریں آپ کسی کو کس نہیں کریں گے "وہ منہ بنا کر فرمائش "

کرنے لگی

پرامس "وہ لب دبا گیا "

میں آپ کی چالاکی جانتی ہوں پرامس کریں آپ کسی کو اپنی کس بھی "

نہیں دیں گے "وہ بھی چالاکی کا مظاہرہ کر گئی فارس

متاثر ہوتا سر ہلاتے ہوئے سر کو دائیں بائیں جھٹک کر گردن کے بل نکال

گیا

ایسے کیسے انکار کر دوں تم چور کو چوری سے منع کر رہی ہو املی ڈارلنگ "

اور ڈیزی کی کس تو کمال کی ہوتی میں مفت میں کوئی گولڈن چانس مس

نہیں کرنے والا" وہ انگوٹھا دکھا گیا اور حرمت اٹھ کر اس کے سامنے آئی جو اس سے کافی بڑا تھا حرمت اس کے کندھوں تک آتی تھی

آپ کو ڈیزی کی کس چاہیے یا میری" آئی برو اٹھاتے ہوئے چیلنجنگ " انداز میں کہا

آئے ہائے فارس قربان" وہ اس کی بلائیں لے کر دل تھام گیا اور حرمت " مسکراتی ہوئی شرمانے لگی

چلو پرامس کیا ڈیزی کی ایک کس نا لینے پر تمہاری تین کسز اور اس کو کس " نا کرنے پر تمہاری پانچ کسز" وہ سودا کرنے لگا اور حرمت کا دل بیٹھ گیا

"کم آن جلدی فیصلہ کرو"

اپنی شکل گم کرلیں فارس۔۔آپ پورے دنوں کے ہیں اور شرط " منظور ہے کیونکہ میں آپ کو کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی" وہ شرماتی دوپٹہ منہ میں لیے وہاں سے بھاگ گئی اور فارس مسکراتا ہوا سر جھٹک کے باہر نکل گیا اس کی بیوی کبھی بھی اس جیسی نہیں بن سکتی تھی

خوبصورت دن مصروف انداز میں اپنے اوقات کو بدل رہا تھا سورج کی

کرنیں ہر سُو رکاوٹوں کو چیرتے ہوئے آرہی تھیں ریان لفٹ

سے نیچے اتر کر آگے بڑھتا آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر رہا تھا تاکہ ہر طرف

دورہ کر سکے اور جیسے ہی وہ نیچے پہنچا مین ہال میں عطروبہ کو دیکھ کر ایک پل

کو خوش ہو کر دیکھتا آگے بڑھا لیکن مسکراہٹ فوری معدوم ہو گئی کیونکہ وہ

ان کے مینیجمنٹ ڈائیریکٹر کے ساتھ بات کر رہی تھی شکل سے دونوں

کی بات چیت خوشگوار لگ رہی تھی کیونکہ دونوں مسلسل

مسکرا رہے تھے ان کو یوں دیکھ کر ریان کے دل میں ایک عجیب سا احساس

ابھرا وہ ان کی بات چیت کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش

کرنے لگا ڈائریکٹر کے ساتھ عطروبہ کی مسکراہٹ اسے کچھ عجیب سی

محسوس ہو رہی تھی جس کے پیش نظر وہ اپنے دل میں شکوک وشبہات کی

لہریں محسوس کرنے لگا

کیا وہ اس کے ساتھ بہت زیادہ خوش ہے" ریان کی آنکھوں میں تناؤ آیا وہ"
ماضی کی تلخیوں کو یاد کرنے لگا جب اس کی بیوی نے اسے بری طرح
سے دھوکہ دیا تھا جو بھی تھا لیکن اب وہ ذہن سے شکوک وشبہات ختم نہیں
کر پا رہا تھا اس کے بڑھتے قدموں میں ایک جھجک سی تھی

کیا آپ کسی نیو پلین کو بنانے میں بزی ہیں اور عطروبہ تمہیں کوئی کام"
تھا جو آفس آئی ہو" وہ دھیمی آواز میں طنزیہ لہجے کا استعمال
کر گیا جسے محسوس کر کے عطروبہ اپنی مسکراہٹ کو برقرار رکھنے کی کوشش
کرتی سر ہلا گئی

ہم صرف رومی کے بارے میں بات کر رہے تھے اور کچھ خاص نہیں" وہ"
نرمی سے بولی رومی ڈائریکٹر کی بہن جبکہ عطروبہ کی کالج فرینڈ تھی

جی ہاں ہم صرف رومی کی شادی کے بارے میں بات کر رہے"
تھے" ڈائریکٹر بھی کچھ کچھ محسوس کرتا کلئیر کرنے لگا لیکن ریان کا چہرہ اب
بھی ناپسندیدگی سے بھرا ہوا تھا اس کی سوچیں اب بھی منفی وہ ان دونوں

کے جواب سے مطمئن نہیں ہوا لیکن وہ اپنی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا

"اپنی ہاؤ امپریشنز تو ویسے نہین لگ رہے تھے آئی تھنک عطروبہ تمہیں آفس میں آنا ہی نہیں چاہیے تھا ہم گھر بات کر سکتے تھے" اس کے الفاظ میں طنز اب بھی شامل تھا وہ عطروبہ کے جذبات کی پرواہ نا کرتے ہوئے اپنی تشویش کو الفاظ میں بدل گیا اور عطروبہ کی آنکھیں اب حیرانی سے پھیل گئیں وہ جان چکی۔ تھی کہ ریان پھر اسے غلط سمجھ رہا لیکن اس بار عطروبہ کو دکھ یا رونا نہیں آیا بلکہ اس بار اسے بے حد غصہ آیا تھا کیونکہ وہ ہر بار اپنی عزت نفس مجروح کروانے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی اس سے ایک بار غلطی ہوئی تھی لیکن وہ اتنی گئی گزری بھی نہیں تھی کہ وہی غلطی بار بار کرتی

"آپ کیا سوچ رہے ہیں میں صرف اپنی فرینڈ کی بات کر رہی تھی جس سے میرا اب رابطہ نہیں ان سے اسی کی شادی اباؤٹ بات ہو رہی تھی" وہ

غصے مگر نرمی سے بولی اور اس کی باتوں نے ریان کو سوچنے پر مجبور کر دیا یوں لگا وہ کسی خواب سے جاگا ہو اسے محسوس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ سوچ رہا اور بہت غلط سوچ رہا وہ جانتا تھا کہ اس نے عطروبہ کے ساتھ ناانصافی کی ہے اسے چاہیے تھا کہ وہ ماضی کی تلخیوں کو بھلا کر اسے سمجھتا نا کہ شکوک وشبہات اب بھی اپنے دل میں رکھ کر شک کو گنجائش دیتا

"میں صرف اتنا سوچ رہا تھا کہ۔۔"

آپ کیا سوچ رہے تھے میں سمجھ چکی ہوں" وہ غصے سے کہتی جانے لگی کہ "

ریان بوکھلا کر فوری اس کا ہاتھ تھام گیا

آفس چلو" وہ منت کرنے لگا "

مجھے جم جانا ہے سوری" وہ خفا تھی"

یار پلیز کچھ دیر کے لیے" وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے واپس آفس کی طرف " لے جانے لگا اور عطروبہ منہ پھلائے اس کے ساتھ کھینچی چلی گئی

میں ہزار بار اپنے کردار کی پارسائی کا یقین دلا چکی ہوں مگر آپ پھر مجھ "
پر سوالات اٹھاتے ہیں" وہ آفس میں آتے ہی جھٹکے سے اپنا ہاتھ
چھڑا کر بولی
آئی ڈونٹ نو میں کیسے وہ سب کہہ گیا بٹ آئم سوری ڈیئر میں بہت "
"کوشش کرتا ہوں کہ۔۔
کہ مجھے ذلیل نا کریں مگر پھر بھی کر دیتے ہیں" اس کی آنکھوں میں آنسو "
آ گئے اور ریان کو احساس ہونے لگا کہ اس نے واقع عطروبہ کو بہت تکلیف
دی ہے وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہتا تھا اور اسے یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ
اس کے لیے بہت اہم ہے
آئی ایم ریئلی سوری عطروبہ پلیز لاسٹ ٹائم معاف کر دو پلیز آئم "
اشیمڈ میں نے تمہیں غلط سمجھا میری یہ سوچیں سراسر غلط ہیں میں
جانتا ہوں کہ تم نے میرے ساتھ بہت وفادار ہو" وہ شرمندہ تھا

"آپ ہر بار پرامس توڑتے ہیں میرے خیال میں آپ پراپر فیصلہ کریں کہ آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں کہ نہیں بی کاز میں روز روز اپنی انسلٹ برداشت نہیں کر سکتی یو نو آپ مردوں کا یہی المیہ ہوتا ہے بیوی سے ایک گناہ ہو گیا تو سات نسلوں تک اسے گناہگار ٹھہرا دیتے اور خود جتنی مرضی گرل فرینڈ بنائیں کوئی ڈر نہیں آپ میرا ماضی یاد کرواتے ہوئے اپنا ماضی بھی ذہن نشین رکھا کریں ریان کہ آپ کے بھی بہت سے تعلقات تھے اگر میں پھر بھی آپ پر ٹرسٹ کرتی ہوں تو بدلے میں یہی چاہتی ہوں کہ آپ بھی مجھ پر بھروسہ کریں ہمارے معاشرے میں مرد کو مرد ہونے کا مارجن دیا جاتا ہے تو عورت بھی انسان ہے اس کو بھی عورت ہونے کا مارجن دیں" وہ بلا تکان تیز آواز میں بولتی اس کو باور کروانے لگی

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی تمہیں اس طرح نہیں سمجھوں گا میں تمہارے لیے اپنی محبت کو ثابت کروں گا آئی ریئلائز کہ میں غلط تھا

بٹ آئی پرامس نیکسٹ ٹائم تم ایسا کچھ نہیں دیکھو گی" وہ شرمندہ سا سر جھکائے معافی مانگنے لگا

اٹس اوکے ریان" وہ آگے بڑھ کر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام" کر پیار سے بولی نیوی بلو کلر کی جینز شرٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی کھلے شولڈر کٹ بال اور لائٹ میک اپ ریان کو اپنا دل سنبھالنا مشکل لگا

آئی لو یو جانم" وہ مسکرا کر اسے گلے لگاتا اس کے بالوں پر بوسہ" دے گیا اس نے خود سے عہد کیا کہ وہ اب کبھی عطروبہ پر شک نہیں کرے گا اسے مکمل بھروسہ و اعتماد دے گا اس لمحے میں دونوں اپنے رشتے کی مضبوطی کو محسوس کر رہے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ماضی کی تلخیوں کو بھلا دینا چاہتے تھے

ایک عالیشان پارٹی ایک شاندار تھائی لینڈ میں منعقد ہو رہی تھی جہاں کرسٹل کے جھمکے روشنی بکھیر رہے تھے قیمتی سجاوٹ، زندہ موسیقی اور خوبصورت لباس پہنے مہمان ایک شاندار دنیا میں گھوم رہے تھے ہنسی اور شیشے ٹکرانے کی آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی، تھرکتے ہوئے وجود، شراب وسگریٹ کی بو، ماحول کی گرمی اور لائٹس کی تیز چمک ہر چیز پر گہرے اثرات مرتب کر رہی تھی ایسے میں فارس دلکش اور خود اعتمادی سے بھرپور چال چلتا ہوا عمدہ سوٹ پہنے بڑھ رہا تھا اس کے ساتھ ڈیزی دلکش انداز میں چمکدار گاؤن جو ہر کسی کی توجہ اپنی طرف کھینچ رہا تھا اس کی شخصیت میں ایک خاص کشش تھی جبکہ رافع سنجیدہ سا اور عدن جوس پیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا جیسے ہی وہ پارٹی میں داخل ہوئے سب کی نگاہیں ان کی طرف متوجہ ہوئیں کیونکہ فارس کو جاننے والے یہاں بھی بہت تھے دوسرا اس کی پرسنیلٹی چھا جانے والی تھی

سر کیا آپ نے دیکھا یہاں سب نے ایک دوسرے کو کیسے دیکھا"

"جیسے آپ سب سے خاص ہوں

عدن نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں اور یقیناً فارس ہی اس رات کا ستارہ ہے "ڈیزی نے فارس کی بانہوں "

میں بانہیں ڈال کر پیار سے کہا

بائی داوے سر آپ کو کیسے پتہ چلا کہ فلیکچر یہاں آیا ہے "عدن نے حیرانی "

سے پوچھا تو وہ مسکرا گیا ذہن میں وہ تلخ یادیں تازہ ہو گئیں جب فلیکچر عرف

عبداللہ نے انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی ڈیویلئیر کے ساتھ مل

کر حرمت کو استعمال کرتے ہوئے اسے موت کے منہ میں ڈالا تھا

میں اپنا بدلہ لینا چاہتا تھا اس لیے ان کے جیل سے بھاگتے ہی سب "

لر نظر رکھی تھی یو نو وہ تمام کے تمام اس وقت میری کسٹڈی میں ہیں

اور جلد ان نو اذیت ناک موت دوں گا جبکہ فلیکچر جیل سے نکلتے ہی تھائی

لینڈ آ گیا تھا دیٹس وائے میں فیصلہ کیا کہ اپنا ہنی مون اور اس کی آرتی تھائی

لینڈ میں بناؤں" وہ ہنس کر کہتا پاس سے گزرتے ہوئے ویٹر سے الکوحل کا گلاس لے کر ایک ہی سانس میں چڑھا گیا اور پھر مغرور انداز میں لائٹر سے سگریٹ جلا کر دھواں چھوڑا اور بار کلب میں آگے بڑھتا کمروں کی طرف بڑھا اور روم نمبر تھرٹین پہ جا کر رک گیا

اس کے اندر کی کہانی تمہارے لیے نہیں ہے رافع تمہیں شرم آئے گی" یہیں رہو" وہ اسے چھیڑنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رافع غیر شادی شدہ کے ساتھ نہایت شریف بھی تھا

نو سر میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا" وہ انجان تھا فارس" نے کندھے اچکائے

اوکے ایزیو وش" وہ سب کمرے میں داخل ہوئے اور عدن رافع کی" آنکھیں ایک پل کو پھٹ گئیں اور دوسرے پل رافع چہرے کے سامنے ہاتھ کر گیا اور عدن سر جھکاتا مسکراہٹ روکنے لگا کیونکہ

سامنے ہی فلیکچر کسی لڑکی کے ساتھ غیر اخلاقی حالت میں غیر اخلاقی فعل

سر انجام دے رہا تھا

ہمیں بھی اس خوشگوار ماحول کو تھوڑا سا مزہ دینا چاہیے "فارس کی دلکش"

و کمینگی بھری آواز پر وہ دونوں فوری خود کو چھپاتے خوف

سے پیلے پڑتے اس کو دیکھنے لگے

ہ۔ہ۔ ہمدانی" فلیکچر خوف سے کانپتا ایک پل کو اسے دیکھتا پھر فوری "

بھاگنے لگا کہ فارس پھرتی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے بیڈ پر دھکا دے گیا لڑکی

ابھی تک کمبل میں لپٹی تھر تھر کانپ رہی تھی

فارس مسکراتا جا رہا تھا اس کی آنکھوں میں شرارت کی چمک بے پناہ تھی

کیا تمہیں میری طاقت و چالاکی کا اندازہ نہیں تھا کیا تم نہیں جانتے تھے کہ "

میں اپنی املی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والے کی آنکھیں نکال

لیتا ہوں" وہ سخت لہجے میں بولتا سگریٹ کا لمبا کش لیتا دھواں اس کے منہ

پر چھوڑ کر بیڈ پر اس کے پاس بیٹھتا جھکا اس کا انداز دلکش اور خود اعتمادی

سے بھرپور تھا وہ اپنی چالاکی اور طاقت کو ظاہر کرتا اس کی بازو کو کھینچ

کر مروڑنے لگا جیسے توڑ ڈالے گا اور

ایسا ہی کیا ایک جھٹکے سے اس کا بازو توڑ دیا

تم نے مائی لو کے لو کو تکلیف دی تمہارا انجام بہت برا ہو گا" ڈیزی "

اپنے لمبے تیز ناخن اس کے جسم پر مسلسل مارتی اس کو لہولہان کرنے لگی

رافع اور عدن تو ابھی تک حیا محسوس کرتے ایک دوسرے کے ساتھ

کھڑے تھے

ہائے ڈیزی تم میرا پرامس توڑو گی ایسی باتیں کر کے میں واقع تمہاری کس "

کر لوں گا" وہ ٹھرکی انداز میں کہتا جلی ہوئی سگریٹ

پکڑے فلیکچر کے اوپر ہوتا ہوا مزید سلگانے لگا

میں فارس ہمدانی ہوں آج تمہاری تو کل ڈیویلئیر کی موت ۔۔ تم دونوں "

دیکھو گے کہ تم دونوں نے مجھ سے دشمنی لے کر بہت غلط کیا" وہ

جبڑے کو زور سے ہلاتا کڑاک کی آواز نکال گیا

ن۔نو۔نو ہمدانی" وہ روتا ہوا ہاتھ جوڑ گیا اور فارس مسکرا گیا"

مجھے تو بس تھوڑا سا مزہ آتا ہے کیا تم اتنے خوفزدہ ہو گئے ہو" وہ

طنز کرتے ہوئے بولا اس کے چہرے پر ایک چالا کی بھری مسکراہٹ تھی

میں یہاں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ وہ آخری بار تھا جب تم نے"

میرے ساتھ ایسا کیا اب میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا کہ تم پچھلا سارا مزہ

بھول جاؤ گے حرام زادے۔اوہ۔گالی نکال دی پڑ گیا بچھو قبر میں" وہ

سر پر ہاتھ مارتا پھر زور سے ہنس پڑا رافع، عدن اور ڈیزی ہنستے ہوئے ایک

دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر اچانک اس نے جلتی سگریٹ

کو ڈرتے ہوئے فلیکچر کی آنکھ میں دے مارا اس کی چیخیں آسمان

کو چھونے لگیں

آئی بیٹ دو دن کے اندر ڈیویلئیر بھی تمہارے ساتھ جہنم کا وزٹ"

کرے گا میں دو دن بعد پاکستان اپنی املی کو چھوڑ کر تمہارے

"ڈیویلئیر کا سوفٹ وئیر اپ ڈیٹ کر دوں گا یون ڈیلیٹ کر دوں گا

اس کا لہجہ مضبوط اور خوف دلانے والا تھا اور اس کی آنکھوں میں غصہ تھا

تم اور تمہارا گندا وجود اسی قابل ہے" وہ چیخ کر کہتا اس "

کا گلا دبانے لگا اور پاس کھڑی لڑکی خوف سے تھر تھراتی رونے لگی جبکہ وہ

تینوں نفرت سے لب بھینچے ہوئے تھے عبداللہ جیسے منافق کا یہی انجام ہونا

چاہیے تھا کیونکہ دلیر و سامنا کرنے والا دشمن، منافق دشمن سے ہزار گنا بہتر

ہوتا۔۔۔

اتنی جلدی مر گئے ہو یار" وہ اسے مردہ پا کر مصنوعی افسوس کرتا اس "

کے اوپر سے اٹھ کر اس لڑکی پاس جانے لگا جو ڈرتی روتی ہوئی نفی میں

سر ہلاتی پیچھے ہونے لگی

جانِ من تم کتنی حسین ہو" وہ اس کے بالوں کو پکڑ کر اسے اپنے پاس "

کر گیا

ل۔لیومی۔پ۔پلیز" وہ کرلائی "

اوہ ریئلی بٹ یو نو۔۔" وہ کچھ کہنے لگا کہ کال آنے پر منہ بگاڑتا موبائل پاکٹ سے نکال کر دیکھنے لگا اوپر 'املی کالنگ' تھا یقیناً وہ تیار ہو چکی تھی جا معاف کیا" وہ ہنس کر اسے چھوڑتا کال کاٹ کر ان تینوں کو اشارہ کرتا پارٹی میں جیسے آیا تھا ویسے واپس جانے لگا

ایک شاندار جدید ہوٹل جس کا ماحول مکمل طور پر دلکش اور پر کشش تھا ہوٹل کی لابی میں بڑے بڑے شیشے نرم روشنیوں کی جگمگاہٹ اور دیواروں پر تھائی فنون کی خوبصورت تصویریں تھیں ہوٹل کا ڈیزائن بہت جدید تھا مگر اس میں تھائی لینڈ کی روایتی خوبصورتی کو بھی شامل کیا گیا تھا فرش پر ماربل بچھا ہوا تھا اور جگہ جگہ مہنگے پودے اور پھول رکھے گئے تھے جو ماحول کو اور بھی تازہ بنا رہے تھے حرمت

نے خوشبودار ہوٹل کی لابی میں قدم رکھتے ہی خوشی کا اظہار کرنا شروع کر دیا

"یہ جگہ تو بہت خوبصورت ہے فارس میں پہلی بار اتنا زبردست ہوٹل دیکھ رہی ہوں" وہ خوشی سے چہکی البتہ تھکن سے برا حال تھا کیونکہ وہ اور فارس تھائی لینڈ مارکیٹ، تھائی لینڈزُ اور تھائی لینڈ کی دیگر تفریحی جگہوں کو گھوم پھر کر آئے تھے حرمت نے اتنی خریداری کر لی تھی کہ ان کے ساتھ آئی گارڈز کی گاڑیاں بھی بھر گئی تھیں ان کو تھائی لینڈ آئے تین دن ہو چکے تھے اور ان تین دنوں میں حرمت نے اپنی پوری زندگی جی لی تھی اسے رہ رہ کر اپنی خوش نصیبی پر رشک ہو رہا تھا فارس مسلسل اس کو انجوائے کروانے کے ساتھ ڈیویلئیر کے متعلق معلومات لے رہا تھا

"میرا دل کر رہا یہی رہ جاؤں" وہ ہنسی

تھائی لینڈ کے ہوٹل صرف رہنے کی جگہ نہیں ہوتے یہ تجربہ ہوتے ہیں "

اینڈ بیلیو می یہاں کا کھانا تمہاری توقع سے بھی زیادہ مزیدار ہوگا" فارس

مسکراتے ہوئے بولا تو حرمت متاثر سی سر ہلا کر اس کے ساتھ آگے چلنے لگی

اوور آل تھائی لینڈ از آ گڈ اینڈ بیوٹیفل کنٹری بٹ یہ بہت "

بولڈ ہے مینز سب بہت گند الباس پہن کر پھرتے ہیں فارس کیا یہاں مسلم

نہیں ہیں" وہ منہ بسور کر بولی کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ اسے ہر جگہ

گند الباس نظر آرہا تھا اس بیچاری کو اپنے شوہر کی ٹینشن لگ گئی تھی کہ وہ

ضرور نظر بازی کر رہا ہوگا

املی یار یہاں راؤنڈ اباؤٹ فائیو ٹو سکس پرسنٹ مسلم ہیں اور نائنٹی "

ٹو پرسنٹ ہندسٹ ہوگی اور یہاں کے مسلم بھی ایسے ویسے ہی ہیں لائیک

ترکی کیا کمال کا گند الباس پہنتے ہیں کہ مزہ آجاتا خیر اب تو تم پاکستان میں بھی

ایکٹریسز کو دیکھ سکتی ہو سو ڈونٹ وری میری انٹرٹینمنٹ ہر جگہ ہے" وہ

آنکھ دبا کر ہنسا اور حرمت اسے گھور کر رہ گئی اسی لمحے پاس سے دو تین

لڑکیوں کا گروپ گزرا انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر مسکراہٹ دی

تو جواباً فارس بھی دل پہ ہاتھ رکھتا کھل کر مسکرایا

آپکے مامے کی بیٹیاں نہیں تھیں" وہ کیونکر برداشت کر سکتی تھی"

یار تو کیا ہوا یونو تھائی لینڈ از آ لینڈ آف سمائل تو سمائل دینے میں کیا پرابلم""

وہ بھی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا

آپ سے بحث بھینس کے سامنے بین بجانے والا حال ہے" وہ دونوں"

ایک خوبصورت اور آرام دہ ٹیبل پر بیٹھ گئے میز کے قریب ہی ایک

بڑا دیوار نما شیشہ تھا جہاں سے شہر کا دلکش نظارہ دیکھائی دے

رہا تھا اور رات کے وقت وہاں سے روشنیوں کا حسین منظر تھا

یہاں کا ماحول تو بہت ہی کمفرٹیبل اور دلکش ہے اب جلدی سے کچھ"

منگوائیں بہت بھوک لگی ہے لیکن مجھے نہیں پتہ کہ یہاں

کے کھانے کیسے ہوتے ہیں میز حرام تو نہیں" حرمت نے خدشہ بیان کیا

ڈونٹ وری املی میں ہوں نا تمہیں بتاتا ہوں یہاں کے تھائی"
کھانے دنیا بھر میں مشہور ہیں یقیناً تمہیں پسند آئیں گے اور تمہیں
دور سے دیکھ کر ہی مسلم کی پہچان ہو رہی دیٹس وائے کھانا حلال ہی
ہو گا" فارس نے ہنستے ہوئے مینیو اٹھایا اور
مینیو پر سب سے پہلے انگلی رکھی
جن کو میں ٹیسٹ کر چکا ہوں اور جو مجھے یہاں پسند ہیں وہی"
تمہارے لیے منگواؤں گا یہ ہے توم یم گونگ ایک کلاسک تھائی سوپ یہ
جھینگے، لیموں کے پتے، لیموں کا رس اور لال مرچ سے بنتا ہے اس کا ذائقہ
کھٹا اور مسالے دار ہوتا ہے اور یہ تھائی لینڈ کے سمندری کھانوں میں سب
سے زیادہ پسند کی جانے والی ڈش ہے اینی ہاؤ تھائی لینڈ دنیا بھر میں سپائسی
کھانوں کی بنا پر مشہور ہے" وہ مینیو پر نظر دوڑاتا اسے بتاتا جا رہا تھا
جھینگے تو حرام نہیں ہوتے" وہ لا علم تھی فارس بھنوؤں کو"
سکیڑے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ نکالتا لائٹر سے جلا کر منہ کو لگا گیا

بنگلہ دیش میں سب سے زیادہ پسند کیے جاتے جھینگے اینڈ بنگلہ دیش "
از آ مسلم کنٹری کنفرملی تو نہیں لیکن جھینگے حلال ہی ہوتے ہیں خیر نیکسٹ
پد تھائی منگواتے ہیں "اس نے مسکراتے ہوئے سگریٹ کا دھواں چھوڑتے
مینیو میں آگے بڑھتے ہوئے کہا

یہ تھائی لینڈ کی سب سے فیمس نوڈلز ڈش ہے رائس کی "
نوڈلز، ایگ، مونگ پھلی، ویجیٹیبلز اور چکن کے ساتھ یہ نمکین اور
تھوڑا کھٹا ہوتا ہے بالکل بیلنسڈ ذائقہ "حرمت نہایت غور سے اس کو سن
رہی تھی جو کہ تھائی کھانوں میں کافی مہارت رکھتا لگ رہا تھا

نیکسٹ گرین کری جسے تھائی زبان میں 'گینگ کیاؤوان' کہتے ہیں یہ ایک "
مسالے دار اور ٹیسٹی ڈش ہے جو ناریل ملک، گرین مرچ اور سبزیوں
یا چکن کے ساتھ تیار کی جاتی ہے اس کا ذائقہ بہت رچ ہوتا ہے اور یہ چاول
کے ساتھ کھائی جاتی ہے "وہ اس کی الجھن کو ہر طرح سے ختم
کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے یہ نا لگے کہ وہ اسے کچھ حرام کھلانے والا ہے

اس کے بعد میں آرڈر کرنے والا ہوں سوم تام سلاد اور کاؤ پد یہ تھائی"
رائسز کی ایک اسپیشل ڈش ہے اس میں رائس، ویجیٹیبلز اور میٹ
کو خوشبو دار مصالحوں کے ساتھ فرائی کیا جاتا اور اس کے ساتھ فش یا چکن
ہوتی ہے" وہ مینیو واپس رکھتا فائنل کر چکا تھا ساتھ ہی سگریٹ کا لمبا کش
بھرا

فارس کہیں آپ یہاں شیف تو نہیں رہے" وہ ہنس کر پوچھنے لگی"
یو نو میں سرچ کرتا ہوں کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے اس کا"
سارا بائیوڈیٹا پتہ کرتا ہوں ایون میں تھائی لینڈ کئی بار آیا ہوں اس
کے باوجود سرچ کیا تھا کہ کون کون سی پلیس بیسٹ ہے" اسی وقت
ویٹر آگیا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوا اور پھر تھائی زبان میں اس نے ویٹر سے
بات کی اور ویٹر مسکراکر سر ہلاتے ان کا آرڈر لینے لگا

فارس سگریٹ پیٹ میں ڈالیں گے تو کھانا کہاں جائے گا" حرمت"
نے چڑ کر اسے سگریٹ سے منع کرنا چاہا وہ دونوں کھانے کا انتظار کر

رہے تھے اور ماحول میں خوشبو دار کھانوں کی مہک پھیل رہی تھی حرمت فارس دونوں نے ایک الگ تھلگ جگہ کو منتخب کیا تھا جو کہ فارس نے اسپیشل بک کروائی تھی

اوبوئیسلی املی کھانا معدے میں ہی جاتا ہے" وہ طنزاً ہنسا اور حرمت منہ بگاڑ کر موبائل نکال کر پکچرز بنانے لگی اس نے تھائی لینڈ میں بہت سی یادیں بنالی تھیں جس جس جگہ کو اس نے وزٹ کیا تھا اس اس جگہ پہ جا کر ڈھیروں تصوریں بنائی تھیں اور مناظر واپنی تصویروں سے بڑھ کر وہ اپنے ہینڈسم شوہر کی پکچرز لیتی جارہی تھی اب بھی وہ تین چار ادھر ادھر کی لے کر موبائل پہ کسی سے بات کرتے فارس کی تصویریں بنانے لگی ہر ہر اینگل سے وہ اس کی یادوں کو اکٹھا کر رہی تھی

شروع ہو گئے غریب لوگ" وہ فون بند کرتا ہنسا اور حرمت بھی کھسیانی سی ہنس کر سر ہلا گئی

سٹیٹس لگاؤں گی فارس" وہ اسے آگاہ کرنے لگی"

یار مرچیں وار دینا پھر کیونکہ اگر تمہارے حسین شوہر کو نظر لگ گئی تو۔۔"
بائی داوے اتنا بتادوں یہ اسٹیٹس ویٹس وہی لوگ لگاتے ہیں جن
کا خود کا کوئی اسٹیٹس نہیں ہوتا" وہ ثابت کر گیا کہ وہ ہر حال میں اپنی محبوب
بیوی کا کلیجہ جلا کر رکھے گا

آپ کبھی میری تعریف نا کیجیے گا باہر والی عورتوں کی تعریف میں تو زمین
آسمان ایک ہو جاتا" وہ منہ بنا کر بولتی اسکی ایک اور سنیپ لے گئی اور دل ہی
دل میں 'ماشاءاللہ' کہا کہ وہ سمپل کیمرے میں بھی بے حد پیارا لگ رہا تھا
باہر کی عورت سے بڑھ کر بھی کوئی گالی ہے باہر کی عورت کے لیے" وہ
بہت گہری بات کر گیا تھا حرمت اس کے جواب پر بے پناہ متاثر ہوئی تھی
اس لیے چپ سی کر گئی اسی لمحے ویٹر ان کا آرڈر لے کر پہنچا ویٹر نے کچھ
تھائی زبان میں کہا جسے فارس مسکراتے ہوئے سمجھ گیا اور حرمت کی
طرف مڑ کر بولا

"اس نے کہا کہ آپ کی مسلم وائف معصوم اور انجان لگ رہی"

آآآ تھینکس" حرمت شرمائی اور فارس نے ویٹر کو کوئی جواب دیا تو وہ"

قہقہہ لگا کر ہنسا اور چلا گیا

آپ نے اسے کیا کہا" وہ آئی بروا ٹھائے سوال کر گئی کیونکہ اسے"

اردو انگلش کے سوا کوئی زبان نہیں آتی تھی

میں اسے کہا کہ یہ کسی ڈرامے کی شوٹنگ کر رہی ہے" وہ مزاحیہ انداز میں"

پد تھائی کی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے بولا

فارس آپ میرے ہاتھوں کسی دن ضائع ہو جائیں گے" وہ چلائی"

اور فارس کا قہقہہ بلند ہوا

ویسے آپ کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ میں کسی تھائی فلم میں ہوں آپ اتنی"

روانی سے تھائی زبان بول رہے تھے آپ کو کون کون سی زبان آتی

فارس" وہ پوچھتی جیسے جیسے فارس کھا رہا تھا ویسے ویسے ہچکچا کر کھانے کی

کوشش کرنے لگی

مجھے پیار کی زبان کے علاوہ ساری زبانیں آتی ہیں "وہ ہنستے "
ہوئے بولا تو حرمت کچھ پل اسے گھور کر مسکرا گئی

آپ جیسے دو تین اور دنیا میں آ گئے تو سمجھو قیامت آ گئی "وہ کمال "
کا طنز کر گئی

انشاءاللہ آئیں گے دو تین کیا ڈھیروں آئیں گے "وہ کالر جھاڑتا نفاست "
سے کھا رہا تھا جبکہ حرمت کو ان کا چمچ پکڑنے میں ہی مشکل آ رہی تھی

اللہ نا کرے "وہ کانوں کو ہاتھ لگا گئی "

املی بچے تم دیکھو گی کہ میرے سارے بچے مجھ پر جائیں گے "اس "
نے باور کروایا

جی نہیں سارے بچے مجھ پر جائیں گے "وہ تڑپ کر کہتی ٹیبل پر ہاتھ مارتی "
تیز آواز میں بولی وہ کسی قیمت پر اپنے بچے اس پر جانے نہیں دے سکتی تھی

مجھ پر ترس کھاؤ املی میں ایک بیوقوف افورڈ کر سکتا ہوں اتنے زیارہ" نہیں" وہ مصنوعی آبدیدہ ہوا اس کو غصہ دلا گیا وہ وہی چمچ اس کے ہاتھ پر مارتی چیخی

میں تہجد میں بھی یہی دعا کرتی ہوں کہ میرے بچے آپ جیسے نا ہوں" اور ان شاءاللہ میرے بچے آپ جیسے نہیں ہوں گے میرے بچے بہت بہت اچھے ہوں گے "اس کی بات پر فارس اسے گھور کر رہ گیا

میں نے آدھے شہر کی لڑکیاں بھگائی ہوئی ہیں نا۔۔ میرے بچے بہت" اچھے ہوں گے "وہ منہ بگاڑ کر اس کی نقل اتار گیا

تمہیں پتہ نیک بندے کی بددعا اور گنہگار بندے کی دعا بہت جلدی قبول" ہوتی اس لیے میری دعا سے بچ کر رہنا اگر دعا کر دی نا کہ ہمارے بچے مجھ پر جائیں تو اللہ بہت جلد میری دعا قبول کر لے گا" وہ اسے ڈراتا خود اسے کھلانے لگا کیونکہ اس کو کھانا نہیں آ رہا تھا

سوری سوری فارس پلیز دعا کر دیجیے ہماری نسل بہت نیک ہو" وہ فوری"
ڈر کر منت کرنے لگی

میں کیوں مانوں" وہ گنگنا تا ہنسا"

فارس کر دیں نا آپ کا کیا جانا" وہ اداس ہوئی"

مذاق کر رہا تھا یار تم سیریس لے گئی" وہ ہنس کر اس کے منہ میں نوالہ"
ڈال گیا

لیکن میں سیریس ہوں پلیز پلیز" وہ پیچھے پڑ گئی"

کیا دو گی" وہ سودا کیسے بنا رہ سکتا تھا کیا۔۔"

جو آپ مانگے گے" وہ فوری حامی بھر گئی"

آئے ہائے مر ہی نا جائیں اس ادا پر۔۔ خیر مجھے اب تم سے کچھ بھی"
مانگنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم آلریڈی میری کسٹڈی میں ہو یو نو یو آر مائی
فیورٹ ٹوائے" وہ آنکھ دباتا ہنسا اور حرمت کا شرم سے برا حال ہو گیا

ہاہاہا۔۔جا بچے کیا یاد کرے گا تیرے سارے بچے نیک ہوں بالکل میری" طرح۔۔ہاہاہا" وہ شرارت کرتا پہلے اسے خوش اور پھر منہ بنانے پر مجبور کر گیا دونوں ہنسی مذاق کرتے ہوئے مزید کھانے کا مزہ لیتے رہے اور تھائی لینڈ کی مزیدار اور منفرد ڈشز سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ ایک دوسرے کے ساتھ مزید دلچسپ لمحات گزارتے رہے

تاریکی میں ڈوبا ہوا سرد بیسمنٹ جہاں دیواروں پر نمی اور خراشوں کے نشان واضح تھے چھت پر لٹکتے ہوئے بلب کی مدھم روشنی ماحول کو اور بھی خوفناک بنا رہی تھی بیسمنٹ میں ہر چیز خاموش تھی سوائے ان کے دل کی دھڑکن کے جو کسی کے انتقام کی شدت سے تیز ہو چکی تھیں ان کی آنکھوں کے سامنے ایک چمکتا ہوا چاقو تھا جس کی نوک پر روشنی کی ایک مدھم کرن پڑ رہی تھی

اور دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا سرخ چہرہ لیے فارس تھا وہ دیکھ رہا تھا کہ ان سب کی سانسیں دھیمی لیکن گہری تھیں جیسے وہ خود کو اس لمحے کے لیے تیار کر رہے ہوں جبکہ عدن کے ساتھ کھڑا فارس کبھی مسکرا دیتا تو کبھی غصے سے بے قابو ہو جاتا وہ آج شام ہی تھائی لینڈ سے واپس آیا تھا اور آتے ہی اس نے ان سب کی کلاس لینے کا فیصلہ کر لیا تھا جنہوں نے اس پر اور اس کی بیوی پر حملہ کیا تھا

آج اسی بیسمنٹ میں موجود تھے

"یو تھنک تم لوگ آسانی سے مجھے شکست دے دو گے تم لوگوں کے ماں باپ کو تم لوگوں کی جینز کا اتنا نہیں پتہ ہو گا جتنا مجھے آئیڈیا تھا میں ہمیشہ تم لوگوں کو شکست دیتا آیا ہوں. بیلیو می تم لوگوں کو قتل کرنے کا کبھی پلین نہیں بنایا" وہ آگے بڑھا

"اور جہاں تک اب کی بات ہے تو سوری ڈیئر اینیمیز فارس ہمدانی اپنی بیوی پر حملہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے تم لوگوں کو مرنا ہو گا" وہ ایک ہی

جھٹکے میں پہلے دشمن کی گردن میں چاقو کی دھار داخل کر گیا کوئی آواز نہ نکلی بس ایک چھوٹا سا گڑ گڑاہٹ جیسا شور اور پھر خاموشی کیونکہ ان سب کے منہ ٹیپ سے بند تھے تو ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے تھے خون کی بوندیں فرش پر ٹپکنے لگیں لیکن فارس کے چہرے پر کسی قسم کا خوف یا رحم نہیں تھا کیونکہ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اس کی بیوی کی چیخوں کا مذاق اڑایا تھا اس کے سامنے اسے بے بس کیا تھا

تمہیں اس دن میری اور میری بیوی کی چیخوں سے مزا آرہا تھا ٹرسٹ می " آج تمہاری چیخیں مجھے سکون دیں گی "اس نے وہی خون آلود چاقو آخر والے کی طرف پھینکا جو سیدھا اس کے سینے میں جا گھسا وہ آدمی زمین پر گر پڑا تڑپتا رہا مگر عدن اور فارس کی آنکھوں میں صرف سرد مہری تھی باقی سب کا خوف وہراس سے برا حال تھا

ان کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اور آنکھوں میں خوف واضح تھا جیسے کہہ رہے ہوں

نہیں۔۔مہربانی کرو ہم غلطی کر بیٹھے ہمیں مت مارو" مگر فارس" نے سرد بے حس نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اور آہستہ آہستہ ان کی جانب بڑھتے ہوئے کہا جیسے وہ ان کی نگاہوں کی زبان سمجھ رہا ہو

تم سب نے جو کیا تھا وہ غلطی نہیں تھی وہ تم سب کا انتخاب تھا اور آج میں" تمہیں وہی انتخاب واپس لوٹانے آیا ہوں" اس نے پینٹ کی پچھلی سائیڈ سے بیلٹ پر اڑسا ہوا پسٹل نکال کر درمیان والے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنی پستول کا رخ اس کی پیشانی کی طرف کیا

اتنا عرصہ کھیلتے رہے ہیں آج یہ کھیل ختم ہوتا ہے یو نو مجھے اب نئے دشمن" بنانے ہیں پرانے والے ایکسپائر ہو چکے" اس کی آواز کے ساتھ ہی پستول کی آواز گونجی اور درمیان والے کے ماتھے پر سراخ ہوتے ہی اس کا وجود بھی ختم ہو گیا

بیسمینٹ کی خاموشی ابھی بھی گونج رہی تھی جیسے وقت ٹھہر گیا ہو دیواروں پر خون کے دھبے فرش پر گرے ہوئے جسم اور ہلکی ہلکی

سانسوں کی آواز سب ماحول کو اور زیادہ گھمبیر بنا رہے تھے اب فارس کے چہرے پر سکون کی ایک ہلکی سی جھلک نظر آ رہی تھی جیسے عرصے کے انتقام نے اب اس کی روح کو کچھ لمحوں کے لیے چین دیا ہو ایک لمحے کے لیے وہ رک گیا اس کی نظریں زمین پر گری ہوئی لاشوں پر تھیں ان میں سے ہر چہرہ اسے ماضی کی یادوں میں لے جا رہا تھا وہ رات جب وہ اور اس کی بیوی خوشی کے کچھ لمحے گزار رہے تھے اور اچانک ان کی زندگیوں میں قیامت برپا ہو گئی تھی انہوں نے فارس ہمدانی کو اسی کی محبوب بیوی کو استعمال کر کے اسے بے بس کر دیا تھا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیوی کو اذیت دی تھی وہ لمحہ اس کی روح میں جلتا ہوا انگارہ بن چکا تھا

تم نے دیکھا عدن محبوب کو تکلیف دینے والوں کا فارس کیا انجام کرتا ہے" اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی وہ پھر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ان لاشوں کے بعد آخری بچے ہوئے شخص کی

طرف دیکھتے ہوئے بولا جس کے چہرے پر دہشت تھی ہاتھوں میں لرزاہٹ اور آنکھوں میں التجا

وہ آگے بڑھا اور اس کے منہ سے ٹیپ اتاری

"پ۔ پلیز۔ مجھے مت مارو میں نے جو کیا تھا وہ بس غلطی تھی۔۔ میں مجبور تھا پ۔ پلیز" وہ فوری روتے ہوئے منت کرنے لگا

"اوہ شٹ عدن یہ ساؤنڈ سسٹم کتنا مزے کا ہے مجھے ان مرے ہوئے کمینوں کی ٹیپ اتار کر ٹریک کو سننا چاہیے تھا ہے نا" وہ گال کھجاتا منہ بسور کر بولا عدن کی مسکراہٹ گہری ہوئی

"م۔ میں معافی چاہتا ہوں۔۔ وہ سب پیسوں کے لیے تھا۔ پلیز۔۔ مجھے چھوڑ دو" وہ کرلایا

"معافی۔۔ پیسوں کے لیے تمہیں اس وقت پیسے یاد تھے اور مجھے اس رات اپنی بیوی کی چیخیں یاد ہیں تم نے میری زندگی کے سب سے قیمتی لمحے

کو روند ڈالا اور آج تم معافی چاہتے ہو جو کہ نہیں ملنے والی" اس نے ایک زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

پلیز۔۔پلیز جانے دو میرے بچے ہیں وہ۔وہ یتیم ہو جائیں گے میں نے ان کے لیے سب کچھ چھوڑ دیا تھا پ۔پلیز" اس شخص کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ گھٹنوں کے بل گرے رونے لگا اور فارس کچھ لمحے کے لیے رک گیا اس کی آنکھوں میں ایک سایہ سا نمودار ہوا جیسے کوئی پرانی یاد تازہ ہو گئی ہو لیکن پھر اس کی نظریں دوبارہ سرد ہو گئیں

اگر میں تمہارے بچوں پر ترس کھانے لگ پڑا تو میرے بچے لازمی یتیم ہو جائیں گے اس لیے سو سوری" وہ مسکرا کر پستول کا ٹریگر دبا گیا گولی کی آواز بیسمنٹ میں گونجی اور اس شخص کا جسم بے جان ہو کر زمین پر گر پڑا اس کے آنسو اور خون دونوں ایک ساتھ زمین پر پھیل گئے فارس نے گہری سانس لی اور پستول کو نیچے کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھائے بیسمنٹ کی فضا میں گولیوں اور خون کی بو رچ بس گئی تھی

اس کے دل میں ایک عجیب سی خاموشی پھیل رہی تھی جیسے برسوں کی اذیت اب ختم ہو چکی ہو

"تم سب کو وہی ملا جس کے تم حقدار تھے لیکن میری اذیت ابھی بھی ختم نہیں ہوئی" عدن کے ساتھ بیسمنٹ سے نکلتے ہوئے وہ آخری بار پیچھے مڑ کر لاشوں کی طرف دیکھتا آہستہ سے سرگوشی کرتا باہر نکل گیا

روشن اور خوبصورت صبح، نیلے آسمان پر ہلکے بادل تیر رہے تھے اور ہلکی ہوا زمین پر تازگی کا احساس دلا رہی تھی حرمت خوشگوار موڈ میں تھی اس لیے ملازمہ کے بتانے پر فارم ہاؤس کی پچھلی سائیڈ پر بنے ایک پرانے گھوڑوں کے اصطبل کی طرف جانے کا ارادہ کیا وہ ہمیشہ سے گھوڑوں کو دیکھنے اور ان کے قریب جانے کی شوقین تھی کیونکہ اس نے گھوڑوں کو صرف فلمز یا ڈراموں میں دیکھا تھا اب ملازمہ نے یونہی ذکر کیا تو اس کا دل وہاں جانے کا کیا اور جب وہ اصطبل میں داخل ہوئی وہاں کا ماحول بالکل

دیہی قسم کا تھا گھوڑے اصطبل میں آرام کر رہے تھے کچھ گھاس کھا رہے تھے اور اصطبل کے کیئر ٹیکر زان کی دیکھ بھال میں مصروف تھے

کتنے خوبصورت ہیں یہ گھوڑے "اس نے مسکراتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی

جی میم یہ تمام گھوڑے ہماری خاص دیکھ بھال میں ہیں ہر ایک کا اپنا مزاج اور شخصیت ہے لیکن میم آپ کو ان کے قریب آنے سے پہلے کچھ احتیاط کرنی ہوگی کیونکہ ہر گھوڑا مختلف طریقے سے رد عمل دیتا ہے "کیئر ٹیکر نے سر ہلاتے ہوئے کہا لیکن حرمت نے کچھ غور نہیں کیا اور ایک بڑے سیاہ گھوڑے کی طرف بڑھ گئی جو کافی پر سکون نظر آ رہا تھا اس کے چمکدار بال اور مضبوط جسم حرمت کی توجہ کا مرکز بن گئے تھے

اوہ یہ تو بالکل شاہی گھوڑا لگتا ہے، ہے نا "اس نے خوش ہو کر کیئر ٹیکر سے کہا

میم یہ 'طوفان' ہے فارس سر کا فیورٹ گھوڑا" وہ مسکرا کر بولا "

فارس کو گھوڑوں کا بھی شوق ہے کیا" وہ تھوڑی حیران ہوئی "
جی تھوڑا بہت میم زیادہ آگے مت جائیے گا تھوڑی احتیاط کریں کیونکہ یہ "
تھوڑا احساس اور غصے والا گھوڑا ہے اس کے قریب جانا محفوظ نہیں ہے
خاص طور پر جب یہ نئے لوگوں کے ساتھ ہو" کیئر ٹیکر نے اسے
بڑھتے پا کر جلدی سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کیئر ٹیکر اسے روک
پاتا حرمت جوش میں گھوڑے کے قریب پہنچ گئی اور گھوڑے کی ناک
سے آہستہ آہستہ ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ خود کو بہت محفوظ
محسوس کر رہی تھی لیکن اچانک "طوفان" نے سر جھٹکا اس کی آنکھوں
میں غصہ بھڑک اٹھا اور اس نے ایک زوردار ہنہنانے کی آواز نکالی اس
کا دماغ جیسے اس کے اوپر چھا گیا ہو اور وہ اپنے سامنے کسی کو برداشت نہیں
کر رہا تھا گھوڑے نے اپنے پچھلے پیروں کو زمین پر مارا اور سامنے کی ٹانگیں
اٹھا کر حملے کی تیاری کرنے لگا حرمت نے خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹنے کی کوشش
کی لیکن اس کی آنکھوں میں خوف جم گیا تھا

یہ ۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے "وہ چیخنے لگی"

میم آپ پیچھے ہو جائیں "

پلیز "کیئر ٹیکر آگے آیا اور گھوڑے کو قابو کرنے لگا لیکن وہ قابو سے باہر ہو رہا تھا اصطبل کے ایک اور کیئر ٹیکر نے فوراً فارس کو فون ملا کر اسے صورت حال سے آگاہ کیا

سر مسئلہ ہو گیا ہے طوفان غصے میں آگیا ہے اور میم خطرے میں ہے "کیئر ٹیکر نے گھبراتے ہوئے کہا

واٹ وہ ٹڈی ادھر کونسے آم لینے گئی ہے ابھی تو ادھر تھی ۔۔ افففف املی" آج میں تمہیں نہیں چھوڑنے والا" وہ پہلے چیخا اور پھر خود کلامی کرتے گارڈن سے بھاگتے ہوئے فارم ہاؤس کی طرف بھاگا وہ ولی، اسد کے ساتھ گارڈن میں وقت گزار رہا تھا اور یہ اطلاع اس کے لیے کافی پریشان کن تھی وہ فل اسپیڈ لیے پارکنگ سے بائیک لے کر فارم ہاؤس کی پچھلی سائیڈ پر جانے لگا اور دو تین منٹ کے اندر وہ

اصطبل کے باہر تھا وہ بائیک چلتی چھوڑے اندر کی طرف دوڑا جیسے ہی اس نے طوفان کو دیکھا وہ فوراً صورتحال کو سمجھ گیا یہ گھوڑا اس نے تین کروڑ میں لیا تھا اور نہایت نسلی و غصیلا ترین گھوڑا تھا وہ ابھی تک صرف ایک کیئر ٹیکر اور اس کے ساتھ اٹیچ ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ کیئر ٹیکر ابھی تک اس کو قابو کر کے حرمت کو بچانے کی کوشش کرتا ہلکان ہو رہا تھا جبکہ حرمت مسلسل ڈرتی و کانپتی ہوئی بھیگی پلکوں سے یہ ماجرا دیکھ رہی تھی

اوہ مائی گاڈ اس سے کہا تھا کہ فارم ہاؤس کے پچھلے حصے سے دور ہی رہنا لیکن اس کی سننے کی عادت ہی نہیں ہے" فارس نے مسکراتے ہوئے دل میں کہا اور کف لنکس موڑتے ہوئے مغروری سے چلتے تیزی سے آگے بڑھا اور طوفان کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کی آنکھوں میں ایک اعتماد اور سکون تھا

کام ڈاؤن ڈارلنگ ورنہ میں ابھی چھری تیز کر کے آیا ہوں" اس نے طوفان کے چہرے پر پہلے نرمی سے ہاتھ رکھا اور پھر سختی کے ساتھ اس

کی گردن پر ہلکے ہلکے ہاتھ پھیرا حرمت جس کا ڈر سے برا حال تھا اب سکون محسوس کرنے لگی کیونکہ اب اس کا فارس آ چکا تھا اب اسے کسی بھی چیز کی کوئی ٹینشن نہیں تھی

ششششش طوفان یہ کوئی خطرہ نہیں ہے یہ میری نالائق "

ترین، بیوقوف، ٹڈی، نافرمان اور نادان بیوی ہے "اس نے نرم لہجے میں کہا اور اس کی باتیں جیسے گھوڑے کے دل تک پہنچ رہی تھیں اور حرمت منہ بسور کر اس ستم گر کو دیکھنے لگی جو پھر اس کی انسلٹ کر گیا تھا جبکہ طوفان نے آہستہ آہستہ اپنی ٹانگیں نیچے کیں اور اس کی آنکھوں میں آہستہ سے سکون آ گیا فارس نے اس کی پیشانی پر ہلکی سی تھپکی دی اور کچھ لمحوں کے لیے اسے آرام سے چھوڑ کر پھر ایک دم اس کی باگ پکڑ کر اس کے اوپر بیٹھ گیا گھوڑے نے پر جوش انداز میں اوپر کی طرف قلابازی کھائی تھی

واؤ" حرمت ہنستی ہوئی تالی بجا گئی "

تمھیں بتایا تھا نا تم ادھر آنے سے پہلے سب کچھ سیکھ لو اب یہ کوئی "
گڑیا نہیں تھی یہ جانور ہے اور ان کا اپنا دماغ ہوتا ہے یو نو اگر تمہارے پاس
دماغ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جانوروں کے پاس بھی نہیں تم
اس کی مامے کی بیٹی نہیں تھی جو یہ پہلی ملاقات میں ہی تمہارا عاشق بن
جاتا تمھیں اس پوری دنیا میں صرف فارس ہمدانی ہی سچا عاشق
ملے گا جو تمھیں پہلی ملاقات میں ہی دل دے بیٹھا تھا" وہ
غصے و خفا انداز میں بولتا گھوڑا لیے اس کے پاس آیا جو کہ اب تک حیران
و پریشان کھڑی تھی گہری سانس لے کر مسکرائی
میں نے سوچا تھا کہ یہ بھی آپکی طرح ہو گا بہت مہربان اور عشق "
کرنے والا لیکن پتہ نہیں تھا کہ یہ تو ایک دم پاگل نکلے گا" وہ محبت
سے پر لہجے میں بولی اور فارس کا دل ایک بیٹ مس کر گیا وہ مسکراتا ہوا ایکدم
کافی جھک کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اٹھا کر اپنے آگے بٹھا گیا

واؤوُوُ" حرمت خوشی سے ہنستی ہوئی اس کے ارد گرد بازو حمائل"
کر کے انجوائے کرنے لگی

یہ تو ہیرو ہیروئن والا سین بن گیا فارس" وہ ہنستی اپنا چہرہ اس کی گردن"
پر جھکائے اس کے ساتھ زور کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور فارس
بڑے سے اصطبل میں اسے ساتھ لگائے گھوڑا گھمانے لگا

یس یو آر ہیروئین بٹ آئی ایم ناٹ ٹوٹلی ہیرو اگر مجھے کوئی غلط"
طریقے سے ڈیل کرے تو میں ولن بھی بن سکتا ہوں" فارس نے
ہنستے ہوئے کہا

بٹ فار می یو آر مائی ہیرو" وہ زور سے اس کے گال پر لب رکھتی بولی"
اور فارس مسکراتا واپس اس کے چہرے پر جھک گیا ہوائیں ان پر سلامتی بھیج
رہی تھیں تو عشق کی منزلیں ان کو اپنی طرف راغب کر رہی تھیں

فارس یہ کتنا اچھا دوڑتا ہے نا لیکن غصہ ایویں کر گیا میں صرف ہاتھ"
لگایا تھا" وہ اسے شکایت لگانے لگی

اصلی گھوڑے بہت حساس اور انٹیلیجینٹ جانور ہیں ان کی سوچ "
کا محور ہمیشہ خطرے سے بچنا ہوتا ہے کیونکہ فطرت میں یہ
شکار بننے والے جانور ہیں جب انہیں کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے توان
کا پہلا ردعمل بھاگنا یا حملہ کرنا ہوتا ہے اس لیے ان کے ساتھ وقت
گزارنا اور انہیں اعتماد دینا ضروری ہوتا ہے" فارس نے تھوڑا سنجیدہ
ہو کر جواب دیا

البتہ گھوڑا دوڑانے کے ساتھ وہ مسلسل حرمت کے چہرے پر چھیڑ کھانی
کر رہا تھا

اچھا لیکن ایک بات ماننی پڑے گی آپ کو دیکھ کر یہ بھی پر سکون "
ہو گیا لگتا ہے آپ کے اندر کوئی جادو ہے" وہ شرارتی انداز میں
مسکراتے ہوئے بولی

بس پرسنیلٹی ہی ایسی ہے ہر کوئی فین بن جاتا" وہ شیخی "
بھگارتا ہنسا اور حرمت بھی ہنس کر اس کے گال کھینچتی اس

کے سینے پر سر جھکا گئی آنکھوں کے سامنے وہ لمحات گزرے جب تھائی
لینڈ میں فارس ہمدانی نے اسے اس کی اہمیت بتائی تھی، اس کا نہایت
پیار و نرم انداز میں اپنے قریب آنا، اس کا اسٹریٹ پر فنکار کے ساتھ مل
کر اپنے لیے ڈانس کرنا اور پھر حرمت کا ایموشنل ہونا وہ سوچ بھی نہیں
سکتی تھی کہ اسے اتنا چاہنے والا شوہر ملے گا، اس کا تھائی
لینڈ اسٹوڈیو پر جا کر اپنے لیے گانا گانا، اس کا ہوٹیل میں جا کر اس
سے ڈھیروں باتیں کرنا، وہ ہر پل ہر لمحے اسے اس کی اہمیت بتاتا تھا وہ
ہر لمحے اس سے محبت کے قصیدے پڑھتا تھا
آئی لو یو فارس آپ میرے دل کی دھڑکن بنتے جا رہے ہیں حرمت۔۔"
حرمت آپ سے بہت محبت کرنے لگی ہے" وہ خود کلامی کرتی اس
کے کالر پر اپنے لب پھیر رہی تھی جو کہ گھوڑا رو کے اب کسی کے ساتھ
فون پر لگا ہوا تھا

ا۔ اللہ پاک آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آپ اپنی بے سہارا بیوی کے ساتھ" بہت اچھے ہیں آپ جانتے آپ کے سوا میرا کوئی نہیں اس کے باوجود مجھ سے محبت کرتے میری نالائقیاں برداشت کرتے، مجھ سے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی" وہ بھیگی پلکوں سے کہتی اس کی گردن میں بازو حمائل کر کے اسے زور سے گلے لگ گئی اور فارس ایک پل کو حیران سا رہ گیا اس کی معصوم بیوی کو اس پہ آج نا جانے کیوں پیار آرہا تھا حالانکہ وہ شرم شرم کرتی نہیں تھکتی تھی

خیر ہے نا گھوڑے نے دماغ پر لات تو نہیں مار دی" وہ ہنس کر پوچھتا اس" کے سر کو رگڑتے ہوش دلانے لگا اور حرمت کھسیانی سی اس کا ہاتھ جھٹک کر بال ٹھیک کرنے لگی

کمرے میں چلیں" وہ آہستہ سے بولی اور فارس کا منہ کھل گیا"

اللہ خیر تم میری عزت تو نہیں لوٹنا چاہتی املی پلیز رحم کرو" وہ اس کی"

کمر میں ہاتھ ڈالے جھٹکے سے اسے لیے نیچے اترا کیئر ٹیکر فوری

گھوڑے کو پکڑ کر دور لے گیا

افففف یہ سرخی" وہ اسے شرماتے پا کر دانتوں میں انگلی دیئے اس کا ہاتھ"

پکڑے اسے بائیک کے پاس لے آیا

مذاق نہیں کریں فارس" وہ آہستہ سے اس کو منع کرنے لگی ساتھ ہی"

بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھی

مذاق تو تم کرتی ہو میرے جذبات بڑھا کر پیچھے ہو جاتی ہو ویسے کمال کی"

کوئی میسنی بیوی ہو تم" وہ اس کو باور کرواگیا تو وہ ہنستی کھلکھلاتی ہوئی اس کی

پشت کے ساتھ لگ گئی

اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے فارس" اس نے دل سے دعا دی"

یاہ۔۔اللہ تو خوش رکھتا ہی ہے تم سوچو کہ تم آج رات کتنا خوش کرو گی"
مجھے کیونکہ صبح پانچ بجے میری نیویارک کی فلائٹ ہے"اس کی باتیں سنتی
حرمت کانوں سے دھواں نکلتا ہوا محسوس کرنے لگی تھی

سنو آج رات اپنے بندے کی جی بھر کر خدمت کرنا کیا پتہ وہ واپس"
ناآئے یو نو سات سمندر پار جا رہا"وہ جان بوجھ کر ماحول بنانے
لگا اور حرمت کا دل رکنے والا ہو گیا

شٹ اپ فارس نیکسٹ ٹائم آپ کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں بولے گے اللہ"
کرے آپ کو میری بھی عمر لگ جائے"وہ اس کی گردن پر تھپڑ مار کر بولتی
پھر محبت سے وہاں بوسہ لے گئی دل اس کے جانے کا سن کر بے حد اداس
تھا حالانکہ وہ ایک ہفتے کے لیے جا رہا تھا لیکن اب حرمت کو اس کے بغیر
ایک دن بھی عذاب لگتا تھا

ایسا مت کہو املی۔۔"وہ اداس ہوا اور بائیک رہائشی عمارت کے"
سامنے روکی

اگر تمہاری عمر کم ہوئی تو" حرمت جو پہلے ڈائیلاگ پر دل کو دھڑکن "
روکتا پا رہی تھی دوسری بات پر منہ پھلا کر اس کے پیچھے بھاگی
جو ہنستا ہوا اندر جا رہا تھا اسے ہمیشہ اپنی املی سے کھٹی میٹھی لڑائی کر کے مزہ
آتا تھا جبکہ محبت کی دیوی ان کو دیکھ کر دھیمے سے مسکرا گئی

ناول: میں شیطان ہوں

از : اسماء خان

#Last Episode :

رات کافی گہری ہو چکی تھی اور امریکہ کے شہر کی گلیاں ہالووین کی چمکیلی روشنیوں اور رنگین ملبوسات میں ڈوبی ہوئی تھیں ہر طرف مصنوعی مکڑیوں کے جالے، کدوؤں کے سر پر بنے خوفناک چہرے اور ڈراؤنے ماسک پہنے ہوئے لوگ نظر آ رہے تھے فضا میں ایک عجیب سی ہلچل تھی لوگوں کے ہنسنے، چیخنے اور ڈرانے کی آوازیں ایک خوفناک مگر پرکشش ماحول پیدا کر رہی تھیں سڑکوں پر جگہ جگہ گھومتے ہوئے لوگ اپنے خیالات میں مگن تھے کوئی بھوت بن کر آیا تھا کوئی ویمپائر کا لباس پہنے تھا اور کوئی راکشسوں کے ماسک میں ڈوبا ہوا تھا ہر طرف خوف اور ہنسی کا عجیب امتزاج تھا لیکن ان سب کے بیچ فارس کسی کو تلاش کر رہا تھا وہ شخص جس نے اس کی زندگی کو برباد کرنے کی کوشش کی تھی جس نے اس کے دل پر ہاتھ ڈالا تھا

Isma Khan Novels

"آج ہم اسے ڈھونڈ ہی لیں گے" عدن نے چاکلیٹ کھاتے ہوئے سرگوشی کی ہالووین کی رات ان کے لیے ایک عام تہوار نہیں تھی وہ جانتے تھے کہ اس ہجوم میں کہیں نہ کہیں ان کا دشمن موجود ہے ان کی نظریں مسلسل ہجوم پر تھیں ہر نقاب کے پیچھے ایک چہرے کو تلاش کر رہی تھیں ہر چہرے میں انہیں وہی نظر آرہا تھا سڑکیں لوگوں سے بھری ہوئی تھیں ہر کوئی اپنی ہی دنیا میں مست تھا کوئی اپنے دوستوں کے ساتھ قہقہے لگا رہا تھا تو کوئی ڈراؤنی کہانیوں میں کھویا ہوا تھا لیکن ان کے قدم تیز اور بے چین تھے وہ جانتے تھے کہ آج کا دن ان کے انتقام کا دن ہے

"کہاں ہو تم" رافع نے غصے میں کہا اور ایک گہری سانس لی اس کی آنکھیں گھومتے ہوئے چہروں کو تیزی سے اسکین کر رہی تھیں

"ہی از ہیئر ڈونٹ وری فارس ہمدانی سے بچنے والا نہیں" ایک جگہ پر فارس نے ایک بڑی پارک کے کونے میں ایک مجمع دیکھا جہاں لوگ مختلف ڈراؤنے کرداروں کا مقابلہ کر رہے تھے وہ رافع، عدن اور دو تین گارڈز کے ساتھ ان کے قریب آیا اور لوگوں کے بیچ سے گزرنے لگا ہر شخص کو غور سے دیکھتے ہوئے ہر چہرہ ہر ماسک اسے مشکوک لگ رہا تھا وہ سب ہالووین راکشس کا ماسک پہنے ہوئے تھے

"یہی وہ جگہ ہو سکتی ہے بی کاز یہاں سلیبریٹیز کی جگہ ہے بٹ بی اوئیر کسی کو بھی ہمارا معلوم نہیں پڑنا چاہیے" فارس کی نظریں ہجوم میں ایک آدمی پر رک گئیں جو نقاب میں چھپا ہوا تھا اس کا ماسک کسی شیطان کا تھا اور وہ ایک کونے میں خاموشی سے کھڑا تھا وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا ہر قدم کے ساتھ فارس کے اندر کا غصہ مزید بھڑک رہا تھا اس کا دماغ جنونی ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں وحشت کی چمک مزید بڑھتی جا رہی تھی

"آج تمہاری ایکسپائری ڈیٹ ہو چکی ہے" اس نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا اب وہ اس کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا وہ شخص ابھی بھی اسے نہیں دیکھ پا رہا تھا وہ ہجوم کے پیچھے کھڑا تھا اور یکلخت فارس نے اس کا چہرہ اپنی طرف گھما کر اس کا ماسک اتارا لیکن سامنے کوئی اور نکلا تھا

"شٹ" وہ غصے سے دانت بھینچتا جبڑے کو جھٹکا دے کر فوری پیچھے ہو گیا

"یو باسٹرڈ" وہ شخص چیخا

"یس آئی ایم بلڈی باسٹرڈ تھینک یو فار یور انفارمیشن" وہ مسکرا کر مانتا عدن رافع کے ساتھ نکلا کہ ابھی وہ کسی کے ساتھ پنگا نہیں لینا چاہتا تھا ابھی ڈیویلئیر کو ڈھونڈنا اہم تھا

"اس کا منہ توڑ دینا چاہیے تھا سر" عدن نے منہ بگاڑ کر پیچھے دیکھا

"عدن مجھے ڈر لگتا ہے یو نو مجھ سے لڑائی نہیں ہوتی" وہ مصنوعی آبدیدہ ہوا اور عدن رافع ہنس پڑے فارس ہمدانی سدھرنے والوں میں سے نہیں تھا

"ہمم ہیلو" فون اٹینڈ کرتا وہ مصروف انداز میں بولا

"اوہہہ۔۔گڈ تھینکس ناٹ" وہ پھر شرارت کر کے کال بند کر گیا

"یہاں کے سنیپر نے بتایا ہے کہ اسی ہائٹ اور ہاتھ پہ لگے کٹ والا شخص اپارٹمنٹ کی طرف گیا ہے" وہ بتاتا تیز قدموں کے ساتھ ڈیویلئیر کا پیچھا کرتا ہوا اس کے اپارٹمنٹ تک پہنچ گیا

"آج یہ مونسٹر اپنے اس بل میں بھی محفوظ نہیں رہے گا" اس نے مسکرا کر کہا اس کی آنکھوں میں ایک سرد چمک پیدا ہوئی ڈیویلئیر اپنی دھن میں مست بے خبر بڑے آرام سے اپارٹمنٹ کی عمارت میں داخل ہوا اسے یقین تھا کہ ہالووین کی ہنگامہ خیز رات میں کوئی اسے نہ

Isma Khan Novels

پہچان پائے گااور نہ ہی اس کے پیچھے آئے گاکیونکہ اس کو مخبری مل چکی تھی کہ فارس ہمدانی اس کے پیچھے ہالووین تہوار میں آئے گااس نے خاموشی سے عمارت میں قدم رکھالابی میں کوئی نہیں تھاسب لوگ باہر شہر کی گلیوں میں ہالووین کی رات منانے میں مصروف تھے فارس نے ڈیویلئیر کوجاتے ہوئے دیکھاوہ لفٹ میں سوار ہورہاتھا

"یہ پریکٹس کررہاہےاوپرجانے کی"فارس نےلفٹ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکراکرکہاتوعدن رافع مسکراگئےاورجیسےہی دروازے بند ہوئے وہ سبھی سیڑھیوں کی طرف بھاگ پڑے ڈیویلئیر چوتھی منزل پر تھااور فارس کومعلوم تھاکہ اگرانہوں نےجلدی نہ کی تووہ موقع کھو دے گااس کے قدم تیزاورپختہ تھے ہرقدم کے ساتھ اس کے دل کی دھڑکن اوربڑھ رہی تھی

چوتھی منزل پر پہنچ کرفارس نے دھیرے دھیرے قدم بڑھائے اور کوریڈور میں ڈیویلئیر کے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھاوہ جانتا تھاکہ اسے محتاط رہناہوگا عمارت میں مکمل خاموشی تھی صرف دورسے ہالووین کی رات کی دھندلی آوازیں سنائی دے رہی تھیں فارس نےجیب سے ایک تیزدھاری والاچھوٹاآلہ نکالاجس سے وہ

Isma Khan Novels

دروازے کالاک کھول سکتا تھا اسے پتہ تھا کہ اس لمحے میں وہ اس کو مکمل طور پر سرپرائز کرنا چاہتا تھا چند ہی لمحوں میں دروازے کالاک کھل گیا اور اندر داخل ہوتے ہی اس نے دیکھا کہ ڈیویلئیر کچھ آدمیوں کے ساتھ بیٹھا تھا شاید اسے کچھ اندازہ تھا کہ فارس آ سکتا اسی لیے وہ سدباب کرنے آیا تھا لیکن فارس وقت سے پہلے حملہ آور ہو گیا تھا

"تم" وہ چیخا اور اس سے پہلے وہ اٹھتا فارس نے قدموں کو تیزی میں لا کر اس کے قریب جاتے ہی ایک زوردار جھٹکے سے اسے گردن سے پکڑا اور کرسی سے اٹھا لیا ڈیویلئیر کی چیخ ابھی اس کے حلق میں ہی پھنسی ہوئی تھی کہ فارس نے ایک جھٹکے میں اپنی بیلٹ نکال کر اس کے منہ پر باندھ دی تاکہ وہ آواز نہ نکال سکے عدن اور رافع اس کے ساتھ والوں کو گولیوں سے زخمی کر چکے تھے اور وہ کراہتے ہوئے زمین پر پڑے تھے

"مجھ سے مل کر خوشی ہوئی آپ کو۔۔اوہ شکریہ" وہ خود ہی سوال جواب کرتا مسکرا کر عدن کی مدد سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتے ڈیویلئیر کے ہاتھوں اور پاؤں کو رسی سے باندھا اور اسے کمرے کے ایک کونے میں گھسیٹ

کر لے گیا ڈیویلئیر کا چہرہ مکمل طور پر خوف سے پیلا پڑ چکا تھا اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ فارس اسے یہاں سے اس طرح اغوا کرنے آجائے گا

"ماں صدقے میرا بچہ تڑپ رہا ہے" فارس اس کے تڑپنے پر مصنوعی آبدیدہ ہوا لیکن عدن رافع نے جلدی سے اسے ایک کالے کپڑے میں لپیٹ دیا تاکہ کوئی بھی اگر باہر دیکھے تو صرف ایک عام آدمی کو دیکھے جو ہالووین کا حصہ لگے پھر وہ اسے کھینچتے ہوئے اپارٹمنٹ سے باہر لائے اور سیڑھیوں کی طرف بڑھے عمارت کے باہر ہالووین کا شور اب بھی اپنے عروج پر تھا گلیوں میں لوگ ابھی بھی عجیب وغریب ملبوسات پہنے خوشیاں منا رہے تھے عدن نے ڈیویلئیر کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پھینکا اور رافع نے تیزی سے گاڑی کو اسٹارٹ کیا فارس گارڈز کے ہمراہ دوسری گاڑی میں آگے آگے تھا اس کا آدھا کام ہو چکا تھا اب وہ بے فکر تھا

رات کی تاریکی مزید گہری ہو چکی تھی ہالووین کی خوشیاں اور رنگینیاں شہر کے مرکز میں اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھیں لیکن شہر کے ایک ویران علاقے میں ان کی گاڑیاں تیزی سے ایک پرانی اور خالی فیکٹری کی

جانب بڑھ رہی تھیں ڈیولئیر بے ہوش گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بندھا پڑا تھا جبکہ ان سب کے چہرے پر سرد مسکراہٹ اور آنکھوں میں جنون تھا فارس کی سانسیں تیز تھیں اور دل میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی آج کی رات وہ اپنے دشمن کو نہ صرف ختم کرنے والا تھا بلکہ اسے ایسی موت دینے والا تھا جو اسے کبھی نہیں بھولے گی

"یور لاسٹ ڈے اِن دِس ورلڈ" فارس نے خود سے سرگوشی کی اس کی مٹھی مضبوطی سے بند ہو گئی فیکٹری کی عمارت ویران اور سنسان تھی اندر کوئی روشنی نہیں تھی دیواریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھیں اور ہر طرف صرف خاموشی کا راج تھا آج یہ جگہ اس کے دشمن کے انجام کی گواہ بننے والی تھی انہوں نے گاڑی کو فیکٹری کے اندر لے جا کر روکا عدن خاموشی سے اتر کر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور ڈیولئیر کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالا جو اب ہوش میں آ رہا تھا اس کی آنکھوں میں خوف اور بے بسی تھی عدن نے اسے بغیر کوئی بات کیے زمین پر پٹخ دیا جس کے چہرے پر درد کی لہر دوڑ گئی

"یاد ہے کوئی ایسی جگہ" فارس کی آواز میں سرد مہری اور نفرت تھی

"وہ بھی ایک ایسی ہی پرانی فیکٹری تھی جب تم نے میری بیوی کا استعمال کرتے ہوئے مجھے قابو کیا تھا اس دن میرے دل پر ہاتھ ڈالا تھا نا آج یہاں تمہیں وہی انجام ملے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ برا" وہ نفرت سے بولتا بالوں میں انگلیاں چلاتا کنگھی کرنے لگا جبکہ ڈیویلئیر کا جسم کانپ رہا تھا وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا

"تمہیں لگا تھا کہ تم اس سب کے بعد مجھ سے بچ جاؤ گے" اس نے جنونی انداز میں ہنستے ہوئے کہا

"تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا تھا" ڈیویلئیر کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر فارس کے دل میں اب کوئی رحم نہیں بچا تھا اس کے دماغ میں صرف ایک ہی چیز تھی انتقام۔۔

"اچھا۔۔چلو اٹس اوکے اب میں تم سے تمہاری زندگی بھی چھین لوں گا اس نے جیب سے ایک تیز دھار چاقو نکالا جس کی نوک ہلکی سی روشنی میں چمک رہی تھی اور چاقو دیکھتے ہی مقابل کا خون خشک ہو گیا لیکن وہ مضبوط نظر آ رہا تھا

"ہمارے درمیان ٹگ آف وار والا معاملہ نہیں تھا ڈیویلئیر کہ کبھی تم جیتے اور کبھی میں جیتا ہمارے درمیان فائنل ڈیسٹینیشن تھی ایک وقت میں ایک ہی جیت سکتا تھا اور میں جیت چکا ہوں آج تمہاری موت ہو جائے گی اور کل نیویارک نیوز پیپر پر تمہاری تصویر چھپے گی" فارس نے غصے اور نفرت سے کہا ساتھ ہی اس کے چہرے پر ایک زوردار گھونسہ مارا جس سے خون کا فوارہ نکلا ڈیویلئیر کی کراہ بلند ہوئی

"تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھے مار کر بچ جاؤ گے" ڈیویلئیر کے چہرے پر وحشیانہ مسکراہٹ تھی

"آف کورس کیونکہ میں ہر پلین کے لیے ایک اسٹپنی پلین رکھتا ہوں یو نو آج تمہارا کزن ٹانجین نیو ہاسٹل خریدنے گیا ہوا ہے اور سنا ہے کہ وہ اپنی بہن یعنی ڈیانا سے بہت محبت کرتا تھا اور اسے باقی فیملی کی طرح ڈیانا کے عشق پر اعتراض بھی نہیں تھا۔اوہ مجھے ہنسی آرہی ہے ون منٹ ویٹ۔۔ہاہاہا" فارس نے چڑانے کے لیے دیوانہ وار ہنستے ہوئے کہا عدن رافع اس کی کمینگی پر مسکرا گئے جبکہ ڈیویلئیر اس کا پلین سنتا متفکر ہونے لگا ڈیانا کی موت کا افسوس اس کے بھائی کو ابھی تک

تھا اور وہ اس سے تھوڑا بہت اختلاف رکھتا تھا جس کا پورے خاندان کو علم تھا

"وہ بیچارا صرف پریکٹس کے لیے پسٹل لے رہا تھا کا زوہ ٹریننگ پر جانے سے پہلے کچھ سیکھنا چاہتا لیکن لوگ کیا سمجھے گے کہ وہ غصے میں اسی پسٹل کے ساتھ تمہارا قتل کر گیا۔۔اوہ۔۔ڈیوبلئیر مجھے افسوس ہے کہ۔۔"وہ کرسی کے بازو پر اپنی دائیں ٹانگ رکھ کر کہنی کے بل جھکا آنکھوں میں شیطانیت وسفاکی کے ساتھ سلگا دینے والی کشش تھی

"کہ میں شیطان ہوں۔۔میں تمہارے اس بے گناہ کزن کو گناہ گار ٹھہرا دوں گا"وہ چاقو کی تیز نوک سے گردن پر خارش کرتے ہوئے آنکھ دبا کر بولا اور پھر ایک جھٹکے سے زوردار وار ڈیوبلئیر کے پیٹ پر کیا ڈیوبلئیر کی چیخیں شدید تھیں مگر وہ خاموش فیکٹری کی دیواروں میں گم ہو گئی تھیں

"م۔میں برا نہیں تھا۔تم دونوں نے مجبور کیا تھا میرے لیے ایسے حالات بنائے کہ مجھے۔۔مجھے برا بننا۔پ۔پڑا"وہ بھیگی پلکوں سے سچائی بیان کرنے لگا

"نانانا۔۔برے تھے تو برے حالات بنے تھے یو نو اچھا انسان بھی کہیں نا کہیں برا ہوتا ہے اسی لیے اسے برے حالات کا سامنا کرنا پڑجاتا" وہ ایک کے بعد ایک وار کرتا چلا گیا ہر وار کے ساتھ ڈیویلئیر کی زندگی دم توڑ رہی تھی

"سر پسٹل" ایک شخص آگے آیا اور ڈیویلئیر کے کزن کا چرایا ہوا پسٹل آگے کیا

"گڈ" وہ مسکرا کر ٹشو سمیت پسٹل پکڑ کر ڈیویلئیر کی طرف دیکھنے لگا جس کا خون ہر طرف پھیل چکا تھا ڈیویلئیر اب نیم مردہ تھا

"دِس از یور فائنل ڈیسٹینیشن اینڈ یو ڈیزرو دِس" فارس نے سختی سے کہا وہ ڈیویلئیر کے کزن کا پسٹل فنگر پرنٹ سمیت چوری کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے حتیٰ کہ فارس اس کے کزن کو کسی بہانے فیکٹری والی سوسائٹی کا چکر بھی لگوا چکا تھا تاکہ سی سی ٹی وی میں بھی وہ آجائے

"ارادہ تو تمہاری دو سو چھ ہڈیاں اور چوبیس پسلیاں توڑنے کا تھا مگر ابھی ٹائم کم ہے" فارس نے مسکراتے ہوئے زوردار فائر کیا

ڈیویلئیر کی آخری چیخ خاموشی میں تبدیل ہو گئی تھی جیسے ہر طرف موت کی خاموشی چھا چکی ہو فارس نے پسٹل کو زمین پر پھینکا اور ایک

لمحے کے لیے وہیں بیٹھ کر ڈیویلئیر کی بے جان لاش کو دیکھتا رہا اس کے اندر کا جنون اب تھم چکا تھا لیکن دل میں ایک عجیب سا سکون تھا

"فائنلی ہی از ڈیڈ" عدن نے دھیرے سے کہا

"ہم اس بندے نے فارس ہمدانی کے دل اور دماغ گھما دیئے تھے اس کو کیو نکر نا گھماتا" وہ اپنے ہاتھوں کو صاف کرتے ہوئے فیکٹری سے باہر نکلنے لگا

"سر نیویارک کی پولیس پاکستانی پولیس کی طرح نہیں ہے" رافع نے خطرہ بیان کیا

"ڈونٹ وری میں بھی پاکستان پلس امیریکا کی پیداوار ہوں۔۔ میں پورا پلین تیار کیے ہوئے ہوں

ٹانجبیں سی سی ٹی وی، پسٹل اور پھر کل کی بحث کی وجہ سے پھنس جائے گا یونو اس کے دوست کو میں خرید چکا ہوں اور اسی سے پتہ چلا ہے کہ ٹانجبین کل ڈیویلئیر کے فادر کے ساتھ بحث کرتا رہا ہے اور پھر اس نے ڈیویلئیر کو فون پر جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی تھیں پولیس ٹانجبین کے دوست سے بازپرس کرے گی تو وہ اسی کا نام لے گا اور یہی سب بتائے گا اس کے بعد فون کال ٹریس ہو جائے گی تو سولڈ ہو گیا نا پلین، پھر ڈیویلئیر کا باپ

خود گواہ ہے کہ ٹانجین ہی ڈیویلئیر سے فی الوقت دشمنی رکھتا تھا" اندھیری رات میں ان کی گاڑی دھیرے دھیرے دور ہوتی چلی گئی اور پیچھے صرف ویران فیکٹری میں ایک بے جان لاش رہ گئی ہالووین کی رات اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی

سات سال بعد:

دنیا کے مقدس ترین مقام مکہ کی گلیوں میں صبح کا وقت تھا اور آسمان پر سورج کی نرم کرنیں روشنی بکھیر رہی تھیں ہوا میں ایک خاص سی خوشبو تھی ایک پاکیزہ احساس جو دنیا کے ہر کونے سے آئے ہوئے لاکھوں لوگوں کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی ہر چہرے پر عاجزی، ہر آنکھ میں آنسو، اور دل میں ایک ہی دعا تھی "اللہ کی رضا"

"کاش آپ بھی ہوتے" حرمت اور اس کے دو بچے راحل فارس اور دعائے نور اس عظیم سفر کا حصہ بننے جا رہے تھے آج کا دن ان کے لیے زندگی کا سب سے بڑا اور روحانی دن تھا حج کے تمام ارکان مکمل

کرنے کے بعد آج وہ طوافِ کعبہ کرنے جارہے تھے ان کے دل میں خوف اور امید کا ملا جلا احساس تھا ان کا پورا جسم عبادت کی شدت اور محبت سے کانپ رہا تھا

"اللہ پاک کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ موقع عطا کیا" حرمت نے دل میں کہا اس کی آنکھوں میں عاجزی اور ممنونیت کے آنسو بھر آئے بہرحال ہزار کوششیں ناکام گئی تھی سینکڑوں منتیں بے کار گئی تھیں فارس نے نا سدھرنا تھا اور نا وہ سدھرا۔البتہ اس کی مذاق میں دی گئی دعا ضرور قبول ہوگئی تھی ان کے دونوں بچے نیک، معصوم وپرہیزگار پیدا ہوئے تھے ان کی واحد دوست ان کی ماں تھی یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں اس جیسے ہی تھے البتہ راحل کچھ زیادہ اسلامی تھا وہ سارے سرکل میں ولی اللہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ راحل کے منہ سے نکلی ہوئی ہر دعا قبول ہوجاتی تھی اکثر لوگ اس سے دعا کرواتے تھے لیکن وہ وہی دعا کرتا جو اس کا دل کرتا جیسے حرمت ہزاروں بار اس کی منتیں کرچکی تھی کہ وہ فارس کی ہدایت کے لیے دعا کرے مگر وہ ہمیشہ کہہ دیتا کہ "مما دل نہیں کرتا" شاید دعا کا قبول ہونا دل سے ہی ہوتا ہے

"راحل میرے پیارے بیٹے یہ بہت مقدس مقام ہے یہاں پر جو بھی دعا مانگی جاتی وہ قبول ہوتی ہے" ان تینوں کے سفید احرام اور ان کے دلوں کی پاکیزگی انہیں اس مقدس مقام کے قریب لے آئی تھی وہ تینوں اپنے ہاتھوں میں تسبیح لیے مسلسل ذکر کر رہے تھے

"یس ماما" راحل کعبے کو دیکھتا مسکرا کر بولا

"تو پلیز آج تو دعا کر دو نا پلیز راحل آپ کو ماما پر ترس نہیں آتا کیا دعا کرو نا آپ کے پاپا راہ ہدایت کی طرف آجائیں" وہ پھر منت کرنے لگی اور راحل منہ بسور گیا

"پاپا راہ ہدایت پر نہیں آئیں گے میں نہیں دعا کرنی بلکہ میں دعا کروں گا کہ آپ راہ ہدایت پر آجائیں" وہ جواباً اس کے لیے دعا کر گیا اور حرمت منہ بسور گئی

"راحل ماما آپ سے ناراض ہیں کچی ہوں میں" وہ ہاتھ کی چھوٹی چھنگلی اس کی بالکل چھوٹی سی چھنگلی میں ڈال کر باور کروا گئی

"ماما بائی ونداے نا (بھائی گندا ہے نا" تین سالہ دعائے نور نے بھی اسی کی طرح راحل کو دیکھا اسی وقت عدن اپنی فیملی ساتھ ان کے پاس

آگیافارس نے حرمت کو حج کے لیے عدن فیملی ساتھ بھیجا تھا تاکہ وہ وہاں محفوظ رہے کیونکہ فارس جانتا تھا کہ اس کے دشمنوں سے کسی بھی چیز کی توقع کی جا سکتی

"چلیں بھابھی"عدن نے پوچھا تو وہ سر ہلا گئی"لبیک اللھم لبیک" کی صدائیں ہر طرف گونج رہی تھیں لاکھوں لوگوں کی آوازوں میں ایک روحانی طاقت تھی جیسے ہر لفظ آسمانوں تک پہنچ رہا ہو

"یہ کتنی بڑی سعادت ہے کہ ہم اللہ کے گھر میں ہیں"عدن کی وائف نے دھیرے سے کہا ان سب کی آنکھوں میں حیرت اور محبت تھی وہ سب کعبہ کی طرف بڑھ رہے تھے اور جیسے جیسے وہ قریب ہوتے جا رہے تھے ان کے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں ہر قدم کے ساتھ ان کا دل اور روح مزید پاکیزگی میں ڈوبتا جا رہا تھا چاروں طرف لاکھوں لوگ تھے مگر سب کی توجہ ایک ہی جگہ پر مرکوز تھیں۔۔بیت اللہ،اللہ کا گھر۔۔!!

"کاش وہ بھی ہوتے"یہ حسرت حرمت کی آنکھوں کو نم کر چکی تھی کہ کاش اس کا فارس یہاں ہوتا

"وہ آپ کے ساتھ ہی ہیں بھابھی" عدن نے اس کو کہتے راحل کی طرف اشارہ کیا جو اپنے ننھے ہاتھوں میں تسبیح پکڑے سفید احرام میں ہو بہو فارس کی فوٹو کاپی تھا

"لبیک اللھم لبیک۔۔لبیک اللھم لبیک"وہ ننھی سی باریک آواز میں باآواز بلند پڑھ رہا تھا جیسے اپنی آواز کعبے کے درو دیوار کے ساتھ ٹکرا کر اظہار کرنا چاہتا ہو کہ وہ وہاں پہ ہے اس کی حسرت تھی کہ وہ کعبے کو ہاتھ لگا کر چوم سکے

"اللہ پاک کا ہر حال میں شکر کرنا سیکھیے بھابھی اگر آپ کے شوہر یہاں نہیں آنا چاہتے تھے تو ان کا خون ان کا اکلوتا بیٹا عشق حقیقی کا جذبہ لے کر آیا ہے فارس سر کی نسل ان پر نہیں گئی راحل سر فارس کا خون ہی ہے" عدن کے الفاظ حرمت کے دل کو تسلی کا جذبہ دینے لگے بے شک اللہ پاک بہترین تدبیر رکھنے والے ہوتے وہ جانتے ہوتے کہ کس کو کیا دینا، کتنا دینا اور کیسے دینا

"لبیک اللھم لبیک" اس نے راحل کو دیکھا وہ واقع میں بے انتہا عشق کی آنچ لیے اونچے سے بول رہا تھا آتے جاتے لوگ نہایت پیار و محبت سے اس بچے کے سر پر پیار دے کر گزرتے جا

رہے تھے جو اتنی سی عمر میں ہی کمال کا جذبہ رکھتا تھا

"اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" وہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر بے اختیار بولی دل سے یہ حسرت نکلنے لگی کہ کاش فارس بھی یہاں اس کے ساتھ ہوتا اللہ کا شکر دل میں پیدا ہونے لگا کہ فارس نا سہی اس کی اولاد، اس کا خون

،اس کا بیٹا و بیٹی اس کے ساتھ تھے جب وہ کعبہ کے قریب پہنچے حرمت نے ایک گہری سانس لی اور دل میں دعا کی "یا اللہ ہم تیرے بندے ہیں تیرے در پر آئے ہیں ہمیں معاف کر دے ہماری دعائیں قبول فرما" کعبہ کا منظر اتنا حسین تھا کہ آنکھیں حیرت و خوشی سے بھر گئیں سیاہ غلاف میں لپٹے اس مقدس مقام کو دیکھ کر ہر شخص کے دل میں عاجزی کا سمندر ٹھاٹھیں

مارنے لگا تھا حرمت کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے وہ زندگی بھر اس لمحے کی منتظر رہی تھی اور آج یہ لمحہ اس کے سامنے تھا

"لبیک اللھم لبیک" اس نے دل کی گہرائیوں سے باآواز بلند کہا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی تھی راحل کو عدن نے انگلی پکڑ کر تھاما ہوا تھا جبکہ دعائے نور کو حرمت نے گود میں اٹھائے طواف کا آغاز کیا وہ دھیرے دھیرے کعبہ کے گرد گھوم رہے تھے ان کی آنکھیں کعبہ پر مرکوز تھیں دل وزبان میں اللہ کا ذکر تھا اور جسم روحانی سکون میں ڈوبا ہوا تھا

"لبیک اللھم لبیک..." وہ سب اپنی پوری توجہ اور خشوع کے ساتھ اس مقدس سفر کو جاری رکھے ہوئے تھے طواف کے دوران ہر قدم کے ساتھ ان کی روح مزید پاکیزگی کی جانب بڑھ رہی تھی چاروں طرف لاکھوں لوگ تھے سب مختلف ملکوں، زبانوں اور قوموں سے تعلق رکھتے تھے لیکن آج سب ایک ہی مقصد کے تحت یہاں موجود تھے اللہ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنا۔!!جب وہ طواف کے آخری چکر میں پہنچے حرمت نے اپنے دل کی گہرائیوں سے دعا کی

"یااللہ ہمیں بخش دے، ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہمیں نیک راہوں پر چلا اور ہمارے بچوں کو دین کی روشنی میں پروان چڑھا۔ اللہ پاک میرے فارس کے گناہوں کو بھی بخش دیں ان کو دین کی راہ پر چلا دیں ان کے دل کو سکون دیں پلیز اللہ پاک ہمیں ہمارے دونوں بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں" طواف مکمل کرنے کے بعد وہ تینوں مقام ابراہیم کی طرف بڑھے وہاں پہنچ کر انہوں نے نوافل ادا کیے ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے ان کے دل میں ایک سکون تھا جو وہ کبھی بیان نہیں کر سکتے تھے پھر

نماز کے بعد وہ زم زم کے کنویں کی طرف گئے حرمت نے اپنے بچوں کو زم زم پلایا

"یہ پانی کسی بھی بیماری اور تکلیف کو دور کرنے والا ہے اسے شفا کا ذریعہ سمجھ کر پینا چاہیے" اس نے راحل کو سمجھایا جس کے چہرے پر روحانی سکون اور خوشی کی چمک تھی

"میں بابا کے لیے بھی لے کر جاؤں گا" وہ اپنے چھوٹے سے بیگ میں آب زم زم کی بوتل رکھنے لگا اور حرمت مسکرا گئی وہ جانتی تھی فارس یہ پانی بھی

نہیں پہنے والا تھا لیکن امید پر دنیا قائم ہوتی۔۔ چاروں طرف لوگوں کی دعاؤں کی گونج تھی اور آسمان پر پرندے جیسے ان کی دعاؤں کو لے جا رہے ہوں ہر چہرہ اللہ کی رحمت کی امید میں جھکا ہوا تھا ہر دل میں ایک ہی خواہش اللہ کی قربت تھی

دنیا کے بڑے بڑے بزنس مین لندن کی ایک شاندار اور اونچی عمارت کے کانفرنس روم میں جمع تھے چاروں طرف بظاہر سکون تھا لیکن ہوا میں تناؤ محسوس ہو رہا تھا کانچ کے نفیس فرنیچر کی چمک اور دیواروں پر لگی پرانے دور کے ارب پتیوں کی تصویریں ماحول کو مزید بھاری بنا رہی تھیں یہ کمرہ دنیا کے ان بااثر افراد کے لیے مخصوص تھا جو عالمی معیشت کی نبض پر قابو رکھتے تھے ہر کوئی اپنی کرسی پر سکون سے بیٹھا تھا لیکن ان کے چہرے پر سنجیدگی و تفکر کی گہری چھاپ تھی کیونکہ سب اس وقت عربوں کھربوں کے اس پروجیکٹ کو حاصل کرنے کے لیے بے چین تھے اس کمپنی کا اونر دنیا کے امیر ترین اشخاص میں سے ایک تھا تو سب کا اس سے ڈرنا فطری تھا فارس جو کہ اس وقت کے سب سے کامیاب اور طاقتور کاروباری شخصیات میں سے ایک

تھا نہایت اعتماد کے ساتھ مغرور چال چلتا رافع کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا اس کے قدموں کی دھیمی آواز نے سب کی توجہ اس کی طرف مبذول کر دی لیکن وہ اپنے مخصوص انداز میں بغیر کسی سے سلام دعا کیے اپنی کرسی کی طرف بڑھا اور دھیرے سے بیٹھ گیا اس کی آنکھوں میں غرور اور چہرے پر خوداعتمادی کی جھلک صاف دکھائی دے رہی تھی آج کی میٹنگ بے حد خاص تھی

"جناب فارس ہم سب جانتے ہیں کہ تم یہاں کیوں ہو" مسٹر راگوو جس کا چہرہ غرور اور دھونس سے بھرا ہوا تھا طنزاً بولا وہ اس بڑی کمپنی کے اونر فرینڈس کا پی اے تھا لیکن اسے فارس سے بے پناہ چڑ تھی کیونکہ فارس باقی سب کی طرح اس کی جی حضوری کرنے والا نہیں تھا

"تم چاہتے ہو کہ ہم تمہاری شرائط پر تمہارے ساتھ معاہدہ کریں کیا یہ کھلی انا نہیں دکھا رہے تم" اس کے طنز پر فارس نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ دی لیکن اس کی آنکھوں میں خطرناک چمک تھی

"میری شرائط" اس کی آواز دھیمی لیکن مضبوط تھی

"یہ شرائط نہیں ہیں یہ حقیقت ہے میں جو کہتا ہوں وہ ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا یہ ایسے ویسے۔۔" اس نے ہاتھ ادھر ادھر کرتے اچھی خاصی اس کی اتاری

"روک نہیں سکتے" اس کے الفاظ پر کمرے میں ہلچل مچ گئی کچھ لوگ حیران کچھ ناراض اور کچھ بے چین نظر آنے لگے ایک اور بزنس مین نے غصے میں کہا "تمہارا غرور تمہیں برباد کر دے گا جناب ہمدانی ہم تمہیں وہ طاقت کبھی نہیں لینے دیں گے جو تم مانگ رہے ہو" فارس نے اپنی کرسی کے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کمرے میں گھومتے ہوئے ہر شخص کی طرف اشارہ کیا

"تم سب میرے مقابلے میں کچھ نہیں ہو اور تم سب جانتے ہو کہ میں جہاں جاتا ہوں جیت میری ہوتی ہے تم میں سے کسی کی جرأت نہیں کہ میرے سامنے کھڑا ہو" کمرے میں سناٹا چھا گیا فارس کی باتوں میں ایک عجیب طرح کی شدت

اور سچائی تھی جو سب کو خاموش کر چکی تھی جبکہ راگوو کی آنکھوں میں نفرت اور حسد کی پرچھائیاں تھیں

"تمہیں کیا لگا راگوو کہ تم میرے خلاف سازش کر کے مجھے اس سیٹ سے گرا دو گے تم جتنی مرضی کوشش کر لو تمہاری حیثیت ایک معمولی شطرنج کے مہروں جیسی ہے اور میں وہ کھلاڑی ہوں جو ہر چال کو سمجھتا ہے" وہ مسکرایا راگوو نے غصے سے فارس کی طرف دیکھا لیکن اسے بالکل پرواہ نہیں تھی کیونکہ اس کے دشمنوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی تھی سب کی اپنی اپنی جگہ پوری کوشش تھی کہ فارس کو کاروباری دنیا سے باہر نکال دیں لیکن یہ فارس کی ذہانت اور چالاکی ہی تھی جو اپنے دشمنوں کی ہر سازش کو ناکام بنا دیتی تھی وہ جانتا تھا کہ لوگ ہمیشہ اس کے خلاف چالیں چلتے رہیں گے لیکن اسے اپنے دماغ اور اپنے فیصلوں پر بھروسہ تھا راگوو سے بحث کے بعد میٹنگ جاری رہی میٹنگ ختم ہونے کے بعد فارس کو ٹینڈر مل گیا تھا جس پر سب ارکان کا غصے و حسد سے برا حال تھا لیکن اسے کسی بھی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں تھی اس نے بہت دشمن دیکھے تھے اور وہ جانتا تھا کہ جب تک وہ زندہ ہے اس کے دشمن بڑھتے جائیں گے

"جناب راگوو۔۔"وہ دل جلی مسکان لیے باہر کی طرف جاتے راگوو کو روک کر کمینی بھری آواز میں بولا راگوو کی نگاہوں میں بے پناہ غصہ ونفرت تھی

"میں نے زندگی میں ایک بات سیکھی ہے کچھ لوگ ہمارے پیروں میں بیٹھنے کے قابل نہیں ہوتے اور ہم انہیں سر پر بٹھا رہے ہوتے یہ ہماری سب سے بڑی غلطی ہوتی سو بی نیگیٹو۔۔اینڈ سٹے نیگیٹو تاکہ کوئی پازیٹو کی امید ہی نا رکھے" وہ آخر پر آنکھ دبا کر مشورہ دیتا پھر ہنستے ہوئے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے گاڑی میں آ بیٹھا اس کی آنکھوں میں سنجیدگی، ہونٹوں پر مسکان اور دماغ میں دشمنوں کی چالیں چل رہی تھیں لیکن دل کے کسی کونے میں ایک خالی پن تھا اس کی اہلی اور اس کے بچے کافی دن سے حج کے لیے گئے ہوئے تھے اور فارس کو ان کی یادشدت سے ستا رہی تھی گاڑی کے شیشے سے باہر دیکھتے ہوئے فارس نے ایک لمبی سانس لی

"وہاں ہوتے ہوئے وہ کتنی خوش ہوں گی شاید میری ہدایت کے لیے پھر دعائیں کر رہی ہوگی۔۔بائی داوے اللہ پاک آپ میری بیوی کو زیادہ سیریس مت لیجیے گا" اس نے مسکراتے خود سے کہا ساتھ بیٹھا بزنس

فائل کو پڑھتا رافع دھیمے سے مسکرا گیا اس کا باس بہت ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا

"خیر جلدی آجاؤ مائی لو" اس نے دل میں سوچا

"تمہارے بغیر یہ دنیا کچھ بھی مزہ نہیں رکھتی" وہ موبائل پہ اس کی پکچرز نکال کر دیکھنے لگا حرمت نے اس کی بہت منتیں کی تھیں کہ وہ بھی ان کے ساتھ چلے مگر وہ انکار کرتا رہا اور بالآخر نعمان کے سمجھانے پر حرمت ان سب کے ساتھ اپنے بچے لیے چلی گئی تھی بہر حال وہ اتنا تو مان چکی تھی کہ اسلام میں زبردستی کا کانسپٹ نہیں ہے ایک ناسمجھ بچے کو سختی کر کے فرائض پورے کروائے جا سکتے لیکن ایک بالغ و عقل سمجھ رکھنے والے کو صرف اللہ پاک ہی ہدایت کی طرف لا سکتے لیکن شاید فارس کی ہدایت ابھی نہیں لکھی تھی یا شاید لکھی ہی نہیں تھی

دوپہر کی دھوپ نرم ہوا کے ساتھ فارم ہاؤس اور ہمدانی پیلس کے مشترکہ گارڈن میں پھیل رہی تھی گلاب اور موتیا کے پھولوں کی خوشبو ہوا میں رچی

بی تھی جبکہ گارڈن کے اندر ہلکی دھوپ پڑ رہی تھی ایسے میں وہ تینوں ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے بیٹھی ہوئی تھیں قریب ہی ولی دعائے نور اور اسد اپنے بھائی کے ساتھ کھیل رہے تھے جبکہ عطروبہ کی بیٹی اپنی ماں کی گود میں سوئی ہوئی تھی ان تینوں نے آج گارڈن میں اکٹھے بیٹھنے کا پلین بنایا تھا سب کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی

"بائی داوے حرمت حج سے آنے کے بعد تو تم کچھ زیادہ ہی چمک رہی ہو" عطروبہ نے ہنستے ہوئے کہا

"بس جب دل کی مراد پوری ہو جائے تو دل خوش ہو جاتا ہے" حرمت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"حالانکہ تمہارا شوہر ابھی بھی ویسا ہی ہے" اس نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا حرمت کا دل کیا کہہ دے کہ کوئی بھی نہیں بدلا سب ویسے ہی نفرت وانا کی قیدی تھی، میران ویسے ہی عیاش و گھٹیا حرکات کا حامل تھا، حذیفہ ویسے ہی لاپرواہ تھے، ریان ویسے ہی اپنی ذات کے خول میں قید تھا، نعمان ویسے ہی وقت کی قلت کا شکار سنجیدہ مزاج تھے اور عطروبہ خود بھی ویسے ہی طنز و حسد کی قید میں تھی ہاں اس پوری

کہانی میں اگر کوئی بدلا تھا تو وہ امل تھی وہ اب حرمت کی طرح زیادہ تر گھر میں رہتی تھی اور پردہ و دین اسلام پر عمل کرنے لگی تھی اس نے اپنے آپ کو بہت حد تک بدل لیا تھا

"ہمم جانتی ہوں لیکن ایک بات کہوں مجھے وہ بدلے ہوئے چاہیے بھی نہیں" وہ مسکرائی عطروب نے قدرے چونک کر حرمت کی طرف دیکھا

"تم یہ ہوش میں کہہ رہی ہو وہ ابھی کل کسی لڑکی کے ساتھ فلرٹ کر رہا تھا کیا تمہیں اب جیلسی نہیں ہوتی" عطروب نے حیرانی سے کہا

"لیکن اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا" اس نے مسکراتے ہوئے چائے کا ایک گھونٹ لیا

"پڑنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ فارس تو ہماری پرنس کی ہی محبت میں گم ہے" امل نے ہنستے ہوئے شرارتی انداز میں کہا

"ہاں بھئی یہ تو ہے" عطروب نے سر ہلایا

"آپی اس کے دانت آرہے ہیں۔ ہیں نا" ولی نے دعائے نور کا منہ کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا تو

حرمت مسکرا گئی اس کا بھائی کافی بڑا ہو گیا تھا لیکن وہ ویسے کا ویسا معصوم تھا جبکہ اسد اس کے مقابلے ذہین اور تیز بچہ تھا وہ دونوں میٹرک کے امتحان دے رہے تھے اور قد کاٹھ میں کافی بڑے ہو گئے تھے امل اور حرمت ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئیں جبکہ عطروب اپنی بیٹی کی طرف اپنی توجہ مبذول کر گئی

فارم ہاؤس میں سکون کا عالم تھا دیواروں پر نرم روشنی کے ساتھ ساتھ ایک خاص سا وقار بھی پھیلا ہوا تھا حرمت جو حال ہی میں حج سے واپس آئی تھی اور اس کے چہرے پر روحانی تسکین اور دل کی روشنی صاف جھلک رہی تھی وہ سر پر دوپٹہ لیے قرآن پاک پڑھنے میں مصروف تھی ساتھ ساتھ راحل کو بھی سبق دے رہی تھی تاکہ وہ یاد کر سکے جبکہ صوفے پر بیٹھا فارس اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا شاید دونوں کی دنیا ایک دوسرے سے مختلف تھی لیکن ان کی محبت میں ایک عجیب کشش اور گہرا تعلق تھا

"ماشاءاللہ تم بہت جلد قرآن پاک پڑھ لوگے"حرمت نے مسکراکر راحل کے ماتھے پر بوسہ دیا اور قرآن پاک بند کرکے بیڈ سے اٹھی یکلخت ہی اس کی نگاہیں فارس کی طرف گئیں جو لب کاٹتا بھنوؤں کو سکیڑے لیپ ٹاپ پر نگاہیں ٹکائے ہوئے تھا ساتھ اس کو کالز آ رہی تھیں جن کو وہ رسپانس دے رہا تھا

"فارس"حرمت نے محبت بھرے انداز میں کہا ساتھ ہی قرآن پاک اونچی جگہ پر رکھ دیا راحل اپنے سکول کا کام لے آیا وہ شرارتیں کم ہی کرتا تھا جبکہ اس کے مقابلے میں دعائے نور معصومیت بھری شرارتیں کرتی رہتی تھی

"ہمم"وہ مصروف تھا

"آپ کو پتہ وہاں بہت مزہ آیا تھا ہمیں آپ چلتے تو مزید مزہ آتا"وہ مسکرائی

"کیوں میں نے کونسے گل کھلانے تھے وہاں جو زیادہ مزہ آتا"اس نے سر جھٹکا

"آپ کی دلیلوں کا تو کوئی مقابلہ نہیں لیکن آئی سوئیرج پر جا کر ہم نے جو سکون محسوس کیا وہ دنیا کی کسی چیز سے نہیں مل سکتا وہاں جو دعائیں کیں تھیں وہ آپ کی دلیلوں کے بس کی بات نہیں" اس نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا

"اچھا۔ تو کیا وہاں کوئی تجرباتی ثبوت ملا جو تمہاری دعاؤں کے قبول ہونے کی گارنٹی دے سکے واٹ نان سینس اصلی دعا کے قبول ہونے کا تعلق جگہ سے نہیں ہوتا" فارس نے اسے شرارتی انداز میں دیکھا جو اسے گھورنے لگی تھی

"ہر چیز کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کچھ چیزیں دل سے محسوس کی جاتی ہیں اور جگہ کا بھی فرق ہوتا پاکی و پلیدی بہت افیکٹ کرتی وہ جگہ مقدس و پاک ترین تھی وہاں دعا کا قبول ہونا شرطیہ ہے اور آپ کو ایک دن ضرور ہدایت آئے گی میں نے دعا کی تھی" حرمت نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا فارس نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا پھر اس کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ آگئی

ہزاروں حسرتیں ایسی کہ ہر حسرت پہ دم نکلے۔۔ہاہاہا۔ بہت نکلے میری بیوی کے ارماں پھر بھی کم نکلے" وہ ہنستا ہوا شعر بگاڑ گیا اور حرمت فقط اسے گھور سکی

"میں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ جس دن میرے بیٹے نے دعا کر دی اس دن مے بی تھوڑی بہت ہدایت آجائے بٹ سیریسلی ہدایت نفرت نہیں جو کی جاتی ہدایت محبت ہوتی جو ہو جاتی ہے ہدایت کسی سوچ کی طرح نہیں جسے دماغ میں ڈالا جاتا ہدایت خواب کی مانند ہوتی جو اپنی مرضی سے ہی آتے ہیں" وہ اسے ہمیشہ سمجھاتا تھا لیکن شاید اس کی بیوی کو بھی آجتک ہدایت نہیں آئی تھی جو سات سال بعد بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی کہ فارس کو ہدایت کی طرف لانا

"راحل اپنے بابا کے لیے دعا کر دو تمہارا کیا جائے گا" اس نے نرمی سے راحل کی کمر پر مکا مارا اور وہ ہنس کر پرے ہو گیا

"بابا اللہ پاک آپ کو ہمیشہ خوش رکھیں" وہ مسکرا کر دعا کر گیا اور فارس کا قہقہہ بلند ہوا

"مائی لٹل سن لویو۔۔ویسے توتم ماں کے چمچے ہو مگر کبھی کبھار اپنے باپ کو بھی خوش کرہی دیتے ہو" وہ حقیقت بیان کرتا لیپ ٹاپ بند کرکے انگڑائی لینے لگا

"میرا کوئی چمچ نہیں ہے آپ کی گندی اولاد ہے جو میری ایک بات نہیں مانتی" حرمت فوری خالص ماؤں والے اسٹائل میں بولی جبکہ دعائے نور ملازمہ کے ساتھ کھیل کر کمرے میں داخل ہوتی فوری اپنے باپ کی طرف بھاگی

"مت بھولو ہلی یہ مجھ پر نہیں گیا میں تو اپنی اس دن مذاق میں کی گئی دعا پر پچھتا تا ہوں کاش یہ مجھ جیسا ہوتا اففف۔ یو نو پرسوں کیا ہوا میں انگلش مووی کا سین دیکھ رہا تھا اس بندے نے وہ اسلامی لیکچر دیا کہ کیا کہوں یار اس کو سمجھاؤ میں اس کا باپ ہوں یہ میرا باپ نہیں" وہ اکتا کر بولا اور حرمت ہنی اس کا بیٹا واقع میں بہت تربیت یافتہ تھا

"بابا آئی نو آپ میرے بابا ہیں۔۔بٹ مائی نیم ازراحل اور راحل کا مطلب ہوتا رہنمائی کرنے والا" وہ اپنے باپ کو حوصلہ دینے لگا جو سر تھام گیا تھا

"یہ بچہ پریگنینسی میں تمہارا مجھ سے دور بھاگنے کا انجام ہے" فارس نے حرمت کو چھیڑا جو سرخ سی تکیہ اٹھا کر اس کی طرف پھینک گئی

"بات مت کیجیے مجھ سے" وہ ناراضی کا ڈرامہ کرنے لگی

"بات کر کون رہا" وہ ادھر ادھر دیکھتا حیرانی سے طنز کر گیا اور حرمت کا منہ کھل گیا یعنی رکھ کر بے عزتی ہو چکی تھی

"راحل اپنے بابا سے کہو کہ ماما ان سے بہت ناراض ہو چکی ہیں اور اگر وہ ابھی مجھ سے معافی نہیں مانگیں گے تو آج کے بعد کوئی بات نہیں کریں گی" اس نے راحل کو کہا جبکہ فارس لیپ ٹاپ چھوڑے اپنی بیٹی سے پیار کرنے میں مصروف تھا حرمت کو پکا یقین تھا وہ۔ کچھ دیر میں دعائے نور کا باجا اتنا اونچا بجوائے گا کہ فارم ہاؤس پورا گونج جائے گا وجہ اس کی چٹکی یا کاٹی تھی وہ ان تینوں کو پیار کرتے وقت چٹکی یا کاٹی ضرور کاٹتا تھا کیونکہ اس کو اس چیز سے بہت لطف آتا تھا حرمت بیچاری کو تو اب عادت ہو چکی تھی لیکن بچے ابھی بھی رونا مچا دیتے تھے اور فارس کھسیانا سا ہنس دیتا۔

"مگر آپ کیوں ناراض ہیں"راحل نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

"یہ تمہاری سمجھ سے باہر کی بات ہے بس باباکو کہہ دو"فارس مسکراتا ہوا دعائے نور کے دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ادھر ادھر کرتا اس کی طرف دیکھ رہاتھا

"بابا"راحل نے زور سے کہا

"ماماکہہ رہی ہیں کہ وہ بہت ناراض ہیں اوراگر آپ نے ان سے معافی نہیں مانگی تووہ آپ سے کبھی بات نہیں کریں گی"فارس نے سر اٹھاکر راحل کی طرف دیکھا

"اپنی چلتی پھرتی بےوقوفی کی کمرشل ماماسے کہوکہ باباکوبالکل سمجھ نہیں آرہی کہ انہوں نے کیا غلطی کی ہے"حرمت اپنی پھرسے بےعزتی پہ منہ کھول گئی یعنی وہ اسے چلتی پھرتی بےوقوفی کی مشہوری کہہ چکاتھا

"ماماباباکہہ رہے ہیں کہ انہیں سمجھ نہیں آرہاکہ انہوں نے کیا غلطی کی ہے"

"بابا سے کہو کہ اگر انہیں سمجھ نہیں آ رہی تو ماما کا مسئلہ نہیں وہ تو خود کو بہت ذہین مانتے ہیں نا" حرمت نے تھوڑے سے غصے میں آنکھیں گھمائیں راحل نے معصومیت سے سر ہلایا اور واپس فارس کی طرف دیکھا

"بابا آپ نے سن لیا نا" اس نے چھوٹی سی انگلی گھمائی فارس مسکرا کر دعائے نور کے گال پر داڑھی رگڑنے لگا جس سے وہ کھلکھلاہٹ بکھیرتی جا رہی تھی

"اپنی ماما سے کہو بابا کہاں ذہین ہیں ان کو تو ذہین کے 'ذ' کی بھی اتنی پہچان نہیں" وہ مسلسل حرمت کو دیکھتا نظر بازی کر رہا تھا اس کا سیاہ سوٹ میں دلکش روپ فارس کا دل بے ایمان کرتا جا رہا تھا

"ذہین کا 'ذ' کیا ہوتا" راحل نے انگلی سے سر کھجایا

"بے وقوف ماں کا بے وقوف بیٹا آئی تھنک میری ساری زندگی تم دونوں کو سمجھاتے ہی گزر جانی" فارس نے سر تھاما

"ہاں تو ہمیں کیا پتہ یہ کیا خرافات اور ہم بے وقوف نہیں آپ بے وقوف ہیں جن کی باتوں کی سمجھ ہی نہیں آتی" وہ تنک کر بولی تو وہ مسکرایا

"چلیں مان لیا بیگم ہم تو آپ کی باتوں پر دل سے ایمان لانے والے بے ایمان لوگ ہیں" وہ آنکھ دبا کر بولا اور حرمت بچوں کے سامنے اس کی ایسی حرکت پر منہ بنا گئی

"بچے ہیں" اس نے تنبیہ کی

"اسی لیے ہیں" وہ معنی خیز انداز میں بولتا دعائے نور کے گورے گلابی نرم وملائم سے بازو پر جھکا

"ش۔ شرم فارس" وہ مزید گلنار ہوئی

"اور خبردار اگر دعائے نور کے کاٹی کی یہ دیکھیں کل کا نیل پڑا ہے" وہ غصے سے اپنی گردن پر پڑے نیل کو دکھاتی اٹھ کر دعائے نور کو پکڑنے لگی جو اس کے پاس آنے سے انکار کرتی اپنے باپ کی طرف ہوئی

"ہاہ" حرمت کا منہ کھلا اور فارس ہنسنے لگا

"میرا بچہ" وہ مسکرا کر دعائے نور کے بازو پر دانت گاڑھ گیا اور وہی ہوا جس کا حرمت کو خطرہ تھا دعائے نور کا باجا پورے کمرے میں گونج رہا تھا

"اچھا ہوا تمہارے ساتھ اور جاؤ اپنے چہیتے باپ کے پاس۔۔ اوہ چپ لو اب چپ کر جاؤ میرا بچہ" وہ ممتا کے ہاتھوں مجبور اسے اٹھا کر چپ کروانے لگی اور فارس انگڑائی لیتا اٹھ کر واش روم جانے لگا

"میں جب واپس آؤں یہ سوئی ہوئی ہو ورنہ دونوں بچے میڈ کے پاس سوئیں گے" وہ اسے دھمکی دے گیا

"آپ ان کے سگے باپ ہیں فارس" وہ چلائی اور فارس ایک آنکھ دبائے کان پر ہاتھ رکھ گیا

"آئی نوجوانِ من اسی لیے یہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے ورنہ تیرے میرے بیچ جو بھی آیا قسم سے اپنی موت کی طرف آپ آیا" وہ گنگناکر کہتا واش روم گھس گیا اور حرمت منہ بناتی پیر پٹخ گئی

"آآآ۔۔ میرا بچہ چپ" وہ اس کا بازو دیکھنے لگی جو سرخ تھا

"با۔۔ بابا دندا ہے" دعائے نور ہچکی بھرتی بولی

"ماما آئی ہیو ڈن مائی ورک میں انکل ولی پاس جا رہا" راحل ولی کے ساتھ سوتا تھا کیونکہ ولی اس سے بہت اٹیچ تھا دونوں رات کو ایک دوسرے کے بغیر نہیں سوتے تھے اس لیے وہ کام کرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا

Isma Khan Novels

"اوکے مائی سن اللہ حافظ" وہ اس کا ماتھا چوم کر بولی ساتھ ہی دعائے نور کو جھلا رہی تھی

"اللہ حافظ ماما" وہ بھی اس کے گال پر بوسہ دے کر کمرے سے نکل گیا اور حرمت فوری بیڈ پر بیٹھ کر دعائے نور کو فیڈ کروانے لگی

"ماما قربان میری لال پری۔۔ میری جان" وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی محبت سے لبریز انداز میں بولی اور دعائے نور دھیرے دھیرے نیند کی وادیوں میں جانے لگی

"اللہ پاک تمہارا نصیب اچھا کریں تمہیں تمہارے باپ جیسا چاہنے والا ملے ہاں بٹ وہ تمہارے باپ جیسا نا ہو" وہ منہ بسور کر اس سے باتیں کرنے لگی جو کہ نیند سے بوجھل آنکھیں لیے اپنی بھوک مٹا رہی تھی

"تمہارے باپ کے اعمال تم دونوں کے سامنے نا آئیں اللہ پاک میرے فارس اور تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھیں میرے دونوں بچے اور میرا شوہر میری کل کائنات ہے آئی لو یو فارس، آئی لو یو مائی سن، آئی لو یو مائی بی لوڈ ڈاٹر" وہ اس کے نازک گال کو چوم گئی جو کہ نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی

"فارس مجھے پارلر جانا ہے صبح لے جائیں گے نا"وہ جونہی باہر آیا حرمت دعائے نور کو اس کے چھوٹے سے بیڈ پر ڈالتی سرسری سا بولی

"نیچرل بیوٹی کو پارلر جا کر کیا کرنا"وہ ٹاول سے گیلے بال رگڑتا سرسری سا بولا حرمت نے ایک پل سوچا پھر آہستہ سے چلتی فارس کے قریب جا کر ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگی

"اپنی اور بچوں کی ہیئر کٹنگ کروانی رف ہو گئے ہیں بال پھر مجھے آئی بروز بنوانے یونورو ما کی میرج اینورسری کی پارٹی آرہی سب سے پیاری وائف فارس ہمدانی کی ہونی چاہیے"اس نے تھوڑی سی شرماہٹ کے ساتھ کہا اور فارس ٹاول اس کے کندھے پر رکھ کر برش پکڑتا بال بنانے لگا

"اس میں ابھی تین دن پڑے ہیں ڈونٹ وری جب وہ تمہیں تیار کرے گی سب کر دے گی ابھی کے لیے تم صرف مجھے ٹائم دو اتنے دن لگا کر آئی ہو حج پہ" وہ مسکرا کر بولا

"لیکن میرے آئی بروز بہت بڑھ گئے ہیں"وہ منہ بسور گئی

"ڈونٹ وری املی تمہیں فارس ہمدانی ملا ہے اور فارس جیسا شوہر ہو تو کسی چیز کی ٹینشن نہیں لینی تمہارے آئی بروز اور بال ایک منٹ میں سیٹ ہو جائیں گے" وہ قینچی نکال گیا

"ن۔نئیں فارس مجھے گنجی نہیں ہونا" اسے خطرہ لاحق ہوا

"ہاہ میرے ٹیلنٹ کی ماں بہن کر دی تم نے املی۔۔مجھے بہت اچھی کٹنگ آتی ہے" وہ باور کرواتا منہ بسور گیا

"اممم۔۔اوکے لیکن اگر آپ نے میرے بال یا آئی بروز خراب کیے تو میں آپ کی جان لے لوں گی" وہ منہ بگاڑ کر انگلی اٹھاتی تنبیہ کر گئی

"نہیں لے سکتی کیونکہ میری جان تو تم خود ہو" وہ دل لگی سے بولتا اس کی طرف جھکا اور نرمی سے اس کے گال پر بوسہ دیا حرمت سرخ سی لب کاٹتی سر جھکا گئی اور فارس نفاست سے اس کے گھنے سیاہ کمر پر لہراتے بال بٹر فلائی اسٹائل میں کٹ کرنے لگا

"آپ کو اتنا کچھ کیسے آتا ہے میں آپ کو کبھی کچھ سیکھتے نہیں دیکھا" وہ معصومیت سے پوچھ بیٹھی

"بس کچھ لوگوں میں صلاحیت ہوتی کہ وہ ایک چیز ایک بار دیکھ کر اسے کاپی کر سکتے میں اتنا ذہین نہیں ہوں ہاں البتہ ٹیلنٹڈ ہوں اور ٹیلنٹ یہ ہے کہ ہر چیز کو کاپی کر سکتا ہوں میں یہ کٹنگ پرسوں ہی دیکھی تھی ایویں سکرولنگ میں اور آج تم پر اپلائے کر دی" وہ مسکرا کر اس کے بالوں کو دیکھتا ان میں ہاتھ پھیر کر کٹنگ کو فائنل لک دینے لگا

"تھوڑے سے ٹیلنٹ مجھے بھی دے دیں مجھے سوائے، سونے، کھانے، باتیں کرنے اور بچوں کو سنبھالنے کے کچھ نہیں آتا" وہ معصومیت سے بولی اور فارس کا قہقہہ بلند ہوا حرمت نے اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو دل ہی دل میں نظر اتاری لیکن پھر اچانک اسے یاد آیا کہ وہ کچھ خفا بھی تھی

"تم لوگ سہی ہوتے ہو جن کو کچھ نہیں آتا ٹینشن نہیں ہوتی ہم جیسوں کو ہزار کاموں کی ٹینشن ہوتی کہ یہ بھی کرنا وہ بھی کرنا یونو کبھی کبھار شوق بوجھ بن جاتے ہیں" وہ بہت کمال کی بات کر گیا تھا حرمت بے پناہ متاثر ہوئی

"فائنلی یور لک" وہ اسے دکھاتا خوش کر گیا

"وری نائس" وہ اپنے بالوں کی نیو کٹنگ کو دیکھتی خوش ہوئی ساتھ ہی ہاتھ لگا لگا کر دیکھنے لگی

"آئی بروز تب ہی بنوالوں گی"وہ مسکرا کر کہتی اس کا مضبوط ہاتھ تھام کر محبت سے چوم گئی

"تھینکس فار مائی فارس"اس کا لہجہ گھمبیر تھا

"میری جان اہلی تمہاری مسکراہٹ کے لیے میں سب کچھ کر سکتا ہوں اف یو آرڈر می دیٹ آئی کِل مائی سیلف آئی کین ڈو میں ایک پل بھی نہیں سوچوں گا تمہارے لیے اپنی سانسوں کو بند کرتے"فارس نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے کہا

"آپ بہت باتیں بناتے ہیں کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ آپ صرف اپنی باتیں کرنے کے لیے میری موجودگی چاہتے ہیں میں آپ سے باتوں میں کبھی نہیں جیت سکتی فارس"حرمت نے جھینپ کر ہنستے ہوئے کہا

"تم کیا کوئی بھی فارس ہمدانی سے نہیں جیت سکتا لیکن تم میرے لیے اہم ہو اس لیے یہ وہم پال سکتی ہو"فارس نے تھوڑا سنجیدگی سے کہا

"اچھا جی۔۔تو پھر آپ مجھے اپنی زندگی کی ایک اہم چیز مانتے ہیں"حرمت نے تھوڑا سا ہنس کر قدرے تفاخر سے کہا

"یس آف کورس آپ تو ہمارے لئے وہ راز ہیں جو ہمارے دل کی دھڑکن کو تیز کر دیتا ہے" فارس نے مصنوعی معصومیت سے کہا اور حرمت اس کی باتوں میں آتی تھوڑا سا شرما کر گلے میں لٹکے دوپٹے کا کونا منہ میں لینے لگی

"یہ پرانی فلموں کا رومینٹک سین نہیں ہے" فارس اس کی طرف دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں بولا تو وہ خلاف توقع اس کے گال پر ہاتھ مارتی مسکرا گئی وہ زنک کلر کا نائٹ ڈریس پہنے ہوئے تھا گیلے بال ماتھے پر بکھرے بے حد حسین لگ رہے تھے تو کھلتی رنگت و گہرے نقوش حرمت کے دل کی بیٹ مس کرنے لگے اس کی ہنٹر بلو آنکھیں بے حد دل لبھا دینے والی تھیں اس کی آنکھوں اور لہجے کو نظر انداز کرنا ناممکن ہوتا تھا وہ جب بولتا تھا تو چپ کروا دیتا تھا وہ جب دیکھتا تھا تو ساکن کر ڈالتا تھا حرمت سات سال سے اپنے شوہر کی ہر ادا کی نئے سرے سے دیوانی ہوتی تھی یہ سچ ہے کہ شادی کو جتنی دیر ہوتی جائے گی بیوی کا پیار بڑھتا اور شوہر کا پیار کم ہوتا جائے گا

"فارس آپ کی باتیں مجھے ہمیشہ ہیپی کرتی ہیں لیکن کبھی کبھی مجھے آپ کی ہوشیاری سے ڈر بھی لگتا ہے" وہ منہ بنا گئی

"ہم کہاں ہوشیار ہیں ملکہ فارس۔۔فارس سے یاد آیا یار امل کہہ رہی تھی کہ تم نے اس سے ڈاکٹر کے پاس جانے کی بات کی تھی وائے بی کہیں تم نیو بے بی کی تیاری تو نہیں کرنا چاہتی" وہ آنکھ دبا کر پر مزاح انداز میں بولا تو حرمت نے اس کے گھٹنے پر تھپڑ مارا

"جی نہیں بچے دو ہی اچھے۔۔"

"اور اگر وہ دو اچھے نا ہوں تو بندہ بچے دس بارہ ہی رکھے" فارس نے اس کی بات کاٹی اور حرمت ایک پل حیران اور پھر ہنس ہنس دوہری ہو گئی اس کے شوہر سے زیادہ حاضر جوابی کوئی نہیں دکھا سکتا تھا

"ہنسنا بند کرو اور بتاؤ ڈاکٹر پاس کیوں جانا تھا" وہ لپ ڈریسنگ ٹیبل سے لپ اسٹک اٹھا کر کھولتے ہوئے سنجیدہ سا بولا

"فارس آپ نا اپنے کام سے کام رکھا کریں" وہ بھی اکڑی

"آل رائٹ امل سے پوچھ لوں گا بائی داوے تم ٹھیک کہا مجھے اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے اور میرا کام اس وقت تمہارے حسن کو سراہتے ہوئے حسین لمحات کو انجوائے کرنا ہے" وہ اس کے ہونٹوں پر لپ اسٹک رگڑتے ہوئے چمکتی آنکھوں سے بولا

"آپ کو کب شرم آئے گی فارس" حرمت نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"جس دن تمہاری شرم ختم ہوئی اہلی میں تو کہتا ہوں آج رات ہم ایک دوسرے کے لیے خاص بنتے ہیں تم اپنی شرم مجھے دے دو آئی سوئیر سنبھال کر رکھوں گا" وہ آنکھ دباتا اسے ورغلانے لگا اور حرمت شرمیلی مسکان لیے اس کی چھاتی پر لاتعداد ہلکے ہلکے مکے مارنے لگی ان دونوں کو محبت یونہی نہیں ہوئی تھی بہت سے حسین لمحات ساتھ گزارنے پڑے تھے

"اپنی ہاؤ تم پہلے دن کی طرح میرے دل پر ابھی تک چھائی ہوئی ہو" فارس ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھ کر کمرے کی لائیٹ کم کرنے لگا ساتھ ہی ہلکے سے اندھیروں میں نرم سا موسیقی چلایا پھر واپس آہستہ آہستہ حرمت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "اہلی آج میں اپنے اور تمہارے لیے ایک خاص لمحہ بنانا چاہتا ہوں"

"آپ کیا سوچ رہے ہیں" اس نے آئی برو اٹھائی

"جو تم سوچنا نہیں چاہتی حالانکہ میں صرف تمہیں اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا ہوں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"مجھے احساس ہے آپ کی محبت کا آپ مزید احساس رہنے دیں دلانے کو" اس نے طنز کرتے کہا اور فارس کا قہقہہ بلند ہوا

"میرے ساتھ رہ کر بہت بے وقوف ذہین ہوئے ہیں" وہ آہستہ حرمت کے قریب آیا اور اس نے اسے نرمی سے گود میں اٹھالیا حرمت نے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ فارس کی آنکھوں میں دیکھا "تم جانتی ہو تمہاری آنکھیں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہیں جو میرے دل کو روشن کرتی ہیں" اس نے اس کی آنکھوں کی گہرائی میں جھانکتے ہوئے کہا

"آپ ہمیشہ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں جو مجھے شرم اور خوشی ایک ساتھ دیتی ہیں" حرمت شرمائی اور فارس اسے بیڈ پر لٹاتا اس پہ سایہ فگن ہوا

"کیونکہ تم اس طرح کی محبت اور باتوں کی حقدار ہو مجھے ہر لمحہ تمہاری محبت کی ضرورت ہوتی اہلی اگر میں تم سے محبت نا کرتا تو یقیناً زندگی کو نا جیتا اگر میں

تمہارے اوپر دل نا ہارتا تو یقیناً دل کبھی نا اس طرح دھڑکتا اگر میں تم پہ نا مرتا تو آئی سوئیر مر جاتا" فارس نے آہستہ سے حرمت کی تھوڑی کو پکڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا حرمت کا دل دھڑکتا ہوا باہر آنے کو تھا

"آج رات ہم اپنی محبت کی خاص یادیں بنائیں گے" اس نے حرمت کو نرم ہلکا سا جھکاؤ دیا اور پھر آہستہ سے اس کی خوشبو کو اپنے اندر موجزن کرتا اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا

"تمہاری معصومیت میرے دل کو چھو لیتی ہے اہلی تمہاری صورت میرے جذبات کو بھڑکا ڈالتی ہے"

حرمت نے فارس کی طرف دیکھا اور آہستہ سے بولی

"آپ۔ آپ سے حرمت بہت بہت پیار کرتی ہے" وہ اس کا چہرہ تھام کر اوپر کو ہوئی اور دھیرے سے اس کے ماتھے پر لب رکھے فارس سکون سے آنکھیں موند گیا

"آج رات صرف آپ اور میں ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ آپ صرف اپنے دل کی بات کریں اور میں اپنے دل کی" حرمت نے شرماتے ہوئے کہا

"لیکن میں کہنے سے زیادہ محسوس کروانے کے حق میں ہوں" فارس نے مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا

"آپ کی ہر ادا میرے لیے اہم ہے"

اس نے ہچکچاتے ہوئے فارس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا

"میں سوچتی ہوں کہ آپ کی محبت مجھے کتنی خوشی دیتی ہے اور آپ ہمیشہ مجھے خاص محسوس کراتے ہیں بدلے میں میں کچھ بھی نہیں کرپاتی" اس نے آہستہ سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"کیونکہ تم خاص ہو اور تمہیں یہ ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم میری دنیا ہو" فارس اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

"میری محبت تمہاری زندگی کا سب سے قیمتی خزانہ ہے۔۔" فارس نے پھر اس کی طرف جھک کر کہا

"اینڈ آئی نو تم یہ خزانہ کبھی کھو نہیں سکتی" اس نے بھی حرمت کی پیشانی پر ایک نرم بوسہ دیا اور اب کی بار حرمت نے آنکھیں بند کرلیں اور محسوس کیا کہ یہ لمحہ کتنا خاص ہے

"تم میرے لیے سب کچھ ہو اور میں تمہارے بغیر کچھ نہیں ہوں"

وہ پھر سے اس کے گال کو سہلاتے ہوئے بولا اور حرمت نے آہستہ سے سر ہلایا

"آپ کا یہ پیار میرے دل کو بہت سکون دیتا ہے فارس" حرمت نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے نرمی سے کہا اور فارس نے اسے اپنے قریب کرلیا

"تمہارے صرف دل کو سکون پہنچتا جبکہ میرے دل، روح اور جسم تینوں کو بیک وقت سکون پہنچتا عورت اگر جان لے کہ اس کی قربت مرد کو کیسے سکون میں ڈالتی وہ خود پر نازاں و مغرور ہو جائے آئی سوئیر اہلی ہماری محبت کی داستان کبھی ختم نہیں ہوگی کیونکہ تم میرا ذہنی و جسمانی سکون ہو"

Isma Khan Novels

اس لمحے انہوں نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں محبت بھری نظر ڈالی اور فارس حرمت کی طرف جھکا

"آپ کے ساتھ رہ کر مجھے یہ احساس تو ہوگیا ہے کہ محبت کی کوئی حد نہیں ہوتی" وہ مسکرائی

"اور آپ کے ساتھ یہ لمحے بھی میرے لیے ہمیشہ یادگار رہیں گے" اس نے خوشی سے سر ہلاتے ہوئے کہا

"اصلی تم مان لو تم جادوگرنی ہو" وہ ہنسا

"ہاں آپ نے ٹھیک کہا تھا فارس میں آپ کی زندگی میں واقع جادوگرنی بن کر آئی ہوں" وہ دھیرے سے مان گئی اور کمرے میں محبت کی ایک خوبصورت گونج تھی اور ان کی رومانوی کہانی اسی لمحے کے ساتھ آگے بڑھنے لگی جہاں ہر چہرے کی مسکراہٹ نے ان کے دلوں کو مزید قریب کر دیا اور شاید محبت کبھی ختم نہیں ہوتی اور جہاں محبت ختم نہیں ہوتی وہاں نفرت کبھی پیدا نہیں ہوتی۔۔یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جہاں نفرت آئی ہے وہاں محبت کی گنجائش نہیں تھی فارس ہمدانی نے کبھی محبت نہیں کی تھی لیکن جب اس نے محبت کی وہ محبت کے تقاضوں

کا مقروض ہو گیا تھا اسے اپنی بیوی سے عشق ہوا تھا اور عشق پاک ہوتا ہے پاکیزہ چیزوں سے ہی ہوتا ہے شاید وہ بدل جاتا کسی موڑ پر لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ عشق کا تعلق ہدایت سے نہیں ہوتا کوئی کسی کو مکمل نہیں بدل سکتا جب تک اللہ ناچاہے اور اللہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ رکھے اور سب سے بڑی ہدایت یہ ہے کہ انسان کو اپنی برائیوں کا علم ہو اور وہ خود پر نازاں نا ہو۔ ابلیس بھی بہت نیک و پارسا تھا لیکن اسے خود پر غرور تھا اور وہ شیطان بن گیا۔ حرمت کو یقین تھا کہ فارس ہمدانی ابلیس نہیں وہ شیطان نہیں تھا کیونکہ اسے اپنی برائیوں کا علم تھا اور وہ خدا کے حضور جھکنے والوں میں سے تھا انسان خطا کا پتلا ہے وہ گناہ کرتا ہے اور پھر معافی مانگ لیتا۔ شاید شیطان اس چیز سے مبرا ہوتا اسی لیے آج تک شیطان ہے

ختم شد